میرے بھائی جان

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نوراللہ مرقدہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا حفظہ اللہ

نام کتاب : میرے بھائی جان
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نوراللہ مرقدہ
تالیف : شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متالا حفظہ اللہ
صفحات : ۸۵۶
سن اشاعت : ۱۴۳۵ھ / ۲۰۱۳ء
ناشر : ازہرا کیڈمی، لندن، برطانیہ

ملنے کے پتے:

ہندوستان:

کتب خانہ یحیوی، متصل مدرسہ مظاہر علوم، سہارنپور، یوپی۔
جامعۃ الزہراء، ملا محلّہ، نانی نرولی، سورت، گجرات۔ ۱۱۰ ۳۹۴

پاکستان:

دارالاشاعت، اردو بازار، ایم۔اے۔جناح روڈ، کراچی۔

جنوبی افریقہ:

Jamiatul Ulama South Africa
P. O. Box. 42863, Fordsburg, 2033, Johannesburg

برطانیہ:

Azhar Academy Ltd

54-68 Little Ilford Lane, Manor Park,

London E12 5QA | Tel: (+44) 208 911 9797

E: sales@azharacademy.com | W:www.azharacademy.com

میرے بھائی جان

رحمۃ اللہ علیہ

اسم گرامی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب متالا نور اللہ مرقدہ

ولادت: یکم جمادی الثانیہ ۱۳۶۳ھ، مطابق ۲۴ مئی ۱۹۴۴ء، بروز بدھ

بمقام نانی نرولی، گجرات، ہند

وصال: ۲۵ محرم ۱۴۳۴ھ، مطابق ۹ دسمبر ۲۰۱۲ء، بروز اتوار

بمقام چیپاٹا، زامبیا

فہرست

ایک پیشینگوئی	۲۱
سنۃ اللہ وانبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام	۲۲
حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام	۲۲
حضرت داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام	۲۳
ام مریم علیہا السلام	۲۴
حضرت زکریا علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام	۲۴
حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام	۲۵
ام موسیٰ علیہ السلام	۲۵
بشارت وانذار کی پیشینگوئیاں	۲۶
اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم	۲۷
خواجہ بابا سماسی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	۲۷
خواجہ بہاء الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پیشینگوئی	۲۸
نانگا میاں اور حضرت موسیٰ جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ	۲۹
ایک سو نو برس بعد سہاگیہ سلسلہ کے بزرگ	۳۱

حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ

طفولیت وتعلیم

بھائی جان کے قاعدہ کے استاذ	۳۴
ناظرہ اور اردو دینیات کی تعلیم	۳۵
ڈیڑھ برس کی قلیل مدت میں تکمیل حفظ قرآن	۳۵

بچپن ہی سے جید حافظِ قرآن تھے	۳۵
حضرت مولانا اسماعیل سرکار صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۳۶
نانی نرولی سے جامعہ حسینیہ راندیر کا سفر	۳۹
حفظ کے دور کرانے والے استاذ حافظ ٹونکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۳۹
درجۂ حفظ کے تین اساتذہ	۴۰
بھائی جان کی یاد کرنے میں انوکھی عادت	۴۱
جامعہ حسینیہ کے ابتدائی درجات کے اساتذہ	۴۱
حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے امتحانات کے نتائج	۴۴
مولانا سلیمان ماکروڈ اور مولانا ابراہیم ڈیسائی صاحب رحمۃ اللہ علیہما	۴۷
حضرت مولانا ابراہیم ڈیسائی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اندازِ خطاب	۴۹
حضرت مولانا ابراہیم ڈیسائی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا زہد واستغناء	۴۹
بھائی جان کے حج اور عمرے کے متعدد اسفار	۵۱
اخیر عمر میں بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ سے ان دو اہم اساتذہ کا تعلق	۵۱
ہمارے نانا جان الحاج محمد بن اسماعیل ڈیسائی رحمۃ اللہ علیہ	۵۲
نانا جان رحمۃ اللہ علیہ کی خاندان کو جہالت سے نکالنے کی کوششیں	۵۲
مولانا محمد بھورات اور مولانا حسن بھورات صاحب	۵۳
حافظ یوسف ڈیسائی اور قاری محمد نور گت صاحب	۵۳
حافظ اسماعیل یوسف ڈیسائی صاحب	۵۴
بھائی جان کی اردو، فارسی، عربی کی ابتدائی تعلیم	۵۵
حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ	۵۵
حضرت شیخ قدس سرہ کا حسن وجمال	۵۵
حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تلاوت سے شغف	۵۶

افلاس وتنگ دستی کا اخفاء ۵۷
حضرت مولانا سید غلام رسول بورسدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۵۸
حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۵۹
شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۶۱
حضرت مولانا محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم جامعہ حسینیہ، راندیر ۶۲
مکتوب از حضرت مولانا محمد سعید صاحب راندیری رحمۃ اللہ علیہ ۶۴
مکاتیب حضرت شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ صاحبؒ بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ ۶۵

نانا جان رحمۃ اللہ علیہ اوران کا خاندان ۶۹

احوال حضرت مولانا محمد بھورات صاحب وحضرت مولانا حسن صاحب ۸۳
حضرت مولانا حسن بھورات صاحب کا رائے پور کے بعد لاہور کا سفر ۸۶
نواسوں کے نانا جان اور اقرباء کے نام خطوط ۸۸

بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے نشانات قلم

ملفوظات وواقعات حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ ۱۳۹
یادگار تذکرے ۱۴۲
مجالس مبارکہ ۱۴۲
احوال مبارکہ وکیفیات عجیبہ ۱۴۴
ہم عصر بزرگوں کے تأثرات ۱۴۴
کیفیت ایام حج ۱۴۸
محبت شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۹
حقیقت توکل ۱۵۰

قلب کا مقام ۱۵۷
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ۱۵۹

عشق ومحبت ۱۶۶
ذکر شیخ رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۴
فنائے شیخ رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۵
عشق شیخ رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۶
مفكرة الديار المقدسة ۱۸۱
حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا نظام الدین کا سفر، ختم بخاری، پھر میوات کا سفر ۱۹۳
سنہ ۶۹ء کے سفر میں حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کا خواب ۱۹۴
ملاوی، زامبیا کا پہلا سفر ۱۹۴

مکاتیب
مکتوب گرامی حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ بنام حضرت پیر صاحب مدظلہم ۱۹۶
مکتوب گرامی حضرت پیر صاحب مدظلہم بنام حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۹
صاحبزادگان کے نام حضرت پیر صاحب مدظلہم کا ایک نصیحت نامہ ۲۰۱
مکاتیب گرامی حضرت پیر صاحب بنام راقم السطور ۲۰۳
مکاتیب گرامی حضرت پیر صاحب بنام متفرق احباب ۲۱۰
مکتوب بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت پیر مولانا محمد طلحہ صاحب
بر وصال حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ ۲۱۴
بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب گرامی بنام راقم السطور ۲۱۷
مکاتیب گرامی حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ بنام حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ ۴۰۲

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب وحضرت مولانا سید احمد صاحب مدنی نور اللہ مرقدہما ۴۶۱
اہم مکتوبات حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ ۴۷۹
حضرت شیخ قدس سرہ کے مکاتیب جو بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت فرمائے تھے ۴۸۵
بھائی جان، بھائی جان اور بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ ۵۳۸
اقتباسات از مکاتیب بنام ڈاکٹر اسماعیل صاحب وصوفی اقبال صاحب ۵۵۰
ذکر حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ کے اپنے متوسلین کے مکاتیب میں ۵۵۹

مکاتیب حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی قدس سرہ بنام بھائی جان ۵۷۶
مکاتیب حضرت مولانا منور حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بنام بھائی جان ۵۸۱
مکاتیب حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بنام بھائی جان ۶۰۶
مکاتیب حضرت صوفی اقبال صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ بنام بھائی جان ۶۲۵
مکاتیب حضرت مولانا شاہد صاحب سہارنپوری مدظلہ بنام بھائی جان ۶۳۰
مکاتیب حضرت حکیم سعد رشید اجمیری صاحب رحمۃ اللہ علیہ بنام بھائی جان ۶۳۹
مکاتیب حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ بنام بھائی جان ۶۴۶
مکاتیب حضرت مولانا تقی الدین صاحب ندوی مدظلہ بنام بھائی جان ۶۵۳
مکاتیب حضرت ڈاکٹر اسماعیل صاحب میمن مدظلہ بنام بھائی جان ۶۶۲
مکاتیب حضرت مولانا احمد اداگودھروی رحمۃ اللہ علیہ بنام بھائی جان ۶۶۵
مکاتیب حضرت حافظ صغیر صاحب مدظلہ بنام بھائی جان ۶۷۲
مکاتیب حضرت مولانا اسماعیل بدات صاحب مدظلہم العالی بنام بھائی جان ۶۷۵
مکتوب حضرت مولانا معین الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ بنام بھائی جان ۶۸۷
مکاتیب حضرت مولانا عبد المنان صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بنام بھائی جان ۶۹۰
مکاتیب حاجی محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ بنام بھائی جان ۶۹۳

مکاتیب شیخ عبدالرحمٰن حسن محمود رحمۃ اللہ علیہ بنام بھائی جان	۷۱۸
مکاتیب مولانا سعید انگار صاحب ومولانا شبیر انگار رحمۃ اللہ علیہ بنام بھائی جان	۷۲۴
مکاتیب متفرقہ بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ	۷۳۲
میرے خسر، میرے مرشد، میرے ابّا جان رحمۃ اللہ علیہ	۸۰۸
ہمہ وقت باوضوء رہنے کی سنت پر عمل کا اہتمام	۸۰۹
شریعت اور فقہ کی باریک جزئیات پر بھی نظر رہتی	۸۰۹
خیر کم من تعلم القرآن وعلمه پر اخیر تک عمل رہا	۸۱۰
شعائر اسلام کی انتہائی درجہ کی عظمت وادب کا لحاظ	۸۱۰
مہمان کی مشایعت کی سنت کا اتباع فرماتے	۸۱۲
پوتے محمد کا نام بے وضو نہ لیتے	۸۱۶
ادب کا صلہ	۸۱۷
زیر تعمیر مسجد کا ادب	۸۱۸
بھائی جان کو لے جانے کے لئے حضرت شیخ قدس سرہ کی کار پہنچ گئی	۸۲۰
مبشرات	۸۲۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد خاندان اور باہر والوں کی طرف سے مجھ پر تقاضا شروع ہوا کہ میں سوانح عمری لکھوں۔ اعزہ کو تو میں ایک ہی جواب دیتا رہا کہ میری والدہ مرحومہ کے حالاتِ زندگی جمع کرنے کا میں نے آپ تمام سے وعدہ کیا تھا۔ جیسے وہ میں نہ لکھ پایا، یہی حال اس ذمہ داری کا بھی ہو سکتا ہے۔

کیوں کہ حضرت شیخ قدس سرہ کے حالات اور واقعات کے جمع کرنے کے سلسلہ میں حضرت کے متوسلین مشائخ کرام نے وسعت قلبی سے مواد فراہم کیا تھا۔ مگر تین سال تک کوشش کی، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہر طرح سے اعانت فرمائی، طویل وقت عنایت فرمایا، حضرت مولانا مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے اور میرے اس سلسلہ میں کئی اسفار بھی ہوئے۔

بالآخر حضرت شیخ قدس سرہ اور خلفاء کرام کے نام سے تین جلدیں طبع ہوئیں۔ اس میں بھی حضرت شیخ قدس سرہ کے احوال طیبہ برائے نام ہی غیر مرتب طور پر آ سکے۔ کچھ مواد اقرأ ڈائجسٹ کے دو خصوصی نمبروں میں بنام قطب الاقطاب نمبر منظر عام پر آیا۔ مکاتیب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی کے نام سے ایک دو جلدیں تیار ہوئیں، ایک ہی طبع ہو سکی۔

صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشینگوئی فرمائی ہے اِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ اِلٰی

غَيْرِ أَهْلِـهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ۔اپنی نااہلی کا ہر کام میں تجربہ ہوا،اور ساری عمر اس کے نتائج بھگتے ۔اس وجہ سے بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری کے متعلق ہر ایک سے میں عذر کرتا اور ٹالتا رہا۔

مگر بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد سے ٹیلیفون پر اور تحریری طور پر پیر صاحب حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب مدظلہم العالی کے مکرر امر اور پھر تقاضوں کی بناء پر بادلِ ناخواستہ بسم اللہ کرنی پڑی ،مگر ہفتہ بھر میں ولادت باسعادت کا ایک مضمون تحریر کرنے کے بعد جو قلم رکھ دیا، دوبارہ اٹھانے کی ہمت ہی نہ ہوئی ۔

اس لئے پھر میرے پاس موجود مواد اور صاحبزادگان کے فراہم کردہ احوال کو کیف ماا تفق ، بے ربط طباعت کے لئے دینا پڑا۔اور جلدی اس لئے بھی ہے کہ اگلے دو تین روز میں سفر حج کا نظام ہے اور وہاں حضرت پیر صاحب دام مجدہم کو وقتی طور پر مطمئن کرسکوں کہ کتاب پریس میں ہے۔

نیز پے در پے اموات کے حوادث نے ایسا جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے کہ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ اور جن خالہ زاد بھائیوں کے ساتھ ایک گھر میں رہ کر پرورش پائی، حافظ اسماعیل صاحب، حافظ غلام احمد، الحاج سلیمان لمباڈا، پھر جامعہ حسینیہ راندیر میں کمرہ کے ساتھیوں میں سے مولانا عبدالرحیم گلاب مَلِک اور مولانا محمد گورا پیر بھائی رحمۃ اللہ علیہم سب ملکِ بقا کو کوچ کر گئے ۔ یکے بعد دیگرے ان سب کے الوداع کہنے پر احساس ہوا کہ ہمیں بھی کاموں کو سمیٹ کر تیار رہنا چاہئے ۔

اس نازک موڑ پر بھی سیدی ومولائی حضرت شیخ قدس سرہ کی طرف سے بھی یہی رہنمائی ملی کہ ناقص بے ربط ہی کتاب پریس کے حوالہ کی جائے ، کیوں کہ حضرت شیخ قدس سرہ کو بندہ نے سہارنپور حاضری کے سب سے پہلے رمضان المبارک میں ۲۵ / رمضان المبارک جمعہ کی نماز کے بعد دیکھا کہ شاید حضرت مولانا سلمان مدظلہم ناظم مظاہر العلوم تھے ،جن کے قلم

سے حضرت نے فضائل درود شریف کی بسم اللہ کی تھی اور تصنیف شروع فرمائی تھی۔

لیکن جلد ہی صرف نو (۹) ہفتہ ہی یعنی چند ہی دن میں اس مبارک تصنیف کو اچانک موقوف فرما کر طباعت کے لئے ارسال فرما دیا۔ جیسا کہ حضرت نے فضائل درود شریف کے اخیر میں تحریر فرمایا کہ:

''یہ رسالہ جیسا کہ شروع میں لکھا گیا ۲۵ر رمضان المبارک کو شروع کیا گیا تھا۔ ماہِ مبارک کے مشاغل کی وجہ سے اس وقت تو بسم اللہ اور چند سطور کے علاوہ لکھوانے کا وقت ہی نہیں ملا۔ اس کے بعد بھی مہمانوں کے ہجوم اور مدرسہ کے ابتداءِ سال کے مشاغل کی وجہ سے بہت ہی تھوڑا وقت ملتا رہا، تاہم تھوڑا بہت سلسلہ چلتا ہی رہا کہ گزشتہ جمعہ کو عزیز محترم مولانا الحاج محمد یوسف صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، امیر جماعتِ تبلیغ کے حادثۂ انتقال سے یہ تخیل پیدا ہوا کہ اگر یہ ناکارہ بھی اسی طرح بیٹھے بیٹھے چل دیا، تو یہ اوراق جو اَب تک لکھے ہیں، یہ بھی ضائع ہو جائیں گے۔ اس لئے جتنا ہو چکا ہے، اسی پر اکتفاء کروں اور آج ۶ر ذی الحجہ جمعہ کی صبح کو اس رسالہ کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ اپنے لطف و کرم سے اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے جو لغزشیں اس میں ہوئی ہوں، ان کو معاف فرمائے۔''

جب حضرت کا اس عظیم حادثہ پر یہ حال تھا، تو میرے جیسا سیاہ کار، ناتواں، ضعیف، کمزور کب تک ان صدمات کا متحمل ہو سکتا ہے۔ اس لئے جو مواد موجود تھا، وہ حاضر خدمت ہے۔

اللہ میرے بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے، ان کی اور ہماری نسلوں میں تا قیامت دینی خدمت کا جذبہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ مبارکہ کے لئے تن دہی کا سلسلہ باقی رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

یوسف متالا

بروز پیر ۲ر ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ

ہمارے نانا جان رحمۃ اللہ علیہ کے نانی نرولی کے اس مکان میں حضرت بھائی جان نوراللہ مرقدہ کی ولادت ہوئی ہے۔

اس مکان میں حضرت موسی جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ بکثرت اپنی ہمشیرہ کے یہاں تشریف لایا کرتے تھے۔اسی لئے ہمارے نانا جان رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ صاحبہ جب اذان سنتیں کہ یہ تو میرے بھائی کی اذان ہے،تو وہ مطبخ میں سے باہر آکر اس چبوترہ پر بیٹھ جاتیں۔نماز سے فراغ پر جب حضرت موسی جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ گھر تشریف لاتے وہاں تک وہیں بیٹھ کر ان کا انتظار کرتیں۔حضرت موسی جی اور ہمارے نانا جان کی والدہ صاحبہ خالہ زاد بھائی بہن تھے، اور اس طرح رشتہ میں حضرت موسی جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ ہمارے نانا جان کے ماموں تھے۔

جب حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کا نکاح ہوا تو شب زفاف اور مستقل قیام کے لئے
مکان کا یہ حصہ تجویز ہوا۔ یہ مکان ایک حجرہ نما ہال تھا۔ اس کے ایک حصہ میں صرف چادر سے
پردہ کیا گیا تھا، جس طرح کا پردہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے معتکف کا ہوتا تھا۔
اور یہی وہ جگہ ہے جو ہمارے نانا جان رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ صاحبہ اور پھر نانا جان رحمۃ اللہ
علیہ کے رشتہ داروں میں سے ایک سے زائد محترمات کی عبادت گاہ رہی ہے۔ کئی ایک کا یہ
حال تھا کہ جب وہ نماز شروع فرماتیں تو ان پر ایک حال طاری ہوتا تھا، جیسے حضرت شیخ
قدس سرہ کے دائیں طرف والے مونڈھے کو ہم نے گول گھومتے دیکھا، جیسے گنا پیسنے والا
اپنے ہاتھ سے وہیل کو گول گھماتا ہے۔
اسی جگہ حضرت مولانا عبدالجبار صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ ساری شب
برات یہاں قیام میں گذاری ہے۔ جب راقم السطور اور مولانا اسماعیل بدات صاحب نے
انہیں مدعو کیا تھا، عشاء کی نماز کے بعد مولانا اسماعیل صاحب کے گھر کے سامنے ان کے محلّہ
میں حضرت نے روحانیت سے بھرپور وعظ فرمایا تھا، جس میں خلق خدا تسبیح میں مشغول ہے
اس کی شہادت کے طور پر گھڑی وغیرہ مختلف چیزوں سے ذکر الٰہی سننے کے اپنے واقعات
انہوں نے بیان فرمائے تھے۔

حضرت موسیٰ جی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ حضرت غلام حسین مہتر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مکان کے یارڈ (YARD) میں فرمایا تھا کہ یہاں کی مٹی کے نیچے میٹھے پانی کی نہر بہہ رہی ہے۔

وہ پلنگ جو بچپن اور طالب علمی میں حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے استعمال میں رہا۔

دار جدید میں حضرت شیخ قدس سرہ کا معتکف یہاں ہوتا تھا۔ یہیں پر حضرت قدس سرہ نے حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کو اجازت وخلافت سے نوازا تھا۔

سہارنپور میں دفتر والی مسجد کی محراب جہاں حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے بکثرت امامت کے فرائض انجام دئے۔

دفتر والی مسجد کا صحن جہاں پر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ چاشت کی لمبی نفلیں پڑھتے اور حضرت قدس سرہ پر ایک حال طاری ہوتا جس میں ہم نے آپ کو نہایت تیزی کے ساتھ اپنے دائیں مونڈھے کو گول گھماتے ہوئے اور آپ کے گورے جسم مبارک، گردن، پیشانی، چہرے، ڈاڑھی وغیرہ پر مکھیوں کو ایک چھتہ کی طرح بیٹھتے ہوئے دیکھا۔

یہیں پر حضرت اقدس قدس سرہ نے رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو بعد نماز جمعہ حضرت مولانا سلمان صاحب (ناظم مظاہر علوم، سہارنپور) کے قلم سے فضائل درود شریف کی تصنیف کا آغاز فرمایا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالذّٰکِرِیْنَ اللہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝

حصن حصین

مع ترجمہ و شرح

قولِ متین

از

مولانا محمد عبد العلیم ندوی

ناشر

مسلم اکیڈمی دیوبند
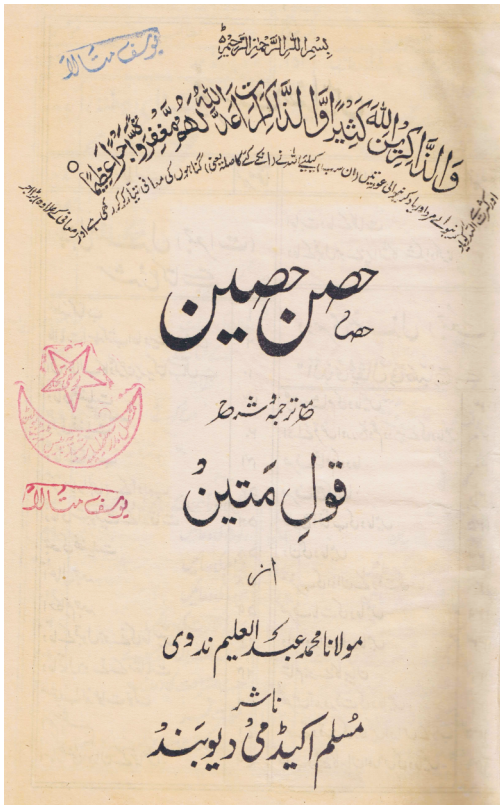
ھدیہ
بتقریب فراغ از دورۂ حدیث
برائے عزیز گرامی قدر مولوی حافظ
محمد یوسف صاحب عافاکم اللہ وسلم
۲۲ شعبان المعظم ۸۷ھ
یوسف بن سلیمان متالا

حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے میرے دورۂ حدیث کی تکمیل کے موقعہ پر یہ کتاب حصن حصین ہدیۃً عنایت فرمائی تھی۔ اگلے روز حضرت قدس سرہ بھائی جان سے ڈاک لکھوا رہے تھے۔ میں یہ کتاب لے کر حاضر ہوا اور حضرت کے سامنے میں نے حصن حصین کے شروع کے کچھ اوراق پڑھے اور حضرت قدس سرہ نے ہم دونوں کو اس کتاب کی اور اپنی تمام مرویات کی اجازت عطا فرمائی۔ حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مجھے حضرت کی طرف سے مناجات مقبول، حزب البحر وغیرہ کی بھی اجازت ہے۔

میرے بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کی اس مصیبت کدہ کی آخری شب کچھ عجیب گذری۔ بار بار ڈاکٹر کی آمد ہوئی۔ ان کی طرف سے اطمینان کا اظہار تھا۔ بھائی جان رات بھر ایک عجیب کیفیت میں رہے۔ نیند شاید ہی چند منٹ کے لئے آئی ہو۔ گرمی کی شدت کا اظہار فرماتے۔ ساتھ ہی یہ بھی فرماتے کہ بہت دنوں سے بارش نہیں ہوئی، مگر یہ کلمات اوپر جا پہنچے اور بے موسم بوندا باندی بھی ہوگئی۔

حَرٌّ حرٍّ وحَرٌّ هجرٍ وحرّ

فأيُّ عيشٍ مِّنْ ذاك أمرّ؟

گرمیوں کے بہت سارے اسباب جمع ہیں۔ سب سے بڑا سبب یا الٰہی! تجھ سے دوری ہے۔ جو عاشق اپنے معشوق سے دور ہو اس سے تلخ تر زندگی کس کی ہوسکتی ہے؟ کبھی پنکھے کی ہوا کو فرماتے اور کبھی ایئرکنڈیشن تیز کرواتے۔

پسینہ کی کثرت کی بناء پر رفیقہ محترمہ جب بنیان تبدیل کر رہی تھیں، اس وقت عمر بھر کی مثالی رفاقت کے شکریہ کے ساتھ اپنے ناز ونخروں کی پہلی اور آخری مرتبہ معافی تلافی فرمانے لگے، لیکن جب دیکھا کہ زوجہ محترمہ کا جی بھر آیا، رو رہی ہیں، تب انہیں تسلی کے کلمات فرمانے لگے۔ بار بار صبح صادق کو پوچھتے، گھڑیوں پر اشکال فرماتے:

کسی کی شب وصل سوتے کٹے ہے

کسی کی شب ہجر روتے کٹے ہے

الٰہی یہ کیسی شب ہے میری

جو نہ سوتے کٹے ہے، نہ روتے کٹے ہے

اسی دوران جب فجر کے لئے اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی، اور وصال کی گھڑی نزدیک آگئی، تب مؤذن کے شکریہ کے بجائے فرمارہے ہیں، اس نے صحیح وقت پر اذان دی؟ بہتر سالہ انتظار کے بعد وصال مولیٰ اور محبوب حقیقی سے ملاقات کی یہ نداء سن کر بھی خوشی

حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ وہیل چیر میں تشریف فرما ہوئے۔ جب وہیل چیر اس جگہ پہنچی
تو روکنے کے لئے ہاتھ سے اشارہ فرمایا، اور گردن دیدارِ الٰہی کے لئے اوپر کو اٹھ گئی۔

میں مجلتی روح کے احساسات کو چھپانے کے لئے فرمارہے تھے کہ اس نے دو دن قبل بھی وقت سے پہلے اذان دے دی تھی۔

بجبیں عرق، نگہ شرگیں، لب نازنیں پہ نہیں نہیں
یہ نہیں ہے ہاں، یہ نہیں ہے ہاں، یہ نہیں نہیں، یہ نہیں نہیں

حضرت شیخ قدس سرہ کے ساتھ جنوبی افریقہ کے سفر کے دوران جہاز میں میرے دائیں جانب حضرت مولانا محمد سلمان صاحب ناظم مظاہر العلوم حضرت شیخ قدس سرہ کے داماد ہیں اور بائیں طرف حضرت مولانا مفتی محمود صاحب گنگوہی نور اللہ مرقدہ ہیں۔ حضرت مفتی صاحب سے میں نے اوزان شعر پوچھے، فَعُوْلَنْ ،مَفَاعِیْلَنْ ،مُفَاعَلَنْ وغیرہ اوزان بتائے۔ کون کونسے اشعار، کون کونسی نعتیں اس وزن پر ہیں، وہ بیان فرمائیں۔ ان اوزان میں سے ایک وزن مُسَتَفْعَلَنْ کے متعلق فرمایا کہ مُسَتَفْعَلَنْ کے وزن پر یہ شعر ہے:

بجبیں عرق، نگہ شرگیں ،لب نازنیں پہ نہیں نہیں
یہ نہیں ہے ہاں، یہ نہیں ہے ہاں، یہ نہیں نہیں، یہ نہیں نہیں

غرض اذان سن کر بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سب نماز فجر کے لئے مسجد میں چلے جاؤ۔ اہلیہ محترمہ سے بھی فرمایا کہ تم نماز پڑھ لو۔ رفقاء میں سے دو تین کے سوا سب چلے گئے اور اہلیہ محترمہ دوسرے حجرہ میں چلی گئیں۔ معمول کے مطابق اہلیہ محترمہ نے چائے بنائی۔ اس دوران بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے دو تین رفقاء کے ساتھ نماز فجر ادا فرمائی۔ نماز کے بعد چائے پیش کی گئی۔ چند گھونٹ نوش فرمائی۔ پھر فرمایا حمام جانا ہے۔ حمام کا دروازہ اندر سے خود بند فرمایا۔ فراغت کے بعد دروازہ کھولا اور فرمایا کہ وہیل چیر لاؤ، باہر سب منتظر ہیں۔ سننے والے حیرت زدہ کہ باہر کون منتظر ہیں؟ باہر تو سناٹا ہے، کیوں کہ تمام اساتذہ، طلبہ سب مسجد میں ہیں۔ غرض وہیل چیر لائی گئی، اس پر تشریف فرما ہوئے۔

جب اس جگہ وہیل چیر پہونچی جہاں آپ تصویر میں دیکھ رہے ہیں، تو آسمان کی

طرف پوری گردن اٹھائی اور نہایت بلند آواز سے فرمایا السلام علیکم!

سَلَامِی عَلَیْکُمْ وَالدِّیَارُ بَعِیْدُ

وَاِنِّیْ عَنِ الْمَسْعٰی اِلَیْکُمْ لَعَاجِزُ

میں تو جیسا آپ دیکھ رہے ہیں، اس طرح اس حال میں یہیں تک آ سکتا ہوں، اس لئے یا تو آپ آجاؤ یا ہمیں بلالو۔ اس پر شاید جواب ملا ہوگا:

یَا أَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ، ارْجِعِیْ اِلیٰ رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

جیسے ہی یہ خطاب سنا ہوگا، اس کے بعد ایک دو منٹ کے لئے تو گردن اوپر اٹھی ہوئی ہے، آنکھیں آسمان میں چاروں طرف گھوم رہی ہیں، اور پھر آہستہ آہستہ گردن ایک جانب لڑھکنا شروع ہوئی، پھر گردن بالکل نیچے لڑھک گئی، اور آنکھیں بند ہوگئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون.

تصویر میں وہیل چیئر کی بائیں جانب آپ جو کھڑکیاں ملاحظہ فرمارہے ہیں، یہ وہ کمرہ ہے جس میں حضرت شیخ قدس سرہ کا قیام رہا ہے۔ اور بھائی جان نے اس حجرہ کو اسی شکل میں رکھا اور چارپائی جو حضرت شیخ کے استعمال میں تھی، وہ بھی اسی حجرہ میں رہی اور حمام وغیرہ بھی اسی حالت پر رکھے گئے۔

سب سے مقدس قیامگاہ حضرت شیخ قدس سرہ کی مدرسہ علوم شرعیہ تھا، جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری منامات و مبشرات میں بار بار دیکھی گئی۔ دنیا بھر کے مختلف ملکوں میں حضرت کے متوسلین دیکھتے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس حجرہ میں تشریف فرما ہیں۔

میں ایک سفر میں جیسے ہی مدینہ طیبہ پہنچا، معانقہ کے بعد پہلا جملہ حضرت نے فرمایا کہ تم نے وہ خواب سن لیا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، کونسا خواب؟ حضرت نے فرمایا کہ سرکار دو عالم

بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کو وہیل چیر سے اٹھا کر اس چارپائی پر لٹایا گیا۔ ادھر بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو رہا ہے، اور مولوی ایوب اوگرادارا اپنے گھر میں خواب دیکھ رہے ہیں کہ اس چارپائی پر بھائی جان ہیں، راقم السطور ہے اور سرورِ کونین فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

یہ چارپائی بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ قدس سرہ کے لئے بنوائی تھی۔ چیپاٹا کے قیام میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ استعمال رہی۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھے خواب میں زیارت ہوئی، اس طرح دیکھا کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہاں تشریف فرما ہیں۔ حضرت شیخ قدس سرہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جہاں بیٹھے تھے، اس کی طرف اشارہ بھی فرمایا۔ اور فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو میرے متعلق فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ تمہیں قطب الاقطاب بنا دیا گیا۔ لوگوں میں اس کا اعلان فرما دیں۔

تو خواب ہی میں مجھے اشکال ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم براہ راست مجھے فرمانے کے بجائے اس پیغام کے لئے شاہ صاحب کو واسطہ بنا رہے ہیں؟ ساتھ ہی جواب ذہن میں آیا کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جگہ جگہ اپنے سے متعلقہ مبشرات تحریر فرمائے ہیں، جن میں بہت اونچے اونچے مقامات و درجات جو حضرت شاہ صاحب کو بارگاہِ رسالت سے عنایت فرمائے گئے ان کا ذکر ہے۔ تو مجھے اشکال ہوتا تھا کہ حضرت شاہ صاحب خود اپنے متعلق یہ مبشرات ان الفاظ سے تحریر فرما رہے ہیں؟ تو گویا اس کا جواب تھا، تب میری سمجھ میں آیا کہ اسی طرح حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میری طرح سے مامور ہوں گے۔ بارگاہ رسالت پناہ سے آپ کو حکم ملا ہوگا کہ اس کا اعلان کیجئے۔

غرض، وہ مدرسہ علوم شرعیہ جہاں سے بارہ سالہ طویل قیام کی تاریخ وابستہ ہے، حق جل مجدہ نے اس جگہ کو اتنا شرف عطا فرمایا کہ حضرت کے وصال کے بعد قریب ہی میں یہ بقیع تک کا سارا علاقہ مسجد نبوی کی توسیع میں شامل ہو گیا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

<u>۱۹۷۹</u>ء اور <u>۱۹۸۱</u>ء میں دونوں سفر میں حضرت شیخ قدس سرہ کا دار العلوم ہولکمب بری میں ایک ہی حجرہ میں قیام رہا، اور طے یہ تھا کہ یہ کمرہ اسی حالت پر ہمیشہ رکھا جائے گا۔ <u>۱۹۷۹</u>ء سے لے کر حضرت کی دو سال بعد اگلی آمد تک یہ حجرہ اور اس کی تمام چیزیں اسی حال میں اسی طرح رہیں جیسا کہ حضرت ابھی یہاں سے تشریف لے گئے ہوں۔ اور دوسرے

۱۹۸۱ء کے سفر کے بعد بھی طویل مدت تک ہم نے اس کو اسی حال میں رکھا یہاں تک کہ ذکر کی مجلس بھی اسی حجرہ میں ہوا کرتی تھی۔ طویل عرصہ اس کو اسی حالت میں رکھا گیا کہ چارپائی بھی اسی جگہ پر تھی، اور اس کی چادریں تکیے وغیرہ بھی اسی طرح تھے۔ ہم ذکر کے لئے جاتے، فرش پر بیٹھ کر ذکر کر کے واپس آجاتے۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کا طویل قیام جب دار العلوم ہولکمب بری میں حضرت شیخ اور ان کے خلفاء کرام کی تصنیف کے سلسلہ میں رہا تو حضرت کے ساتھ بھی ہم پابندی کے ساتھ اسی حجرہ میں جا کر ذکر کیا کرتے تھے۔ اسی طرح بہت سے مشایخ کی آمد ہوئی، اور ان کے قدم بھی اس حجرہ میں پڑتے رہے۔

مگر افسوس اور صد افسوس کہ ایک مرتبہ میں سبق میں تھا، اور میری درسگاہ اسی کمرہ کے اوپر والی منزل میں تھی، جہاں ایک کمرہ تھا جو گرین ہاؤس نما تین طرف سے شیشوں والا تھا اور مولانا اسماعیل راجا صاحب یا کسی اور جماعت کا گھنٹہ تھا، اور میں نے نیچے سے توڑ پھوڑ کی آواز سن کر کسی کو بھیجا۔ مجھے بتایا گیا کہ وہاں لندن کے مولانا مودود احمد اور ان کے ساتھی توڑ پھوڑ میں مصروف ہیں۔ پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ ہمیں اس کی صفائی کے لئے کہا گیا ہے۔ میں وہاں ٹھہر نہ سکا، الٹے پیر بادلِ بریاں و دیدۂ گریاں پلٹ آیا۔ کیوں؟ کہ تمنا تو یہ تھی کہ یہ حجرہ اسی شکل میں اسی طرح ہمیشہ کے لئے محفوظ رہے گا، مگر دیکھا کہ وہاں تو سب کچھ توڑ پھوڑ کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت شیخ قدس سرہ کی اس قیام گاہ، دار العلوم کے اس حجرہ کو اپنی اسی حالت میں رکھنے کی تمنا اس لئے تھی کہ یہی حضرت شیخ قدس سرہ کی طرف سے ہمیں عملی تعلیم تھی۔ کہ جب میں مظاہر میں طالب علم تھا، اور حضرت مفتی مظفر حسین صاحب نور اللہ مرقدہ کو ناظم اعلی تجویز کیا گیا، تو حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لئے جو حجرہ تجویز فرمایا وہ مسجد سے دفتر کے دروازہ میں داخل ہونے پر دوسرا حجرہ تھا۔ اور یہ حجرہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب

مہاجر مدنی قدس سرہ کی طویل عرصہ قیام گاہ رہا ہے۔

حضرت مفتی صاحب نے جب حجرہ کے نئے پلاسٹر، رنگ روغن وغیرہ کا ارادہ فرمایا، تو حضرت شیخ قدس سرہ نے اپنے داماد حضرت مولانا حکیم الیاس صاحب دام ظلہم العالی کو پرچہ لکھوایا کہ یہ حجرہ میرے حضرت کی قیام گاہ رہا ہے، اس کی دیواروں کا جو پلاسٹر اکھاڑا جائے، وہ بوریوں میں محفوظ کر کے آپ کے یہاں رکھ دیا جائے۔ اگر میرا یہاں انتقال ہو، تو میری قبر پر یہ مٹی ڈال دی جائے۔

اسی طرح ہم نے سوچا تھا کہ حضرت شیخ قدس سرہ کی اس حجرہ کے در و دیوار پر بار بار نظریں پڑی ہیں، اور اسی حال میں اگر یہ حجرہ رہے گا تو شاید مجھ جیسے گمراہ لوگوں کے لئے ایک طرح کی یاددہانی کا اور عبرت کا سامان بنے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیرہ سو پندرہ ہجری ۱۳۱۵ھ ہے، رحمتوں ، برکتوں بھرا ماہ مبارک رمضان المبارک ہے، عشرہ ثانیہ کی ابتداء ہے، شبِ پنجشنبہ کی مبارک رات ہے، ماہ مبارک اور بالخصوص رمضان المبارک کی راتوں میں مسلسل اللہ عز وجل کی طرف سے رحمتوں برکتوں کا نزول ہے۔

اس دوران ایک رحمتِ خاصہ کاندھلہ کے ایک مبارک گھرانہ کے لئے مقدر ہو کر آئی اور حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب کاندھلوی کے صاحبزادہ حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کے گھر اللہ نے بیٹا عنایت فرمایا۔

ایک پیشینگوئی

جب اس نومولود کی اطلاع دہلی دادا جان کو دی جاتی ہے، تو برجستہ ارشاد فرمایا کہ 'اب ہمارا بدل آ گیا' ۔ اس نہایت مختصر جملہ میں بہت بڑی پیشینگوئی فرمادی۔ ایک یہ کہ اب ہمارے جانے کا وقت قریب آ گیا ، چنانچہ ابھی ایک مہینہ نہیں گزرا کہ چار شوال کو آپ کا وصال ہو گیا۔ اور دوسرا پہلو اس پیشینگوئی کا یہ ہے کہ جس عظیم کام کو آپ نے شروع فرمایا تھا اس کا اب کیا بنے گا ؟ اس کے لئے فرمایا کہ ہمارے بدلہ ہمارا پوتا اس عملِ عظیم کی سرپرستی

فرمائے گا، وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔

ہمارا بدل آ گیا، ایسا کلمہ ہے جس کی حضرت شیخ قدس سرہٗ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ، آپ کی جدوجہد، آپ کے مکاتیب گرامی، آپ کی تصانیف اور کروڑوں روئے زمین پر بسنے والے انسان اس پیشینگوئی کی صداقت کی تصدیق فرما گئے اور ان شاء اللہ اور خدا کرے تو آنے والی نسلیں قیامت تک اسی طرح یہ شہادت دیتی رہیں گی۔

دادا جان نے یہ پیشینگوئی کیسے فرمائی؟ جب کہ انہوں نے اب تک نومولود کو ایک نگاہ دیکھا تک بھی نہیں۔

سنۃ اللہ و انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

دراصل یہ سنت اللہ ہے کہ اس آسمان و زمین اور علوی سفلی کائنات کے خالق و مالک جل مجدہٗ، جب کسی امر عظیم کا فیصلہ فرماتے ہیں تو اس امر سے متعلق اس سے وابستہ افراد، جماعتوں اور قوموں کو اس کی اطلاع دے دی جاتی ہے۔

جیسا کہ حق تعالیٰ شانہٗ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں ' وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلَائِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْأَرْضِ خَلِیْفَةً '۔ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیدا کرنے کا جب حق تعالیٰ شانہٗ نے ارادہ فرمایا تو اس ارادہ کو فرشتوں کے سامنے ظاہر فرما دیا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْأَرْضِ خَلِیْفَةً کہ میں روئے زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

یہاں حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیفہ بناتے وقت حق تعالیٰ شانہٗ نے ملائکہ سے فرمایا جَاعِلٌ فِی الْأَرْضِ خَلِیْفَة کہ میں زمین میں خلیفہ بنا رہا ہوں۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب منصب امامت تفویض کیا جا رہا تھا، اس

وقت براہ راست حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتحان لیا گیا، اس امتحان میں کامیابی کے بعد انہیں منصبِ امامت عطا کیا گیا۔

حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے 'وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاھِیْمَ رَبُّہٗ بِکَلِمَاتٍ فَأَتَمَّھُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَاماً قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ' حق تعالیٰ شانہٗ نے براہ راست جب انہیں اس عظیم فیصلہ کی بشارت سنائی 'اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا'، تب حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام دعا فرماتے ہیں 'وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ' کہ یہ منصبِ امامت میری ذریت میں بھی چلتا رہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے مشروط اجابت کا ان سے وعدہ فرمایا 'قَالَ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظَّالِمِیْنَ'۔

اسی طرح دعاء ابراہیمی ہے رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَتِنَا اُمَّۃً مُسْلِمَۃً لَکَ، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے صحائف اور کتب منزلہ من السماء میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر پے در پے دی جاتی رہی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سورۃ الصّف میں ہے کہ وَاِذْ قَالَ عِیْسیٰ بْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْ اِسْرآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقاً لِمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ أَحْمَدُ۔

حضرت داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

اسی طرح حضرت داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک امتحان لیا گیا، اس امتحان کے بعد ارشاد فرمایا 'یٰدَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ'۔

'وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ' ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا اور اس کی اجابت پر غور فرمائیں کہ ہزاروں سال کے دوران نسبتِ ابراہیمی کے حاملین برابر نمرودی آتش کدوں کو بجھاتے رہے اور ملت ابراہیمی کے پیروکار ابراہیمی حنیفیت کی طرف انسانوں کو بلاتے

رہے اور یہ سلسلہ قیامت تک اسی طرح جاری رہے گا اور 'وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ' کی دعا اور اس کی اجابت اپنا رنگ دکھاتی رہے گی۔

یہاں جس طرح ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلاواسطہ براہ راست فرمایا کہ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَاماً ،اسی طرح حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رب کائنات نے براہ راست فرمایا یَا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَةً عظیم فیصلہ کی بشارت انہیں خود سنائی گئی۔

ام مریم علیہا السلام

اسی طرح قرآن کہتا ہے اِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ،حضرت عمران کی بیوی یہاں ایک دعا کر رہی ہیں اس امید پر کہ انہیں لڑکا عطا ہو،لیکن جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ سے عرض کرتی ہیں رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی، حق تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں کہ یہ خاتون عام خواتین کی طرح نہیں،عام خواتین کیا بلکہ خصوصی خواتین کی طرح بھی نہیں، بلکہ بہت سے مرد بھی اس خاتون کی طرح نہیں ہو سکتے۔

حضرت زکریا علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

اسی طرح سورہ مریم میں ہے یٰزَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ، پھر حضرت یحیٰ کے بارے میں آگے قرآن نے ان کی صفات بیان فرمائیں وَاٰتَیْنَاهُ الْحُکْمَ صَبِیًّا. وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَکٰوةً وَکَانَ تَقِیًّا . وَبَرًّا بِوَالِدَیْهِ وَلَمْ یَکُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا. وحی الٰہی میں جتنی صفات مذکور تھیں ،عمر بھر حضرت یحیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اِن صفات قرآنیہ میں ذرہ برابر اِدھر اُدھر کوئی بشر پا نہیں سکتا ،کہ یہ امر خداوندی تھا ،اور بشارت خداوندی تھی ،وہ اسی طرح پوری ہو کر رہی۔

حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

اسی طرح حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق حضرت مریم کو بشارت دی گئی تو فرمایا گیا اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُکِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ. وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِيْنَ. یہاں بھی حضرت یحییٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح سے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت سے پہلے جتنی صفات حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضرت مریم کو بتائی گئی تھیں، امر الٰہی اسی طرح پورا ہو کر رہا اور یہ تمام صفات حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے بوجہ اتم ظہور پذیر ہوئیں۔

ام موسیٰ علیہ السلام

اسی طرح سورۃ القصص میں حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے وَأَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّ مُوْسٰى أَنْ أَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۔ ام موسیٰ کو بھی یہاں حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسول بنائے جانے کی بشارت دی گئی اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْکِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ خداوندی بشارت اور الٰہی فیصلہ نافذ ہو کر رہا اور تاریخ کے عظیم جابر وظالم فرعون کے علی الرغم حق تعالیٰ شانہ نے اپنے تمام وعدوں کو بوجہ اتم پورا فرمایا۔

اور کیسا تاریخی جابر کہ جس کے متعلق قرآن نے عدو اور دشمن کے کلمات استعمال فرمائے کہ اِذْ أَوْحَيْنَا اِلٰى أُمِّکَ مَايُوْحٰى أَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِيْ وَعَدُوٌّ لَهُ، کہ میرا اور اس کا دشمن فرعون اس کو لے گا اور اسی کے یہاں میری حفاظت میں اس کی پرورش ہوگی۔

کیوں کہ آگے فرمایا کہ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ کہ موسیٰ، میں نے تجھ پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی تا کہ میرے حضور میں تو پرورش پائے۔

یہ تو بشارت وتبشیر اور انسانی فلاح و بہبود، فلاح وفوز کی قسم کی بشارتوں اور خبروں کا حال ہے۔ اسی طرح جب حق تعالیٰ شانہ کسی فرد یا قوم اور جماعت کی ہلاکت و بربادی کا فیصلہ فرماتے ہیں تو اس کی بھی متعلقہ افراد اور قوموں کو خبر دی جاتی ہے اور وہ الٰہی خبر اسی طرح پوری ہو کر رہتی ہے۔

حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بچپن سے لے کر اخیر تک فرعونی مظالم کو دیکھتے رہے اور ہر طرح اُسے وعظ ونصیحت فرماتے رہے اور دیکھا کہ اب کوئی نصیحت اسے کارگر نہیں ہو سکتی تو خدائی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا، اب موسوی جلال والی یہ دعا ایسی سخت تھی فَلَا يُؤْمِنُوْا کہ اُسے ایمان بھی نصیب نہ ہو، لہٰذا غرق ہوتے وقت جب فرعون کہتا ہے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىْ اٰمَنَتْ بِهِ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، ایمان لاتا ہے مگر چونکہ موسوی دعا کے متعلق وعدہ تھا اور قَدْ أُجِيْبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا، اس لئے اس کا یہ ایمان لانا بھی اسے نہ بچا سکا۔

بشارت وانذار کی پیشینگوئیاں

قرآن کریم امور خیر کی خبروں کی پیشینگوئی کرتا ہے، حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو فرما دیا گیا وہ اسی طرح پورا ہوا۔ اسی طرح اعدائے اسلام حق وصداقت کی راہ روکنے والوں کے متعلق بھی قرآن نے جو خبریں دیں وہ بھی اسی طرح پوری ہوئیں۔ اسی طرح آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئیاں، خیر وشر دونوں طرح کی آپ پائیں گے۔

حضرات خلفائے کرام، اہل بیت، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرت میں ہزاروں، پیشینگوئیاں، مستقبل کی خبریں آپ کو ملیں گی، کہ آقا نے جو فرمایا وہ اسی طرح پورا ہوا، خیر کے پہلو کے اعتبار سے بھی اور شر کے پہلو کے اعتبار سے بھی، جیسے کسی کی پشت ملاحظہ فرما کر آقائے پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِی ھٰذَا قَوْمٌ کہ اس کی اس پشت سے ایسی نسل آنے والی ہے جو تباہی مچائے گی۔

اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم

اسی طرح خالق کائنات حق جل مجدہٗ اور سرور کونین فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبین اور اولیاء کی جماعت میں ہزاروں لاکھوں افراد ایسے پیدا ہوئے جو حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے ایسی بصیرت، اور ایسی فراست پائے ہوئے تھے کہ، قلب کی نگاہ سے بہت کچھ دیکھ لیتے، اور جس طرح وہ فرماتے یا خبر دیتے، اسی طرح وہ چیز واقع ہوتی۔ اولیاء اللہ کی سیرت اس سے بھری ہوئی ہے۔

اسی سیرت کا ایک یہ نمونہ آپ نے پڑھا کہ حضرت شیخ مہاجر مدنی قدس سرہٗ کی کاندھلہ میں ولادت ہوتی ہے، اور دادا جان دہلی میں تشریف فرما ہیں اور وہیں بیٹھے بیٹھے فرماتے ہیں کہ ہمارا بدل آ گیا۔ ان دو کلموں میں کتنی بڑی تاریخ وہ بیان کر گئے، وہ تاریخ اسی طرح پوری ہوئی اور ان شاء اللہ پوری ہوتی رہے گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس خانوادہ میں برکت عطا فرمائے۔ حضرت شیخ قدس سرہٗ کے علوم ومعارف کو تا قیام قیامت باقی رکھے۔

خواجہ بابا سماسی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

فراستِ صادقہ، نور ایمانی سے جس طرح حضرت مولانا محمد اسماعیل کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے پوتے کو نہیں دیکھا مگر ان کی ساری تاریخ پڑھ لی ہوگی، اسی لئے فرمایا کہ ہمارا

بدل آ گیا۔ ایسا ہی کچھ خواجہ بابا سماسی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں ملتا ہے کہ اپنے ایک بننے والے خلیفہ جو دنگل میں کشتی لڑ رہے ہیں، گذرتے ہوئے انہیں دیکھا کہ خواجہ سید امیر کلاں کسی پہلوان کے ساتھ کشتی لڑ رہے ہیں۔ خواجہ بابا سماسی اس جگہ کھڑے ہو گئے، فرمایا کہ اس دنگل میں، معرکہ میں ایک مرد ہے جس سے بہت سے بندگان خدا کمال کو پہنچیں گے، میں اس کے شکار کے لئے یہاں کھڑا ہوں۔ چنانچہ دنگل ہی میں سے اثنائے دنگل، رِنگ ہی میں سے سید امیر کلاں جب حضرت بابا کو دیکھتے ہیں، نگاہ چار ہوتے ہی متأثر ہوتے ہیں، اور ایسے متأثر اور گرویدہ اور شکار ہوئے کہ پھر تیس برس تک ساتھ نہیں چھوڑا۔

خواجہ بہاء الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پیشینگوئی

ایک کشتی لڑنے والے پہلوان میں کیسے انہوں نے دیکھ لیا؟ کہ یہ مردانِ خدا میں سے ہے اور اس میں ایک روحانی بساط بچھائی جائے گی اور جن سے طریق نقشبندیہ کے امام خواجہ بہاء الدین نقشبندی بخاری تربیت پائیں گے۔ خود حضرت بہاء الدین نقشبندی بخاری کے متعلق بھی آپ نے پیشینگوئی فرمائی کہ حضرت بابا سماسی کا گذر جب قصرِ ہندوان پر ہوتا (قصرِ ہندوان جو خواجہ بہاء الدین نقشبندی بخاری کی جائے ولادت ہے) تو فرماتے ہیں کہ عنقریب قصرِ ہندوان قصرِ عارفان بنا چاہتا ہے۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ کس طرح وہ قصر ہندوان روئے زمین کے عارفان کا قصر بنا۔ اور روحانی سلسلہ کو اس قدر بڑھایا کہ کہا گیا

تو نقشِ نقشبنداں را چہ دانی
تو قدر گوہر جان را چہ دانی
گیاہِ سبز داند قدرِ باراں
تو خشکی، قدرِ باراں را چہ دانی

کتنی محبت سے شاعر نے یہ کلمات کہے کہ اس کا ایک کلمہ 'خشکی' اہل علم کے یہاں

مہذب گالی بن گیا۔

نانگا میاں اور حضرت موسیٰ جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ

جیسے کشتی کے دنگل میں لڑنے والے دو میں سے ایک کو بابا ساسی نے پہچان لیا کہ اس میں استعداد ہے اور شکار ہاتھ آنے تک رِنگ سے باہر کھڑے منتظر رہے، اسی طرح کا قصہ حضرت موسیٰ جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ کی نانی کا ہے۔ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بعض فقراء نے آپ کی ولادت (حضرت موسیٰ جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت) سے پہلے آپ کے ولی کامل ہونے کی شہادت دی تھی۔

چنانچہ ایک مجذوب صاحب جنہیں لوگ 'نانگے میاں' کہتے تھے، کہ وہ ستر خاص کو چھوڑ کر برہنہ رہا کرتے تھے اور کپڑا ان کے جسم پر جَل جایا کرتا تھا (مشائخ احمد آباد ص ۲۶/ جلد اول پر بحوالہ خاتمہ مرأۃ احمدی ص ۹۲/ تحریر ہے کہ بابا علی شیر: یہ صاحبِ جذب وحال تھے اور برہنہ رہتے۔ جس وقت حضرت گنج بخش احمد کھٹو رحمۃ اللہ علیہ ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو ہندی (گجراتی) زبان میں فرماتے ''لوگروں لاؤ، شرع ناکوت آوے''، یعنی کپڑا لاؤ کہ حصارِ شرع آرہے ہیں۔)

اس طرح کہ یہ نانگے میاں بھروچ سے ترکیسر تشریف لایا کرتے تھے اور حضرت موسیٰ جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ کی نانی صاحبہ کو ان سے ارادت تھی۔ ایک مرتبہ وہ مجذوب صاحب آئے، حضرت کی والدہ ماجدہ اس زمانہ میں صغیر السِن تھیں، حضرت موسیٰ جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ کی نانی صاحبہ نے اپنے لئے مجذوب سے فرزند کی ولادت کے لئے دعا چاہی۔ مجذوب نے کہا کہ تم فرزند کو کیا کروگی۔ ان کی بیٹی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس بچی سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو ولی کامل ہوگا۔ یہ کہہ کر اپنا رومال اور انگوٹھی عنایت فرمائی، اور فرمایا کہ اس لڑکے کو دے دینا۔

اتفاقاً اس لطف وکرم کی خبر اس شخص کو پہنچی جس کے یہاں یہ مجذوب ٹھہرا کرتے تھے، یہ سن کر اس کو حسد اور رشک ہوا، اس نے رومال اور انگوٹھی وہاں سے چُروالی۔ نانی صاحبہ نے اس چوری کی کیفیت جا کر اس مجذوب صاحب سے بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ جس نے چُرایا ہے اس کا گھر خراب ہو جائے گا۔ چنانچہ اس شخص کے تین بیٹے تھے، تینوں مر گئے۔ اس کے بعد وہ متنبہ ہوا اور رومال اور انگوٹھی لے کر مجذوب صاحب کی خدمت میں آیا اور خطا کا اقرار کیا، مجذوب صاحب نے فرمایا کہ اب اس کی کچھ حاجت نہیں۔

نانگے میاں پیشینگوئی کر کے تشریف لے گئے، اب ان کی پیشینگوئی پوری ہوتی ہے۔ وہ بچہ اس جہاں میں آتا ہے، انہوں نے جس طرح فرمایا تھا، وہ ولی کامل بنتا ہے اور جب اس جہاں سے سفر کرتا ہے تو ان کا مرثیہ نگار خواجہ عزیز الدین عزیز لکھنوی اپنے مرثیہ میں کہتا ہے۔

نقشبند دل پسند کار گاہ لا الٰہ
مانیٔ صورت نگار معنیٔ اِلّا وَلا
باکمالے کز کمالش ماہ را کامل فروغ
باجلالے کز جلالش ماہ را حاصل ضیاء
در شریعت در طریقت کردہ حاصل روز و شب
گر صفا از مصطفیٰ و گر رضا از مرتضیٰ
والیٔ ملکِ ولایت، والہِ خاصِ رسول
سرگروہِ اتقیا و اولیا و اصفیا

نیز عظیم محدث حضرت مولانا محمد سامرودی سورتی متوفی ۱۳۱۴ھ جو پہلے غیر مقلد تھے اور حضرت موسیٰ جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت سن کر قریب سے دیکھنے کو پہنچے اور ہمیشہ کے لئے دامِ محبت میں گرفتار ہو کر بیعت اور صاحبِ نسبت ہوئے کہ حضرت موسیٰ جی مہتر رحمۃ

اللہ علیہ سے خوارق عادات اور کشفِ قبور وغیرہ حاصل ہوئے اور حضرت کی شان میں جو قصیدہ نظم فرمایا اس میں صاف فرماتے ہیں

قد کنت مِنْ بُعدِ سمعتُ صفاته
فوجدته اضعاف وصف فخامِ
ورأيته عَلَمًا دليلاً حجة
وَلِسالِکی المنهاجِ خير امام

اور اسی طرح اس زمانہ کے شاعر عابدؔ اپنے مرثیہ میں لکھتے ہیں۔

شاہ موسیٰ جی کلیم اللہ طورِ معرفت
عارفوں میں قافلہ سالار جیسے تن میں جاں
کاملوں میں اس طرح پر تھے وہ نفس ناطقہ
جس طرح ممتاز ہو بتیس دانتوں میں زباں
ظاہراً امی تھے لیکن عالمِ جملہ علوم
سینہ بے کینہ تھا گنجینہ راز نہاں
کچھ سروکار ان کو دنیا سے نہ تھا جز کاروکشت
حضرت احرار کی سنت ادا کی جاوداں

جس طرح نانگے میاں کہہ کر گئے تھے کہ ولی کامل۔تو وفات پر مرثیہ میں شاعر کو کہنا پڑا ’’کاملوں میں اس طرح پر تھے وہ نفس ناطقہ‘‘۔

ایک سونو برس بعد سہاگیہ سلسلہ کے بزرگ

نانگے میاں ترکیسر تشریف لاتے ہیں اور حضرت موسیٰ جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ کی نانی کو نواسے کی بشارت دے کر جاتے ہیں، اسی طرح کے ایک فقیران کے ایک سونو (۱۰۹) برس

کے بعد ورٹھی تشریف لاتے ہیں۔

راقم السطور کے والد محترم کی عادت تھی کہ بستی میں جو بھی باہر کے یا پردیسی حضرات امامت یا تدریس یا تعلیم یا اسکول میں تدریس کی خدمت انجام دیتے ہوں، ان کے متعلق والد صاحب کی ہمیشہ سے یہ عادت رہی کہ روزانہ بلا ناغہ فجر کی نماز کے بعد مسجد سے انہیں گھر لے آتے اور ناشتہ اپنے ساتھ کراتے۔ ورٹھی کے مقیمین کے ساتھ جو برتاؤ تھا، پردیسی مسافروں اور فقیروں کے ساتھ بھی یہی ان کا برتاؤ تھا کہ کسی پردیسی مسافر کو دیکھا، کسی فقیر کو دیکھ لیا، ناشتہ میں انہیں بھی اپنے ساتھ لا کر شریک فرماتے۔

سال رواں میں بولٹن میں مقیم رسول میاں ماسٹر کے پوتے کے نکاح کے بعد دارالعلوم میں راقم السطور نے مجمع سے کہا کہ ان دولہے کے دادا میاں ہمارے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے ہاتھ سے آنکھ نکال کر طشتری میں رکھ دینے کے قصہ کے زمانہ میں ورٹھی میں اسکول کے ماسٹر تھے۔انہیں بھی والد صاحب فجر کے بعد گھر لے جاتے اور گوڑ پاپڑی اور چائے کا ناشتہ ہوتا۔

ایک دفعہ والد صاحب نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ سہاگ احمد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ کے ایک فقیر جو مردانہ زنانہ مُشَکَّل لباس پہن کر صدائیں لگاتے تھے،انہیں فجر کی نماز کے بعد گھر پر لے آئے اور دعا کی درخواست کی کہ سابقہ اہلیہ مرحومہ سے یہ ایک میری اولاد ہے محمد علی، اس کے لئے بھی دعا فرمائیں، اوراس کی والدہ کی رحلت کے بعد میں نے دوسرا نکاح کیا ہے، کئی سال گذر گئے اب تک اولاد نہیں، اس کے لئے بھی دعا فرمائیں، کہ اللہ نیک اولاد عطا فرمائے ۔ یہ التجا سننے کے بعد دعا اور آمین کی بجائے وہ فقیر پیشینگوئی فرمانے لگے کہ اللہ بیٹا دے گا، ضرور دے گا، ولی دے گا، اوراس آنے والے بیٹے کے بہت سارے اوصاف بیان فرمائے۔

والدہ محترمہ جو پسِ پردہ یہ سب سن رہی تھیں، انہوں نے ہمیں یہ واقعہ خود بیان فرمایا،

مگر ہم وہ تمام صفات نہ پوچھ سکے جو فقیر نے بیان فرمائی تھیں۔ والدہ محترمہ نے مجملاً فرمایا تھا کہ بہت سارے اوصاف بیان فرمائے کہ اللہ ایسا اور ایسا بیٹا دے گا، ولی دے گا۔ جب ناشتہ کے بعد وہ فقیر واپس جانے لگے، تو والد صاحب سے ارشاد فرمایا کہ میرے ساتھ چلو، اپنے ساتھ لے گئے اور انگوٹھی عنایت فرمائی کہ اپنی زوجہ محترمہ سے فرمادیں کہ اسے وہ پہن لے۔ ان کی دعا کی برکت اور ان کی پیشینگوئی کی صداقت کہ اس کے نتیجہ میں حق تعالیٰ شانہٗ نے بیٹا عنایت فرمایا۔ نام عبدالرحیم رکھا گیا۔

کچھ عرصہ بعد وہی فقیر جب بستی میں پھر وارد ہوتے ہیں۔ اب والد صاحب انہیں ناشتہ کے لئے پھر لے آتے ہیں، بیٹے کو ان کے سامنے پیش کرتے ہیں، اس بیٹے کو دیکھ کر پہلی مرتبہ کی طرح پیشینگوئی فرماتے ہیں، اور اس مرتبہ بھی انگوٹھی عنایت فرماتے ہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ ان کی یہ پیشینگوئی بھی پوری فرماتے ہیں اور والدہ کو دوسرا بیٹا دیتے ہیں۔

....

حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ

طفولیت و تعلیم

بھائی جان کے قاعدہ کے استاذ

بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے ایک رات قبل خواب میں راقم السطور نے دیکھا کہ حضرت شیخ قدس سرہ کی کار ایک مکان کے سامنے کھڑی ہے۔اس میں سے حضرت پیر صاحب اتر گئے اور بھائی جان کو اپنی سیٹ پر بٹھا دیا اور کار روانہ ہوگئی۔ وہ مکان جناب ابراہیم بھورات صاحب کا تھا، جنہیں ہمارے بچپن میں سارا گاؤں مولوی صاحب ہی کے نام سے یاد کرتا تھا، جن سے راقم السطور نے بھی الف باء کی تختی اور قاعدہ پڑھا تھا۔ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی الف باء انہی سے شروع کی تھی۔اور بھائی جان اور میرے اور اس زمانہ کے تمام ہمارے ہم عمر ساتھیوں کے وہ استاذ تھے۔

اللہ کی شان، کہ جن کے ہاتھوں بسم اللہ ہوئی تھی، اور جن کے ہاتھوں تکمیل ہوئی تھی، اللہ تبارک وتعالی نے روحانی طور پر کیسا عجیب وغریب اس عالم کا نظام بنایا ہے، کہ وہاں الف باء

سے اور بسم اللہ کرانے والے استاذ سے بھائی جان کی اُس عالم میں ضیافتیں شروع ہوئیں، اور قطب الاقطاب جن سے تکمیل ہوئی وہ اس ضیافت ودعوت میں شریک دسترخوان ہیں۔

ناظرہ اور اردو دینیات کی تعلیم

نانی نرولی مدرسہ ترغیب القرآن میں یہ مولوی صاحب بھورات استاذ تھے۔ وہیں دیگر اساتذۂ کرام سے بھائی جان نے ناظرہ قرآن شریف پڑھا، اور اردو کا قاعدہ اور تعلیم الاسلام، بہشتی ثمر وغیرہ پڑھی۔

ڈیڑھ برس کی قلیل مدت میں تکمیل حفظ قرآن

اس کے بعد مدرسہ ترغیب القرآن کے استاذ حضرت مولانا اسماعیل سرکار صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حفظ قرآن شروع کیا۔

بھائی جان ان ابتدائی طالب علموں میں تھے کہ جن کے ذریعہ تحفیظ کا سلسلہ اس مدرسہ میں شروع کیا گیا تھا۔ اور یہ شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ کی اس گاؤں میں تشریف آوری کی برکت تھی، کہ ان کی تشریف بری کے بعد یہ مبارک سلسلہ شروع کیا گیا۔ اور حضرت مولانا اسماعیل سرکار صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو موجودہ جامع مسجد کی جگہ پر جو پرانی مسجد تھی، اس زمانہ سے امام چلے آرہے تھے، وہ تحفیظ کی یہ خدمت انجام دے رہے تھے۔ اور پرانی مسجد کے صحن میں سے سیڑھی چڑھ کر ایک وسیع ہال نما کمرہ بنا ہوا تھا جسے بنگلی کہا جاتا تھا، وہ ان کی درسگاہ کے طور پر تجویز ہوئی تھی۔ اور وہیں بھائی جان نے ان سے حفظ شروع کیا اور صرف ڈیڑھ سال کی قلیل مدت میں حفظ کی تکمیل ہوئی۔

بچپن ہی سے جید حافظ قرآن تھے

اور اللہ عز وجل کا فضل وکرم اور دکھی ماں کی دعائیں، اور نانا، نانی، اور ننھیال کی سر

پرستی اوران کی دعائیں، اوراستاذ محترم کی شفقت ورأفت، کہ اس قلیل مدت میں حفظ کرنے کے باوجود، قرآن اسی وقت سے بہت اچھایاد تھا۔ اور اتنا اچھایاد تھا کہ اس وقت جب کہ ابھی حد بلوغ کو نہیں پہنچے تھے، اس وقت بھی کبھی تراویح وغیرہ میں امام کو لقمہ دے دیا کرتے تھے۔

اس زمانہ کا قصہ ہے کہ ہماری نانی نرولی کے جید حفاظ میں سے مولانا حافظ محمد کارا صاحب تھے جو نوساری اور اس سے پہلے کٹھور کی کسی مسجد میں امام رہے ہیں، بھائی جان کا رمضان المبارک میں کٹھور جانا ہوا۔ اس وقت حافظ محمد کارا صاحب تراویح میں قرآن سنارہے تھے۔ وہ نہایت جید حافظ تھے، رمضان بھر کہیں ایک دفعہ لقمہ کی نوبت نہیں آتی تھی۔ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں لقمہ دیا۔ سلام پھیر کر پوچھا، لقمہ کس نے دیا؟ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ آپ نے یوں پڑھا تھا۔ انہوں نے قرآن کھول کر دیکھا تو واقعی غلطی تھی۔

قلیل مدت میں، ڈیڑھ برس کی مدت میں، کم عمری میں حفظ کرلینا، یہ جہاں قوت حافظہ کا کرشمہ ہے، وہاں استاذ محترم کی محنت اور شفقت اور توجہ کی بھی خبر دیتا ہے۔

حضرت مولانا اسماعیل سرکارصاحب رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سرکارصاحب کسل منداور بے توجہی برتنے والے طلبہ کے ساتھ سختی کا، اور مستعد محنتی حفظ کرنے والے طلبہ کے ساتھ شفقت کا، اور درمیانی قسم کے طلبہ کے ساتھ اعتدال والا معاملہ فرماتے تھے۔

اور فجر کی نماز کے بعد سے لے کر عشاء تک کا وقت تحفیظ کے مبارک کام کے لئے وقف تھا۔ جو طلبہ متعینہ وقت میں سبق اور دَور نہ سنا سکتے، تو وہ چار بجے کے بعد سے لے کر عشاء تک استاذ محترم کے دولت کدہ پر بیٹھ کر یاد کرتے رہتے، اور سناتے رہتے تھے۔

جو وہاں موجود ہوتے، ان کے لئے تو یہ ان کی جدو جہد تھی ہی، لیکن جو طلبہ سنا کر فارغ ہوکر گھروں پر پہنچ گئے، تو وہ مغرب کی نماز سے لے کر عشاء تک اپنے گھر پر قرآن کریم

سامنے رکھ کر پڑھ رہے ہیں یا نہیں، اس کی نگرانی کے لئے بھی، وہ ہر محلّہ میں، ہر گھر میں تشریف لے جاتے تھے۔ اور جہاں کہیں دیکھا کہ طالب علم پڑھنے میں مشغول نہیں ہے، تو والدین سے پوچھ کر کہ کہاں ہے؟ جہاں وہ ہوتا، وہاں سے پکڑ کر لاتے، اور ایسے طلبہ کے ساتھ پھر ان کا سختی کا معاملہ بھی رہتا تھا۔ اللہ تعالی ان کے درجات بلند فرمائے۔

نہایت متقی پرہیز گار تھے۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت ذکر و تلاوت میں مصروف رہتے، اور ان کے اوصاف علیا کو دیکھتے ہوئے سمجھ میں نہیں آتا کہ ان کا راندیر کے اونچے گھرانہ سے تعلق جن کا مشہور زمانہ جامعہ حسینیہ راندیر زبردست دینی و علمی مرکز اور حضرت استاذ مرحوم نے بدعات و جہالت سے بھرے اس دیہات میں اپنے آپ کو کیسے جھونک دیا، اور شہری زندگی راندیر کے ماحول میں گذار کر کیسے اپنے مستقبل کے لئے اس بستی کو منتخب کیا۔ یہی کہا جاسکتا ہے کہ حق جل مجدہ کی اس بستی پر خصوصی رحمت تھی، جو آپ کو یہاں تک کھینچ کر لائی۔

ان کے اوصاف و کمالات و معمولات کے لئے مستقل تالیف کی ضرورت ہے۔ مختصر یہ کہ جس کلام الٰہی کے لئے ہر وقت اپنی زبان کو تر رکھتے تھے، حضرت مدنی قدس سرہ کی ۱۹۵۶ء میں اس گاؤں میں تشریف آوری اور حضرت کی دعا کے نتیجہ میں جو یہاں ایک بیداری محسوس کی گئی، اسی سلسلہ میں استاذِ مرحوم نے مدرسہ ترغیب القرآن میں درجۂ حفظ کی تدریس شروع فرمائی۔ ان کے تقوی وطہارت اور اوصاف عالیہ کی برکت سے نہ صرف نانی نرولی، بلکہ ورٹھی، کرنج، لیند یات، اور اس طرف کے دیہات اور وسراوی اور اس کے آس پاس کے گاؤں سے طلبہ کثیر تعداد میں پہنچنے شروع ہو گئے۔ اور استاذ محترم نے بھی اپنی مشغولی اور شدتِ مصروفیت اور بوجھ کا کبھی عذر کسی کے سامنے کبھی نہیں فرمایا اور کسی طالب علم کے لینے سے انکار نہیں فرمایا۔ بعض اوقات تو یہ تعداد پچاس تک پہنچ جاتی۔ سینکڑوں کی تعداد میں حفاظ تیار ہوئے۔

برسہا برس جامع مسجد کی امامت فرمائی۔شاید سال بھر میں کسی طرح کے بھی موسم اور بیماری وغیرہ کے باوجود ایک نماز کی غیر حاضری یا تاخیر سے پہنچنے کا واقعہ شاید ہی مل سکے۔ ایسے گاؤں میں جہاں پالتو جانور ہزاروں کی تعداد میں راستہ چلنے والوں کے لئے دقت کا باعث ہوتے،اوران کی طرف سے ایذاءاور بول و براز سے آلودگی کا ہروقت خطرہ رہتا، پھر بھی ایسے ماحول میں ان کی چلنے کا انداز دیدنی تھا، کہ مجال ہے کہ نگاہ سجدہ کی جگہ سے آگے بڑھے۔ایک بالشت کا چھوٹا سا تولیہ جو مچھر مکھی کے دفعیہ کے لئے اور پسینہ کے لئے ہاتھ میں رہتا،اسی کو ہلا کر لاٹھی کا کام لے لیتے تھے۔یہ ان کی عجیب وغریب کرامت تھی۔

بیماروں اور مصیبت زدہ انسانوں کے لئے ان کی دعا درود اور دم تریاقِ مجرب تھا۔ اطراف کے دیہات میں کہیں کسی کو سانپ نے کاٹا اور جس نے آ کر واقعہ بیان کیا اسی لمحہ استاذ محترم اپنا عمل پڑھنا شروع فرما دیتے۔صرف مخبر کو ہتھیلی سے اشارہ فرما دیتے کہ بیٹھ جایئے۔ پانچ سات منٹ کے بعد جیسے ہی وظیفہ پورا فرماتے اور پوری قوت سے اس شخص کو ایک تھپڑ رسید فرماتے۔ جب یہ شخص گھر واپس پہنچتا تو اسے مریض کی شفایابی کی بشارت مل جاتی۔تھپڑ وہ کھاتا اور ادھر مریض شفایاب ہو جاتا۔استاذ محترم کی زندگی بھر کے اس نوعیت کے تمام خاندانوں سے،اطراف کے دیہاتوں سے سینکڑوں واقعات جمع کئے جا سکتے ہیں۔

عمر بھر کی عبادت وریاضت حق جل مجدہ کے یہاں اس قدر مقبول ہوئی کہ جیسے میرے بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کا قصہ عجیب ہے،اسی طرح استاذ محترم کے وصال سے ایک گھنٹہ قبل کا قصہ صاحبزادی سلمہ سلمہا بیان فرماتی ہیں کہ ابا جان کے ساتھ میں ہسپتال میں تھی،اس جہان سے کوچ کرنے سے ایک گھنٹہ پہلے مجھے آواز دی،سلمہ،سلمہ۔میں پہنچی تو اپنے دست مبارک سے زمین کی طرف اشارہ فرمایا کہ سلمہ،ابھی ایک گھنٹہ پہلے یہاں زمین میں سے ایک ہاتھ نکلا،اوراس نے میرا ہاتھ زور سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔یہ فرما کر دوبارہ اپنے اوراد،تسبیح وتہلیل،ذکر وتلاوت میں مصروف ہو گئے اوراسی کے ساتھ مولائے حقیقی کے

ساتھ ایک گھنٹہ کے بعد جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

نانی نرولی سے جامعہ حسینیہ راندیر کا سفر

چنانچہ بھائی جان نے جب حفظ مکمل فرمالیا، اور مولانا سرکار صاحب یہاں سے حفظ کرنے والوں کو آگے جامعہ حسینیہ بھیجا کرتے تھے، جیسا کہ مولانا عبدالرحیم مَلِکْ مرحوم کو بھیجا تھا، اسی طرح بھائی کے لئے بھی آپ نے ناناجان سے مشورہ کے بعد خط وکتابت شروع فرمارکھی تھی۔

مگر اس کا علم ہمارے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چچازاد بھائی جناب موسی احمد متالا کو نہیں تھا، اس لئے انہوں نے اپنے طور پر بھی اس کا فکر شروع فرمادیا، اور مولانا فاروق ڈیسائی مقیم بولٹن کے والد حافظ اسماعیل ڈیسائی سے کہا کہ آپ کے جامعہ حسینیہ والوں کے ساتھ تعلقات ہیں، اور آپ کا بیٹا وہاں تعلیم پارہا ہے، تو ان کے ذریعہ بھی داخلہ کے لئے سفارش کروائی۔ اللہ تعالی ان تمام حضرات کو اپنی طرف سے بے حد جزائے خیر عطا فرمائے، جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے۔

حفظ کے دور کرانے والے استاذ حافظ ٹونکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اب تو معلوم نہیں، مگر اس زمانہ میں جامعہ حسینیہ میں فارسی اول، فارسی دوم، اردو فارسی کے دو سال ہوتے تھے، اس کے بعد عربی کے درجات شروع ہوتے۔ عربی اول سے لے کر بخاری شریف تک، درجۂ سابعہ تک سات سال ہوتے تھے، کل نو سال کا نصاب تعلیم تھا۔ اور وہاں کا نظام یہ تھا کہ جو طلبہ حافظ قرآن ہوتے تھے، ان کے لئے آدھ گھنٹہ دَور کے لئے ہوتا اور کسی درجۂ حفظ کے استاذ کے پاس جاکر دَور سنانا ضروری ہوتا تھا۔ اور درجۂ حفظ میں اساتذۂ کرام حافظ ایوب ملّا صاحب اور حافظ ابراہیم گلاں والے اور حافظ ٹونکی صاحب تھے۔

درجۂ حفظ کے تین اساتذہ

حضرت مولانا سعید صاحب نور اللہ مرقدہ مثالی منتظم اور نہایت ذہین مہتمم تھے۔ اس حفظ خانہ کی خوبی یہ تھی کہ اس میں تین طرح کے استاذ یہ خدمت انجام دے رہے تھے۔

جو طلبہ اپنے استاذ محترم کے ساتھ ناز و نخرے اور شفقت اور محبت اور دوستانہ انداز میں حفظ کرنا چاہیں، ان کے لئے حافظ ایوب صاحب تھے۔ اور واقعی ان کا برتاؤ اپنے طلبہ کے ساتھ شروع سے اخیر تک دوستانہ ہی رہتا تھا۔

اس کے برعکس حافظ ٹونکی صاحب تھے، جو شاید اپنے پاس حفظ کرنے والے طلبہ میں سے کسی کا نام اور گام بھی جانتے نہ ہوں، سالہا سال ان کے پاس پڑھنے کے باوجود شاید ہی کبھی کسی طالب علم کو نام لے کر انہوں نے پکارا ہو، اور بہت کم طلبہ ہوں گے کہ جن سے کوئی ایک دو جملے، مہینہ بھر میں وہ کوئی بات مشکل سے کر پاتے ہوں۔ مگر ان کے یہاں جو طلبہ حفظ کرتے تھے، یا جو حفاظ ان کے یہاں دَور سناتے تھے، وہ مثالی حافظ کہلاتے تھے۔ ان کے پڑھنے کا ایک مخصوص لہجہ اور انداز ہوتا تھا، جس میں ہر حرف کیا، بلکہ ہر حرکت کا واضح ہونا اول ترین فرائض میں سے شمار ہوتا تھا، اور کہیں ایک آدھ غلطی بھی نا قابل تسامح ہوتی تھی۔

اور ان دونوں کے علاوہ حافظ ابراہیم صاحب گلاں والے تھے کہ ان کے یہاں اعتدال تھا دونوں چیزوں میں، شفقت میں بھی اور سختی میں بھی۔ اور انداز گفتگو دوستانہ بھی ہوتا تھا اور تلخ انداز بھی کبھی اپناتے۔

اللہ تعالی ان تمام اساتذہ کرام کو اپنی طرف سے بے حد جزائے خیر عطا فرمائے، ان کی محنت اور جد و جہد کے بدلہ حق تعالی شانہ انہیں اپنا قرب عطا فرمائے۔

بھائی جان جب وہاں پہنچے اور طلبہ حفظ کے تینوں اساتذہ کے مزاج کا اختلاف جانتے تھے، اور آنے والے جدید طلبہ کو قدیم طلبہ کی طرف سے تینوں حضرات کا مزاج بتا دیا

جاتا، اور وہ اپنے انتخاب سے جس کے یہاں حفظ کرنا چاہیں، وہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ بھائی جان نے حافظ ٹونکی صاحب کے یہاں دَور سنانا شروع کیا، اور جیسا کہ پیچھے عرض کیا گیا کہ حفظ کے زمانہ ہی سے انہیں قرآن پختہ یاد تھا۔

بھائی جان کی یاد کرنے میں انوکھی عادت

حالانکہ بہت کم انہیں حفظ کے زمانہ میں آواز سے پڑھتے سنا گیا۔ اسی لئے ہماری نانی جان، جو فالج کی وجہ سے صاحبِ فراش تھیں، وہ اپنی چار پائی سے بھائی جان کو دیکھتی رہتی تھیں کہ قرآن شریف کھلا ہوا ہے اور آواز نہیں آ رہی ہے، تو وہ ڈانٹتی اور کبھی تو یہ ڈانٹ انتہائی غصہ میں تبدیل ہو جاتی۔ انہیں یہی شکایت تھی کہ میں ایک حرف یہاں نہیں سن رہی ہوں، تو یہ قرآن کھلا رکھ کر کیوں بیٹھا رہتا ہے؟ ان کی ہر ڈانٹ اور غصہ پر بھائی جان ذرا سی آواز بلند فرما کر تبسم فرماتے، بلکہ ہنس دیتے تھے۔ اور گھر والے بھی نانی جان سے عرض کرتے کہ ماں! اس کے یاد کرنے کا انداز اسی طرح ہے، اس کو اسی طرح یاد ہوتا ہے، آپ اس کے لئے دعا فرماتی رہیں۔

جامعہ حسینیہ کے ابتدائی درجات کے اساتذہ

ابتدائی درجات کی کتابیں حضرت مولانا سلیمان ماکروڈ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اور نحو وصرف کی ابتدائی کتب اور چند درسی کتابیں مولانا ابراہیم ڈیسائی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ یہ دونوں بڑے قابل، محنتی اساتذہ میں سے تھے۔

مجھے یاد آیا کہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں ماسٹر منظور حسن صاحب تھے، پاکستانی ایمبسی کے ماتحت جدہ میں جو اسکول 70's 80's میں چل رہا تھا، اس کے منتظم تھے۔ وہ ہر جمعرات کو اپنے اسکول کے اسٹاف کے ساتھ مدینہ منورہ حاضری دیتے، اور پابندی سے حضرت شیخ قدس سرہ کے یہاں مجالس ذکر اور عصر کے

بعد کی مجالس وغیرہ میں اہتمام سے حاضر ہوتے تھے۔

وہ دارالعلوم بری کے ابتدائی سالوں میں جب یہاں تشریف لائے، تو میں نے ان سے عرض کیا کہ اسکول کے لئے مفید کوئی نصاب اگر آپ فرمادیں، تو ہم اس کا تجربہ کر کے دیکھیں۔ وہ فرمانے لگے کہ نصاب اور کتابیں کچھ نہیں ہوتیں، تدریس اور تعلیم کا مدار اساتذہ کی قابلیت پر ہے۔ اگر ماہر فن ہو، تو اُسے کتاب کی بھی ضرورت نہیں۔ بغیر کتاب کے وہ فن از خود پڑھا سکتا ہے۔ اور کتابیں کتنی ہی اچھی ہوں، استاذ میں قابلیت نہ ہو، استعداد نہ ہو، تو طالب علم تعلیم میں آگے نہیں بڑھ سکتا۔

واقعی، یہ بڑے تجربہ کی بات انہوں نے فرمائی۔

....

میرے بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ صرف بھائی نہیں تھے بلکہ سب کچھ تھے۔ باپ بھی تھے، ماں بھی تھے، بھائی بھی تھے، بڑے بھائی تو تھے ہی چھوٹے بھائی کی طرح میرے نخرے وہ برداشت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے یہ سب راستے دکھائے۔ میں نے دیکھا کہ وہ جاتے ہیں تو آکر تذکرہ کیا کہ سورت گئے تھے۔ تو میں پیچھے پیچھے۔ میں تو ساری عمران کے پیچھے پیچھے چلتا رہا ہر چیز میں۔

انہوں نے لال مسجد والے بزرگ کو بہت قریب سے دیکھا، ان سے کافی تعلق تھا بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کا۔ اسی طرح مولانا نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تو وہ تھوڑا بہت پڑھنے کے لئے جایا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ سورت میں ان کا قیام رہا تھا تو اس وقت خاص طور سے اس وقت ان کے پاس جا کر پڑھا کرتے تھے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ہم لوگ ایک دفعہ حضرت کی خدمت میں پہنچے تو **سبح اسم** یا **والسماء والطارق** کی تفسیر بیان فرمارہے تھے عربی لغات کی تشریح کے ساتھ۔ کہ اس کا مادہ یہ۔ اس مادہ سے لیا جائے تو یہ معنیٰ ہوتے ہیں، فلاں مصدر سے لیا جائے تو یہ معنی ہوتے ہیں۔

حضرت مولانا سید حکیم فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بہت قریبی تعلق تھا۔ایک دفعہ راقم السطور کو تکلیف تھی،تو حضرت حکیم صاحب کی طرف علاج کے لئے رجوع کرنے کا مشورہ دیا۔میں حاضر ہوا۔یہ میرا بھائی جان کے ذریعہ پہلا حضرت سے تعارف تھا۔یاد پڑتا ہے کہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے ہاتھ جب میں نے بھجوائی،تو حضرت حکیم صاحب نے بہت تشجیعی کلمات فرمائے۔

منشی بیت اللہ صاحب سے بھی بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق تھا کیوں کہ مولانا عبدالرحیم ملک رحمۃ اللہ علیہ بھائی جان کو نقشبندی سلسلہ کی طرف کھینچنا چاہتے تھے کہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب جے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو جائیں۔ہمارے گل مصطفیٰ وہ بھی کھینچنا چاہتے تھے وہ بھی ان سے بیعت تھے نقشبندی سلسلہ میں۔تو یہ منشی بیت اللہ صاحب،لال مسجد والے بزرگ وہ بزرگی کی لائن کے سلسلہ کی خدمت انجام دے رہے تھے اور حضرت مولانا نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا علمی ذوق تھا۔ساری زندگی اسی میں گزری۔

اسی طرح کے سورت کے بزرگوں میں سب سے زیادہ جن سے ہمارے بھائی جان نے پڑھا ہو وہ حضرت مولانا داہودی رحمۃ اللہ علیہ۔گجرات اور راجستھان کی سرحد پر واقع ہے دوحد،کہ دوحدیں آپس میں ملتی ہیں اس لئے اس کا دوحد سے نام بگڑ کر داہود ہو گیا۔تو وہاں کے بزرگ تھے جو دارالعلوم رامپورہ میں ہوا کرتے تھے،ان کے پاس تو کافی عرصہ بھائی جان نے پڑھا۔اور اس کے بعد بڑے اہتمام سے استاذ ہونے کے ناطے ان کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے۔

ایک اور بزرگ تھے انہیں ایام میں سورت میں وہ فن تجوید کے امام اور زبردست جفاکش انسان،کہ اتنا مجاہدہ ہم نہیں کر سکتے جو اسی پچاسی برس کی عمر میں ہم نے ان کو دیکھا۔کہ بہت بڑا ایک گٹھڑ ہیں اور پیچھے لٹکایا ہوا ہے اور لے کر چل رہے ہیں۔اونچا سا قد تھا،بہت دبلے پتلے حضرت قاری موصلی۔موصل سے چلے تھے عراق سے۔ساری زندگی اس

طرح ان کی ہجرت ہی میں گزری۔ کہیں مستقل ان کا قیام نہیں ہوسکا۔ کچھ عرصہ جامعہ حسینیہ راندیر والوں نے بھی کوشش کی اپنے یہاں۔ قاری یعقوب صاحب بھی خاص ان کے شاگردوں میں ہیں۔

ہمارے بھائی جان نے جامعہ حسینیہ میں داخلہ لیا اس وقت بھی وہ تجوید کے استاذ تھے، اور اس فن کے امام۔ یعنی اگر پچاس جگہ ان کا سفر ہوگا، پچاس مسجدوں میں وہ نماز پڑھیں گے تو پانچ مسجدیں مشکل سے ہوں گی جن کو وہ پاس کرسکتے۔ ورنہ وہ اپنی نمازیں دہراتے رہتے اور جب زیادہ ان کو غصہ آتا تو امام نے جس طرح قرآن کریم میں قرأت میں غلطی کی ہے اس کو وہ نوٹ کرتے رہتے پھر کچھ عرصہ کے بعد اپنے ہاتھ سے لکھ کر کسی کو دیتے تو تو فوٹو کاپی کر کے تمام مسجدوں میں پھر اسے بھیج دیا جاتا۔

....

حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے امتحانات کے نتائج

جامعہ حسینیہ محمدیہ عربیہ اسلامیہ
شارع حسینیہ، راندیر، ضلع سورت

تاریخ: ۱۱/۱۲/۶۴ء

نمبر داخلہ: ۳۰/۷/۱۹۵۶
درجہ: عربی ہفتم

جناب مولوی حافظ عبدالرحیم سلیمان متالا صاحب (نانی نرولی) جامعہ حسینیہ میں زیر تعلیم ہیں، اور سالانہ امتحانات میں کل ۸ طلبہ کی جماعت میں اول نمبر سے کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کے تعلیمی احوال اچھے تھے۔ ان کی اخلاقی حالت بھی اچھی تھی۔ اور منجملہ ۲۲۹ ایام تعلیم میں سے وہ ۲۲۰ دن حاضر درس رہے۔

اسمائے کتب	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر
بخاری شریف	۵۰	۴۸
مسلم شریف	۵۰	۵۰
ترمذی شریف	۵۰	۵۰
ابوداؤدشریف	۵۰	۴۸
بیضاوی شریف	۵۰	۵۰
طحاوی شریف	۵۰	۴۹
نسائی شریف وابن ماجہ شریف	۵۰	۴۸
موطئین	۵۰	۴۹
شرح ہندی جزری	۵۰	۴۵
مشق قراءت	۵۰	۴۲
کل نمبر	۵۰۰	۴۷۹

محمد سعید راندیری
مہتمم
جامعہ حسینیہ، راندیر

نوٹ: طالبانِ علم کو علم دیں کے حصول میں نہایت شوق کے ساتھ خوب محنت کرنی چاہیئے اور ہمیشہ امتحانات میں اعلی نمبروں سے کامیاب ہونے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ نیز علم پر عمل کرنے کا بالخصوص اہتمام کرنا چاہیئے۔

علم دین کے حصول کا بنیادی مقصد خدائے تعالی کی رضامندی اور خالص مذہبی خدمت ہونا چاہیئے۔ اسی طرح ہمیشہ دین، علم دین اور اساتذۂ دین کا ادب اورعزت کرنی

چاہئے کہ اس سے دین ودنیا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

....

جامعہ حسینیہ محمدیہ عربیہ اسلامیہ
شارع حسینیہ، راندیر، ضلع سورت

تاریخ: ۲۶/۱/۶۱ء

نمبر داخلہ: ۶۶

درجہ: عربی سوم

جناب حافظ عبدالرحیم سلیمان متالا صاحب (نانی نرولی، سورت) جامعہ حسینیہ میں زیرِ تعلیم ہیں، اور سالانہ امتحانات میں کل ۱۰ طلبہ کی جماعت میں اول نمبر سے کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کے تعلیمی احوال اچھے تھے۔ ان کا اخلاقی پہلو بھی اچھا رہا۔ اور وہ ۲۰۴ دن حاضر درس رہے۔

اسمائے کتب	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر
کافیہ	۵۰	۴۵
شرح جامی	۵۰	۴۷
قدوری	۵۰	۵۰
القراءۃ الرشیدیۃ (حصہ ۳،۴)	۵۰	۴۹
دروس التاریخ	۵۰	۳۲
نور الایضاح	۵۰	۵۰
معین المنطق	۵۰	۲۰

مشق		۵۰	۴۵
فوائد مکیہ		۵۰	۴۲
	کل نمبر	۴۵۰	۳۸۰

محمد سعید راندیری
مہتمم

جامعہ حسینیہ، راندیر

نوٹ: طالبانِ علم کو علم دیں کے حصول میں نہایت شوق کے ساتھ خوب محنت کرنی چاہئے اور ہمیشہ امتحانات میں اعلی نمبروں سے کامیاب ہونے کی کوشش کرنا چاہئے۔ نیز علم پر عمل کرنے کا بالخصوص اہتمام کرنا چاہئے۔

علم دین کے حصول کا بنیادی مقصد خدائے تعالی کی رضامندی اور خالص مذہبی خدمت ہونا چاہئے۔ اسی طرح ہمیشہ دین، علم دین اور اساتذۂ دین کا ادب اور عزت کرنی چاہئے کہ اس سے دین و دنیا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

مولانا سلیمان ماکروڈ اور مولانا ابراہیم ڈیسائی صاحب رحمۃ اللہ علیہما

مولانا سلیمان صاحب اور مولانا ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہما بہت توجہ سے پڑھانے والے اساتذہ میں سے تھے۔ نحو وصرف کی کتابیں، حفظ قرآن کی طرح از بر سنانا مولانا سلیمان صاحب کے یہاں فرض سمجھا جاتا تھا۔ جیسے کہ حضرت مولانا ابراہیم ڈیسائی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بہشتی زیور کے معاملات کے مسائل کا حفظ کر کے سنانا ضروری ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت مولانا سلیمان صاحب ابتدائی ادب کی کتابیں القراءۃ الراشدۃ وغیرہ میں اپنی طرف سے مأخذ اشتقاق لکھواتے، اور ایک ہی مصدر کے مختلف ابواب میں جو معانی مختلف ہو جاتے ہیں، اُسے یاد کرنا ضروری ہوتا، ترکیب بتانی ضروری

ہوتی، یہ تمام ادب کی کتابیں مشق کے ساتھ چلتی تھیں۔ اور پھر باقاعدہ اُسے وہ کاپی میں لکھوایا کرتے تھے اور روز پابندی سے اُسے سنتے تھے۔

جب یہ دونوں حضرات جامعہ چھوڑ کر افریقہ تشریف لے گئے، تو اس وقت چند سال تک کے لئے گویا کہ ابتدائی اور متوسط درجات میں، ان حضرات کے جانے کی وجہ سے ایک قسم کا خلاء اور کمی محسوس کی جاتی رہی۔ اگرچہ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے تو تمام ابتدائی اور متوسط درجہ کی کتابیں ان حضرات سے پڑھیں، بالخصوص مولانا ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عربی دوم سے لے کر کئی ایک کتابیں پڑھیں۔

مولانا سلیمان صاحب ماکروڈ کے جانے کی وجہ سے بھی ایک طرح کا خلاء پیدا ہوا اور حضرت مولانا ابراہیم صاحب کے تشریف لے جانے سے بھی۔

حضرت مولانا سلیمان صاحب کا قیام چونکہ دار الاقامہ قدیم، دار الطلبہ قدیم کے ایک حجرہ میں تھا، سوائے جمعرات جمعہ کے، کہ دو دن وہ اپنے گھر تشریف لے جاتے تھے، بقیہ دنوں میں مستقل طور پر چونکہ وہ وہیں دار الاقامہ میں مقیم تھے، اس لئے رات کے وقت اور مختلف اوقات میں مستقل نگراں کی وہاں ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ اور ان کے افریقہ تشریف لے جانے کے بعد سے یہ خلاء ہمارے زمانہ میں، بلکہ اس کے بہت بعد تک بھی ہم نے سنا کہ پُر نہیں ہو سکا۔

اور مولانا سلیمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ دفتری امور میں، انتظامی امور میں، نظامت اور اہتمام کے بڑے مددگاروں میں سے تھے۔ ہر کام میں ہاتھ بٹاتے تھے، بلکہ ناظم صاحب مولانا اسماعیل صاحب کے برادر اصغر حافظ ایوب صاحب تو ان کے مستقل ہر وقت کے ساتھیوں اور دوستوں میں سے تھے، اور روزانہ گھنٹوں حافظ ایوب صاحب مولانا سلیمان صاحب کے کمرہ میں گزارا کرتے تھے۔

حافظ ایوب صاحب ظاہری حسن و جمال کے ساتھ خوش پوش تھے، مزاج میں ظرافت

اور نزاکت تھی اور خوش طبعی اس قدر تھی کہ طلبہ جو ان کے پاس پڑھتے تھے وہ بھی اور جو نہ پڑھتے ہوں وہ بھی، ان سے بڑے مانوس اور خوش رہتے تھے۔

حضرت مولانا ابراہیم ڈیسائی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انداز خطاب

اور حضرت مولانا ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تشریف لے جانے سے جہاں تدریسی طور پر مدرسہ کو ایک کمی محسوس ہوئی، وہاں پر عوامی رابطہ میں بھی فرق آ گیا، کیوں کہ حضرت مولانا ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے اونچے خطباء میں سے تھے، ایسے شاندار خطیب کہ جب یہاں ہمارے شہدائے دارالعلوم کا ایکسیڈنٹ ہوا، اور حضرت مولانا ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی شہید ہو گئے، تو یوکے اسلامک مشن کے سرپرست اعلی مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مانچسٹر سے تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ اس وقت اتفاق سے وہ کیسیٹ طلبہ سن رہے تھے، جس پر حضرت مولانا ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایکسیڈنٹ سے ایک ہفتہ پہلے کا بکنل اسٹریٹ میں عاشورۂ محرم پر خطاب تھا۔

چند منٹ سن کر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب پوچھنے لگے کہ یہ کون صاحب ہیں؟ ہم نے عرض کیا کہ حضرت مولانا ابراہیم ڈیسائی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فلاں جگہ بیان ہوا تھا، اس کا یہ ٹیپ ہے۔ فرمانے لگے کہ میں تو سوچ رہا تھا کہ کوئی یوپی کے خطیب ہیں جن کی مادری زبان اردو ہو، ایسی سلاست اور ایسا شاندار بیان۔ عوام میں اطراف راندیر میں جہاں کہیں سے، کسی مناسبت سے مدرسہ میں دعوت پہنچتی، وہاں حضرت مولانا ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے جایا کرتے تھے۔

حضرت مولانا ابراہیم ڈیسائی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا زہد واستغناء

حضرت مولانا ابراہیم ڈیسائی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی جوان العمری ہی سے بطور خطیب اور مقرر اور واعظ مشہور ہو گئے تھے، مگر اللہ تبارک وتعالی نے اس شہرت کے اثرات

سے ان کو ہمیشہ محفوظ رکھا کیوں کہ اس وعظ و خطابت کے ذریعہ عوام کے غریب، متوسط، امیر، تمام طبقات سے میل جول رہتا ہے، اور ہمیشہ کے لئے رہتا ہے۔ اس کی وجہ سے دنیا طلبی اور جاہ طلبی کا مرض پیدا ہونے کا خطرہ ہر وقت رہتا ہے، مگر حضرت مولانا نے ہمیشہ اپنے آپ کو اس چیز سے بچائے رکھا۔

اسی لئے ہندوستان کے قیام کے دوران اور طویل عرصہ عروسہ تنزانیہ، افریقہ میں قیام رہا، اور افریقہ سے پھر برطانیہ منتقل ہوئے، یہاں کئی سال قیام رہا۔ مگر نہ عمرہ کے لئے حاضری دے سکے، نہ حج کے لئے جا سکے۔

اہلیان پریسٹن اس کو محسوس فرما رہے تھے اور کئی مرتبہ پیشکشیں بھی ہوئیں۔ اس جگہ ایک واقعہ یاد آ گیا کہ ایک مرتبہ مسجد کے دفتر میں حضرت مولانا حسب معمول تشریف فرما تھے، کہ اس وقت کے مسجد کے انتظامیہ کے صدر حضرت کی خدمت میں پہنچے اور حج کے سفر کے اخراجات کی اپنی طرف سے انہوں نے پیش کش کی۔ جب حضرت مولانا انکار فرماتے رہے، تو بالآخر انہوں نے وہ لفافہ جس میں ٹکٹ کے بلکہ تمام اخراجات کی رقم اس میں تھی، وہ حضرت کی گود میں رکھ دیا اور اصرار کرتے رہے، مگر کسی طرح بھی حضرت مولانا ابراہیم صاحب اس کے لئے راضی نہ ہوئے، اور صدر صاحب کو اپنی ہار ماننا پڑی۔

یہی وجہ ہے کہ ایکسیڈنٹ کے دوسرے تیسرے دن کسی نے آ کر راقم السطور سے اپنا خواب بیان کیا کہ وہ دیکھ رہے تھے کہ حضرت مولانا ابراہیم صاحب اور شہداء میں سے فلاں فلاں احرام میں تھے۔ تو میں نے کہا اللہ اکبر! دیکھئے عمر بھر وہ پیش کش کرنے والوں کو یہی جواب دیتے رہے کہ اللہ تبارک وتعالی مجھے لے جائیں گے تب میں جاؤں گا۔ میں اپنی آمد میں سے بچا کر جب خود عمرہ یا حج کے لئے جا سکوں گا، تب ہی جاؤں گا۔ اور دنیا میں ایسا نہ ہوا، تو اس عالم میں پہنچتے ہی حق تعالی شانہ نے سب سے پہلے وہاں کے سفر کا انتظام فرما دیا۔

بھائی جان کے حج اور عمرے کے متعدد اسفار

یہی حال ہمارے بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کا رہا کہ کئی مرتبہ حج کی سعادت میسر آئی، اور عمرہ اور زیارت کے لئے بھی بارہا اسفار ہوئے، تقریباً ہر سال حجاز کا سفر ہوتا، کبھی کسی سال تو ایک سے زائد مرتبہ حاضری ہوتی، اور ہر سال کے سفر کا تقریباً معمول بن گیا تھا کہ رمضان المبارک یا اس کے علاوہ میں حاضری دیتے تھے۔ اور اخیر عمر میں حرمین میں مستقل قیام کی خواہش رہی، مگر ویزہ کی جتنی صورتیں ان کو بتائی گئیں، اس پر انہیں اطمینان نہیں ہوا۔ کسی میں ان کے نزدیک کیا قباحت تھی، کسی میں کیا، اس لئے یہ آرزو زندگی میں پوری نہ ہوسکی۔

اور واقعی یہ دلی تمنا، آرزو اور خواہش اور سچی طلب تھی، کہ اسی طلب کی بناء پر وصال کے فوراً بعد متعدد حضرات نے آپ کو خواب میں مدینہ منورہ میں دیکھا۔

اخیر عمر میں بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ سے ان دو اہم اساتذہ کا تعلق

یہ دونوں اساتذہ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمی زندگی میں سب سے زیادہ اہم تھے، کہ تعداد کے اعتبار سے سب سے زیادہ کتابیں اور تعلیمی مستقبل کی جن پر بنیاد پڑتی ہے، وہ ابتدائی اور متوسط کتابیں ان دونوں حضرات سے بھائی جان نے پڑھیں۔

اخیر عمر میں ان دونوں اساتذہ کا تعلق بھائی جان سے استاذ شاگرد کے تعلق سے بڑھ کر، بلکہ دونوں اساتذہ کی طرف سے انتہائی عقیدت اور نیازمندی کا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت مولانا سلیمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو جب کبھی فون پر گفتگو فرماتے یا خط و کتابت ہوتی، تو اس میں اس درجہ کی نیازمندی ہوتی کہ بھائی جان اس سے بہت زیادہ منقبض ہوتے کہ یہ تو آپ معاملہ برعکس فرما رہے ہیں۔

اسی طرح حضرت مولانا ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حال یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت مولانا ابراہیم ڈیسائی رحمۃ اللہ علیہ چیپاٹا تشریف لائے۔ جامع مسجد میں ان کے

بیان کا پروگرام تھا۔ انتظامیہ نے بھائی جان سے حضرت مولانا کے تعارف کے متعلق درخواست کی۔ بھائی جان چند مختصر کلمات تعمیل حکم میں مجمع سے کہہ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

حضرت مولانا ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سالہا سال کے بعد، اپنے وصال سے قریب مولانا فاروق ڈیسائی صاحب اور دیگر کے سامنے اسی قصہ کو بیان فرماتے ہوئے بڑے اونچے کلمات بھائی جان کے متعلق فرمائے۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ اس دن سے میں کہا کرتا ہوں کہ بزرگ دوقسم کے ہوتے ہیں، ایک جلالی اور جمالی۔ اور یہ جمالی بزرگ ہیں اور اپنے آپ کو چھپائے ہوئے ہیں۔

ہمارے نانا جان الحاج محمد بن اسماعیل ڈیسائی رحمۃ اللہ علیہ

جیسا مدارس کا جال اس وقت گجرات میں بچھا ہوا ہے، ماضی میں ایسا نہیں تھا۔ اس کی بناء پر علاقہ میں جہالت کی وجہ سے رسوم اور بدعات مروج ہوگئی تھیں۔ اور ہمارے نانا جان رحمۃ اللہ علیہ نے، چونکہ حضرت موسی جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت پائی تھی، اوران کے وصال کے بعد صاحبزادہ حضرت غلام حسین مہتر رحمۃ اللہ علیہ کی عمر بھر مستقل خدمت انجام دیتے رہے، پابندی سے ان کی خدمت میں حاضری دیتے، یہاں تک کہ جب ان کا وصال ہوا، اور حضرت موسی جی مہتر رحمۃ اللہ علیہ کے جِوار میں ان کی تدفین کے بارے میں اختلاف ہوا، تو نانا جان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وجاہت استعمال فرما کر وہیں پر ان کی تدفین کروائی۔

اس لئے ان بزرگوں کی دعاؤں کا اثر تھا کہ حضرت نانا جان رحمۃ اللہ علیہ عمر بھر انتہائی متبع سنت اور اسلامی روایات کی پابندی میں پورے علاقہ میں مشہور تھے۔

نانا جان رحمۃ اللہ علیہ کی خاندان کو جہالت سے نکالنے کی کوششیں

نانا جان نے سوچا کہ اس بدعت اور جہالت کا خاتمہ کیسے ہو؟ اس کے لئے اپنے ہی ڈیسائی خاندان کے اپنے بھتیجوں، بھانجوں وغیرہ سب کو حفظ وعلمیت کی ترغیب دیتے رہے،

سب کے بارے میں کوشش کی، مگر انہیں اس میں کامیابی نہیں ہوئی، اگر چہ حافظ اسحٰق وغیرہ کی طرح کسی ایک کو حفظ کی تکمیل تک کامیابی ہوئی۔ بقیہ کو جب اس میں کامیابی نہ ہوئی، تو پھر انہیں اپنے روزگار کے سلسلہ میں ری یونین، موریشش وغیرہ بھیجنے کی سعی کی۔

مگر اپنے گھر میں تو نانا جان رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ کافی ہوتا تھا۔ اسی لئے نانا جان رحمۃ اللہ علیہ نے جب حج کا ارادہ فرمایا تو بیٹی اور داماد ساؤتھ افریقہ ڈربن سے ۱۹۴۶ء میں پہنچے، اور اپنے بچوں کو خالاؤں کے پاس نانا جان کے دولت کدہ میں چھوڑ کر نانا جان کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوئے۔ اور خالاؤں نے ان آنے والے ننھے منے مہمانوں کی ہر طرح سے خاطر مدارات فرمائی اور شفقت کے ساتھ ان کو پالا پوسا۔

یہی سال ہے جس میں راقم السطور کی ولادت ہوئی، کہ جب یہ حاجیوں کا قافلہ عاشورۂ محرم کے قریب نانی نرولی پہنچا ہے، اس وقت میری عمر ایک ہفتہ کی تھی۔

مولانا محمد بھورات اور مولانا حسن بھورات صاحب

جب بیٹی اور داماد واپس افریقہ جا رہے تھے، اس وقت تو نانا جان نے سب کو واپس افریقہ ان کے ساتھ بھیج دیا، مگر پھر جلد ہی دو ننھے منے نواسوں کو اپنے پاس بلا کر رکھ لیا۔ بڑے کا اسم گرامی محمد اور چھوٹے کا نام حسن تھا۔ محمد کی عمر دس برس تھی اور حسن آٹھ برس کے تھے۔

حافظ یوسف ڈیسائی اور قاری محمد نور گت صاحب

نانا جان نے دیکھا کہ یہاں گاؤں میں صحیح تعلیم کا پختہ انتظام نہیں ہے، اس لئے آپ نے مستقل مکان کرایہ پر لے کر اپنی خالاؤں کے ساتھ ان دونوں مہمانوں، حسن اور محمد کو ترکیسر منتقل کر دیا۔ اور وہاں حافظ یوسف ڈیسائی اور قاری محمد نور گت صاحب وغیرہ حضرات سے وہ مدرسہ فلاح دارین میں تعلیم پاتے رہے۔ یہاں سے ناظرہ وغیرہ کی تکمیل کے بعد پھر ان دونوں کو راندیر بھیجا۔

جس طرح اپنے بچوں کے لئے یہ انتظام فرمایا، اسی طرح آپ نے اپنے داماد کو لکھا کہ اور طلبہ بھی جن کو آپ بھیج سکتے ہیں، میں کسی طرح بھی ان کی خدمت سے دریغ نہیں کروں گا، ان کو بھی بے شک میرے پاس آپ بھجوا دیجئے۔ چنانچہ ان دونوں حسن اور محمد کے چچازاد بھائی محمود، ان کو افریقہ سے نانی نرولی بھیجا گیا۔ اور وہ چند لڑکوں کی ایک جماعت کے ساتھ پہنچے، جن میں سٹینگر اور ڈربن کے کئی خاندانوں کے دس بارہ طالب علم تھے، نانا جان رحمۃ اللہ علیہ کے اعتماد اور بھروسہ پر ان کے والدین نے ہزاروں میل دور اپنے بچوں کو نانی نرولی بھیج دیا۔ اور نانا جان نے ان تمام کو جامعہ حسینیہ راندیر میں داخل کیا، جس میں کولیا وغیرہ فیمیلیس کے بچے تھے، جن کے رشتہ دار ہتھورن وغیرہ میں ہوتے تھے۔

حافظ اسماعیل یوسف ڈیسائی صاحب

جس سال سٹینگر اور ڈربن کے طالب علموں کے قافلہ کو نانا جان راندیر لے کر پہنچے، اس سال اپنی سب سے بڑی صاحبزادی عائشہ کے اکلوتے بیٹے اسماعیل کو بھی ان کے ساتھ جامعہ حسینیہ میں درجۂ حفظ میں داخل کر دیا۔

حافظ اسماعیل مرحوم حافظ ایوب صاحب ملاّ کے چہیتے لاڈلے شاگردوں میں سے تھے۔ استاذ شاگرد، دونوں کا اخیر عمر تک انتہائی قریبی تعلق رہا۔ مجھے تعجب ہوا جب میں ایک مرتبہ کینیڈا پہنچا، تو وہاں حافظ اسماعیل نے مجھے قوت کی گولیاں دیتے ہوئے بتایا کہ یہ حافظ ایوب صاحب سے میں نے منگوائی تھیں اور بہت مفید ہیں۔ اس طرح اپنی طالب علمی کے کچھ پچاس سال بعد تک بھی ان کا اپنے استاذ محترم سے خط و کتابت اور طالب علمی کے زمانہ کی طرح قریبی تعلق رہا۔

حافظ اسماعیل صاحب حفظ کی تکمیل کے بعد ڈابھیل منتقل ہوئے۔ مگر اس کے بعد اپنے تعلیمی سفر کو ملتوی کر کے دین کی خدمت اور مکاتب کی خدمت کا سلسلہ آپ نے شروع

فرمایا، اور مولانا عبدالحق میاں صاحب کے ساتھ مجلس خدام الدین میں شامل ہو کر ڈانگ ضلع کے دور، وسیع جنگل کے علاقوں میں مکاتب کے قیام اور اس کی نگرانی پر مامور رہے۔ اور اخیر میں سرتھان وغیرہ کا بعض خطوط میں ذکر ہے جہاں وہ ملازم تھے۔ اور اس خدمت سے ان کو اس قدر دلچسپی تھی کہ ازدواجی زندگی سے منسلک ہونے میں یہی دلچسپی مانع رہی۔ اور کافی دیر کے بعد ان کا ترکیسر میں مانجرا فیملی میں عقد ہوا۔ مرحوم کے دو صاحبزادگان حافظ محمد زکریا اور حافظ حفظ الرحمٰن مع اہل وعیال جنوبی افریقہ میں ہیں۔ اور حافظ محمد یحییٰ اور ان کی ہمشیرگان اور والدہ کینیڈا میں مقیم ہیں۔

بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کی اردو، فارسی، عربی کی ابتدائی تعلیم اور حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید ظہور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھائی جان کے فارسی کے اساتذہ میں ہیں۔ راندیر میں اس زمانہ سے چہل سبق، آمدن سی لفظی، مصدر فیوض، حکایت لطیف، کریمہ، پندنامہ سے ابتداء ہوتی تھی۔ کتابوں میں سے مصدر فیوض اور گلستاں بوستاں، فارسی کی پہلی دوسری، اخلاق محسنی، یہ سب کتابیں، بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں، جو اردو، فارسی بلکہ عربی کے بھی بڑے ادباء میں سے تھے۔

حضرت شیخ قدس سرہ کا حسن و جمال

اللہ تبارک وتعالی نے ظاہری حسن و جمال، سنجیدگی، متانت، وقار اس درجہ عطا فرمایا تھا، جیسے کہ حضرت شیخ قدس سرہ کے بارے میں مراد آباد کے ایک دوست نے سہارنپور، دار جدید میں مجھ سے فرمایا کہ ایک مرتبہ مراد آباد میں ہمارے یہاں، ہمارے گھر تمام مشائخ جمع

تھے۔ حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہ، حضرت رائپوری، حضرت مولانا الیاس صاحب، حضرت شیخ قدس سرہ۔ اور حضرت شیخ اس زمانہ میں سر پر سیاہ عمامہ سجاتے تھے اور عربی مشلح ہوتا تھا، جو بطور خاص تدریس بخاری کے وقت حضرت زیب تن فرماتے تھے۔

فرماتے ہیں کہ اس مجمع میں ہم بچوں کی ایک جماعت تھی۔ سب ایک دوسرے کو اشارہ کر کے تمام مشایخ کا تعارف کراتے۔ حضرت شیخ قدس سرہ تک جب ہم پہنچے تو ہم آپس میں کہنے لگے کہ یہ جو ہم شاہوں کے جاہ وجلال، حسن و جمال، متانت و وقار کی کہانیاں پڑھتے ہیں، تو یہ ملوک وسلاطین اِن سے، حضرت شیخ قدس سرہ کی طرف اشارہ کر کے ہم کہنے لگے کہ اِن سے بڑھ کر تو کیا ہوں گے؟ یہی حال ہمارے استاذ محترم حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تھا کہ ان کی چال بھی شاہانہ انداز کی تھی۔

اسی لئے جب میں ایک مرتبہ حضرت شیخ قدس سرہ کے زمانہ میں حرمین سے واپس پہنچا، تو میں نے طلبہ کو قصہ سنایا کہ میں طواف میں تھا کہ اچانک شاہ فیصل طواف کے لئے تشریف لے آئے۔ ان کی چال شاہانہ واقعی بڑی عجیب، رعب دار بھی تھی اور جاذب قلوب بھی تھی۔ میں نے مثال کے طور پر حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چلنے کا انداز ذکر کیا، اور اس زمانہ میں گلاسٹر کے اسماعیل یہاں پڑھتے تھے، مثال میں اس کا ذکر کیا کہ اس کے چلنے کا انداز شاہ فیصل جیسا ہے۔

حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تلاوت سے شغف

حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک معمول تھا کہ جب گھنٹہ بجتا اور کلاس کے طلبہ کی تبدیلی ہوتی، اور طلبہ کے جانے اور آنے کے درمیان چند منٹ کا وقفہ دیکھتے تو جیب میں سے جیبی سائز کا چھوٹا قرآن شریف نکال کر تلاوت شروع فرما دیتے تھے۔ زبردست جید حافظ قرآن تھے۔ اور سنا ہے کہ ٹونک والوں میں یہ قرآن کریم کے حفظ میں نقص

اور کمی عیب شمار ہوتا تھا، بلکہ ہر لائن کے علماء وہاں کے بڑے مشہور تھے۔ وہاں کے واقعات حضرت شیخ قدس سرہ کے خلیفہ حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ سنایا کرتے تھے۔

حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھائی جان کو شروع ہی سے بہت قرب حاصل ہوگیا تھا۔ اسی لئے جب میں راندیر پہنچا ہوں تو مجھے حضرت مولانا کے پاس لے کر گئے اور تختی دے کر استاذ محترم سے عرض کیا کہ یہ آپ سے کتابت سیکھے گا۔

حضرت نے پہلے ہی دن سیدھی لکیر کھینچ کر فرمایا کہ یہ اگر لکیر سیدھی ہو جائے تو یہ الف، لام، میم، کاف، بہت سے حروف آپ کے درست ہو جائیں گے۔

پھر عرضاً لکیر کھینچ کر فرمایا کہ یہ ٹھیک ہو، تو باء، تاء، ثاء، فاء، اس طرح کے سارے حروف آپ درست لکھ پائیں گے۔

اور دائرہ کھینچ کر اسی ایک دائرہ پر قاف، عین، غین، جیم، حاء، خاء، سب بنا کر بتایا۔ کہ اس سے یہ تمام حروف درست ہو سکتے ہیں۔

افلاس و تنگ دستی کا اخفاء

اسی پہلے دن کے تعارف کی برکت سے حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال تک بڑا قرب رہا، اور اتنا قرب کہ حضرت اپنی گھریلو راز کی باتیں فرما دیا کرتے۔ اتنے بڑے ادارہ کے اتنے پرانے استاذ، اور ان کا حال یہ تھا کہ اکثر و بیشتر ان کے پاس ایک پیالی چائے پینے کے پیسے نہیں ہوتے تھے۔ چنانچہ پھر میں نے اپنی کلاس کے طلبہ سے چند پیسے اور آنے اکٹھے کرنے شروع کئے، اور ہفتہ بھر میں کبھی خرید کر انڈے لے جا کر پیش کرتا، کبھی وہ نقد رقم پیش کر دیتا۔ اور استاذ محترم گھر پر جب ہوتے تھے، اس وقت تو فقر و فاقہ اور تنگی معیشت کی یہ چیزیں کسی کے لئے شاید قابل برداشت ہوں، مگر انتہاء یہ کہ جب وہ ہسپتال میں بیمار تھے تو اس وقت بھی اسی حال سے گزر رہے تھے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

آج بڑا افسوس ہو رہا ہے کہ باوجود سب کچھ معلوم ہونے کے ہم ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے، سوائے رونے اور دعائیں کرنے کے۔ اللہ تبارک وتعالی جنت الفردوس میں انہیں اعلی مقام عطا فرمائے۔ اسی وجہ سے ان کے وصال کے بعد میرا ہمیشہ کا معمول رہا کہ ہفتہ بھر کے سات دنوں میں کوئی ایک دن ایسا نہیں گزرتا تھا، کہ عصر کے بعد ان کی قبر پر میری حاضری نہ ہوئی ہو۔

راقم السطور نے بھی گلستاں، بوستاں، اخلاق محسنی، وغیرہ کتابیں ان سے پڑھیں، بلکہ مصدر فیوض اور فارسی کی دوسری بھی پڑھی، اور بہت محنت سے پڑھایا کرتے تھے۔ اور ان کے یہاں، بلکہ تمام اساتذہ کے یہاں اگلے دن کے سبق کی عبارت اور ترجمہ میرے ہی ذمہ ہوا کرتا تھا۔ حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرما رکھا تھا کہ تم خود ہی ترجمہ کرلیا کرو، غلطی ہوگی تو میں بتا دیا کروں گا۔

حضرت مولانا سید غلام رسول بورسدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے برابر والی درسگاہ میں حضرت مولانا سید غلام رسول بورسدی رحمۃ اللہ علیہ کی درسگاہ ہوا کرتی تھی، جن سے بھائی جان نے کافیہ، شرح جامی، اور ہدایہ، مشکوۃ وغیرہ، متوسط اور درجۂ علیا کی کتابیں پڑھیں۔ اور ان سے بھی بھائی جان ہی کی وجہ سے قریبی تعلق ہوگیا۔ اور ان کے یہاں بھی تمام کتابوں کی عبارت اور ترجمہ راقم السطور ہی کے ذمہ تھا۔ اور ان کے یہاں بھی روز عصر کی نماز کے بعد ان کے گھر پر حاضری دینا میرے لئے ضروری تھا، کہ کبھی سودا سلف کوئی چیز لانی ہو، اس وقت ان کے بچے چھوٹے تھے، اس لئے یہ خدمت میں انجام دیا کرتا تھا۔ مجھ سے ایک سال اوپر والی کلاس میں، مولانا محمد پیر بھائی لیسٹر والوں کی جماعت میں مولانا سید غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی پڑھتے تھے۔

آپ نے کچھ عرصہ بعد اپنے بچوں کی تعلیم میرے ذمہ کردی۔تو ناظرہ، اردو وغیرہ کے اسباق میں ان کو پڑھاتا، پھر تاپتی کے کنارہ تفریح کے لئے مولانا قاسم ویرپوری کے ساتھ جایا کرتا تھا۔

حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بائیں ہاتھ کی جانب والی درسگاہ مولانا سید غلام رسول صاحب بورسدی کی ہوتی تھی اور دائیں طرف والی حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔

تقسیم سے قبل حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سوات سے لاہوراور وہاں سے دار العلوم دیوبند پہنچے اور اپنے سفر کی داستان وہ خود بیان فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے یہاں سوات میں،قریبی علاقہ میں ایک پہاڑ پرایک عالم تھے، میں نے گھر والوں سے اجازت چاہی کہ فلاں پہاڑ پر فلاں استاذ مقامات بہت اچھی پڑھاتے ہیں، مجھے ان کے پاس مقامات پڑھنے کے لئے جانا ہے۔گھر والے مانع ہوئے ،تو میں بلا اجازت رات کے اندھیرے میں گھر سے نکل گیااور تین سال ان کے یہاں رہ کر پڑھتا رہا،ہم چھ سات طلبہ تھے جن کے لئے استاذ کی طرف سے ہمیں تین روٹیاں ملتی تھیں،اسی پر ہم طلبہ گذارہ کرتے تھے،اور تین سال میں ان کے پاس رہ کر مقامات اورادب، اوراس کے علاوہ دیگر فنون کی کئی ایک کتابیں ان سے پڑھیں۔ پھر وہاں سے وہ لاہورآئے ، یہاں عالم فاضل وغیرہ کے امتحانات بھی دئے ،اور وہاں سے دارالعلوم دیوبند پہنچے۔اور دارالعلوم دیوبند میں علیا کی کتابیں وغیرہ پڑھنے کے بعد دورۂ حدیث مکرر،سہ کرر تین دفعہ پڑھتے رہے۔

فرماتے ہیں کہ میں رات بھر کتابیں دیکھتا رہتا تھااوررات کو جب مدرسہ میں روشنی نہ ہوتی ، لائٹ گل کردی جاتی ،تو میں قبرستان چلا جاتا اور وہاں روشنی ہوتی تھی ،اس جگہ رات

پھر کتاب دیکھتا رہتا۔

اسی لئے دارالعلوم دیو بند میں انہیں معین مدرس بنایا گیا۔ پھر حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں کلکتہ کے مدرسہ میں بھیجا، پھر کچھ عرصہ وہاں تدریس کے بعد جامعہ حسینیہ راندیر آئے۔

اس زمانہ میں حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہ جامعہ حسینیہ راندیر کے سالانہ جلسوں میں پابندی سے تشریف لاتے تھے۔

اسی کا قصہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مہتمم صاحب حضرت مولانا سعید صاحب راندیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا تھا کہ اس زمانہ میں حال یہ تھا کہ حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہ اسٹیشن پر پہنچتے، تو استقبال کرنے والا میں تنہا شخص ہوا کرتا تھا۔ اس لئے کہ اس علاقہ میں شاید لیگ کا زور ہونے کی وجہ سے یہ صورت حال تھی، اور اسی لئے وہاں ترکیسر میں حضرت مولانا یعقوب ڈیسائی رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم اور ان کے دوساتھی، وہ حضرت کو اپنے یہاں دعوت دے کر ترکیسر لے جاتے، کہ عمومی رجحان لوگوں کا لیگ کی طرف تھا۔

مہتمم صاحب نے اپنے یہاں کسی درجۂ علیا کی کتابوں کے مدرس کی درخواست کی، تو حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہ نے حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو کلکتہ سے راندیر جامعہ حسینیہ بھیجا، اور بھائی جان نے منطق کی مرقات اور شرح عقائد نسفی، بیضاوی، مقامات، مختصر المعانی اور جامع ترمذی وغیرہ، یہ سب کتابیں حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔

حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے برابر میں حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی درسگاہ تھی۔ ان کے یہاں تو فارسی ہوتی تھی، اس لئے استاذ محترم کو لمبی تقریر اور جھک کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ کبھی کسی طالب علم کے سبق یاد نہ کرنے پر ناراض ہوتے تو اپنے قریب بلا کر صرف تین انگلیوں سے دو تین تھپڑ مارتے۔

لیکن جب حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دائیں طرف کی درسگاہ میں ٹپائی پر زور زور سے حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ کے ہاتھ پیٹنے کی آواز سنتے، یا بائیں طرف کی درسگاہ سے حضرت مولانا سید غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نہایت بلند آواز میں چیخنے، چلّانے، ڈانٹ ڈپٹ کی آواز سنتے، تو پہلے تھوڑی دیر مسکراتے۔ جب ادھر کی آواز میں شدت پیدا ہوتی، تو آپ کو کبھی ہنسی آتی کہ جس سے پان کی پیک باوجود کوشش کے روک نہ پاتے، اور کبھی ڈاڑھی پر ہنستے ہنستے ٹپک جاتی۔

ہمیشہ کے لئے مجالسِ مشاعرہ کی صدارت حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ذمہ رہی۔ تحسین وآفرین کے کلمات کسی مجلس میں کسی کے کلام پر کبھی ان سے سنے نہیں جاسکے، البتہ جو مزاج شناس تھے، ان کی نظر مولانا مرحوم کی گونڈا ٹوپی پر رہتی۔ جس شعر پر اس کو ہلتے دیکھتے، تو ساری مجلس جھوم اٹھتی کہ یہ شاعر کامیاب رہے۔

اللہ تبارک وتعالی ان سب اساتذہ کرام کو اپنا قرب عطافرمائے، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی جناب میں قرب عطافرمائے، اپنی رضا اور محبت اور اپنے قرب سے نوازے۔

غرض منطق، فلسفہ، عربی ادب، عقائد، تفسیر بیضاوی، جامع ترمذی وغیرہ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ سے پڑھیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد اللہ صاحب رحمۃ اللہ سے بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری اور دورہ کی متعدد کتابوں کے علاوہ تفسیر جلالین پڑھی۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد اللہ صاحب رحمۃ اللہ کا خاندان راندیر کے مضافات میں پال نامی گاؤں میں آباد تھا۔ راندیر جامعہ حسینیہ میں آپ نے تعلیم کی تکمیل کے بعد دار العلوم دیوبند میں دوبارہ دورۂ حدیث میں داخلہ لیا اور وہاں سے فراغت کے

بعد جامعہ حسینیہ میں مدرس بنائے گئے اور حضرت مولانا نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد صحیح بخاری دی گئی اور کئی دہائیوں تک صحیح بخاری بلکہ دورہ کی اکثر کتب کا درس دیا۔

بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضرت کے وصال سے کچھ عرصہ قبل ہی حاضری کی اور زیارت کی سعادت میسر آئی اور یہ آخری ملاقات بڑی انوکھی رہی کہ مصافحہ، زیارت طویل نشست کے بعد ہم نے اٹھنا چاہا تو فرمایا تشریف رکھیں! اندر سے فالودہ وغیرہ آیا۔ اس سے فراغت پر پھر اٹھنا چاہا، فرمایا اور بیٹھیں۔ تین مرتبہ جب ہم اٹھنا چاہتے، فرماتے اور بیٹھیئے، حالانکہ گفتگو کا کوئی موضوع بھی نہیں، سارا ہی وقت خاموش مجلس رہی۔

کھڑکی کے متصل چہارزانو تشریف فرما تھے، بار بار آسمان کی طرف نظر اٹھتی اور زبان پر ہوتا **سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم** ۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ زندگی بھر کی مجالس میں آخری مجلس کی ہمیں خبر دی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کڑوروں رحمتیں آپ پر نازل ہوتی رہیں۔

حضرت مولانا محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم جامعہ حسینیہ، راندیر

ہمارے مہتمم صاحب حضرت مولانا محمد سعید راندیری صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے ذہین تھے۔ ان کا دماغ ہر وقت دینی مصالح میں، مدرسہ کے مصالح میں، اس خاندان، اس فرد کی مصالح کے بارے میں چلتا رہتا تھا۔ مثلاً فارسی اول میں راقم السطور نے داخلہ لیا تھا، جب فارسی اول کا سالانہ امتحان دیا اور اگلے سال فارسی دوم میں داخلہ لینا تھا، لیکن مہتمم صاحب نے مجھے اور تین چار طلبہ اور تھے، ان کو بلایا اور فرمایا کہ آپ سب کو فارسی دوم کی بجائے عربی اول میں داخلہ لینا ہے، ایک سال بیچ میں چھوڑ کر اوپر کے درجہ کی کتابیں پڑھنی ہیں۔

بہت کثرت سے ان کے یہاں اس طرح ہوتا تھا جیسے ری یونین میں حضرت مولانا سعید

انگار صاحب ہیں تو وہ ہمارے بھائی جان کی کلاس میں تھے مگر وہ حج سے آئے اس سال یا اس سے پہلے، مہتمم صاحب نے ان کو اوپر کے درجہ میں کر دیا۔ اسی طرح ہم چار پانچ کو بلایا اور فرمایا کہ تمہیں عربی اول کی کتابیں پڑھنی ہیں۔

مجھے خوشی ہوئی کہ ایک سال کم ہو گیا اور شاید امتحان کے نتائج دیکھے ہوں گے، اس کے اعتبار سے انہوں نے مجھے بھی منتخب کیا یا یہ کہ میرے جو ساتھی تھے تین چار ان کی مدد ہو جائے اور مصلحت جو ظاہر ہو رہی تھی وہ یہ کہ میں تو بہت چھوٹا تھا عمر کے حساب سے اپنی کلاس میں مگر جن طلبہ کو، تین چار کو، میرے ساتھ منتخب کیا تھا وہ سب بڑی عمر کے تھے۔ مولوی حسین مال، مولانا قاسم پٹیل اور دو اور ایک تھے۔ یہ سب مجھ سے چار پانچ سال بڑے تھے۔ ان کو میں تکرار کرا سکوں، اس لئے انہوں نے ہماری ایک سپیشل کلاس بنائی اور فرمایا کہ میں خود تمہیں پڑھاؤں گا۔ صحن میں، آفس کے سامنے بٹھا کر ہمیں کبھی حضرت ناظم صاحب مولانا اسماعیل صاحب اور کبھی مہتمم صاحب خود پڑھاتے تھے۔

اس فیصلہ سے خوشی مجھے اس لئے بھی ہوئی کہ فارسی دوم حذف ہو گیا تو فارسی دوم میں ایک کتاب تھی بہشتی زیور اس کے حذف ہو جانے سے بڑی مسرت ہوئی۔ آپ سوچیں گے کہ ایسی مبارک کتاب، جو ساری دنیا میں دلہنوں کو جہیز میں دی جاتی ہے، اس کے حذف پر خوشی اس لئے ہوئی کہ جامعہ میں دو کتابیں طلبہ کو بہت مشکل معلوم ہوتی تھیں، کافیہ جو حضرت مولانا غلام رسول بورسدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں تھی اور دوسری بہشتی زیور جو حضرت مولانا ابراہیم ڈیسائی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ہوتی تھی۔ کیوں کہ قرآن کریم کی طرح بہشتی زیور کے بیوع وغیرہ کے معاملات کے مسائل رٹنا اور کتاب کی عبارت سنانا لازمی تھا۔ یہی حال کافیہ کی تقریر کا تھا۔

....

مکتوب از حضرت مولانا محمد سعید صاحب راندیری رحمۃ اللہ علیہ

باسمہ تعالیٰ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

عزیزم یوسف کی طبیعت کیسی ہے، امید ہے کہ اچھی ہوگی۔ فکر لگی رہتی ہے اس لئے حال دریافت کرر ہاہوں۔ آج حضرت شیخ کا خط بھی آیا ہے، دعائیں دی ہیں۔

آپ گیئے اس دن پارسی کے پاس رقم دینے نہ جاسکا کہ عصر ہو چکی تھی۔ دوسرے دن بڑا زوردار عتاب نامہ آیا اور یہ کہ ان لوگوں کو میرے پاس ہرگز نہ لانا، وغیرہ۔ خیر اس کی طبیعت سے واقف ہوں، جمعہ کے دن ہاشم موٹا کے ساتھ جا کر اس کو تین سو دے آیا، اور خوش کردیا۔ ابھی اس ایک سو کی فکر فوری طور پر نہ کریں، بعد رمضان کے ہورہے گا، ابھی بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ یوسف کی طبیعت کہ تکلیف ہے یا نہیں، ضرور لکھیں۔

ہمارا شبیر قرآن تراویح میں سناتا ہے۔ کمزور طبیعت کا ڈرپوک ہے، اس لئے اس کے لئے حضرت شیخ مدظلہ کو خط لکھ کر دعا کرادیجئے کہ اس کا قرآن پختہ ہوجائے اور ہمت سے تراویح پڑھائے۔ ضرور دعا کے لئے خط یوسف سے یا آپ خود لکھ دینا۔

والسلام،

محمد سعید راندیری

....

مکاتیب حضرت شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ
بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

مولوی عبدالرحیم نرولوی

مقام نرولی

باسمہ تعالیٰ　　　　　　شادی خانہ آبادی

گر قدم رنجہ کنی جانبِ کاشانۂ ما
رشکِ فردوس شود از قدمت خانۂ ما

جناب مکرم　　　　　　صاحب،

سلام مسنون ۔ الحمد للہ کہ میرے فرزند ارجمند مولوی محمد انور سلمہ اللہ کی شادی خانہ آبادی میری بھانجی کے ساتھ مورخہ ۲۵ر شوال المکرّم ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۶ر جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ قرار پائی ہے۔ استدعا ہے کہ آنجناب مع عزیزاں شرکت تقریب سے ممنون فرمائیں۔

نکاح ۔ دوپہر تین بجے راندیر سے بارات سورت جائے گی اور سورت میں نانپورہ گولندازسٹریٹ میں جناب قاسم میاں جمعدار کے مکان پر شام کر چار بجے نکاح ہوگا۔

والسلام

الشیخ احمد اللہ راندیری

نوٹ: دوپہر کو تین بجے سورت قلعہ کے سامنے بارات کے ساتھ نکاح میں شریک ہوں۔

....

عزیزم جناب مولوی عبدالرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالی،

بعد سلام مسنون، الحمدللہ خیریت سے ہوں۔ آپ بھی ہوں گے۔

دیگر میں زامبیا افریقہ کے سفر میں ہوں، وعظ ہورہے ہیں، دعا کریں اللہ قبول فرماوے، نصرت ساتھ رہے، صحت۔۔۔

حضرت شیخ مدظلہ کی خدمت میں سلام مسنون اور درخواست دعا۔ آپ بھی رمضان مبارک کی دعاؤں میں فراموش نہ کریں۔ بچی کی صحت کے لئے بھی خاص دعا کریں۔ بھیجا ہوا عمل جاری ہے۔

مولوی محمد ابراہیم سارودی اور فرزند محمد انور سہارنپور آئے ہوں گے، ان کو حضرت شیخ کے قرب اور خصوصی خدمات اور دعاؤں کی فضیلت دلا دیں اور آپ دونوں کی طرف حضرت شیخ مدظلہ کی خاص توجہ مبذول فرمادیں۔ مولوی ابراہیم کو بھی حضرت کی خصوصی خدمت کا بڑا شوق ہے، موقعہ دلادیں۔ فرزند انور کی صحت اور اصلاح دونوں کے لئے آپ بھی دعا فرماویں اور توجہ رکھیں۔ ضروری ہدایات فرماویں۔

میری دلی دعا آپ کے ساتھ ہے۔ آپ کی دعاؤں کا متمنی ہوں۔ جان پہچان والے احباب اور علماء کرام کو دعا سلام اور سب سے دعا کی درخواست۔ تکلیف معاف۔ خدا حافظ۔ طبیعت کیسی ہے؟

الداعی احمد اللہ غفرلہ

....

٧٨٦

عزیزم جناب مولانا عبدالرحیم صاحب،

بعد سلام مسنون، الحمدللہ خیریت سے ہوں۔ آپ کی طبیعت فی الحال کیسی رہتی ہے؟ حق تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ مستمرہ سے نوازے۔

دیگر، عزیزم مولانا یوسف صاحب اب کہاں ہیں؟ راندیر تشریف لائے تھے، مگر ملاقات نہ ہوئی۔ یہ خط مولانا کو پہنچا دیں۔لندن کب جانے والے ہیں؟ ملاقات ہوگی یا نہیں؟ خبر کریں۔ دعامیں یاد فرماویں۔ میں بھی دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام، خدا حافظ

شاید مولوی یوسف نرولی میں ہوں، نہ ہوں، اس وجہ سے آپ پر لکھا ہے۔

الشیخ احمداللہ راندیر

....

۷۸۶

الشیخ احمداللہ راندیر ۸۱/۵/۶

مکرمی عزیزم جناب مولانا عبدالرحیم صاحب زیدمجدہ،

السلام علیکم،

بعد سلام مسنون! الحمدللہ خیریت سے ہوں۔ دیگر آپ سے ملاقات کرنا تھا۔آپ کب زامبیا تشریف لے جائیں گے؟ مولوی ابراہیم سارودی کا خط ملا کہ آپ کی ٹکٹ بمبئی ایجنٹ پر بھیج دی ہے، اگرچہ مجھے ابھی تک بمبئی سے ٹکٹ کی خبر نہیں ملی ہے۔مولوی ابراہیم لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ زکریا مدظلہ اللہ امسال ساؤتھ افریقہ میں رمضان گذاریں گے، تو اب آپ زامبیا جائیں گے یا افریقہ وہ بھی معلوم کرنا ہے، اور کب جائیں گے؟ پھر مولوی سارودی نے میرے پاسپورٹ کے ڈیٹیل اور فوٹو طلب کئے ہیں ویزا کے لئے، تو کیا زامبیا کے لئے ویزا کی ضرورت ہوتی ہے یا ایرپورٹ سے ویزا مل جاتا ہے؟ یا پھر ممکن ہے سعودیہ کے ویزا کے لئے طلب کئے ہوں۔ کچھ لکھا نہیں ہے۔آپ سے بات کرنا ہے۔

پھر مولوی سارودی لکھتے ہیں کہ حضرت زکریا کے ساتھ ساؤتھ ہی میں وہ رمضان گزاریں گے۔تو پھر عمرہ کے لئے میرا ساتھ کون دے گا؟ میرا تو خیال تھا کہ آپ وہاں

ہوتے تو آپ کا مہمان ہوتا۔ خیر، آپ تشریف لاسکیں تو ٹھیک، ورنہ خط سے جواب جلد دیں۔ ابراہیم، طالب علم نرولی آئے ہوئے ہیں۔ چاہیں تو ان کے ساتھ جواب بھیجیں یا پوسٹ سے۔ دعا فرمائیں۔

احمد اللہ راندیری عفی عنہ

....

نانا جان رحمۃ اللہ علیہ اور ان کا خاندان

نانا جان محمد بن اسماعیل ڈیسائی کا خاندان کھلوڑ کی کھاڑی کے کنارہ پر آباد تھا، اور وہاں کو یا ڈیسائی سے مشہور تھا۔ نانا جان کے آباء واجداد نے کھاڑی کے کنارہ پر مسجد بھی تعمیر کروائی تھی۔

یہ خاندان کھلوڑ سے منتقل ہوکر نانی نرولی اقامت پذیر ہوا۔ ہمارے نانا جان کی شادی حسن تُرکی صاحب کی صاحبزادی فاطمہ سے ہوئی۔ جناب حسن ترکی صاحب بھی بہت بڑے زمیندار تھے، شاید ہزاروں بیگھہ زمین کے مالک ہوں گے اور ہمارے نانا جان متوسط درجہ کے زمیندار تھے۔

ہمارے نانا جان کی اولاد میں سات بیٹیاں تھیں۔

ا۔ سب سے بڑی صاحبزادی عائشہ ہے، جن کا نکاح چچازاد بھائی یوسف ابراہیم ڈیسائی سے ہوا تھا، اور نانا جان انہیں اپنے بیٹے کی طرح سمجھتے تھے۔ اور انہوں نے بھی اور ان کی اولاد نے بھی ساری عمر نانا اور نانی کی خوب خدمت کی اور ہر طرح سے انہیں راحت پہنچائی، کیوں کہ شروع ہی سے نانا جان نے اپنی جائداد کا کچھ حصہ اور گھر انہیں مرحمت فرمادیا تھا، اور بقیہ چھ بیٹیوں کو بھی اپنی جائداد آخری عمر میں، اپنی صحت کے زمانہ میں تقسیم فرما کر ان کے نام رجسٹر کروادی تھی۔

اور جناب یوسف متولی صاحب کے مکان میں مقامی تلاٹی کو بلالیا گیا، اور اس طرح بیٹیوں کے نام اپنی جائداد منتقل کروا کر فارغ ہو چکے تھے۔

ہماری بڑی خالہ صاحبہ کی اولاد اس وقت ساؤتھ افریقہ اور کینیڈا میں ہے۔ ان کے بیٹے اسماعیل کو نانا جان نے گاؤں میں حفظ کی تکمیل کے بعد راندیر اور ڈابھیل تعلیم کے لئے بھیجا تھا۔ حافظ اسماعیل کا ذکر پیچھے گزر چکا۔ حافظ اسماعیل صاحب کے ایک بھائی کا بچپن میں انتقال ہو چکا تھا، اور تین ہمشیرگان میں سے دو کا ان سے پہلے، اور تیسری سب سے چھوٹی ہمشیرہ کا ان کے بعد وصال ہوا۔

۲۔ دوسری صاحبزادی خدیجہ کی اولاد میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہیں۔ بیٹی اور ان کی اولاد جنوبی افریقہ میں ہے۔

اور صاحبزادہ سلیمان صالح، اللہ ان کی عمر میں برکت دے، اس وقت وہ نوے سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں، ہندوستان میں ہیں۔ تمام نواسے نواسیوں میں نانا جان کا سب سے زیادہ پیار بچپن میں انہیں ملا، اور نانا جان کے یہاں رہ کر عیش و مسرت کی زندگی گزاری، کیوں کہ ان کی والدہ کو طلاق ہو چکی تھی، اس لئے دونوں بھائی بہن اپنی والدہ کے ساتھ نانا ہی کے گھر میں پلے بڑھے اور نانا جان ہی کے زیر سایہ تعلیم و تربیت پائی۔ پہلے سرکاری اسکول میں نانی نرولی میں تعلیم پائی، اس کے بعد مقامی مسلمانوں کی طرف سے ایک عمارت جس کا نام ہی محفل تھا، اس محفل میں انگلش تعلیم کا انتظام تھا، وہاں تعلیم لیتے رہے اور اس کے بعد مانگرول، کاٹھیاواڑ تعلیم کی تکمیل تک مقیم رہے۔

اس زمانہ میں چونکہ دینی تعلیم ہر جگہ بہت عام نہیں تھی اور جگہ جگہ دینی مراکز و مدارس نہیں تھے، پھر بھی نانی نرولی میں اردو، فارسی، ناظرہ قرآن شریف کا بہترین انتظام تھا۔ مولانا شاستری کی تدریسی قابلیت اور پڑھانے کے سلیقہ کے ہمارے بھائی سلیمان صالح اور ہماری والدہ صاحبہ بہت مداح تھے۔ بھائی سلیمان صاحب اور ان کی ہمشیرہ اور ہماری والدہ

صاحبہ کی عمروں میں چند ہی سال کا تفاوت تھا۔ خالہ بھانجے بچپن میں ہم استاذ رہے، کیوں کہ مولانا شاستری کا گاؤں میں تدریس کے لئے قیام کئی برس رہا۔ ان سے پڑھنے والوں کی اردو، فارسی کی استعداد بہت اچھی ہوتی تھی۔

اسی کا اثر ہمارے خالہ زاد بھائی سلیمان صالح پر تھا جو اردو، گجراتی، انگریزی زبان کی بہترین استعداد کے حامل ہیں۔ چند روز قبل ہی عزیز مولوی عبدالرحیم سے میں نے کہا کہ بہت دنوں سے ان سے بات نہیں ہوئی، یہ سن کر وہ ان کے گاؤں گڈ کاچھ پہنچ گئے اور بتایا کہ اس وقت بہت دلچسپی سے گجراتی روزنامے پڑھ رہے ہیں۔ سوائے سماعت میں کمی کے بظاہر اور کوئی تکلیف نہیں۔

اردو ادب میں شعراء کے کلام کا بھی گہرا مطالعہ ہے۔ حضرت شیخ قدس سرہ کی خدمت میں حاضری سے قبل وہ اپنے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ میں تو علامہ اقبال کا مرید ہوں۔ مگر بعد میں وہ باقاعدہ حضرت شیخ قدس سرہ سے بیعت ہو گئے تھے اور اپنے دادا جان اور نانا جان کی طرح صوم و صلوٰۃ، نماز باجماعت، تلاوت اور معمولات کے بھی عمر بھر پابند رہے۔ اللہ ان کی اور ان کی ہمشیرہ کی زندگی میں برکت دے۔ ان کی ہمشیرہ مع اپنی اولاد کے سٹینگر، ناٹال میں مقیم ہیں۔

۳۔ تیسری صاحبزادی حواء بی بی ہیں۔ یہی مولانا محمد بھورات صاحب اور مولانا حسن بھورات صاحب کی والدہ محترمہ ہیں۔ ان کا نکاح قاسم حسن بھورات صاحب سے ہوا تھا، اور آخری بیٹے شبیر احمد کی ولادت کے وقت مرتبۂ شہادت پاکر رحلت فرما گئی تھیں، اور سات بہنوں میں دار فانی سے دار البقاء کی طرف جانے والی یہ پہلی ہمشیرہ ہیں۔ اوران کے چھوٹے چھوٹے بچوں کی حفاظت کے مدنظر ہمارے نانا جان نے والدہ صاحبہ کا رشتہ خالو سے کروایا تھا۔

ہماری اس خالہ مرحومہ کی تمام اولاد در اولاد جنوبی افریقہ میں ہیں، جن میں مولانا محمد بھورات صاحب تھے، جن کو مدینہ منورہ میں حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے چچا سلیمان بھورات سے مانگ لیا تھا، اور حج سے واپسی کے بعد مولانا محمد صاحب جامعہ

حسینیہ سے دار العلوم دیوبند منتقل ہو گئے تھے۔اور حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد جنوبی افریقہ واپس لوٹ گئے۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے نہایت عاشقِ زار تھے۔نزدیک اور دور کے اسفار میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ انہیں اپنے ساتھ لے جاتے۔حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کی آخری سب سے بڑی جمعیۃ العلماء سورت کانفرنس کے طویل دورہ میں بھی ہر جگہ ساتھ رہے۔اور انہی کی دلداری کے لئے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے نانی نرولی کو ایک شب و روز کا طویل وقت عنایت فرمایا تھا۔چھوٹے سے گاؤں میں علماء،مشائخ،عوام وخواص کا بے مثال اجتماع ہوا اور تہجد کے قریب اختتام پذیر ہوا۔

ان کے چھوٹے بھائی حضرت مولانا حسن صاحب دام مجدہم خلیفہ حضرت شاہ عبد القادر رائے پوری قدس سرہ ہیں۔

تیسرے بھائی ڈاکٹر ابراہیم بھورات اور ان سے چھوٹے یوسف بھورات دونوں اللہ کی رحمت میں پہنچ گئے۔دونوں بھائیوں کا خاندان ناٹال میں ہے۔نیز ان برادران کی ہمشیرگان اور ان سب کے خاندان تقریباً سارے جنوبی افریقہ میں پھیلے ہوتے ہیں۔

ہماری ان خالہ مرحومہ کی اولاد در اولاد جنوبی افریقہ میں دو سو ڈھائی سو کے قریب ہے۔

۴۔چوتھی صاحبزادی رسول بی بی کو اللہ نے تین بیٹے عنایت فرمائے۔جناب ایوب لمباڈاری یونین میں ہیں،اور عزیز یونس نانی نرولی میں ہیں۔

اور تیسرے صاحبزادے سلیمان داؤد لمباڈا کی سال گزشتہ ہی بڑے پیارے انداز میں رحلت ہوئی۔جمعہ کے دن عصر کی نماز پڑھی اور مغرب تک درود شریف کے شغل کا اہتمام تھا۔اور ہر تھوڑی دیر کے بعد درود شریف پڑھتے پڑھتے آواز بھی بلند ہو جاتی۔گھر والوں نے جوس پیش کیا۔وہ پیا۔وہ پھر اپنے درود شریف کے ورد میں مشغول ہو گئے۔اور چند منٹ کے بعد گھر والوں نے دیکھا کہ گردن ایک طرف درود شریف پڑھتے پڑھتے لڑھک گئی اور اللہ کو

پیارے ہو گئے۔

ان کے انتقال کے چند روز بعد ایک ہی شب میں ان کی صاحبزادی یہ خواب دیکھتی ہیں کہ دو تین کفن وہ کاٹ کر تیار فرما رہے ہیں۔ اور ایک صندوق جس میں میت کو لے جایا جاتا ہے، وہ انہوں نے اپنے خالہ زاد بھائی حافظ غلام احمد ٹرکی کے گھر پہنچایا۔ صبح جب اس خواب کا گھر میں ذکر ہوا تو حافظ غلام احمد ٹرکی کی صاحبزادی نے بھی اسی سے ملتا جلتا اسی شب کا خواب بیان کیا۔

اور ان دونوں سچے خوابوں کی تعبیر صرف ڈھائی ماہ میں پوری ہو گئی کہ سلیمان لمباڈا صاحب کے انتقال کے ٹھیک ڈھائی ماہ بعد میرے بھائی جان نور اللہ مرقدہ کا چیپاٹا میں وصال ہوا اور ان کے ٹھیک ڈھائی ماہ بعد تیسرے خالہ زاد بھائی حافظ غلام احمد ٹرکی بھی رحلت فرما گئے۔

دو ہفتہ قبل ہی جامع مسجد نانی نرولی کے امام صاحب مولانا سلیم صاحب نے جنت نما باغیچے میں چاروں خالہ زاد بھائیوں کو اس طرح دیکھا کہ سب سے آگے سلیمان لمباڈا چل رہے ہیں۔ ان سے قدرے فاصلہ پر ان کے پیچھے بھائی جان نور اللہ مرقدہ، اور ان کے پیچھے حافظ غلام احمد ٹرکی صاحب اور سب سے پیچھے حافظ اسماعیل یوسف ڈیسائی مرحوم، چاروں بھائی جنت میں ٹہل رہے ہیں۔

۵۔ پانچویں صاحبزادی مریم۔ ان کا نکاح ہماری نانی صاحبہ کے بھتیجے سلیمان محمد ٹرکی کے ساتھ ہوا تھا۔ اور وہ جوانی ہی میں اچانک بیمار ہوئے کہ منہ سے نہایت کثرت سے خون آنا شروع ہوا۔ اس زمانہ میں ہمارے والد صاحب کے پیر و مرشد حضرت مولانا عبد الغفور صاحب بنگالی ثم مکی رحمۃ اللہ علیہ وسراوی میں تھے۔ فوراً گھڑ سوار ان کی خدمت میں پہنچے اور دعا کی درخواست کی۔ اپنے معمول کے مطابق وہ نصف شب کے بعد وہاں مسجد میں مصروف عبادت تھے، وہ قیام اللیل جوان کا عمر بھر کا معمول تھا۔ جانے والوں کی استدعاء سنتے ہی برجستہ فرمایا کہ تم نے آنے میں دیر کر دی۔ ان کا وقت موعود آ پہنچا ہے۔ چنانچہ یہ حضرات

جیسے ہی واپس پہنچے تو جنہیں مریض چھوڑ کر گئے تھے، اب ان کی میت چار پائی پر پڑی ہے۔

یہ ہمارے خالو سلیمان ٹر کی مرحوم میرے والد محترم کے نہایت عزیز دوست، بلکہ ایک دوسرے کے جاں نثار تھے، اور تجارت وغیرہ ہر چیز میں شرکت تھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے صاحبزادہ غلام احمد اور ایک بیٹی اور بیوہ کو چھوڑا۔

حافظ غلام احمد کا خاندان، بیٹے، بیٹیاں، نواسے، نواسیاں، پوتے، پوتیاں، ہندوستان، جنوبی افریقہ، انگلینڈ اور کینیڈا میں ہیں۔

حافظ غلام احمد بالکل تندرست اور ٹھیک ٹھاک تھے۔ کیسٹ پر بیان سن رہے تھے۔ اہلیہ ان کے پیچھے بیٹھ کر اپنے گھریلو کام میں مصروف تھیں۔ بیٹا گزر رہا تھا۔ آواز دے کر قریب بلایا کہ سنو، یہ بیان کتنا عمدہ ہے۔ اور آناً فاناً بیٹا اور اہلیہ صاحبہ دیکھ رہے ہیں کہ ایک طرف کو لڑھک گئے۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

مرحوم کے نواسے نے جنوبی افریقہ میں اپنے نانا کو خواب میں دیکھا کہ بہت بلند و بالا مینارہ پر ہیں۔ نواسے نے وہاں اوپر پہنچ کر نیچے اترنے کے لئے اصرار کیا، تو فرمایا کہ میں تو یہاں سے نیچے اترنے والا نہیں ہوں۔ سب سے کہہ دو کہ نہ روئیں۔

گاؤں میں مولانا سرکار صاحب سے تکمیل حفظ کے بعد راندیر جامعہ حسینیہ میں تین سال تک درس نظامی بھی پڑھا، مگر تکمیل نہ فرما سکے۔ اور عمر کے آخری کئی برس مدرسہ ترغیب القرآن میں تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان میں برکت فرمائے، اور علماء صلحاء پیدا فرمائے۔

ہمارے نانا جان رحمۃ اللہ علیہ کا ساری عمر جب تک وہ چلنے پھرنے کے قابل رہے یہ معمول رہا کہ گھوڑے پر اپنے کھیتوں میں ایک چکر لگانا ضروری سمجھتے تھے۔ اسی طرح روزمرہ کا معمول یہ بھی تھا کہ دن میں کسی وقت بھی پہلے بڑی صاحبزادی کے یہاں تشریف لے جاتے۔ پھر وہاں سے حافظ غلام احمد کی والدہ چونکہ عین جوانی ہی سے بیوہ تھیں، ان کے

یہاں تھوڑی دیر بیٹھتے۔ پھر ان سے آگے سلیمان لمباڈا مرحوم کی والدہ کے یہاں تشریف لے جاتے۔ تینوں میں سے دو بیٹیوں کے یہاں جو پیش کیا جاتا دلداری کے لئے ایک دو لقمے یا ایک دو گھونٹ نوش فرمالیتے، مگر تقوی کا یہ عالم تھا کہ چونکہ حافظ غلام احمد اور ان کی ہمشیرہ اپنے والد کی وفات کے وقت نابالغ تھے، اس لئے اس گھر میں بیٹی کے بیوہ ہونے کے بعد سے لے کر نانا جان کی اپنی وفات تک کبھی کوئی چیز قبول نہیں فرمائی کہ اس گھر کا جو کچھ بھی ہے وہ یتیموں کا مال ہے، اور وہ نابالغ ہیں۔ شروع میں تو کبھی بیٹی یہ حجت پیش کرتی کہ ابّا! یہ تو آپ ہی نے کل بھیجا تھا۔ اس پر فرماتے کہ اب ان کا ہو گیا۔ ہاں، ان کی تسلی کے لئے اس میں کبھی تخلف نہیں رہا کہ پانی مانگ کر ضرور پی لیتے کہ بیٹا، گرمی ہے، میں چل کر آیا ہوں، پانی دے دو۔ اللہ تعالیٰ ان کے تقوی وطہارت کی کوئی خوبو مجھے بھی عطا فرمائے۔

حالانکہ تمام چیزوں کی خریداری میں پہلے سے خریدتے وقت ہی، چاہے وہ گھر کے استعمال کی چیزیں ہوں یا کھانے کی جنس کی چیزیں ہوں، بیوہ بیٹی اور یتیم نواسوں کے حصہ کا پہلے خریدتے، اور اس بیوہ خالہ کے یہاں تو سال بھر کا غلہ اناج کھلیان سے آنے کے ساتھ ہی بھجوا دیتے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بڑے خاندانوں میں قسما قسم کے جائدادوں کے جھگڑے ہوتے ہیں، مگر اللہ نے حافظ غلام احمد کو اس طرح کی دنیا طلبی اور تمام جھگڑوں سے محفوظ رکھا اور بچپن ہی سے ددھیال اور ننھیال میں سب کے منظور نظر رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی حسن خلق کی بنا پر علو درجات تک آخرت میں پہنچایا، جیسا کہ مبشرات میں میناروں کی بلندی پر عیش میں انہیں دکھایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری آخرت بھی بہتر فرمائے۔ آمین۔

مگر یہ تقدیر کا بنایا ہوا ٹائم ٹیبل مجھے تو بڑا عجیب لگا کہ فرشتہ صفت خالہ زاد بھائی سلیمان داؤد لمباڈا جن کے معمولات اور مصروفیتیں بالکل ہمارے نانا جان رحمۃ اللہ علیہ کی طرح تھیں، وہ ۲۱ ؍ستمبر ۲۰۱۲ء کو درود شریف پڑھتے پڑھتے جمعہ کے دن عصر کے بعد اس عالم سے اس عالم میں قدم رنجاں ہو جاتے ہیں۔

ان کی رحلت کے ڈھائی ماہ بعد میرے بھائی جان کے لئے یہ جہاں اور یہاں کے باسی اوران کے چہرے اوپرے اورنامانوس بن جاتے ہیں اوراپنے سامنے موجود مجمع کو چھوڑ کر عالمِ بالا اوراستقبال کے لئے آنے والوں کوفرماتے ہیں ''السلام علیکم''، اورہمیں چھوڑ کر اس عظیم قافلہ میں شامل ہوکر مدینہ منورہ اور عالمِ بالا کا سفرفرمالیتے ہیں،جس قافلہ میں سید الکونین سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اوراکابر اولیاء اللہ منتظر تھے،ان کے ساتھ چل دیتے ہیں۔اور چھ ماہ سے زیادہ گزرنے کے باوجود کسی نہ کسی کوخواب میں اپنی وہاں کی مصروفیت اورکس حال میں ہیں بتائے جارہے ہیں۔ان سطور کی عین تحریر کے وقت بھی گذشتہ شب ہی وزوّجناھم بِحورِ عین کا عملی مظاہرہ وہ بتا گئے۔

اور بھائی جان کے ٹھیک ڈھائی ماہ بعد ہمارے خالہ زاد بھائی حافظ غلام احمد ٹرکی کیسٹ پر دینی وعظ اور بیان سنتے سنتے بلاکسی بیماری اورتکلیف کے چند سیکنڈ میں اس عالم سے اس عالم میں پہنچ جاتے ہیں۔تینوں بھائیوں کی رحلت کا یہ ٹائم ٹیبل اورڈھائی ڈھائی ماہ کا فاصلہ مجھے بڑادلچسپ معلوم ہوا۔اس کی حکمتیں اوراسرار ورموز تو مالک ہی جانے،ان تینوں بھائیوں کی طرح اللہ تعالی موت کا یہ کٹھن مرحلہ ہم گنہگاروں کے لئے آسان فرمائے اوربہترین حال میں جسے مالک اوراس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے ہوں اس حال میں ہمیں اس جہان سے اٹھائے۔

۶۔چھٹی صاحبزادی حفصہ ، یہ صرف ہماری خالہ جان نہیں تھیں، بلکہ ماں کے درجہ میں تھیں، کہ بچپن میں نانا،نانی کا سایہ اٹھ گیا،اوروالدین کا سایہ ہوتے ہوئے بھی ہم دونوں بھائی ان سے دوررہے،کہ والدہ جنوبی افریقہ میں ہیں اوروالدصاحب تارک الدنیا،خلوت گزین ہیں،ایسے وقت میں انہوں نے ہی ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا۔چونکہ ان کی بیماری کے سبب ان کی شادی نہ ہوسکی تھی،اورانہیں اولاد کی ضرورت تھی اورہمیں ماں کی ضرورت تھی، دونوں نے اپنا مقصد پالیا کہ انہوں نے ماں کی جگہ ہر طرح کی ہمارے لئے تکلیفیں

اٹھائی اور اخیر میں اللہ نے توفیق دی تو میں انہیں اپنے ساتھ یہاں برطانیہ رکھنے کے لئے یہاں لایا، مگر یہاں کا موسم ان کے امراض کی زیادتی کا سبب بنا، اس لئے پھر میں یہاں سے انہیں حج کے لئے لے کر پہنچا۔ بھائی جان بچوں کے ساتھ مصر سے حج میں پہنچے۔ والدہ صاحبہ ان کی عمر بھر کی اس خدمت کے شکریہ میں افریقہ سے تشریف لائیں۔ اور اس طرح ۷۳ء میں سب نے اکٹھا حج کیا۔

حج سے واپسی کے کچھ عرصہ بعد ہی ایک دن صبح اپنی ہمشیرگان کو اور بھانجے بھانجیوں کو صبح ۹ بجے طلب فرمایا، اور اپنے بھانجے حافظ اسماعیل یوسف ڈیسائی سے وصیت نامہ لکھوایا۔ اس سے فراغت کے بعد ہمشیرگان اور بھانجیوں سے فرمایا کہ میں دیکھتی ہوں کہ ہر کسی کے یہاں فوتگی ہوتی ہے، تو گھر کی مستورات رونے دھونے میں رہتی ہیں، اور اجنبی عورتیں غسل وکفن، تجہیز وتکفین کی خدمت انجام دیتی ہیں، یہ مجھے عجیب سا لگتا ہے۔ اس لئے تم اپنے ہاتھوں سے مرنے کے بعد مجھے غسل وکفن دینا۔

یہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ مجھے کھانا کھلا دو۔ پھر استنجے سے فارغ ہو کر فرمایا کہ مجھے غسل کراؤ، کپڑے بدلوادو، بستر بدل دو۔ پاک صاف ہو کر کے لیٹیں اور فرمایا میرے قریب بیٹھ کر یٰس کی تلاوت اور کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دو اور خود کلمہ طیبہ کے ورد کے ساتھ معبود حقیقی کے پاس جا پہنچیں۔ رحمہا اللہ رحمۃ واسعۃ۔

۷۔ ساتویں صاحبزادی میری والدہ صاحبہ آمنہ ہیں۔ والدہ صاحبہ کی ولادت بروز جمعہ ۳ر رمضان المبارک ۱۳۴۱ھ، مطابق ۲۰ر اپریل ۱۹۲۳ء میں ہوئی، اور ۸۹ برس دار فانی میں گزار کر بدھ ۳ر جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ، مطابق ۲۷ر مئی ۲۰۰۹ء کو عالم بالا میں تشریف لے گئیں۔

چونکہ تمام ہمشیرگان میں سب سے چھوٹی تھیں، اس لئے نانا، نانی اور تمام خالاؤں اور خاندانی حالات، بستی اور اطراف کے تمام واقعات، اور ترکیسر، ورسٹھی، وسراوی، موسالی، کوساڑی، سنجالی، مہوتج، پانولی، انکلیشور، دیوا، کٹھور، سورت کے خاندانوں سے رشتے کیسے

اور کہاں جا کر جڑتے ہیں، سب انہیں معلوم تھے، اور حافظہ اخیر تک زبردست تھا۔ جب شروع ہو جاتیں تو جن کا نام آتا، ان کے حالات و واقعات سناتیں۔ اور خاندانوں سے باہر نانا جان کے متعلقین، جن کی جنوبی افریقہ، ری یونین، موریشس وغیرہ سے مراسلت تھی، نانا جان کے امی ہونے کی وجہ سے بچپن سے خطوط وغیرہ لکھنا والدہ صاحبہ کے ذمہ رہا، جو پہلے آپ کی بڑی ہمشیرہ مولانا عبدالرحیم لمباڈا کی دادی صاحبہ کے ذمہ تھا۔

اس لئے ان ملکوں میں بسنے والے بہت سے خاندانوں کا حال جنوبی افریقہ تشریف لے جانے سے پہلے انہیں معلوم تھا، کیوں کہ نانا جان رحمۃ اللہ علیہ اپنے تقویٰ وطہارت میں بے مثل اور اسلاف کی سیرت کا نمونہ تھے۔ ان کی صدق و امانت جیسی صفات عالیہ کی بنا پر بیرون ملک بسنے والوں کی جائدادوں کی نگرانی نانا جان فرماتے اور ان کے منشا کے مطابق ان کے رشتہ داروں میں تقسیم فرماتے۔

اس زمانہ میں پوسٹل آرڈر اور ڈرافٹ وہاں سے بڑی بڑی رقوم میں نانا جان کے نام آتے اور نانا جان مستحقین تک پہنچاتے۔ نانا جان رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ان خاندانوں کی طرف سے ترسیل کا سلسلہ تو بند ہو گیا تھا، مگر مقامی طور پر نانی نرولی کے بہت سے خاندانوں کی امانتیں ہماری خالہ جان کے پاس محفوظ رکھی جاتی تھیں، جن میں قیمتی اشیاء، نقد اور زیورات، سبھی کچھ ہوتا تھا۔

اس زمانہ میں علم کی کمی کے باوجود خوف خدا کا یہ عالم تھا کہ ہمارے نانا جان کو جو افریقہ (نارتھ رھوڈیشیا) سے آپ کے دوست سلیمان اسحٰق سیدات صاحب کے صاحبزادے جناب اسماعیل/ابراہیم سلیمان سیدات نے جو خط لکھا ہے وہ ہم دنیا داروں، چوروں، لٹیروں، یتیموں اور بیواؤں کا مال ہڑپ کرنے والوں، آخرت کے عذاب اور خوف خدا سے نڈر ہو کر دنیا طلبی میں مست رہنے والوں کی عبرت کے لئے کافی ہے۔ یہ خط گجراتی سے اردو میں منتقل کیا جاتا ہے۔

I. S. Seedat
Kawere
P. Petauke
North Rhodesia

۷۸۶

محترم جناب کرم فرمائے بندہ،

محمد اسماعیل جی ڈیسائی، اور آنجناب کے گھر میں فاطمہ آپا، بہن عائشہ، بھائی یوسف، اسی طرح تمام بچوں کی عمریں دراز ہوں۔

بعد سلام مسنون، عرض یہ کہ اس خط سے قبل ایک اور خط ارسال کیا تھا۔ امید ہے کہ ملا ہوگا۔

بعدہ، خاص بات عرض یہ کرنا ہے کہ ہمارے والد مرحوم سلیمان اسحٰق جی سیدات کے ذمہ نانی نرولی کے باشندہ بھیل چھونیا ڈُلبھا کے ۵۵۰ روپے باقی رہتے ہیں۔ چھونیا ڈُلبھا تو مرگیا ہے، مگر بندہ وہ رقم اس کے وارثوں کو پہنچانا چاہتا ہے۔ اس لئے چھونیا ڈُلبھا کے بیٹے کو، اور اس کا جو بیٹا مرگیا ہے اس کے بیٹے کو، اسی طرح چھونیا ڈُلبھا کی بیٹی کو، المختصر چھونیا ڈُلبھا کے جملہ موجودہ ورثاء کو، بجائے ان ۵۵۰ روپے کے یہ ۶۶۲/۸۰ روپے جو اس خط کے ہمراہ ارسال کر رہا ہوں، چھونیا ڈُلبھا کے ورثاء میں تقسیم فرمادیں، اور ساتھ ہی اس کے ورثاء کے پاس سے حسب ذیل تحریر حاصل فرمالیں۔

اس رقم کا ڈرافٹ میں نے جناب ابراہیم آدم بدات کے نام کا بھیجا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ضعیف ہوچکے ہیں، اور ڈرافٹ کو کیش کرانے میں آپ کو تکلیف رہے گی۔ یہ رقم جناب ابراہیم آدم بدات صاحب آپ کے ہاتھ میں دیں گے، اس کے بعد آنجناب، ابراہیم آدم بدات صاحب اور داؤد جی قاسم بدات صاحب، تینوں حضرات مل کر آپ کے ہاتھوں سے چھونیا ڈُلبھا کے ورثاء میں تقسیم فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کے پاس براءتِ ذمہ کے طور پر درج ذیل مضمون پر دستخط حاصل کرکے مجھے ارسال فرمائیں۔

ہم درج ذیل دستخط کنندگان چھونیا دُلبھا کے ورثاء ہیں۔ چھونیا دُلبھا کے مرحوم سلیمان اسحٰق جی سیدات کے ذمہ ۵۵۰ روپے باقی رہتے ہیں۔اس کے عوض بحیثیت چھونیا دُلبھا کے ورثاء ہمیں ۶۶۲/۸۰ روپے حاصل ہو گئے ہیں۔ چھونیا دُلبھا کی اس بقیہ رقم کو حاصل کر کے ہم مرحوم سلیمان اسحٰق جی سیدات کو اس قرض سے سبکدوش کرتے ہیں۔اس رقم کی وصول کی دلیل کے طور پر ہم اپنے دستخط اور انگوٹھوں کے چھاپ دیتے ہیں۔

نوٹ: آدھی رقم چھونیا دُلبھا کے بیٹے کو، اور بقیہ نصف اس کے پوتے، یعنی زندہ بیٹے کے بھتیجے، اسی طرح اس کی بیٹی اور جملہ ورثاء میں تقسیم فرما کر ان کے دستخط حاصل فرما کر مجھے وہ دستاویز ارسال فرمائیں۔

....

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات قیامت میں امانت کا اٹھنا اور خیانت عام ہونا بیان فرمایا، اس کی تصدیق کے لئے دنیاداروں کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ مساجد، مدارس، دینی مراکز، چیریٹیز (Charities) وغیرہ کا حال دیکھئے اور روتے ہوئے دل سے پڑھئے: صدَقَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم۔

والدہ صاحبہ کی دینی تعلیم اور گجراتی زبان لکھنے پڑھنے اور علم الحساب پر نانا جان نے خاص توجہ دی تھی، جس کے نتیجہ میں قرآن پاک نہایت صحت و تجوید کے ساتھ پڑھتی تھیں اور اردو کی کسی کتاب میں انہیں کسی جگہ ترجمہ پوچھنے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی، چونکہ مولانا شاستری اردو کے ساتھ فارسی بھی پڑھاتے تھے۔

اس زمانہ میں مولود کا دستور عام تھا، بچپن میں والدہ صاحبہ کی کتابیں دیکھیں جن میں منظوم سیرت کی کتابیں بھی تھیں، اور والدہ صاحبہ کو پڑھتے سنا اور مستورات کے مجمع کو روتے ہوئے دیکھا۔ یہ اتنا عام تھا کہ نانا جان کے یہاں سنجالی سے رشتہ داروں کے یہاں سے مولود میں شرکت کا دعوت نامہ آیا جو حج سے فراغت کے ذیل میں منعقد کیا گیا تھا، جس کا فوٹو اور ترجمہ درج ذیل ہے۔

۸۶ ے

از سنجالی　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　مؤرخہ ۱۰؍ جون ۱۹۶۱ء

نیک نام جناب حاجی محمد اسماعیل جی ڈیسائی صاحب،

۲۔ یوسف ابراہیم ڈیسائی صاحب،

۳۔ یوسف موسیٰ جی کارا صاحب،

۴۔ احمد ابراہیم ترکی صاحب،

۵۔ محمد حسن جی ترکی صاحب (دھرمپور والے، حال مقیم نزولی)،

بعد سلام مسنون، گذارش یہ ہے کہ ہمارے فرزند جناب اسماعیل حج سے فارغ ہو کر سنجالی لوٹ گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں تاریخ ۱۵؍ جون ۶۱ء کو بروز جمعرات صبح دس بجے مولود شریف کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس مبارک موقعہ پر آپ سب بھائیوں کو دعوت ہے۔ تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔ فقط۔

حاجی ابراہیم یوسف جی پٹیل کا سلام

....

والدہ صاحبہ کے حالات و واقعات اور سوانح کے لئے تو بڑا دفتر چاہئے۔ اور اس کام کے لئے تمام بھائی بہنوں نے یہ خدمت میرے ذمہ کی تھی، بالخصوص بھائی جان نور اللہ مرقدہ متعدد بار یاد دہانی بھی فرماتے رہے، مگر اتنے سال گزرنے کے باوجود میں اس فریضہ کی ادائیگی سے قاصر رہا۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے۔

....

بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ سے قبل جامعہ حسینیہ سے فیضیاب ہونے والے حضرت مولانا محمد بھورات صاحب اور حضرت مولانا حسن بھورات صاحب کے کچھ احوال پیش خدمت ہیں ، جو حضرت مولانا حسن صاحب نے انگریزی میں اپنی بھانجی کے نام تحریر فرمائے تھے

ت۔

۱۹۴۶ء میں دو کم سن بھائی اپنے گھر والوں کے ہمراہ جنوبی افریقہ سے ہندوستان جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں سے ان کے والدین حج کی ادائیگی کے خاطر آگے سفر پر روانہ ہوگئے۔

ان دونوں میں سے ایک محمد قاسم بھورات، جس کی عمر دس سال اور دوسرے حسن قاسم بھورات، جس کی عمر آٹھ سال تھی۔ اپنے والدین قاسم حسن بھورات اور حوا بی بی محمد ڈیسائی کے ہمراہ ہندوستان میں نانی نرولی پہنچے۔ بچوں کو نانا، نانی کی نگرانی میں چھوڑ گئے، اور حج سے واپسی پر والدین مذکورہ دو کے علاوہ بقیہ بچوں کو لے کر جنوبی افریقہ لوٹ آئے۔

یہ فیصلہ ہوا کہ یہ دونوں کم سن بھائی اسلامی تعلیم کے حصول کے لئے ہندوستان رہ

جائیں گے۔لہٰذا ۱۹۴۶ء ہی میں دونوں کا داخلہ مدرسہ فلاح دارین ترکیسر میں کردیا گیا۔ اس وقت مدرسہ میں موجود علماء میں مولانا ابراہیم یا مولانا یوسف ڈیسائی اورقاری محمد نورگت بھی تھے۔اس ادارہ میں چارسال رہ کرمدرسہ کی بنیادی تعلیم مکمل کی۔

۱۹۵۰ء میں دونوں بھائیوں کا داخلہ راندیر کے مدرسہ جامعہ حسینیہ عربیہ اسلامیہ میں ہوا۔اس وقت مہتمم مولانا محمد سعید ابراہیم راندیری اور ریکٹر حافظ احمد موٹا صاحب تھے۔ دونوں بھائی اردو، فارسی اورعربی کی تعلیم میں مشغول ہوگئے۔

۱۹۵۴ء میں دونوں بھائیوں کے چچا سلیمان حسن بھورات نے اپنی والدہ عائشہ بھورات اوراہلیہ رسول بی بی بھورات کے ہمراہ تکمیل حج کے ارادہ سے ہندوستان کا سفر کیا۔ دونوں بھائیوں کی دادی نے بڑے بھائی محمد قاسم بھورات کوبھی اپنے ہمراہ حج میں لے جانے کا فیصلہ کیا۔اس وقت محمد کی عمر تقریباً اٹھارہ سال کی تھی۔

مدینہ منورہ میں محمد قاسم بھورات دارالعلوم دیوبند کے شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ کی مجلس جو روزانہ بعد عصر ہوا کرتی ،اس میں حاضری اہتمام سے دیتے رہے۔ساتویں دن حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے انہیں بلایا اوردریافت فرمایا کہ وہ کہاں سے ہیں؟ کیا کرتے ہیں؟ کس کے ہمراہ حج پرآئے ہیں؟

تفاصیل سن کرحضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے اگلے دن چچا سلیمان کوہمراہ لانے کا حکم فرمایا۔اگلے دن ملاقات کے دوران حضرت قدس سرہ نے محمد قاسم بھورات کواپنے ساتھ دیوبند لے جانے کی اجازت ان کے رشتہ داروں سے چاہی، کہ وہیں پر وہ اپنے علمیت کی تکمیل بھی فرمائیں گے۔

اس بناء پرحج سے واپسی پردونوں بھائی جدا ہوگئے۔مولانا محمد قاسم بھورات اپنی تعلیم مکمل کرنے کے لئے دیوبند چلے گئے اورمولانا حسن قاسم بھورات کی اپنی تعلیم راندیر کے مدرسہ میں جاری رہی۔

مولانا محمد قاسم بھورات نے اپنا زیادہ تر وقت حضرت قدس سرہ کی صحبت میں گزارا اور حضرت کے اسفار میں، جو پورے ہند میں ہوتے، رفیق سفر محمد قاسم ہوتے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے جمعیۃ العلماء کنونشن سورت میں بھی حضرت کے ساتھ ہی رہے۔ ۱۹۵۷ء میں، جب کہ محمد قاسم بھورات کا آخری سال تھا، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ انتقال فرما گئے۔ محمد قاسم بھورات نے اسی سال اپنی تعلیم مکمل کی اور پھر جنوبی افریقہ لوٹ گئے۔

راندیر میں، حسن قاسم بھورات اپنے اساتذہ کی نگرانی میں رہے اور ۱۹۵۸ء میں اپنی تعلیم کی تکمیل فرمائی۔ ۱۹۵۸ء ہی کے رمضان میں انہوں نے ایک چلہ حضرت مولانا عبد القادر رائپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ، سہارنپور، میں گزارا۔ انہی کے ہاتھ پر بیعت فرمائی اور ان سے خلافت پائی۔

اگلے سال ۱۹۵۹ء میں دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا فخر الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ سے اس قدر متأثر ہوئے کہ اسی ادارہ میں دوبارہ دورۂ حدیث پڑھنے کا فیصلہ فرمالیا۔ جنوبی افریقہ کے مولانا ابراہیم محمد میاں صاحب بھی اسی جماعت میں تھے۔

اس سال تکمیل دورہ کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں ایک دن رہ کر مسلسلات کی اجازت حاصل فرمائی۔ ۱۹۶۰ء میں اپریل سے جون تک حضرت مولانا احمد لاہوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں (شیروالا گیٹ، لاہور) تفسیر قرآن کی مجالس میں شرکت فرمائی۔ اور ۱۹۶۰ء میں بروز جمعہ ۳۰ر ستمبر کو جنوبی افریقہ واپس پہنچ آئے بفضل اللہ تعالی ومنّہ وکرمہ۔

....

حضرت مولانا حسن بھورات صاحب کا رائے پور کے بعد لاہور کا سفر

ایک چلہ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں، بقول مولانا حسن صاحب کے، چالیس دن تک حسن اور مولانا ابوالحسن کا بستر ساتھ ساتھ رہا۔ اور حضرت مولانا علی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی ترغیب پر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جانے کا فیصلہ کیا، اور لاہور جاکر حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے دورۂ تفسیر پڑھا۔

دورۂ تفسیر کی تکمیل کے بعد حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مطبوعہ تفسیر پر اپنے دستِ مبارک سے مولانا حسن صاحب کو اہداء کے کلمات تحریر فرما کر وہ تفسیر ہدیہ فرمائی۔

پرانی یاد کے قصوں میں سے مولانا حسن صاحب نے سنایا کہ:۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے شاگردوں کو ہمیشہ تاکید فرمایا کرتے تھے کہ: نیک بنو، بروقت نماز کی پابندی کرو، تلاوت قرآن پاک کا اہتمام کرو، حرام کو کبھی ہاتھ نہ لگاؤ اور ہمیشہ اللہ سے ڈرتے رہو۔

ان کے ایک درس تفسیر کے دوران جو عوام کے لئے ہوا کرتی تھی، ایک قادیانی کو حضرت کی تفسیر ناگوار گزری اور وہ حضرت سے لڑنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ حضرت بھی دائیں ہاتھ میں قرآن کو پکڑے ہوئے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ''اگر تو مجھ سے میری تفسیر کتاب اللہ کے بارے میں لڑتا ہے اور کلمۃ اللہ تجھے تسلیم نہیں، تو پھر میں تجھ سے نہیں لڑتا کہ اللہ اس کے لئے کافی ہے، قرآن اس کی کتاب ہے۔''

حاضرین مجلس حیرت میں پڑ گئے کہ وہ قادیانی بے ہوش ہو کر گر گیا اور نصف گھنٹہ اسی حالت میں رہا۔ جب اسے ہوش آیا، تو مجلس سے باہر بھاگ گیا۔

ایک دن جب حضرت صلوۃ فجر اور درس تفسیر کے بعد گھر واپس لوٹے، اہلیہ نے حضرت سے پوچھا کہ کیا وہ کچھ پیسے ان کے لئے چھوڑ کر گئے تھے۔ حضرت نے جب نفی میں

جواب دیا تو اہلیہ نے بتایا کہ ان کے بستر پر انہیں کچھ سکے ملے تھے۔ جواباً حضرت نے فرمایا کہ یہ روزی ان کے رب کی عنایت کردہ ہے۔

اس دن سے، ہر روز صبح میں اہلیہ کو حضرت کے بستر پر کچھ پیسے ملتے جس کی مقدار اس دن کے لئے بقدر ضرورت مختلف ہوا کرتی تھی۔ سبحان اللہ! اللہ اکبر!

حضرت نے یہ قصہ اپنے شاگردوں کو بیان کرتے ہوئے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی: **وَمَن يَّتَقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبْ.**

....

نواسوں کے نانا جان اور اقرباء کے نام خطوط

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۱/۳/۱۹۵۳ء، بروز بدھ

سرفراز، عمر دراز، نیک نام، نانا جان،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خاکسار فرزند محمد رقم طراز ہے کہ احقر اور حسن بخیریت ہیں اور آپ کی خیریت کے لئے دعا گو ہیں۔

آپ کا محبت نامہ ملا، بے انتہاء خوشی ہوئی۔ اور میرے والد محترم کا خط جو آپ نے مجھے بھیجا تھا، واپس آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔

اور انہوں نے جو مجھے پوچھا ہے، اس کا والد محترم کو میں نے جواب آٹھ صفحات میں لکھا ہے جس میں میری خیریت اور طبیعت کا حال لکھا ہے اور دوسرے سوالات کے بھی جوابات آٹھ صفحات میں تفصیل سے لکھے ہیں۔ اور جواب ایسا کہ آپ کے قاسم جی فارم میں بیٹھے ہوں گے تو خط پڑھ کر کھڑے ہو جائیں گے۔ لیکن آپ ذرہ برابر اس کا فکر نہ فرمائیں۔ اور پیٹ کے درد کا میں نے حال انہیں تفصیل سے لکھ دیا ہے۔ اور ایسی تفصیل کہ پڑھنے کے بعد دو گھنٹے تک وہ بیٹھے رہیں گے، اٹھ نہیں سکیں گے۔ بہر حال آپ فکر نہ فرمائیں اور معاف فرما دیں۔

آپ کے احوال کسی سے لکھواتے رہیں۔آپ نے لکھا کہ بھروچ والے مولوی صاحب آئے تھے اور اگلے ہی دن آئے تھے، اور انہوں نے تقریر بھی کی تھی۔اور اس سے ماماجی دھرمپور والے بہت افسوس فرما رہے تھے۔ان سے عرض کر دیں کہ افسوس کیوں کر رہے ہیں؟ امید رکھیں۔وہ وقت بھی آئے گا کہ مجھ جیسے نالائق اور بدکار، بدعمل عالم بھی آپ جیسے بڑوں کے گھر کے سامنے تقریر کریں گے،ان شاءاللہ۔

میری طبیعت الحمد للہ بہت اچھی ہے۔دعا فرمائیں۔اللہ تعالی ہمیں عالم، قاری، حافظ، عالم باعمل بنائے اور دین اسلام کی تبلیغ کی توفیق عطا فرمائے۔پرسان احوال سے سلام مسنون۔

آپ کا فرزند محمد

والسلام

ہم دونوں بھائیوں کی طرف سے نانی ماں، چھوٹی خالہ، نانا ماسی،عبدالرحیم، یوسف، سب کو ہماری طرف سے سلام دعا۔

از راندیر محمد بھورات

....

ترجمہ از گجراتی

محترمہ والدہ صاحبہ،اور تمام بھائی اور بہنیں اور ہمشیرہ گان۔اللہ تبارک وتعالی سب کو خوش وخرم رکھے۔آمین۔

نانی نرولی سے آپ کا فرزند یوسف عرض پرداز ہے کہ یہاں پر ہم سب بعافیت ہیں۔

اور دوسری بات یہ کہ مؤرخہ ۱۹۵۶/۲/۳ میں گاؤں سے باہر،بس پر چڑھنے والے آنے والی بارات پر لوٹ پڑی اور بہت سی خواتین کے زیورات لوٹ لئے گئے۔دعا فرمائیں اللہ تعالی ہر طرح کی آفات سے ہم سب کو بچائے۔

اور تیسرا یہ کہ امسال جوار کی پیداوار الحمدللہ بہت اچھی آئی ہے۔ اور اس کے علاوہ کھیت میں تمام چیزیں برابر ٹھیک سے جا رہی ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالی خیر و برکت نازل فرمائے۔

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۹۵۶/۲/۳ء

محترمہ والدہ صاحبہ اور دیگر، اللہ تبارک وتعالی سب کو بعافیت رکھے۔

آپ کے فرزند یوسف کی طرف سے بعد سلام مسنون ہم سب بخیریت ہیں اور مؤرخہ ۱۹۵۶/۲/۳ کی رات ہمارے گاؤں کے قریب لوٹ مار ہوئی اور بہت سی خواتین کے زیورات لوٹ لئے گئے۔ دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالی آفات سے بچائے۔ اور جوار گھر میں پہنچ گئی ہے۔ پیداوار اچھی ہے۔ کھیتی باڑی بہت عمدہ ہے۔ اللہ تعالی برکت فرماوے۔

فقط والسلام

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۹۵۶/۸/۳۰ء

از محمد آزاد بنام نانا جان

محترم نانا جان، نانی ماں، چھوٹی خالہ، نانا ماسی، تمام خالائیں، بھائی بہن، اللہ سب کو سلامت رکھے۔

دیوبند سے نادان ابن شادان محمد آزاد کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آج کل دنیا میں خالص گھی بہت کم ملتا ہے۔ زیادہ تر استعمال ڈالڈا ویجی ٹیبل گھی کا ہے۔ اس میں ایک ساؤنامی گھی آتا ہے۔ اسی طرح میری طبیعت لڑکوں میں، بچوں کی ماں

کے بغیر اسی طرح ڈالڈا جیسی ہے۔ ہاں، آپ کی مدد ہوگی اور دعا ہوگی تو ہوسکتا ہے کہ ڈالڈا کے بجائے اصلی گھی کی طرح ہوسکتی ہے۔

اچھا، اب تو امتحان نزدیک آگیا ہے، لیکن زندگی کا ایک بہت بڑا امتحان دینا ہے۔ معلوم نہیں کب آتا ہے؟ جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ابھی دو سال باقی ہیں۔ خیر۔ کتابوں کا امتحان تو پاس کرلیں گے، لیکن وہ اصلی امتحان جس کا میں منتظر ہوں، جس کا انتظار کرتے کرتے میں تھک گیا ہوں، اللہ کو معلوم کہ وہ کب آتا ہے اور کیسے گزرے گی۔ اس امتحان کے لئے بطور خاص دعاؤں کی گزارش ہے۔ ضرور دعا فرماتے رہیں۔

حافظ صاحب اگر پندرہ روپے میں دو کتابیں دے رہے ہیں تو منگوا لیجئے۔ ہمارے وہاں آنے کے بعد الف سے لے کر والسلام تک کا حساب ہم کرلیں گے اور زندگی کے کھاتہ میں اسے جمع کرلیں گے۔ سمجھ گئے؟ اور ترکیسر والے مولانا صاحب جو کتاب دیں گے، تو وہ مولانا صاحب تو مجنگا جارہے ہیں، اس لئے حافظ صاحب سے کہیں کہ اگر منگوالیں تو کسی کو نہ دیں، بلکہ ہمیں خبر کردیجئے، ہم لیں گے ان شاء اللہ۔

بڑی اماں سب کچھ بتا کر گئی ہیں، اس کا انتظار کرتے کرتے تو میری بائیں آنکھ سے پانی ٹپک جائے گا۔ خیر۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ ابھی دو تین سال انتظار کرنا ہوگا۔ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ آپ ہندوستان ہی میں کوئی جگہ تلاش فرمالیں، تو کل ہم آپ کو بتا دیں۔ دیکھئے، اگر آپ کو دیکھنا ہی ہو تو یہ خط ملتے ہی تحریک شروع کردیجئے کہ ہانڈی رکھنے کی دیر ہوتی ہے، اس کے بعد چاول دھونے، پانی میں پڑا رہنے دیں، پھر چولہے پر رکھیں، پکائیں، اس کے بعد اچھی طرح پکنے دیں، پھر نکال کر دسترخوان پر لائیں۔

ان سب میں کچھ نہیں، تو رمضان ماہ مبارک آجائے گا، تب میں آنے والا ہوں، اور اس وقت نرم نرم گدّے پر بیٹھ کر میں پڑھ لوں گا ان شاء اللہ۔

میرے ابّا کا خط تو نہیں ملا، البتہ ہمشیرہ، گوری بائی کا خط ملا تھا۔ سب بخیر ہیں، سب کو

سلام لکھا ہے۔ گزشتہ کل ہی ہمشیرہ کے خط کا جواب دے دیا۔ یہاں تو خط ملتے ہی فوراً جواب جا تا ہے۔ ہاں ، الٹ سلٹ باتیں ہوں ، تو پھر مجبوراً جواب جلدی نہیں لکھا جا سکتا۔

حاجی حضرات حج کی سعادت حاصل کر کے آ گئے۔ کھجوراور زم زم بھی آیا ہوگا۔ ہمیں کون یاد کرے گا ؟ البتہ بندہ کے نام تھوڑا سا زم زم ایک چھوٹی سی شیشی میں ، پوری نہ سہی تو آدھی شیشی اور کھجور ازار بند میں چھپا کر میرے لئے رکھ لیں ۔ اللہ آپ کا بھلا کرے۔

نانی نرولی میں حاجی یوسف پٹیل رنگون والا کو ہماری طرف سے سلام اور مبارکباد اور گزارش دعا۔

ہاں ایک مسئلہ پوچھنا ہے کہ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اگر تازہ بیاہی گائے یا بھینس کا دودھ آئے اور اسے جما کر ٹکڑے بنانے ہوں تو کیا ترکیب ہے؟ کتابوں کے حوالہ کے ساتھ سوچ سمجھ کر اس کا جواب دیں ۔ یہاں فی الحال بھینسوں کی تجارت زوروں پر ہے۔ خالاؤں کے گھر سے سیر ، دوسیر دودھ آتا ہی ہے، اب جمانے کا ارادہ ہے۔ آپ کھانے کے لئے تشریف لے آیئے۔

فی الحال تو الحمدللہ سب کچھ بخیر ہے۔ دنیا اور بال بچوں کے جھگڑوں میں پھنسنے کے بعد کے لئے آپ کی خدمت میں رہ کر سبق لینا پڑے گا، جیسی آپ کی رائے اسی کے مطابق کام چلائیں گے، وہ دن تو آئیں۔

آج کل اس طرف بارش نہیں۔ آپ کے یہاں کھیتی باڑی کس طرح ہے، ضرور لکھیں۔ ہمارے پرسان احوال سے سلام ۔ ہمارے رفقاء کی طرف سے سلام۔ میں بڑا بے ادب واقع ہوا ہوں ۔ اس کی تمام حرکتیں اور تحریروں کو معافی کے کھاتہ میں ڈالنے کی درخواست۔

خدا حافظ

محمد آزاد افریقی

والسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ از گجراتی

خط بلا تاریخ

از راندیر

مکرم محترم پیارے ابا جی، چھوٹی خالہ، جی خالہ، بھائی گورا۔اللہ تعالیٰ سب کو خوش رکھے۔

راندیر سے ناچیز عبد الرحیم عرض پرداز ہے کہ میرا آج مدرسہ میں داخلہ ہوگیا ہے۔لیکن تھوڑی مدت تک تکلیف اٹھانی پڑے گی،اس لئے کہ کل تو مدرسہ کی طرف سے کھانا نہیں ملا تھا اور آج صبح چائے بھی مدرسہ کی طرف سے نہیں ملی،آج دوپہر سے کھانا شروع ہوگا۔اور مدرسہ میں قیام کی اجازت ملی،مگر بورڈنگ میں نہیں۔

خیر، گزشتہ کل سوا چار روپے کے میں نے رسی والے جوتے خریدے اور دال بھاجی، کیم سے سورت تک کا ٹکٹ اور اسٹیشن سے رکشہ کے آٹھ آنے ادا کئے۔اور پھر راندیر کا ٹکٹ لیا۔اب میرے پاس جیب خرچ کے صرف چھ روپے رہ گئے ہیں۔آپ دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اساتذہ کے دل میں رحم ڈالے اور زیادہ تکلیف کا مجھے سامنا نہ ہو۔

گورا موٹا کو بہت بہت سلام اور آئندہ جمعرات کی شام کو انہیں ضرور بھیجئے۔اور ابا جی کی طبیعت کیسی ہے، یہ ضرور لکھیں۔اور خط کے جواب کا انتظار رہے گا۔

سب کو دعا سلام۔

آپ کا فرزند عبد الرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

محترم اباجی، نانی ماں، چھوٹی خالہ، یوسف، ماموں جی، بہن زلیخا، اللہ تعالی سب کو خوش رکھے۔

راندیر سے آپ کا فرزند عبدالرحیم، حسن بھیا اور بھیا اسماعیل سب کی طرف سے سلام مسنون عرض ہے۔

اس خط کی اس وقت ضرورت نہیں تھی، لیکن ایک ماہ پورا ہونے جارہا ہے، اس لئے برائے مہربانی جیب خرچ کے پیسے بھیجنے کی ضرورت ہے۔

مجھے یہاں آئے ہوئے دس دن سے زیادہ ہوگئے اور آپ کا صرف ایک کارڈ ملا ہے۔ میں گھر سے باہر ہوں، اس لئے گاہے بگاہے خط تحریر فرماتے رہیں، بالخصوص میرے اس خط کا جواب ضرور لکھوائیں۔

اگرچہ معلوم ہے کہ کاشتکاروں کی مشغولیت زیادہ ہوتی ہے، مگر خط کے لکھوانے میں چند لمحے خرچ ہوں گے اور تین پیسے کارڈ کے خرچ ہوں گے۔

سب کو دعا سلام۔ بھائی یوسف کی طبیعت کیسی ہے؟ اور اس کے کتنے پارے ہوئے؟ وہ ضرور لکھیں۔ اور بھائی غلام محمد سے سلام عرض ہے۔ اور یہ بھی کہ میرے خط کا جواب ضرور لکھیں۔

....

ترجمہ از گجراتی

بلاتاریخ

محترم عزیز بھائی یوسف، چھوٹی خالہ، اباجی، اللہ تعالی سب کو خوش وخرم رکھے اور نیک ہدایت دے۔ ایسی میری دعا ہے۔

راندیر سے عبدالرحیم عرض گزار ہے کہ میں یہاں بخیریت ہوں، امید ہے کہ آپ بھی بخیریت ہوں گے۔

بہت دن ہو گئے میں آپ کو خط نہ لکھ سکا، معاف کیجئے۔اور فاؤنٹن پین کی مجھے سخت ضرورت ہے،تو حسن بھیا کے ساتھ بھجوادیں۔اِس وقت یہی عرض ہے۔دوسرا خط ان شاء اللہ میں تفصیل سے لکھوں گا۔

مریم خالہ کے غلام محمد کو سلام اور ساتھ والا دوسرا رقعہ ایوب احمد ڈیسائی کو پہنچا دیں۔

عبدالرحیم

والسلام

....

ترجمہ از گجراتی

بلا تاریخ

محترم پیارے اباجی، چھوٹی خالہ، غلام محمد اور تمام خالائیں۔اللہ تعالی سب کو خوش رکھے اور آفات اور بیماریوں سے سب کو محفوظ رکھے۔ایسی رات دن میری دعا ہے۔اللہ تعالی قبول کرے۔

راندیر سے عبدالرحیم عرض گزار ہے کہ میں یہاں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت کا طالب ہوں۔

آپ نے بھائی غلام محمد کے متعلق اب تک کچھ تحریر نہیں فرمایا۔نانا اباجی کی طبیعت کیسی ہے؟ یہ ضرور لکھیں۔

میرے نام ساؤتھ افریقہ سے ایک خط آیا ہے جو میں بھیج رہا ہوں۔سب کی خیریت کے احوال ضرور لکھیں اور سوتے وقت میرے لئے بہت اہتمام سے خوب دعا فرماتے رہیں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۲۲/۱/۱۹۵۷ء

از جامعہ حسینیہ راندیر

بنام نانا جان جناب محمد ڈیسائی صاحب،

السلام علیکم،

گزشتہ کل آپ کا نواسہ حسن یہاں سے گھر شاید پہنچا ہوگا۔کئی دنوں سے طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور وہ ڈاکٹر کے یہاں بھی نہیں جا سکے۔اور افریقہ سے منی آرڈر آیا تھا،اُس کو کیش کرانا تھا،اس لئے شاید وہ گھر پہنچے ہوں۔تو طبیعت ٹھیک ہونے پر ان کو مدرسہ میں واپس پہنچا دیں۔

اور افریقہ والوں کو اپنی طرف سے لکھ دیں کہ براہ راست طلبہ کو وہ پیسے نہ بھیجیں۔ ہفتہ میں چار روپیے دفتر سے وہ لیتے ہیں،اور دودھ، کپڑوں کی دھلائی وغیرہ کے الگ سے لیتے ہیں،اتنے کافی ہیں۔

فقط والسلام

اسماعیل ملا

....

ترجمہ از گجراتی

محترم پیارے ابا جی، ماں صاحبہ، چھوٹی، یوسف ،غلام احمد، اللہ تعالی سب کو بخیر و عافیت رکھے۔

بعد سلام مسنون، عرض ہے کہ میں بہت خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت کا خدا سے طالب ہوں۔آپ کا خط ملا، بڑی خوشی ہوئی۔

ماں! ہر نماز کے بعد میرے لئے اہتمام سے دعا کی درخواست ہے۔ ماں! آپ نے

تحریر فرمایا کہ ابا جی اب چلنے پھرنے لگے ہیں، یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔میں روزانہ ایک پارہ پڑھ کر ابا جی اور آپ کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں۔اللہ تعالی قبول فرمائے۔

ماں! آپ بالکل فکر نہ کریں۔اللہ بہت بڑا ہے۔نانا ابا جی کی خیریت ضرور لکھتے رہیں۔

فقط والسلام

....

ترجمہ از گجراتی

عزیز بھائی غلام احمد، اناں ماں، بی بی، اللہ تعالی سب کو خوش رکھے۔ایسی میری دعا ہے۔

بھائی، آپ فرماتے تھے کہ میں خط لکھتا رہوں گا، مگر آپ نے تو اب تک ایک خط بھی نہیں لکھا، اس لئے تکلیف اٹھا کر برائے مہربانی خط لکھتے رہیں۔اور آپ سورت کب آؤ گے؟ جب آپ کا آنا ہو تو گھر سے اچار لیتے آئیں۔میری والدہ سے عرض کر دیں۔اور نانا ابا جی کی خیریت لکھتے رہیں۔بھائی یوسف، چھوٹا، بھائی، سب کو دعا سلام۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، یوسف، اللہ تعالی سب کو خوش رکھے۔

راندیر سے عبدالرحیم عرض گزار ہے، نیز غلام احمد بھی، کہ ہم آپ کی دعا سے بخیریت ہیں۔غلام احمد کو مدرسہ میں داخلہ دلوا دیا ہے اور وہ اچھی طرح اپنے اسباق یاد کرتے ہیں۔دعا فرماتے رہیں۔نانا جان کی طبیعت اب کیسی ہے؟ نیز حسن بھیا کا دیوبند کا پتہ مجھے بھیج دیں تا کہ اگر افریقہ کی ڈاک آئے تو میں انہیں بھیج سکوں۔

اور میں نے اپنا حساب پشت پر لکھا ہے:

ایک روپیہ	نرولی سے سورت
بارہ آنے	سورت سے راندیر رکشہ کے
بارہ آنے	نوٹ بک کے لئے
چار آنے	سورت میں کھانے کے
آٹھ آنے	حجرہ کا تالا خریدا

کل ملا کر تین روپے چار آنے ہوئے۔

اور مریم خالہ سے کہہ دیں کہ غلام احمد کے پاس صرف دو روپیے اور چھ آنے بچ گئے ہیں اور انہیں فاؤنٹین پین خریدنی ہے، اس لئے پیسے بھیج دیں۔ نیز ان کا پائجامہ بھی پھٹ گیا ہے، کسی کے ساتھ ان کا پائجامہ بھیج دیں۔ اور غلام احمد کے پیسے میرے پاس ہی ہیں، اس نے رکھوائے ہیں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۷/۶/۱۹۵۷ء

محترم نانا جان،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون آج آپ کا خط مؤرخہ ۱۳/۶/۵۷ء پانچ دن میں ملا۔ حالات معلوم ہوئے۔ مرحومہ والدہ صاحبہ کے وصال کی دل دوز خبر پڑھی۔ اللہ تبارک وتعالی انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے اور تمام اقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آپ سب کو میری طبیعت کے متعلق یقیناً فکر ہوگا، جو دیو بند آنے سے پہلے سورت

ہی سے خراب تھی۔ یہاں آنے کے بعد علاج کیا۔طبیعت ٹھیک ہوگئی،لیکن اس کے دس دن کے بعد اچانک دل میں درد شروع ہوا، جو جگر تک پہنچ گیا۔اس کے بعد سے مسلسل سات دن سے بخار آرہا ہے اور بہت تیز بخار ہو جاتا ہے۔چند روز علاج کیا مگر اس کے بعد علاج کے پیسے نہ ہونے کی وجہ سے دوا علاج موقوف کرنا پڑا۔

نرولی سے روانہ ہونے کو آج ایک ماہ،سات دن ہورہے ہیں۔ یہاں پہنچ کر میں نے والد محترم کو خط لکھا تھا،اب تک کوئی جواب نہیں۔اور صرف پیسوں کی تنگی کی بناء پر علاج موقوف کرنا پڑا۔ دوستوں سے بیس روپیے تقریباً ادھار لئے،مگر اب اس کی بھی ہمت نہیں کہ ادھار لے کر پھر میں کہاں سے ادائیگی کرسکوں گا۔اور اب تو پیسوں کے متعلق ناٹال بھی ایک حرف لکھنے کا ارادہ نہیں کہ بچپن سے دکھ اور مصیبت میں رہیں،اس پر مصیبت بر مصیبت مزید۔

یہاں پر فی الحال ایک وباء چل رہی ہے۔ممبئ، دلّی، مرادآباد، بریلی،سہارنپور، دیوبند، ہر جگہ لوگ بیمار ہیں۔اس کا نام influenza ہے۔میں بھی اس کا شکار ہوں۔ اللہ تعالی بہتر کرے۔

آج خط لکھنے کی بھی طاقت نہیں تھی۔ جان پر زبردستی کر کے قلم چلا رہا ہوں۔اور یہ تفصیل میں آپ کو لکھنا نہیں چاہتا تھا،لیکن چونکہ آپ نے پوچھا ہے،اس لئے جواب دینا میرے لئے ضروری ہوگیا۔اور اس لئے بھی بتا دینا ضروری سمجھا کہ آگے اللہ کو کیا منظور ہے معلوم نہیں۔اسی وجہ سے یہ تفصیل آپ کو لکھی ہے۔

یہ وبا، بیماری اس قدر پھیل رہی ہے کہ شاید مدرسہ بند ہو کر تعطیل ہو جائے۔اس طرح کی افواہیں چل رہی ہیں۔اللہ تعالی کو بہتر معلوم ہے۔

لکھا نہیں جاتا، پھر بھی قلم کو گھسیٹ رہا ہوں۔میرے متعلق آپ فکر نہ کریں، بلکہ دعا فرماتے رہیں۔اور سب کو دعا سلام۔ بڑی کو بھی سلام۔

خدا حافظ

آپ کا محمد بھورات

والسلام

اور ہاں، آپ سب میں سے کوئی بھی ناٹال میرے اس حال کے متعلق ایک لفظ بھی نہ لکھیں۔ اگر آپ نے لکھا تو یوں سمجھ لے کہ ایک مرنے والے کی وصیت کے خلاف ہم نے کیا۔

میرا دل اس وقت بھر آیا اور کسی پل مجھے چین نہیں کہ اب میں کیا کروں۔ مجھے کچھ پتہ نہیں۔ میرے رفقاء میرا یہ حال دیکھ کر تعجب کرتے ہیں، مگر قدرت بھی کیسی رنگین ہے کہ مرے ہوئے کو اور مارا جاتا ہے۔ اور مرے ہوئے پر اور مصائب کے پہاڑ ٹوٹتے ہیں۔ اتنے سارے اقرباء کے باوجود دنیا کیوں مجھے تاریک معلوم ہوتی ہے؟ کیوں اسی لئے میری پیدائش ہوئی تھی؟ لیکن جب یہ خیال آتا ہے کہ گنہگار ہی پر دکھ اور مصیبت ڈالی جاتی ہے۔ اور گنہگار کو دنیا ہی میں سزا ہو جائے اور اس کے بعد آخرت میں معافی مل جائے۔ یہ سوچ کر دل کو اطمینان ہوتا ہے۔

میں نے یہ سارا صرف دل لگی میں نہیں لکھا۔ جیسا میں نے پہلے عرض کیا کہ ایک حرف بھی ناٹال میرے حال کے متعلق نہ لکھا جائے، ورنہ محشر میں اس کا حساب دینا ہوگا۔ یہ تو آپ کے پوچھنے پر میں نے اپنے دل اور طبیعت کا حال لکھا ہے۔ بس ایک چیز میرے لئے ضرور کریں کہ میرے لئے دعائے خیر ضرور فرماتے رہیں۔

اب تو سر درد بڑھ رہا ہے کہ نیچے دیکھ کر مجھے لکھنا پڑا۔ ہو سکے تو اس کا جواب لکھیں۔ ہماری پیاری چھوٹی خالہ کو بہت بہت سلام۔

خدا حافظ

راقم

گورو محمد

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۹۵۷/۶/۲۰

نانا جان کے نام

از محمد قاسم بھورات آزاد

ٹھکانہ آزاد ہاؤس

مقام آباد نگر

ضلع ناشاد نگر

سدا نیک نام پیارے نانا جان، نانی ماں، پیاری چھوٹی خالہ، نانا ماسی، یوسف، رشتہ داروں، پیاروں، سلامت رہو۔ نانی نرولی۔

کھٹ پٹ نگر سے جھٹ پٹ آزاد کے سلام پڑھو۔

بعد سلام میں خوشی اور موج کی دنیا میں مست اور منہمک رہ کر آپ کے حق میں دعا گو ہوں۔

دو پہر گیارہ بجے مدرسہ سے فارغ ہو کر جب آیا تو کھانا لینے کے لئے گیا اور کھانا لا کر عبدالحق کے ساتھ کھانا کھایا اور پھر برتن مانجھنے لگا، اس لئے کہ میری باری تھی۔ پسند ناپسند کھا کر برتن مانجھ رہا تھا اور جسم سے پسینہ اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

اتنے میں ٹخ ٹخ پیر ٹھوکتا ہوا پوسٹ مین میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا، پوچھتا ہے محمد بھورات کون؟ میں نے جواب دیا کہ میں خود۔ کیوں، مجھے بھول گئے؟ وہ مجھے دیکھتا ہی رہ گیا جیسا کہ وہ کھلی آنکھوں کھڑے کھڑے بے ہوش ہو گیا ہو۔ خیر۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے ایک لفافہ دیا۔ چونکہ میں سمجھ گیا کہ آپ لوگوں کے خطوط ہوں گے تو برتن چھوڑ کر کے خطوط پڑھنے لگا۔ حالات پڑھ کر بہت خوشی ہوئی، اسی طرح خطوط لکھتے رہیں۔

جی ہاں، ہنگامے تو بہت ہیں، لیکن فی الحال یہاں کچھ نہیں۔ آگے ۱۹۵۷ء آ رہا ہے۔

اللہ بہتر فرمائے اور جان مال کی سلامتی عطا فرمائے۔آمین۔

البتہ یہاں بارش کی وجہ سے بہت نقصان ہو رہا ہے۔ بہت سارے مکانات کی دیواریں گر گئیں اور کاشت کاروں کا بڑا نقصان ہوا۔کھیتی ساری پانی میں بہہ گئی۔

بھائی حسن کی طرف سے خط نہیں آیا۔خط لکھا تھا، جواب نہیں ملا۔شاید امتحان میں مصروف ہوگا۔اس کی اور میری، ہم سب کی بہتری کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

اگر خط کا جواب نہ ملے تو فکر نہ کریں کہ یہ تو افریقہ والوں کی معمولی عادت ہے کہ وہاں جا کر انڈیا کے غریبوں کو بھول جاتے ہیں، آرام میں کچھ یاد نہیں رہتا ہے۔ چاہے پیچھے اولاد دکھی ہوں۔دنیا کی محبت میں مشغول ہو کر مال و دولت کے بڑھانے کی فکر میں مشغول رہتے ہیں۔

لیکن ہاں، میں گیا تھا تو میری پیاری چھوٹی خالہ کو بالکل نہیں بھولا، ہمیشہ یاد کرتا رہا۔ خطوط برابر، دھن دھنا دھن لکھتا رہا کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ افریقہ جا کر بھول گئے۔اللہ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے۔کیا یہ صحیح ہے؟

ہمشیرہ امینہ، گوری بائی اور موٹا ماں سب کے نام ایک مشترک خط لکھا تھا۔اللہ تعالی سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور سیدھے سادے، سادہ جواب کی توفیق دے۔

چینی ماما کے مولانا ٹھیک ہیں۔جس دن آپ کا خط ملا، اسی دن انہوں نے ترکیسر اپنے ماموں کو خط لکھا تھا اور کھا پی کر مزہ میں ہیں۔

نانا جان! ایک بات میں کہہ سکتا ہوں؟ وہ یہ کہ میں اب بڑا ہو گیا، اور کتنا بڑا؟ بہوت بڑا۔اتنا کہ اب اکیلے رہنا پسند نہیں۔اندھیری رات میں اکیلے اکیلے ڈر بھی لگتا ہے۔ڈاکٹر پارکے یہاں میں گیا تھا، تو اس نے بتایا تھا کہ اس کی ایک ہی دوا ہے، اور وہ یہ ہے۔۔۔۔ آپ سمجھ گئے؟ اب کہئے کیا ارادہ ہے؟ میں آجاؤں؟

میرے لائق خدمت ہو تو تحریر فرماتے رہیں، بے ادبی کی معافی چاہتا ہوں۔اور میری، پوتے کی رگ کو آزاد کریں گے اور جلدی جواب دیں گے۔بہت انتظار کروں گا۔

یہاں سے، تمام رفقاء کی طرف سے سلام۔ فی امان اللہ۔

راقم السطور محمد آزاد افریقی

والسلام

....

ترجمہ از گجراتی

پیاری نانا ماسی، نانا جان، نانی جان، چھوٹی خالہ، سلامت رہیں۔

آپ کا خط ملا۔ فی الحال سہ ماہی امتحان کا فکر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور اردو ادیب کا امتحان بھی دینا ہے جس کا مدرسہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اپنے طور پر محنت کر کے مدرسہ سے باہر اسکول میں امتحان دیا جائے گا۔ وہ اسکول بھی نزدیک ہے۔ اس کے لئے بھی دعا کی درخواست۔ خط نہ ملنے پر فکر نہ فرمائیں، یہ تو پرانی ہماری عادت ہے، کوئی نئی چیز نہیں۔

الحمد للہ دن اچھے گزر رہے ہیں۔ امید ہے کہ ہمیشہ دن اچھے ہی گزرے۔ آمین۔

خطوط لکھتے رہیں۔ اس وقت رات گیارہ بج گئے۔ اور کافی رات گزر چکی ہے۔ صبح سبق میں اونگھتا نہ رہوں، اس لئے مجھے جلدی سونا ہے اور آپ بھی آرام فرمائیں۔

محمد آزاد افریقی

والسلام

....

ترجمہ از گجراتی

۲/۹/۱۹۵۷ء

محترم میرے ابا جی، چھوٹی خالہ اور دیگر، اللہ تعالی سب کو خوش وخرم رکھے۔ ایسی میری دعا ہے۔

از راندیر عبد الرحیم، حسن بھیا کی طرف سے بعد سلام مسنون عرض ہے کہ آپ کا خط

ملا۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ پہلی تاریخ تک جیب خرچ بھیج دیں گے، تو ماں! پیسے تو اب تک نہیں پہنچے اور یہاں جیب خالی ہے۔

اور اس سے پہلے آپ نے ۲۹؍جون کو پیسے بھیجے تھے، اس طرح دو ماہ ہو گئے۔ اور ایک ماہ کے پیسے اب تک نہیں پہنچے، اس لئے جلد از جلد دس روپے کسی طرح بھجوا دیں۔

امتحان ختم ہو گیا ہے، مگر نمبرات اور نتیجہ کا اب تک اعلان نہیں ہوا، اس لئے اس کے متعلق دوسرے خط میں تفصیل لکھوں گا۔

ناچیز عبدالرحیم کی طرف سے سب کو دعا سلام

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۱؍۶؍۱۹۵۸ء

از دیوبند

عبدالحق سورتی

برج شمالی

دیوبند

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، اللہ تعالی سب کو خیر و عافیت سے رکھے۔ دیوبند سے عبدالحق آپ کی خیریت کے لئے دعا گو ہے، اور اپنی خیریت کے لئے دعا چاہتا ہے۔

میں اتوار کو یہاں واپس آیا ہوں۔ بھائی گورا کا خط ترکیسر ملا تھا، لیکن خط نہ ملنے کی وجہ سے میں شہر نرولی آ نہ سکا۔ بھائی وہاں مزہ میں ہے، اور یہاں بھی سب کو خطوط ملتے رہتے ہیں۔ امتحان کا نتیجہ مل گیا، نمبرات اچھے حاصل کئے ہیں۔ اس نالائق، غریب، ناچیز کے لائق جو خدمت ہو تو تحریر فرماتے رہیں اور دعا میں یاد فرماتے رہیں۔ قدم قدم پر بھائی گورا کی کمی معلوم ہوتی ہے، دیوبند کے در و دیوار یاد کر رہے ہیں، اور ہر کوئی پوچھتا ہے اور میں بھی جی

بھر کر تفاصیل بتاتا رہتا ہوں۔

آپ سب کی خیریت کے احوال تحریر فرماتے رہیں۔تمام خالاؤں کو ہماری طرف سے سلام۔کٹھور فاطمہ خالہ کو خط لکھیں ،انہیں بھی ہمارا سلام۔

ناچیز عبدالحق

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۹۵۹/۵/۲ء، سنیچر

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، یوسف، اللہ تعالی سب کو خوش وخرم رکھے۔

بعد سلام مسنون میں خیریت سے ہوں اور اچھی طرح محنت سے پڑھ رہا ہوں۔دعا کیجئے اللہ تعالی علم نافع عطا فرمائے۔

چھوٹی خالہ،آپ کا مجھے بہت ہی زیادہ فکر ہو رہا ہے۔اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ وہ فوراً ہی کسی سے لکھوا دیجئے۔ نیز غلام احمد کی طبیعت کیسی ہے؟ مولانا صاحب مدرسہ میں مجھے پوچھ رہے تھے۔اس لئے اس کی طبیعت کا حال ضرور لکھیں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۹۵۹/۵/۱۱ء

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، بھائی یوسف، حق تعالی شانہ تمام خالاؤں، خالہ زاد بھائی بہنوں کو خوش وخرم رکھے۔

آپ کی دعا کی برکت سے میں بخیریت ہوں، اور آپ کی خیریت کا پنج وقتہ نمازوں

کے بعد دعا گو اور دعا کا طالب ہوں۔

چھوٹی خالہ! بہت ہی افسوس ہوا کہ گزشتہ کل جمعہ کی دن سورت آپ تشریف لائے اور مجھے اطلاع نہیں دی، اس کا مجھے بہت ہی افسوس ہوا۔ کہ آپ راندیر کے قریب تک پہنچے اور مجھے اطلاع نہیں دی، اس کا مجھے بہت افسوس ہے۔ اور مجھے پہلے سے آپ کی طبیعت کے متعلق، بیماری کے متعلق فکر تھا۔ اور میرے کسی خط کا جواب بھی نہیں آیا اور یہاں قریب پہنچ کر آپ کے سورت آنے کی اطلاع نہیں ملی، اس لئے مجھے بہت ہی افسوس ہے۔

مولانا سعید صاحب مجھے روزانہ پوچھتے رہتے ہیں کہ غلام احمد کا کوئی خط آیا یا نہیں؟ اور اس کا واپس مدرسہ میں آنے کا ارادہ ہے یا نہیں؟ اس لئے غلام احمد کی طبیعت کا حال ضرور لکھیں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۲۹/۷/۱۹۵۹ء

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، یوسف، اللہ تعالی بعافیت رکھے۔

راندیر سے عبد الرحیم عرض پرداز ہے کہ احقر اور غلام احمد دونوں خیریت سے ہیں۔ امید ہے کہ آپ سب بخیر ہوں گے۔ اور آپ نے تین روپیے بھجوائے تھے، وہ اسماعیل نے پہنچا دئے۔ مگر میری ران اور پیٹ کے بیچ میں داہنے پیر میں کوئی دنبل نکلا ہے جس کی وجہ سے میں سخت بیمار رہا، اور پانچ چھ دن کلاس میں نہ جا سکا اور بخار بھی آتا رہا۔ اور پرسوں سے پھر کلاس میں جانا شروع کیا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالی راحت دے۔

افریقہ سے کسی کا خط آیا یا نہیں؟ دو ہفتہ میں ہمارا امتحان شروع ہوگا، دعا کی

درخواست ہے۔

فقط والسلام
نالائق عبدالرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

بلا تاریخ

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، اللہ تعالی سب کو عافیت اور سلامتی کے ساتھ رکھے۔

عبدالرحیم اور یوسف راندیر سے عرض گزار ہیں کہ ہم یہاں خیریت سے ہیں، امید ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔آپ نے تیرہ روپیے اور کھانا بھیجا تھا، وہ مل گیا۔ہم دو چار دن میں ان شاء اللہ والدہ صاحبہ پر افریقہ خط لکھیں گے، آپ نے تو شاید لکھ دیا ہو۔

دیگر عرض یہ ہے کہ بھائی غلام احمد کب آنے والے ہیں؟ وہ ضرور ہمیں پیشگی بتا دیں۔اس لئے کہ یہاں اساتذہ پوچھتے رہتے ہیں۔اسی طرح یہاں مولانا صاحب نانا جان کا حال پوچھ رہے تھے کہ ان کی طبیعت اب کیسی ہے۔

فقط والسلام
عبدالرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

محترم نانا جان، نانی ماں، ماں صاحبہ، چھوٹی، یوسف، اللہ تعالی سب کو خوش رکھے۔

الحمدللہ، احقر یہاں بعافیت ہے، امید ہے کہ آپ سب بھی بعافیت ہوں گے۔میری طبیعت یہاں بالکل ٹھیک ہے۔بہت دن سے آپ لوگوں کا کوئی خط نہیں آیا۔امید ہے کہ آپ تکلیف فرما کر خط بھیجتے رہا کریں گے۔دھوبی کے پیسے بھی قرض ہیں، اس کا مطالبہ

ہے،اور فی الحال دودن کی تعطیل ہوگی،مگر میراارادہ گھر آنے کا اس وقت نہیں ہے۔ نیز اس ماہ کے جیب خرچ کی رقم مولانا سعید صاحب کی معرفت آپ بھیج دیں،اور پونک تیار ہو،تو وہ بھی بھیج دیجئے۔حسن بھیا کوسلام۔

احقر عبدالرحیم

بھائی یوسف ، بھائی غلام محمد، چھوٹا،سب کو دعا سلام کہہ دیجئے۔

....

ترجمہ از گجراتی

محترم نانا جان، نانی ماں،اور تمام خالائیں،حق تعالی شانہ سب کوخوش رکھے۔

احقر عبدالرحیم بعد سلام مسنون عرض پرداز ہے کہ میں خیریت سے ہوں۔آپ بھی بعافیت ہوں گے۔

ہم یہاں جمعرات کو بعافیت پہنچ گئے۔اور ماں! آپ نے خط لکھ کرنہیں دیا،اس لئے مجھے ایسی مار پڑی، مجھے اس طرح مارا گیا کہ فوراً ہی لحاف اوڑھ کر میں سو گیا۔پھر بھی ٹھنڈی لگ رہی ہے۔اوراب تک بھی وہی حال ہے۔اس لئے اگر کوئی آنے والا ہوتو کسی کے ساتھ کمبل ضرور بھیج دیں۔

نیز تاخیر سے آنے کی وجہ سے کمرہ میں سے میری جگہ بھی لے لی گئی،اس لئے فی الحال میں حسن بھیا کے پلنگ پرسو رہا ہوں۔دعا کیجئے۔وقت ختم ہو گیا ہے اس لئے معافی چاہتا ہوں۔

عبدالرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، یوسف،اللہ تعالی تمام خالاؤں اور خالہ زاد بھائی بہنوں کو

بعافیت رکھے۔

راندیر سے عبدالرحیم اور غلام احمد کی طرف سے بعد سلام مسنون۔

چھوٹی خالہ! مجھ سے نادانی میں غلطی ہوگئی، مجھے اللہ کے واسطے معاف کردیجئے۔اور آپ کا بھیجا ہوا کھانا مل گیا۔

چھوٹی خالہ! ہم جیسے بھی ہیں، لیکن آپ کا دل تو ہمیشہ ہمارے اندر ہی رہتا ہے۔آپ نے کھانا بھیجا، تکلیف اٹھائی، بہت بہت شکریہ۔ نیز معافی کی مکرر درخواست ہے کہ جو میں نے لکھا، اسے بھی درگزر فرمائیں۔اس لئے کہ خالہ جان، مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوگئی، اس لئے للہ مجھے معاف کردیجئے، میرے حق میں دعائے خیر فرماتے رہئے۔ نیز میں نے چھتری خرید لی ہے، اور اسی میں دونوں بھائی گزارہ کررہے ہیں۔

افریقہ سے کسی کا خط آیا یا نہیں؟ ضرور لکھئے۔دو چار دن میں افریقہ مجھے خط لکھنا ہے۔ نیز آپ کی طبیعت کا حال ضرور لکھیں۔ایک دو دن میں مولانا سعید صاحب پہنچنے والے ہیں اور جلسہ رکھا گیا ہے جس میں مجھے بھی ایک تقریر کرنی ہے۔اور مولانا کو یا صاحب سے عرض کریں کہ ملّا کے بیٹے کے ساتھ بستان العارفین ضرور بھیج دیں۔

نالائق عبدالرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

بنام عبدالرحیم　　　از نانا جان

عزیز فرزند عبدالرحیم، غلام احمد، اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش رکھے۔

نانی نرولی سے آپ کے نانا، چھوٹی خالہ اور یوسف آپ کے لئے دعا گو ہیں اور آپ کی خیریت کے خواہاں ہیں۔

آپ کا خط ملا۔ حالات معلوم ہوئے۔آپ کی تراویح کے متعلق وانکانیر سے تو جواب

آ گیا تھا اور احمد آباد سے یہ جواب آیا کہ پالن پور سے آگے رادھن پور میں جگہ ہے۔اس طرح مجمل تھا، حتمی بات نہیں تھی۔لکھا ہے مطلق کہ جگہ ہے، مگر حتمی طور پر انہوں نے کوئی فیصلہ نہیں لکھا۔

اسماعیل بدات کے ساتھ دو روپیہ ہم نے بھیجے ہیں، وہ مل گئے ہوں گے۔آپ دونوں محبت سے رہیں، اور نانا جان کی طبیعت اب بہتر ہے۔افریقہ کے خط کے ہم منتظر تھے، اس لئے آپ کو خط لکھنے میں تاخیر ہوئی۔فکر نہ کریں۔اب تک بھی افریقہ کا کوئی خط نہیں آیا۔سب کی طرف سے دعا سلام۔

راقم السطور یوسف متالا کی طرف سے دعا سلام۔

فقط والسلام

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۴/۸/ بروز پیر

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، تمام خالائیں، گورا موٹا، غلام احمد، اللہ تعالی سب کو خوش رکھے۔

آج سترہ روپے پہنچے۔اطلاعاً عرض ہے۔دو دن سے میں پڑھنے کے لئے کلاس میں نہیں جا سکتا، اگر چہ بتدریج افاقہ ہو رہا ہے، دوا بھی جاری ہے۔شربت عُنّاب تجویز کیا گیا ہے کہ جس کی قیمت ساڑھے تین روپیہ ہے۔دعا فرمائیں اللہ تعالی شفاء دے۔

مجھے بتایا گیا کہ تین دن سے نانا جان کی طبیعت کافی خراب ہے۔اس کی تفصیل ضرور لکھیں، انتظار رہے گا۔بالخصوص دعا فرمائیں اللہ تعالی اساتذہ کے دل نرم کرے۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۱/۹/۱۹۵۹ء

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، یوسف، غلام احمد، اللہ تعالی سب کو بعافیت رکھے۔

بعد سلام مسنون، آپ لوگوں کی دعاؤں کی برکت سے میں بخیریت یہاں پہنچ گیا۔اور حافظ ماموں کے ساتھ رات کو چپل تلاش کرتے رہے، مگر میری سائز کے نہ مل سکے۔ جمعہ کو ان شاء اللہ سورت جا کر میں خرید لوں گا۔

دوسری عرض یہ ہے کہ میں تاخیر سے پہنچا، اس لئے مولانا سعید صاحب نے میرا کھانا بند کر دیا۔ دعا کیجئے اللہ تعالی ان کے دل میں رحم پیدا فرمائے۔

اور ممانی سے کہہ دیں کہ حافظ ماموں کی طبیعت ٹھیک ہے اور حسن بھیا بھی خیریت سے ہے۔ بارش نرولی کی طرح یہاں بھی ہے۔

آپ کا فرزند عبد الرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۲۳/۹/۱۹۵۹

محترم پیارے نانا ابا جی، چھوٹی خالہ، بھائی یوسف، بڑی، چھوٹی، جھولی، سب کو اللہ سلامت رکھیں۔

از راندیر عبد الرحیم، بعد سلام مسنون عرض ہے کہ اللہ کے فضل و کرم اور آپ کی دعاؤں سے میں بخیریت راندیر پہنچ گیا۔ آپ میری طرف سے بے فکر رہیں لیکن ہمیشہ دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ بالخصوص ابا جی سے عرض کر دیں کہ میرا بالکل فکر نہ کریں۔اور میں نے مولانا صاحب کے ساتھ کتابیں اور پچیس پان بھجوائے تھے، امید ہے کہ مل گئے ہوں گے۔

حسن بھیا میرے دوستوں کے خطوط ضائع کر دیتے ہیں۔ جب وہ نرولی آئیں تو

انہیں کلمہ خیر فرمادیں۔

ابا جی! میں جیسا بھی ہوں، آپ ہی کا بیٹا ہوں۔ میرے لئے ضرور دعا فرماتے رہیں۔ مولانا سعید صاحب آ گئے ہیں، لیکن اب تک مجھے کچھ کہا نہیں۔ حسن بھیا جمعرات کو گھر آئیں گے۔

فقط والسلام عبدالرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۶/۱۲/۱۹۵۹ء

محترم نانا ابا جی، نانی ماں، چھوٹی خالہ، بھائی یوسف، غلام محمد، اللہ تعالی سب کو خوش رکھے۔

بعد سلام مسنون میں بہت خیریت سے ہوں، آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔

آپ کے دست مبارک کا لکھا ہوا گرامی نامہ مولانا سعید صاحب نے مجھے عنایت فرمایا۔ پڑھ کر ایسی خوشی ہوئی کہ آپ کو زندگی بھر ایسی خوشی ہوئی نہیں ہوگی۔

آج امتحان ختم ہو جائے گا، نتیجہ آنے پر میں ان شاء اللہ اطلاع کروں گا۔ مہینہ ختم ہونے پر جیب خرچ بھیجتے رہیں، اس لئے کہ کسی دن شام کا کھانا موافق نہ ہو، اور پیسے نہ ہو، تو بھوکے سو جانا پڑتا ہے۔

حسن بھیا بھی اچھے ہیں۔ آپ نے مولانا سعید صاحب پر جیب خرچ کے لئے کتنی رقم بھیجی ہے، وہ مجھے تحریر فرمادیجئے۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

۱۹۵۹ء

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، تمام خالائیں، خالہ زاد بھائی بہنیں۔ سب کو اللہ سلامتی دے۔
عبدالرحیم اور یوسف اور غلام احمد راندیر سے آپ کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی آپ سب کو بخیریت رکھے۔

آپ نے ممبئی سے جو کارڈ بھیجا تھا، وہ جمعہ کے دن نو بجے ہمیں ملا، اور پڑھتے ہی ہم تینوں اجازت لے کر سورت پہنچے، کہ یہ حضرات ممبئی سے پہنچ کر سورت انتظار کریں گے، مگر اسٹیشن پہنچ کر بڑا افسوس ہوا کہ ملاقات نہ ہوسکی۔ بھائی یوسف نے تو کھانا بھی نہیں کھایا۔ اس کے بعد موسا جی کا عدالت میں کیس سن کر راندیر واپس آ گئے۔

پھر سنیچر کے دن دوبارہ آپ کا خط ملا اور شام کو چار بجے راندیر سے پلنگ لینے کے لئے پہنچے لیکن وہ آدمی کچرا گھر چلا گیا تھا۔ اس کے سیٹھ نے بتایا کہ وہ رات کو گیارہ بجے واپس آئے گا اور اس کا گھر اسٹیشن سے دور ہے۔ اس لئے ہمارے پڑوسی محمود کے چھوٹے بھائی اسماعیل کو اس کے گھر بھیجا، اور اس طرح رات نو بجے پلنگ لے کر ہم راندیر پہنچے۔

لیکن خالہ جان، وہ حلوہ کا کیا ہوا؟ اس کا قصہ تو آپ بھول ہی گئیں۔ اس لئے پھر سورت میں دو دو پیسے کے چناوٹانا لے کر حلوہ سمجھ کر کھالیا۔ کسی آنے والے کے ساتھ میرے کپڑے ضرور بھیج دیں۔ اس لئے کہ پائجامہ گھر رہ گیا ہے۔ وہ بھی بھیج دیں۔ میں کٹھور گیا تھا اور کٹھور میں میں نے تقریر بھی کی تھی، اور فاطمہ خالہ نے مچھلی اور گوشت، بڑا تکلف کیا تھا۔ بالخصوص مچھلی اور اس کے انڈے کا سالن بہت عمدہ بنایا تھا۔ فاطمہ خالہ نرولی آئے تو ضرور ان کی دعوت کیجئے۔ اور گورا موٹا اگر آئے ہوں، تو راندیر ملاقات کے لئے ضرور انہیں بھیجیں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۷/۱/۱۹۶۰ء

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، تمام خالائیں، اور خالہ زاد بھائی بہنیں۔سلامتی عافیت کے ساتھ اللہ آپ سب کو رکھے۔

یوسف اور عبدالرحیم اور غلام احمد راندیر سے آپ سب کے لئے دعا گو ہیں۔اللہ تعالی سب کو خوش وخرم رکھے۔

اسماعیل ڈیسائی سے پیسے لے کر آپ نے دوالانے کے متعلق لکھا ہے، تو ان شاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

ہمارا امتحان شروع ہے۔آج ایک کتاب کا امتحان ہوا ہے، اور ساتھ ہی سر درد اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔اس لئے بمشکل یہ سطور تحریر کر رہا ہوں۔اور امتحان گاہ میں بھی مشکل سے بیٹھ پاتا ہوں۔

ان شاء اللہ تعطیل ہونے پر جمعرات کو ان شاء اللہ گھر پہنچیں گے۔

نانا جان کی طبیعت کا حال ضرور لکھیں۔

سب کو دعا سلام۔مولانا کو یا اور رسول بائی سے بھی دعا سلام۔

فقط والسلام

راقم السطور

یوسف

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۳۱/۳/۱۹۶۰ء

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، خالائیں اور خالہ زاد بھائی بہنیں، اللہ تعالی عافیت اور

سلامتی دے۔

راندیر سے یوسف، عبد الرحیم اور غلام احمد آپ لوگوں کی سلامتی اور عافیت کے طالب اور دعا گو ہیں اور آپ سے دعا چاہتے ہیں۔ نیز لحاف کی تفصیل ضرور لکھیں کہ وہ گھر پر ہے یا نہیں؟ اور فاؤنٹن پین کسی کے ساتھ ضرور بھیجیں۔ اور مکہ شریف میری گھڑی کے متعلق ضرور لکھ دیں اور کریم پیر بھائی آئے، تو ان کے ساتھ مطلوب اشیاء بھیج دیجئے۔

سب کو دعا سلام اور مَلِک کے یہاں سے بھات آیا یا نہیں، یہ ضرور لکھیں اور اناج کی لِسٹ مولانا سرکار صاحب کے یہاں پہنچا دیں۔

فقط والسلام

یوسف

....

ترجمہ از گجراتی

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، اللہ تعالی آپ سب کو عافیت دے۔

عبد الرحیم بعد سلام مسنون عرض پرداز ہے کہ ہم سب بعافیت ہیں اور خیریت سے راندیر پہنچ گئے ہیں۔ اور میرے جوتے نصیر پور والے طالب علم کے ساتھ پہنچ گئے ہیں، وہ کسی کے ساتھ یہاں بھجوا دیں۔ اور اب نانا جان کی طبیعت کا حال لکھیں۔ افریقہ سے یہاں کوئی خط نہیں آیا۔ ہماری کتابیں سب شروع ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالی عالم با عمل بنائے۔

فقط والسلام

عبد الرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۹/۵/۱۹۶۰

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، بڑی، خالائیں اور خالہ زاد بھائی بہنیں۔اللہ سب کو مصائب سے نجات دے اور عافیت وسلامتی دے۔

راندیر سے عبدالرحیم، یوسف، غلام احمد، ہم سب آپ سب کی سلامتی اور عافیت کے طالب ہیں اور ہم سب یہاں بعافیت ہیں۔

خالہ جان! آپ کی طبیعت کا حال ضرور لکھیں کہ کیسی ہے۔منگل کی رات یہاں سخت طوفانی ہوا اور بارش کی وجہ سے سب پریشان ہوگئے تھے۔اور ہم آپ لوگوں کے متعلق فکرمند تھے۔اس لئے رات بھر، دو بجے کے بعد تک بھی اسی فکر میں نیند نہیں آرہی تھی۔اللہ تعالی ہم سب کو ایسے طوفانوں سے اور مصائب سے نجات دے۔

بھائی یوسف کی طبیعت الحمدللہ ٹھیک ہے۔ دوسرے سال کی کتابیں شروع کردی ہیں۔دعا فرمائیں اللہ تعالی کامیاب فرمائے۔

اور وراچھا والے حضرات کا مجھ پر بہت اصرار ہے اور وہ بلاتے رہتے ہیں اگرچہ میں نے انہیں جانے سے ابھی انکار لکھا ہے کہ میں ابھی نہیں آسکتا۔ورسٹھی سے ہمارے چچا لالا کا خط بھی آیا تھا۔مگر مجھے تو جانا نہیں تھا، صرف یوسف جانے والا تھا، مگر مولانا سعید صاحب نے جانے کی اجازت نہیں دی۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۲۰/۶/۱۹۶۰ء

محترم نانا جان، اور خالائیں اور خالہ زاد بھائی بہنیں، اللہ تعالی سب کو خوش وخرم رکھے۔

ہم تینوں، یوسف، عبدالرحیم، غلام احمد یہاں بخیریت ہیں اور آپ سب کی خیریت کے طالب ہیں۔

غلام احمد، اسماعیل اور چھوٹا بھائی آئیں، تو ان کے ساتھ آدھا مَن آم اور اچار تیار ہو تو ضرور بھیجیں۔ اس لئے کہ یہاں رات کو بھوک لگتی ہے، کیوں کہ دو پہر کو تو پیٹ بھر کر کھا لیتے ہیں تو شام کو کھایا نہیں جاتا اور پھر رات دیر سے بھوک ستاتی ہے۔ اناں ماں، مریم خالہ سے بھی عرض کر دیں کہ آم ضرور بھیجیں۔ اور نانا جان کی طبیعت کا حال ضرور لکھیں، ہم تینوں بھائی الحمدللہ بعافیت ہیں۔ فکر نہ کریں۔

دعا گو

یوسف

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۸/۷/۱۹۶۰ء

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، تمام خالائیں، اللہ سب کو خوش رکھے۔

ہم تینوں، یوسف، عبدالرحیم، غلام احمد یہاں بخیریت ہیں۔ آج ہی آپ کا خط ملا مگر اب تک پیسے وصول نہیں ہوئے۔ کیوں کہ وہاں گھر سے چلتے وقت جو کچھ جیب میں تھا وہ یہاں پہنچ کر خرچ ہو گیا، تقریباً جیب خالی ہے۔ ہفتہ بھر تک جیب بالکل خالی رہی، اس کارڈ کے بھی پیسے نہیں تھے۔ آج اسماعیل ڈیسائی سے آٹھ آنے ملے، جب یہ کارڈ لکھا جا رہا ہے۔

سب کو دعا سلام

نالائق یوسف

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۳۰/۹/۱۹۶۰ء

محترم نانا جان، چھوٹی خالہ، اور تمام خالائیں، اور خالہ زاد بھائی اور بہنیں، اللہ تعالی سب کو خوش رکھے۔

راندیر سے عبد الرحیم، یوسف اور غلام احمد عرض پرداز ہیں کہ ہم سب بخیریت ہیں، امید کہ آپ سب بخیر ہوں گے۔

دیگر پانچ چھ دن سے یوسف کے سر میں سر درد ہے۔ جس طرح گھر پر درد ہوتا تھا، اسی طرح سر درد جاری ہے۔ اور فی الحال دوا بھی جاری ہے، مگر کسی طرح کا آرام نہیں۔ پورا دن سر درد رہتا ہے، صرف جتنی دیر نیند آتی ہے، آرام رہتا ہے۔

پھر بھی ایک دن کی بھی کسی سبق کی غیر حاضری اب تک نہیں کی۔ اس لئے کہ یہ تو روز کا مسئلہ ہے۔ جس طرف کا سر درد ہوتا ہے، تو اس کے ساتھ ہی اس سائڈ کی آنکھ میں بھی درد ہوتا ہے۔ اور گولیاں کھانے سے بھی کوئی افاقہ نہیں۔ اس لئے گولیاں کھانا بھی میں موقوف کر رہا ہوں، کیوں کہ وہ نہایت گرم ہیں۔

کوئی آنے والا ہو تو یوسف کے کپڑے اگر درزی نے سی کر دئے ہوں، تو وہ بھی بھیج دیجئے۔

نانا جان کی طبیعت کیسی ہے، وہ ضرور لکھتے رہیں۔ اور بڑے بھائی کی پرمٹ اگر موسالن کی آ گئی ہو، تو ان کا سفر کب ہوگا، وہ ضرور تحریر فرمائیں۔

فقط والسلام

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۴/۱۰/۱۹۶۰ء

عزیز فرزند عبدالرحیم، یوسف، غلام احمد، دوست احباب، اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش وخرم رکھے، علم نافع عطا فرمائے۔

نانا جان، خالائیں سب بخیریت ہیں۔ آپ نے تراویح کے متعلق لکھا، مگر رمضان میں کھانے پینے کی تکلیف رہے گی۔ اس لئے بعض خالاؤں کا مشورہ ہے کہ تراویح کے لئے سفر نہ کریں۔ قریب میں وراچھا والوں سے خط لکھ کر اگر تحقیق کر لیں تو ٹھیک ہے، ورنہ پھر تراویح کے لئے سفر کی ضرورت نہیں۔ دو دن کے بعد ان شاء اللہ جیب خرچ کے پیسے بھیج دئے جائیں گے۔ امید ہے کہ محنت سے آپ لوگ توجہ سے پڑھ رہے ہوں گے۔ یہاں سب کی طرف سے دعا سلام۔

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۲۴/۱۱/۱۹۶۰ء

بنام چھوٹی خالہ اور نانا جان۔

راندیر سے آپ کے بھانجے اسماعیل ڈیسائی (افریقی، مقیم حال اسٹینگر مدرس حفظ) عرض پرداز ہے کہ آپ کا خط ملا، حال معلوم ہوا۔ ہم سب آپس میں نہایت محبت وشفقت سے طلب علم میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ دعا فرمائیں۔ میں دونوں بھائیوں یوسف وعبد الرحیم کا خیال رکھتا ہوں اور ان کا حساب بھی میرے پاس رہے گا۔ آپ بے فکر رہیں اور ہم سب کے لئے دعا فرماتی رہیں۔

آپ کے بھانجے اسماعیل ڈیسائی کی طرف سے سب کو دعا سلام

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۲/۵/۱۹۶۲ء

عزیز عبد الرحیم، یوسف و دیگر رفقاء، اللہ تعالی آپ سب کو علم نافع عطا فرمائے۔ یہاں تمام خالائیں، اور تمام گھروں میں خیریت ہے۔ آپ کے خط کے جواب میں تاخیر ہوئی کہ ہم مکان کے لیپنے میں مشغول تھے۔

دیگر فاطمہ صالح جی ۱۱/۵/۶۲ کی صبح یہاں سے افریقہ کے لئے روانہ ہوں گی، تو ان کے ساتھ سامان بھیجا جاسکتا ہے۔ تو جو بھیجنا ہو، ان کے ساتھ بھیج دیں۔ اور حسن بھیا کا سامان بھی یہ لوگ لے جانے کے لئے تیار ہیں۔ اور بھائی غلام احمد کا اب مدرسہ واپسی کا ارادہ نہیں ہے۔

اور قربانی ان شاء اللہ نرولی ہی میں ہم کرنے والے ہیں۔ اور گھڑ کاج گورا موٹا کی شادی ۹/۵/۱۹۶۲ء کو طے ہے۔ اس لئے مدرسہ سے اجازت لے کر آپ دونوں بھائی ضرور اس میں شرکت کریں۔ اور ہمارا یہ خط مولانا سعید صاحب کی خدمت میں پیش کر کے اجازت لے لیں۔ اور جی خالہ نے شادی میں شرکت کی اصرار سے دعوت دی ہے، اس لئے ضرور اجازت لے کر آجائیں۔

فقط والسلام

آپ کی چھوٹی خالہ

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۴/۹/۱۹۶۲ء

عزیز فرزند عبد الرحیم، یوسف، اللہ تعالی آپ کو خوش و خرم رکھے اور علم نافع عطا فرمائے، اور ولی کامل بنائے۔

نرولی سے آپ کی خالہ، چھوٹی اور بڑی کی طرف سے سلام مسنون بعد عرض ہے کہ ہم سب یہاں بخیریت ہیں۔ آپ کے لئے جو ماوے کی مٹھائی بھیجی ہے، وہ ڈبہ خالی ہونے پر حفاظت سے رکھیں۔ کسی آنے والے کے ساتھ بھیجیں۔ یہاں بارش کی کمی ہے، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی باران رحمت عطا فرمائے اور کھیتی باڑی آباد ہو۔ اور مولائے کریم برکت نازل فرمائے۔

یہاں سے سب کی طرف سے سلام اور دعائیں۔ اور یوسف کی طبیعت کا حال ضرور لکھیں۔ یہاں مکّی تو تیار ہے، مگر کسی آنے والے پر موقوف ہے۔ مکّی کھاتے ہوئے ہمارے گلے میں اٹکتے ہیں اور آپ یاد آتے ہو۔ تو وہاں مول لے کر ضرور کھا لیجئے۔ آپ کی بہن بڑی کی طرف سے دعا سلام۔

....

ترجمہ از گجراتی

از حافظ اسماعیل ڈیسائی سرتھان

مکرم بھائی عبدالرحیم، یوسف، حق تعالی شانہ آپ کو خوش وخرم رکھے۔

وبعدہ سنیچر کے دن میں راندیر کے لئے نکلا، لیکن سورت سے راندیر کا راستہ بند ہونے کی وجہ سے چوک میں سے مجھے واپس لوٹنا پڑا۔ اور نرولی واپس آ کر پیر کے روز دوبارہ راندیر کے لئے روانہ ہوا، مگر راستہ میں متالا تبھائی کی معرفت میں نے چیزیں بھیج دی تھیں۔

آپ سب کی خیریت کے ہم طلبگار رہیں۔ ہماری طرف سے سب کو دعا سلام۔

آپ کا بھائی اسماعیل ڈیسائی

از چھوٹی خالہ بنام عبدالرحیم

عزیز فرزند یوسف عبدالرحیم اور رفقاء، بسلامت و عافیت رہیں۔ الحمد للہ، یہاں نرولی میں تمام خالاؤں کے یہاں خیریت ہے۔

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۹۶۵/۵/۲۰ء

محترمہ خالہ جان، چھوٹی خالہ، بعد سلام مسنون۔

سہارنپور میں ہم سب یہاں بخیریت ہیں۔ معاف کیجئے، بہت مدت کے بعد عریضہ ارسال کرسکا کہ میں آپ کے خط کا منتظر تھا اور آپ کے مکتوب گرامی سے اطمینان ہوا۔

آپ تو اس وقت بائی ماسی کے یہاں ہوں گے، اس لئے فرصت نہیں ہوگی۔ یہ معلوم ہوکر کہ موریشس سے نانا جان اور نانی صاحبہ اور ہاجرہ خالہ حج سے فراغت کے بعد وطن تشریف لائے ہیں، ان تمام سے سلام مسنون کے بعد بہت بہت سفر حج کی مبارکباد اور دعاؤں کی استدعا کہ اللہ تعالی جلد ہمارے لئے بھی وہ جگہ مقدر فرمائے۔ ان سے خصوصیت کے ساتھ دعاؤں کی درخواست۔

نیز یہ معلوم ہوکر کہ مولانا احمد اللہ صاحب کے شب کا قیام ہمارے گھر پر تھا، اس سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اللہ تبارک وتعالی نانا جان رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو نور سے منور فرمائے اور بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے دولت کدہ کو ہمیشہ کے لئے علماء، مشائخ کے ورود کی جگہ، اور علماء واور اہل اللہ کے قدوم میمنت سے ہمیشہ بابرکت فرمائے۔

خالہ جان! مجھے یہاں کا پانی موافق نہیں، اس لئے ہمیشہ نزلہ زکام مستقل رہتا ہے۔ اس لئے کہ یہاں پر پانچ چھ ہاتھ نیچے ہی وافر پانی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس پانی کے پینے اور استعمال سے میں دائمی نزلہ زکام کا مریض ہوگیا جس سے آنکھوں اور دل دماغ کو بھی نقصان ہورہا ہے۔

جب سے میں یہاں آیا ہوں تو اطباء کے بے شمار نسخے اور جوشاندے پیتا رہا، مگر کسی طرح اب تک مرض میں کمی نہیں ہوئی۔ البتہ ابھی جب سے گرمی شروع ہوئی ہے تب سے آرام ہونے لگا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالی شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

نیز گرمی میں پہننے کے لئے میرے پاس صرف دو کُرتے ہیں اور ایک پائجامہ ہے۔ اور موٹا کپڑا اس گرمی میں نہیں پہن سکتے۔ اس لئے بھی کہ یہاں گرمی کی شدت کی وجہ سے دن میں دو تین مرتبہ غسل کرنا پڑتا ہے، اس لئے مجھے کپڑوں کی ضرورت ہے۔ اگر ہو سکے اور آپ بھیجیں تو ٹھیک ہے، ورنہ میں کسی طرح اپنا کام کپڑے دھو کر چلا لوں گا۔

آپ زیادہ فکر نہ فرمائیں۔ یہ تو صرف میں نے آپ کی اطلاع کے لئے لکھا ہے۔ اس لئے اگر پیسے کا انتظام نہ ہو تو آپ ہرگز نہ بھیجیں اور اس کا فکر نہ کریں۔ البتہ اپنی خیریت اور طبیعت کا حال ہر چند روز کے بعد معلوم ہو جایا کرے تو بہتر ہے۔ اپنی مستجاب دعاؤں میں آپ کے فرزند کو ضرور یاد رکھیں۔

راقم عبدالرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۲۸ رجنوری ۶۶ء

یوسف، از سہارنپور بنام چھوٹی خالہ

محترمہ پیاری چھوٹی خالہ،

بعد سلام مسنون، بندہ اور بھائی مولانا عبدالرحیم صاحب اور تمام رفقاء بخیر ہیں۔ چار پانچ روز قبل آپ کا مرسلہ بیس روپے پہنچ گئے۔ کاہلی، سستی کی بناء پر فوراً جواب نہ لکھ سکا، معاف کیجئے۔ ساؤتھ افریقہ بھی خط لکھ دیا ہے، وہاں مل گیا ہوگا۔ یہاں بارش اور گرمی ساتھ ساتھ ہے، پھر بھی گرمی بہت سخت ہے۔

بفضلہٖ تعالیٰ میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے۔ کسی دن بھی سر درد یہاں الحمدللہ نہیں ہوا، لیکن بھائی مولانا عبدالرحیم صاحب کی طبیعت ناساز چل رہی ہے۔ دوا علاج جاری ہے۔ دعا بھی فرمائیں اور تمام گھروں میں دعاؤں کے لئے بھی عرض کریں۔

میں نے آپ کی طبیعت کے متعلق پوچھا، اس کا کوئی جواب نہیں آیا کہ آپریشن سے کسی طرح کا کوئی فائدہ ہوا یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عطا فرمائے، آپ کا سایہ ہم پر تا دیر باقی رکھے۔ بھائی حافظ غلام احمد کے گھر کی مرمت کا کام مکمل ہو گیا ہوگا۔

آج عصر کی نماز سے قبل جب کہ ہم مشکوۃ کے درس میں تھے اور استاذ مکرم مولانا محمد یونس صاحب کا درس جاری تھا کہ اچانک ایسا محسوس ہوا کہ ساری دنیا ایک کشتی کی شکل میں ہے اور کشتی اونچی اونچی موجوں سے تیز تیز چاروں طرف ڈانواں ڈول ہو رہی ہے۔ چند سیکنڈ کے اس تصور کے بعد رفقاء درس چلاّنے لگے کہ زلزلہ! زلزلہ! اور ہم سب اٹھ کر درسگاہ سے باہر صحن میں اکٹھے ہو گئے۔ مگر اللہ کا شکر ہے کہ کسی طرح کا جانی، مالی نقصان یہاں نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اپنی حفاظت میں رکھے۔

خط کے شروع میں میں نے تمام خالاؤں، خالہ زاد بہنوں، سب کے نام اس لئے لکھے ہیں کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ دور جا کر ہمیں وہ بھلا چکے ہیں۔

فقط والسلام

یوسف

یہاں تک میں نے خط صبح لکھا تھا اور کارڈ کا پچھلا حصہ بھائی مولانا عبدالرحیم صاحب کے لئے خالی چھوڑ دیا تھا کہ بڑی آپا کا خط ملا اور بھائی حافظ اسماعیل صاحب کی شادی خانہ آبادی کی ساری داستان پڑھ کر بے انتہاء خوشی ہوئی۔ اور منظر کشی ماشاء اللہ اس طرح کی گئی تھی کہ گویا ہم ہی وہاں پہنچ گئے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ بھائی حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اور بقیہ تمام بھائیوں کو بھی اسی طرح حق تعالیٰ شانہ یہ مبارک دن سب کے لئے جلد مقدر فرمائے۔ کہ جب میرا نمبر آئے تو ہر بھائی کے پیچھے چھ سات کی فوج چل رہی ہو۔ اللہ تعالیٰ نسلوں میں برکت دے، خاندانوں میں محبت دے۔

نئی نویلی بھابھی صاحبہ سے بعد سلام مسنون عرض ہے کہ ترکیسر الحمدللہ علماء اور اصحاب علم وعمل کا مرکز ہے، تو ان کے وعظ ونصائح کا اثر دلہن صاحبہ پر ضرور ہوگا۔ اور شاید یہ حال ہو کہ پنج وقتہ نمازوں کے بعد مصلے پر سے گہری نیند سوئے کو جگانے کی طرح چلّا کر بار بار آواز دینے پر مشکل سے مصلی چھوڑ کر اٹھ پاتی ہوں گی۔ ان کی خدمت میں بہت بہت مبارکباد اور سلام مسنون اور دعا کی درخواست۔ اور تمام گھروں میں ہماری طرف سے، سب کی طرف سے بہت بہت مبارکباد۔

فقط والسلام

یوسف

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱/۱۲/۱۹۶۶

محترمہ پیاری چھوٹی خالہ، تمام خالائیں، اور بھائی بہن۔ اللہ تعالی سب کو خوش وخرم رکھے۔

بعد سلام مسنون، رمضان المبارک کی اب آمد آمد ہے۔ حق تعالی شانہ ماہ مبارک کی برکات سے مستفیض ہونے کی ہم سب کو توفیق ارزاں فرمائے۔

بہت دنوں سے خط نہ لکھ سکنے کا مجھے افسوس ہوتا رہا کہ بہت دن ہو گئے میں نے خط نہیں لکھا، لیکن کیا کروں میں مجبور تھا کہ امتحان کی مشغولی ایسی تھی کہ بہت دن تک شام کا کھانا بھی میں نے چھوڑ رکھا تھا۔ اللہ کے فضل وکرم سے پرسوں امتحان ختم ہوا۔ نتائج کا بھی انتظار ہے۔ دعا فرمائیں اللہ کامیاب فرمائے۔ اسی بناء پر افریقہ والدہ صاحبہ کے خط کا بھی جواب میں نہ لکھ سکا۔

گزشتہ رات شب براءت آپ کے یہاں بھی ہوئی ہوگی اور ہمیں یاد کر کے آپ نے چند آنسو اپنی دعاؤں میں ضرور بہائے ہوں گے۔ آپ کی دعاؤں کا سایہ ہم پر تادیر باقی رہے۔

اللہ کے فضل وکرم سے میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے، بلکہ سال بھر بہت اچھی رہی اور بہت خیریت سے سال گزرا۔ بہت کچھ لکھنے کے متعلق سوچتا رہتا تھا، مگر اب جب قلم اور کارڈ ہاتھ میں ہے، کوئی چیز یاد نہیں آرہی ہے، اور ادھر ظہر کی اذان ہورہی ہے، اس لئے اجازت چاہتا ہوں۔

خالاؤں، بھائی بہنوں، بھابیوں کو سلام دعا۔ حافظ اسماعیل صاحب اور حافظ غلام احمد سے عرض کردیں کہ کہیں عمر بھر کے لئے افسوس نہ رہ جائے کہ ہم آخری سال حضرت شیخ قدس سرہ کی خدمت میں سہارنپور کیوں نہ جاسکے۔

گنہگار فرزند یوسف

والسلام

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۲/۸/۱۹۶۶

محترمہ چھوٹی خالہ، تمام خالائیں، بھائی بہنیں،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، چند روز قبل آپ کے مرسلہ چالیس روپیے کا منی آرڈر پہنچ گیا۔ کاش کہ میرے خط کی رسید اس کی کوپن پر لکھ دی جاتی۔ اس وقت یہاں سردی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور رمضان المبارک گزارنے کے لئے مہمانوں کی آمد شروع ہوچکی ہے۔ اور گورو میاں پیر بھائی کا یہاں آمد کی اجازت کے سلسلہ میں خط پہنچا۔

میری طرف سے بھائی حافظ غلام احمد اور حافظ اسماعیل سے عرض کردیں کہ یہ حضرات بھی جلدی یہاں پہنچنے کی کوشش کریں۔ کہ امسال معتکفین کی آمد بے شمار ہونے کا اندازہ ہے کہ شاید مسجد بھی تنگ پڑ جائے۔ اس لئے کہ ہر جگہ شہرت ہوچکی ہے کہ حضرت شیخ

دام مجدہم رمضان المبارک کے بعد حرمین مستقلاً تشریف لے جائیں گے۔اس لئے ان حضرات سے درخواست ہے کہ ضرور پہنچنے کی کوشش کریں۔حضرت شیخ قدس سرہ کی طبیعت بھی دن بدن گرتی جارہی ہے،اسی لئے سورت بھی نہ آسکیں۔امید ہے کہ ورٹھی سے بھائی محمد علی، بھائی جان اوران کے رفقاء سورت سے روانہ ہوگئے ہوں گے۔

الحمدللہ، میری طبیعت بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔افریقہ بھی میں نے عریضہ لکھ دیا ہے۔ تمام خالاؤں، رشتہ داروں سے سلام مسنون، دعاؤں کی درخواست۔

گنہگار آپ کا فرزند یوسف

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۹۶۷/۹/۲۸

محترمہ پیاری چھوٹی خالہ، سارہ ،دیگر،حق تعالی شانہ تمام آفات ، مصائب سے بچائے اوردین اسلام،صراط مستقیم پر دائماً مستقیم رکھے۔

بعد سلام مسنون، میں بخیریت رہ کر آپ کی خیریت کا طالب ہوں۔آپ کا خط ملا، حالات معلوم ہوئے۔ بھائی یوسف کی طبیعت بہت اچھی ہے،فکر نہ فرمائیں۔ویسے ان شاء اللہ کسی طرح کی فکر کی بالکل ضرورت نہیں،اس لئے کہ امتحانات میں کتابوں کے نمبرات بھی اچھے حاصل کرتا ہے۔ابھی گزشتہ ششماہی امتحان میں اول نمبر آیا۔ نیز سارا سال سوائے میری شادی کے ایام کے ایک دن بھی یہاں درس میں غیر حاضر نہیں رہا، بلکہ ایک گھنٹہ کی بھی غیر حاضری نہیں۔البتہ کسی کسی وقت کسی بات پر اسے غصہ جلدی آجاتا ہے۔آپ دعا فرماتے رہیں۔

آج کل فجر کی نماز سے لے کر دوپہر تک اورظہر کی نماز کے بعد سے لے کر شام تک اورمغرب کے بعد سے لے کر عشاء تک اسباق جاری رہتے ہیں۔شدید مجاہدہ بھی ہے۔میں

نے اسے بادام لانے کے لئے پیسے دئے ہیں اور وہ لے آیا ہے۔اور روزانہ آدھا سیر دودھ کا بھی انتظام کر دیا ہے۔آپ دعا فرماتی رہیں۔

آپ نے ہمارے گاؤں کے جو احوال تحریر فرمائے، اس سے بڑا فکر ہے۔اللہ تعالی رحم وکرم کا معاملہ فرمائے۔

گورو میاں پیر بھائی آپ کو ایک آیت بتا دیں گے، وہ پڑھتے رہیں اور اس کے ساتھ سورہ کہف ممکن ہو تو روزانہ تمام خالاؤں کے گھروں میں ہر شخص پڑھتا رہے۔سب کو اس کی تاکید کر دیں کہ اس سے ان شاء اللہ آفات سے حفاظت رہے گی۔

حافظ غلام احمد آ گئے یا نہیں؟ اور آپ نے حضرت شیخ پر کارڈ لکھوایا یا نہیں؟ نہ لکھا ہو تو جلدی لکھوا دیں۔حافظ اسماعیل ہوں تو ان سے لکھوالیں۔بہت دنوں سے خط نہ ملنے کی وجہ سے مجھے فکر ہو رہا ہے، اس لئے یہ خط ملتے ہی حضرت شیخ پر ضرور خط لکھوا دیں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

....

ترجمہ از گجراتی

۱۹۶۷/۹/۲۹

محترمہ چھوٹی خالہ، سارہ، عزیز واقرباء، حق تعالی شانہ عافیت وسلامتی دے۔

ہم دونوں بھائی الحمدللہ یہاں بخیریت ہیں۔ڈاک کا وقت اس وقت ختم ہو رہا ہے اور بھائی یوسف کو میں یہ خط دے رہا ہوں کہ اسی وقت ڈاک کے حوالہ کر دے، اس لئے جلدی میں کچھ یاد بھی نہیں آ رہا ہے، اور پرسوں میں آپ کو خط بھی لکھ چکا ہوں جو مل گیا ہو گا۔

شاید یوسف نے لکھا ہو کہ میں نے آپ کے لئے دو تین دوائیں تیار کروائی ہیں، جو خمیرہ جات ہیں، اور شیشیوں اور کانچ کے مرتبان میں ہے، اس کو بھیجنے کی کوئی صورت ذہن

میں نہیں آ رہی ہے۔ڈاک سے بھیجنے کا خیال تھا،مگراس میں اخراجات کے علاوہ خطرہ تھا کہ معلوم نہیں ، یہ صحیح سالم پہنچ پائے گی یا نہیں؟اس لئے کسی کے مشورہ سے اور کوئی صورت سوچیں گے۔اگر کوئی آنے والا مل گیا،تب تو بہت ہی اچھا۔میرا تو ارادہ تھا کہ میں خود دوا لے کر حاضر ہو جاتا،اوراس میں کوئی مشکل بھی نہیں تھی،اس لئے کہ ہر سفر میں کرایہ کی رقم تو حضرت شیخ خود کی طرف سے عنایت فرماتے ہی ہیں،لیکن آپ کا کوئی خط نہ ملا،اس لئے میں ہمت سفر کی نہ کر سکا اور اب دوا کے بھیجنے میں بھی مشکل پیش آ رہی ہے۔

آپ کی طبیعت کا حال ضرور لکھوائیں۔اللہ تعالی شفاء اور صحت عطا فرمائے۔

احقر عبدالرحیم

……………………………

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۲۱/۱۰/۱۹۶۷ بروز سنیچر

محترمہ چھوٹی خالہ، سارہ بی بی، تمام خالائیں اور بھائی بہن۔اللہ تعالی اپنے حفظ وامن میں رکھے۔

ہم دونوں بھائی الحمدللہ خیریت سے رہ کر آپ کی خیریت کے طالب ہیں۔گزشتہ کل ہی آپ کا خط ملا،احوال معلوم ہوئے۔بھائی حافظ اسماعیل کا خط بھی ملا۔احوال معلوم ہو کر بہت رنج ہوا۔اللہ تعالی رحم وکرم کا معاملہ فرمائے۔

جب میں نے وہاں کے حالات حضرت شیخ سے عرض کئے تو حضرت نے فرمایا کہ آج ہی گھر چلا جا۔لیکن سہارنپور میں کل ہی سے یکم،دوم اور تیسری اکتوبر کو بہت بڑا تبلیغی اجتماع ہو رہا ہے،اور آئندہ جمعہ کو بخاری شریف بھی ختم ہونے والی ہے،اس لئے ان شاءاللہ میں سنیچر اتوار کو یہاں سے روانہ ہوں گا،اطلاعاً عرض ہے۔

ہر پل فکر اور رنج میں گزر رہا ہے۔حضرت شیخ قدس سرہ پر بھی بہت زیادہ اثر ہے۔

حضرت بھی بہت اہتمام سے دعا فرمارہے ہیں۔حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ تمام رشتہ داروں کو، بلکہ تمام مسلمانوں کو بتادو کہ آیت کریمہ **لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین** چلتے پھرتے ،اٹھتے بیٹھتے ، ہروقت پڑھتے رہیں۔اور درود شریف ہروقت، ہر پل زبان پر رہے۔اس لئے بطورخاص آپ اس آیت اور درود شریف کا اہتمام شروع فرمادیں، اور تمام گھروں میں کہلوادیں کہ سورہ کہف اہتمام سے روزانہ پڑھا کریں۔

حضرت شیخ قدس سرہ سے ایک تعویذ لکھوا کر ارسال کررہا ہوں، اسے موم جامہ کر کے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ اور جس پر نمبر۲ لکھا ہے، وہ گھر میں لٹکانے کے لئے ہے،اور ایسی جگہ پر ہو جہاں چوہے وغیرہ نہ پہنچ پاتے ہوں۔اور جس پر نمبر۳ لکھا ہے، وہ ماموں جان کے گھر کے لئے ہے کہ وہ اپنے گھر میں لٹکا دیں۔ میں یہاں ہوں مگر دل نرولی میں ہے۔

بھاٹکولیا ماموں کے اسماعیل کی طرف سے بھی سلام مسنون عرض ہے،اور گاؤں کے حالات سن کر اس کا بھی آنے کا ارادہ ہے۔ بھائی حافظ اسماعیل پر میں اسی وقت خط بھی لکھ رہا ہوں۔لیکن آج کل سفر بھی بہت مشکل ہے کہ راستہ میں بھی ہر جگہ ہنگامے ہیں۔ اللہ تعالی خیریت سے پہنچادے۔

تمام رشتہ داروں، خالاؤں، بھائی بہنوں، سارہ بی بی کو دعا سلام۔ہم بھی یہاں دعا گو ہیں، اللہ تعالی ان شاء اللہ بہتر فرمائے گا۔وہی مالک ہے، وہی حفاظت کرنے والا ہے۔ استاذ مکرم مولانا سرکار صاحب سے بھی بہت بہت سلام مسنون عرض کردیں۔ والدہ صاحبہ کا افریقہ سے چودہ تاریخ کا لکھا ہوا خط اٹھائیس تاریخ کو پورے ہندوستان کا سفر کر کے امرتسر ہوکر یہاں سہارنپور پہنچا ہے۔

فقط والسلام

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۸/۱۱/۱۹۶۷

مکرمہ محترمہ پیاری چھوٹی خالہ، تمام خالائیں اور خالہ زاد بھائی بہن، سب کو حق تعالی شانہ عافیت سلامتی دے۔

یہاں پر احقر اور بھائی یوسف خیریت سے ہیں اور آپ سب کی خیریت کے طالب ہیں۔

میں جمعرات کی شام کو عشاء کی نماز کے وقت بعافیت سہارنپور پہنچ گیا ہوں۔ بھائی یوسف کو تقریباً بیس دن سے بخار چل رہا ہے۔ آج ہی حضرت شیخ دلّی تشریف لے گئے۔ میرا بھی حضرت کے ساتھ سفر تھا، مگر یوسف امتحان دے کر جیسے آیا، کہنے لگا کہ میں تو جلدی جلدی جوابات لکھ کر چلا آیا، اس لئے کہ طبیعت پر بہت زیادہ بوجھ اور سینہ پر بوجھ محسوس ہورہا تھا۔ اسی بناء پر میں نے آج دلّی جانا ملتوی رکھا، ان شاء اللہ کل کو جاؤں گا۔ ابھی اسی وقت ڈاکٹر کے پاس میں لے گیا تھا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ بخار تو نہیں ہے، کمزوری ہے، اور دوا لے آیا۔ ابھی دو کتابوں کا امتحان باقی ہیں، جو پیر کے دن ختم ہوگا ان شاء اللہ۔ اللہ تعالی عافیت کے ساتھ اس کی تکمیل فرمائے۔

اس کے بعد ہفتہ بھر یہاں ٹھہر کر میں اسے گھر بھیج دوں گا۔ مولانا احمد صاحب گودھروی آئے ہوئے ہیں، تو ان کے ساتھ ان شاء اللہ آٹھ دس دن میں گھر پہنچ جائے گا۔ امتحان کی تیاری میں محنت کرنے کی وجہ سے جسمانی کمزوری ہوگئی ہے اور کوئی فکر کی بات نہیں۔ گھر پر آرام ملے گا اور غذا سے ان شاء اللہ صحت ٹھیک ہوجائے گی۔ اگر غذا میں چوزوں کے سوپ کا اہتمام ہو، تو ان شاء اللہ جلد شفاء اور قوت کی امید ہے۔

آج ہی میں انگلینڈ خط لکھنے کا ارادہ کررہا ہوں کہ وہاں والوں کا ارادہ ہو تو رمضان میں تیاری کا غذات وغیرہ کی شروع کردی جائے۔

فقط والسلام

دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

راقم عبدالرحیم

سہارنپور

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۹۶۷/۱۲/۳۰

از بھائی محمد علی   بنام چھوٹی خالہ

محترمہ چھوٹی خالہ، تمام خالائیں، اور رشتہ دار۔ حق تعالی شانہ سب کو خوش وخرم رکھے۔

آپ کا فرزند ورسٹھی سے محمد علی بعد سلام مسنون عرض پرداز ہے کہ ہم سب یہاں خیریت سے ہیں، اور آپ کی خیریت چاہتے ہیں۔

آپ کا خط ملا، حقیقت حال معلوم ہوئی، بھائی یوسف سے بھی پڑھوایا۔ آپ نے لکھا کہ بھائی یوسف کو میں نرولی لے کر آجاؤں، یہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس خط کے ملنے سے قبل بھائی سے میرے ابا جان نے فرمایا کہ عید میرے ساتھ کیجئے کہ مجھے ذرا اچھا معلوم ہوگا۔ والد صاحب کے لئے ۶۷/۱۲/۲۸ کو ڈاکٹر بشیر کلونگا کو بلانا پڑا کیوں کہ ہمارے والد صاحب کی طبیعت آج کل ٹھیک نہیں ہے۔ اس نے دوا انجکشن دیا جس سے افاقہ ہے۔ اگرچہ بہت زیادہ فکر جیسی کوئی بات نہیں۔

آپ کے خط کی جب والد صاحب کو اطلاع دی گئی، والد صاحب نے فرمایا کہ وہ لوگ اپنا فرض منصبی سمجھ کر لکھتے ہیں۔ اور بھائی سے میں نے پوچھا تو بھائی نے کہا کہ ابا جان کو پوچھ کر جواب لکھ دیں۔ آپ اپنا دل بڑا کریں کیوں کہ عنقریب بھائی لندن چلے جائیں

گے، اس کے بعد کیا معلوم کہ والد صاحب کی طبیعت کا حال کیسا ہے۔ اس لئے بھائی کے متعلق جو فیصلہ ہوا، امید ہے کہ آپ اس پر راضی ہی رہیں گے۔ کیوں کہ ابا جان کی رائے کے خلاف پر میں نے ہمیشہ تجربہ کیا کہ بہت سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ والد صاحب کے لئے بھی آپ دعا فرماتے رہیں اللہ تعالی انہیں صحت و عافیت عطا فرمائے، شفا دے۔

بھائی یوسف کی دوا ختم ہوگئی تھی۔ سورت سے دوبارہ منگوالی ہے۔ اور الحمدللہ ان کی طبیعت اچھی ہے۔ تمام رشتہ داروں کو ہماری طرف سے دعا سلام عرض ہے۔ عید کے دن ان شاءاللہ بھائی آپ کے یہاں کسی وقت پہنچ جائیں گے۔

فقط والسلام

محمد علی

از ورتھی

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۹۶۸/۲/۱۵ از ورتھی

۷۸۶

نیک نام بھائی عبدالرحیم صاحب،

بعد سلام مسنون، جھانگیرا میں نیرہ ملتا ہے، ایک دو دن میں کسی کے ساتھ پانچ سات گلاس نیرہ ضرور ضرور بھیج دیں۔

راقم سلیمان قاسم متالا

از بھائی محمد علی

محترم بھائی عبدالرحیم

بعد سلام مسنون! ابا جان کو نیرہ پینے کی تمنا ہے۔ ایک چھوٹے مرتبان میں جھاکڑ دا

والے داراشاہ گنج جی شاہ پارسی کے یہاں سے نیرہ لے کر بھیجیں اور اسے بتائیں کہ ورتھی سے یعقوب عباس حافیجی یا کاکا مصطفیٰ کا نام دیجئے، تو وہ ضرور انتظام کردے گا، اور بھائی یوسف اس کے پیسے دے دیں گے۔

مصطفیٰ وہاں نہ ملے، تو پر مارو پارسی کے یہاں محمد امیر چچا کا نام دیں، تو وہ بھی ضرور دے گا اور مل جائے گا۔ اور کسی محفوظ برتن میں بھیجئے کہ راستہ میں گرتا نہ رہے۔ اور حکیم امیر صاحب کو بھیجئے کہ انجکشن ہمارے پاس دس ہیں۔

راقم گنہگار بھائی محمد علی

لیکن حکیم صاحب جمعہ سے پہلے آئیں تو ٹھیک ہے، ورنہ ان کو منع کردیں، کیوں کہ شام کو ڈاکٹر کو بلالیں گے۔ اور ولا چھا کا ڈاکٹر آ کر انجکشن لگا سکتا ہے۔

محمد علی

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۲۰/۱۱/۱۹۶۸

از ورتھی محمد علی

محترمہ چھوٹی خالہ، سارہ بی بی، اللہ سب کو خوش رکھے۔

بعد سلام مسنون، گورا ماما جی بمبئی سے فاسٹ ٹرین میں ابھی پہنچے ہیں۔ بھائی یوسف کی اسٹیمر چوبیس تاریخ کو بمبئی پہنچے گی۔ گیارہ کو وہاں سے روانہ ہوتی ہے، لیکن دو تین دن لیٹ ہونے کی وجہ سے گیارہ کے بجائے چودہ کو اسٹیمر روانہ ہوگی ان شاء اللہ۔

اللہ نے چاہا تو ان شاء اللہ ۲۵/۱۱ کو نرولی پہنچے گا۔ یہ گورا موٹا کی معلومات ہیں جو آپ کی اطلاع کے لئے لکھ رہا ہوں۔

راقم محمد علی کی طرف سے سب کو دعا سلام

ترجمہ از گجراتی

از قاہرہ

محترمہ خالہ جان،

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ یہاں الحمدللہ، اللہ کے فضل و کرم سے ہم بخیریت ہیں۔ گزشتہ کل بھائی یوسف کا خط ملا۔ آپ کی طبیعت کا حال معلوم ہو کر بہت فکر ہوا۔ اللہ تعالی آپ کو شفاء اور صحت عطا فرمائے، اور جلد آپ سے ملاقات مقدر فرمائے۔ والدہ صاحبہ کی تمنا ہے کہ جلد آپ سے ملاقات ہو۔ مجھے فرما رہے تھے کہ فاطمہ اور حوا کی شادی کے بعد ان شاء اللہ ایک ہی ماہ میں انڈیا کا ارادہ ہے تاکہ ہم سب وہاں سے، ہندوستان سے حج کے لئے جا سکیں۔ اللہ تعالی والدہ کی یہ تمنا پوری فرمائے۔

آپ کی طبیعت کا حال ضرور لکھیں۔ بہت فکر ہے۔ ان شاء اللہ، اللہ کو منظور ہوا تو چھ سات ماہ میں آپ سے ملاقات ہوگی۔ چونکہ اس میں حج کا پروگرام ہے، آپ کی دمہ کی دوا، اور کھجور زم زم ان شاء اللہ سلیمان موٹا اور فاطمہ بائی کے ساتھ میں بھیج دوں گا۔

اور کسی چیز کی ضرورت ہو تو ضرور تحریر فرمائیں۔ اب تو بھائی یوسف بھی سفر کی تیاری میں ہوں گے۔ اللہ تعالی انہیں بخیر و عافیت پہنچا دیں۔

قاہرہ آنے کے بعد والدہ صاحبہ کا کوئی خط نہیں، افریقہ سے دوسرے حضرات کے خطوط پہنچتے رہے۔ ہماری طرف سے سب کو سلام دعا۔ اہلیہ اور مولانا تقی الدین صاحب کی طرف سے بھی سلام مسنون عرض ہے۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

....

گرامی نامہ حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ
بنام جگر گوشہ عزیزہ عائشہ سلمہا

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

جگر گوشہ عزیزہ عائشہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب۔ بہت دن ہوئے تمہارا محبت نامہ آیا تھا۔اس کے بعد برابر ارادہ جواب کا کرتا رہا، لیکن موقع نہ مل سکا۔آج بہت عجلت میں چند سطور صرف تمہیں خوش کرنے کے لئے لکھ رہا ہوں۔

پیاری بچی عائشہ! تم نے بار بار معاف کرنے کو لکھا ہے، بہت سوچنے پر بھی یاد نہ آیا کہ کس بات سے تمہیں میری ناراضگی کا اندازہ ہوا کہ تم بار بار معاف کرنے کو لکھ رہی ہو۔

بہر حال، من اولہ اِلیٰ اٰخرہ، سب معاف ہے۔ نہ صرف معاف بلکہ ہر وقت تمہاری صلاح وفلاح اور دارین کے عافیتوں کے لئے دعا گو رہتا ہوں۔اللہ تعالیٰ تمہیں دارین کی عافیتیں نصیب فرمائے، اور بہت ہی آرام کے ساتھ، سہولت کے ساتھ، خوب سیرت، خوب صورت ولد صالح عطا فرمائے۔آمین۔

اس وقت ہم لوگ ان شاء اللہ بولٹن دعوت میں جا رہے ہیں، اور وہاں سے ویلس بھی جانا ہے۔ یوسف با تقاضا کر رہے ہیں، اس لئے اس پر اکتفا کر رہا ہوں۔سب گھر والوں کو، عزیز محمد زکریا کو ہم سب کی طرف سے سلام مسنون۔

تمہارے لئے گیارہ سو (۱۱۰۰) ڈالر ارسال ہیں۔ان شاء اللہ کچھ اور بھی اللہ تعالیٰ نظم کردیں گے۔انہیں ہسپتال کے موقع پر خرچ کر لینا۔تمہارے لئے مدنی کھجور تحنیک کردہ ارسال ہے۔ یوسف بانے اور میں نے بھی تحنیک کردی ہے۔اور بی بی خالہ نے تمہارے لئے ادرک بھیجا ہے۔

فقط والسلام

عبدالرحیم، ۵/ذی الحجہ ۱۴۱۷ھ

ہ اے عشق خوش سودائے ما ۔ طبیب جملہ علتہائے ما

ہ محبت

ص ٧٦٠ و لعابہا
عناب لب نعاب دھن شربت وصال یہ نسخہ چاہیئے شہرِ بیمار کے لئے

ص ٦١١ نخوۃ سوئتہ
حضرت جعفر طیّار رضی اللہ عنہ وارضاھا
اے کھم کھنچے ہوئے اسلام کی تلوار ہے تو پیرو شیرِ خدا جعفرِ طیار ہے تو

ص ٤٤٢ نیم جاں کر کے چھوڑ چلا ہے ظالم

ص ٣٨٤ ص ٣٨٥ بڑوں کے مزارات پر خوب جاؤ ہم لوگ اسی وجہ سے نہیں جاتے کہ یہ چیزیں پھر لوگوں میں پھیل جاتی ہے اور اسکی انتہاء کو ذکر پر ہوتی ہے اسی لئے حضرت گنگوہی خواجہ عبدالقدوس گنگوہی کے مزار پر اخیر رات میں تشریف لے جایا کرتے تھے دن میں کبھی تشریف نہیں لے جایا کرتے تھے اور ایک مرتبہ حضرت رائے پوری کلیر شریف چلہ گزارنے کی نیت سے تشریف لے گئے دو گھنٹے تک مراقبہ کیا تو یہی انکشاف ہوتا رہا کہ اپنی اپنی کرنی اپنی اپنی بھرنی تو پھر حضرت رائے پوری وہاں سے یہ کہہ کر واپس چلے آئے کہ تب تو میں اپنے حجرہ میں جا کر ہی کروں گا

باب التوثق
ص ٣٢٦

وقیّد ابن عباس رضی اللہ عنہ کسی نے میرے متعلق خواب دیکھا کہ پیر میں بیڑیاں پڑی ہوئی ہے میرے والد صاحب نے یہ تعبیر دی تھی کہ اس کو ثبات فی الدین حاصل ہوگا وہ تو حاصل ہوا یا نہیں معلوم نہیں لیکن بیڑیاں زندگی بھر پاؤں میں پڑی رہیں تم بھی اگر کچھ حاصل کرنا ہو تو اپنے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دو اِدھر اُدھر نہ گھومو مٹر گشت چھوڑ دو

ص ٢٧٨ ص ٢٧٩ ایک مولانا تھے انہوں نے استاذ کے سامنے یہ حجت کی کہ نہیں حضور یہ مطلب نہیں یہ مطلب ہے اس دن سے ان کو مرض وسوسہ لاحق ہو گیا اخیر میں انہوں نے پھر وسوسہ کے مرض کی وجہ سے نماز پڑھنا چھوڑ دیا تھا جب ان سے نماز کے لئے کہا جاتا تھا تو فرماتے کہ بھائی وضو کہاں کروں پانی بھی تو پاک ہو اور یہ کنویں پاک بھی تو ہوں پھر جب ان سے کہا جاتا کہ تب تو تم تیمم کر لو تو فرماتے تھے یہ جو سارے کے سارے کنویں بھرے پڑے ہیں ان کا کیا اور ہفتہ میں ایک دن جمعہ کی نماز پڑھا کرتے تھے اور وہ بھی تانگے میں بیٹھ کر لکھنوتی جا کر صبح سے جمنا میں غسل کرنا شروع کرتے تو دوپہر کو ۲، ۳ بجے غسل سے فارغ ہوتے اور ۴ بجے گھر پہنچے۔ اور چند مریدین جو منتظر ہوتے ان کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتے

بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے نشانات قلم

ملفوظات وواقعات حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ

۷۸۶

؎ شاد باش اے عشق خوش سودائے ما   اے طبیب جملہ علتہائے ما!

ولعابھا

؎ عناب لب، لعاب دہن، شربتِ وصال   یہ نسخہ چاہئے تیرے بیمار کے لئے

غزوۂ موتہ، حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ

؎ اے کہ کھینچے ہوئے اسلام کی تلوار ہے تو   پیروِشیرِ خدا جعفر طیار ہے تو

؎ نیم جاں کر کے چھوڑ چلا ہے ظالم

بڑوں کے مزارات پر خوب جاؤ۔ ہم لوگ اس وجہ سے نہیں جاتے ہیں کہ پھر لوگوں میں پھیل جاتی ہے، اور اس کی انتہا کفر وشرک پر ہوتی ہے۔ اسی لئے حضرت گنگوہی رحمہ اللہ خواجہ عبدالقدوس گنگوہی کے مزار پر اخیر رات میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ دن میں کبھی تشریف نہیں لے جایا کرتے تھے۔ اور ایک مرتبہ حضرت رائے پوری کلیر شریف چلہ

گزارنے کی نیت سے تشریف لے گئے۔ دو گھنٹے تک مراقبہ کیا تو یہی انکشاف ہوتا رہا کہ اپنی اپنی کرنی، اپنی اپنی بھرنی۔ تو پھر حضرت رائے پوری وہاں سے یہ کہہ کر واپس چلے آئے کہ تب تو میں اپنے حجرہ میں جا کر ہی کروں گا۔

(باب التوثق) وَقَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ: کسی نے میرے متعلق خواب دیکھا کہ پیر میں بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ میرے والد صاحب نے یہ تعبیر دی تھی کہ اس کو ثبات فی الدین حاصل ہوگا۔ وہ حاصل ہوا یا نہیں، معلوم نہیں۔ لیکن بیڑیاں زندگی بھر پاؤں میں پڑی رہیں۔ تمہیں بھی اگر کچھ حاصل کرنا ہو تو اپنے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دو۔ ادھر ادھر نہ گھومو، مٹرگشت چھوڑ دو۔

ایک مولانا تھے۔ انھوں نے اپنے استاذ کے سامنے حجت کی کہ نہیں حضور، یہ مطلب نہیں، یہ مطلب ہے۔ اس دن سے ان کو مرض وسوسہ لاحق ہو گیا۔ اخیر میں انہوں نے وسوسہ کے مرض کی وجہ سے نماز پڑھنا چھوڑ دیا تھا۔ جب ان سے نماز کے لئے کہا جاتا تو فرماتے کہ بھائی وضو کہاں کروں؟ پانی بھی تو پاک ہو اور یہ کنویں پاک بھی تو ہوں۔ پھر جب ان سے کہا جاتا کہ تب تو تم تیمّم کرلو، تو فرماتے کہ یہ جو سارے کے سارے کنویں بھرے پڑے ہیں، ان کا کیا؟ اور ہفتہ میں ایک دن جمعہ کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور وہ بھی تانگے میں بیٹھ کر لکھنوتی جا کر صبح سے جمنا میں غسل کرنا شروع کرتے، تو دوپہر کو دو تین بجے غسل سے فارغ ہوتے، اور چار بجے گھر پہنچتے، اور چند مریدین جو منتظر ہوتے، ان کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتے۔

باب صوم داود يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسی لئے مشائخ اپنے مرشد کے بتائے ہوئے جو معمولات ہوتے ان کو نباہنے کی پوری کوشش کرتے تھے۔ اسی لئے ہمارے اکابر حضرت گنگوہی، حضرت رائے پوری، چچا جان، حضرت مدنی وغیرہ اکابر ذکر بالجہر اخیر زمانہ تک جب کہ شیخ المشائخ بن چکے

تھے، کیا کرتے تھے۔ اور پوچھنے پر فرماتے کہ جس چیز سے ہم یہاں تک پہنچے، کیا اس کو ہم چھوڑ دیں؟ اسی سے یہ بات صوفیاء کہتے ہیں کہ شیخ کی موجودگی میں جو معمولات طے ہو جائیں، اس کو پورے طور پر نباہنے کی کوشش کرے۔

باب الوصال **أُطْعَمُ وَ أُسْقَىٰ:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر اللہ سے ایسی طاقت حاصل ہوتی تھی کہ طعام وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل شانہ کی طرف، تجلیات اور انوار کی طرف ایسا استغراق ہو جاتا تھا کہ کھانے پینے کی طرف التفات ہی نہیں ہوتا تھا۔

؎ ہمارا کام ہے راتوں کو رونا یادِ دلبر میں ہماری نیند ہے محوِ خیال یار ہو جانا

باب الحج من لا یستطیع: امام صاحب اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک قادر بقدرۃ الغیر پر حج فرض نہیں ہوتا، کیوں کہ یہ "**من استطاع الیہ سبیلا**" میں داخل نہیں۔ لیکن صاحبین اور بقیہ ائمہ کے نزدیک قادر بقدرۃ الغیر بھی قادر ہوتا ہے۔ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ اخیر عمر میں جب کہ پاؤں میں سانپ نے کاٹ لیا تھا، تب بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ تو حضرت شیخ الہند اور حضرت سہارنپوری رحمہما اللہ نے عرض کیا کہ حضرت، اس وقت اگر رخصت اور اجازت پر عمل نہ کریں، تو پھر کب کریں گے۔ تو آپ نے فرمایا کہ صاحبین کے نزدیک قادر بقدرۃ الغیر بھی قادر ہوتا ہے، اور خدام بفضلہٖ تعالیٰ موجود ہیں۔

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

؎ **وہ گلی وہ کوچے، ہم الخ**

ان کی (حضرت رحمہ اللہ) نوازشیں، اپنی شکایتیں!

یادگار تذکرے

ایک مرتبہ کا ذکر ہے، نعمائے دنیا پر اشکباری اور گریہ۔

حضرت رحمہ اللہ کو دیکھا کہ اللہ تعالی کی نعمتوں کی فراوانی پر ایک لمبا ٹھنڈا سانس لے کر آب دیدہ ہو جاتے، اور ایسے درد کے ساتھ آیت کریمہ **لا الٰـہ الا أنت سبحانک انّی کنت من الظّالمین** تلاوت فرماتے، اور فرماتے جاتے کہ ان نعمتوں کو دیکھ کر یہ ڈر لگتا رہتا ہے کہ آخرت میں کہیں یہ نہ کہہ دیا جائے کہ تمہارے اعمال صالحہ کے بدلے تو ہم نے دنیا میں دے دیئے تھے۔ حضرت اقدس رحمہ اللہ کی ایسی کیفیت ہوتی تھی کہ خدام کے دلوں پر بھی رقت طاری ہو جاتی تھی۔ اور اپنے احوال پر افسوس ہوتا تھا کہ حضرت رحمہ اللہ کا یہ حال کہ ہمہ تن اللہ جل شانہ کی اطاعت وفرمانبرداری میں مشغولی اور آخرت کا یہ فکر، اور ہم لوگ ہر وقت دنیا میں مگن اور آخرت سے ایسی غفلت۔

مجالس مبارکہ

مجلس جمعہ

ایک مجلس میں جمعہ میں بوڑھے نے کہا: اجی ہم کون سے جینے کو بیٹھے ہیں؟

حضرت رحمہ اللہ کے یہاں بیعت کا سلسلہ کچھ اس طرح ہوتا تھا کہ صبح چائے کے بعد اوپر کتب خانہ میں جانے سے قبل بیعت کے ارادہ سے آئی ہوئی مستورات کو گھر میں جا کر بیعت فرماتے تھے، اور مردوں کے لئے مغرب کے بعد اوابین سے فراغت کے بعد کا وقت مقرر تھا۔ لیکن جمعہ کے دن گیارہ بجے مجلس ہوتی تھی، اور مجلس کے ختم پر بیعت ہوتی تھی۔ اس بیعت سے قبل ایک اعلان ہوتا تھا کہ جو حضرات بیعت کے ارادہ سے آئے ہیں وہ ایک اعلان سن لیں:

اپنے قرب و جوار میں حضرت اقدس مدنی، حضرت اقدس رائے پوری، حضرت

اقدس تھانوی رحمہم اللہ کے خلفاء میں سے کوئی صاحب ہوں تو استخارۂ مسنونہ کے بعد ان سے بیعت ہوجائیں۔ یہ ناکارہ لبِ گور ہے، قبر میں پاؤں لٹکائے مرنے کو بیٹھا ہے۔ بعد میں پوچھتے پھروگے کہ کس سے رجوع کریں۔اس لئے میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ ان حضرات میں سے کسی سے بیعت ہوجائیں۔اس کے باوجود بھی اگر اس ناکارہ سے بیعت کا ارادہ ہوتو جوالفاظ کہلوائے جارہے ہیں وہ کہتے رہیں۔

اس کے بعد الفاظ بیعت خطبۂ مسنونہ کے بعد کہلوائے جاتے۔

حسبِ ترتیب ایک دن جب یہ اعلان ہورہا تھا، ایک معمر حاجی جی جو پابندی سے کسی گاؤں سے مجلس جمعہ میں آیا کرتے تھے، اور حضرت رحمہ اللہ کے قریب ہی اکثر دیوار سے ٹیک لگائے سر جھکائے بیٹھے رہا کرتے تھے، جن کے لئے شاید اپنے محبوب شیخ کے یہ الفاظ سننے بڑے گراں تھے، جیسے ہی حضرت والا نے یہ فرمایا کہ یہ ناکارہ قبر پاؤں لٹکائے مرنے کو بیٹھا ہے، برجستہ کہہ دیا کہ اجی حضرت! ہم کون سے جینے کو بیٹھے ہیں؟ ان کے اس فقرہ پر حضرت رحمہ اللہ مسکرائے اور فرمایا کہ اجی حاجی جی! تو نے تو آج ہماری اصلاح ہی کردی۔

اس کے بعد حضرت نے سنایا کہ ایک دیہاتی حضرت تھانوی کی خدمت میں حاضر ہوا اور پیڑے پیش کئے۔ حضرت نے اس کو اہل مجلس میں تقسیم کرادیا۔ اس کے بعد اس نے حضرت رحمہ اللہ سے درخواست بیعت کی۔ حضرت رحمہ اللہ نے اپنی معذرت کا اظہار فرمایا کہ بیعت سے پہلے اور بعد میں میرا کچھ لینے کا معمول نہیں ہے۔ اس نے اپنے پیڑے کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ حضرت رحمہ اللہ نے خادم سے فرمایا کہ بازار سے خرید کر اس کو واپس کردیں۔ اس نے کہا مجھے تو وہی چاہئیں، جو میں نے پیش کئے تھے۔ حضرت نے فرمایا آجا، بیعت کرلے۔ تو نے تو آج ہماری اصلاح کردی۔

احوال مبارکہ وکیفیات عجیبہ

سریع الغضب وسریع الفئ

یوم عرفہ پر بلند آواز سے تلبیہ، ایک زائر نے کہا (یوم عرفہ کو) حضرت تو یہاں ہیں ہی نہیں!

ہم عصر بزرگوں کے تاثرات

دورِ اول

حضرت مدنی رحمہ اللہ گل پھینکتے ہیں۔

حضرت رائے پوری رحمہ اللہ حقیقت توکل حضرت رحمہ اللہ

حضرت مولانا الیاس رحمہ اللہ تعبیر خواب حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ

حضرت مولانا شاہ محمد یعقوب رحمہ اللہ

حضرت مولانا سیدی علوی مالکی رحمہ اللہ

دورِ ثانی

حضرت مولانا بدر عالم صاحب رحمہ اللہ تو بیا کہ زندہ ماتم آج تو خوب پیوں گا

حضرت مولانا عبد الغفور نقشبندی رحمہ اللہ حضرت پھر مجھے دم فرما دیں

حضرت مولانا بنوری رحمہ اللہ

حضرت مولانا علی میاں صاحب رحمہ اللہ

حضرت مولانا منظور صاحب نعمانی رحمہ اللہ حضرت اخص الخواص لوگوں میں سے ہیں

حضرت مولانا وصی اللہ صاحب رحمہ اللہ

بمبئی میں ایئر پورٹ سے سیدھے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کا ہدیہ

حضرت رحمہ اللہ کے تمام مکتوب ''حبی و محبی'' سے شروع ہوتے تھے۔

حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب رحمہ اللہ

حضرت رحمہ اللہ کی شکایت کہ اہل علم ذکر میں نہیں لگتے، حضرت مسیح اللہ صاحب رحمہ اللہ نے عرض کیا کہ نہیں حضرت! لگتے ہیں۔ باہر آکر فرمانے لگے: ہم نے حضرت کو خوش کردیا۔

ایک نقشبندی بزرگ رحمہ اللہ کی افغانستان سے آمد اوران کی کیفیت

حضرت شیخ محمد تیجانی رحمہ اللہ کا بذل پر تاثرات قلم بند کرنا

مدینہ منورہ کے ایک گوشہ نشیں بزرگ کا حضرت رحمہ اللہ کی مسجد شریف حاضری پر مکاشفہ

حضرت رحمہ اللہ کی حاضری مدینہ پاک کے پہلے روز کا خواب

فالودہ کا پیالہ جو بہت ہی نفیس اور بہت ہی عمدہ نظر آرہا تھا، اس مژدہ کے ساتھ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رحمہ اللہ کے ساتھیوں کے لئے ارسال فرمایا ہے۔

حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی رحمہ اللہ کے تاثرات کہ اضطراری طور پر حضرت رحمہ اللہ کے جنازہ کے لئے مجھے بھیجا گیا۔

حضرت مجددی رحمہ اللہ کا خواب کہ شیخ زکریا ہندوستان گئے ہیں، ان کی نیابت کے لئے مدینہ پاک آجاؤ۔ شاہ صاحب رحمہ اللہ کا معمول تھا، دو ہزار درود شریف ریاض الجنہ میں پڑھ کر اپنی جگہ سے اٹھتے تھے۔

ہمارے حضرت کے بارے میں مشہور تھا کہ جلالی بزرگ ہیں۔ بزرگوں کے احوال مختلف ہوتے ہیں۔ بعضوں پر جمالی کیفیت ہوتی ہے اور بعضوں پر جلالی۔ ہمارے حضرت رحمہ اللہ کا جلال مشہور تھا۔ اوراس کی وجوہات میں سے ایک وجہ بہت ہی معقول تھی۔ حضرت رحمہ اللہ کا قیام حضرت مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ کے زمانہ میں ایک مرتبہ ماہِ مبارک میں

نظام الدین میں تھا۔ حضرت نماز تراویح میں مشغول تھے کہ یکا یک غش کھا کر گر گئے۔ بقول حضرت رحمہ اللہ جب آپ کو ہوش آیا تو اپنے آپ کو چارپائی پر پایا اور بجز اس کے کچھ بھی یاد نہیں کہ۔۔۔

اس کے بعد یہ کیفیت ہوگئی تھی کہ سخت سردیوں میں بھی سر پر ململ کی ٹوپی کے علاوہ اور ٹوپی نہیں پہن سکتے تھے۔ دماغ پر سخت گرمی کا اثر ہر وقت رہتا تھا۔ بہرحال وجہ کوئی بھی ہو یا وجوہات کچھ بھی ہوں، حضرت رحمہ اللہ پر جلال کا اثر زیادہ تھا۔ لیکن جیسے حضرت رحمہ اللہ شدید الغضب و سریع الغضب تھے، اس چیز کے ازالہ کے ساتھ جو سبب غصہ ہوتی تھی، اسی وقت، بلکہ اسی لمحہ حضرت رحمہ اللہ کی حالت ایسی ہوجاتی کہ یہ یقین مشکل ہوتا کہ ابھی ابھی حضرت رحمہ اللہ کی ایسی کیفیت تھی۔ اور کیوں نہ ہوتا؟ جو چیز بھی اور جو کیفیت بھی للہ فی اللہ ہوتی ہے، وہ ایسی ہی ہوتی ہے۔ نفس کا اس میں دخل نہیں ہوتا۔

ویسے ہمارے بزرگوں میں اویسِ زمانہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی رحمہ اللہ بھی جلالی بزرگ مشہور ہیں۔ بطور ایک مرشد و مصلح مسترشدین کی بے قاعدگیوں پر اور غلطیوں پر خفگی اور برہمی تو متوسلین کے لئے اصلاح کا ذریعہ ہے۔ ایسا غصہ مطلوب بھی ہے۔ مواقع غضب میں یہی برمحل بھی ہے۔ برودت کا علاج گرم سکائی ہی ہوتا ہے، اسی لئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: ''أجبَّار في الجاهلية وخوَّارٌ في الإسلام؟'' ۔ کبھی کبھی بڑی غلطی پر خفگی کا اور برہمی کا زیادہ ہوجانا بھی نامناسب نہیں ہے، بلکہ سراسر رحمت ہے۔ چوں جراح کہ فساد و مرہم نہست۔

چنانچہ ایک مرتبہ حضرت رحمہ اللہ کو کسی بات پر بہت ہی غصہ آ گیا اور حضرت رحمہ اللہ بہت ہی ناراض اور برہم ہو رہے تھے۔ عصر کے بعد کی مجلس تھی۔ حسب معمول حضرت اقدس حکیم الامت رحمہ اللہ کے خلیفہ اجل حضرت اقدس ناظم صاحب مولانا اسعد اللہ صاحب بھی مجلس میں حضرت رحمہ اللہ کی چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے یہ کیفیت دیکھ کر

"رضیت باللّٰہ ربّا، وبالاسلام دینا، وبمحمد صلّی اللّٰہ علیہ وسلم رسولاً و نبیا، و بالقرآن والحدیث قدوۃ واماما، وبشیخ الحدیث مرشدا و شیخا" پڑھا۔ کہاں تو حضرت رحمہ اللہ کی برہمی کی وہ شدید کیفیت اور کہاں اس کے بعد ایسا حال کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔ وردِ مذکور نے آتش سوزاں کو ماء بارد سے مبدل کر دیا۔

صحیح ہے جو غصہ اللہ کے لئے ہوتا ہے، وہ محتاج سوچ ومشورہ نہیں ہوتا۔ اور جب للہ طلب عفو ہو تو فرو ہونے میں پس وپیش نہیں کرتا۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے ایک مقیم خانقاہ اصلاح احوال کے طالب سے ایک بڑی بے عنوانی کا صدور ہو گیا۔ حضرت اقدس رحمہ اللہ کو علم ہو گیا۔ ان کے آنے پر حضرت رحمہ اللہ کو اتنا شدید غصہ آ گیا کہ سب خدام بھی ڈر گئے۔ یکا یک اللہ تعالی نے اس طالب کے دل میں ڈالا، وہ قدموں میں گر گئے، اور حضرت رحمہ اللہ کے پاؤں پکڑ کر معافی کی درخواست کے ساتھ اصلاح حال کے لئے طالب دعا ہوئے۔ اس دم حضرت رحمہ اللہ کی کیفیت دیدنی تھی، کہ کہاں وہ سرخ چہرۂ مبارک غصہ سے بھرا ہوا، آواز گرجتی ہوئی اور کہاں ہمہ تن شفقت و رافت، اور شفقت پدرانہ کا انداز تخاطب۔

ایک مرتبہ حضرت رحمہ اللہ نے افریقی طلبہ کو بطور خاص کچھ نصائح کے لئے مدعو کیا تھا، جب کہ ان کی سالانہ انجمن کا اجلاس دار العلوم میں ہو رہا تھا۔ اس موقع پر حضرت رحمہ اللہ نے سب خدام سے بہت ہی اہتمام سے تاکید کی تھی کہ ان طلبہ کا خاص اہتمام کیا جائے، جب تک حضرت رحمہ اللہ اپنے کام میں مصروف رہیں۔ لیکن سوء اتفاق کہ سارے خدام اس وقت کسی باغ کی تفریح کے لئے چلے گئے اور وقت پر نہیں پہنچ سکے۔ حضرت رحمہ اللہ پر اس کا بڑا اثر ہوا، اور قرین قیاس بھی تھا کہ کہاں تو حضرت رحمہ اللہ اتنا اہتمام فرما رہے تھے، اور کہاں اس قدر غفلت کہ کوئی ایک بھی اس وقت موجود نہیں تھا۔

حضرت رحمہ اللہ سخت ناراض تھے۔ خدام معافی کے طلب گار ہوئے، تو حضرت رحمہ

اللہ اس کا جواب اس طرح دیتے کہ میری حسرتوں کا کیا ہے خون، میرے دل میں تم سے غبار ہے۔ بالآخر معافی ہوگئی، اور سب کو مٹھائی بھی کھلائی گئی۔ فرمایا حافظ جی! میرے لونڈوں کو کوئی ڈلی (مٹھائی) دے دے۔ یہ بے چارے بڑے پریشان رہے۔

ایک مرتبہ فجر کی نماز میں تاخیر ہوئی۔ حضرت رحمہ اللہ نے امامت کے لئے تلاش کرایا۔ جب نہ پایا تو دوسرے خادم کے لئے فرمایا، وہ استنجا میں تھے۔ تیسرے کو نامزد فرمایا، معلوم ہوا وضو کررہے ہیں۔ حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابھی تو وہ ذکر کررہا تھا۔ کیا بغیر وضو ذکر کررہا تھا؟ بہرحال نماز کے ختم پر حضرت رحمہ اللہ کافی ناراض تھے۔ فرمارہے تھے، سب اپنے اپنے گھر چلے جاؤ۔

ہمارے ایک ساتھی پر حضرت رحمہ اللہ کی ڈانٹ کا بہت ہی اثر ہوا۔ وہ ندوۃ العلماء سے حضرت اقدس مولانا علی میاں صاحب رحمہ اللہ کے مشورہ سے حضرت رحمہ اللہ کے یہاں اصلاح کے سلسلہ میں قیام پذیر تھے۔ جانے کے لئے جب جانے والے مہمان حضرت رحمہ اللہ سے مصافحہ کررہے تھے، انہوں نے بھی جا کر مصافحہ کرلیا۔ حضرت رحمہ اللہ نے دریافت فرمایا یہ کیسا مصافحہ؟ انھوں نے عرض کیا کہ حضرت رحمہ اللہ تو ناراض ہوگئے اور فرمایا چلے جاؤ۔ تو تعمیل ارشاد میں افریقہ واپسی کا ارادہ کرلیا۔ حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا بقیہ تیرے ساتھیوں کو بھی ساتھ لے جائیو۔ بعد میں سب خدام نے حضرت سے معافی کی درخواست کی۔ حضرت رحمہ اللہ کی شفقتوں سے ایسا محسوس ہونے لگا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔

کیفیت ایام حج

جب حج کے ایام آتے اور عشاق ملاقات کے لئے خدمت اقدس میں آتے، تو حضرت رحمہ اللہ پر عجیب اثر ہوتا۔ جب وہ دعا کے لئے کہتے تو حضرت رحمہ اللہ فرماتے: دعا تو بھائی اب تو کرے گا، دعا کے مقام پر جارہا ہے۔ ان کے لئے سفر کی آسانی کی دعا

کرتے۔حج مقبول، زیارت مبرور کی دعا کرتے۔اور نصیحت فرماتے کہ اس مبارک سفر میں وقت کو خوب غنیمت سمجھنا، وقت ضائع مت کرنا۔حرمین شریفین کو خوب وصول کرنا۔زیادہ سے زیادہ وقت حرمین شریفین میں گزارنا۔مدینہ طیبہ میں درود شریف کی کثرت کرنا۔اور فرماتے کہ میری طرف سے عمرہ،طواف ہوسکے تو کرنا۔کسی خاص کے سفر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جملہ بھی دہراتے ''أشرکنا فی دعائک یا أخی!''۔

ان مبارک ایام میں حضرت رحمہ اللہ اکثر حرمین شریفین کا ذکر فرماتے۔خوشبو لگاتے وقت عشاق کو یاد فرماتے کہ وہ خوشبو استعمال نہیں فرماسکتے۔گویا دل میں اٹکا ہوا ہوتا۔

کبھی کبھی بلند آواز سے تلبیہ پڑھنے لگتے۔ایک مرتبہ تلبیہ پڑھتے ہوئے فرمانے لگے کہ کواڑ لگادو۔کہیں کوئی آجائے اور سن لے، اور نہ معلوم کوئی فتوی لگ جائے۔پھر فرمایا: لونڈو! پڑھو،اور تلبیہ شروع فرمادیا۔

انہی مبارک ایام میں ایک صاحب آئے۔حضرت رحمہ اللہ نے دریافت فرمایا کیسے آئے؟ انہوں نے عرض کیا کہ زیارت ومصافحہ کے لئے۔حضرت رحمہ اللہ نے جواب دیا: ''حضرت،تو یہاں ہیں نہیں''۔حضرت مولانا منور حسین صاحب رحمہ اللہ نے بعد میں فرمایا کہ آج کل تو حضرت رحمہ اللہ گو کہ جسمانی اعتبار سے ہمارے درمیان میں ہوتے ہیں،لیکن روحانی اعتبار سے حرمین شریفین کے تصور میں مستغرق رہتے ہیں۔

جب ایام حج شروع ہوجاتے تو فرماتے رہتے،آج حجاج کرام منی میں ہوں گے۔یاد فرماتے آج عرفات میں ہوں گے۔گویا کہ ہر وقت وہی تصور، وہی خیالات، گویا کہ بولو نسیم بولو،آنکھیں تو ملالیں، دل کہاں ہے؟

محبت شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ

حضرت شیخ العرب والعجم شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ کے تعلقات اور محبت کے واقعات کے لئے تو دفتر بھی ناکافی ہے۔ان دونوں بزرگوں میں آپس میں عجیب محبت اور

الفت تھی۔ ہر ایک دوسرے کا قدر دان اور قدر و منزلت سے واقف اور آشکارا تھا۔ اور حسن اتفاق کہ ایک ذات گرامی دارالعلوم دیو بند میں مسند نشیں دارالحدیث تھی، اور دوسرے شیخ وقت مظاہر علوم کی دارالحدیث کی رونق تھے۔ بہر حال اس وقت تو نمونہ کے طور پر اور تبرکاً حضرت مدنی رحمہ اللہ کے ایک مبارک خط کا تذکرہ کیا جارہا ہے، جو آپ نے ماہِ مبارک میں حضرت شیخ رحمہ اللہ کو لکھا۔ اس سے اس اندرونی محبت کا اندازہ لگانا آسان ہو جاتا ہے، جو حضرت مدنی رحمہ اللہ کو حضرت شیخ رحمہ اللہ سے تھی۔ حضرت مدنی رحمہ اللہ نے ایک شعر پر مشتمل والانامہ حضرت کو ارسال فرمایا، وہ کچھ اس طرح ہے:

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف، بلکہ ثمر بھی

اے خانہ براندازِ چمن، کچھ تو ادھر بھی

حقیقت توکل

اللہ جل شانہ کی ذات پر اعتماد اور توکل جو اہل اللہ کا خاصہ ہے، ہمارے حضرت رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اس سے بھرپور حصہ نصیب فرمایا تھا۔ اس سلسلہ کے دو تین واقعے یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

۱۹۴۷ء میں جب تقسیم ہند ہوا، اس وقت کے حالات اور واقعات سے کون واقف نہیں ہے۔ جو قیامت خاص طور سے مسلمانان ہند اور وہ بھی خاص طور سے یوپی اور دہلی کے مسلمانوں پر سے گزری، اس سے کون سا دلِ مسلم متأثر نہ ہوا۔ حسن اتفاق کہیے یا جو بھی کہ جماعت تبلیغ اور اہل مرکز اور دہلی کے مسلمانوں کی دھاڑس کے لئے کچھ من جانب اللہ ایسا انتظام ہوا کہ حضرت اقدس رحمہ اللہ ان دنوں میں مرکز نظام الدین میں قیام فرما تھے، جو مسلمانان ہند کے لئے اور خاص طور سے اہل مرکز کے لئے اللہ جل شانہ کی ایک بڑی نعمت اور مالک کا ایک بڑا انعام و احسان تھا کہ حضرت رحمہ اللہ کا دلِ دردمند ہر وقت مسلمانوں کی فکر میں مشغول اور ان کے لئے دعا جو رہتا تھا۔ ان کی دعائے سحر گاہی ہولناک حالات میں

امید کی کرن تھی۔ حضرت رحمہ اللہ اس زمانہ کے عجیب وغریب حالات کا تذکرہ بڑے رنج و درد کے ساتھ فرمایا کرتے تھے۔

ایک رات کا واقعہ حضرت رحمہ اللہ کے ایک خادم نے سنایا، جوان دنوں میں حضرت رحمہ اللہ کے ساتھ ہی مرکز پر حضرت رحمہ اللہ کی خدمت میں رہتے تھے۔ فرمایا کہ ایک رات عشاء کے بعد اطلاع ملی کہ قرب وجوار کے شر پسند سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہوکر مرکز پر حملہ آور ہورہے ہیں، اور توڑ پھوڑ اور آتش زنی اور مرکز کو مکمل طور پر تباہ کرنے کا پروگرام بنارہے ہیں۔ [ناقص]

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

سوالات من جانب ریوٹرس، ٹائمس آف زامبیا، ہیرالڈ آف زمبابوے
زامبیا ڈیلی میل

مؤرخہ ۲۳ اگست ۱۹۸۱ء مقام مکینی، لوساکا، زامبیا

﴿۱﴾ حضرت اقدس نے ہندوستان سے مدینہ منورہ کے لئے ہجرت کیوں فرمائی ہے جب کہ بہت سارے بزرگان دین حجاز مقدس سے ہندوستان تبلیغ دین کے لئے آئے؟

جواب: اس لئے کہ میری زندگی طالب علمی میں گذری۔ اب امراض اور آنکھوں کے زائل ہوجانے کی وجہ سے پڑھنے پڑھانے کا نہیں رہا، اس لئے اپنی اصلاح کی نیت سے مدینہ منورہ آپڑا۔

﴿۲﴾ حضرت اقدس کی زندگی کے کچھ اہم تجربات یا کچھ یادگار واقعات جو اوروں کے لئے مؤثر یا عبرت ناک ہوسکتے ہوں؟

جواب: میری زندگی کے حالات میری خودنوشت سوانح آپ بیتی میں ہیں، جو دنیا میں بہت شائع ہوئی ہے۔ ہندوستان اور پاکستان، لندن، عرب سب جگہ ملتی ہے۔ مگر وہ

اردو میں ہے۔میری زندگی کے زیادہ حالات اس میں ہیں۔

﴿۳﴾ دنیا میں نشر واشاعت دین کے لئے جو محنت ہو رہی ہے وہ کافی ہے یا اس میں کمی ہے؟ اور کن کن ملکوں میں محنت کی زیادہ ضرورت ہے ؟

جواب: اس کا مجھے علم نہیں ہے۔یہ بات سیاسی لوگوں سے پوچھنا چاہئے۔میں سیاسی نہیں ہوں۔اس کے لئے علی میاں دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ سے آپ کو زیادہ مدد ملے گی۔

﴿۴﴾ حضرت اقدس کے اپنے تأثرات جنوبی افریقہ اور زامبیا کے لئے کیسے ہیں؟ آیا خوش ہیں یا کوئی اور بات ہے؟

جواب: میں یہاں کے دوستوں کے اصرار پر اس لئے آیا تھا کہ شاید فائدہ ہوگا۔یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ بہت فائدہ ہوا۔اگر اللہ کے یہاں حاضری قبول ہے، تو سب کچھ ہے، مردود ہوگئی تو کچھ نہیں۔میں نے ان سے پہلے سے شرط کر لی تھی کہ باوجود فقر و احتیاج کے اپنا کرایہ خود ادا کروں گا، اور ہدیہ ہدایا عام طور پر قبول نہ کروں گا۔اللہ کا شکر ہے کہ وہ دونوں شرطیں اب تک نبھ رہی ہیں۔

﴿۵﴾ حضرت اقدس کا کیا پیام ہے خصوصاً مسلمانانِ زامبیا کے لئے اور عموماً مسلمانانِ عالم کے لئے؟

جواب: موت کو کثرت سے یاد رکھیں۔درود شریف کثرت سے پڑھیں۔میرا ایک رسالہ ''موت کی یاد'' چھپ چکا ہے۔آپ خود بھی مطالعہ کریں اور دوسروں کو بھی ترغیب دیں۔

میں نے جہاں رمضان کیا، وہاں تقریباً چھ ہزار اللہ کا نام سیکھنے جمع ہو گئے تھے۔اس میں سے ڈھائی ہزار نے (مختلف اوقات میں) اعتکاف کیا تھا اور ساڑھے تین ہزار غیر معتکف تھے۔[ناقص]

....

بزرگوں کی چلہ نشینی کی سنت جو برطانیہ میں زندہ کی جارہی ہے،امسال دار العلوم ہولکمب بری کے طلبہ نے اس سنت کو زندہ کیا اور آئندہ بھی ان شاء اللہ یہ سنت جاری رہے گی۔حدیث پاک میں منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نزول وحی سے پہلے غار حراء میں عبادت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی کی ابتدا سچے خواب تھے کہ ان کی تعبیر صبح صادق کی طرح ظاہراً وقوع میں آجاتی۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار حراء میں خلوت گزیں ہو گئے، یہاں تک کہ کئی کئی شب عبادت میں گذارتے اور مکان پر تشریف نہ لاتے،کیوں کہ ان ایام کا کھانا ساتھ ہی لے جاتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کئی ماہ تک اسی طرح خلوت میں مشغول رہے، یہاں تک کہ اسی غار حرام میں وحی کا نزول ہوا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی غار میں پورے ایک ایک مہینہ تک تشریف رکھتے تھے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ ”الأبواب والتراجم“ میں فرماتے ہیں کہ اس خلوت کے دوران حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیا عبادت کرتے تھے،اس سلسلہ میں بہت سے محققین کی رائے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تفکر میں مشغول رہتے۔علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس وقت دین ابراہیمی کے جو احکام باقی تھے،ان پر عمل پیرا تھے۔بہرصورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عرصہ دراز تک خلوت گزیں ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے نمونہ کے واسطے کافی ہے۔

ابوسلیمان خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلوت کے ساتھ محبت اس وجہ سے تھی کہ خلوت میں قلب کو فراغت ملتی ہے،فکر پر اعانت ہوتی ہے، بشر کو جن اشیاء سے الفت ہے ان سے علیحدگی نصیب ہوتی ہے،اور خشوع بخوبی میسر آتا ہے۔

علامہ عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلوت میں قلب کو فراغت ملتی ہے جو تفکر کے لئے معین ہے۔ اور انسان ریاضت ومجاہدہ کے بغیر اپنی فطرت سے نہیں ہٹ سکتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلوت محبوب بنائی گئی، تاکہ آپ انسانوں کے اختلاط سے الگ ہوں اور اپنی مرغوبات کو بھول جائیں، اور وحی قبول کرنے کے لئے مستعد ہوجائیں۔ اور کہا گیا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس خلوت میں اپنے رب سے مناجات اور گڑگڑاہٹ میں مشغول رہتے کہ وہ آپ کو اپنی عبادت صحیح طریقہ سے کرنے کی توفیق دے جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نبوت کے حاصل ہونے سے پہلے مشغول رہا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام بھی ایک عرصہ خلوت میں رہے۔ ارشاد باری ہے:
﴿وَقَالَ إِنِّيْ ذَاهِبٌ إِلىٰ رَبِّيْ سَيَهْدِيْن﴾، اس میں خلوت ہی کی طرف اشارہ ہے۔

اسی طرح حضرت مریم علیہا السلام کی پرورش بھی خلوت میں ہوئی۔ قرآن کہتا ہے:
﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَاب﴾، یہ محراب ان کا خلوت خانہ تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اللہ رب العزت کی ہم کلامی سے پہلے چالیس روز خلوت میں رہے۔ حضرت سلیمان وداؤد علیہما السلام سے بھی ایک عرصہ تک خلوت میں رہنا منقول ہے۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص چالیس صبح حق تعالیٰ سے اخلاص کا برتاؤ کرے گا، تو حکمت کے چشمے اس کے دل وزبان سے جاری ہونے لگیں گے۔ (حدیث) حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بندہ ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہوگا تو انوار الٰہیہ کی بارش اس کے قلب پر اس قدر زور سے ہونے لگے گی کہ رذائل کو دور کرکے وہ انوار اس کے قلب میں بھر جائیں گے اور بہنے لگیں گے، جس کے اثرات اس کے جسم پر نمایاں ہوں گے، حتیٰ کہ اس کی زبان سے بھی حکمت آمیز کلمات جاری ہوجائیں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ زمانہ جلد آنے والا ہے کہ مسلمانوں کا سب سے بہترین مال بکریاں ہوں گی کہ ان کو پہاڑ کی چوٹی پر لے جائے اور

فتنوں سے محفوظ وسالم رہتے ہوئے آبادی سے بھاگ جائے۔اسی طرح ایک دوسری روایت میں مذکور ہے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون شخص بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مومن جو اللہ تعالی کے راستہ میں اپنے مال وجان سے جہاد کرے۔ پھرانہوں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون شخص بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہاڑ کی گھاٹیوں میں یکسو ہو کر بیٹھ جانے والا تا کہ خدا کی عبادت میں لگا رہے۔

علامہ محی الدین نووی رحمہ اللہ ''ریاض الصالحین'' میں لکھتے ہیں کہ زمانہ کے فساد کے وقت اور فتنہ میں، یا حرام میں یا شبہات میں پڑ جانے کے اندیشہ سے گوشہ نشینی اختیار کرنا مستحب ہے۔

مذکورہ نصوص سے ثابت ہوا کہ خلوت امور دینیہ میں سے ہے، اور صرف جائز ہی نہیں، بلکہ تہذیب نفس کے لئے ضروری ہے۔

بعض مشائخ نے خلوت کی مقدار چالیس روز رکھی ہے، اسی روایت کی بنا پر جو اوپر گزری۔شاید چالیس کے عدد بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس عدد کو تغیر احوال میں بڑا دخل ہے۔ پس جس چیز کی خاص طور پر تکمیل مقصود ہوتی ہے اس کو اسی عدد میں مکمل کرلیا جاتا ہے۔حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی کا خمیر چالیس روز میں تیار کیا گیا۔انسان کی تخلیق میں نطفہ سے علقہ، پھر مضغہ کے اطوار چالیس دن میں طے کروائے گئے۔اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالی نے جس وقت اپنی ہم کلامی سے مشرف فرمانے کا ارادہ کیا تو اس سے قبل چالیس روز تک انہیں خلوت میں رکھا۔

ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص چالیس دن تک ایسی طرح نماز پڑھے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں: ایک جہنم سے چھٹکارے کا، دوسرا انفاق سے بری ہونے کا۔

انہی امور کا خیال رکھتے ہوئے حضرات صوفیائے کرام کے یہاں چلہ نشینی کی خاص اہمیت ہے۔

قلب کا مقام

یہاں تک انسان کے بعض اعضاء جسمانی وظاہری کے خیر وشر کا بیان ہوا۔ان کے شکر اور ناشکری کا بیان ہو۔لیکن ان ظاہری اعضاء کے خیر وشر ہونے کا تعلق ان کے بن جانے ،سنور جانے کا،ان کے بگڑ جانے اور خراب ہوجانے کا تعلق اور دار ومدار دراصل کسی اور چیز پر ہے۔جب اس دوسری چیز میں صلاح وفلاح ہے،خیر کا جذبہ ہے،نیکیوں کی رغبت ہے،تو دیگر سارے اعضاء میں بھی یہ سارے جذبات ہوں گے۔لیکن جب اسی چیز میں فساد پیدا ہوجائے گا،اس میں خرابی آجائے گی،اس کا خیر اور نیکیوں کا رجحان مفقود ہوجائے گا،تو سارے جسمانی اعضاء بھی معطل اور بیکار ہوکر رہ جائیں گے۔

وہ چیز انسان کا قلب اور دل ہے۔سارے اعضاء اسی کے تابع ہیں،اس کے منشأ اور ارادے کے مطابق مستعمل ہوتے ہیں۔مطلب کہ اس قلب کے سارے اعضاء کٹھ پتلی ہیں۔مثال کے طور پر کوئی شخص چوری کے لئے چلتا ہے،اپنے ہاتھ کو کسی کی چیز قبضانے کے لئے استعمال کرتا ہے،کسی پر ظلم کرتا ہے،کسی کے قتل کے درپے ہوتا ہے،کسی کو قتل کرتا ہے،کسی کو اپنی زبان سے سب وشتم کرتا ہے،یا اس کے برعکس کسی کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے،مسجد کی طرف سے چل کر جاتا ہے،کسی ضعیف وناتواں کی مدد اپنے ہاتھوں سے کرتا ہے،کسی معذور اور نابینا کو اس کی منزل مقصود تک پہنچاتا ہے،تو یہ ساری خیر اور شر کی لائنیں،سارے اعمال وافعال کا جذبہ اول اس کے دل میں موجزن ہوتا ہے،ابتداءً اس کے قلب میں پیدا ہوتا ہے،پھر ظاہری اعضاء اس جذبۂ اندرونی کی تکمیل کرتے ہیں،تو اصل شئی انسان کا دل ہوا،باقی اعضاء جسمانی اس کے خدمت گار ہیں۔جیسے فوج میں کئی حصے ہوتے ہیں۔ایک مقدمۃ الجیش ہوتا ہے،ایک میمنہ ہوتا ہے،ایک میسرہ ہوتا ہے،اور ایک قلب ہوتا ہے،اس میں اصل اور قابل قدر،قابل اہتمام قلب ہے۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ اگر قلب انسانی میں صلاح اور خیر پیدا ہو جاتی ہے، تو سارے ہی اعضاء صلاح اور خیر کی طرف چلتے ہیں اور اگر خدا نہ کرے قلب انسانی ہی میں شر و فساد پیدا ہو جاتا ہے، تو دیگر اعضاء بھی اس کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں، اسی کی طرف اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا

ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب

بے شک انسان کے بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ درست ہو جاتا ہے، تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے، اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ غور سے سن لو، وہ قلب ہے۔

اسی قلب کو سیدھا کرنے کے لئے بزرگان دین مجاہدات کراتے ہیں، چنانچہ ایک بزرگ کے ایک مرید کا قصہ معتبر لوگوں سے سننے میں آیا کہ ان کے کثرت مراقبہ سے ان مرید کی کمر ٹیڑھی ہوگئی تھی۔ ان بزرگ سے کسی نے کہا حضرت! آپ کے فلاں مرید کی کمر ٹیڑھی ہوگئی؟ ان بزرگ نے فرمایا میاں کمر ٹیڑھی ہوگئی، لیکن الحمدللہ دل سیدھا ہو گیا!

اگر قلب کی دیکھ بھال نہ کی گئی، اس کو پاک وصاف رکھنے کا اہتمام نہ کیا گیا اور اس میں فساد پیدا ہو گیا تو وہ فساد ایسا قوی اور ایسا سخت ہوگا کہ قساوت اور سختی عدم تأثر میں جمادات کے برابر ہو جائے گا، بلکہ اس سے بھی بڑھ جائے گا۔ اسی کو قرآن حکیم نے دہرایا ہے **ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فهی کالحجارة او اشد قسوة، وان من الحجارة** الخ ترجمہ:

جب فساد اور خرابی میں اس درجہ کو پہنچ جائے گا، اس وقت اس کی قوت تاثیر ایسی بڑھی ہوئی اور قوی ہو جائے گی کہ وہ اعضاء جسمانی کو ہلا کر رکھ دے گا، بلکہ نہ محض اعضاء جسمانی اس سے متأثر ہوں گے، بلکہ اگر جمادات تک سے بھی اس کا سابقہ پڑے گا تو وہ بھی

متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں گے اور متاثر بھی ایسے ہوں گے کہ قلب انسانی کی سیاہی اور کالک جمادات تک کی شکل وصورت، ہیئت وکیفیت اور اس کی صفت اصلیہ کو متغیر کردے گی۔ یہ محض الفاظ کی بھر مار ہی نہیں، محض قلم کی روانی ہی نہیں ہے، بلکہ یہ درحقیقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاف اور کھلے حقائق ہیں، جیسا کہ روایت میں آتا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حجر اسود جنت سے اتارا گیا ہے اور وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا، پس ابن آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا۔

چونکہ طواف کے منجملہ آداب کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ حجر اسود کی تقبیل کی جائے اور چونکہ اس کے بڑے فضائل وارد ہوتے ہیں، اس لئے ہر شخص کی تمنا یہ ہوتی ہے کہ وہ اس کی تقبیل کرے اور چونکہ ہم لوگ رات دن معاصی میں مبتلا رہتے ہیں اور کثرت معاصی سے قلوب سیاہ ہو چکے ہوتے ہیں اور اس حالت میں ہم تقبیل کرتے ہیں تو قلب سیاہ کی سیاہی حجر اسود میں بھی منتقل ہوتی رہی اور اس کو سیاہ کرتی رہی یہاں تک کہ وہ بالکل ہی سیاہ ہو کر رہ گیا۔ کہاں وہ دودھ کی سی سفیدی اور کہاں موجودہ سیاہی:

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

چنانچہ یہی تو وجہ ہے کہ شارع علیہ السلام نے سارا دارومدار قلب پر رکھا ہے، اور قلب کے ارادہ کو ہی اصل قرار دیا ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے **انما الاعمال بالنیات**۔ ایک اصول، ایک ضابطہ بتا دیا کہ تمام امور کا دارومدار قلب کے عمل یعنی نیت پر ہے۔ اگر کوئی شخص دل سے کسی اچھے کام کا ارادہ کرتا ہے لیکن اس تک پہنچ نہیں پاتا کہ وہ دنیا کو خیر باد کہہ دیتا ہے، تب بھی اس کام کا ثواب اسے حاصل ہو جاتا ہے۔

بنی اسرائیل کے ایک گنہگار کا قصہ مشہور ہے کہ عمر بھر گناہوں میں مشغول رہا۔ اخیر میں خوف خدا اس کے قلب میں پیدا ہوا اور اس کی کوشش میں مشغول ہوگیا، لیکن ابھی تک اپنے مقصد کو پہنچ نہ پایا تھا کہ دنیا سے چل بسا۔ مشہور قصہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

اس طرح اگر کوئی شخص اپنے دل سے کسی برائی کا قصد کرتا ہے لیکن ابھی اس تک رسائی نہیں ہوتی، اپنے اس ارادہ میں ناکام ہوجاتا ہے، پھر بھی اس فعل کا گناہ اس کے لئے اللہ کے یہاں مقدر کردیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب دو مسلمان آپس میں تلوار کے ساتھ مقابل ہوتے ہیں تو قاتل ومقتول دونوں جہنم میں جائیں گے، پس عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ تو قاتل ہے، لیکن مقتول کا کیا قصور ہے؟ فرمایا اس لئے کہ اس نے اپنے مقابل کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔

اسی لئے علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی راستہ سے عورت گذر رہی ہو اور کسی نے قرائن سے اس کو بیوی سمجھا اور اپنی بیوی سمجھ کر اس کی طرف دیکھا لیکن دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ تو اجنبیہ ہے، پھر بھی اس کو اجنبیہ کے دیکھنے کا گناہ نہ ہوگا۔ اس کے برعکس اس شخص نے قرائن سے یہ سمجھا کہ یہ اجنبیہ ہے اور دل سے اجنبیہ جانتے ہوئے اس نے اس کی طرف دیکھا، دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ تو اس کی منکوحہ اور بیوی ہے، پھر بھی وہ شخص اجنبیہ کے دیکھنے کا گنہگار ہوگا۔ معلوم ہوگیا کہ اعتبار فعل قلب (نیت) کا ہے۔

اور اس قلب انسانی کی زندگی دراصل زندگی ہے اور اس کی موت درحقیقت موت ہے۔ قرآن حکیم نے اسی کو بیان فرمایا ہے **فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التي في الصدور**۔

اللہ جل شانہ کے یہاں بھی اسی کا اعتبار ہے، بلکہ اللہ جل شانہ کسی خوش نصیب کو شکستگیٔ قلب، دردِ دل عطا فرمادے، تو اللہ کے یہاں اس کی بڑی قدر و قیمت ہے۔ اسی کی

طرف قرآن کریم نے اشارہ فرمایا **یوم لا ینفع مال و لا بنون الا من اتی اللّٰہ بقلب سلیم۔**

بعض صوفیاءِ کرام نے **سلیم** کر ترجمہ **لدیغ** سے بھی کیا ہے، یعنی عشق الٰہی اور محبت الٰہی کی تپش میں بجھا ہوا۔

....

بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تحریر ۱۹۶۰ء یا ۱۹۶۱ء کی ہے
جب کہ آپ ہدایۃ النحو یا کافیہ کی جماعت میں تھے

فرمایا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو صوفی ہو اور فقیہ نہ ہو پس وہ زندیق (بڑا بے دین) ہے۔ اور جو فقیہ ہو اور صوفی نہ ہو پس زاہد خشک ہے۔ اور جس نے دونوں حاصل کئے پس وہ محقق ہے۔ کمال یہی ہے، باقی سب گمراہی ہے۔ **و منہ التوفیق و الاستعانۃ.**

وعن أنس رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یؤمن أحدکم الخ...

جاننا چاہئے کہ محبت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک محبت طبعی جیسے کہ آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہے، اس میں وہ مجبور ہے، اور یہ محبت یہاں مراد نہیں ہے۔ دوسری محبت عقلی، وہی یہاں مراد ہے کہ ایک بات کو اگرچہ دل نہ چاہے لیکن بمقتضائے عقل اپنے کو اس کی طرف مائل کرتا ہے جیسے کہ بیمار کو دوا سے محبت ہوتی ہے کہ قصداً اپنے آپ کو اس کی طرف مائل کرتا ہے۔ کیوں کہ عقلاً اس کو یہ بات معلوم ہے کہ اس میں میری صحت ہے۔ اگرچہ دل گوارا نہیں کرتا ہے۔

اسی طرح مثلاً اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو، ماں باپ اور اولاد کفار کے قتل پر یا حکم ہو کفار سے لڑنے کا، حتی کہ شہید ہونے کا۔ تو اس کو اختیار کرنا یہ محبت ہے۔ اگرچہ طبیعت گوارا نہ کرے۔ اسی طرح اگر ایک بات خلاف شرع کے لئے اولاد باعث ہوں اور

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہوتو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ کیوں کہ ہماری سلامتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے۔ غرض کہ رضامندی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب کی رضامندیوں پر اور سب غرضوں پر مقدم رکھے۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تمام کی محبت پر غالب ہوگی تو وہ مؤمن کامل ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت! آپ کی محبت میرے دل میں تمام کی محبت سے زیادہ ہے، لیکن اپنے نفس سے زیادہ نہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تب تو کامل مؤمن نہیں ہو۔ فرمایا کہ حضرت! اب تو اپنے نفس سے بھی زیادہ محبوب رکھتا ہوں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تب تو آپ کامل مؤمن ہیں۔ کذا قال صاحب مظاہر الحق۔

....

مسئلہ: عبادت واجب حکم نیت میں مانند فرض کے ہے، یعنی تعین واجب ضروری ہے جیسے تعین فرض۔

مسئلہ: سنت مطلق نیت سے اور نیت نفل سے صحیح ہوجاتی ہے۔

مسئلہ: روزۂ رمضان بنیت رمضان اور نفل اور مطلق نیت کے صحیح ہے اور وقت نیت کا نصف النہار ہے۔ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب کے حساب سے۔

کتاب الایمان. الفصل الاول. عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن الخ

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو بیان فرمایا کہ **الاسلام ان تشھد** الخ بعدہ ایمان کو بیان فرمایا کہ **ان تؤمن باللّٰہ** الخ کہ اللہ پر ایمان لانا، ملائکہ پر ایمان لانا، آسمانی کتابوں پر ایمان لانا، جن میں چار تو مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ سو (۱۰۰)

صحیفے جو دیگر انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئے تھے اور آخرت پر ایمان لانا۔اور اچھی اور بری تقدیر کے منجانب اللہ ہونے پر ایمان لانا۔پھر پوچھا **اخبرنی عن الاحسان** ۔اور جس کو یہ مقام حاصل ہو،اس کو مقام مشاہدہ اور استغراق کہتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ مدار دین کا اور اس کے کمال کا فقہ اور عقائد اور تصوف پر ہے۔اس حدیث میں تینوں چیزوں کو بیان فرمایا۔اسلام اشارہ ہے فقہ پر کہ اس میں سب احکام و اعمال شرعی بیان ہوتے ہیں۔اور ایمان اشارہ ہے عقائد پر۔اور احسان اشارہ ہے اصل تصوف پر کہ وہ مراد ہے توجہ الی اللہ سے۔اور فقہ اور تصوف اور عقائد ایک دوسرے کے لازم ہیں۔کہ ان میں سے کوئی بھی دوسرے کے بغیر تام نہیں۔بیان یہ ہے کہ تصوف بغیر فقہ کے درست نہیں۔اس لئے کہ احکام الٰہی بغیر فقہ کے معلوم نہیں ہوتے۔اور فقہ بغیر تصوف کے تام تمام نہیں ہوتا۔اس لئے کہ عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ کے تمام نہیں ہوتا۔اور یہ دونوں بدون ایمان کے ہرگز صحیح نہیں ہے۔مانند روح و بدن کے، کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کے بغیر وجود نہیں پکڑتا۔

....

حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک سے درج شدہ چند اشعار۔

حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک سے درج شدہ چند اشعار۔

عشق و محبت

گرنام و نشان من پُرسند بگو قاصد
شرمسار و منفعل طالبِ دعائے سحر ہوں
کیا بتاؤں پتہ؟ ہوں میں شرمندہ و تائب
سائلِ عفو و عطا، میں غلامِ بارگہِ رشید ہوں

....

حضرت شیخ قدس سرہ کے ہاں ماہِ مبارک گزارنے کے بعد عید کے روز حضرت شیخ قدس سرہ کے معتکف میں معانقہ کرکے ہم دونوں بھائی جب معتکف سے نکلے تو حال یہ تھا کہ آنکھوں سے آنسو رواں تھے، بولنے کی سکت نہ تھی۔ باہر حضرت مولانا اظہار الحسن صاحب کاندھلوی ملے۔ انھوں نے دو تین رقعہ لکھ کر تیار رکھے تھے۔ ہمیں دیکھ کر وہ بھی رونے لگے۔ اسی حال میں جب وہ رقعہ ہمیں پکڑوا دیئے۔ باقی دو بھی کہیں مل جائیں گے۔ ان میں سے ایک یہ لکھا تھا:

اے سعدی مپندار تنہا می روی
دیدہ و دل ہمراہِ تست

یوسف

میرے مخدوم شہزادو!

پلٹ کر پھر نہ پوچھا شاؔد جیتا ہے کہ مرتا ہے
میرے محبوب شہزادے بڑے ہی بے وفا نکلے

دوستوں کی شکایت غلط ہے۔ہم کوتو تمہاری شرافت نے مارا۔

اظہار الحسن

....

احقر چند ماہ کے لئے جنوبی افریقہ اپنی والدہ صاحبہ محترمہ اور اپنی ہمشیر گان اور برادران سے ملنے کے لئے آیا تھا۔ یہاں آ کر سب سے مل کر بہت خوشی ہوئی اور تین ماہ کیسے گزر گئے کچھ پتہ بھی نہ چلا۔اب جانے کے دن آ گئے ۔سب بھائی بہنوں کا اصرار ہے کہ اخیر میں بطور یادگار چند اشعار پڑھتا جاؤں۔ان اشعار میں یہاں سے واپسی کا جو غم ہے اس کا اظہار ہے۔ساتھ ہی ان اشعار کا خطاب بھائی بہنوں میں سے ہر ایک سے ہے۔بعض اشعار ایسے ہیں کہ جوان بھائی بہنوں کے دل کی ترجمانی کرتے ہیں۔

لاشِ مجنوں پر کسی نے جاکر پوچھا بہ سخن — یادِ لیلیٰ اب بھی آئی ہے تجھے اے خستہ کفن
سانس ٹھنڈی لے کر یوں کھینچ کر منہ سے کفن
شور بلبل کم نہ گردد گر رود گل زارِ چمن — حسن بے بنیاد باشد عشق بے بنیاد نیست
نسیم صبح تھی یا چل رہے تھے تیر قاتل کے — مریض عشق کو نیند آ گئی بادِ سحر کھا کر
حد سے گزرا رنج فرقت اب تو اے پروردگار — کہ میری شام خزاں ہو وصل سے روز بہار
ہے یہی شرط وفا کہ بے چون و چرا — وہ مجھے چاہے نہ چاہے میں اسے چاہا کروں
چوں شود وعدہ ٔ وصل نزدیک — آتش شوق تیز تر گردد

عزیزان محمد علی،نوشاد، شان وشوکت، عارف اور دیگر دوستوں سے سلام مسنون۔عزیز محمد علی کا خط آیا تھا۔جواب کی فرصت نہ ملی۔معاف فرمائیں۔

خط لکھتا ہوں ان کو، حماقت تو دیکھئے جو سمجھیں معیوب لکھنا جواب کا
میں ہوں مشتاق اور وہ ہیں بیزار یا الٰہی! یہ ماجرا کیا ہے؟
ساری دنیا کے ہیں وہ میرے سوا میں نے چھوڑی ساری دنیا جن کے لئے

....

حضرت اقدس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کا حال اور کیفیت، نماز باجماعت کی پابندی، تہجد کی پابندی اور بدعت سے نفرت کی تقریر سن کر عامی دیہاتی بھی جو ان مسائل سے واقف نہیں ہوتا تھا، یہ کہتا تھا کہ اس کی باتیں اوپری معلوم ہو رہی ہے۔

....

شب فراق کی تنہائیوں سے اکتا کر
تمہارے ملنے کی امید آنکھ میں پا کر
اڈ کے آ گئے پلکوں پہ دل کو ٹھکرا کر
بہت تلاش کیا تم کو ہر جگہ جا کر
نہ پایا تم کو جو یاں بھی تو غم سے گھبرا کر
ٹپک کے پلکوں سے اشکوں نے خودکشی کر لی

....

وقت کشتن سر جھکا کر میں نے قاتل سے کہا
خون ناحق سے تجھ کو کیا فائدہ اے مہرباں؟
ہنس کے بولا سوچ رکھے ہیں فوائد اس میں چند
غیر کی تسکین، اپنی مشق، تیرا امتحاں

....

تمہاری جو ہم بن گزرتی ہے خوش

ہماری بھی تم بن گزر جائے گی
طبیعت کو ہوگا قلق چند روز
بہلتے بہلتے بہل جائے گی

....

یارم بخانہ آمد و جام شراب نیست
در حیرتم کہ صبح دمید آفتاب نیست
آں شوخ سرخ جامہ سوار سمند شد
یاراں حذر کنید کہ آتش بلند شد
بگولے اس لئے منڈلا رہے ہیں میرے مدفن پر
کہ یہ دھبہ بھی کیوں باقی رہے صحرا کے دامن پر
یہ بھی ہے واقعہ کہ جگر ہو گیا دو نیم
یہ بھی ہے سچ کہ ان کی نظر تھی چھری نہ تھی
عشق کی دشواریوں نے کر دیا کامل مجھے
اب کوئی مشکل نظر آتی نہیں مشکل مجھے

....

وہ چلا براق پہ جس گھڑی تو زمین کے بعد ہوا میں تھا
رہی پیچھے تھک کے ہوا ادھر تو ہوا کے بعد فضا میں تھا
ہوئی دم زدن میں فضا بھی طے تو فضا سے بڑھ کر سما میں تھا
کشش اور بڑھ گئی عشق کی تو سما سے قرب خدا میں تھا
تو ملک پکارے کہ مصطفیٰ، بلغ العلیٰ بکمالہ

ہوئی عرش و فرش کی جب بِنا تو زمانہ تیرہ و تار تھا
نہ قمر کی چاندنی کا نشاں، نہ پتہ تھا پرتوِ مہر کا
جو حجاب راز سے دفعتہً یہی نور پاک چمک اٹھا
تو فضا میں شور درود تھا کہ جہاں کا رنگ بدل گیا
گئی تیرگی، ہوئی روشنی، **کشف الدجیٰ بجمالہ**

کبھی سایہ جس کا نظر نہ آسکا ہمیں سحاب میں
یہ وہ حسن ذات پاک ہے جسے حق نے رکھا حجاب میں
اسی برق حسن کا گھر کبھی تھا تجلیوں کے سماب میں
اسے لاکھوں غوطے دیئے گئے ہیں فضیلتوں کے گلاب میں
اسے ایسا پاک بنادیا **حسنت جمیع خصالہ**

یہ نبی کا حسن جمال تھا کہ درود بھیجتا تھا خدا
یہ نبی کا جاہ و جلال تھا کہ جبل بھی جس سے لرز اٹھا
شب و روز شام و سحر وہ رحمتوں میں گھرا ہی تھا
جو اس کی امت خاص کا اداس چہرا نظر پڑا
تو خدا نے حکم یہ دے دیا **صلّوا علیہ وآلہ**

....

تقسیم کیا دیکھ کے قسّام ازل نے
جو چیز کہ جس شخص کے قابل نظر آیا

بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا
غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا
حبیب اللہ

جو اب بھی نہ تکلیف فرمایئے گا
تو بس ہاتھ ملتے ہی رہ جایئے گا

....

غزل

از علامہ نصیرالدین، گولڑہ شریف

دیدہ و دل بر تو قرباں ہمچناں بہر مائی راحتِ جاں ہمچناں
کارواں منزل بہ منزل می رود من بگرد ناقہ گریاں ہمچناں
اے ستمگر غرق خوں شد عالمے تیغ ابروئے تو عریاں ہمچناں
عالمے آباد و شاد از دستِ تو من زدستت خانہ ویراں ہمچناں
گرچہ راندی آشکارا از دلم دارمت درسینہ پنہاں ہمچناں
از غم دل آنچہ گفتم اے صبا رو بروئے دوست بر خواں ہمچناں
گرچہ دادم خرمن ہستی بباد ہستم از آتش بجاناں ہمچناں
گاؤ خر را جامۂ دیبا و خز مرد دانا چاک داماں ہمچناں
یوسف علم ستاب تاج و نگیں قحبۂ جہل ست سلطاں ہمچناں
مصرفے دارد پرِ مور و مگس خونِ انسانست ارزاں ہمچناں
گرچہ یوسف رفت وہم بازارِ مصر بوئے دل آید زکنعاں ہمچناں
اے نصیر از شکوہ ہا بر بند لب ہست بر تو لطفِ جاناں ہمچناں

میں ہلاک دردِ فراق ہوں، تیرے غم میں میرا یہ حال ہے
تو خدا کے واسطے آ بھی جا، مجھے سانس لینا محال ہے
نہ ستا مجھے، نہ ہو تو جدا، نہ رُلا مجھے، نہ ہو تو خفا
یہی تجھ سے ہے میری التجا، یہی تجھ سے میرا سوال ہے
مجھے یاد ہے تیری برہمی، مجھے یاد ہے میری بے بسی
میں بیاں کروں بھی تو کیا کروں، تیرے ہر ستم میں کمال ہے!
نہ سہی خوشی مجھے غم تو ہے، نہ سہی کرم پہ ستم تو ہے
میں اسی میں دل سے ہوں شادماں، تجھے کچھ تو میرا خیال ہے
یہ کرم زمانہ کا کم نہیں، مجھے اپنی موت کا غم نہیں
تیرے غم کو میں اٹھا نہ سکا، مجھے صرف اتنا ملال ہے
تو میرے دل کی ہے خوشی، تو ہی زندگی، تو ہی بندگی
تیرے در پے جھک کے پھر اٹھ سکے، میرے سر کی کب یہ مجال ہے؟
نہ صنم کدہ کی ہے جستجو، نہ مجھے حرم کی ہے آرزو،
میرے سامنے ہے نسیم وہ، میرا دل حریم جمال ہے

....

حاصلِ زندگی ہو تم، تم سے ہے زندگی میری
تم نے نگاہ پھیر لی، دنیا بدل گئی میری
زلفِ شبِ دراز کے موتی پروئے رات بھر
دیدۂ اشکبار نے رات سنوار دی میری
اچھا ہوا جو روز کا جھگڑا ہی آج مٹ گیا
آپ کی بات رہ گئی، جان گئی گئی میری

تیرا ملال میرا غم، تیری خوشی میری
سچ تو یہ ہے کہ بے وفا، تم سے ہے زندگی میری

....

محبت کی نظر کر کے ہوئے ہم کنارہ کش
ترستے ہیں سرورِ عشق کو اب تیرے بادہ کش

فنا ہو جاؤں گا، مٹ جاؤں گا تیری محبت میں
کہ مر جاؤں گا میں مرنے سے پہلے تری الفت میں

حسن کو شیخ سے واللہ اپنے عشق ہے اتنا
تعلق جسم کو ہوتا ہے یارو روح سے جتنا

....

۷۸۶

مکرمی جناب حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالا دامت برکاتہم،

بندہ بخیریت تمام چند دنوں قیام کے بعد دہلی سے گھر پہنچا۔ طبیعت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے تاخیر ہوئی۔ معاف فرمائیں۔

آپ کی خواہش کے مطابق وہ اشعار جو شیخ کے متعلق تھے (ذکرِ شیخ، عشقِ شیخ، فنائے شیخ، خانقاہِ شیخ) تحریر کر رہا ہوں۔ ملنے پر مطلع فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔ بندہ نا اہل آپ کی دعاؤں کا محتاج ہے۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب سے بھی سلام و دعا کی درخواست عرض فرما دیں۔

ان شاء اللہ وصالِ شیخ بھی لکھ کر روانہ کروں گا۔

بندہ طالب دعا
معین الدین حسن ردولوی
۸۴/۷/۱۵

....

ذکرِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ کے شیخ بھی تھے اور تصوف کے امام
ان کی شخصیت سے واقف تھے جہاں کے خاص و عام
سو سے زائد ان کی تصنیفیں ہوئیں مقبولِ عام
پڑھنے والوں نے اٹھائے فائدے جن سے تمام
بن گئے صدہا مشائخ آپ کی تحریر سے
وہ کرن پھوٹی ہے ان کے خامہ کی تنویر سے
پڑھنے والوں کو گلا ہوتا رہے گا صبح و شام
کاش ہوتے ہم بھی اس دم جب تھے وہ قطب المقام
اپنی اپنی جھولیاں بھر لیں جو در پر آ گئے
حسب خواہش اپنی اپنی سب مرادیں پا گئے
اب بھی مشتاق زیارت آتے ہیں با صد یقین
کیوں کہ اس در پر محمد طلحہ اب ہیں جا نشین
جانشین شیخ کے دنیا پہ یہ احسان ہیں
راہ دکھلاتے ہیں ان لوگوں کو جو انجان ہیں
سو سے بھی زائد ہیں ان کے جانشین واللہ آج
شاہ ہیں اقلیم دل کے، سر پہ یہ روحانی تاج

شیخ ایسا اب کہاں ملتا ہے دنیا میں کہیں
جس کے قدموں پر چمک جاتی ہے لوگوں کی جبیں
خوش نصیبی سے ملا کرتا ہے شیخ باصفا
ناز کرتا ہے حسنؔ اپنے مقدر پر بجا

....

فنائے شیخ رحمۃ اللہ علیہ

فنا رسول پہ ہوگا تو بعد میں سالک
فنائے شیخ کی منزل تو پہلے ہے مالک
سکون ساحل عریاں ہے آستانۂ شیخ
فراز منزل ایماں ہے آستانۂ شیخ
فریب کھا کے بھکنا نہ چاہئے ہرگز
کہ مبتدی کو الجھنا نہ چاہئے ہرگز
عجب فریب نظر راستہ میں حائل ہے
پہنچنا تا سر منزل بہت ہی مشکل ہے
ٹھہر نہ راہ میں ہرگز، مقام ہے آگے
پڑاؤ تیرا برائے قیام ہے آگے
حبِّ شیخ دل و جان سے زیادہ ہو
یہی معین بہر حال ہوگا ، ہم سفرو!
فنائے نفس اگر صرف تجھ کو حاصل ہے
حسنؔ ہر اک عمل فضل رب سے کامل ہے

....

عشقِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ

مرے مرشد، مرے مولا، مرے ہادی، مرے رہبر
کبیر الاولیاء تھے، آپ اپنے عہد سے بہتر
فقیروں، بے نواؤں، بادشاہوں اور وزیروں کو
نوازا آپ نے سب کو، امیروں کو، حقیروں کو
بہت آتی ہیں باتیں یاد تیری ، دل مچلتا ہے
کہاں تیری مقدس ذات اب آرام فرما ہے
مری آنکھوں کے پردوں کے سبب یہ مجھ سے دوری ہے
مگر دوری بھی کیا دوری کہ دل کو حضوری ہے
یہ کشتی ڈوبنے والی ہے جو ملاح سے خالی
مسافر ہیں جو اس کے دیدن ہے ان کی بدحالی
توجہ کی ضرورت ہے، تأمل اب نہ حضرت ہو
سبھی اب ڈوبنے والے ہیں، ان پہ چشم رحمت ہو
ہے بہتر نیک نامی سے محبت کی یہ بد نامی
خدا کو یاد کر اپنی خودی کی دے کے قربانی

....

یوں پکارے ہیں مجھے کوچۂ جاناں والے
اَبے ! اُوبے ! ادھر آ ! او چاک گریباں والے

اے جلوۂ جاناناں! اِک ایسی جھلک دِکھلا
حسرت بھی رہے باقی، ارماں بھی نکل جائے

وہ سب کے سامنے اس سادگی سے بیٹھے ہیں
کہ دل چرانے کا ان پر گماں نہیں ہوتا

مجذوب

یہ تری زلفیں، یہ آنکھیں، یہ ترا مکھڑا ، یہ رنگ
حور کو اللہ کی قدرت نے انساں کردیا

مجذوب

دلِ سوختہ ہیں ہم تو ہمیں کیا غرض کرم سے
ذرا اور دل جلاؤ یہی آرزو ہے تم سے؟

شائستہ ندوی

....

نہ اسے پاس آشنائی ہے نہ ہمیں طاقت جدائی ہے، مرگ نے دیر کیوں لگائی ہے
عمر جینے سے تنگ آئی ہے، بات قسمت نے یہ بڑھائی ہے، اپنے طالع کی نار آئی ہے
ورنہ مرنے میں کیا برائی ہے زندگی سخت بے حیائی ہے، کوفت سے جان لب پہ آئی ہے
ہم نے کیا چوٹ دل پہ کھائی ہے اس کے جور وجفا ہے ہیچ، نہ ہوا شوق اپنے دل سے کم
بوسۂ لعل لب سے وائے تم، نہ ہوئے کامیاب مرتے دم، اس دیں نے دکھائی راہ عدم
آب حیواں تھے اپنے حق میں تم، کیا کہوں دوست حکایت غم، ان کے کوچہ میں مثل نقش قدم

ہو گئے خاک میں برابر ہم، واں وہی ناز خود نمائی ہے
عشق میں نسبت نہیں بطیل کو پروانے کے ساتھ
وصل میں وہ جان ہجر میں یہ جیتی رہے

کسی کے عشق میں کوئی نہ مبتلا ہوئے   کسی کا دل نہ کسی شخص سے لگا ہوئے
کوئی نہ بحر محبت کا آشنا ہوئے   مریض عشق کا کوئی نہ اے خدا ہوئے
کسی کا دل نہ الٰہی غم و الم میں رہے   کوئی نہ گیسوئے جاناں کی پیچ وخم میں رہے
افسوس اس چمن میں وہ سرور واں نہیں   لطف بہار تازگی گلستان نہیں
ایسا کوئی چمن نہیں جس میں خزاں نہیں   گل خندن زن نہیں کہ وہ آرام جاں نہیں
قلق اس سر کی جدائی کا ستاتا ہے مجھے   شمع سان داغ دل فتنہ جلاتا ہے مجھے
عشق اس زلف کا دیوانہ بناتا ہے مجھے   مثل وحشی کے شب و روز پھراتا ہے مجھے
ڈوبنا ضعف سے مشکل نظر آتا ہے مجھے   موج کے ساتھ ہی دریا بھی ڈوباتا ہے مجھے
اے چارہ گر اب تو پھینک دے یہ،   ہے حال بہت تباہ میرا
ناصح انصاف تو ہی کر یار   دل دیتے ہی کیا گناہ میرا
پردہ میں ہے رشک ماہ میرا   کیوں نہ ہو دن سیاہ میرا
اے دوستو! ہاتھ سے چلا میں   قابو نہیں دل پے میرا
مرنا نہیں اختیار کی بات   خود جرم ہے عذر خواہ میرا
کیا مرنے کے بعد پاؤں پھیلائے   ہے مقبرہ خواب گاہ میرا

۱۹۶۰ء میں یہ اشعار میں نے لکھے ہوں گے۔ یوسف۔

....

الجمعة ٢٧ شعبان ٧ نوفمبر ١٥ العقرب

توقيت	فجر	اشراق	ظهر	عصر	عشاء
مكة	١١،٢٧	١٢،٤٧	٦،٢٦	٩،٣٩	١،٣٠

آج حضرت جی کی مسجد میں مسنون اعتکاف کی
حالت میں لامع جلد ثالث کی کتابت ختم ہو کر اوجز
رابع کی دوبارہ کتابت شروع ہوئی قبل ظہر اسی دن
اور دونوں مدرسوں میں ختم بخاری کی دعوت ہوئی [illegible]

السبت ٢٨ شعبان ٨ نوفمبر ١٦ العقرب

توقيت	فجر	اشراق	ظهر	عصر	عشاء
المدينة	١١،٣٥	١٢،٥٩	٦،٣٢	٩،٤١	١،٣٠

الاحد ٢٩ شعبان ٩ نوفمبر ١٧ العقرب

توقيت	فجر	اشراق	ظهر	عصر	عشاء
مكة	١١،٢٨	١٢،٤٩	٦،٢٧	٩،٤٠	١،٣٠

آج حج ساڑھے تین بجے دن [illegible]
روضہ کی [illegible] سعودی [illegible]
[illegible] دیکھے [illegible] بیٹھ رفقاء
[illegible] کی [illegible] آگئے

الاثنين ١ رمضان ١٣٨٩ هجرية

١٠ نوفمبر ١٩٦٩ ميلادية ١٨ العقرب ١٣٤٨ شمسية

توقيت	فجر	اشراق	ظهر	عصر	عشاء
مكة	١١،٢٩	١٢،٥٠	٦،٢٨	٩،٤٠	٢،٠٠

ختم الصلوٰۃ عمرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

الثلاثاء ٢ رمضان ١١ نوفمبر ١٩ العقرب

توقيت	فجر	اشراق	ظهر	عصر	عشاء
المدينة	١١،٣٨	١،٠٣	٦،٣٤	٩،٤١	٢،٠٠

عمرہ حضرت سہارنپوری [illegible]

الاربعاء ٣ رمضان ١٢ نوفمبر ٢٠ العقرب

توقيت	فجر	اشراق	ظهر	عصر	عشاء
مكة	١١،٣١	١٢،٥٢	٦،٣٩	٩،٤٠	٢،٠٠

ختم الصلوٰۃ عمرہ حضرت گنگوہی رح

الخميس ٤ رمضان ١٣ نوفمبر ٢١ العقرب

توقيت	فجر	اشراق	ظهر	عصر	عشاء
المدينة	١١،٤٠	١،٠٥	٦،٣٥	٩،٤١	٢،٠٠

عمرہ حضرت حاجی صاحب و حضرت میاں جی کا مشترک

الجمعة ٥ رمضان ١٤ نوفمبر ٢٢ العقرب

توقيت	فجر	اشراق	ظهر	عصر	عشاء
مكة	١١،٣٣	١٢،٥٤	٦،٢٩	٩،٤٠	٢،٠٠

ختم الصلوٰۃ عمرہ لبیہ مولانا اسماعیل صاحب
آج ختم ہوا عمرہ حضرات راشدین و حضرت
مدنی و حضرت مولانا سعید احمد حمدی رہ

السبت ٦ رمضان ١٥ نوفمبر ٢٣ العقرب

توقيت	فجر	اشراق	ظهر	عصر	عشاء
المدينة	١١،٤٢	١،٠٧	٦،٣٦	٩،٤٢	٢،٠٠

آج ۱۱ بجے دن تک حجرات کے احرام سے واپسی
۲ بجے واپس ہوئی اور آنے والی رات کو
عمرہ ادا کیا (نظام الدین)
عمرہ الحاج ابراہیم

الاحد ٧ رمضان ١٦ نوفمبر ٢٤ العقرب

توقيت	فجر	اشراق	ظهر	عصر	عشاء
مكة	١١،٣٤	١٢،٥٦	٦،٣٠	٩،٤١	٢،٠٠

عمرہ سر رحیم بخش رہ

الاثنين ٨ رمضان ١٧ نوفمبر ٢٥ العقرب

توقيت	فجر	اشراق	ظهر	عصر	عشاء
المدينة	١١،٤٤	١،٠٩	٦،٣٧	٩،٤٢	٢،٠٠

ختم الوسائع بعد العصر
عمرہ والدین

الثلاثاء ٩ رمضان ١٨ نوفمبر ٢٦ العقرب

توقيت	فجر	اشراق	ظهر	عصر	عشاء
مكة	١١،٣٦	١٢،٥٨	٦،٣١	٩،٤١	٢،٠٠

عمرہ اہلیہ مرحومہ و والدہ مرحومہ
ختم الصلوٰۃ

الاربعاء ١٠ رمضان ١٩ نوفمبر ٢٧ العقرب

توقيت	فجر	اشراق	ظهر	عصر	عشاء
المدينة	١١،٤٧	١،١١	٦،٣٨	٩،٤٢	٢،٠٠

عمرہ اصول اربع
ختم الصلوٰۃ

الخميس ١١ رمضان ٢٠ نوفمبر ٢٨ العقرب

توقيت	فجر	اشراق	ظهر	عصر	عشاء
مكة	١١،٣٧	١،٠٠	٦،٣٢	٩،٤١	٢،٠٠

عمرہ زوجات و اولاد جمیع نصیر ...
مع اولادہا داخل ہے ختم الوسائع
[illegible]

الجمعة ١٢ رمضان ٢١ نوفمبر ٢٩ العقرب

توقيت	فجر	اشراق	ظهر	عصر	عشاء
المدينة	١١،٥٤	١،١٣	٦،٣٩	٩،٤٢	٢،٠٠

ازواج مطہرات و اولاد و اسباط صلی اللہ علیہ وسلم
ختم الصلوٰۃ

(حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے ۸۹ھ کے عمرہ کے سفر میں چونکہ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان ہی سے رفیقِ سفر تھے، تو اثنائے سفر کا روزنامچہ جو حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ لکھواتے رہے، ذیل میں پیش ہے۔)

مفكّرة الديار المقدّسة

لعام ۱۳۸۹هـ - ۱۹٦۹م

الثلاثاء ۱۲ صفر ۲۹ ابريل ۸ الثور

آج ساڑھے گیارہ بجے بمبئی سے چل کر قبیل مغرب جدہ پہنچ گئے۔

الاثنين ۱۸ صفر ٥ مايو ۱٤ الثور

آج صبح ساڑھے دس بجے مکہ سے چل کر ملک صاحب کی گاڑی میں ظہر کے وقت مدینہ پہنچے۔

الأربعاء ۲۰ صفر ۷ مايو ۱٦ الثور

آج صبح ذکر کے بعد عبدالرحیم کے ساتھ ایک پارہ کا دور شروع کیا۔

الخميس ۲۱ صفر ۸ مايو ۱۷ الثور

سہارنپور سے روانگی کے بعد سے روزوں کا سلسلہ شروع تھا، جس میں تجربہ سے کوئی دقت نہ ہوئی۔ لہٰذا آج سے صیام شهرين متتابعين توبةً من الله کی نیت کر لی۔

الخميس ٢٠ ربيع الاول ٥ يونيو ١٤ الجوزاء

آج زکریا مع رفقاء کے مکہ سے مدینہ بعد عصر چل کر شب بدر میں گزار کر جمعہ کی صبح کو مدینہ پہنچ گئے۔ ماموں یامین بھی ساتھ ہیں۔

الثلاثاء ٢٥ ربيع الأول ١٠ يونيو ١٩ الجوزاء

آج قاری سلیمان نے اپنے لڑکے کو بیعت کر دیا اور دو خواب تخلیہ میں بیان کئے۔ ایک یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور دوسرے یہ کہ جنت البقیع میں لے جانے کے واسطے ایک بہت بڑا مجمع ساتھ جا رہا ہے۔ میں نے بھی مٹی دی۔ میں نے اسی وقت پیشین گوئی کر دی تھی کہ شیخ ضرور آویں گے، چاہے کوئی کتنا ہی انکار کرے۔

الأربعاء ٢٦ ربيع الأول ١١ يونيو ٢٠ الجوزاء

آج سے مدینہ منورہ کا ماہانہ اجتماع شروع ہوا اور زکریا کی وجہ سے اگلے ماہ کا بھی مدینہ منورہ ہی میں تجویز ہوا۔ زکریا نے اصرار بھی کیا کہ طائف یا جدہ کا رکھ دیا جاوے، میں ضرور شریک ہوں گا۔ مگر سب نے اس ناکارہ کی موجودگی میں دوبارہ مدینہ جلد آنا تجویز کیا۔ شیخ الحاج ابو الحسن، عبدالعزیز ساعاتی، ڈاکٹر وحید الزمان نے زکریا کی وجہ سے شرکت کی۔

الجمعة ٥ ربيع الآخر ٢٠ يونيو ٢٩ الجوزاء

زوال ۱۴: ۵، جمعہ کی اذان اول ۱۰: ۵ پر شروع ہوئی، ۱۴ پر ختم ہوئی، ۱۵ پر دوسری اذان شروع ہو گئی۔ اور ۴۰: ۵ پر خطبہ ختم، اور ۴۵ پر نماز ختم ہوئی۔

الجمعة ١٢ ربیع الآخر ٢٧ یونیو ٥ السرطان

اذان اول ۱۰:۵تا۱۴، اذان ثانی ۱۶، خطبہ تا ۳۵، نماز تا ۴۴۔ الخبر میں مولوی اسماعیل نے جو خطبہ پڑھا، وہ ایک گھنٹہ میں ختم۔

ختمة اسماع **حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ**

ختمة نماز **حضرت گنگوہی وحاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہما**

الأحد ٢١ ربیع الآخر ٦ یولیو ١٤ السرطان

ختمة نماز **حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ**

تم الیوم بحمد اللّٰہ ستون صوماً والتسلسل باقٍ

الأربعاء ٢٤ ربیع الآخر ٩ یولیو ١٧ السرطان

آج سے ماہانہ اجتماع مدینہ منورہ شروع ہوا۔

الخمیس ٢٥ ربیع الآخر ١٠ یولیو ١٨ السرطان

ختمة فی الصلوة للأکابر الثلاثة، **دیوبند**

الأربعاء ٩ جمادی الأولی ٢٣ یولیو ٣١ السرطان

ختمة النوافل للأکابر الأربعة **تھانہ بھون**

السبت ١٢ جمادی الأولی ٢٦ یولیو ٣ الأسد

ختمة اسماع و نوافل **ہردو برائے اکابر نظام الدین**

السبت ۱۹ جمادی الأولی ۲ اغسطس ۱۰ الأسد

ختمة نوافل **برائے ایصال اعزہ کاندھلہ مدفن عیدگاہ**

الثلاثاء ۲۲ جمادی الأولی ٥ اغسطس ۱۳ الأسد

ختمة النوافل **اکابر اربعہ تھانہ بھون**

الجمعة ۲٥ جمادی الأولی ۸ اغسطس ۱٦ الأسد

ختمة النفل فی الطائف للصحابة الذین ماتوا فی الطائف۔

طائف میں مسجد عباس میں جس میں ملک بھی نماز پڑھتا ہے زوال سے آدھ گھنٹہ قبل پونے پانچ پر پہلی اذان اور سوا پانچ پر دوسری اذان، جس کے متعلق اکثروں کا خیال ہے کہ وہ زوال سے قبل تھی، ساڑھے پانچ پر نماز شروع ہوئی۔ خطبہ حرمین کی نسبت بہت مختصر تھا اور نماز اس سے مختصر۔ پہلی رکعت میں اذا زلزل اور دوسری میں قل یا۔ ملک عین نماز کے وقت آیا۔ اس کے آتے ہی خطبہ شروع ہوگیا اور فرض پڑھ کر چلا گیا۔

الجمعة ۲ جمادی الآخرة ۲٦ اغسطس ۲۳ الأسد

ختمة فی النفل

الاثنین ۱۲ جمادی الآخرة ۲٥ اغسطس ۲ السنبلة

ختمة فی الصلوة

الأربعاء ١٤ جمادى الآخرة ٢٧ اغسطس ٤ السنبلة
ختمة فى الصلوة

الأحد ١٨ جمادى الآخرة ٣١ اغسطس ٨ السنبلة
ختمة فى الصلوة

الأربعاء ٢١ جمادى الآخرة ٣ سبتمبر ١١ السنبلة
ختمة فى الصلوة

الاثنين ٢٦ جمادى الآخرة ٨ سبتمبر ١٦ السنبلة
ختمة فى الصلوة

الخميس ٢٩ جمادى الآخرة ١١ سبتمبر ١٩ السنبلة
ختمة فى الصلوة

الاثنين ٤ رجب ١٥ سبتمبر ٢٣ السنبلة
ختمة فى الصلوة ﻟ **بسلسلۂ بنات**

الخميس ٧ رجب ١٨ سبتمبر ٢٦ السنبلة
آج شام کو ساڑھے تین بجے احمد آباد میں فساد کی ابتداء ہوئی۔ ۵ دن مسلسل چلتا رہا۔
ختمة فى الصلوة

الخميس ۲٤ رجب ۲٥ سبتمبر ۲ الميزان
ختمة فى الصلوة

الأحد ۱۷ رجب ۲۸ سبتمبر ٥ الميزان
ختمة فى الصلوة
آج فجر کی نماز پڑھ کر مسجد نبوی سے حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے احرام باندھ کر مکہ کے لئے روانگی ہوئی اور ۵ بجے مدرسہ صولتیہ ڈاکٹر اسماعیل کی کار میں پہنچے۔ ہمیشہ کے خلاف اس مرتبہ بہت دورانِ سر ہوا۔

الثلاثاء ۱۹ رجب ۳۰ سبتمبر ۷ الميزان
ختمة فى الصلوة

الجمعة ۲۲ رجب ۳ اکتوبر ۱۰ الميزان
ختمة فى الصلوة

الاثنين ۲٥ رجب ٦ اکتوبر ۱۳ الميزان
ختمة فى الصلوة

الجمعة ۲۷ شعبان ۷ نوفمبر ۱٥ العقرب
آج حکیم جی کی مسجد میں صوم واعتکاف کی حالت میں لامع جلد ثالث کی کتابت ختم ہو کر او جز رابع کی دوبارہ کتابت شروع ہوئی، بقلم شمیم۔ اسی دن ان دونوں کے ساتھ ختم بخاری کی

دعوت ہوئی، ایک دیگ پلاؤ۔

الأحد ۲۹ شعبان ۹ نوفمبر ۱۷ العقرب

آج صبح ساڑھے تین بجے دن علی میاں کے ساتھ رابطہ کی گاڑی میں سوار ہوکر ظہر مستورہ اور عصر ساڑھے دس بجے صولتیہ میں اپنی پڑھی۔ بقیہ رفقاء ڈاکٹر کی اور ملک کی گاڑی میں آئے۔

الاثنین ۱ رمضان ۱۰ نوفمبر ۱۸ العقرب

ختمة فى الصلوة

عمرته صلى الله عليه وسلم

الثلاثاء ۲ رمضان ۱۱ نوفمبر ۱۹ العقرب

عمرہ حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

الأربعاء ۳ رمضان ۱۲ نوفمبر ۲۰ العقرب

ختمة فى الصلوة

عمرہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الخميس ٤ رمضان ۱۳ نوفمبر ۲۱ العقرب

عمرہ حضرت حاجی صاحب وحضرت میانجی صاحب رحمۃ اللہ علیہما مشترک

الجمعة ٥ رمضان ١٤ نوفمبر ٢٢ العقرب

ختمة فی الصلوة۔ عصر کے بعد مولوی اسماعیل کا اسماع آج ختم ہوا۔

عمرہ حضرات رائے پوریین، حضرت مدنی وحضرت مولانا سید احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہم

السبت ٦ رمضان ١٥ نوفمبر ٢٣ العقرب

آج ۴ بجے دن کے جعرانہ گئے احرام کے واسطے۔ ٦ بجے واپسی ہوئی اور آنے والی رات کو عمرہ ادا کیا۔ عمرہ از اکابر اربعہ نظام الدین۔

الأحد ٧ رمضان ١٦ نوفمبر ٢٤ العقرب

عمرہ سر رحیم بخش رحمۃ اللہ علیہ

الاثنین ٨ رمضان ١٧ نوفمبر ٢٥ العقرب

ختمة الاسماع بعد العصر

عمرہ والدین

الثلاثاء ٩ رمضان ١٨ نوفمبر ٢٦ العقرب

عمرہ اہلیہ مرحومہ واولاد مرحومہ

ختمة فی الصلوة

الأربعاء ۱۰ رمضان ۱۹ نوفمبر ۲۷ العقرب

عمرہ اصول اربعہ

ختمة فی الصلوۃ

الخمیس ۱۱ رمضان ۲۰ نوفمبر ۲۸ العقرب

عمرہ زوجات واولاد مع نصیر وعامرہ مع اولادہا داخل ہے۔

ختمة الاسماع

الجمعة ۱۲ رمضان ۲۱ نوفمبر ۲۹ العقرب

عمرہ ازواج مطہرات واولادہ واسباطہ صلی اللہ علیہ وسلم

ختمة فی الصلوۃ

السبت ۱۳ رمضان ۲۲ نوفمبر ۳۰ العقرب

عمرہ مشائخ چشتیہ حسب شجرہ رشیدیہ

الأحد ۱٤ رمضان ۲۳ نوفمبر ۱ القوس

عمرہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم

ختمة فی الصلوۃ

الاثنین ۱۵ رمضان ۲٤ نوفمبر ۲ القوس

عمرہ والدین وزوجتین وہمشیرہ مرحومہ واولادہا واولادی واولادہا واختای

الأربعاء ۱۷ رمضان ۲٦ نوفمبر ٤ القوس
ختمة الاسماع

الخميس ۱۸ رمضان ۲۷ نوفمبر ٥ القوس
ختمة فى الصلوة

الأحد ۲۱ رمضان ۳۰ نوفمبر ۸ القوس
ختمة فى الصلوة

الاثنين ۲۲ رمضان ۱ ديسمبر ۹ القوس
ختمة الاسماع
ختمة فى الصلوة

الثلاثاء ۲۳ رمضان ۲ ديسمبر ۱۰ القوس
ختمة فى الصلوة

الخميس ۲۵ رمضان ٤ ديسمبر ۱۲ القوس
ختمة فى الصلوة

الجمعة ۲٦ رمضان ٥ ديسمبر ۱۳ القوس
ختمة الاسماع

السبت ٢٧ رمضان ٦ ديسمبر ١٤ القوس

ختمة فی الصلوة

الاثنین ٢٩ رمضان ٨ ديسمبر ١٦ القوس

ختمة فی الصلوة

آج نوافل کی سورۃ انفال سے اور اسماع کی قصص باقی تھی۔ خیال تھا کہ کل کو ختم ہو جاوے گی، مگر چاند ہو گیا۔ اس کے بعد وقت نہ ملا۔ مکہ جا کر دونوں چیزوں کا سلسلہ شروع ہوا اور عید بجائے بدھ کے منگل کو ہوئی۔

الثلاثاء ٨ شوال ١٦ ديسمبر ٢٤ القوس

ختمة فی الصلوة

الأربعاء ٩ شوال ١٧ ديسمبر ٢٥ القوس

ختمة الاسماع

الجمعة ١١ شوال ١٩ ديسمبر ٢٧ القوس

ختمة فی الصلوة

الأحد ١٣ شوال ٢١ ديسمبر ٢٩ القوس

ختمة فی الصلوة

....

حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے سفر میوات کی روداد جو حضرت بھائی جان رحمۃ نے قلمبند فرمائی تھی۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا نظام الدین کا سفر، ختم بخاری،

پھر میوات کا سفر

مولانا نے بیان میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد رد علی الجهمية بسلسلۂ وزن کی تشریح فرمائی۔ موازین جمع کی وجہ، القسط مصدر المقسط، وزن اعمال الخ کی تشریح، حدیث کی مطابقت مع باب ثقیلتان فی المیزان۔

اس وقت بجلی چلی گئی۔ ۳/ ۱۵ پر آ کر ۳/ ۴۰ پر پھر چلی گئی۔ اس کے بعد ۵ بجے حضرت تشریف لے گئے۔ مولانا انعام صاحب کا بیان ہو رہا تھا۔ پونے چھ پر نماز سے فراغ پر ۶ بجے اسکول کی بنیاد رکھی۔ بعد العصر مجلس عمومی و چائے ہوئی۔

صبح ایک صاحب نے خواب حضرت کو سنایا۔ چائے ناشتہ کے بعد اجتماع میں تشریف لے گئے۔ پونے گیارہ پر دعا شروع ہوئی، سوا گیارہ پر ختم ہوئی۔ اس وقت مصافحے شروع ہوئے۔ پون بجے تک مصافحے ہوتے رہے۔ اس کے بعد نئی مسجد میں آ کر نماز ظہر ادا فرمائی۔ اس کے بعد کھانے سے فارغ ہو کر پونے تین پر روانہ ہوئے۔ اور ۳/ ۴۰ پر کامینڈا پہونچے۔ راستے میں ہر گاؤں میں مجمع گھیرتا رہا۔ یہاں ہجوم کی کثرت کی وجہ سے حضرت نے واپسی کا ارادہ فرما لیا تھا، پھر ملتوی فرما دیا۔ ۵/ ۱۵ پر اسٹیج پر تشریف لائے۔

پونے دس پر جلسہ میں تشریف لائے۔ ۱۰/ ۳۰ پر دعا شروع ہو کر ۱۱ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد مصافحہ شروع ہوا۔ ۱۲؍ بجے تک بالنظام مصافحہ کے بعد کثرت ہجوم کی وجہ سے ۱۲؍ کے بعد کیف ما اتفق مصافحہ شروع ہوئے۔ سوا بارہ پر مجمع بے قابو ہو جانے کی وجہ سے مصافحہ ختم فرما کر واپس تشریف لے آئے۔

۱۱؍۳۰ پر تشریف آوری اجتماع۔ ۱۱؍۴۰ پر دعا شروع۔ ۱۲؍۱۰ پر ختم۔

روانگی از سینگاڑ ۱۲/۲۵۔
وصول سرائے کٹھیل ۱ بجے، روانگی ۲/۱۵ پر ٹایر پھٹ گیا، ۳ بجے دلّی پہنچے۔
۱۵ اگست کو مہندیان ۵/۳۰ پر روانگی، ۷ پر واپسی۔ بعد ظہر ۴ بجے مزار حضرت الیاس۔

....

۶۹ء کے سفر میں حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کا خواب

۲/اکتوبر اجتماع کے دوسرے دن بوقت ۱۰ بجے دن کے جب کہ حضرت کی چارپائی کے نیچے سو رہا تھا، یہ خواب دیکھا کہ احقر لیٹا ہوا ہے اور سکرات کا عالم شروع ہو گیا اور احقر پورا کلمہ طیبہ پڑھ رہا ہے، لیکن تھوڑی ہی دیر میں یہ خیال آیا کہ زندگی کی قضا نمازیں ابھی پڑھنا باقی ہیں۔ اس حالت میں موت بہت مشکل کا سبب ہوگا۔ اس لئے نیند سے اٹھ جانا چاہا اور بیٹھنا چاہا، لیکن اٹھا نہ گیا۔ پھر دل میں معاً یہ خیال آیا کہ بھلا موت سے بھی کوئی بھاگ سکتا ہے اور اس میں بھی کچھ تاخیر ہو سکتی ہے؟ مجبوراً پڑا رہا اور شاید روح پرواز کر گئی۔ درآنحالیکہ کلمہ طیبہ کا ورد جاری تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

....

ملاوی، زامبیا کا پہلا سفر

September 1971

۶/ کو حضرت کو عریضہ لکھا
۳/و ۴/ کی شب میں ۲ بجے ایسٹ افریقن ایرویز سے روانہ ہو کر شب ساڑھے تین پر کراچی پہنچے۔ وہاں سے سوا چار پر روانہ ہو کر سوا نو پر نیروبی پہنچے۔ اس وقت نیروبی میں

پونے سات صبح کو ہورہے تھے۔ایرپورٹ پر قیام رہا،وہاں سے سوا تین بجے روانہ ہوئے، جب کہ ہندی پونے چھ بج رہے تھے۔

۳ گھنٹے میں ہلنٹائر پہنچے، جب کہ مقامی سوا چار بج رہے تھے، ہندی پونے آٹھ بج رہے تھے۔وہاں سے کار میں محمد دایا صاحب کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک جگہ چائے پی اور قبیل عشاء ۷ بجے زومبا پہنچے جب کہ ہندی ساڑھے دس ہورہے تھے۔اس شب میں زومبا جناب چھوٹا پٹیل صاحب کے یہاں پہنچے اور تین دن قیام رہا۔۸ کی صبح کو یہاں سے روانہ ہوئے اور بعد مغرب چیپاٹا پہنچے۔

....

مکتوب گرامی حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ
بنام حضرت پیر صاحب مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہم

۷۸۶

عزیزم مولوی طلحہ سلمہ،

بارڈرتک کی سرگزشت تو وصف الٰہی اور شیخ اظہار سے معلوم ہوگئی ہوگی کہ وہاں پہنچ کر سابقہ تجویز کے مطابق میری گاڑی ایک دم ہی اندر لے لی گئی۔ اور ساتھیوں میں سے جو آئے تھے ان سے ملنا نہیں ہوا۔ البتہ یہ دونوں چھپ کر اندر آئے تھے، مگر ان کو بھی جلد ہی باہر کردیا۔ اور یہاں کی سرگزشت ابوالحسن سنائے گا، بشرطیکہ پہنچ گیا ہو، کیوں کہ وہ جب سے آیا ہے، میری بلا اجازت و بلا اطلاع یوسف سے گٹھ جوڑ کر رہا ہے۔ اگر چہ ایک نیا قانون یہاں آکر معلوم ہوا کہ ابن سعود نے جہاں جہاں ان کی سفارت ہے یہ قانون کردیا کہ تین نومبر کے بعد ویزہ نہ دیا جائے۔ یوسف متالا بھی مطمئن تھا کہ کراچی سے ویزہ لے لوں گا، مگر وہ بھی سوچ میں ہے کہ اب کیا کروں۔

جب سے یہاں پہنچا ہوں حجرہ میں بند ہوں۔ میرے برابر میں مولوی انعام کا حجرہ ہے۔ بس وہ اپنے کمرہ میں، میں اپنے کمرہ میں۔ صبح نو بجے سے ایک بجے تک اور پھر عصر

سے عشاء تک خصوصی ملاقاتوں کا زور رہتا ہے۔اس لئے یکسوئی یہاں بھی نہیں، مگر عمومی مصافحہ نہیں ہے۔سات بجے اپنی نماز عشاء پڑھ کر اجتماع میں بانس پر بیٹھا ہوں اور دس بجے کے قریب اختتام پر گھیرے میں ہٹو بچو میں کار میں بیٹھ کر اپنے کمرہ میں آجاتا ہوں۔اس کا بہت فکر ہے کہ تمہاری غیبت میں گھر والوں کو کوئی ڈر نہیں لگا؟ شمسو کو اپنی غیبت میں طے کر کے آیا ہوں۔خالد اور اہلیہ مصباح کے بھیجنے کا حال تو مکہ جا کر ہی معلوم ہوگا۔

چوں کہ رائیونڈ کا راستہ لاہور کا تھا، اس لئے خیال تھا کہ دو چار گھنٹے لاہور میں مل جائیں گے، مگر بارڈر سے بالا بالا رائیونڈ آ گئے۔اور جمعہ کے دن ۱۱ بجے بخیر و عافیت مرکز میں آ گیا۔

یہاں سے کل کو تو اجتماع سے فراغت ہے، اور غالباً پرسوں کو روانگی ہے۔اب تک میرا ویزہ صرف کراچی کا ہے، لیکن ڈھڈیال پنڈی کا ویزہ سنا ہے کہ یہاں والوں نے لے لیا۔مگر ساتھ یہ معلوم ہوا کہ پنڈی میں چھاؤنی میں ہم ممنوع الداخلہ ہیں، حالاں کہ قریشی صاحب کا گھر چھاؤنی میں ہے۔میرا خیال یہ ہے کہ اگر چھاؤنی میں جانے کا ویزہ نہ ملا، تو حاجی محمود کے گھر ٹھہروں گا اور وہیں ام طلحہ قریشی کو بلالوں گا۔

ام طلحہ کا خط تمہاری شکایت کا آیا ہے کہ اس نے تمہیں کوئی خط لکھا تھا، مگر انہوں نے لکھا ہے کہ ان نئے مولویوں نے نامحرم کو خط کا جواب لکھنا ناجائز سمجھا۔انہوں نے کہا کہ وہ بہت مفصل تھا۔اس خط کے تم تک پہنچ جانے کی اطلاع میں نے شاہد کی روایت سے کر دی۔ ۲۰ نومبر کو کراچی سے جدہ جانا ہے، مگر ابھی تک شاہد کا ٹکٹ نہیں ملا۔بھائی یوسف تو اطمینان دلا رہے ہیں کہ مل جائے گا۔اس خط کی نقل کارڈ پر علی میاں کو بھیج دیں۔

فقط والسلام

....

مکتوب گرامی حضرت پیر صاحب مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہم
بنام حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ

''عبدالرحیم کو مجھ سے نسبت اتحادی ہے۔''

مجبی محترمی جناب اخی مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب دامت عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کئی دن سے بلکہ کافی دن سے خیال تھا کہ خدمت گرامی میں خط تحریر کروں، مگر ہو نہ سکا۔ آج اللہ پاک کا نام لے کر شروع کر دیا۔ اللہ کرے آج ہی حوالۂ ڈاک کر دوں۔ اول آپ سے خط تاخیر سے ارسال کرنے کی معذرت کرتا ہوں۔ امید ہے کہ قبول فرما کر شکریہ کا موقع مرحمت فرماویں گے۔

پیارے دوست! یہاں تک تمہاری محبت اور اور تم کو میرے خط کے انتظار کی وجہ رات کو تحریر کیا تھا، اب دن میں پورا کر رہا ہوں۔ نہ جانے کیا ہوا، قریب ۲۰ دن سے کسی کو بھی خط تحریر نہیں کیا۔ باوجود بار بار ارادہ کرنے کے جب کہ جناب والا کا گرامی نامہ بھی آچکا تھا۔ اللہ کرے اس خط نہ تحریر کرنے کی کلفت کو درگزر فرماویں گے۔

جن صاحب کی معرفت آپ نے آم ارسال فرمائے تھے، ان کی زبانی خصوصی سلام

پہنچا، جس کا بہت اثر ہوا۔ بار بار خیال آ کر ندامت سے سر جھک گیا۔ امید ہے اللہ پاک کی ذات سے کہ آپ اپنی سابقہ شفقتِ کثیرہ کی بنا پر اس کو بھی درگزر فرماویں گے۔

کافی دن سے جناب والا کو آم ارسال کرنے کو جی چاہتا ہے، مگر نرولی ورٹھی سے بلٹی لے کر آوے اس میں تو آپ کو سواری وغیرہ کی دقت ہوگی اور سورت میں کوئی ایسا پتہ معلوم نہیں جو چپکے سے آپ کو آم پہنچا دے اور حضرت والا کو خبر نہ ہو۔ اگر آپ کے آنے میں اس قدر مدت ہو تو فوراً تحریر کریں تاکہ بلٹی اس پتہ پر ارسال کر دی جاوے۔

آپ کے چوٹ لگنے کی خبر کے بعد سے کچھ آپ کی خدمت میں نقد ارسال کرنے کا خیال ہو رہا ہے۔ مگر اس کے لئے بھی ابھی تک کوئی ایسا ذریعہ حاصل نہیں ہوا جو پہنچا سکے۔ ڈاک سے ارسال کرنے میں یہ اشکال ہے کہ اول تو رسید جو آوے گی وہ یہاں مولوی نصیر وغیرہ کی نظر پڑے گی، جس سے شور ہونے کا خطرہ ہے۔ دوم یہ کہ حضرت والا کے آنے کے بعد سے ہر آن آپ کی آمد کا انتظار ہے۔

اچھا جی، اب معاف کر دیں۔ خط نہ جانے پر خفا نہ ہوں۔ امید ہے تم بالکل معاف کر کے جلدی خط کا جواب محمد عبداللہ کے پتہ پر دو گے۔

آپ کے گرنے اور چوٹ لگ جانے کی خبر کے بعد سے حضرت والا بہت سی مجلس میں اور بہت سے خطوط میں آپ کے گرنے اور چوٹ لگنے کا ذکر اس مسرت سے فرماتے ہیں کہ عبدالرحیم کو میرے سے وہ تعلق ہے جو کسی اور کو نہیں، نسبت اتحادی ہے۔ آپ کے تار کا اور آپ کے گرنے کا، اس کا بھی ذکر مجلس میں آیا، اور خطوط میں بھی آیا مگر بہت کم۔

نہ معلوم ہار اور مچھلی گھر کا کیا ہوا۔ یاد ہے یا بھول بھال گئے؟ اس مد میں کچھ اور رقم درکار ہو تو تحریر فرماویں، ارسال کر دی جاوے گی۔ قلم اور عطر قیمت سے لے کر آنا۔ میں رقم دے کر ہی دونوں چیزیں لوں گا۔ پھر ایک بار معافی کی درخواست ہے۔ نہ معلوم آپ نے

مجھ کو چچا بنانے کے قریب پہنچا دیا یا نہیں؟ بھابھی صاحبہ سے میرا اور اپنی بھابھی کا سلام فرمادیں۔آپ بھی اپنی بھابھی کا سلام قبول فرماویں۔

محمد طلحہ کاندھلوی

۴؍جمادی الاولی ۱۳۹۱ھ، پیر

....

صاحبزادگان کے نام حضرت پیر صاحب مدظلہم کا ایک نصیحت نامہ

عزیزان برادران صاحبزادگان ولدان عبدالرحیم زید لطفکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بندہ بعافیت ہے۔امید ہے کہ آپ سب بعافیت ہوں گے۔

مدت بعد تمہارے والد کے نام خط بھیج رہا ہوں۔کبھی میری ان سے بہت خط و کتابت تھی۔ وہ مجھ کو بہت لکھتے تھے، اور میں ان کو بہت لکھتا تھا۔اور یہ زمانہ جب کا ہے جب وہ نرولی میں قیام فرماتے تھے۔اب ان کی پرواز ہوئی جہاز سے ہوگئی، اور غیر ملک ان کی آماج گاہ ہوگئی، اور ان کا فون طریقۂ ملاقات ہوگیا۔

معہد الرشید سے تو کبھی خط آنا یاد نہیں، البتہ مولوی یوسف متالا کی برکت سے ان کے سفر کے سلسلہ میں کچھ فون وغیرہ آئے۔لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ ملّا کی دوڑ مسجد تک، مولانا کینیڈا تشریف لے گئے۔ نہ معلوم وہاں کا پتہ کیا ہے۔آپ لوگوں کو خط تو بظاہر مولانا کے آنے کے بعد ہی ملے گا۔وہاں کا مجھے پتہ معلوم نہیں، اگر ان کے آنے سے پہلے یہ خط آپ کو مل جائے اور ان کا قیام وہاں زیادہ ہو تو تکلیف فرما کر اپنا خط اپنے پاس رکھ لیں اور ان کا خط پہونچادیں، اور ان کے خط کی فوٹو کاپی ان کو ارسال کردیں۔

آپ لوگوں میں غالباً عبدالرؤف ابھی پڑھ رہا ہوگا۔اس سے درخواست ہے کہ

پڑھنے میں بہت محنت کرے۔ پڑھنے کا زمانہ بننے کا بھی ہوتا ہے، بگڑنے کا بھی ہوتا ہے۔ بننے والوں کے لئے اس سے بہتر کوئی جگہ نہیں، مدرسہ ہو، خانقاہ ہو، تبلیغ ہو۔ اگر خدانخواستہ ان تین بننے کی جگہ پر بگڑنا ہوا، تو اس کا سدھرنا محال نہیں، تو مشکل ضرور ہے۔

اس لئے پڑھنے والوں سے درخواست ہے کہ پڑھنے میں محنت کریں اور پڑھانے والوں سے درخواست ہے کہ پڑھانے میں محنت کریں۔ ابتداء میں جب آدمی محنت سے پڑھاتا ہے تو بعد میں بغیر محنت کے سہولت سے مزہ سے پڑھاتا ہے۔

آپ لوگوں کا اگر کسی سے بیعت کا تعلق ہو تو معمولات کا بھی اہتمام کریں۔ بندہ مع اپنے رفقاء کے شاہ عبدالقادر صاحب سے بیعت ہوا تو حضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ ابھی تو تم پڑھ رہے ہو۔ ایک ایک تسبیح درود شریف، سویم کلمہ، استغفار، کلمہ طیبہ پڑھ لیا کریں، تا کہ بچپن سے تسبیح سے مناسبت ہو جائے۔ اس کا آپ بھی اہتمام کریں۔ جب بنیاد مضبوط ہوگی، تو تعمیر مضبوط ہوگی۔ اچھا درخت ہوگا تو پھل اچھا آئے گا۔

فقط والسلام

محمد طلحہ کاندھلوی

۲؍شعبان ۱۴۲۸ھ

۱۶؍اگست ۲۰۰۷ء

....

مکاتیب گرامی حضرت پیر صاحب مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہم

بنام راقم السطور

مکرم ومحترم جناب بھائی یوسف صاحب دام عنایتکم وزاد لطفکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ پاک کا شکر ہے بندہ بعافیت ہے۔ امید ہے آپ بھی بعافیت ہوں گے۔ جب سے تم گئے، اس عاجز کو خط کا انتظار رہا اور جب کہ آپ وعدہ بھی کر کے گئے تھے۔

اس وقت بھائی عبد الرحیم کے خط سے (بنام والد صاحب) آپ کا جانا اور اس مبارک موقع کا علم ہوا کہ اگر آپ کو آج خط تحریر کیا جائے تو تم کو مل جائے گا۔ اس لئے یہ پرچہ تحریر ہے اگرچہ کوئی خاص بات نہیں۔ اللہ پاک آپ کے سفر کو آسانی اور سہولت کے ساتھ پورا فرمادیں اور آپ سے دین کا کام لیں اور آپ کو وہاں خوش خرم رکھیں، دونوں جہاں میں آپ کو خوش خرم رکھیں۔ آمین۔

کبھی کبھی اس عاجز کو بھی خط تحریر کرتے رہیں۔ مفتی صاحب والے پتہ پر آپ ہفتہ کو پہنچ کر جلدی خط تحریر کریں۔ چونکہ فکر اور انتظار رہے گا۔ اس عاجز سے جو بات ناگوار ہوئی ہو

اس کو معاف فرمادیں۔

محمد طلحہ کاندھلوی

بدھ، ۸؍ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

اس کا جواب تو آپ لندن ہی سے دیں گے وقت نہ ہونے کی وجہ سے۔

....

مکرم ومحترم جناب مولوی محمد یوسف صاحب دام عنایتکم،

سلام مسنون،

اللہ پاک کا شکر ہے بندہ بعافیت ہے، امید ہے آپ بھی بعافیت ہوں گے۔ مولانا عبدالرحیم صاحب آپ کے آنے کی مد میں تشریف لے گئے ہیں، امید ہے ملاقات فرما چکے ہوں گے۔ اللہ کرے وہ آپ ہر طرح سے بعافیت اور خوش وخرم ہوں۔ آپ کی آمد پر آپ کو اور عزیزم مجی مولانا عبدالرحیم صاحب کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اپنی بھابھی سے بھی سلام فرمادیں۔

طلحہ کاندھلوی

۴؍شعبان ۱۳۹۰ھ

....

محترم مولوی یوسف صاحب،

سلام مسنون،

بندہ بعافیت ہے۔ امید ہے آپ بھی بعافیت ہوں گے۔ جمعہ کو جناب بھائی محمد علی کی معرفت آپ کی اہلیہ کے لئے چوڑی ارسال خدمت کی ہے۔ امید ہے پہنچ گئی ہوگی۔ رسید کا انتظار ہے۔ مولوی اسماعیل صاحب سے سلام مسنون کے بعد فرمادیں کس بات سے آپ ایسے خفا تھے کہ بے ملے چلے گئے۔ اس عاجز ہی کو نہیں، اور بہت سوں

کو یہ شکایت ہے۔

محمد طلحہ کاندھلوی، ۷/شوال ۱۳۹۰ھ

....

عزیزم جناب بھائی محمد یوسف صاحب دام عنایتکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ پاک کا شکر ہے بندہ بعافیت ہے۔ امید ہے آپ بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کے لفافہ میں ایک پرچہ آپ کے نام تھا، جو ارسال خدمت ہے۔ یہاں پر سب بعافیت ہیں۔ اس سے تعجب ہوا کہ آپ نے جا کر اپنی بیزاری سے اس عاجز کو مطلع فرمایا۔ اس عاجز سے کیا کچھ لڑائی تھی؟

عزیزم مولوی عبدالرحیم کی شادی کے بعد اس عاجز کے کہنے کے مطابق ۵/روپیہ کی مٹھائی پیش کر دی ہوگی۔ فقط۔

بندہ محمد طلحہ کاندھلوی

جمعرات، ۱۱/ذی الحجۃ

عبدالرحیم اور آپ کو صوفی رشید سلام فرما رہے ہیں۔

....

۷۸۶

برادر عزیز الحاج مولوی یوسف متالا صاحب زاد لطفکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ پاک کا شکر ہے بندہ بعافیت ہے۔ امید ہے آپ بھی بعافیت ہوں گے۔ چند ذرائع سے آپ کی علالت کا حال معلوم ہوا، اور ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ مدینہ منورہ میں ہیں۔ کبھی یہ معلوم ہوا کہ لندن ہیں۔ کبھی یہ معلوم ہوا کہ علاج کے لئے لوگ آپ کو

ہندوستان آنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔اس ہر طرح کی اطلاع کی وجہ سے کہیں بھی آپ کو عیادت کا خط نہیں لکھ سکا۔اب بہت سوچ کے کئی دن ہو گئے، خالد منیار کو خط لکھا۔اس میں تمہاری علالت سے تشویش، اور اگر خط لکھا بھی جاوے تو خط کے آنے جانے میں تاخیر کی وجہ سے بھائی خالد منیار کو بندہ نے یہ خط لکھا کہ آپ فون سے ان کا حال معلوم کر کے یا تو شاہد کے فون پر مجھے بلا کر حال بتا دیں، یا مفصل حال خط میں لکھ کر ارسال کر دیں۔

اس ترتیب کے بعد اچانک اللہ کے فضل سے تمہارا مفصل خط ملا، جس سے تفصیل علالت معلوم ہوئی۔اللہ پاک ہی اپنے لطف وکرم سے آپ کو صحت وقوت عطا فرماویں۔سحر، نظر، آسیب اور بیماری ہر چیز سے نجات عطا فرماویں۔ بندہ کو یاد نہیں کہ آپ کا خط آیا ہو اور میں نے جواب نہ دیا ہو۔یا تو آپ کا خط مجھ کو نہ ملا، یا میرا جواب آپ کو نہ ملا۔آپ کا تعلق تو ایسا ہے کہ خط خود لکھنا چاہئے اور جواب دینا تو بہت ہی ضروری ہے۔ جب سے آپ کی علالت کو سنا، بار بار خیال آتا رہا اور اس خیال میں دعا بھی کرتا رہا۔اللہ پاک آپ کو صحت و قوت عطا فرماوے۔

عزیز سلمان کو اس کے سلسلہ کا پیام پہنچا دیا جاوے گا۔تمہاری دورہ کی تفصیل تمہارے خط میں پڑھ کر بہت جی دُکھا۔اللہ پاک ہی اپنے فضل سے صحت عطا فرماوے۔

یہ آپ نے کس کا ذکر چھیڑ دیا ہے۔نہ جانے چیپاٹا کے نام سے کیا کیا دور یاد آتے چلے گئے۔ان کا تو مدت سے کوئی خط نہیں آیا۔کوئی خیر خیریت معلوم نہیں۔ابھی معلوم نہیں وہ کرم فرما کہاں ہیں۔ اللہ پاک ہی ان کو بھی صحت وقوت ، ہمت اور عافیت، بلندی عطا فرماویں، ہر طرح کی چین اور راحت وسکون عطا فرماویں۔ان کا کناڈا کس مد میں جانا ہوا؟ مریدوں کے پاس یا کسی اور مد میں؟ اس سے مسرت ہوئی کہ بڑے بچے آپ کے یہاں پڑھ رہے ہیں۔اللہ پاک ان کو علم وعمل، رشد وہدایت، وسعت رزق کے ساتھ والدین کے سایۂ عاطفت میں تا دیر زندہ سلامت رکھے۔آمین، ثم آمین۔

ان کے نظام سفر میں ہندوستان ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کب تک؟ آپ کو تو ہندوستان آئے ہوئے ایک مدت گزر گئی۔ آپ تو یہاں کا رخ ہی نہیں کرتے ہیں۔ ان کو بھی آئے ہوئے بہت سال ہو گئے۔

اللہ پاک آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرماویں کہ آپ نے ان کی بہت تفصیل لکھ دی۔ اس سے مسرت ہوئی کہ آپ کے دونوں مدرسوں میں خیریت ہے۔ اللہ پاک آئندہ بھی ہر طرح عافیت اور خیر رکھیں۔ دونوں مدرسوں کو ترقیات سے مالا مال فرماویں۔ اللہ پاک آپ کے ذاتی مسائل میں اور دونوں مدرسوں کے مسائل میں ہر طرح کی سہولت عطا فرماویں، اور مسائل کا حل عطا فرماویں۔ اللہ پاک جس مسئلہ میں اپیل کی ہے، اس میں بھی سہولت پیدا فرماویں، اور کامیابی عطا فرماویں۔

اہلیہ اور بچی سے میرا بھی سلام کہہ دیں۔ اللہ پاک دونوں کو خوش و خرم رکھیں، اور ہر طرح کی عافیت، خیر، سکھ، چین، عافیت اور ترقی اور سکون عطا فرماویں۔ ضروریات کو پورا فرماویں، اور پریشانیوں کو دور فرماویں۔ یہ جنید کون ہیں؟ ایسا معلوم ہوتا ہے یہ آپ کے داماد تو نہیں؟ اللہ پاک آپ کے داماد کو بھی ہر طرح کی عافیت اور خیر، چین اور سکون عطا فرماویں۔ آپ کی نئی تصنیف بطرز منزل پہنچی۔ اللہ پاک مبارک فرماویں، نافع فرماویں، قبول فرماویں۔

عزیز خالد کا پیام ابھی نہیں پہنچایا۔ پہنچا دیا جائے گا۔ مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم تقریباً ایک مہینہ سے بیمار ہیں۔ نزلہ، زکام، کھانسی، نیند نہ آنا، یا کھانسی کی کثرت کی وجہ سے آنکھ نہ لگنے کی تکلیف زیادہ ہے۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

عزیز راشد کاندھلوی اپنے گھر میں ہاتھ کے بل گر گئے تھے، دو جگہ ہڈی میں بال آیا جس کی وجہ سے پلاسٹر چڑھا ہوا ہے۔ اس کے لئے بھی دعا کی درخواست۔ یہ تو آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ عزیز سعد بن ہارون کی شادی عزیز مولوی سلمان صاحب کی بڑی لڑکی سے

ہوئی۔ ماشاء اللہ، ایک لڑکا تولد ہوا۔ اس کے لئے صحت و عافیت، بلندی، ترقی، کے لئے دعا کی درخواست۔ مولوی مختار اسعد کا خط ان کے پاس پہنچادیا۔ مدرسہ میں اللہ کا شکر ہر طرح خیریت ہے۔ مزید عافیت خیر کے لئے دعا کی درخواست۔

یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ دارِ جدید کے سامنے دروازہ کی سمت زمین لینے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اس کے لئے سہولت کے لئے دعا کی درخواست۔ اول زمین خریدی جائے گی۔ پھر ان شاء اللہ اس پر تعمیر ہوگی۔ دونوں مرحلوں میں کامیابی اور سہولت کے لئے دعاؤں کی درخواست۔

شوال میں مولانا محمد یونس صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم روس گئے تھے۔ وہاں سے واپسی پر کمر میں ایسی تکلیف ہوئی، ان کا خیال ہے کہ ہڈی پر زد پڑی۔ اس میں بہت تکلیف ہے۔ ان کے لئے دعا کریں۔ شاید علاج کے لئے بمبئی نہ جانا پڑے۔ ایک گجرات کے ڈاکٹر صاحب مولوی کفایت اللہ کے ساتھ آئے ہوئے ہیں۔ وہ علاج کر رہے ہیں۔ اللہ کرے، اس سے ہی اچھے ہو جائیں تاکہ بمبئی کا سفر نہ کرنا پڑے۔

آپ کا خط ایسے وقت ملا کہ مولانا کفایت اللہ صاحب پالنپوری بھی یہاں موجود تھے۔ آپ کی خدمت میں سلام لکھواتے ہیں اور آپ کی عیادت کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ علاج کے لئے ہندوستان ہی آجائیں، خادم ساتھ رہے گا۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ عیادت کا ایک خط ارسال کیا تھا امید کہ ملا ہوگا۔ رسید کا انتظار رہا، رسید ندارد۔

اہلیہ سے میرا سلام کہہ دیں۔ اور اہلیہ بھی تمہاری اہلیہ سے سلام کہتی ہیں۔ بچی کو دعوات۔ میری طرف سے بھی بچی کو دعائیں کہہ دیں۔

فقط

محمد طلحہ

۲۱/ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ، منگل

جناب مولانا یوسف صاحب دامت عنایتکم ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بندہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ آپ بعافیت ہوں گے۔آپ دونوں کا ہدیہ محبت نامے پہنچے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔آپ کی اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم چھاپنے کا ارادہ ہے،اس لئے تحریری اجازت نامہ مرحمت فرمائیں۔اورتحریری اجازت نامہ اس لئے منگوانا ہے تاکہ پہلے طبع کرنے والوں کوشکایت نہ ہو۔

دوسرے جمعیۃ کے سلسلہ میں الحاح کے ساتھ دعا میں متوجہ رہیں۔ اللہ اس کی اجتماعیت کو باقی رکھتے ہوئے چچا بھتیجوں میں اتفاق واتحادنصیب فرمائے،اوراب تک جو بد نظمی ہوئی اس کا تدارک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا عبدالرحیم صاحب سے تو رابطہ ہوتا نہیں۔ساتھ کا پرچہ جوکتب ارسال ہیں ان دونوں کے ساتھ اگر آپ وہاں پہنچوا سکیں تو پہنچوا دیں۔ اللہ آپ کو اس کی جزائے خیر مرحمت فرمائے۔

اسی وقت مدرسہ کے ایک طالب علم اقبال نے بتایا کہ کوئی صاحب ابھی جلدی ہی لندن جارہے ہیں،مولانا یوسف کو اگر کچھ بھیجنا ہوتو بھیج دیں۔مختصر پرچہ عجلت میں لکھوادیا۔ دوجدید رسالے بھی ارسال ہیں۔(۱) مدارس میں مجالسِ ذکر کے قیام کی ضرورت واہمیت، (۲) ایک اہم بیان حضرت جی مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ۔نام وبغیر نام کے ارسال ہیں۔

محمد طلحہ کاندھلوی

شب ۱۴؍ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

مکاتیب گرامی حضرت پیر صاحب مولانا محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہم

بنام متفرق احباب

مکرم ومحترم جناب اخی مولوی غلام محمد صاحب،

سلام مسنون!

اللہ پاک کا شکر ہے بندہ بعافیت ہے۔امید ہے آپ بھی بعافیت ہوں گے۔

آپ تو اپنے گھر اور مشاغل گھر میں ایسے مصروف ہوئے کہ خط کا بھی تحریر کرنا اپنے مشاغل میں سے خارج قرار دے کر ترک کر دیا۔کیا یہاں والوں کو سب کو ہی بھول گئے یا یہاں والوں سے خفا ہو گئے ہو؟

اب یہ خبر سنی جارہی ہے کہ آپ کے ترکیسر میں تبلیغی اجتماع ہونے والا ہے جس میں مرکز سے الحاج مولانا محمد عمر صاحب تشریف لا رہے ہیں۔اللہ پاک اس اجتماع کو عام مسلمانوں کے واسطے خاص کر اہلِ گجرات کے واسطے صلاح فلاح کا ذریعہ بناویں۔آمین،ثم آمین۔اوراس میں جو جو شرکت کرنا چاہیں ان کے شریک ہونے کی مالک غیب سے صورت مہیا فرماوے۔آمین،ثم آمین۔

اس کی کیا وجہ تحریر کریں گے کہ آپ نے کوئی خط تحریر نہیں کیا؟ اس عاجز کا گھر میں اور مولوی ابوبکر سے سلام مسنون۔ بے مہر کے لفافے (تین عدد) ارسالِ خدمت ہیں۔

محمد طلحہ کاندھلوی

۲۱/ذوالحجہ ۱۳۸۷ھ، جمعرات

....

عزیزم جناب مولوی عبدالستار،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ پاک کا شکر ہے میں خیریت سے ہوں۔ امید ہے تم بھی خیریت سے ہوں گے۔ مدت سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا۔ نہ معلوم کیا بات ہے۔ نہ معلوم تمہارے حضرت کا اور میرے بھائی الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب زاد عنایتکم کا کیا نظام ہے۔ اگر وہ ویزا کے واسطے دہلی آرہے ہوں اور خط کا وقت نہ ہو تو تار سے مجھے خبر کردو۔ اور تار کے پیسے مجھے تحریر کردیں، میں ارسال کردوں گا۔

محمد طلحہ کاندھلوی

پیر، ۲۱/محرم ۱۳۹۵ھ

۳/فروری ۱۹۷۵ء

....

عزیزم جناب مولوی عبدالستار صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ پاک کا شکر ہے کہ بندہ بعافیت ہے۔ امید کہ تم بھی بعافیت ہوں گے۔ مدت سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا، بلکہ تم نے تو اب خط لکھنا ہی چھوڑ دیا۔ نا معلوم مولوی عبدالرحیم صاحب کی کوئی خیر خبر ہے کہ نہیں۔ وہ بھی تمہارے ہی پیر ہیں۔ ان کے بھی خط نہیں آتے۔

دوایک دن ہوئے ایک کرم فرما حضرت شیخ کے مجاز مولوی عبدالرحیم کے بے تکلف ساتھی گجرات سے آئے۔ ان سے یہ معلوم ہوکر بہت قلق ہوا کہ مولوی عبدالرحیم کی خالہ بہت بیمار ہورہی ہیں۔ اللہ پاک ہی محض اپنے لطف وکرم سے انہیں صحت وقوت عطا فرماویں۔ نا معلوم مولوی عبدالرحیم کے پہنچنے کی کوئی اطلاع ہے کہ نہیں۔ اگر ہوتو تحریر کریں، انتظار ہے۔

مولوی داؤد سے بھی میرا سلام کہہ دیں۔ نا معلوم حکیم سعد رشید صاحب سے بھی سلام مسنون فرمادیں اگر ملاقات ہو۔

فقط والسلام،

۱۱؍شعبان المعظم ۹۵ھ

بندہ محمد طلحہ کاندھلوی، بقلم محمد راشد بنارسی

۲۰؍اگست ۷۵ء

جواب کے لئے ۲۵ پیسے کا لفافہ ارسال کرنے کا ارادہ تھا، لیکن وہ ملا نہیں۔ اس لئے ٹکٹ ارسال ہیں۔ ۲۵ پیسے کے لفافے پر جواب مرحمت فرماویں۔

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مدرسہ مظاہر علوم، سہارنپور ۱۵؍رجب المرجب ۱۴۳۰ھ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، امابعد۔

ہمارے قریب ضلع مظفر نگر، تحصیل کرانہ میں موضع محمد پور میں مسجد ام المؤمنین عائشہ صدیقہ للبنات اوراس سے متعلقہ دینی مختلف اداروں کا معائنہ کرنے کا موقع احقر کو ملا۔ صاحبزادۂ محترم حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب مدظلہ کی معیت اور رفاقت میں حاضری کی سعادت میسر آئی۔ ہمارے بہت سے دیگر اکابر اور مشایخ بھی اس ادارہ سے تعلق رکھتے اورتشریف لاتے رہتے ہیں۔ ان کی دعاؤں سے الحمدللہ تعالیٰ دینی تعلیمی

خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ تمام اہل خیر حضرات سے تعاون کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

محمد سلمان

....

مکرمان ومحترمان بہی خواہانِ مدارس ومکاتب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضرت ناظم صاحب کی تحریر کے بعد میری تحریر کی ضرورت نہ تھی، لیکن ذمہ داروں کا اصرار ہوا کہ بندہ بجائے دستخط کے کچھ لکھ بھی دے۔

آج کے دور میں مکاتب کی ضرورت ہے۔ ہر مدرسہ والے علاقہ سے تعلق پیدا کریں، جس سے ان کے مدرسہ کو بھی فائدہ ہو اور مقامی مکاتب کو بھی فائدہ ہو۔ میں ذمہ داران مدارس ومکاتب سے درخواست کرتا ہوں کہ چھوٹے مدرسہ کی اعانت بھی کریں، اور اپنے بچوں کو بھی مدرسہ میں بھیجیں۔ تمام مکاتب سے فائدہ اٹھایا بھی جائے۔

مدرسہ والوں کو چاہئے کہ ایک بڑا مدرسہ بنا کر اس کے ماتحت ہزاروں مکاتب قائم کریں۔ مکاتب کی ضرورت اپنے مدرسہ سے پوری کریں اور قرض حسن کی بھی نیت رکھیں۔ اور علاقہ والوں کو بھی بتادیں۔ اور جب مکتب کی آمد ہو تو اپنا قرضہ بھی وصول کرلیں، اور مکتب کو ترقی دیں۔ اس میں تعلیم کی بھی نگرانی ہو، قرأت کا بھی اہتمام۔

میں صاحب خیر حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ مدرسہ کی اعانت بھی کریں اور مدرسہ میں جا کر مدرسہ کا معائنہ بھی کریں، اور مدرسہ کی ضروریات کے پورا کرنے میں اعانت کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

میں مدرسہ کے ذمہ داروں سے درخواست کرتا ہوں کہ طالب علموں کو ایسا تیار کریں کہ اگر وہ مولوی نہ بنیں، تو امامت بھی کرسکیں، خطبہ بھی پڑھ سکیں۔

فقط والسلام

حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب کاندھلوی

سرپرست مدرسہ

....

مکتوب حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ
بنام حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب مدظلہم
بروصال حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ

''روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام''

۷۸۶

مخدوم ومحترم ومکرم محبّ گرامی ادام اللہ حبک واخلاصک!

بعد سلام مسنون، الحمد للہ خیریت سے ہوں۔ امید کہ مزاج گرامی بھی بخیر و عافیت ہوں گے۔ کل شب میں شعبان المعظم کا چاند دیکھا۔ دو رکعت صلوۃ الحاجۃ پڑھ کر دعا کی کہ یا اللہ تعالیٰ! اپنے فضل وکرم سے میرے لئے غیب سے اسباب مہیا فرما کر مجھے اپنے بچوں کے ساتھ ماہ مبارک میں میرے حضرت میرے آقا اور میرے ماوائے دارین کی خدمت میں پہنچادے۔ رجب میں بھی بار بار اس کے لئے دعا کرتا رہا۔ قریب میں حضرت مفتی زین العابدین صاحب کے ہمراہ ایک دستی عریضہ خدمت اقدس میں ارسال کیا تھا، اس میں بھی دعا کی درخواست لکھی تھی۔

بعد عشاء کھانا کھانے کے لئے بیٹھا، تو ہمارے ایک عزیز آ گئے۔ میں نے پوچھا کچھ کام ہے؟ انہوں نے بتایا تم اطمینان سے کھانا کھا لو، مجھے جلدی نہیں ہے۔ میں کھا کر مدرسہ کی آفس میں آیا۔ ان سے سلام وکلام ہوا۔ اتنے میں ایک صاحب کا فون آیا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تمہارے پاس حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی اطلاع ہے؟ میں چونکا۔

اتنے میں میرے عزیز بولے کہ میں اسی لئے آیا ہوں۔ لوسا کا سے فلاں صاحب نے لندن کسی ضرورت سے فون کیا تھا، وہاں سے انہیں یہ جانکاہ اطلاع ملی ہے۔ ان کے پاس تمہارا نمبر نہیں تھا، اس لئے انہوں نے مجھے تمہیں اطلاع کرنے کے لئے فون کیا۔ میں نے اسی وقت ڈاکٹر صاحب کا فون اور دار العلوم بولٹن کا فون بک کرایا۔ تھوڑی دیر میں دار العلوم کا فون ملا۔ مولانا ہاشم صاحب کو بلوایا، ان سے اس کی تصدیق ہوئی۔

دل و دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ شہر میں سے بھی اس وقت کئی احباب آ گئے۔ میں اپنے حجرہ میں چلا گیا اور لحاف اوڑھ کر پڑ گیا۔ دنیا سونی معلوم ہونے لگی، کمر ٹوٹ گئی، اپنا سہارا چلا گیا، اپنا ماوائے دارین چل دیا۔ بعد مغرب جس کے لئے دعا کی تھی، کیا خبر تھی کہ وہ اس وقت دنیا سے جا چکے ہیں۔

اہلیہ کی آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگے۔ گھبراہٹ اور بے چینی ہونے لگی۔ تھوڑی دیر بعد وضو کر کے کچھ پڑھنا شروع کیا، پھر پڑھنا بھی مشکل ہوا تو پھر لیٹا۔ ادھر ادھر کروٹیں لیتا رہا۔

بھائی طلحہ! اب ہم لوگوں کا کہاں ٹھکانہ ہوگا؟ اب کس کے یہاں دوڑ کر جائیں گے؟ اپنی مشکلات میں کس سے دعاؤں کی درخواست کریں گے؟ اب کون پیار و محبت اور شفقت سے اپنا دست مبارک ہم جیسے سیہ کاروں کے سروں پر محبت سے پھیرے گا؟ اب کونسا در ایسا ہوگا جہاں پر اپنے رفقاء اکٹھے ملیں گے؟ اب اس چہرۂ انور اور اس خوبصورت بدن کی زیارت کہاں کریں گے؟ وہ قطب الاقطاب اور وہ ہمارے باپ کہاں چلے گئے؟ ہمیں یتیم

کر کے چل دئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بھائی طلحہ،اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عمر طبعی کو پہنچ چکے تھے اور روز افزوں کمزوری تھی،لیکن اس کے باوجود اس وقت چل دیں گے،ایسا واہمہ بھی نہیں تھا،اور اگرچہ غیب کی خبر نہیں،لیکن اس ماہ مبارک سے پہلے بھی چلے جائیں گے،ایسا تو خیال میں بھی نہیں آتا تھا۔

خیر۔اللہ جل شانہ کی مرضی۔وہ اللہ کی امانت تھے،اللہ نے ان کو بلا لیا،وہ شاداں و فرحاں چلے گئے،سو ہم راضی ہیں،ہمیں اپنے مولیٰ سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔ہم اپنے مولیٰ کی جناب میں دعا کرتے ہیں،رب کریم مراتب قرب میں خاص الخاص مقام عطا فرماوے، بے شمار رحمتیں اور برکتیں حضرت کی مبارک روح پر ہر آن،ہر گھڑی،نازل فرماوے،اور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ ان سے راضی ہوجائے۔اور ہم سب کی طرف سے بھی رب کریم اپنی شایانِ شان بہترین بدلہ عطا فرماوے،ہماری لغزشوں اور ناقدریوں کو معاف فرماوے،اور رب کریم ان کے فیوض و برکات سے ہمیشہ ہمیش ہمیں حظ وافر نصیب فرماوے۔

یہاں لوساکا،چیپاٹا کی مساجد میں برابر ختمات ہو رہے ہیں،اور ہمارے مدرسہ میں تو اسباق بند کر کے مسلسل ختمات کا سلسلہ ہے۔آج دوسرا دن ہے،کل ان شاء اللہ ختمات کا ہی سلسلہ رہے گا۔پرسوں سے ان شاء اللہ اسباق ہوں گے۔مولانا عبدالحفیظ صاحب سے بھی سلام مسنون اور درخواست دعا اور صلوۃ وسلام۔

احقر

عبدالرحیم

بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب گرامی بنام راقم السطور

۷۸۶

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، مزاج میمون۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ اگر تجھے کچھ لکھنا ہو تو لکھ دینا۔ عزیزم! اتنا لمبا چوڑا خط حضرت پر نہیں لکھا کرتے اور اتنی تعویذوں کی فرمائش بھی نہیں کیا کرتے۔ آئندہ بہت خیال رکھیں۔

آپ نے دوپہر کا کھانا ترک کر دیا، اس سے بہت افسوس ہوا، اس لئے کہ ترک طعام سے انسان کا معدہ ضعیف ہو جاتا ہے، پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے انسان کھانے سے معذور ہو جاتا ہے، کیوں کہ پھر خلاف معمول جب بھی کھایا کہ فوراً بدہضمی دست وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ اور ابھی تو آپ ماشاء اللہ نوجوان ہیں۔ اس لئے بالکل مناسب نہیں ہے۔ ہاں، تقلیل میں کچھ مضائقہ نہیں، بلکہ طلبہ کے لئے تو تقلیل بھی مضر ہے۔ بہر حال معذوری مجبوری ہے، لیکن بالکلیہ ترک بالکل نامناسب اور نقصان دہ ہے۔ خیر۔ حضرت نے جو مشورہ دیا ہے اس کے موافق عمل کر کے حکیم کی رائے سے حضرت کو مطلع کریں۔ پھر جو حضرت فرماویں اس پر عمل کریں۔

آج آپ کے خط کا انتظار کیا۔ والدہ صاحبہ کا کوئی خط آوے تو پھر فوراً میرے اوپر

روانہ کریں، کیوں کہ مدت سے والدہ کے خط سے محروم ہوں۔

علی شبیر اسماعیل سے کہہ دیں کہ آپ کے خطوط کا شدت سے انتظار کرتے کرتے تھک گیا۔ کفلیتہ والے مولوی صاحب اب تک دیو بند نہیں پہونچے ہیں۔ عبدالستار روڈرا والے مکان گئے ہیں۔ ۲۵ تاریخ کے بعد دیو بند واپس ہوں گے، ان شاء اللہ راندیر ہو کر آئیں گے۔ مولانا شمس الدین صاحب سے بھی بعد سلام مسنون خط کی گزارش کر دیں۔ مولانا ماجو صاحب سے سلام مسنون۔ دعوات میں ضرور یاد کریں۔ چھوٹی خالہ کی تعویذ حضرت کے دست مبارک کی ہے۔ احتیاط سے بھیج دیں۔ نرولی سے ۲۰ دن سے کوئی خط نہیں۔ اللہ ہی مجھ سیہ کار پر رحم فرماوے۔

دوشنبہ

....

۷۸۶

مؤرخہ ۲۲ ر محرم الحرام، بروز دوشنبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ذوالمجد والمنن محترم محسنم بھائی جان مولوی عبدالرحیم صاحب زید مجدکم وکرمکم،

بعد سلام مسنون! طالب خیر مع الخیر ہے۔ آپ کے چند گرامی نامے پے در پے پہنچے۔ پڑھ کر مسرت ہوئی۔ عبدالستار آنے کے آٹھ دن قبل یہاں آیا، اس لئے نان خطائی وغیرہ کھانے کی چیز تو بھیج نہیں سکتے، ساتھ جس شام کو میں سورت گیا تھا اس وقت وہ آیا۔

یہاں آکر رات کو معلوم ہوا کہ وہ فوراً صبح کو جانے والا ہے، اس لئے کپڑا وغیرہ بھی نہ بھیج سکا۔ البتہ وراچھا کا ایک لڑکا جو آپ کے پاس آتا رہتا تھا، جسے حضرت شیخ مولانا احمد اللہ صاحب سے کچھ ٹھیک تعلق ہے وہ آنے والا ہے۔ نیز اور کوئی ڈابھیل کا لڑکا بھی آئے گا۔ بہر حال، کبھی نہ کبھی ان شاء اللہ بھیج دوں گا۔

اب آپ نے جو قلق اور فکر کا اظہار کیا، تو بالکل بیجا کیا۔ کیوں کہ میرے خط کو آپ نے غور سے پڑھا نہیں۔ آپ نے جو پہلے خط میں لکھا تھا کہ ضعف ہو جائے گا، تو میں نے لکھا کہ چار مہینہ سے یہ معمول ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ کچھ اثر نہیں۔

رہی حضرت شیخ مد ظلہم کی بات، میں نے یہ عزم کرلیا تھا کہ ایک دو دن میں ضرور سورت جاؤں گا۔ اتنے میں آپ کا گرامی نامہ پہنچ گیا۔ خیر، تو آج ہی حضرت شیخ پر حکیم فخر الدین صاحب کا مشورہ لکھ رہا ہوں۔ اس خط میں نہیں لکھتا، کیوں کہ آپ کو ضرور ان شاء اللہ اس پر اطلاع ہو جائے گی۔ میری طبیعت کے متعلق آپ ذرا بھی فکر نہ کریں۔ اللہ بڑا رحیم و کریم ہے۔

افریقہ سے نہ تو نرولی کوئی خط ہے اور نہ یہاں مجھے کوئی خط ملا ہے۔ شاید آپ کو ملا ہو، تو مطلع فرمائیں۔ مولوی سرکار کے یہاں خدا نے فرزند عنایت فرمایا، نام یوسف رکھا ہے۔ آپ نے لکھا کہ نور العین اور کبیری وغیرہ چیزیں بھیجی نہیں؟۔ کبیری، شرح منیۃ المصلی کے بارے میں غلطی ہوگئی، وہ تو ڈابھیل ایک طالب علم کو دینی تھی۔ اور نور العین شبیر نے نہیں دی۔ ساتھ میرے اوپر کچھ قرضہ بھی ہے اور کچھ زیادہ ہے، اس لئے نہ بھیج سکا۔ اسی لئے حضرت شیخ کے لئے عطر بھی نہ بھیج سکا۔ ان شاء اللہ ایک دو ماہ میں قرضہ ادا کر کے پھر کچھ نہ کچھ بھیج دوں گا۔

بھائی، وہ ازار صرف دو انچ تنگ ہے، اس میں کیا حرج؟ دو ایک دفعہ ایسا ہوگا، پھر عادت ہو جائے گی۔ آپ کو ہمیشہ تو پہننے کی نوبت نہیں آتی، اکثر تو لنگی پہنتے ہو۔ پھر بھی اگر نہ ہو سکے تو خیر۔ آئندہ ہفتہ میں منگل کے دن سہ ماہی امتحان شروع ہوگا، تین دن ہوگا۔ دعا فرمائیں۔

آج خط بھی اسی لئے بہت جلد لکھا ہے کہ رات کو دو بجے تک کی بیداری ہے، نیند کا سخت غلبہ ہے۔ آپ ہو سکے تو ورتھی ایک خط لکھ دیں۔ میں نے سند بھیج دی، اس کے باوجود کسی نے کوئی خط نہیں لکھا۔ مولانا سعید صاحب پوچھتے تھے کہ مولوی عبد الرحیم صاحب کب آویں گے۔ میں نے کہا آئندہ سال۔

تذکرۃ الخلیل پڑھنے سے مجھے بہت ہی فائدہ ہو گیا ہے۔ خاص کر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت ہی محبت پیدا ہو گئی۔ خدا خوب مستفید فرمائے۔ امسال آم

گراں ہے۔تقریباً لنگڑا جو دس روپے ملتی تھی، ایک سو روپے من ملتی ہے۔

خیر، ناچیز کی علمی وعملی ترقیات کے لئے ضرور ضرور ہمیشہ دعا فرمائیں۔آپ بہت ہی مبارک مقام پر ہو۔خدا مجھ کو بھی ایسے ہی مواقع عطا فرمائے، بلکہ حضرت شیخ کی معیت میں پوری زندگی گزارنے کا شرف عطا فرماوے۔اور اپنے نیک بندوں کی محبت سے مالا مال کرے۔

فقط والسلام،

یوسف نرولوی

میری ذرا بھی فکر نہ کریں کیوں کہ تقریباً تمام تر طلبہ نہایت محبت کی نگاہ سے ناچیز کو دیکھتے ہیں۔

....

عزیزم یوسف سلیمان متالا صاحب

جامعہ حسینیہ، مقام پوسٹ، راندیر، ضلع سورت، گجرات

۷۸۶

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، احقر بخیر ہے اور جناب کی خیریت بارگاہ ایزدی سے نیک مطلوب!

عزیزم! کافی دن ہوئے ایک خط لکھا تھا جس میں بعض چیزوں کے متعلق پوچھا تھا لیکن اب تک کوئی جواب نہ آیا۔میں تو یوں سمجھتا تھا کہ فوری جواب ملے گا لیکن اب پچھتانا پڑتا ہے، جواب نہ آنے سے اور بھی تشویش بڑھ گئی۔خیر بھائی کسی سے کیا شکوہ، اپنی ہی قسمت پر رونا ہے، بس دعا گو ہوں و دعا جو ہوں!

فقط والسلام

احقر الوریٰ عبدالرحیم

جمعہ، ۲۲/ ذی قعدۃ ۸۴ھ

اگر ہو سکے تو مولوی اسماعیل کے ساتھ حضرت شیخ کے لئے گھی بھیج دیں، میں ان کے ساتھ پیسے روانہ کر دوں گا، اور ان سے کہہ دیں کہ ترمذی شریف کی کاپی ضرور لے آویں۔

فقط

عبدالرحیم

....

مؤرخہ ۲۱/۴/۱۹۶۵ء، چہارشنبہ

۷۸۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم المقام ذوالمجد والمنن بھائی جان اعلی اللہ درجاتکم،

بعد سلام مسنون، گذارش اینکہ طالب خیر مع الخیر ہے۔ آپ کا مکتوب گرامی دو دن قبل موصول ہوا، اسی دن ناچیز وطن عزیز سے آیا ہوا تھا اور مہربان چھوٹی خالہ نے ۲۰ روپے بھی منی آرڈر کرنے کو دئے تھے، آج ہی آپ کے نام بدست ظہیرالدین صاحب روانہ کیا، ان شاء اللہ مل گیا ہوگا یا یہ کہ مل جائے گا۔ خیر۔

دیگر یہ کہ ناچیز راندیر آنے سے ایک دن قبل ورسٹھی گیا تھا اور وہاں پر آپ کے جانے کے متعلق بات چیت کی تو میں نے کہا کہ میں ان شاء اللہ سند کی نقل بھیج دوں گا، تو میں دوبارہ مولوی سعید صاحب کے پاس گیا، ویسے ہی باتیں بناتے رہے، ان شاء اللہ آئندہ خط میں بھیج دینے کی خوشخبری مل جائے گی۔ ایک نقل روڈیشیا اور ایک نقل بیربون بھیجنا ہے، بیربون میں کوئی محمد موجی ڈایا ہے کہ ورسٹھی باوا کے گھر کے سامنے انہوں نے جو نیا گھر بنایا ہے۔ نرولی چھوٹی خالہ کی طبیعت زیادہ کچھ ٹھیک نہیں ہے، ان دنوں میں زیادہ خراب تھی، اس لئے چھٹی کے دن بڑی مصیبت سے گزرے اور بہت زیادہ مایوس ہو گیا تھا، لیکن اس وقت دماغ ٹھیک ہے، سب تصورات ختم ہو گئے۔

آپ کی بخاری شریف کی کاپی شبیر احمد انگار کی صندوق میں سے ملی، مکان میں تلاش کر کے تھک گیا، وہ تو اس وقت یہاں سے ملی، ان شاء اللہ کچھ دن میں بک پوسٹ کر دوں گا۔ وہ بھی، ترمذی کی تصحیح کردہ حصہ بھی ان شاء اللہ۔ گزشتہ کل ہی والدہ ماجدہ پر خط لکھا ہے، ان پر یہ روڈیشیا وغیرہ کی خبر بھی لکھ دی ہے۔

نرولی شریف کی حالت کچھ ٹھیک اور قابل اطمینان نہیں ہے۔ ہم طلبہ کی جماعت نے صلح کرانے کا ارادہ کیا تھا اور فریقین کے اہم ذمہ داران سے تفصیلی ملاقات بھی کی اور ہر ایک نے اپنا ارادہ ظاہر کیا تھا تو ہم نے مجموعی طور پر تمام کے بیانات سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ باہم جمع کر کے ملاقات کرانا فی الحال مناسب نہیں ہے، بلکہ عالموں کو بلا کر تقریر کرائی جائے اور خصوصی لوگوں کو خاص طور پر مدعو کیا جائے اور عام اعلان بھی کر دیا جائے، جس سلسلہ میں جس سے جتنا ہوسکا مدد کی۔ اور ایک دفعہ جناب مولانا اسلام الحق صاحب اور مولانا شیخ الحدیث صاحب اجمیری کو دعوت دی گئی اور انہوں نے تقریر فرمائی جن کے کھانے پینے، کرایہ وغیرہ کا خرچہ مجموعی رقم سے ادا کیا گیا جو کہ طلبہ ہی کے پیسے تھے، کسی گاؤں والے کو اس میں دخل نہیں تھا۔ اب حضرت شیخ الحدیث صاحب جامعہ کی باری ہے، ان شاء اللہ ایک دو ہفتہ میں وہ بھی ہوگی، خود بھی دعا فرماویں اور دوسرے حضرات سے بھی کرادیں کہ اللہ کا غضب بستی پر نازل نہ ہو۔

حضرت شیخ کا امسال حج کے لئے جانا ہوگا یا نہیں۔ اگر ہوگا کس وقت روانگی ہے؟ اگر اس بارے میں کوئی اطلاع ہو تو مطلع فرماویں۔ کچھ مدت سے ناچیز کی حالت کچھ خراب ہوگئی ہر اعتبار سے، لہذا دعا فرماویں کہ اللہ بہتری کے فیصلے فرماویں۔ اور ناچیز کو مدت دراز سے ذکر لینے کا شوق زیادہ ہے اور اس وقت دیکھا تو تمام ضروری کاموں کے علاوہ وقت میں اتنی گنجائش بھی یقینی ہے، لہذا آپ اگر حکم فرماویں تو میں حضرت شیخ پر ذکر کے لئے لکھ دوں۔ ویسے ہی پڑھ کر غصہ نہ ہوجاویں، بلکہ تھوڑی دیر سوچ کر جواب لکھیں اور غور فرماویں کہ یہاں پر باوجود ہزار پابندی کے کس قدر تضییع اوقات ہوتا ہے، میرے فہم نے تو لاکھ مرتبہ

سو نچنے کے بعد ہی فیصلہ کیا ہے۔اب نہ معلوم آپ کا فہم مبارک کیا فیصلہ فرماتا ہے۔

جناب مولانا شمس الدین صاحب کو میں نے سلام اور آپ کا پیغام مبارک پہنچایا تو فرمایا کہ مجھے وقت نہیں ملا اس لئے میں نے نہیں لکھا، لکھوں گا اور فرمایا کہ ان کی تحریر میں مجھے سمجھ نہیں پڑی کہ کیا لکھا ہے۔اتنا پتہ چلا کہ کسی شعر کے متعلق لکھا ہے تو آپ سائل سے اتنا دریافت کرلیں کہ کس کا ہے یا کہاں پر ہے تو جواب مل جائے۔

نرولی اسماعیل موٹا کی شادی کے متعلق سوچ رہے ہیں، لوہارے میں کوئی ہے۔دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد کوئی سبب بنادے کہ عمر بھی کافی ہوگئی اور ساتھ ساتھ یہ لوگ مقروض بھی ہیں۔بھائی غلام محمد کی حالت بہت ٹھیک ہے۔اب ہر چیز کی پابندی بھی اچھی طرح کرتا ہے اور خیالات بھی بدل گئے ہیں۔ان کو شاید کہ کچھ کتابیں منگوانی ہیں حضرت شیخ کی، تو ان کو ایسی چند کتابوں کی قیمت لکھ کر بھیج دیں تاکہ وہ منگوالیں۔

مولانا امیر احمد صاحب نوراللہ مرقدہ و برد مضجعہ کی خبر سن کر قلق ہوا۔ہم کو تو ان کا خاص تعارف نہیں لیکن اساتذۂ کرام سے کہا تو انہوں نے بہت ہی غم کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اس قدر ہستیاں دنیا سے کیوں اٹھ رہی ہیں۔خداوند تعالیٰ ہمارے دلوں کو بھی ان جہلاء کی وقعت اور محبت کے بجائے اپنے بزرگان دین کی محبت سے معمور کردے۔

ناچیز کے لائق کوئی کام ہو تو ضرور لکھ دیں۔حتی الامکان ناچیز اسے پورا کرے گا۔آنے کا مصمم ارادہ تھا مگر عذر لنگ کی وجہ سے نہیں آسکا۔بعد میں افسوس ہوا کہ جاتا تو بہتر ہوتا، جب کہ معمولی عذر پر اکتفاء کر کے نہیں آیا تو یہ چھٹیاں قیامت صغریٰ کے مثل گزریں اور بہت تکلیف ہوئی۔میرے لئے خاص دعا فرماویں کہ خداوند تعالیٰ میرے ہر قول و فعل کو اپنی رضا کی طرف پھیر دے۔

فقط والسلام

احقر الانام یوسف نرولوی

مولوی غلام محمد ،مولوی عزیر،مولانا یونس صاحبان وغیرہم کو سلام و دعا کی درخواست۔اگر ہو سکے تو حضرت شیخ سے دعا کی درخواست اور سلام عرض کر دیں۔

....

مؤرخہ ۳۰/۴/۱۹۶۵ء

۷۸۶

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

محترم المقام بھائی جان مولوی عبدالرحیم صاحب دام مجدہ،

بعد سلام مسنون، گزارش اینکہ ناچیز اس سے قبل بھی ایک خط لکھ چکا ہے اور اس کے بعد آپ کا حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات کا خط بھی موصول ہوا جس کو تمام طلبہ کرام کو پڑھ کر سنا دیا گیا۔نیز ابھی اساتذۂ کرام بھی پڑھ رہے ہیں۔خیر۔

آپ کی نقل سند کی ان شاء اللہ ایک دو روز میں ور تھی بھیج دوں گا۔ایک خوشی کی بات یہ ہے کہ نرولی استاذ المکرّم مولانا سرکار صاحب کے یہاں لڑکا خدا نے عطا کیا۔سورت ہسپتال میں ہم بھی گئے تھے۔نیز نرولی چھوٹا کے دادا اور دادی حج پڑھ کر یہاں تشریف لا رہے ہیں۔چھوٹی خالہ کی طبیعت نرم گرم چل رہی ہے۔

ناچیز کی حالت کچھ بدل رہی ہے کیوں کہ میری جماعت کا حال تو آپ بخوبی جانتے ہیں جس پر تمام اساتذۂ کرام حد سے زیادہ ناراض ہیں،جس پر ابتدائے سال میں مولانا شمس الدین صاحب نے فرمایا کہ تم اس جماعت کو چھوڑ کر مشکوۃ میں اس سال چلے جاؤ،لیکن ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔ابتداء میں کچھ ایک ماہ مولانا شمس الدین صاحب نے ٹھیک سے پڑھایا،لیکن اب ایسا پڑھاتے ہیں قصداً کہ کوئی ایک لفظ بھی نہ سمجھے،گویا پہلے جماعت سے کہتے تھے کہ بندہ سے بخاری تک ایک لفظ حاصل نہیں ہوگا۔وہ وقت اب شروع ہوگیا،تو اب میں کیا کروں؟ روزانہ جس کتاب کا ایک صفحہ ڈیڑھ صفحہ پڑھانا چاہئے، اس کے بجائے روزانہ چار پانچ

پڑھاتے ہیں، تو اب کس طرح انسان دیکھ سکے، پڑھ سکے۔ ان سے کوئی توقع نہیں کیوں کہ مولوی صاحب جماعت سے بہت ہی ناراض ہیں اور ان کے پاس تو بخاری تک پڑھنا ہے۔

تفسیر (ترجمۂ قرآن) کا معاملہ گزشتہ سال سے بھی پراگندہ کردیا ہے۔ ذرا بھی تفصیل نہیں سوائے ترجمہ کے، نیز ترجمہ بھی بالکل آزاد، کسی کے تحت نہیں، جیسا محاورہ میں کرادیتے ہیں، تو میں تو بھائی حد سے زیادہ پریشان ہوگیا ہوں، لہذا کوئی صورت بتادیں جو قابل اطمینان ہو۔ صرف دو کتابیں جو کہ مولانا بورسدی صاحب کے پاس ہیں وہ ٹھیک سے چلتی ہیں۔

مولوی ابراہیم ہتھوڑا کے پیسے کچھ تین روپے آپ پر باقی تھے وہ مجھ سے طلب کئے، صراحۃً نہیں بلکہ کنایۃً، اس وقت میرے پاس موجود تھے تو دے دئے۔ خیر دعا فرماتے رہیں۔

نرولی کے حالات کا کچھ پتہ نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ کسی کا کہیں سے خط نہیں۔ مولوی عزیر کو سلام۔ مولوی غلام کو سلام۔ اگر ہو سکے تو حضرت شیخ دام مجدہم کی خدمت میں دعا کی درخواست وسلام عرض کردیں۔

فقط

یوسف نرولوی

ساتھ دوسرا کارڈ بھی آج لکھا ہے۔ مولانا شمس الدین کو وہ شعر کسی کتاب کے مقدمہ میں مل گیا ہے، آپ پر جواب لکھ دیں گے۔

آپ کا سرٹیفیکیٹ میں نے تیار کروالیا ہے، کل ہی مکمل ہوا۔ ان شاء اللہ آج بھیج دوں گا۔ مولانا مانجو کی طرف سے سلام مسنون۔

....

۷۸۶

عزیزم سلمہ،

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بہ دل مطلوب ہے۔ بعد گزارش ایں کہ احقر کا ارادہ

اتوار یا پیر کا جانے کا تھا، لیکن حضرت شیخ دام ظلہ نے تحریر فرمایا کہ آنے میں جلدی نہ کریں۔ آج کل یہاں بارش بالکل نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے گرمی بہت شدت سے ہے، اور لو خوب چل رہی ہے۔ اس لئے احقر نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اب ان شاء اللہ اتوار کی صبح کو واپسی کا ارادہ ہے۔ احقر سنیچر کی صبح کو گاڑی سے ان شاء اللہ راندیر آئے گا، اور وہاں سنیچر اور اتوار کی درمیانی رات میں تین بجے رات کو دہرہ دون ایکسپریس سے سہارنپور ان شاء اللہ جائے گا۔

اس لئے آپ برائے کرم آج ہی شام کو کمال الدین کو سورت بھیج دیں اور کنسیشن بنوالیں اور ساتھ ہی سیٹ ریزرو کرالیں۔ آپ اس کو تاکید کر دیں، نہیں تو وہ آج کل پر ٹالتے رہیں گے، اور خدانخواستہ پھر میرے لئے مشکل ہو جائے گا۔ اگر ہو سکے تو آپ خود ہی ان کو لے کر سورت جاویں تاکہ کوئی اشکال نہ رہے۔ سیٹ ضرور ریزرو کرالیں۔

چھوٹی خالہ بخیر ہیں، دعا و سلام عرض کرتی ہیں۔ بمبئی جانے کا داؤد ماموں کے ساتھ کچھ پروگرام بن رہا ہے۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ کامیابی نصیب فرماوے۔ میں اور کیا عرض کروں۔ نان خطائی وغیرہ تیار رکھیں! میری کان کی دوا حفاظت سے رکھیں۔

فقط والسلام

احقر عبدالرحیم بن سلیمان، سہ شنبہ

پشت کا مضمون مولوی اسماعیل صاحب کو پڑھوا دیں۔

....

۷۸۶

مؤرخہ ۳۰ راپریل ۶۵ء بروز آدینہ

ذوالمجد والکرم محترم بھائی جان مولوی عبدالرحیم زید مجدکم وکرمکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ،

بعد سلام مسنون، آپ کے مسلسل تین خط یکے بعد دیگرے موصول ہوئے۔ پہلے دو

کے جواب میں ایک خط لکھا، مگر ڈالنا بھول گیا۔ تو دو تین دن بعد آج ساتھ ہی دونوں خط ڈال رہا ہوں۔ گزشتہ کل شام کو آپ کا خط ملا۔ صبح کو کسی اور نے لے لیا تھا۔ پھر شام کو پہنچایا۔ اس لئے پھر شام کو ہی آپ کے تمام اوامر کی بجا آوری کی۔ مندرجہ اشیاء ارسال کی ہے۔

ازار، کپڑا ململ کا، لونگی، عطر کی چار بوتل، چشمہ ٹھنڈا، ترمذی کی کاپی، کبیری شرح منیۃ المصلی، تسبیح، ایک آپ کا کنجی ڈالنے کا حلقہ، نان خطائی کے تین بکس۔ ان میں سے دو مولوی غلام محمد صاحب کے ہیں، جو ان کے بھائی ابوبکر صاحب نے دیئے ہیں، اور ایک آپ کا جو کہ علی خانپوری نے دیا ہے۔ میں نے ازار اس لئے بھیجی کہ وہ نئی ہی ہے۔ اور ساتھ یہاں اتنی زیادہ گرمی نہیں۔

ان ہی قرضوں کے ڈر سے میں آپ و دیگر حضرات کے لئے زیادہ کچھ بھی نہیں بھیج سکا۔ بہت دشواری ہوتی ہے۔ ان شاء اللہ پھر کبھی اللہ موقع عنایت فرما کر کے امیدیں بر لائے گا۔ خیر۔ ان اشیاء کے ساتھ ساتھ شبیر اور علی خانپوری کے دو رقعے بھی رکھے ہیں۔ خیر۔

اس دوسرے کارڈ میں میں نے تعلیمی دشواری کو لکھا ہے اور یہ بالکل سچ ہے۔ مولانا شمس الدین نے دونوں کتابیں کافی پڑھا دیں۔ اور مابقیہ دو کتابیں ہدایہ، نور الانوار تو فقط مطالعہ کے ساتھ بھی بآسانی حل ہوسکتی ہیں۔ پورے سال میں دو کتابوں میں انسان کیا پڑھے؟ بات میری سمجھ میں تو ذرا بھی نہیں آتی کہ کیا کیا جائے۔ اور وہ دونوں کتابیں اس فن کی پہلی کتابیں ہیں۔

اور ذکر کے بارے میں آپ کے مشورہ پر میں دل سے راضی ہوں۔ اور لونگی شاید کہ آپ کو پسند نہ ہو، مگر کیا کروں رات کو سورت جانا پڑا تھا۔ دکانیں بند ہو رہی تھی اور H.H (ایچ ایچ) کمپنی میں سفید ڈیزائن میں نہ مل سکی۔ جو سفید تھیں وہ اے ایس تھیں، اور مجھے معلوم ہے کہ آپ ہمیشہ ایچ ایچ ہی لیتے تھے۔ اس لئے یہ بھیج دی ہے۔ خیر پسند نہ ہو، تو تکلیف تو ہوگی مگر معاف فرما دیں۔

دیگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہوتو وقتاً فوقتاً مطلع فرماتے رہیں۔حتی الامکان بندہ بجا لائے گا۔ کیوں کہ پھر کبھی زندگی میں خدمت کا موقع ملا یا نہ ملا۔اور ساتھ ہی آپ تو ایسی جگہ میں ہو کہ پوری زندگی بھی ایسی ضرورتوں کو پورا کرنا پڑے، تب بھی دل پر ذرا بھی بار نہ ہوگا۔ کیوں کہ بظاہر آپ کی خدمت بالواسطہ میرے شیخ دام ظلہم العالی کی خدمت ہے۔ کیوں کہ آپ انہیں کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔اور اس ہستی نے اپنے اندرون کو اس ذات باری تعالیٰ کے عشق میں جلا رکھا اور اپنے آپ کو دین کی خدمت میں مٹا دیا ہے۔

خیر، یہ ماحول بہت ہی یاد آتا ہے۔ کیا کروں بعض بعض اوقات جب حضرت کا رمضان میں صحن مسجد میں نماز پڑھنا اور مکھیوں کا آپ کے سر و چہرۂ مبارک پر ہجوم اور پسینے میں لبریز ہو جانا اور مجالس اور حضرت شیخ کی نظر شفقت وغیرہ اشیاء یاد آتی ہیں، تو چند آنسو بہا کر رہ جانا پڑتا ہے۔ان حضرات کرام کے مقابلہ میں اپنی زندگی پر افسوس و صد افسوس ہے کہ عمر کے اتنے سال جہل و لاعلمی میں گزرے۔اور جب کچھ علمی شوق ہوا تو ہزار ہا رکاوٹیں حائل ہیں جو کہ در حقیقت ہمارے ہی اعمال ہیں۔کیا کیا جائے۔نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔

گر موت ہو تو فکر ہے کہ گناہوں کا کیا ہوگا۔اور اگر حیات عطا ہو تو دم بدم اور قدم بقدم نافرمانی ہو رہی ہے۔ یہ کوئی خوف خدا اور صوفیت کا اظہار نہیں، بلکہ قسم باللہ پرنم آنکھوں کے ساتھ یہ الفاظ لکھے ہیں۔مقصود بالذات آپ کی زندگیوں پر غبطہ ہے کہ حق جل شانہ نے کس قدر آپ حضرات کو نعمتوں سے نوازا ہے۔ خدا آپ کو ہمیشہ ہمیشہ ایسے ماحول میں رکھے۔اور ہم سیاہ کاروں کو بھی ایسی صحبتیں عطا فرماوے۔

ضرور بالضرور میرے لئے دعا فرماویں۔اور دیگر حضرات سے بھی درخواست کر دیں، خاص کر حضرت شیخ کے پاس ضرور دعا فرما دیں۔ ان شاء اللہ آج حضرت پر خط لکھوں گا۔تمام متعلقین کو سلام و دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

یوسف نرولوی

مؤرخہ ۱۵ / محرم الحرام ۱۳۸۵ھ   بروز دوشنبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

محترم المقام مکرمی بھائی جان مولانا عبدالرحیم صاحب اعلیٰ اللہ درجاتکم

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ آپ کا خط کچھ دن ہو گئے ملا تھا۔ مگر چونکہ تعطیل لے کر مکان گیا ہوا تھا اس لئے جواب نہ دے سکا۔ لہٰذا معاف فرماویں۔ اس مرتبہ آپ کی شکایت بجا ہوگی۔ خیر۔

نرولی چونکہ جی نانی اور نانا مکرم اور ہاجرہ خالہ (ان کی صاحبزادی) حج کر کے آئے ہوئے ہیں، اس لئے ان کے تقاضے کی بنا پر مکان جانا ہوا۔ طبیعت وغیرہ سب حالات اب تو بفضلہٖ تعالیٰ بہت ہی ٹھیک ہیں، اور گاؤں والوں میں صلح بھی ہو گئی ہے۔ لہٰذا کوئی فکر جیسی بات نہیں رہی۔

افریقہ سے نہ نرولی کوئی خط ملا، نہ مجھے ملا۔ سب اسی کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ نہ معلوم کیا بات ہے۔ مجھے ملا تو میں ضرور آپ پر بھیجوں گا۔ ان شاء اللہ آج ہی ساتھ آپ کے مکان سے دئے ہوئے پیسے ۲۰ / روپئے بھی بھیج رہا ہوں۔

حضرت شیخ کا آپ کے دست مبارک کا لکھا ہوا خط ملا۔ پڑھ کر مسرت ہوئی۔ نیز حضرت نے دو پہر کے ترک طعام کو قابل غور فرمایا، تو بھائی تقریباً تین ماہ سے ترک کیا ہے، اور بفضلہٖ تعالیٰ کوئی ضعف نہیں، بلکہ شام میں بھی تقلیل کی ضرورت ہے۔ دوپہر کا اس لئے ترک کیا کہ بھائی جب کھانا سامنے ہوتا ہے، تو میں اتنا نفس پرست ہوں کہ آقائے پاک صلی اللہ علیہ وسلم، نیز مشائخ کے اقوال مبارک پر عمل کرتے ہوئے تقلیل نہیں کر سکتا۔ بلکہ جب بیٹھا تو قلندرانہ خورد ونوش شروع ہوتا ہے۔ اور پھر وہ دینی دنیوی صحتی ہر اعتبار سے زبردست نقصان کا باعث بنتا ہے۔ لہٰذا ترک اولیٰ سمجھا گیا۔ اور جب کوئی موقعہ ہوتا ہے یا مکان وغیرہ جانا ہوتا ہے، تو تمام اوقات پھر کھانے کو شروع کر دیتا ہوں اور بدہضمی وغیرہ کچھ نہیں ہوتی۔

لہٰذا ترک بہتر سمجھا۔

آپ نے بھائی شبیر کے ساتھ تعلق کے متعلق لکھا تو حتی المقدور نا چیز ان کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور تعلق ٹھیک ہے۔ بلکہ یہ خود میرے محسن ہیں، تو مجھے خود اپنے اعتبار سے بھی ان کے اکرام کی ضرورت ہے۔ مگر کیا کروں، ہر اعتبار سے کمزور ہوں۔ اس لئے شاید ان کے مطالبات حسب منشا پورے نہ ہوتے ہوں۔

معمولات پر تھوڑا بہت عمل ہے۔ دعا فرما دیں۔ اب امتحان سہ ماہی تقریباً قریب ہیں۔ لہٰذا اب زوردار محنت شروع کرنا ہے۔ اللہ مدد فرماوے۔ سنا گیا ہے کہ وہ کفلیتوی طالب تو ان دنوں یہاں سے روانہ ہوا، تو نہ معلوم اس نان خطائی جو کہ بالکل تازہ تھی کیا حال ہوا ہوگا۔ خیر اب ایک اور آدمی یہاں سے شاید آئے گا۔ کچھ دنوں میں ان کے ساتھ کچھ اللہ نے فراغت دی اور وسعت دے دی تو بھیج دیں گے۔

اپنی کتابوں پر حسب ضرورت محنت نہ ہونے پر بہت ندامت ہوتی ہے۔ مگر یہ ندامت اپنے درجہ میں رہ جاتی ہے۔ آگے عمل تک نہیں پہنچاتی۔ خدا ہی رحم کرے۔ مکان پر ایک دن دوپہر کو وضو کر کے قبلہ رخ ہو کر سو گیا تھا، تو خواب دیکھا کہ ہاتھ میں ہدایہ اور نورالانوار ہے۔ تو نورالانوار تو برابر اٹھائی، مگر وہ ہدایہ اس قدر بوجھل ہوگئی کہ اٹھا ہی نہ سکا۔ تو اس کے ساتھ ہی ہاتھ نیچے جھک گیا، اور نیچے کیچڑ تھا تو کتاب ایک کونہ کی طرف تھوڑی ملوث ہوگئی۔ تو تعبیر تو تقریباً ظاہری ہے۔ لہٰذا دعا فرمادیں کہ اللہ کتابوں کا حق پورا پورا ادا کرا دے۔

طبیعت تو بفضلہٖ تعالیٰ بہت ہی ٹھیک ہے۔ مگر باطن کا علاج جاری رکھنے کی سخت ضرورت ہے۔ مولوی کفایت اللہ صاحب پر خط بھی لکھا، مگر اس کا کچھ پتہ ہی نہیں۔ فی الحال حضرت شیخ سے سلام و دعا کی درخواست۔ حضرت شیخ کی صحت کے لئے بعد ختم قرآن و ختم خواجگاں میں میں نے دعا کروائی تھی۔ فقط۔

یوسف نرولوی

۷۸۶

عزیز گرامی قدر یوسف عافاکم اللہ وسلم،

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ جناب کا تو ایک خط بھی نہ آوے اور میں لکھ لکھ کر تھک جاؤں۔ خیر مہمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خط و کتابت یہ کس کی سعادت؟

عزیزم! اب کے خط لکھنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ ۲۷ر مئی کو عبدالستار رویدرا والا آنے والا ہے۔ اس کے ساتھ راندیر والے کی بیکری سے (جہاں سے ہم بنوا کر لائے تھے) ۲۵ر نان خطائی بڑی اور دو روپے کی مسکہ کے بسکیٹ بنوا کر ابوبکر ترکسیری کو دے دیں، وہ عبدالستار کو پہونچا دے گا۔ جب گھر والا منی آرڈر آئے گا تو میں فوراً ۵ر روپئے آپ پر روانہ کردوں گا۔ اس سے بے فکر رہیں۔

لیکن یہ کام ضرور کریں۔ لیکن اس کا خیال رہے کہ عبدالستار پر کہلا دیں کہ میری نان خطائی اور بسکیٹ اور غلام محمد کی بسکیٹ و نان خطائی الگ رکھیں۔ ڈابھیل والے مولوی صاحب نے تو دونوں کی نان خطائی ملالی تھی۔ لہٰذا اس کی تاکید کردیں۔ اور علی خانپوری سے کہہ دیں کہ قلم کی نیب بھیج دے۔ بقیہ اجزاء ترمذی شریف بھی بھیج دیں۔ فقط والسلام۔

احقر عبدالرحیم

۱۶ر محرم الحرام ۱۳۸۵ھ، سہ شنبہ

یہاں تک لکھنے کے بعد یاد آیا کہ آپ کی مرسلہ ازار میرے کام کی نہیں ہے۔ کیوں کہ اس کے پائینچے کی چوڑائی ۱۶ ہے اور مجھے یہ بالکل موافق نہیں۔ مجھے تو ۱۸ر کا پائینچہ چاہئے۔ اس لئے عزیزم، یہ خط ان شاء اللہ جمعہ کو آپ کو مل جائے گا تو آپ ایک ازار کا کپڑا خرید کر ازار سلوا کر بھیج دیں۔ دیگر تمام ناپ تو آپ کا ہی دی دیں۔ اس پائینچے کی عرض ۱۸ر کر دیں۔ لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی کہ کپڑا نہ تو بالکل پتلا ہو اور نہ بہت موٹا، کیوں کہ بین بین ٹھیک رہے گا۔ کیوں کہ اندازہ ہوتا ہے کہ باریک کپڑا ابھی یہاں نہیں چل سکتا، کیوں کہ پسینہ کے دھبے اس پر

تو ایک دو دن میں پیوست ہو جاویں۔لہٰذا آپ سوچ کر درمیانی قسم کی اتنا ضرور کرلیں۔اور یہ چیزیں ابوبکر کو دے دیں۔اور ابوبکر اس کا انتظام کردے گا، چاہے تو وہ ترکسیر بھیجے یا رویدرا۔

میں کل ان شاء اللہ مکان بھی خط لکھوں گا اور اس میں یہ حقیقت بھی لکھوں گا، اور یہ بھی لکھوں گا کہ وہ ازار کے پیسے آپ پر روانہ کردیں۔

بس اور تو کیا لکھوں؟ اسی مقصد سے خط لکھا ہے۔اور بہت ہی زیادہ شدت سے جناب کے گرامی نامہ کا انتظار ہے۔خدا توفیق دے۔احباب سے سلام مسنون۔مولوی اسماعیل صاحب سے بعد سلام مسنون دعا کی درخواست۔میں آپ کی ازار کسی کے ساتھ جلد انشاء اللہ بھیج دوں گا۔

فقط والسلام

احقر عبدالرحیم

۱۶/۱/۸۵ھ سہ شنبہ

آپ کی مرسلہ لنگی اور کپڑا مجھے بہت ہی پسند آیا۔جزاکم اللہ۔حضرت شیخ کے لئے اگر آپ عطر کی ایک شیشی روانہ کرتے تو بہتر ہوتا۔خیر۔

....

۷۸۶

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔عزیزم کئی روز سے خط لکھنے کو جی چاہتا تھا لیکن عدیم الفرصتی کی وجہ سے نہ لکھ سکا۔آج بھی بہت کام باقی ہیں اور کل ان شاء اللہ دلی جانا ہوگا حضرت شیخ کے ساتھ آئندہ جمعہ تک۔اور اس وقت ساڑھے تین بجے دن کو نیند بھی خوب آرہی ہے، لیکن پھر بھی لکھ ہی رہا ہوں، اس وجہ سے کہ پھر آپ کو امتحان کی مشغولی ہو جائے گی۔

تمہارا خط مل گیا تھا جس سے احوال سے بھی واقفیت ہوگئی تھی۔ارادہ تو مفصل جواب

لکھنے کا ہوا تھا اور اب بھی ہے، لیکن اب وقت نہیں ہے۔ مختصراً یہ کہ آپ نے جو سب چیزیں لکھی تھیں وہ سب احوال ہیں، رقت قلب، توجہ الی العقبیٰ وغیرہ وغیرہ۔ اور حال کو حال اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ بدلتا رہتا ہے۔ اصل چیز تو معمولات کی پابندی ہے۔ أحب الاعمال عند الله أدومها وان قل الحديث۔ لہٰذا اپنے معمولات بہرصورت پورے کرتے رہیں، اس کے بعد اگر احوال محمودہ ہوں تو شکر ادا کرے اور محمودہ نہ ہوں تو توبہ و استغفار کرتا رہے۔ یہ چیزیں ان شاء اللہ کسی وقت تفصیل سے عرض کروں گا۔

آپ نے جلد سہارنپور آنے کا لکھا۔ عزیزم میں ان شاء اللہ آپ کی خیرخواہی ہی کروں گا، میرا مخلصانہ و ہمدردانہ مشورہ اب بھی یہی ہے کہ آپ جلدی نہ کریں، ۲۶ یا ۲۷ شعبان کو یہاں آویں، اس سے قبل ہرگز نہ آویں، اس لئے کہ ایک تو یہاں سردی کافی ہوتی ہے اور دوسرا یہ کہ آپ بار بار بیمار ہوتے رہتے ہیں اور اس وقت محنت بھی کرنی پڑے گی اور آئندہ سال ابھی پڑھنا ہے اس لئے مکان پر کچھ دن ضرور آرام کریں، بعد میں ایک مہینہ کے لئے یہاں تشریف لاویں اور حضرت کے یہاں بھی اصل وقت رمضان ہی ہے۔ باقی آپ کی مرضی کی بات ہے۔ میرا تو یہی مشورہ ہے آپ کے حالات کے پیش نظر۔

دیگر ایک ضروری امر یہ بھی ہے کہ امسال کمال و ظہیر فارغ ہو جائیں گے، ان سے احقر کی طرف سے معافی مانگ لیں، جو بھی جانی، مالی حقوق باقی ہوں، کچھ غیبت کی ہو، سب کی معافی مانگ لیں۔ ایک ایک پرچہ ان دونوں کے نام ارسال ہے، ان کو دے دیں اور ہو سکے تو ان سے جواب بھی لے کر بھیج دیں۔

آپ کے امتحان کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں اور حضرت صاحب سے بھی کہہ دیا ہے۔ مولوی اسماعیل صاحب سے بعد سلام مسنون درخواست دعا۔

فقط

عبدالرحیم

۲۴ / رجب ۸۵ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، طالب خیر مع الخیر ہے۔ گزشتہ کل مولوی ظہیر الدین صاحب کا خط ملا تھا، جس میں جناب کی تحریر بھی پڑھ کر بہت مسرت ہوئی۔ اللہ کا شکر ہے، اس کا احسان ہے، جتنا بھی اللہ کا شکر ادا کیا جاوے کم ہے۔ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، آپ نے آخری شعبان میں آنے کا لکھا ہے، اس سے بہت خوشی ہوئی۔ آپ نے احقر کی بات مان لی۔ جزاکم اللہ۔

ایک جوابی کارڈ سے نتیجہ امتحان اور یہاں رمضان شریف گزارنے کی اجازت حاصل کرلیں۔ احقر کو قلم کی اب ضرورت نہیں ہے، وہی ٹھیک ہے اور کافی ہے۔ آتے وقت ایک پائجامہ اور ایک کرتا لمبا سلوا کر لاویں۔ نیز ایک سیر چیوڑو (چوڑا)، ایک سیر سیو (سیویاں) اور نان خطائی جتنی ہو سکے لیتے آویں۔ پہلی دونوں چیزیں تو حضرت کی خدمت میں پیش کرنے کی ہیں اور تھوڑی نان خطائی بھی پیش کرنا ہے، اور تھوڑی نان خطائی اور حضرات کو دینا ہے۔ آپ جتنی مناسب سمجھیں لے آویں۔ نیز اچار اپنے گھر ہو تو وہ بھی بسہولت لا سکیں تو تھوڑا سا لے آویں۔ نیز احقر کے لئے پیسے، نیز احقر کے کرایہ کے پیسے بھی لے آویں تاکہ بعد میں پھر یہ جھگڑا نہ رہے۔

مولوی اسماعیل صاحب پر خط لکھنے کا ارادہ تھا، مگر شاید وہ سہارنپور کے لئے چل دئے ہوں، اس وجہ سے نہ لکھا۔ اگر انڈے ۸۔۱۰ ابال کر لا سکیں تو وہ بھی لے آویں۔ بھائی غلام احمد صاحب کو بھی ترغیب دیں کہ حضرت کے وجود باجود کو غنیمت سمجھنا چاہئے اور ہو سکے تو رمضان المبارک سہارنپور ہی گزارنا چاہئے۔ باقی سب اعزہ سے نام بنام سلام مسنون کہہ دیں۔ احقر کو جوتے بھی لینا ہے۔ اگر موقعہ ہو تو چھوٹی خالہ سے عرض کردیں۔ گورا موٹا کا وہ خط جو انہوں نے مولوی عبد الحق میاں پر لکھا تھا، غلطی سے پتہ میرے نام کا لکھ دیا، وہ مجھے یہاں پہونچا ہے، کئی روز سے اس کی اطلاع کرنے کا سوچ رہا ہوں لیکن وقت نہیں

ملتا۔مولوی اسماعیل اگر ہوں تو سلام علیک کہہ دیں۔اور تو سب بخیر ہیں۔دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

بندہ عبدالرحیم

۸/شعبان ۸۵ھ

....

۷۸۶

محترم المقام مکرم بھائی جان مولوی عبدالرحیم صاحب زید مجدکم وکرمکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ،

بعد سلام مسنون،عرض اینکہ جمعہ کی شب کو آپ کی مرسلہ اشیاء پہنچ گئیں۔۲۵/روپے نان خطائی اور تین جوڑی کپڑے۔ نیز والد صاحب کی خیریت سے بھی واقف ہوا،اور حضرت شیخ مد ظلہم سے بھی عرض کردیا۔احقر کے تمام امور بفضلہٖ تعالیٰ اپنی خواہش کے مطابق پورے ہوئے، اور مدرسہ قدیم میں قیام کی اجازت بھی مل گئی۔ نیز ایک الماری کی بھی اجازت مل گئی ہے سامان وغیرہ کتب وغیرہ کے رکھنے کے لئے۔اور اسباق اب تک شروع نہیں ہوئے۔ان شاء اللہ پرسوں بدھ کے روز سے شروع ہوجائیں گے۔

والدہ محترمہ پر بہت روز ہوئے خط لکھ دیا تھا،لیکن اب تک کوئی جواب نہیں آیا۔امید ہے کہ اب آجائے گا۔اگر آپ حضرات پر کوئی خط ہو تو مطلع فرماویں۔

ایک ضروری امر عرض یہ ہے کہ آپ کی جو مشکوٰۃ مکان پر ہے،اس میں جو کچھ لکھا ہوا ہے، وہ اگر صاف ہے اور کام آسکتا ہے،تب تو کوئی آنے والا ہو تو کتاب بھیج دیں۔اور اگر صاف لکھا ہوا نہیں ہے،تو میری جماعت میں کوئی لینے کو تیار ہو،تو مناسب قیمت سے بیچ کر پیسے بھیج دیں۔ میں یہاں سے لے لوں گا،تاکہ کچھ لکھنے کے کام آسکے۔پھر تو جو کچھ آپ کی سمجھ میں آسکے۔

اورتو کیا عرض کروں۔ یہ خط سورت کے پتہ سے لکھا ہے۔ خدا کرے کہ آپ سورت ہی میں ہوں۔ کب تک ہسپتال میں رہنا ہوگا، تحریر فرماویں۔

والد صاحب، بھائی صاحب وغیرہ کی خدمت میں بعد سلام دعا کی درخواست ہے۔ حضرت کی طبیعت ٹھیک چل رہی ہے۔ ڈاک کا ہجوم بہت زیادہ ہے۔ اب تو پرسوں شام سے پاکستانی ڈاک بھی شروع ہوگئی۔ خدا ہی خیر کرے۔ مولوی سلمان لکھ رہے ہیں اور مولوی غلام محمد عیدالاضحیٰ کے بعد جانے کا کہہ رہے ہیں۔ ابھی آپ کا خط حضرت نے دیا۔ اس میں میں نے بھی لکھ دیا ہے۔

اس سیاہ کار کے لئے ضرور بالضرور دعا فرماتے رہیں۔ احقر تقریباً ہمیشہ معمول کے طور پر آپ کے لئے دعا کرتا ہے۔ مولوی معین الدین پرسوں پاکستان جا رہے ہیں۔ بعد سلام جو کچھ ہوا ہو معافی کے لئے فرماتے ہیں۔

چھوٹی خالہ و دیگر خالاؤں کی خدمت میں سلام و دعا کی درخواست۔ اور کیا لکھوں۔ مولوی غلام محمد کی طرف سے بھی سلام قبول فرماویں۔

فقط والسلام

یوسف متالا

مؤرخہ ۲۱ رفروری ۶۶ء، بروز دوشنبہ

....

ازسہارنپور ۷۸۶

ذوالمجد والمنن محسنم بھائی جان مولانا عبدالرحیم صاحب مدفیوضکم وبرکاتہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ آپ کا خط مولوی عزیر کے نام پہنچا تھا۔ احوال سے آگاہی ہوئی۔ یہ خط ملتے وقت امید ہے کہ آپ ہسپتال سے فارغ ہو کر نرولی پہنچ چکے

ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دیگر یہ کہ ہمارے اسباق بدھ سے شروع ہو چکے۔ مشکوٰۃ شریف کا اب تک مقدمہ چل رہا ہے۔ ممکن ہے کہ آج کتاب شروع ہو جائے۔ مولانا یونس صاحب بہت ہی زیادہ حوالوں کے ساتھ بہترین تقریر فرماتے ہیں، اور احقر وہاں سے نوٹ کر لاتا اور پھر کاپی میں اپنی یاد کے موافق مفصل لکھتا ہے۔ دعا فرمادیں اللہ جل شانہ تمت تک کتابت و حفظ کے ساتھ بہترین طریقہ پر پوری فرمادے۔

دیگر یہ کہ احقر آپ کے احکام و نصائح کے موافق حتی الامکان حضرت شیخ کی مقررہ خدمات میں پابندی کے ساتھ حاضر ہوتا رہتا ہے، اور بظاہر میری خدمات سے حضرت سے کوئی ناراضگی کے آثار ظاہر نہیں، بلکہ کچھ خوش ہیں۔ گزشتہ جمعہ کی شام کو مجھے اور مولوی غلام محمد اور مولوی اسماعیل کچھولوی جو دیوبند سے تشریف لائے تھے، کھانے سے قبل کھانا کھانے سے منع فرمایا۔ پھر بعد العشاء دوپہر کے چاول میں ترکاری ڈال کر اچھی طرح پکوا کر ساتھ بٹھا کر کھلایا، اور خلاف معمول خود بھی کچھ کھایا۔ اس طرح بظاہر کوئی ناراضگی وغیرہ نہیں۔ میرے لئے ضرور خصوصی دعا فرماتے رہیں۔

میرا دوپہر کا اخیری گھنٹہ خالی ہے۔ اس میں سوائے ہدایہ رابع کے اور کوئی مناسب کتاب نہیں پڑتی۔ اور وہ مولانا منظور صاحب کے پاس ہے، اور ساتھ کوئی ان کا مبلغ الصوت بھی نہیں۔ اس لئے تین چار قریب والے آدمی بمشکل سن پاتے ہیں۔ اس لئے میں نے اس کی سماعت چھوڑ دی اور حضرت کے پاس گیارہ بجے اتارنے سے قبل حاضر ہو جاتا ہوں۔ **کل احقر نے سب سے پہلی مرتبہ حضرت کو سیڑھی سے اتارا۔** ضرور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ خوب خوب حضرت کی خدمات میسر فرما کر حضرت کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمادیں۔

باقی نخبۃ الفکر، مشکوٰۃ کے بعد پڑھائی جاتی ہے، اور سراجی جمعہ وغیرہ کو مولانا وقار صاحب پڑھاتے ہیں۔ باقی حسامی کے لئے کسی کو ان شاء اللہ تلاش کر لوں گا۔ چھوٹی خالہ کی

خدمت میں خاص طور سے سلام و دعا کی درخواست ۔ اور عرض کر دیں کہ میں نے ۷؍روپے کے چپل خرید لئے ۔ تمام خالاؤں اور متعلقین کی خدمت میں سلام و درخواست دعا۔

فقط والسلام

یوسف

۲۸؍فروری ۶۶ء

....

۷۸۶

محترم المقام مکرم محسنم بھائی جان مولانا عبدالرحیم صاحب مدفیوضکم وبرکاتکم ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد التحیۃ والتسلیم عرض اینکہ اس سے قبل تین خط لکھ چکا ہوں ۔ تاکہ پھر آپ کو شکایت کا موقع نہ ملے ۔ اور ان شاء اللہ اس کا جواب نہ آیا، تو بھی لکھتا ہی رہوں گا ۔ نیز متعدد خطوط سے معلوم ہوا کہ حضرت شیخ مدفیوضہم ۲۶؍اپریل سے روانہ ہوکر پاکستان دو روز قیام فرما کر ۲۸؍کی صبح ۱۱؍بجے دہلی اڈے پر پہنچ کر نماز جمعہ اڈے پر ہی ادا فرماویں گے ۔

دیگر یہ کہ والدہ محترمہ پر مفصل خط لکھ دیا ہے ۔ احقر کی صحت اللہ جل شانہ کے فضل وکرم اور آپ کی ادعیہ مبارکہ کی بدولت بالکل ٹھیک ہے، نہ کوئی شکایت، نہ کوئی مرض ۔

نیز آپ کا آئندہ کے بارے میں کوئی فیصلہ ہوا کہ نہیں؟ بالفاظ دیگر مطلب یہ کہ آپ کا حضرت کی آمد پر یہاں تشریف لانا طے ہوا یا نہیں؟ اس کے جواب کا شدت سے انتظار ہے ۔ جلد عنایت فرماویں ۔ خدا کرے کہ یہاں کا قیام طے ہو جاوے ۔

اس سے قبل کے خط میں آپ کے نام قصداً خط نہ لکھا کہ یقیناً ورتھی تشریف لے گئے ہوں گے ۔ اور کیا لکھوں ۔ باقی احوال ٹھیک ہیں ۔ اسباق بڑے مزے سے خرامہ خرامہ چل رہے ہیں ۔ پھر بعد ششماہی دوڑ لینی پڑے گی ۔ کئی روز سے ورتھی پھر خط لکھنے کا ارادہ

کر رہا ہوں، لیکن نہ لکھ سکا۔ بشرط ملاقات سب سے سلام و درخواست دعا خصوصاً والد صاحب، بھائی صاحب سے۔اور آپ بھی ادعیہ میں یاد فرماتے رہیں۔چھوٹی خالہ، بھابھی صاحبہ سے بھی بعد سلام درخواست دعا۔

فقط والسلام

احقر محمد یوسف

....

۷۸۶

مکرم المقام محترم بھائی جان مولوی عبدالرحیم صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، آپ کے نام حضرت کے ارشاد کے تحت احقر نے خط لکھ دیا۔ وہ ابھی سپرد ڈاک نہ کیا تھا کہ حضرت نے آپ کا کارڈ اور جوابی کارڈ عنایت فرمایا، جس سے کچھ تعجب ہوا کہ والد صاحب کی اب تک ہسپتال سے واپسی کیوں نہ ہوئی، کیوں کہ مولوی ریاض تیار ہی تھے۔اب آپریشن کے بعد پندرہ بیس روز رہنا ہوگا۔خیر، اس خط کے ملتے وقت ان شاءاللہ واپسی ہوچکی ہوگی۔

دیگر یہ کہ دوسرے کارڈ میں مولانا منور صاحب نے کچھ تحریر فرمادیا ہے، اور ویسے بھی احقر کے ساتھ بہت اچھا تعلق ہے۔ ہمیشہ آپ کے متعلق آپ کے جانے پر اور واپس نہ ہونے پر اظہار افسوس فرماتے رہتے تھے۔اور کل بھی جب یہ لکھ کر مجھ کو دیا تو بہت قلق کا اظہار فرماتے تھے، اور فرمایا کہ میں تو اس سے بھی بڑھا ہوا تھا۔جب ابتدا میں یہاں سے مکان گیا تو اٹھارہ سال کے بعد حاضر ہوا تھا الخ۔

لیکن بھائی صاحب، اب تو ایک سال کی امید بھی نہیں۔ایک دو روز پر حضرت شیخ مدظلہم وہ کلکتہ والے حاجی غلام رسول صاحب کے ساتھ تذکرہ فرمارہے تھے۔اسی اثناء میں

حضرت کے اس آخری سفر حج میں ''**اذهب إلى الهند، فإذا جاء وقتك نطلبك**'' والا واقعہ جو پیش آیا تھا، اس کو دہرایا، اور فرمایا کہ میں کچھ آنے کے لئے تھوڑا گیا تھا؟ نیز آپ کو معلوم ہے کہ اسی رمضان کی آخری شب میں شاید بعد التراویح کی مجلس میں فرمایا کہ یہ میری آپ حضرات سے الوداع ہے۔ غرضیکہ ان تمام واقعات واشارات سے ''خدا نہ کرے'' آئندہ رمضان کی بھی امید نہیں ہے۔

ارے، کل ہی تقریباً بارہ بجے غسل کے لئے کپڑے نکال رہے تھے، ہم لوگ پاؤں مبارک دبا رہے تھے، تو فرمایا کہ عشاق (حاجیوں) کی حاضری شروع ہوگئی۔ یہ فرما کر اردو کا ایک شعر ؎ گر اجازت ہو تو حاضر ہو جاؤں۔۔۔ بار بار آواز کے ساتھ پڑھتے جاتے تھے اور خوب روتے جاتے تھے، حتی کہ پھر نہ بول سکے اور گریہ شروع ہو گیا۔ تو آپ ہمت کرلو اور آنے کے لئے عزم کرلو کہ آخری سال حضرت کی خدمت میں گزر جائے۔ جب اتنے سال ہو گئے، تو اب کچھ ماہ کے خرچ سے کیا ہو جائے گا۔

یہ صرف اس لئے لکھا کہ میں تو اپنی بدقسمتی کیا، بلکہ نااہلیت کی بنا پر بالکل ہی محروم ہوں۔ نہ تو کچھ ذکر و شغل ہے، اور نہ تو تعلیم میں کچھ زیادہ انہماک ہے۔ کچھ نہیں، بس ایسے ہی دن گزر رہے ہیں۔ اور یہاں دوسرے لوگ خصوصاً مولوی اسماعیل وغیرہ بہت کچھ لے رہے ہیں، خاص کر مولوی غلام محمد تو بہت ہی مشغول رہتے ہیں۔ آپ نے اور انہوں نے جو معمولات لئے تھے وہ تمام کے تمام حتی کہ چھوٹے معمولات میں بھی شاید ہی کوئی ناغہ ہوتا ہو۔

اور آپ تو اس میں لگ گئے ہو تو کچھ اور صحبت میں رہ لو، تو خدا کرے کہ مجھ سیاہ کار کے لئے آپ ہی باعث فخر ہو جاؤ۔ اس کو ہرگز تکلفات نہ سمجھیں۔

لیکن جب اللہ ستار ہے، تو حضرت بھی میری سیاہ کاریوں سے ستاری فرما کر بہت کچھ بظاہر شفقت فرما رہے ہیں۔ فقط۔ ضرور دعا فرماویں۔

یوسف

۱۸/ذوالقعدۃ ۸۵ھ

۷۸۶

محترم المقام بھائی جان مولوی عبدالرحیم صاحب زید مجدکم وکرمکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، واضح ہو کہ آپ کا والا نامہ موصول ہوا تھا۔ چچا جان موسیٰ متالا کے انتقال کا حال پڑھ کر قلق ہوا، مگر افسوس سے کیا فائدہ سوائے دعائے مغفرت کے۔ نیز آج بھائی غلام محمد صاحب کا مفصل خط ملا۔ اور والدہ کے بھیجے ہوئے پیسے مجھے اب تک موصول نہ ہوئے۔ ان شاء اللہ پہنچ جائیں گے۔

دیگر یہ کہ آپ نے پیسوں کے بارے میں جو صورت لکھی، اس کے متعلق مجھے کوئی اشکال نہیں۔ البتہ ۲۵/روپے تو ماہانہ آتے ہیں۔ اس کے بجائے ۳۰/بھیج دیا کرو، تو ان شاء اللہ میں اپنی طرف سے پانچ روپے نکال کر ۱۰/روپئے آپ کے نام سے حضرت کی خدمت میں پیش کیا کروں گا، کیوں کہ تقریباً ۲۰/روپے کی تو ضرورت ہوگی۔

مولوی غلام محمد صاحب کا آنا طے ہوگا، تو ان شاء اللہ میں ضرور لکھوں گا۔ ان کا آنا اب تک متعین نہیں ہے۔

حضرت شیخ مدظلہم کی طبیعت ملول ہی چل رہی ہے، پھر بھی دن رات کے معمولات بحالہا ہیں۔ والد صاحب کی علالت کے حال سے اور چچا جان کے حادثۂ انتقال سے قلق کا اظہار فرما رہے تھے۔ میرے خیال میں آپ کے بارے میں حضرت شیخ الحدیث کا یہی رجحان ہے کہ کسی عربی تعلیم میں مشغول ہو جائیں، اگرچہ گھر والے تو مکان پر رہنے کو ترجیح دیں گے۔ خیر جو بھی مقدر ہو۔

ابھی بعد عصر کی مجلس میں خبر آئی کہ شیخ جی بدھو کا انتقال ہوگیا۔ دعا فرماویں کہ اللہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے۔

ہولی کے موقع پر یہاں تو اطمینان رہا، مگر اطراف کچھ مقامات پر فساد کے واقعات

سنے گئے۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ امن وامان قائم فرماویں، اور موجودہ حالات کو درست فرماویں۔

میں نے ورتھی تعزیت کے لئے بھائی یعقوب کے نام خط لکھ دیا ہے۔ احقر کی کتابیں برابر اطمینان سے چل رہی ہیں، اور مشکوٰۃ وجلالین کی کاپی لکھ رہا ہوں۔ مشکوٰۃ کی مفصل تقریر جو کہ تقریباً ۱۰۰ کے قریب صفحات ہو چکے ہوں گے، اور جلالین میں کتاب اور حاشیہ کے علاوہ جو بات ہوتی ہے اس کو نقل کرتا ہوں۔

احقر کا ارادہ مشکوٰۃ شریف خرید کر مولانا یونس صاحب سے ان کی مشکوٰۃ لے کر اس میں جو کچھ لکھا مکمل نقل کر لینے کا ارادہ ہے۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ کتاب مہیا فرماوے۔ میرے حق میں دعا فرماتے رہیں۔

یہاں مولوی اسماعیل، مولوی غلام محمد، بھائی شاہد وغیرہم سلام عرض کرتے ہیں۔ تمام متعلقین خصوصاً چھوٹی خالہ سے بعد سلام دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

یوسف نرولوی

۲۳ر ذیقعدہ ۸۵ھ

....

۷۸۶

محترم المقام محسنم بھائی جان مولانا عبدالرحیم صاحب مد فیوضکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، آپ کے متعدد خطوط یکے بعد دیگرے پہنچتے رہے، نیز گزشتہ کل ۴۵ روپے کا منی آرڈر بھی پہنچ گیا لیکن طبیعت میں فی الجملہ سکون واطمینان نہ ہونے کی وجہ سے جواب میں تاخیر ہوئی۔ معاف فرماویں۔

آج ہی حضرت شیخ مدظلہم العالی کا لفافہ مبارک پہنچا جس میں یہ پرچہ تھا جو اس کے ہمراہ ارسال ہے۔اس سے پہلے بھی ایک آیا تھا جس میں وہاں پہنچنے تک کی کچھ تفصیل تھی۔

مختصر یہ کہ یہاں کے اعتبار سے قبیل مغرب اور وہاں کے اعتبار سے ظہر کے وقت سات بجے وہاں جدہ اتر کر کار سے روانہ ہو گئے اور حدیبیہ میں ظہر ادا کر کے بجائے منزل پر جانے کے پہلے طواف وسعی سے فراغت کے بعد منزل پر گئے اور طواف گاڑی کے ذریعہ فرمایا۔اور وہاں انہوں نے مدرسہ کا جلسہ رکھا تھا جس میں نسائی شریف کا ختم بھی حضرت کے دست مبارک سے ہوا اور اگلے حج کے بیگ کے اندر حدیث مسلسل بالاولیۃ لکھا ہوا پرچہ مل گیا جس سے ختم کے وقت کام چل گیا۔اور نیز لکھا ہے کہ اب تک کوئی شرح صدر نہیں ہوا کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں۔فقط۔

اگر آئندہ بھی جب کبھی حضرت پر خط لکھو احقر کی طرف سے سلام ودعا کی درخواست ضرور لکھتے رہیں۔

والدہ کا کوئی خط آیا ہو تو مطلع فرماویں۔امید ہے کہ اس کے جواب کے خط میں شادی کا مع تاریخ معینہ کے مژدہ پہنچ جاوے گا ان شاء اللہ۔یہاں بھی سب کو بہت انتظار ہے۔

نیز ایک بہت ہی اہم بات یہ کہ اپنی احیاء العلوم کی دو جلدیں عبدالقادر والوڈی نے تیسرے سال مجھ سے لی تھی، لہذا آپ ان پر ضرور لکھ کر منگوالیں، میں بھی یہاں سے ان شاء اللہ ان پر خط لکھوں گا۔نیز شیخ جی کے ہوٹل کے جل جانے کا قصہ تو بھائی طلحہ صاحب نے لکھا ہوگا، تو میرے اور آپ کے جو کچھ کل پانچ سات روپے تھے ادا کر دیئے۔پٹن شاید مولوی غلام محمد صاحب ومولوی اسماعیل صاحب نیز عبدالعزیز میں سے کسی کے ذمہ شیخ جی کے پیسے ہوں تو ان سے کہہ دیں کہ جلدی روانہ کر دیں، اس لئے کہ بیچارہ ٹوکروں سامان لے کر کھلی سردی میں بیٹھتا ہے، چھپر بنانے کی کوئی صورت نہیں۔یہاں سردی ختم ہو کر پھر ہٹکر آجاتی ہے۔

نیز خاص طور سے عرض ہے کہ سنا ہے کہ بقرہ عید و ہولی ایک ہی دن ہے، اس لئے دعا

فرماویں اللہ جل شانہ محض اپنے فضل وکرم سے اپنے حفظ وامن میں رکھے۔

نیز میں نے درخواست تبدیل حجرہ کے لئے دی تھی جس کی بناء پر مولوی عبد القیوم صاحب والا حجرہ ملا ہے، لیکن مدرسہ والوں نے دوسرے آدمی کو ساتھ رکھنے کے بارے میں مجھے اختیار دیا تھا، جس کی رو سے زیادہ مناسب تو فرقان تھا مگر راشد کا شمار حضرت کے بچوں میں ہونے کی وجہ سے ان کو ساتھ رکھا ہے۔

میرے متعلق فکر نہ فرماویں۔ ان شاء اللہ یہ دن بھی گزر جاویں گے اگرچہ کسی طرح ہی گزریں۔ گھر والوں و خالاؤں وغیرہ سے بعد سلام دعا کی درخواست۔ اور آپ بھی دعا، توجہات میں یاد فرماتے رہیں۔ مولوی اسماعیل صاحب سے بھی سلام۔

فقط

بھائی محمد یوسف

سہ شنبہ، ۲۴/ ذی قعدہ

اگر او جز آپ کی کتب کے ساتھ آئی ہو تو مطلع فرماویں۔

....

ذوالمجد والمنن مکرم بھائی جان مولانا عبد الرحیم صاحب مد فیوضکم،

بعد سلام مسنون، گرامی نامہ اور منی آرڈر بھی موصول ہو گیا۔ نیز وہ پالن پور والا منی آرڈر یہاں ایک طالب علم کا ہے، جو آپ کے ہم نام ہے۔ لہٰذ براہ راست یہیں روانہ فرمادیں۔

مفتی محمود صاحب تشریف لے آئے ہیں اور حضرت کی واپسی کا بھی یقین دلا رہے ہیں۔ لیکن مقدر کیا ہے، کون جانے۔ نیز آپ نے میری درخواست کہ آپ کے یہاں آنے کے بارے میں کیا فیصلہ ہوا، اس کا کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا، جس کا شدت سے انتظار ہے۔ نیز مولوی اسماعیل وغیرہ حضرات کب تشریف لاویں گے۔ نیز والدہ ماجدہ کا خط موصول ہوا ہو، اور اس میں میرے خط کے متعلق کوئی تذکرہ ہو تو ارسال فرمادیں۔

کئی روز سے ورتھی بھی خط لکھنے کا ارادہ کررہا ہوں، لیکن اب تک موقع نہیں ملا۔ نیز اب تو دن بدن امتحان قریب آتا جارہا ہے۔ دعا فرمادیں۔ نیز میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے۔ اسباق زوروشور سے چل رہے ہیں۔ مغرب کا وقت قریب ہے۔ بھابھی صاحبہ، چھوٹی خالہ وغیرہ سے سلام مسنون اور دعا کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

محمد یوسف ۸/ بدھ

....

۷۸۶

مکرم بھائی جان مولانا عبدالرحیم صاحب مدفیوضکم وبرکاتکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ،

بعد التحیۃ والتسلیم، عرض اینکہ آج پہلے تو بھائی اسماعیل صاحب کا خط ملا کہ ان شاء اللہ سنیچر کو چھٹی مل جاوے گی کہ تھوڑی دیر میں راندیر سے شبیر احمد کا خط ملا کہ جمعہ کو چھٹی مل گئی، سنیچر کو مکان پہنچ جاویں گے۔ دیگر بھائی اسماعیل صاحب کے خط کا مختصر طور پر ترجمہ کر کے ایک کارڈ حضرت کے نام نظام الدین لکھ دیا۔ پھر ابھی ایک آدمی جارہا تھا اس کے ہاتھ بھیج دیا۔ ان شاء اللہ شام کو پہنچ جاوے گا۔

دیگر امتحان کا سلسلہ جاری ہے۔ جلالین و ہدایہ ہوچکی ہیں۔ اللہ کے فضل وکرم سے نہایت عمدہ پرچے لکھے ہیں۔ خاص طور پر جلالین کی سہ ماہی کی کوتاہی غالباً میرے خیال میں اس پرچہ میں پوری ہوگئی۔

اب مشکوٰۃ ونخبۃ الفکر باقی ہیں۔ دعا فرماویں۔ کل چونکہ خالی دن ہے، کوئی امتحان نہیں، اس لئے آج دوپہر کی نیند قربان کر کے یہ سب خطوط حضرت کا، آپ کا، والدہ کا سب لکھ ڈالے۔ اور والدہ کا موصول شدہ خط اس لفافہ میں ارسال کررہا ہوں۔ نیز آپ کی

جاتے وقت تعویذات کی تمنا رہ گئی تھی، وہ بھیج رہا ہوں۔ رسید سے مطلع فرمائیں۔

حضرت باوجود کمر کے شدید درد کے نظام الدین تشریف لے گئے۔ مگر راستہ میں درد نہ ہوا، البتہ سر میں تکلیف خوب رہی۔ حسب عادت سے آرام کر کے شام ۴ بجے سب سے ملے۔ میں تو سہ ماہی پر بھی اپنے امتحان کی وجہ سے ساتھ جانے سے محروم رہا۔ اللہ بہتر فرماوے۔

میری صحت بفضلہٖ تعالیٰ بہت ہی ٹھیک ہے۔ رات کو شدید بیداریوں کے باوجود طبیعت پر کوئی خاص اثر معلوم نہیں ہوتا۔ البتہ دودھ صبح شام جاری رکھا ہے تا کہ اس محنت سے طبیعت پر کوئی اثر نہ پڑے۔ نیز شبیر نے مجھے ایک گھڑی ہدیہ کرنے کا خط لکھا تھا۔ میں نے قبول یا انکار کے بجائے حضرت سے مشورہ مناسب سمجھا کیوں کہ مجھ سے زیادہ فکر حضرت کو ہے کہ گھڑی اس کو مل جاوے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اس سے اس کی قیمت مقرر کر کے قبول کر لے۔ تو میں نے قیمت کو لکھا تو اس نے آج کے ہی خط میں قیمت سے انکار کیا اور بہت شدت سے لکھا کہ کسی طرح بھی تجھے لینا ہوگا۔ لہٰذا اب حضرت کے آنے کے بعد حضرت سے مشورہ کر کے اس کو جواب دے دوں گا۔

یہاں پر سب کو آپ کی صحت کی بڑی فکر ہے۔ ہر وقت سب دریافت کرتے رہتے ہیں۔ اور کیا لکھوں۔ اتوار کو یہاں آٹھ بجنے میں دس منٹ باقی تھی کہ زلزلہ گزشتہ مرتبہ کی طرح انجرار کے ساتھ محسوس ہوا تھا۔ بعد میں سنا کہ ترکی میں شہر کے شہر کھنڈرات بن گئے اور سڑکوں اور روڈوں کا کوئی نام ونشان باقی نہ رہا۔ کئی شہر اور آبادیاں دھنس گئیں۔ چونکہ سارا ایک دم زمین میں دھنس گیا اس لئے اندر سے آدمیوں کی چیخوں کی آوازیں آرہی ہیں۔ واقعی دنیا میں سب سے بہادر وقوی مسلم قوم وہی ہے اور اسلامی جذبہ بھی جوان میں ہے وہ شاید آپ کو معلوم ہی ہوگا۔ لہٰذا مسلمانوں کے لئے بہت بہت دعا فرماویں۔ خصوصاً اللہ جل شانہ مریض کی دعا کو تو بہت جلد قبول فرماتے ہیں۔ ناچیز کے لئے بھی اصلاح کی دعا فرماتے رہیں۔ شاید مولانا کفایت اللہ صاحب بمبئی سے واپسی میں نرولی پہنچیں گے۔ یہاں بارش

بہت زیادہ ہے۔ بہت زور کی ہے۔ دعا فرمادیں اللہ بہتری فرماوے۔ اور بارش کے بند ہوتے ہی شدید گرمی شروع ہو جاتی ہے۔ تمام خالاؤں سے نیز ورٹھی والد صاحب وغیرہ کی خدمت میں بعد سلام دعا کی درخواست ہے۔

اور کیا لکھوں۔ حضرت ان شاء اللہ جمعہ کو یہاں پہنچ جاویں گے۔ خدا کرے جلد پہنچ جائیں۔ کوئی کام ہو تو تحریر فرماویں۔ دعا فرماتے رہیں۔ خاص طور پر امتحان کے لئے سب سے دعا کی بہت درخواست ہے۔ کچھ دن ہوئے میری آنکھوں میں درد شروع ہوا تھا، مگر حضرت کے دم اور مولانا حشمت صاحب کے شہد سے ٹھیک ہو گئیں۔

گجراتی میں کچھ لکھنے کے لئے جگہ چھوڑی تھی چھوٹی خالہ یا غلام احمد صاحب کے نام، مگر وقت نہیں۔ اذان کا وقت ہو گیا۔ کچھ دیر قیلولہ کرلوں۔ غلام احمد صاحب کا خط ملا تھا۔ ان سے سلام و دعا کی درخواست۔ جی خالہ، بڑی بائی، ماسی دیگر خالاؤں وغیرہ کی خدمت میں بعد سلام دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

یوسف متالا نرولی

مؤرخہ ۴/ رجمادی الاول، دوشنبہ ۸۶ھ

....

۷۸۶

ذوالمجد والمنن بھائی جان مولانا عبدالرحیم صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، آج کئی روز کے بعد گرامی نامہ ملا۔ نیز آج ہی والدہ کا ایک اور خط بھی موصول ہوا، جو ساتھ ارسال ہے۔ یہاں کا موسم اللہ کے فضل وکرم سے نہایت خوشگوار ہے۔ البتہ گرمی کی ابتداء ہے۔ لیکن اب تک بہت معمولی گرمی ہے۔ اس لئے کہ دو تین روز

ہوئے عصر کے بعد زور کی بارش مع اولوں کے ہوئی، جس سے کچھ ٹھنڈک ہوگئی تھی۔ بہر حال فضا اچھی ہے۔ اب تک تو دہلی جانے کے بارے میں کچھ تر دد تھا، لیکن اب نہ جانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ آگے مقدر۔ آپ کے نہ آنے میں تو خیر معذوری ہے، لیکن صاحبین اور عبدالعزیز کے بارے میں خیال تھا کہ وہاں ایک ہفتہ قبل پہنچ جاویں گے۔ لیکن مولوی غلام محمد صاحب کو تو معذوری ہے، لیکن معلوم نہیں مولوی اسماعیل صاحب افریقہ سے خسر کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں یا آگئے ہیں تو پھر شادی کا انتظام کر رہے ہیں۔

مولانا منور حسین صاحب نے آپ کی شادی کی تفصیل لکھنے کو مجھ سے فرمایا تھا، مگر اب تک تو لکھ نہ سکا۔ ان شاء اللہ آئندہ زبانی سنادوں گا۔

سہ ماہی کے لئے دعا کرتے اور کرواتے رہیں۔ اور کیا لکھوں؟ آپ کا کرتہ تیار ہے۔ آپ کی آمد کی وجہ سے روک رکھا تھا۔ اب ان شاء اللہ روانہ کر دوں گا۔ خالاؤں اور دیگر متعلقین خصوصاً چھوٹی خالہ اور بھابھی صاحبہ سے بعد سلام مسنون درخواست دعا۔ آپ تو بالکل فراموش نہ فرماویں۔

فقط والسلام

گنہگار بھائی یوسف

۱۶؍محرم، چہار شنبہ ۸۷ھ

....

چہار شنبہ، ۳؍رمضان ۸۷ھ

۷۸۶

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بہ دل مطلوب ہے۔ کل حضرت اقدس تمہیں ایک رجسٹری لفافہ بھیج چکے ہیں، امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔

مجھے تو اس وقت یہ عرض کرنا ہے کہ حضرت والا نے قرض کے متعلق جو لکھا ہے وہ صرف مساجی کی دلداری کے لئے لکھوا دیا ہے کہ انہوں نے بہت زور سے اس بات کو تمہارے سفر کے طے ہونے کے بعد لکھا تھا،اس کا جواب تو آپ اتنا لکھوا دیں کہ حضرت والا سارا قرض ان شاء اللہ ۶، ۸ ماہ کی تنخواہ میں ادا ہو جائے گا اور حج کے بعد واپسی پر ان شاء اللہ اس کی اولین فکر کروں گا، میں نے بھی یہی کہا ہے۔ ۱۵۰ پونڈ کا میں نے کوئی ذکر نہیں کیا ہے،اس لئے شاید بہتر یہی ہے کہ آپ بھی نہ کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ مولانا کفایت اللہ صاحب والی ٹارچ غلطی سے گھر پر ہی رہ گئی ہے، کسی کے ساتھ بھیج دیں۔ نیز آپ جو کرتہ حضرت کے لئے لائے تھے وہ بھی کسی آنے والے کے ہمراہ ضرور ارسال کر دیں۔ آپ نے جو عطر احقر کے لئے گجرہ وساون دیا تھا اس میں سے ساون میں یہاں لایا تھا، وہ آپ کی طرف سے مولوی نورالدین صاحب کو دے دیا ہے،اس لئے کہ ان بیچاروں کے ہم لوگوں پر بڑے احسانات ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ کچھ ڈیڑھ گز کپڑا عبدالرحمٰن بھائی کے بچوں کے لئے (کرتے والے کپڑے میں سے) دے دیا جاوے تو شاید بہت بہتر ہو۔ وہ بیچارے بہت ہی محبت کرتے ہیں۔ ان کے تین بچے چھوٹے ہیں ان شاء اللہ کافی ہو جائے گا۔ چھوٹی خالہ سے مشورہ کر لیں۔ آپ کی طرف سے ایک شیشی عطر جو بمبئی کا میرے پاس تھا مولوی اسماعیل بدات کو دے دیا، اب مولوی عزیر صاحب رہ گئے ہیں انہیں بھی کوئی چیز ضرور دینا چاہئے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ میرا گرم اندر کا پائجامہ ان کو دے دوں کہ مجھے شاید زیادہ ضرورت نہ ہوگی اور ان کے کام آ جائے گا، اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مولانا یونس صاحب اپنے گھر گئے ہوئے ہیں، اخیری عشرہ میں یا بعد رمضان شاید واپسی ہوگی۔ ڈاکٹر اسماعیل صاحب باوجود انتھک کوششوں کے بھی امسال یہاں نہیں پہنچ سکے۔ ملک عبدالحق صاحب بھی باوجود بہت زیادہ کوشش وتمنا کے نہ آ سکے۔

یہاں سب ہی احباب آپ کی خیریت پوچھتے ہیں، سب ہی نے سلام لکھنے کو کہا

ہے، سب ہی حضرات آپ کے لئے بہت دعائیں کرر ہے ہیں۔ اپنی خیریت سے جلد از جلد مطلع کرتے رہیں، آپ کی فکر ہر وقت رہتی ہے۔ گو میں جسم کے اعتبار سے سہارنپور میں ہوں لیکن قلباً آپ کے پاس ہوں، اللہ ہی معاف فرماوے۔ اگر ماہ مبارک نہ ہوتا تو میں آپ کے پاس ہی رہتا۔ اللہ تعالیٰ ہی جلد از جلد آپ کو صحت وقوت نصیب فرما کر آپ کو آرام نصیب فرماوے اور ہم کو مسرور و مطمئن فرماوے۔

ناریل ختم ہو جاویں تو اور منگوالیں اور کچھ پھل موسمبی اور چیکو بھی منگوالیں، وہ بھی ان شاء اللہ بہت مفید ہوں گے۔ سنترہ نہ منگوائیں، ترش اور چاول سے قطعی پرہیز کریں، نہانے کا ارادہ اس وقت ہرگز نہ کریں۔ اور کیا عرض کروں؟ آپ کی فکر سے دل بے چین رہتا ہے۔ میں کسی اچھے حکیم سے آپ کی موجودہ حالت بتلا کر نسخہ تجویز کرا کر ان شاء اللہ بھیجوں گا، اس وقت استعمال کریں۔ اگر فرماویں تو خمیرہ مروارید بنوا کر بھیج دوں، قلب اور دماغ کے لئے اکسیر ہے۔ خط کا جواب جلد لکھوادیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۳؍رمضان ۸۷ھ

....

عزیزم محترم عافاکم اللہ وسلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بہ دل مطلوب ہے۔ آج آپ کا گرامی نامہ مفصل پہنچا۔ اللہ پاک آپ کو شفاء کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ شاید کوئی دعا میری ایسی نہ ہوگی جس میں رب اغفرلی ولأخی وأدخلنا فی رحمتک وأنت أرحم الراحمین. ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرة اعین واجعلنا للمتقین اماما. نہ آتا ہو۔ آپ کے لئے دعا اپنے سے مقدم کرتا ہوں۔

آپ شوق سے ورتھی رہیں اور جب کہ والد صاحب کی طبیعت بھی ناساز

ہے،لیکن اس کا خیال رہے کہ جب والد صاحب کی طبیعت ناساز ہے تو بندہ کے خیال میں ایک عشرہ تو ان کی خدمت کریں اور اخیری عشرہ میں اعتکاف کرلیں۔ اس میں بھی ہر دن اعتکاف کی نیت کریں،ایک ساتھ عشرہ کی نیت نہ کریں۔

حافظ قاسم صاحب کی حالت پڑھ کر آنکھوں میں آنسو آ گئے۔آپ کی خیریت کا ہر وقت فکر لگا رہے گا، براہ کرم جلد مطلع کرتے رہیں۔والدہ کا خط آپ کے نام آیا تھا،وہ ارسال ہے۔ ماہ مبارک ضائع نہ ہو،اس کا خیال رکھیں۔

بندہ نے اپنے صندوق میں دوا کا لکھا تھا،معلوم نہیں وہ مل گئی یا نہیں؟ بندہ کا اعتکاف پورا ہوگا،اس کے بعد آپ کی دوا کی تلاش کرے گا،اور مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے،وہ دوا میں نے خود آپ کے صندوق میں رکھا تھا،تاہم دیکھ لوں گا۔اور بہتر یہ ہے کہ آپ وو را.جی پر ایک خط لکھ کر ان سے اور منگوا لیں،وہ تو بہت اچھے آدمی ہیں،اور بھیج دیں گے۔ان کے پاس کافی ہے اور وہ لوگوں کو دیتے رہتے ہیں۔

حضرت والد صاحب سے مؤدبانہ سلام مسنون کے بعد دعا کی گزارش کریں۔ بھائی صاحب سے سلام مسنون۔ ہر دو بھابھیوں سے سلام مسنون کے بعد احقر کی اہلیہ کو خاص طور سے رمضان کو وصول کرنے کی اور بات نہ کرنے کی تاکید از بندہ کر دیں۔قلت وقت کی وجہ سے ختم کرتا ہوں۔آپ کی دعاؤں کا بے حد محتاج و سائل ہوں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ

بندہ عبدالرحیم

آج کے خط سے حضرت پر بہت اثر ہوا۔اس کو بعد جواب لکھوانے کے اپنے پاس رکھ لیا۔ وہ شعر بھی کبھی لکھ دینا جو میں کارڈ میں لکھ چکا ہوں۔

دوشنبہ، ۸/ رمضان المبارک ۸۷ھ

آپ ورنتھی ہوں گے اس لئے کارڈ وہیں ارسال ہے۔

۷۸۶

عزیز محترم عافاکم اللہ وسلمہ،

بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بہ دل مطلوب ہے۔ آپ کے خطوط پہونچتے رہے، اور ان کو جوابات بھی احقر اور حضرت والا کی طرف سے بھی جاتے رہے۔ امید ہے کہ سب پہونچ گئے ہوں گے۔

آپ کے خط سے اختلاج کی کیفیت سے بہت قلق ہوا۔ لیکن یہ سب کمزوری کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ ان شاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔ بندہ نے ایک لفافہ تمہارے نام نرولی کے پتہ سے لکھا تھا جو بدھ کے دن مل جانا چاہئے تھا۔ امید ہے کہ بدھ کے دن نہ سہی، تو جمعرات کو تو ضرور مل گیا ہوگا۔ اور وہ تمہاری تشفی کے لئے ان شاء اللہ اکسیر اعظم بنا ہوگا۔

تمہاری بھابھی کا کئی دن سے کوئی خط نہیں۔ میری طرف سے تو نہ پوچھنا، لیکن اپنے طور پر پوچھ لینا کہ کیوں نہ لکھا؟ اس کے نام ایک منی آرڈر بھی ارسال کیا ہے۔ اس کی رسید بھی اس سے لکھوا لینا۔ رمضان المبارک کے بقیہ ایام کی حفاظت کی اس کو تاکید کر دینا۔ آپ کے لفافہ کی رسید کا انتظار ہے۔ آج چھوٹی خالہ کے نام کارڈ لکھ رہا ہوں۔ [ناقص]

حضرت شیخ نے یہ سب صرف اس لئے کیا ہے کہ رمضان میں ان تک پہونچ جاویں۔ اس لئے آپ حتی الوسع بھائی محمد علی کو بھیج کر ان تک پہنچا دیں۔ بھائی سے کہہ دیں کہ آپ کو تکلیف تو ہوگی، لیکن ان شاء اللہ حضرت اقدس کے کام کی وجہ سے بڑا اجر ملے گا۔

بندہ ۴،۵ شوال تک گھر پہنچ جائے گا۔ تمہاری بھابھی سے بھی کہہ دیں۔ حافظ قاسم کا خط بھی ان کے پاس بھیج دیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سب کو سلام و دعوات۔

فقط

عبد الرحیم

۲۰ رمضان المبارک ۸۷ھ

عزیزم سلمہ،

بعد سلام مسنون خیریت جانبین بہ دل مطلوب ہے۔ حضرت اقدس کا ۱۰ اپ کا لفافہ ورٹھی کے پتہ پر مل گیا ہوگا۔ بندہ کے خیال میں آپ کھجوریں کسی بھی طرح رمضان المبارک میں حافظ قاسم صاحب کے پاس بھیج دیں کہ انہی کی وجہ سے یہ پارسل کیا ہے، اور حضرت کو اس کی اطلاع بھی کر دیں۔ بندہ ان شاء اللہ ۴ر یا ۵ر شوال کو روانہ ہو جائے گا۔ دعا فرماتے رہیں۔ تاہم آپ کا کارڈ حضرت کو مل گیا، شاید کل جواب لکھوائیں گے۔

دعاؤں کا بہت محتاج ہوں۔ آپ کے لئے ہر وقت دعا کرتا رہتا ہوں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم گجراتی

۲۳ر رمضان المبارک ۸۷ھ

....

۲۹ر۳ر ۱۹۶۸ء

۷۸۶

ذوالمجد والمنن محترم المقام بھائی جان مولانا عبدالرحیم صاحب دامت فیوضکم،

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ خداوند قدوس کے فضل وکرم اور آپ کی توجہ و دعاؤں کی بدولت نہایت راحت و آرام کے ساتھ مع الخیر کل رات یہاں پہنچ گیا اور عشاء کی نماز میں جماعت میں شریک ہو گیا۔

اگر چہ سوار ہوتے وقت سورت میں تو بہت ہی فکر تھا کہ کیا ہوگا اور بہت زیادہ ہجوم بھی تھا اور سارا سامان بھی کھڑکی میں سے اندر ڈال دینا پڑا، لیکن گاڑی چلنے کے بعد پھر بہت اطمینان کی جگہ مل گئی اور ساری نمازیں اگر چہ فرداً فرداً مگر وقت پر سہولت سے ادا کرتے رہے۔ حسب ارشاد مولوی طلحہ صاحب وغیرہ کے لئے نمکین تو میں لے آیا مگر اتوار کی وجہ سے

بازار بند تھا، اس لئے عطر اور قلم نہ لے سکا۔ حافظ صاحب نے ۵۰۰ روپے دئے تھے وہ راندیر داؤ دورسٹھی کے پاس رکھوادئے ہیں۔ جب دل چاہے وہاں سے لے لیں۔ حضرت کی طبیعت ناساز ہے۔ دعا فرماویں۔ اور کیا عرض کروں۔ جو یہاں دیکھتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ بہت دبلا ہو کر آیا۔

فقط والسلام

احقر یوسف

بروز منگل

دعاؤں میں ضرور یاد فرماتے ہی رہیں۔ چھوٹی خالہ بھابھی صاحبہ سب سے سلام۔

....

۷۸۶

ذوالمجد والمنن محترم المقام بھائی جان مد فیوضکم و برکاتکم،

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ آج ہی لفافہ ملا۔ اس سے قبل آپ کے پرچوں کی رسید میں لکھ چکا ہوں۔ امید ہے کہ پہنچ گئی ہوں گی۔ مفتی صاحب والا پرچہ ان کو بھیج دیا ہے۔ گزشتہ جمعہ کو تو انہوں نے خود مجھ سے دریافت کیا تھا کہ تجھ پر کوئی خط آیا کہ نہیں۔ میں نے نفی میں جواب دیا، تو فرمایا کہ مجھ پر بھی اب تک اس سلسلہ میں کوئی خط نہیں آیا۔

بہر حال آج شام کو معلوم ہو جاوے گا، بلکہ ان شاء اللہ خود مفتی صاحب رقم ہی لے آویں گے۔ اور خدا کو منظور ہے تو حسب ارشاد تقسیم کر کے بقیہ کل جمعہ ہی کو ان شاء اللہ روانہ کردوں گا۔ احقر کی طبیعت ویسی ہے۔ حسب دستور شکایت جاری ہے، جس سے کافی کسل رہتا ہے۔ دعا فرماتے ہی رہیں۔

حضرت اقدس کی طبیعت بھی ویسی ہی چل رہی ہے۔ اکثر دسترخوان پر بھی نہیں آتے۔ ویسے جسم کی وہی حالت ہے۔

گزشتہ کارڈ میں بھی لکھ چکا ہوں کہ حضرت آئندہ کو حج کے لئے ضرور تشریف لے جاویں گے۔اس کو سرسری نہ سمجھیں اور توہمات اور افواہ پر عمل نہ کریں، بالکل یقینی خبر ہے۔ والدہ محترمہ کا کوئی خط آیا ہو تو مطلع فرماویں۔گزشتہ رات میاں جی موسیٰ میواتی کو حضرت نے خلافت دی جو کہ مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خدام میں سے تھے۔ بالکل بوڑھے سے ہیں۔

چھوٹی خالہ اور بھائی صاحب سے سلام اور درخواست دعا۔

فقط والسلام

یوسف

۱۳/اپریل ۱۹۶۸ء

....

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

تین چار ہفتے بعد آج ایک خط پورا کر سکا، **فللّٰه الحمد و المنة.**

ذوالمجد والکرم مکرم بھائی جان مدفیوضکم و برکاتکم ،

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ احقر مع الخیر ہے۔ امید ہے کہ مزاج عالی بھی بخیر وعافیت ہوں گے۔آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا تھا لیکن حضرت کیا عرض کروں؟ اول تو میں کئی دن مسلسل اس کے سلسلہ میں پریشان رہا کہ میں وہاں سب چھوڑ کر یہاں کیوں اور کیسے آ گیا۔اس کے بعد جب یہاں تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا تو یک گونہ اطمینان نصیب ہوا لیکن پھر گناہوں کی شامت سے ایک اور پریشانی یہاں گھر بسانے کی لاحق ہوئی۔اس کے بارے میں بارہا تجویزیں بنائیں اور ساری دماغی تخیل ثابت ہوئیں، کیوں کہ مسجد کا مکان خطرے کی جگہ پر واقع ہے کہ وہاں غنڈے وغیرہ کبھی کبھی ہوتے ہیں، لیکن پھر بھی اب تو اسی مکان میں رہنا طے کر دیا ہے اور ان شاء اللہ کل میں بی بی کو لے آؤں گا۔دعا فرماویں اللہ جل شانہ خیر وعافیت کے ساتھ دارین میں رکھے۔اس سے قبل والدہ کا خط اور مولینا بدر عالم صاحب کا وصیت نامہ بھیج چکا ہوں۔امید ہے کہ ہر دو پہنچ چکے ہوں گے۔

یہاں تک پرسوں لکھا تھا اور آج بی بی کو لے آیا ہوں۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ دارین میں امن وسکون نصیب فرماوے۔ آمین۔

کئی دنوں سے گجرات بلکہ تقریباً ہندوستان میں مختلف جگہوں کی سیلاب کی خبریں سن رہے ہیں، خدا تعالیٰ ہی خیر فرماوے۔ امید ہے کہ میری کتابیں روانہ ہوچکی ہوں گی لیکن ایک عرض یہ ہے کہ مولانا عاقل صاحب سے میری مشکوۃ کی کاپی نمبر ا مسودہ مجلد اور اس کے مبیضہ کی چند کاپیاں غیر مجلد لے کر اگر جلد روانہ فرمادیں تو مجھ پر بہت ہی بڑا کرم ہوگا۔ اور چاہے جتنے ہی پیسے خرچ ہوں ان کو ہوائی ڈاک سے روانہ فرمادیں کہ اس میں رات دن کی مشغولی ہوجاوے تو کچھ غم غلط ہو۔

واقعی اس وقت دنیا بھر میں مجھ سے زیادہ اس وقت قابل رحم کوئی انسان نہیں ہے کہ یہاں آنے کے بعد سے افسردہ دل تو ہوں ہی، مزید برآں سنسان جگہ میں رہنے اور گھر چلانے کا بوجھ پڑ گیا، حالانکہ میرے موجودہ غم کا علاج یہ تھا کہ کہیں ایسی جگہ خلوت مل جاتی اور وقت پر روٹی مل جاتی۔ خیر۔ اللہ تعالیٰ اپنے رحم وکرم سے میرے حال پر رحم فرماوے۔ اب میں ان شاء اللہ قرضہ کی رقم بھیجنا شروع کروں گا۔ اسی سلسلہ میں حاجی یعقوب صاحب پر خط لکھا تھا مگر وہ میرے اس خانگی معاملہ کو بیوپار سمجھے۔ خیر۔

بھائی محمد کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ وہ پھر جماعت میں گیا۔ موسا جی بہت غصہ ہورہے ہیں، اول تو وہ تقریباً سات ماہ سے جماعت میں ہے اور اب یہ زائد وقت اس نے بلا اجازت لکھوادیا، اس لئے موسا جی مرکز پر جلد خط لکھنے والے ہیں کہ وہ جہاں بھی ہو اطلاع دے کر فوراً بھیج دو۔ اس لئے اسے جہاں بھی ہو اس کی اطلاع فرمادیں۔

آج ۲۹ جمادی الاولیٰ کو آگے لکھ رہا ہوں کہ ایک صاحب نے خود تنہا ایک بہت عمدہ مکان ساڑھے چھ سو پاؤنڈ (۶۵۰) کا خرید دیا کہ جتنا کرایہ تو چاہے اتنا دیجیو۔ اور تو چاہے تو اتنی ہی قیمت پر میں تجھ کو فروخت کردوں کہ جس طرح سہولت سے قیمت ادا کرسکے ادا کردیجیو۔ لیکن جیسا کہ میں نے حضرت کے خط میں بھی لکھا ہے، مجھے یہاں رہنا نہیں

ہے،اس لئے میں نے ان کو کرایہ ہی ادا کرنا طے کر دیا۔اس مکان کی نہ صرف ہند کے اعتبار سے بلکہ یہاں کے اعتبار سے بھی بہت اچھی حیثیت ہے۔لائٹ،گیس، پانی وغیرہ کا بڑا اچھا مکمل انتظام ہے۔رات دن میں جب چاہو گرم پانی بالکل تیار ملے گا۔ نیز غالیچے بچھے ہوئے ہیں اور غسل خانہ بھی گھر کے اندر ہی ہے۔غرض سردی اور برف باری میں بھی بہت ہی اطمینان رہے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ نیز اس مکان ہی جیسا بلکہ مسجد سے زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے اس سے بھی اچھا۔اسی کی قیمت کے برابر کا ایک اور صاحب کا مکان ہے،انہوں نے کہا ہے کہ میں تجھے صرف تین (۳۰۰) سو پاؤنڈ میں یہ مکان دے دوں گا۔غرض اللہ تعالیٰ نے یہاں پر عیش وعشرت کے دروازے کھول دئے ہیں۔خدا کرے اور دعا بھی فرمادیں کہ یہ نعمت ہو،استدراج نہ ہو۔

ایک دریافت طلب امر یہ کہ قرض خواہوں میں سے کن کا پہلے ادا کرنا ہے، یہاں سے اب مجھے بالکل اطمینان ہے،اب پہلی فکر اسی قرض کی ہے،اللہ تعالیٰ جلد سبکدوش فرماوے۔

بھائی محمد علی کے خط سے چچا جان (ابراہیم متالا) کے حادثۂ انتقال کی خبر سے فکر وقلق ہوا۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرما کر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔واقعی اللہ تعالیٰ نے اتنا عیش وآرام عطا فرمایا ہے کہ اس کو ضبط تحریر میں لانا مشکل ہے۔جیسا کہ قیامت میں اس کا حساب بھی مشکل ہے۔ والدہ محترمہ کا کوئی خط نہیں۔آپ لوگوں کے لئے خصوصاً حضرت اقدس کے لئے اور بھابھی صاحبہ،تو بہت ہی دل چاہتا ہے لیکن کوئی آنے والا ہوتا ہے تو بھی اس سے پوچھنے کو جی نہیں چاہتا کہ انکار کردے گا۔اللہ تعالیٰ اسباب مہیا فرماوے۔دعاؤں اور توجہات میں ضرور یاد فرماتے رہیں۔

فقط والسلام

بھائی یوسف

شنبہ،۲۹ جمادی الاولیٰ ۸۸ھ

۷۸۶

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بہ دل مطلوب ہے۔ احقر الحمدللہ ایک بجے دوشنبہ کو بخیر و عافیت مسجد دار جدید پہنچ گیا۔ دونوں رفیق محترم بھی بعافیت پہنچ گئے ہیں، اطلاعاً عرض ہے۔

حضرت اقدس صاحب دام مجدہم سے بھی اس وقت مصافحہ ہو گیا، بہت دیر تک حضرت نے قریب بٹھا کر آپ کی خیریت واحوال دریافت کرتے رہے، حضرت اقدس کی خصوصی توجہ آج کل آپ ہی کی طرف متوجہ ہے، یہ بیماری اور یہ چوٹ ان شاء اللہ آپ کے لئے بڑی ترقیات کا ذریعہ ہوگی۔

یہ دلداری میں نہیں کہہ رہا ہوں، واقعی بلا تصنع عرض کرتا ہوں کہ اپنے **چار سالہ قیام** میں حضرت اقدس کو اتنا زیادہ کسی چیز میں متفکر نہیں پایا جتنا کہ آپ کے سلسلہ میں پایا۔

اس وقت عجلت میں یہ چند سطریں صرف اپنی بخیر رسی کی اطلاع کے لئے لکھ رہا ہوں، اپنی طبیعت کے احوال سے جلد واقف فرماتے رہیں، شدید انتظار ہے اور رہے گا، اور کیا عرض کروں؟

آپ کا وہ گرم پائجامہ جو عرض میں سب سے بڑا تھا، اسی کو کسی درزی کے پاس تھوڑا کم کرا کر کسی آنے والے کے ساتھ بھجوادیجئے، مجھے یہ برابر موافق نہیں، وہی ان شاء اللہ بہتر رہے گا۔

چھوٹی خالہ اور اپنی بھابھی سے سلام مسنون عرض کر دیجئے۔ آپ سے اور ان دونوں سے دعاؤں کی گزارش ہے۔ احقر تو ہر وقت تقریباً تمہارے لئے دعا گو ہی رہتا ہے، مالک ہی تمہیں صحت وقوت عطا فرماوے اور اپنے دین کا سچا خادم بناوے۔ یہاں سے بہت سے احباب نے سلام لکھنے کو فرمایا ہے۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم

دوشنبہ، ۱۱ر رمضان المبارک ۸۸ھ

عزیزی وقرۃ عینی مولوی حافظ قاری یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون ، خیریت جانبین بہ دل مطلوب ہے۔ احقر نے دوشنبہ کو ایک کارڈ بخیر رسی کا تمہیں لکھا تھا۔ آتے وقت بھی تقاضا کر دیا تھا کہ اپنی خیریت سے جلد از جلد اطلاع دیتے رہیں، لیکن آج پنجشنبہ تک تمہاری کوئی خیریت معلوم نہ ہوئی جس سے بہت ہی فکر وتشویش ہے۔ ہر دوسرے تیسرے روز ایک کارڈ اپنی خیریت کا بھائی اسماعیل سے لکھوا دیا کریں، بہت کرم ہوگا۔ آپ کو دو تین مرتبہ خواب میں دیکھ چکا ہوں۔ اللہ جل شانہ سہولت اور عافیت سے ملاقات نصیب فرماوے۔

احقر کو جو آپ کی طرف سے فکر رہتا ہے، اس کا شاید آپ کو اندازہ نہیں ہے۔ ہاتھ کی پوری کیفیت سے مطلع فرماویں، انگلیوں کا ورم باقی ہے یا ختم ہوگیا؟ اگر چہ اس کا ہڈی کے ساتھ کوئی جوڑ نہیں ہے اس لئے کہ وہ تو ضرب لگنے سے ہے۔ خیر جلد اطلاع کریں، حضرت بھی بار بار یاد فرماتے رہتے ہیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ

بندہ عبدالرحیم السورتی

۱۴؍رمضان ۸۸ھ

....

از سہارنپور

۱۸؍رمضان دوشنبہ

۷۸۶

عزیز قرۃ عینی مولوی یوسف سلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بہ دل مطلوب ہے۔ آج آپ کا محبت نامہ احقر کو

اور حضرت اقدس کو بھی ملا۔حضرت تو شاید کل جواب لکھوائیں گے اس لئے کہ ڈاک بہت دیر سے آئی، اس لئے صرف سن لیا۔میں بھی مجلس ذکر میں یہ کارڈ لکھ رہا ہوں۔آج عزیز محمد کا خط بھی آیا، وہ الحمدللہ مؤرخہ یکم دسمبر کو بعافیت لندن پہنچ گیا۔فضا کے مکدر ہونے کی وجہ سے دو روز کی تاخیر ہوئی۔

آپ کی صحت سے بہت ہی مسرت ہے۔مالک الملک جلد از جلد صحت کاملہ،قوت تامہ عطا فرماوے۔آپ کو تقریباً روزانہ ہی خواب میں دیکھ لیتا ہوں۔اللہ جل شانہ صحت و قوت جلد عطا فرما کر ملاقات نصیب فرماوے۔آپ کے آج کے خط کا جواب دیکھئے حضرت کل کو کیا لکھواتے ہیں۔امید تو یہی ہے کہ ان شاء اللہ اجازت سفر حجاز عطا فرمادیں گے۔میرا خیال تو یہ ہے کہ نسخہ وغیرہ ابھی موقوف ہی رکھیں، عمدہ غذا دودھ گھی گوشت اچھی خاصی مقدار میں کھاویں۔بعد صحت ان شاء اللہ اس کا علاج بھی کروالیں گے۔خمیرہ ان شاء اللہ میں کسی آنے والے کے ہمراہ ارسال کروں گا۔

یہاں کلکتہ کے ایک ڈاکٹر عبد المنان صاحب مقیم ہیں،ان سے میں نے آپ کا خط دکھلا کر مشورہ کیا،انہوں نے کہا کہ دست ناریل کے پانی سے ہوجاتے ہیں،اس لئے جب یہ شکایت ہو اس روز ناریل نہ پیویں،اگلے روز پی لیں۔گوشت خوب کھاویں۔نیز ایک دوا ہومیو پیتھک بہت عمدہ ٹانک الفاالف انہوں نے تجویز کی۔صبح ناشتہ کے بعد اور ہر دو کھانے کے بعد چائے کا یعنی چھوٹا چمچہ پی لیا کریں،ان شاء اللہ بہت مفید ہوگا۔وہ دوا احقر نے گزشتہ سال اپنے لئے خریدی تھی، وہ گھر پر ہی پنجرے پر رکھی ہوئی ہے،اس کا استعمال اللہ کا نام لے کر شروع کردیں۔انہوں نے بتایا کہ یہ دوا مقوی بھی ہے، ہاضم بھی ہے، مقوئ اعصاب بھی ہے،نوم آور بھی ہے۔اللہ جل شانہ یہ سب چیزیں اس میں پیدا فرمادیں۔استعمال کے بعد دو تین روز کے بعد اس کی کیفیت سے بھی مطلع کریں۔ٹارچ مل گئی،مولانا کفایت اللہ صاحب کو دے دی ہے، پائجامہ عزیر کو آپ کی طرف سے دے دیا

ہے۔خط جلد لکھواتے رہیں۔ابراہیم سے کہیں کہ وہ نرولی ہی رہے۔چھوٹی خالہ سے پوچھیں کہ کتنے روپے کی ضرورت ہے اور پوچھ کر مجھے لکھیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ

بندہ عبدالرحیم

....

۷۸۶

ذوالمجد والکرم مکرم بھائی جان مد فیوضکم وبرکاتکم،

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ احقر مع الخیر رہ کر آپ کی خیر و عافیت کا طالب ہے۔آج ہی ایک گرامی نامہ موصول ہو کر واقف احوال ہوا۔میں نے اخیری خط میں یہ لفظ لکھا تھا کہ ان دنوں میں آپ کے متعدد خطوط آئے۔میں نے تو خط میں اپنی ساری معذرت پیش کی تھی، اگر آپ نے اس کو بغور پڑھا ہو اور یاد ہو۔نیز آپ کی اپنی دوا کے بارے میں آپ نے جو خواب دیکھا وہ تقریباً حقیقت کے بالکل قریب ہے۔یہاں آنے کے بعد مجھے فرصت ہی نہیں ملی، لیکن پھر بھی ایک دفعہ کیمسٹ میں تحقیق کی، تو اس نے دوا کی موجودگی کا انکار کیا۔لیکن یہاں کی سب سے بڑی ایک اور دوا کی دوکان ہے، وہاں بھی تحقیق کرنی تھی۔لیکن عدیم الفرصتی کی وجہ سے امروز وفردا ہوتا رہا۔

وہ شبیر والی گھڑی بابو کے نام سے نہیں، بلکہ اسماعیل موٹا ہی کو دینی ہے۔اور یہ عرض کر دیں کہ جو ٹرین میں گر گئی تھی یہ اس کے بدلہ میں ہے۔آپ کو وہی چاہئے تو اس کا نام لکھ دیں، میں منگوا دوں گا۔ورنہ ویسے یہ گھڑی اس سے قیمتی ہے کیوں کہ یہ اوٹو میٹک ہے۔پھر وہ کیا جواب دیتے ہیں، اس سے مطلع فرماویں۔

اگر آپ کو یاد ہو تو میں نے عرض کیا تھا کہ میرے مولوی ابراہیم صاحب کے پاس ۸۰

پونڈ ہیں، اور وہاں میرے ذمہ ۱۰۰ پونڈ قرض ہیں، تو وہ دونوں برابر ہو جائیں گے۔ لیکن مولوی ابراہیم کو اور بھی قرضہ دینا ہے، وہ مقدم ہے، کیوں کہ ان کو قرض دیتے وقت میں نے یہ کہا تھا کہ آپ کو جب سہولت ہو دے دیں۔ اتفاقاً، اب وہ ۱۰۰ پونڈ یہاں پہنچ کر فوراً ادا کرنے پڑے کیوں کہ ان صاحب کو دوکان وغیرہ کچھ خریدنی تھی۔ اس لئے اس کا انتظام کیا۔ اور اب آپ نے باقی ڈھائی یا ساڑھے تین ہزار کا بھی انتظام کرنے کو لکھا تو اگر میں یہاں کروں گا تو میرے خیال میں یہاں بار زیادہ کرنا ٹھیک نہ ہوگا۔ لیکن اگر آپ فرماویں تو میں کسی طرح بھی کر کے ان شاء اللہ بھیج دوں گا۔ پھر خدا ہے۔

نیز مزید برآں ایک ٹکٹ کے ۱۰۰ پونڈ بھی ادا کر رہا ہوں، بس کے لئے ہفتہ واری تنخواہ میں سے ایک رقم مقرر کر دوں گا۔ خدا کرے جلد ادا ہو جاوے۔

بھابھی صاحبہ کے مرض کے بارے میں میں نے آپ سے بھی تفصیل سے بات لکھی تھی اور حکیم صاحب پر سہارنپور خط بھی لکھا تھا، اور بمبئی سے بھائی محمد کے ہاتھ آپ نے ہی تو دوا بھیجی تھی۔ سینہ اور کمر میں درد رہتا ہے، اور اکثر قبض رہتا ہے۔ یہ مرض بہت ہی پرانا ہو چکا۔ اللہ ہی رحم فرمائے۔ میرا اور سب کا خیال ہے کہ اگر ہسپتال داخل ہو جاوے تو طبیعت ٹھیک ہونے کی امید ہے۔ دعا فرماویں اگر اس میں خیر ہو تو ہسپتال کی اجازت مل جاوے۔

آپ کے ۲۰ پونڈ ان شاء اللہ عنقریب بھیج دوں گا۔ بی بی اس وقت پریسٹن ہے۔ اور میں نے کرایہ کا مکان بھی چھوڑ دیا ہے اور میں مسجد کے حجرے میں رہتا ہوں اور کھانا ایک جگہ مقرر کر دیا ہے۔

دواؤں کی تحقیق کر کے پھر رپورٹ میں ان شاء اللہ واپس بھیج دوں گا۔ چھوٹی خالہ کی دوا ان صاحب نے بجائے نرولی بھیجنے کے خرید کر میرے پاس بھیج دیں، جس کو آج کل میں ان شاء اللہ روانہ کر دوں گا اور ساتھ ترکیب بھی لکھ دوں گا۔

نرولی واپسی پر چھوٹی بائی اور سب گھر والوں کو شادی پر مبارکباد۔ اور سب بہنوں اور اسماعیل موٹا کو بھی مبارکباد اور سلام مسنون۔ اور چھوٹی خالہ، بھابھی صاحبہ، سب خالاؤں، بھائی بہنوں، پرسان حال سے بھی سلام مسنون ودعا کی درخواست۔

حاجی یعقوب صاحب، بھائی عبدالرحمٰن اور بمبئی میں پرسانِ حال احباب سے بھی بہت بہت سلام مسنون اور دعوات۔ امید ہے کہ اس موقع پر مولانا کفایت اللہ صاحب، بھائی نورالدین وغیرہ سہارنپور سے متعلق اکثر احباب بمبئی میں تشریف فرما ہوں گے۔ سب سے سلام مسنون۔

مولوی اسماعیل صاحب سے بعد سلام مسنون۔ دو تین دن میں وہ دونوں کتابیں مولوی موسیٰ صاحب کو میں پہنچا دوں گا۔ آج اپنے خط میں لکھ دیا ہے۔ آپ سے بھی دعا کی درخواست ہے۔ فقط والسلام۔

احقر یوسف

۳ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ

....

۳۰ / جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ / ۱۳ / اگست ۶۹ء

۷۸۶

روضۂ اقدس پر دست بستہ سلام عرض کر دیں

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ اپنی روانگی کے بعد کی تفصیل حضرت اقدس کے گرامی نامہ میں لکھ چکا ہوں۔ ملاحظہ فرمالیں۔ آپ نے جو احقر کو ۔۔۔ کا مشورہ دیا تھا جس کو میں خود بھی چاہتا تھا لیکن اب چھوٹی خالہ کی طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے اس لئے قریب میں جانے کا موقعہ شاید نہ مل سکے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ سہولت

کے اسباب پیدا فرمادے۔

طبیعت اچھی ہے۔ اور کیا عرض کروں؟ آپ کے قیام کا کیا ہورہا ہے اس کے متعلق مطلع فرماویں۔ حضرت اقدس کے مزاج گرامی کے حالات سے بھی اطلاع دیتے رہیں۔ کرم ہوگا۔ روضہ اقدس پر بھی صلوۃ وسلام عرض کرتے رہیں۔ **حضرت اقدس کی صحبت کو بہت ہی غنیمت سمجھیں**

من نکردم شما حذر بکنید	روزگارم بشد بہ نادانی

صوفی اقبال صاحب، خالہ جی، جناب محترمی قاضی صاحب، محسنم مولانا سعید خان صاحب، مولانا اسرار صاحب اور جملہ رفقائے کرام پرسانان حال سے، بھائی حبیب اللہ سلمہ سے سلام مسنون وگزارش دعا کے بعد صلوۃ وسلام کی گزارش ہے۔

ایک پیام مولانا منور صاحب کا روضہ اقدس پر عرض کرنے کا تھا وہ آپ کو لکھ کر دینا بھول گیا۔ وہ یہ ہے کہ کسی وقت عرض کردیں: "**یاحبیب رب العالمین! یاشافع المذنبین! یارحمۃ للعالمین! کیف السبیل الی حضورکم؟ یانبی اللّٰہ ترحم، یانبی اللّٰہ ترحم.** دل پھٹا جاتا ہے یا آقا، **محبوب رب العالمین صلی اللّٰہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واھل بیتہ وعلی جمیع اتباعہ**"

روضہ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام عرض کردیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ عبدالرحیم السورتی

۱۳/ اگست ۶۹ء

روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام

....

۹؍جمادی الثانیہ۸۹ھ/۲۲؍اگست ۶۹ء
از نانی نرولی

۷۸۶

روضہ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام

عزیز گرامی قدر ومنزلت عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ احقر گزشتہ سہ شنبہ کو بخیر وعافیت بعد ظہر تین بجے گھر پہنچ گیا تھا۔ اور بدھ کو ایک عریضہ ایر لیٹر حضرت اقدس کے نام لکھا تھا جس میں پتے والے پر تمہارے نام بھی مضمون تھا۔ نیز بمبئی میں حاجی یعقوب صاحب کو دس روپئے بھی دے دیئے تھے کہ احقر کی بخیر رسی کی اطلاع بذریعہ تار حضرت اقدس کو کردیں۔ ان شاء اللہ انہوں نے تار بھی دے دیا ہوگا اور حضرت اقدس کو مل بھی گیا ہوگا۔

عزیزم کیا عرض کروں! یہاں آکر ایک مصیبت میں میں گرفتار ہوگیا۔ چھوٹی خالہ کی طبیعت میرے آنے کے بعد تین مرتبہ بہت زیادہ خراب ہوچکی۔ تین چار روز ہوئے بالکل امید نہیں تھی لیکن اللہ پاک نے فضل فرمایا کہ پھر سنبھل گئی۔ میں باوجود روزانہ ارادہ کے سورت نہ جاسکا۔

کل پھر کسی طرح گھر سے چلا ہی گیا۔ ارادہ تو ڈاکٹر آر کے ڈیسائی کے یہاں جانے کا تھا لیکن مولانا تقی الدین صاحب تشریف لائے تھے، انہوں نے حکیم سعد رشید جو بمبئی کے مشہور طبیب حکیم اجمیری صاحب کے صاحبزادہ ہیں ان کے یہاں جانے کا مشورہ دیا۔ کل صبح ان کے یہاں حاضر ہوا تھا، انہوں نے نبض دیکھ کر دو باتیں فرمائیں۔

ایک یہ کہ اعصابی کمزوری بہت ہے، دوسرا یہ کہ خون میں ایک قسم کی تیزابیت پیدا ہوگئی ہے۔ آٹھ روز کی دوا انہوں نے دی ہے اور آٹھ روز کے بعد پھر بلایا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ علاج کچھ طویل ہوگا لیکن ان شاء اللہ مرض بالکل ٹھیک ہوجائے گا۔ آپ بھی دعا

کریں اور حضرت اقدس کو بھی گاہے گاہے یاددہانی کرتے رہیں۔اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطافرماوے۔

حضرت اقدس کے قیام یا واپسی کے متعلق کوئی بات طے ہوئی ہو تو ضرور مطلع کریں۔ یہاں آکر مدینہ طیبہ اور حضرت اقدس کی یاد بہت ہی آتی ہے۔اپنی گھڑی کا وقت بھی ابھی تک عربی ہی ہے۔اسے دیکھتا رہتا ہوں اور سوچتا رہتا ہوں کہ حضرت اقدس اس وقت کیا کرتے ہوں گے۔اللہ جل شانہ ہی اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس کی عمر میں صحت وعافیت کے ساتھ برکت فرماوے۔اور ہم سب کو ادب، عظمت کے ساتھ مستفید فرماوے۔آمین

مکرمی صوفی جی، مولوی اسماعیل اور قاضی صاحب اور سب احباب سے نام بنام، سلام مسنون اور گزارش دعا کے بعد روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام کی گزارش کردیں۔آپ کے ویزہ کا کیا ہوا؟ مطلع کریں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ عبدالرحیم السورتی

۲۲؍اگست ۶۹ء

....

عزیز عافاکم اللہ وسلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بہ دل مطلوب ہے۔مولوی داؤد صاحب نے خط سہارنپور بھیجا۔

عرض یہ ہے کہ آئندہ جب اس قسم کا کوئی خط پتہ کے ساتھ تحریر فرماویں اور اس مضمون کا خط لکھیں تاکہ واسطہ اگر خط کا مطالبہ کرے، تو اسے دکھایا جاسکے۔آپ کا کوئی خط اس سلسلہ میں نہیں پہنچا۔امید کہ میرا اکٹھور سے خط مل گیا ہوگا اور آپ نے اس کا جواب بھی دے

دیا ہوگا۔ مرسلہ ہدایا کا کوئی پتہ نہیں چل سکا ہے، اطلاعاً عرض ہے۔ او جز کے لئے آیا تھا، لیکن اب ان شاء اللہ ایک ہفتہ مزید ہے۔

ان شاء اللہ ۲۸؍فروری کو یہاں سے روانگی کا ارادہ ہے۔ بمبئی کا ماہ سے علاج چل رہا ہے۔ اس ماہ کے علاج کے ختم پر پھر ڈاکٹر نے بلایا ہے کہ ابھی تک طبیعت ٹھیک نہیں ہوئی ہے۔ علاج سے اب کچھ بہتر ہے۔ اللہ کرے کہ یہ علاج امراض کے دفعیہ کا اور صحت وقوت کے حصول کا ذریعہ بن جاوے۔ دعا کریں۔ ان شاء اللہ صحت کاملہ ہونے پر جلد ہی سہارنپور حاضر ہو جاؤں گا۔

آپ کا مرسلہ سویٹر بھائی طلحہ صاحب کو ملک صاحب دے گئے تھے۔

میں گزشتہ خط میں لکھ چکا ہوں کہ حضرت اقدس شروع ذی الحجہ سے مدرسۂ قدیم کی مسجد میں تا ۱۰ معتکف ہیں، اور بھی بہت سے حضرات معتکف ہیں۔ آج کل کے ایام ماہ مبارک کا نمونہ ہیں۔ اللہ جل شانہ حضرت اقدس کو صحت و عافیت کے ساتھ تا دیر زندہ سلامت رکھے اور پورے عالم کو حضرت کے فیوض و برکات سے مالا مال فرماوے اور ہم جیسے نااہلوں کو کچھ تمتع کی صلاحیت نصیب فرماوے۔ اپنی بہن بڑی (ورٹھی) کے شوہر داؤد موٹا کا کئی روز ہوئے انتقال ہو گیا ہے۔ بڑی پر ایک تعزیت کا خط ضرور لکھیں، بھائی ابھی تک نہیں گئے۔ اور کیا عرض کروں؟ چھوٹی خالہ پر ہفتہ عشرہ پر ضرور خط لکھتے رہو۔ اہلیہ کی طبیعت ابھی اچھی ہے۔

اور کیا عرض کروں؟ سب سے سلام مسنون۔ بی بی سے خاص طور سے سلام مسنون۔ عزیز محمد نے حکیم صاحب کا پتہ مانگا تھا۔ وہ یہ ہے: حکیم الطاف صاحب، کامیاب دواخانہ، چلکانہ روڈ، سہارنپور۔ بھائی طلحہ، زبیر احمد، مولوی اسماعیل سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔

....

۷۸۶

بخدمت مولانا عبدالرحیم صاحب،

ذوالمجد والکرم بھائی جان مدفیوضکم،

بعد سلام، مسنون عرض اینکہ اس سے قبل کئی عریضے ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ خدا کرے کہ سب ہی پہنچ گئے ہوں۔ شدت علالت کی خبر کے بعد سے طبیعت بہت ہی بے چین ہے۔ خدا کرے کہ جلد صحت و عافیت کا مژدہ پہنچ جائے۔

گذشتہ عریضہ والے خواب میں اخیری جز و رہ گیا کہ صف اول میں جا کر حضرت سے جب ملاقات ہوئی کہ انہوں نے دیکھا دفعۃً آپ بن گئے۔ تو یہ سوچنے لگے کہ یہ اتنے جلد بوڑھے کیسے ہو گئے؟ اور یہ تو اپنے گھر پر تھے، یہاں کیسے پہنچ گئے؟ فقط۔

خدا کرے کہ آپ کو جلد صحت و عافیت نصیب ہو۔ احقر کی طبیعت بالکل ہی ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر بشیر الدین سے گولیاں لی ہیں۔ اس سے بہت زیادہ فائدہ ہے۔

ایک چیز کا بڑا ہی افسوس رہ گیا۔ حالانکہ پہلے سے بہت خیال بلکہ عزم تھا کہ گورا موٹا کے بابو کے لئے اس کی شادی کا ہدیہ کوئی چیز ضرور بھیجوں گا۔ مقدر سے اخیر وقت بالکل یاد نہ آیا۔ الخیر فی ما وقع۔

حضرت نے ابوالحسن سے مولوی اسماعیل کا اور میرا آدھا ٹنکا کھجوروں کا لے جانے کو فرمایا۔ اس لئے کھجور اور کپڑا ان شاء اللہ ضرور بھیج دوں گا۔ خدا کرے پہنچ جائے۔

صوفی جی کی بھی تین چار یوم سے طبیعت خراب چل رہی ہے۔ حرم تشریف نہیں لا سکتے۔ یہاں سے بہت سے احباب سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ قبول فرماویں۔

فقط والسلام،

احقر یوسف

یکم ستمبر ۶۹ء

۲۴؍جمادی الثانیہ ۸۹ھ/ ۶؍ستمبر ۶۹ء

روضہ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام

عزیز گرامی قدر مولوی یوسف سلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔ اپنی علالت کی تفصیل حضرت اقدس کے نام کے عریضہ میں لکھ چکا ہوں۔ مطالعہ فرمالیں۔ آپ کے ویزہ کے نہ بڑھ سکنے سے بہت ہی رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرماوے۔ خدا کرے آپ کا ویزہ بڑھ جاوے اور چند روز آپ کی معیت میں مدینہ پاک قیام نصیب ہو اور حضرت اقدس کی تمنا خدا کرے کسی طرح پوری ہو جائے۔

احقر تین چار روز سے ورٹھی آیا ہوا ہے یہاں مسجد بھی قریب ہے، چلنا نہیں پڑتا اور آرام بھی زیادہ ملتا ہے۔ نرولی تو ہر وقت کوئی نہ کوئی آتا ہی رہتا ہے۔ اور چونکہ اور کوئی ہے نہیں اس لئے مجھے پھر ان سے بات چیت کرنا پڑتا ہے، ان کے ساتھ بیٹھنا پڑتا ہے۔ [اس کے برعکس] یہاں زیادہ آمد و رفت بھی نہیں ہے اور کوئی آتا بھی ہے تو بھائی محمد علی ان کے ساتھ باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے مجھے آرام رہتا ہے۔ ایک دو روز میں واپسی کا ارادہ ہے۔

اگر وہ دونوں صاحب اور مولانا ہاشم صاحب ہوں تو سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ مولوی اسماعیل سے بھی سلام مسنون کے بعد مبارکباد پیش کردیں اور مٹھائی کا مطالبہ کردیں۔ صوفی اقبال صاحب، خالہ جی، بھائی ابوالحسن اور سب دوستوں سے قاضی جی سے سلام مسنون کے بعد، دعا کی درخواست کردیں۔ فقط والسلام

احقر الوری

عبدالرحیم السورتی

روضہ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام۔ لالیہ اور بھائی محمد علی کی طرف سے بھی حضرت کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔

عزیزم مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت جانبین بدل مطلوب ہے۔آپ کی بھی تحریرات حضرت اقدس کے گرامی ناموں پر پہنچتی رہیں۔ یاد فرمائی، دعاؤں اور صلوۃ وسلام کا بدل مشکور ہوں۔

مولوی ہاشم اوران کے رفقاء اگر ہوں تو سلام مسنون۔ مولوی صاحب کا خواب ان کی دعائیں ہیں۔احقر ناپاک تو کس قابل ہے ان سب سے بھی بہت بہت سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی گزارش کردیں۔اگر بھائی ابوالحسن کھجوریں لاویں تو [بہتر] اوراگر کسی قسم کی دقت ہوتو ہرگز مجبور نہ کریں۔

صوفی جی، مولوی اسماعیل صاحب، جملہ پرسان حال سے بعد سلام مسنون، صلوۃ وسلام کی گزارش ,اورآپ سے بھی۔

فقط والسلام
احقر الوریٰ عبدالرحیم السورتی
۸/ستمبر دوشنبہ ۶۹ء

....

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولوی محمد یوسف صاحب عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بہ دل نیک مطلوب ہے۔آپ کی تحریرات حضرت اقدس کے جملہ گرامی ناموں پر پہنچتی رہیں۔ یادآوری اور دعاؤں اور خصوصی صلوۃ وسلام کا بہت ہی دل سے قدر دان وشکر گزار ہوں۔ اللہ جل شانہ آپ کو ان سب کا بہت ہی بدلہ دارین میں اپنی شایان شان میں عطا فرماوے۔ احقر کی صحت اب الحمدللہ اچھی ہورہی ہے۔ضعف بہت ہوگیا تھا جس میں اب کافی افاقہ ہے۔صحت کاملہ وقوت تامہ کی دعا فرماتے رہیں۔

والدہ کے خط کے متعلق پہلے خط میں لکھ چکا ہوں امید ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔ والدہ کا خط ہی ان شاء اللہ میں آپ کے پاس بھیج دوں گا۔مولوی ابراہیم کے حادثہ انتقال

سے بہت ہی قلق ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اللہ جل شانہ انہیں غریق رحمت کرے، اور اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آپ کے دونوں رفیق اور مکرمی مولوی ہاشم صاحب پر اگر خط لکھیں تو سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی گزارش لکھ دیں۔ دمہ کی دوا کسی آنے والے کے ہاتھ صوفی جی سے معلوم کر کے ضرور بھیجیں۔

صوفی جی، خالہ جی، ڈاکٹر صاحب، قاضی جی، مولانا اسماعیل صاحب سلمہ، ان کے والد صاحب شعیب، مولانا سعید خان صاحب، قاری سلیمان صاحب، ان کے صاحبزادے اور جملہ متعلقین سے سلام مسنون اور گزارش دعا کے بعد روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام کی گزارش کر دیں۔

قیدیوں کی اپیل سپریم کورٹ دلی میں داخل ہوگئی ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ شیخ انعام اللہ کے خط سے معلوم ہوا کہ مظاہر علوم میں بھی گڑبڑ چل رہی ہے۔ ۳۳ طلبہ کا اخراج ہو چکا، پتہ نہیں صحیح ہے کہ غلط۔ اللہ ہی رحم فرماوے۔ خدا کرے یہ بات غلط ہو ورنہ حضرت اقدس کو تو بہت ہی زیادہ کوفت ہوگی۔ اور کیا عرض کروں؟ روضہ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم السورتی

۱۷ ستمبر ۶۹ء

....

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم،

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بہ دل نیک مطلوب ہے۔ حضرت اقدس کے گرامی نامہ پر آپ کی بھی تحریر پہنچی۔ عزائم یہود اور حضرت اقدس کے ارشاد عالی سے واقفیت ہوئی۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے اس کے مقبول برگزیدہ بندہ کے ساتھ جو تھوڑی سی نسبت ہے، اس کے صدقہ میں ایمان کی دولت عظمیٰ پر ہم سب کو قائم و دائم رکھے اور اس پر

خاتمہ نصیب فرماوے۔آمین۔

۶/۷ روز سے احمد آباد، پالنپور، مہسانہ، نڈیاد، کڈی، سارند، گوندر، بڑودہ اور دیگر کئی مقامات میں زبردست فرقہ وارانہ فسادات شروع ہو چکے ہیں۔ احمد آباد میں اخباروں کی اطلاعات کے مطابق جو عموماً بہت کم ہوتی ہیں،۵۰۰ آدمی اب تک ختم ہو چکے ہیں،۲ ہزار جیل میں ہیں،۱۰/۱۲ ہزار بے گھر ہو چکے ہیں۔ بڑودہ میں بھی کئی ختم ہو چکے ہیں۔احمد آباد میں تقریباً ایک ہزار مکانات و دکانیں نذرِ آتش ہو چکی ہیں۔شہر مکمل فوج کے حوالہ کر دیا ہے۔ پچاسوں مرتبہ پولیس فائرنگ ہوتی ہے۔کئی روز سے مکمل کرفیو بلا وقفہ کے مسلسل چل رہا ہے۔ بڑودہ وغیرہ سب جگہ کرفیو نافذ ہے۔مہسانہ وغیرہ میں بھی کرفیو اور فائرنگ ہوتی ہے۔ بھروچ اور سورت میں اسکول کالج بند ہیں۔دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔اللہ ہی ہمارے حال پر رحم فرماوے۔امت محمدیہ عجیب مصائب میں مبتلا ہے۔احمد آباد کے حالات اخباروں میں پڑھ کر سنگ دل آدمی بھی خون کے آنسوؤں سے روتا ہے۔ پچاسوں معصوم بچے پاؤں سے پیس دئے گئے ہیں۔

حضرت مولانا اسعد صاحب مدنی گجرات کے دورہ پر حالات کا جائزہ لینے کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ احمد آباد وغیرہ کے نامہ نگاروں کے استفسار پر انہوں نے کچھ بھی کہنے سے بالکل انکار کر دیا ہے۔ دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔روضۂ اقدس پر بھی عاجزانہ درخواست کرتے رہیں۔ اللہ تعالی مسلمانانِ ہند کو ان بدطینت کے ہاتھوں سے چھڑادے۔آمین۔

حضرت اقدس کی تشریف آوری کی مسلمانانِ ہند کو بہت زیادہ ضرورت ہے۔اللہ تعالی مسلمانانِ ہند کی ضرورت کے پیش نظر حضرت اقدس کی واپسی مقدر فرماوے۔

مولوی اسماعیل صاحب، قاضی صاحب،صوفی جی، خالہ جی اور سب احباب سے سلام مسنون وگزارش دعا کے بعد صلوۃ وسلام کی گزارش ہے۔

والدہ کا خط قصداً نہیں بھیج رہا ہوں کہ آپ کو پڑھ کر اور زیادہ کوفت ہوگی۔انہوں

نے بہت زیادہ برہمی اور غصہ کا اظہار کیا تھا۔ خط لکھ کر معافی مانگ لیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ

بندہ عبدالرحیم السورتی

۲۵/ستمبر ۶۹ء

....

۷۸۶

عزیزم مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ،

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے۔ امید کہ تمہارے مزاج بھی اچھے ہوں گے۔ تمہارا خط بھی بنام مولوی تقی صاحب حضرت اقدس کے گرامی نامہ کے ہمراہ ان کی خدمت میں ارسال کر دیا گیا۔ مطمئن رہیں۔

سنا ہے ابوالحسن دوبارہ بھی واپس آ چکے ہیں۔ اللہ جل شانہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جسے چاہیں اس کو کون روک سکتا ہے؟

آج کل عزیزم، میں اپنی زندگی کے سخت ترین دشوار گزار دور سے گزر رہا ہوں۔ صدمات پر صدمات کا سامنا ہے۔ ایک طرف حضرت اقدس سے دوری اور پھر حاضری کے اسباب نظر نہیں آ رہے ہیں۔ اور حضرت اقدس کی آئندہ واپسی کا بھی کچھ پتہ نہیں، اس لئے کہ پہلے سے یہ یقین تھا کہ رمضان میں تو تشریف لے ہی آویں گے، لیکن اب وہ تو ختم ہو گیا۔ اب آئندہ پتہ نہیں کیا ہوتا ہے۔

میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں کہ زندگی انتہائی تلخ ہے۔ وضاقت علی الأرض بما رحبت کا معاملہ درپیش ہے۔ اہلیہ کو اس کے والدین کے یہاں بھیج دوں اور

میں کہیں چلا جاؤں یا پھر اس کو چھوڑ کر یہاں رہوں؟ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں؟

میرے ارادۂ سہارنپور پر جو کچھ فقرے بازی ہو رہی ہیں، وہ الگ ہے۔ اب میری سمجھ میں کوئی بات نہیں آتی۔ بس، آپ دعا کریں، اللہ تعالیٰ میری مدد فرماوے اور میری سیئات سے درگذر فرماوے۔ آمین۔

صبّت عليّ مصائب لو أنها   صبّت على الأيام صرن لياليا

فقط والسلام

احقر الوریٰ

بندہ عبدالرحیم السورتی

۳۰/۱ کتوبر ۶۹ء

''بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف حقیقت شکر سے متعلق''

روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوٰۃ وسلام کی گزارش ہے۔ کچھ وہاں میرے لئے بھی عرض کر دیا کرو۔

تصنیف کیا؟ چہل حدیث کا خیال تھا، اور اس کے لئے اعضاء انسانی، ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، زبان وغیرہ کے گناہ پر کچھ لکھنا شروع کیا تھا۔ اور ان اعضاء کا شکریہ کیا ہے؟ اور کس طرح شکریہ ان کا ادا ہوتا ہے اس سلسلہ میں احادیث جمع کرنا شروع کی تھیں۔ تقریباً ۱۳ صفحے کاپی کے محض امداد غیبی سے اور حضرت اقدس کی دعاؤں سے ہو چکے تھے۔ لیکن ستم بالائے ستم نے جب زندگی ہی تلخ کر کے رکھ دی، تو بھلا یہ سکون واطمینان کا کام ان حالات میں کیسے ہو سکتا ہے؟ بس، اپنی بداعمالیاں ہر جگہ مانع ہیں۔ الحمد للہ، معمولات کا اہتمام بہرحال ہے کہ وہی سکون کا ذریعہ ہیں۔

....

۱۰؍ذیقعدہ ۸۹ھ/ ۱۷؍جنوری ۷۰ء

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ و سلّم!

کل بعد جمعہ نرولی آنا ہوا، تو ڈاک میں مولوی طلحہ صاحب سلمہ کا رجسٹری گرامی نامہ رکھا ہوا ملا جس میں جناب کے نام حضرت اقدس کے دو گرامی نامے، ایک ڈاکٹر اسماعیل صاحب کا گرامی نامہ اور بھائی طلحہ صاحب کا گرامی نامہ تمہارے نام کا کل ۴ عدد اور یہ احقر کا عریضہ کل ۵ عدد آج رجسٹری کرا رہا ہوں۔ اس کی رسید کا شدت سے انتظار رہے گا۔ ورتھی کے پتہ سے مطلع کریں۔

میں دو ایر لیٹر آپ کے نام لکھ چکا ہوں، ایک کو تو عشرہ سے تقریباً زیادہ ہو گیا اور ایک ابھی چند دنوں پر لکھا تھا امید کہ دونوں پہنچ گئے ہوں گے۔ حضرت اقدس کے نام تمہارے گرامی نامے سے یہ اندازہ ہوا کہ بولٹن میں کمیٹی میں کافی گڑبڑ ہے آپ نے اس کے متعلق احقر کو کچھ بھی نہ لکھا کیا گڑبڑ ہے؟ فکر ہو رہا ہے آپ کی ملازمت کا کیا حال ہے؟ اس کا بھی فکر ہو گیا۔

میں نے اگلے دونوں عریضوں میں یہ لکھا تھا کہ آپ کے مرسلہ عید کارڈ ابھی تک بھی نہ پہنچے، تو وہ عید کارڈ یہاں کس جگہ بھیجے تھے، نیز ان پر یہاں کس کا پتہ تھا؟ احقر کا یا بائی ماسی کا؟ دونوں باتوں کا خلاصہ ضرور فرمائیں۔ آج کل یہاں سردی کا زمانہ ہے، متوسط درجہ کی سردی ہو رہی ہے۔ کپاس جواری وغیرہ کا موسم چل رہا ہے، اطلاعاً عرض ہے۔

احقر کی ٹوٹی پھوٹی تصنیف کا سلسلہ الحمد للہ آپ کی روضہ اقدس کی دعاؤں کی بدولت چل پڑا ہے۔ بس دعا فرماویں اللہ جل شانہ باحسن وجوہ تکمیل کو پہنچائے اور یہ سلسلہ جاری فرما دے۔ مجھے تو اس کا قطعاً کوئی خیال نہ تھا۔ اول یہ ہوا کہ ایک تقریر کوئی تھی اس کا خاکہ تیار کر رہا تھا، اس کے بعد یہ خیال ہوا کہ اس کے متعلق ۴۰؍حدیثیں جمع ہو جاویں تو ۴۰؍حدیثوں کی فضیلت نصیب ہو جاوے۔

اس کے بعد کچھ مضامین ایسے ملتے گئے کہ مجھے اپنا ایک خواب یاد آیا جو میں نے سہارنپور میں دیکھا تھا کہ میں حضرت اقدس کے سامنے کوئی حدیث کی کتاب پڑھ رہا ہوں شاید بخاری شریف ہے، میں نے پڑھنا شروع کیا **وبالسند المتصل الی امام المحدثین امیر المومنین فی الحدیث ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ قال** ... آگے کچھ تھوڑی سی سند پڑھی اور پھر کوئی حدیث پڑھی وہ یاد نہیں رہا۔خواب ہی میں حضرت نے ارشاد فرمایا میرے یہاں اس کا دستور نہیں (ہنس کر فرمایا)۔

احقر نے حضرت سے اپنا خواب صبح کو عرض کیا ،حضرت نے فرمایا بہت مبارک ہے ,اللہ مبارک کرے۔کیا بعید ہے کہ اللہ جل شانہ تجھ سے کسی وقت حدیث کی کوئی خدمت لے لے , باقی اس کو مع سند کے پڑھنا میرے یہاں دستور نہیں ,حضرت مدنی قدس سرہ کے یہاں اس کا دستور تھا۔اسی طرح مولوی یونس صاحب کے یہاں **وبہ قال حدثنا** وغیرہ کچھ تھوڑا سا اس قسم کا ہے۔

خیر، یہ خواب اور تعبیر یاد آئی اور خیال ہوا ، کچھ اس خواب کی تعبیر نصیب ہوجاوے۔اپنے میں تو اہلیت نہیں لیکن کیا بعید ہے حضرت اقدس کی تعبیر کی بدولت اللہ جل شانہ کچھ نصیب فرماوے۔الحمد للہ ۲۰ رصفحات کاپی ہو چکے ہیں۔آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ان شاء اللہ اس کا کچھ حصہ کسی وقت نقل کروا کر بھیجوں گا۔

گزشتہ کل مولوی اسماعیل صاحب کا خط بھی پہونچا تھا۔بخیریت ہیں۔صوفی جی کی طبیعت بے چاروں کی خراب ہی چل رہی ہے , باقی خیریت لکھی ہے۔تمہارے خط کا روزانہ انتظار رہتا ہے۔آج شنبہ ۱۷ تاریخ تک تمہارا کوئی خط نہیں پہنچا۔یہ خط اس وقت ورٹھی پہنچ کر رجسٹری کرا رہا ہوں۔سب سے سلام مسنون۔اپنے یہاں کا اختلاف ضرور لکھیں۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبد الرحیم السورتی ۱۷ رجنوری ۷۰ء

ذوالمجد والکرم بھائی جان مدفیوضکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، آج آپ کا مرسلہ ۳/ جنوری کی رجسٹری آج جمعہ کو الحمد للہ علی الصباح پہنچ گیا۔ میرے محترم، آپ کے ہر خط کا جواب میں نے دیا ہے، صرف ایک دفعہ آپ کے دو خط ایک ساتھ پہنچ گئے تو ان کا ایک ساتھ جواب لکھا ہے، ورنہ میں پابندی سے جواب لکھ رہا ہوں۔ پتے پر بھیجے گئے ہیں جو کہ مشہور و معروف ہیں، خدا کرے کہ ان دنوں میں پہنچ گئے ہوں۔

اس سے پہلے بھی خطوط کے سلسلہ میں آپ بہت جلد ناراض ہو جاتے ہیں حالانکہ یہ بھی تو دیکھنا چاہئے کہ بھئی درمیان میں ڈاک کا واسطہ ہے تو ممکن ہے خط وہاں پڑا رہے یا یہاں کہیں ادھر ادھر ہو جاوے، حالانکہ میں نے آپ کے ہر خط کا ان شاء اللہ جواب لکھا ہے اور مجھے بھی حضرت کی طرح ایک کاپی اندراج کی بنانی پڑے گی کیوں کہ ویسے تو مجھے یاد نہیں رہتا تو پھر بر وقت آپ کو جواب لکھ سکوں کہ فلاں تاریخ کے موصولہ خط کا فلاں تاریخ کو جواب لکھا گیا وغیرہ۔ خیر۔ پھر بھی تاخیر کی معافی چاہتا ہوں، امید ہے کہ معاف فرما دیں گے۔ خدا کرے کہ یہ خط بھی سہارنپور روانگی سے قبل پہنچ جاوے۔

ایک بہت ضروری بات ہر خط میں لکھنا بھول جاتا ہوں۔ وہ یہ کہ یہاں گجراتی معمولات کے پرچوں کی شدید ضرورت ہے، حضرت نے بھی مجھے مدینہ منورہ میں فرمایا تھا کہ تو وہاں سے منگوا لینا، لیکن میں بھول گیا۔ اب جب لوگوں کے شدید تقاضے آتے ہیں، تب یاد آتا ہے۔ اس لئے براہ کرم پرچے بھیج دیں۔ اردو کے تو میں بھی مدینہ منورہ سے کافی لایا تھا اور یہاں بھی چھپ گئے ہیں۔ یہ بات حضرت کو بھی لکھ دیں کہ مولوی یعقوب صاحب نے فوٹو پر ایک ہزار ۱۰۰۰ انکلوائے ہیں اور آپ لکھ دیں کہ گجراتی کے اب میں یہاں سے بھیج رہا ہوں۔

بھائی محمد کا کیا ہوا؟ وہ گئے یا نہیں؟ خدا کرے کہ کوئی انتظام ہو جاوے۔ آپ کا سویٹر ڈاکٹر صاحب نے ملک کو دیا ہے کیوں کہ ڈاکٹر صاحب ہند نہ آ سکے، اس لئے اگر ملک

صاحب بھول جاویں تو آپ یاد کر کے ان سے وصول فرمالیں اور کیا عرض کروں۔

باقی خیریت ہے۔آپ کے خط کے ساتھ ہی گزشتہ ہفتہ چھوٹی خالہ پر بھی ایک خط لکھا ہے، امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔

موسا جی پرسوں حج کو تشریف لے گئے۔ایک ہفتہ سے بی بی وہیں گئی ہوئی ہے۔آج کل میں واپس آجائے گی،اس کے نام آپ کا پرسوں آیا ہوا خط بھی رکھا ہے،آنے پر دے دوں گا۔ بھائی ہو تو ان سے بھابھی، بھائی، یعقوب گورا موٹا، آفیس بائی، بھانجے بھانجیاں سب پرسان حال سے سلام مسنون و درخواست دعا۔

فقط والسلام

احقر یوسف

جمعہ، ۶/فروری ۷۰ء

....

۷۸۶

مکرم جناب بھائی جان مد فیوضکم،

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج اقدس بخیر وعافیت ہوں گے۔اس سے قبل سہارنپور سے روانگی کے وقت تحریر فرمودہ خط مل گیا تھا۔اس کے بعد کوئی خط نہیں، ممکن ہے کہ شئی موعود کے پہنچنے میں دیر ہونے کی وجہ سے آپ کو غصہ ہوگا جو کہ یقینی ہے، لیکن میں بھی مجبور تھا کہ یہاں سے اس کو روانہ کئے ہوئے آج تقریباً پانچ ماہ ہونے آئے،اس کا کچھ اب تک بھی پتہ نہیں۔

اللہ کے فضل وکرم اور حضرت کی اور آپ کی دعاؤں کی برکت سے مکان کی قیمت کا بحمد اللہ بہت ہی اچھا انتظام ہو گیا ہے۔دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اپنے ان احسانات کی قدر دانی کی توفیق بھی عطا فرماوے اور جلد اس بارِ قرض سے سبکدوش فرماوے۔

ہمارے یہاں مسجد کے حادثہ کے بارے میں مفصل خط حضرت کے نام لکھا ہے، امید ہے کہ آپ کے پاس بھی پہنچ گیا ہوگا۔ یہ خط کل یہی تک لکھا تھا کہ آج آپ کا خط بی بی کے نام پہنچا۔ آپ کی تشویش وفکر وکڑھن برمحل ہے، مگر مذکورہ بالا تفصیل کے بعد شاید آپ مجھے معذور سمجھیں گے کیوں کہ ازسرنو دوبارہ انتظام کر کے بھیجنا کتنا مشکل ہے، آپ جانتے ہیں خصوصاً جب کہ گھر کی قیمت کا بھی ان دنوں میں انتظام کرنا تھا۔ خیر اللہ کے فضل سے انتظام ہوگیا۔ فی الحال حافظ صاحب اور بائی ماسی کو دے دیں۔ مفتی صاحب کے کچھ دنوں بعد ان شاء اللہ بھیجوں گا، اوپر مدرسہ کی رقم کے بارے میں میں نے شاید اس وجہ سے لکھا ہے کہ کئی دن ہوگئے اس لئے مجھے یاد نہیں رہا کہ کتنی رقم ہے۔ آپ کو دس دینے کو کہا تھا وہی مدرسہ کے ہیں۔

دوسری ایک ضروری بات یہ ہے کہ میں نے نزولی اپنی بیماری کے زمانہ میں بستر میں پڑے پڑے میری مشکوٰۃ کی کاپی کی فہرست بنائی تھی، وہ غالباً کارواں نام کی جو جیب کی چھوٹی کاپی جس پر اونٹ کا فوٹو ہوتا ہے، جس کا رنگ بلو ہے، اس میں لکھی ہے، تکلیف فرما کر اس کو تلاش کر کے ذرا بھیج دیں، کیوں کہ میں نے اب تک میں مشکوٰۃ کی کاپی کا مسودہ جتنا صاف کیا ہے، اس کا فوٹو یہاں لے کر اس کو سہارنپور بھیجنا چاہتا ہوں، کیوں کہ مولانا یونس صاحب نے مجھے فرمایا کہ اس کی نقل میرے پاس بھیجنا۔ اس لئے ساتھ ساتھ فہرست بھی بھیج دوں، اس لئے اتنی تکلیف ضرور فرمادیں۔

نیز اس سے پہلے کسی خط میں میں نے تشخیص کی تعویذ کے بارے میں لکھا تھا کہ تاگہ والا عمل تو معلوم ہے، مگر اس سے بڑھیا کوئی عمل لکھیں خصوصاً ملیک والا، کہ وہ بہت ہی بہترین اور میرا بھی مجرب ہے۔ مقدر سے نوساری زمانہ میں وہ نقل کرنا رہ گیا۔ نیز میں چاہتا ہوں کہ چھوٹی خالہ کے لئے میری طرف سے ہر مہینہ کے ۳۰ روپے مقرر کردوں اور آپ کا جواب ملنے پر ان شاء اللہ وہ رقم یکمشت ایک سال کی بائی ماسی کے یہاں بھیج دوں یا براہ راست چھوٹی خالہ کے پاس، جیسی آپ کی رائے ہو۔

بس دعا فرماویں۔ڈیوز بری والے مجھے اپنے یہاں لے جانے پر اصرار کررہے ہیں جیسا کہ میں نے حضرت کے خط میں بھی لکھا ہے۔اب یہاں بھی ضرورت ہے اور وہاں بھی۔اللہ تعالیٰ ہی خیر کو مقدر فرماوے۔

والدہ محترمہ کا ان دنوں کوئی خط نہیں آیا، میں نے لکھا ہے،اب تک کوئی جواب نہیں آیا۔بی بی کے پاس بھی جواب لکھواتا لیکن کل ہی موسا جی حج سے واپس آگئے،ان سے ملنے کو بی بی کو لے کر کل گیا تھا، جمعہ کی وجہ سے آج واپس آگیا اور بی بی آئندہ کل آوے گی،اس لئے آکر وہ خود خط لکھے گی۔

بھابھی صاحبہ کی طبیعت کا کیا حال ہے۔جب میں تھا اس وقت غالباً اشارۃً آپ نے فرمایا تھا کہ امید سے ہے،اب تک کچھ حال معلوم نہ ہوا،لہذا ضرور تحریر فرماویں۔آنے والے کے ساتھ کسی اور چیز کی تو الحمد للہ ضرورت نہیں،ایک دو کتاب کسی کو ضرور دیتے رہیں، کتابوں کا صندوق جی خالہ کے حوالہ کردیں کہ یہ لندن بھیجنا ہے، پھر دیکھیں سال بھر میں ایک بھی کتاب باقی رہے تو؟ وہ غالباً ہتھورن وغیرہ کسی کو پونک دینے کا بڑا دلچسپ قصہ بیان کرتی ہیں۔

اور کیا عرض کروں؟ باقی خیریت ہے۔دعوات و صالحات میں ضرور یاد فرماتے رہیں۔پرسان حال حضرات سے خصوصاً گورا، بابو، یعقوب بڑی وغیرہ سب سے سلام مسنون ودعوات، نیز بھائی صاحب اور دونوں بھابھیوں سے بھی دعوات وسلام۔

فقط والسلام

احقر یوسف

جمعہ،۱۳/مارچ ۷۰ء

....

محترم المقام بھائی جان مدفیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج بخیریت ہوں گے۔ دو تین روز ہوئے، آپ کا ایر لیٹر موصول ہوا جس پر پتہ تو بی بی کے نام کا تھا لیکن خط کا مضمون میرے ہی نام تھا۔ ممکن ہے کہ غلطی سے اس کا نام لکھ دیا ہوگا۔ مسجد کا قصہ حضرت پر مفصل لکھ چکا ہوں، اسی لئے آپ پر تفصیل نہ لکھی کہ حضرت میرا خط ہی شاید آپ پر بھیج دیں گے۔

اصل میں یہ ہوا کہ رات عشاء کے بعد مسجد کے دروازہ کو قفل وغیرہ لگا کر گئے، صبح میں جب آیا تو دروازہ کھلا دیکھا، اندر آ کر دیکھا تو سامان بکھرا پڑا تھا، فوراً میں سمجھ گیا کہ چور آئے ہوں گے۔ اتنے میں ایک اور ساتھی آ گئے، ان سے پولیس کو فون کروایا، پھر اوپر جانے کے لئے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ سیڑھی جل رہی ہے۔ چنانچہ فوراً آگ بجھانے والوں کو فون کیا، غالباً ایک یا دو منٹ میں دونوں پہنچ گئے، ان کی لوہے کی سیڑھی لگا کر اوپر جا کر دیکھا تو الحمدللہ سب کچھ محفوظ تھا، صرف سیڑھی جل رہی تھی۔ اللہ کا شکر واحسان ہے کہ رات بھر آگ جلنے کے باوجود تین چار زینوں سے آگے بڑھ ہی نہ سکی حالانکہ زینہ کے اوپر بہترین قالین بچھی ہوئی ہے۔ وہ فوراً آگ کو پکڑ لیتی ہے۔ آگ، توڑ پھوڑ، نقدی وغیرہ سب ملا کر زیادہ سے زیادہ ۵۰ پاؤنڈ کا نقصان ہوا ہے۔ ضائع شدہ سب چیزوں کا اللہ نے نعم البدل بھی عطا فرما دیا، لیکن حالات مکمل طور پر یہاں پر امن نہیں۔ اگرچہ پچھلے ماہ کی بہ نسبت یہ مہینہ سکون سے گزر رہا ہے۔

دراصل یہاں مسلمانوں میں بیداری نہیں، اب کچھ پیدا ہو رہی ہے جب حالات زیادہ خراب ہو گئے۔ اس لئے دعا فرماویں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تمام فتنوں سے محفوظ فرماوے۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ میرا ارادہ ہے کہ چھوٹی خالہ کو یہیں بلا لوں کہ پاسپورٹ وغیرہ کا متفرق خرچہ تو ان شاء اللہ میں بھیج دوں گا، باقی صرف ٹکٹ کا انتظام باقی رہے گا، وہ

سیزن میں سے نکل آوے گا کہ پھر آپ کو بھی ان کی بھی فکر نہ رہے گی اور یہاں آ جانے کے بعد وہ آپ کو کہیں گے بھی نہیں کہ ملازمت کرو، اس لئے آپ بھی اطمینان سے سہارنپور رہ سکیں گے۔ اور چھوٹی خالہ کو یہاں ان شاء اللہ بہت زیادہ راحت ملے گی کہ علاج تو چاہے کتنے ہزار کا ہو، یہاں مفت ہے۔ اس لئے ان شاء اللہ طبیعت بھی ٹھیک ہو جاوے گی۔

لہٰذا آپ تاریخ پیدائش کا سرٹیفکیٹ نکلوا کر جلد پاسپورٹ بنانے شروع کر دیں اور اس سرٹیفکیٹ پر جو نام ہو اور تاریخ پیدائش بلکہ دوسرے کاغذ پر بعینہ لفظ بہ لفظ اس کو ہاتھ سے نقل کر کے میرے پاس بھیج دیں، اس پر کسی کی مہر وغیرہ کی ضرورت نہیں، آپ ہی اس کو نقل کر کے بھیج دیں تاکہ میں یہاں سے ڈیکلیریشن فارم بھیج دوں اور کام شروع ہو جاوے۔ اس میں بہت جلدی کریں کیوں کہ اخیر میں ویزہ وغیرہ کی کاروائی میں بعض دفعہ بہت دیر لگتی ہے۔ بعضوں سال دو سال تک لگ جاتے ہیں، اس لئے پاسپورٹ وغیرہ سارا کام جلد مکمل کروالیں اور خدا کو منظور ہوا تو ان شاء اللہ اخیری کاروائی بھی بہت جلد ختم ہو جاوے گی۔ کیوں کہ بلانے میں شرط یہ ہے کہ بلانے والے کے نام پر مکان ہونا چاہئے، الحمد للہ مکان میں نے خرید لیا ہے، اس لئے داخلہ مجھ پر جلد بھیج دیں اور وہ اصل ایجنٹ کو دے کر پاسپورٹ کی درخواست دے دیں، پاسپورٹ تو بغیر ڈیکلیریشن کے بھی بن جاوے گا جیسا آپ کا بن گیا تھا۔

علیگڈھ سے حضرت کا گرامی نامہ موصول ہوا تھا، آپریشن کا بہت ہی زیادہ فکر ہے، اللہ تعالیٰ ہی خیریت کے ساتھ پورا فرماوے اور حضرت کی عمر میں، صحت میں برکت عطا فرماوے۔

حضرت نے کتابوں کے بھیجنے کی جو صورت بتائی ہے کہ بذریعۂ بلٹی میرے پاس بھیج دیں اور اس کی قیمت میں بذریعۂ بنک ادا کروں، اس میں تو بہت زیادہ نقصان ہوگا، اس لئے علیگڈھ کے پتہ پر اور بمبئی کے پتہ پر فوراً خط لکھ دیں کہ اس طرح نہ بھیج دیں بلکہ ویسے ہی پارسل کر دیں، میں یہاں سے آپ کے ذریعہ سے اس کی قیمت بھیج دوں گا۔ لہٰذا آپ

حضرت کو پوری تفصیل سمجھا دیں اور جیسے ہم نے وہاں سے میری کتابیں پارسل کی تھیں اس طرح پارسل کر دیں اور حضرت سے مراجعت کر کے جلد مجھے مطلع فرما دیں کہ فی الحال بھاؤ بڑا اچھا ۳۰ کا ہے۔ میں جلد قیمت بھیج دوں، چاہے کتابیں بعد میں آتی رہیں گی۔

اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو پھر میں ایک کتب خانہ ہی شروع کر دوں کہ قرض بھی جلد ادا ہو جاوے اور والدہ کی تمنائیں بھی جلد پوری کر دیں۔ اگر ایسا ہو تو پھر اردو سے زیادہ گجراتی کتابیں جتنی بھی مل سکیں، ہر جگہ سے خرید کر پارسل کر دیں۔ اردو صرف حضرت ہی کی کتابیں بھیجیں کیوں کہ اپنے گجراتی اردو بہت کم جانتے ہیں۔ خدا کرے اور کتب خانہ چل جاوے تو پھر مسجد مدرسہ کی تنخواہ سے بھی بے پروائی ہو سکتی ہے۔ پھر تو جیسی آپ کی رائے ہو۔

میرا مطلوبہ تعویذ اور مشکوۃ کی کاپی کی فہرست اگر جلد بھیج دیں تو بہتر رہے گا۔

ایک ہفتہ ہوا، والدہ کا بھی خط آیا، خیریت سے ہیں اور دو ماہ سے آپ کے خط کے نہ ملنے کا شکوہ لکھا ہے۔ بڑی پر شدید مصروفیت کی وجہ سے خط نہ لکھ سکا۔ آپ ہی مناسب الفاظ میں میری طرف سے تعزیت فرما دیں کہ اس نے اس طرح لکھا ہے۔ معلوم نہیں بھائی محمد علی کا کیا ہوا؟ گورا موٹا، بابو، یعقوب، مولوی ابراہیم صاحب، مولوی داؤد صاحب، اور دیگر پرسان حال حضرات سے سلام مسنون و دعوات کہہ دیں۔ آپ بھی خصوصی دعاؤں، فتنوں سے حفاظت کی دعا خصوصیت سے مانگتے رہیں۔

فقط والسلام

احقر یوسف

دوشنبہ، ۲۳ / مارچ ۵۰ء

....

۷۸۶

ذوالمجد والکرم بھائی جان مدفیوضکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، احقر مع الخیر رہ کر جناب کی خیریت وصحت کے لئے ہر وقت دعا گو ومنتظر ہے۔

۱) عرض اینکہ مدت مدیدہ سے کوئی گرامی نامہ نہ آنے کی وجہ سے بڑی تشویش ہے، حالانکہ ایک خط جناب کے نام لکھ چکا ہوں جس میں چھوٹی خالہ کی تاریخِ پیدائش مطلوب تھی۔ اگر چہ اس کے روانہ کرنے کے بعد آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا تھا جس میں آپ کو یہاں بلانے کے بارے میں آپ نے تحریر فرمایا تھا، لیکن میں نے اس انتظار میں خط نہ لکھا کہ آپ اپنے یا چھوٹی خالہ کے بارے میں فیصلہ کر کے کوئی خط لکھو گے کہ پہلے کس کے لئے کوشش کی جاوے۔

دونوں میں فرق یہ ہے کہ چھوٹی خالہ کو یہاں آنے کے بعد مستقل رہنے کا حق حاصل ہوگا لیکن آپ کا یہاں داخلہ عارضی ہوگا جو کہ تفریح کے لئے ہوگا جس کی میعاد تین یا چھ ماہ ہوگی ،اور چھوٹی خالہ کے بارے میں فارم میں اس طرح کا بھیجوں گا کہ یہ ہماری خالہ ہیں جنہوں نے پرورش کی تھی، اب ان کا وہاں کوئی سہارا نہیں ہے، اس لئے میں ان کو یہاں اپنی زیر کفالت بلاتا ہوں تو ان کو تو ان شاء اللہ جلد مستقل حق مل جاوے گا۔ اب آپ مصالح سے زیادہ واقف ہیں، جس کے لئے چاہیں لکھ دیں، آپ کے یا ان کے نام کا میں ڈیکلیریشن بھیج دوں۔

۲) ان دونوں کتابوں کے دو پارسل دو مختلف آدمیوں کے ذریعہ کر چکا ہوں۔ بہر حال آپ وصول فرمالیں اور دونوں پارسلوں کی رسید جلد مجھے بالتفصیل لکھ دیں اور آپ کی طبیعت کے لحاظ سے تو وصول ہونے کے ساتھ ہی آپ نے لکھ دی بھی ہوگی۔

کل اور پرسوں حضرت اقدس کے گرامی نامے سے اور مولانا تقی الدین صاحب کے گرامی نامے سے آپ کی علالت کا حال معلوم ہو کر بہت ہی قلق ہوا۔ یہ سردی یا نزلہ کا اثر

نہیں، بلکہ گھریلو حالات کی سوچ وفکر کی وجہ سے دماغی کمزوری کا اثر ہے۔خدا کرے کہ اس کا جلد کوئی حل نکل آوے اور اللہ جل شانہ بغیر آپریشن کے جلد آپ کو شفاء کاملہ عاجلہ مستمرہ دائمہ نصیب فرماوے اور دینی خدمت اور حضرت سے استفاضہ اور لوگوں کے افاضے کے لئے صحت وقوت تامہ نصیب فرماوے۔

نیز مولانا تقی الدین صاحب کے خط سے ''فضائل شکر'' کی تصنیف کا حال معلوم ہو کر بھی بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جلد اس کی تکمیل فرماوے۔آج ہی ایک خواب غالبًا آپ کی تصنیف ہی کے سلسلہ میں دیکھا تھا جو بالکل یاد نہیں رہا۔اس میں ازواج مطہرات کا کچھ ذکر تھا، اس وقت تو کچھ بھی یاد تھا، اب تو بالکل بھی یاد نہیں، جس سے کچھ رہنمائی مل سکے۔

گزشتہ چند ہفتے یہاں کے حالات بہت ہی خراب رہے، خصوصاً لندن برمنگھم گلاسگو جیسے بڑے شہروں میں بلکہ خطرہ ہو گیا تھا کہ سارے ملک میں فسادات پھوٹ پڑیں گے لیکن چند دن سے کچھ خموشی سی ہے، خدا کرے کہ بند ہو گئے ہوں۔دعا فرماویں اللہ جل شانہ فتنوں کو دور فرماوے اور اس سے محفوظ رکھے۔ دو ہفتہ سے الحمد للہ ہمارے یہاں بھی مکمل سکون ہے، کوئی واقعہ نہیں ہوا، دو تین ہفتے قبل ایک واقعہ میرے گھر کے قریب ہوا تھا جس کی قدرے تفصیل حضرت کے گرامی نامہ میں بھی لکھ چکا ہوں۔اللہ تعالیٰ ہی سیئات سے درگزر فرما کر فتنوں کو دور فرماوے۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ ڈھائی ہزار سے زائد جو رقم میں نے بھیجی ہے، اس میں سے مفتی صاحب کی بقیہ رقم غالبًا جو ایک ہزار یا پندرہ سو ہیں، وہ ادا کرنے کے بعد فوری طور پر بہت ساری تعداد میں گجراتی کتابیں اور اردو گجراتی کیلنڈر اور سرمہ۔یہ تین چیزیں خرید کر کے ان کے کئی پارسل روانہ فرمادیں تا کہ قرض جلد ادا ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرماوے تو آپ کی اور والدہ اور چھوٹی خالہ اور بھائی محمد علی کی ساری نیک امیدیں پوری ہو سکیں، بلکہ میرے خیال میں تو یہ ہے کہ مفتی صاحب کو نصف دے کر باقی سب کی کتابیں

بھیج دیں، کیوں کہ حضرت اردو کتابیں بھیج رہے ہیں، ان کے ساتھ اگر یہ کتابیں چل پڑیں تو احقر کی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرماوے تو پھر مدرسہ چھوڑ دوں اور صرف امامت للہ کرتا رہوں۔

اس لئے بھائی محمد علی کو بھیج کر گجراتی دینی کتابیں اور کیلنڈر اردو اور گجراتی اور سرمہ، یہ تین چیزوں کے پارسل میرے تینوں پتوں پر دو دو تین کر دیں، کیوں کہ میرے خود کے تین پتے آپ کے پاس موجود ہیں۔ ان پتوں سے مجھے پارسل جلد مل جاویں گے۔ باقی احوال سے مطلع فرماویں، خاص طور پر آپ کی صحت کے مژدہ سے کہ شدید فکر ہے، اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرماوے۔ کئی دن سے والدہ کا کوئی خط نہیں آیا۔

فقط والسلام

احقر یوسف

پنجشنبہ، ۷/مئی ۷۰ء

حضرت کے خطوط کے انگریزی پتے مولوی احمد لکھتے ہیں جو بالکل غلط لکھتے ہیں۔ صرف حضرت کی کرامت سے خطوط پہنچتے ہیں، ان کو تنبیہ کر دیں کہ وہ کسی جاننے والے سے لکھوالیا کریں۔

....

۲۶/مئی ۷۰ء، سہ شنبہ

۷۸۶

مکرم بھائی جان مد فیوضکم و برکاتکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ،

بعد سلام مسنون، آپ کا عتاب نامہ مع حضرت کے گرامی نامہ کے پہنچ گیا تھا، پڑھ کر واقفیت ہوئی اور اس کی معذرت اور براءت حضرت کے نام گرامی نامہ میں مفصل لکھ چکا

ہوں۔ممکن ہے کہ وہ براہ راست حضرت نے آپ کے نام بھیج دی ہوگی۔مختصر یہ کہ میرے ہی خطوط سے میرے بارے میں آپ کو اور حضرت کو غلط شبہ ہو۔ایسا ہرگز ہرگز نہیں جس کو حضرت کے نام گرامی نامہ میں مفصل لکھ چکا ہوں۔میرے خیال میں نہ پہنچا ہو تو لکھ کر منگوالیں تاکہ آپ کو بھی تسلی ہو جاوے۔

آپ کے خط سے یا بھائی محمد علی کے خط سے ۴۵ کی رسید اور ۱۰۰ کی عدم رسید معلوم ہوگئی۔سو ۱۰۰ والے کی زیادہ فکر نہ فرماویں، وصول ہو جاوے تو خیر ورنہ کچھ نہیں، ۴۰ تو مولانا صاحب کے ہیں، باقی ۵ آپ کی خدمت میں ہدیہ ہے، امید ہے کہ قبول فرماویں گے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اللہ کی ذات عالی سے امید قوی ہے کہ ان شاء اللہ اب میں قرض سے جلد از جلد سبکدوش ہو جاؤں گا کیوں کہ تنخواہ وصول ہوتے ہی ایک صاحب کو دے دیتا ہوں، وہ جا کر بنک میں میرے نام جمع کرا دیتے ہیں۔بقدر ضرورت اپنے پاس رکھ لیتا ہوں۔

بھائی اسماعیل موٹا نے ۲۸ کیلو کے تین پارسل بنا کر بھیجے، معلوم نہیں، انہوں نے آپ سے مشورہ لیا تھا کہ نہیں، اتنے ہی پیسوں میں تو ۶۰ ساٹھ کیلو کتابیں آسکتی تھیں۔خیر، ان کو سمجھا دیں کہ کیا طریقہ ہے اور سورت سے کسی کے ہاتھ ٹکٹ منگوا کر ترکیسر سے پارسل روانہ فرما دیں، جیسا کہ آپ نے پہلے دیکھ لیا ہے۔ترکیسر سے آسانی بھی رہے گی۔

قاری نورگت صاحب سے عطر کی تین بڑی شیشیاں اور دو چھوٹی شیشیاں وصول ہوئیں، نیل کٹر موصول نہیں ہوا۔پوچھنے پر فرمایا کہ ایک ڈبہ کے اندر سب کچھ تھا تو میں نے یہ شیشیاں نکال لیں، باقی روئی اور ڈبہ گھر چھوڑ آیا ہوں، واپسی پر اس میں اگر ہوگا تو مولانا کو دے دوں گا۔وہ یہاں بولٹن آنے پر دو تین ہفتے میرے ہی یہاں رہیں گے۔میں نے آپ کی طرف سے ان کو دعوت دے دی ہے، وہ بہت خوش ہوئے۔مولانا تقی الدین صاحب کی مرسلہ کتابیں وہ نہ لا سکے، چھوڑ کر آئے۔

حاجی یعقوب صاحب کے نام ان کی رجسٹری کی رسید ایک کارڈ پر لکھ دیں۔ان شاء

اللہ ان کے نام آج میں بھی خط لکھ دوں گا، ان کی تسلی کے لئے کارڈ تحریر فرما دیں کہ مرسلہ جملہ کاغذات بسلامت موصول ہو گئے۔

مکرر عرض ہے کہ اپنے خط میں میری طرف سے مکرر معافی کی درخواست حضرت والا کو لکھ دیں کہ آج تقریباً دو تین ہفتے سے ان نزاع سے بالکل علیحدہ ہو گیا ہوں اور اب مشورۃً شرکت بھی میری نہیں ہے۔ ان کے مشورہ پوچھنے پر کبھی ٹال دیتا ہوں **اللھم انی اعوذبک من سخطک وسخط رسولک وسخط اولیاء ک** یہ دعا ضرور حضرت کے گرامی نامہ میں تحریر فرما دیں۔

اور کیا عرض کروں۔ دعوات کا بے حد محتاج ہوں۔ بھائی صاحب اور دونوں بھابھیوں سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

احقر یوسف

....

۷۸۶

محترم المقام مکرم بھائی جان مد فیوضکم و برکاتکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ،

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ احقر مع الخیر رہ کر آپ کی خیریت کا طالب ہے۔ دیگر عرض یہ ہے کہ آپ کے ہر تین گرامی نامے موصول ہو گئے۔ مولانا جلاد صاحب ابھی تشریف نہیں لائے۔ ہر خط میں مضمون واحد پر شدید عتاب تھا جس کی معافی میں حضرت کے نام کے گرامی میں مفصل طور پر لکھ چکا ہوں۔

کل ہی نرولی چھوٹی خالہ کے نام جو ایر لیٹر لکھا ہے اس میں بھی آپ کے نام ایک طرف لکھا ہے۔ بھائی محمد علی کے خط سے ۴۵ کی رسید معلوم ہو گئی تھی، ۴۰ مولانا۔ صاحب

کے اور بقیہ پانچ آپ کی خدمت میں ہدیہ ہے۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

بھائی محمد علی کے بارے میں یہ سن کر بڑا افسوس ہوا کہ وہاں جانے کی تیاری میں استعفاء بھی دے دیا اور اب وہاں بھی جانا نہ ہوا اور اِن سے سلائی کام تو جم کر ہوتا نہیں، خیر اللہ ہی رحم فرماوے۔

والدہ محترمہ کا کئی دن ہوئے خط پہنچا تھا جس کا جواب اسی وقت لکھ دیا تھا۔ اس کے بعد ان کا کوئی خط نہیں آیا۔ حضرت کا خط شروع کیا تھا تو غلطی سے ایک ورق ختم کرنے کے بجائے دوسرے صفحہ پر آگیا، اس لئے آپ کے نام یہیں پر ختم کرنا پڑے گا۔ معلوم ہوا کہ حافظ پٹیل صاحب وغیرہ لندن پہنچ گئے۔ ابھی مجھ سے مشافہۃً بلکہ فون پر بھی ملاقات نہیں ہوئی، ان سے ملاقات پر آپ حضرات کی خیریت معلوم ہوگی۔ احقر کے لئے خصوصیت سے دعا فرماتے رہیں اللہ تعالیٰ کسی قابل بنادے۔ چھوٹی خالہ، بھائی صاحب بھابھیوں سے سلام مسنون ودعوات۔

فقط والسلام

احقر یوسف

چہارشنبہ، ۲۷؍مئی ۱۹۷۰ء

....

باسمہٖ سبحانہ

محترم المقام مکرم بھائی جان مدفیوضکم،

بعد سلام مسنون، پرسوں مولانا ہاشم صاحب کے ایر لیٹر میں احقر کے نام بھی مضمون موصول ہوا۔ اب تک طبیعت کے معمول اور استقرار پر نہ آنے کی خبر سے تشویش ہے۔ حق تعالیٰ شانہ عافیت تامہ عطا فرماوے۔ اور صحت وقوت نصیب فرماوے۔ بھابھی صاحبہ کو بھی

عافیت کے ساتھ مسرتوں کے ساتھ فراغ نصیب فرماوے۔اوراولاد کودین کے خادم بنا کر دنیاوعقبیٰ میں سرخ روئی کاذریعہ بنائے۔

''دارالعلوم کی مختصر تاریخ'' کے بعد یہاں کی عربوں کی بکثرت آمداورسفارات کی طلب پرایک مضمون عربی میں شروع کیاہے،اچھاخاصامضمون ہوگیاہے۔تکمیل پرطباعت سے قبل بغرض اصلاح ارسال خدمت کروں گا۔ بحمد اللہ ہمارا تعلیمی سال اختتام پر ہے،امسال میرے پاس ہدایۃ النحو،علم الصیغہ ، نور الایضاح،قصص النبیین ، القراء ۃ الراشدۃ ،دروس التاریخ الاسلامی، السبع المعلقات ، رہیں۔مؤخر الذکر چونکہ پڑھی نہیں تھی ،اس لئے اس میں کچھ محنت کرنی پڑی ، کچھ حصہ پڑھا لینے کے بعد بحمداللہ بقیہ حصہ پڑھی ہوئی کتابوں کی طرح معلوم ہونے لگا۔

حافظ اسماعیل بوڈھان والوں نے عین روانگی کے موقع پرعذر کردیا،اس لئے وہ نہ لاسکے۔اب ان شاء اللہ بذریعہ بنک ارسال کردوں گا۔وہ زکوٰۃ کے نہیں،عام صدقہ ہے۔جوکسی بیماری،مصیبت وغیرہ پرلوگ دیتے ہیں۔

میں نے اپنے قرض کے بھیجنے میں بھی شدید تاخیر کردی،اس کی معافی چاہتا ہوں۔دراصل تعلیمی وانتظامی کاموں میں اس قدر گھرارہتا ہوں کہ دوسرے کاموں سے شدیدتغافل ہوجاتاہے۔معلوم نہیں،آپ کے زامبیا کے سفر کا کیا بنا۔دراصل ہم تواس موقع پریہاں آمد کی آس لگائے بیٹھے ہیں۔اورآپ میرے رمضان کو پوچھتے ہیں۔دلی شوق وتمنا توحاضری ہی کی ہے مگر مالی وسائل فی الحال مفقود ہیں،اللہ کی قدرت سے بعیدنہیں کہ وہ لے آئے۔آپ دعاضرورفرماتے رہیں کہ حاضری نصیب ہو۔

باغ کا حال پڑھ کریہیں بیٹھے بیٹھے تصور میں وہاں کی سیر کر لیتا ہوں،البتہ پھلوں کی تفصیل لگنے اور پکنے کی نہ لکھیں تو بہتر ہے کہ اس کا لطف یہاں بیٹھے تصور سے حاصل نہیں ہوسکتا،البتہ حسرت میں اضافہ ہوتا ہے کہ کاش!میں بھی وہیں ہوتا کہ خاص طور پر پپیتہ وغیرہ

تو یہاں بالکل نہیں ملتا۔ نیز پورے موسم میں ایک دفعہ آم کھاتے ہیں، اس سال تو یہاں بہت ہی کم آئے۔ سب ہی پرسان حال کی خدمات خصوصاً مولوی قاسم صاحب، مولوی الیاس صاحب، غلام محمد، مولانا یونس، اسماعیل موٹا وغیرہم احباب سے سلام مسنون ودعوات۔

فقط

احقر یوسف

۱۸؍جون

مکان کی تصلیح کی خبر سے مسرت ہوئی۔ اب موسم باراں عافیت سے گزرے گا، ورنہ پچھلے سال تو ہوا میں گزرا کہ معلوم نہیں ہوا میں کب ٹین اڑ جائے۔

....

۷۸۶

محترم المقام بھائی جان مدفیوضکم وبرکاتکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ احقر مع الخیر رہ کر آپ کی خیریت کا طالب و دعا گو ہے۔ عرض یہ ہے کہ میں نے اس لئے خط نہ لکھا تھا کہ کافی دنوں سے میری طبیعت خراب ہی چل رہی ہے، آج تو بہت ہی زیادہ خراب ہے، کمزوری بہت ہے، مشکل سے عریضہ لکھ رہا ہوں کہ ہاتھ بھی کانپ رہا ہے۔ مرض میں وہی پہلی شکایات قبض وغیرہ جس کی وجہ سے درد سر، جسم میں شدید درد کہ نیند بھی مشکل سے آتی ہے۔ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ صحت و عافیت نصیب فرماوے اور مزید برآں بی بی کے بھی حمل کے ایام ہیں، اس لئے اس کی بھی طبیعت زیادہ خراب رہتی ہے، اس کا بھی فکر وقلق رہتا ہے اور کوئی کرنے والا بھی نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ ہی عافیت کی زندگی نصیب فرماوے۔

دیگر عرض یہ ۱۵۰۰ تو مفتی صاحب کو دے دیں۔ باقی الف میں سے ۸۰۰ آپ اپنی کتاب کے لئے خرچ فرمالیں اور یہ آپ کے خط کی وجہ سے نہیں، بلکہ آپ کے خط سے پہلے ہی میں نے تو آپ کے نام ایک خط لکھا تھا جو کہ لکھا ہوا رکھا ہے۔ آپ کے نام، مولانا تقی الدین صاحب کے نام، مولوی مشتاق صاحب کے نام ایک ایک عریضہ لکھا رکھا ہے، مگر اپنی نفسا نفسی میں اس کا موقع ہی نہ ملا کہ اس کو روانہ کرسکوں۔ وہ پندرہ دن سے پڑا ہے، اس میں یہی مضمون تھا کہ اس کی تکمیل پر اطلاع دیں، ان شاء اللہ انتظام کردوں گا۔ مختصراً پہلے سے میری نیت تھی، ندامت اس کا ہے کہ آپ نے پہل کردی، اس سے پہلے میری درخواست پہنچنی چاہئے تھی۔

خیر یہ باقی دوسو میں سے اپنے گھر جو کتابیں ہیں، اس کا ایک پارسل روانہ فرمادیں، اس میں ۳۶ خرچ ہوں گے، بقیہ تو سرمہ بھیجنے میں اور سرمہ کے ساتھ قبض اور تقویت کی یونانی دوائیں ارسال فرمادیں۔ اس طرح الف پورے ہوگئے۔

تکلیف تو ہوگی، مگر بوجہ مجبوری لکھ رہا ہوں، ورنہ پورے الف ہی آپ کے سپرد کردیتا، لیکن آپ نے تحریر فرمایا کہ ۸۰۰ ہوں گے، اس لئے میں نے یہ حساب لگا دیا ہے۔ بس دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ عافیت عطا فرماوے اور آپ کی، والدہ کی، چھوٹی خالہ کی، رشتہ داروں کی، جانی مالی خدمات نصیب فرماوے کہ یہی تمنا ہے۔ اپنے پیچھے تو الحمد للہ کچھ بھی جمع کرکے چھوڑ جانے کا خیال تک بھی نہیں بلکہ تمنا اور دعا ہے کہ اس کی خوشنودی کے راستہ میں خرچ ہو جاوے کہ اور تو کوئی اعمال ہیں نہیں، اسی سے وہاں کچھ کام بن جاوے۔

کتاب کے طبع ہوتے ہی بذریعۂ ہوائی ڈاک رجسٹری کتاب مجلد بھیج دیں، بلکہ اگر اس وقت کچھ پروف چھپ چکی ہوں تو وہی بھیج دیں کہ شدید انتظار و اشتیاق ہے۔ **والانتظار أشد من الموت۔**

مہتمم صاحب اور اسماعیل موٹا سے کہہ دیں کہ بھائی میں نے کتابوں کے لئے دو خط لکھے، اس کے اندر پتے بھی بھیجے، اب تک کتابوں کے روانہ کرنے کی ان کی طرف سے کوئی

اطلاع نہیں آئی۔ یہاں مدرسہ میں تقریباً تین سو(۳۰۰) ساڑھے تین سو(۳۵۰) بچے ہیں، کتابوں کی شدید ضرورت ہے۔اس لئے میرے خطوط اگران کو نہ ملے ہوں، پشت پر میں نے پتے لکھ دئے ہیں دے دیں،تاکید کردیں کہ جلد بھیج دیں۔

بس اب تو لکھا نہیں جاتا ،بمشکل اتنا لکھا، پڑھنے میں تکلیف ہوگی ،معاف فرماویں۔دعاؤں کا بہت ہی محتاج ہوں۔پرسان حال، چھوٹی خالہ،سب خالاؤں سے سلام ودعوات۔

احقر یوسف

دوشنبہ،۴/اگست ۷۰ء

....

۷۸۶

محترم المقام مکرم بھائی جان مدفیوضکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے۔کل گزشتہ بعد مغرب گرامی نامہ حضرت کے نام موصول ہوا۔ پڑھ کر حالات سے واقفیت ہوئی۔

بہت ہی زیادہ تعجب اور افسوس ہے کہ انہوں نے کیوں نہیں پہنچایا، حالانکہ میں نے کتنی شدت سے ان کو کہہ دیا تھا۔انہوں نے وعدہ کرلیا تھا کہ دیر نہیں ہوگی۔اگلے خط میں میں نام لکھنا بھول گیا۔لہٰذا مکہ پہنچتے ہی فوراً ان سے مطالبہ کریں اور تھوڑی ایک دفعہ ڈانٹ ڈپٹ کردیں گے تو پھر ہمیشہ کے لئے سلسلہ ٹھیک ہوجاوے گا، ورنہ یہ تو ہمیشہ کا جھگڑا ہے۔

میں نے پہلے خطوط میں جو کچھ بھی لکھا ہو، اس پر آپ کی ضرورت بہت مقدم ہے۔آپ چاہیں اور ضرورت ہو،تو میری طرف سے درخواست ہے کہ سارے ہی آپ رکھ لیں۔غرض آئندہ بھی آپ کو کلی اجازت نہیں ، بلکہ درخواست ہے کہ میرے لکھنے پر اپنی

ضرورت کو مقدم سمجھیں کہ آپ کی ضرورت میری ہی ضرورت ہے۔

تاجروں کا یہی وطیرہ ہوتا ہے کہ وہ اس کی کوشش کرتے ہیں کہ جتنے زیادہ سے زیادہ وصول ہو جاویں، پھر اپنے پاس سے ڈاک خرچ دے کر بھی مال بھیجنے پر راضی ہو جاتے ہیں۔ کاوی، راندیر، سورت، دہلی کئی جگہوں سے میں نے کتابیں منگوائی ہیں۔ معلوم نہیں کہ راندیر کے علاوہ بھی اور کہیں سے آپ کو خط پہنچا یا نہیں۔ کسی کا خط پہنچے تو ضرور مطلع فرماویں۔

حضرت پورے سفر حج میں بار بار آپ کو خوب یاد فرماتے رہے۔ ایام حج سے پہلے بھی کئی بار فرمایا کہ عبدالرحیم کے نہ آنے کا بہت ہی قلق ہے۔ کسی ساتھی نے معلوم نہیں کیسے صاف آپ کی طرف سے نقل کر دیا کہ میرا ارادہ نہیں ہے۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ اس نے مجھے دھوکا دیا۔ اس پر میں نے بہت صفائی پیش کی کہ حضرت، وہ تو تیار تھے، اور ان کی وجہ سے میں نے انگلینڈ سے دو ہزار کے قریب رقم بھی بھیج دی، مگر ہمارے یہاں ڈاک کی اسٹرائیک کی وجہ سے وہ پہنچ نہ سکی، اس لئے انہوں نے حاجی یعقوب صاحب کی معرفت کوشش کی، مگر نہ ہو سکا۔ خیر۔ **الخیر فی ما وقع**۔ ویسے آپ کی بیماری کی وجہ سے شاید آپ کے لئے یہ سفر زیادہ مشکل بھی تھا، چونکہ صحیح تندرست آدمی کے لئے بھی سفر حج تو واقعی مجاہدہ ہے۔

آپ کے خط سے مرض کی شدت کا حال پڑھ کر اور بھی زیادہ فکر و قلق ہے۔ اللہ جل شانہ جلد از جلد صحت تام نصیب فرماوے۔ آپ کے لئے دعائیں تو بہت ہی زیادہ کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی قبول فرماوے۔

اور عرفات، مزدلفہ، منیٰ میں بھی حضرت آپ کو یاد فرماتے رہے۔ چاشت کے وقت عرفات میں پہنچ گئے تھے۔ تھوڑی دیر نوافل پڑھ کر حضرت تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گئے۔ پھر زوال ہوتے ہی وضوء، استنجاء کر کے مشغول ہو گئے اور مغرب کے بعد روانگی تک مسلسل روتے ہی رہے۔ بہت زیادہ روئے۔ عصر کے وقت استنجاء کے لئے جب اٹھانے لگے، تو **پہلا لفظ حضرت نے جو فرمایا وہ یہ کہ عبدالرحیم کو لکھ دیجیو کہ تجھے عرفات میں بھی خوب یاد کیا**۔

عرفات سے بعد غروب روانہ ہوکر عشاء کے وقت مزدلفہ پہنچے۔ مغرب اور عشاء مزدلفہ میں آکر پڑھی اور کھانا کھا کر ہم لوگ تو سو گئے، حضرت پوری رات نہیں سوئے۔ پھر مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے جو کہ تقریباً دو تین میل کا فاصلہ ہے، گاڑی سے چھ سات گھنٹہ میں پہنچے۔ اس وقت جلدی میں پورے سفر حج کی تفصیل نہ لکھ سکا۔ ان شاء اللہ کسی وقت اطمینان سے لکھوں گا۔

گورا موٹا نے پاکستان کے جہاز سے سیٹ ریز رو کرالی ہے اور وہاں سے ہند تشریف لاویں گے، مگر پرسوں سے گجرات کے، خصوصاً سورت کے فسادات کی خبریں سنی جارہی ہیں، اس لئے وہ کچھ ڈھیلے پڑ رہے ہیں۔ پاکستان پہنچ کر وہ تحقیق کر کے، حالات پر امن ہوں گے تو آویں گے۔

وہ کہہ رہے تھے کہ محمد ڈابا کا خط والدہ کے نام آیا تھا، لیکن ابھی والدہ کا پاسپورٹ نہیں بنا، اس لئے آپ خط لکھ کر والدہ کو پاسپورٹ کا تقاضا لکھ دیں کہ پاسپورٹ جلد بنوالیں۔ میں بھی آج کل میں ان شاء اللہ خط لکھوں گا۔

دوا کے بارے میں گورا موٹا کی رائے یہاں سے بھیجنے کی نہیں ہورہی کہ یہاں گراں ملے گی اور بمبئ اس کی ڈیوٹی لیتے ہیں۔ میری تو رائے ہے کہ بھیج دوں۔ دیکھتے ہیں، مناسب ہوا تو ان شاء اللہ بھیج دوں گا۔ اور بھی بعد میں کوئی چیز ذہن میں آوے تو بلا تکلف تحریر فرمادیں۔

ایک بہت اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ ہو سکے تو آپ منشی عیسیٰ بھائی پر خط لکھ کر معلوم کرلیں کہ گجراتی تبلیغی نصاب ہم چھپوانا چاہتے ہیں، اگر آپ اجازت دیں۔ سنا کہ ان کی طرف سے عام اجازت ہے۔ پھر مزید ہدایت بھی پوچھ لیں کہ کونسے پریس میں زیادہ مناسب رہے گا اور اندازاً کتنی کاپی پر کتنا خرچ ہوگا۔ اس کا کئی دنوں سے ارادہ ہے اور ساتھیوں کا اصرار اسی کا ہے۔ خدا کرے کہ اس کی کوئی صورت ہو جاوے۔

معلوم نہیں کہ گجراتی اخباروں میں ہمارے بولٹن مدرس کے لئے اشتہار آپ نے پڑھا یا نہیں۔ عنقریب کمیٹی والے آپ کو خط لکھنے والے تھے، مولوی ہاشم صاحب بھی لکھنے کو

کہہ رہے تھے۔اس سلسلہ میں کوئی خط آیا ہوتو ضرور تحریر فرماویں۔

ایک اور بہت ضروری امر یہ کہ احقر کا شروع سے دار العلوم کا ارادہ ہے۔اس لئے مکتب اور امامت اور خصوصاً اس کی تنخواہ سے بہت گھبراتا ہوں۔اس لئے ایک صاحب کا بہت دنوں سے اصرار ہے کہ تو ہمارے کارخانہ میں آفس میں تسبیح لے کر بیٹھا رہ،نگرانی رہے گی۔جتنی تنخواہ ۳۰/۳۵ پاؤنڈ، تیرا دل چاہے تجھے ملے گی۔کار چلانا سیکھ لے۔ایک کار تیری نذر کردیں گے، اس میں تو گھر مدرسہ اور کارخانہ، تینوں آسانی سے جا آ سکتا ہے۔کہیں جانے آنے کی کوئی پابندی کوئی وقت نہیں، ہندوحجاز کی بھی کلی اجازت، بلکہ معاونت ہوگی۔ اس کا مشورہ ضرور لکھیں کہ اس کے بعد دار العلوم کی بھی اچھی صورت بن سکے گی کیوں کہ تنخواہ سے بے نیازی ہوجائے گی۔ضرور مشورہ لکھیں۔

فقط والسلام

یوسف

بدھ،۱۰/فروری ۱۹۷۱ء

....

۷۸۶

ذوالمجد والکرم مکرم بھائی جان مدفیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، احقر مع الخیر رہ کر آپ سب کی خیر وعافیت کا طلبگار ہے۔امید ہے کہ بخیریت ہوں گے۔

گزشتہ ہفتہ گرامی نامہ موصول ہوا تھا۔مولوی عبدالحق صاحب والے خط کے انتظار میں جلدی جواب نہ لکھا۔خدا کرے کہ گورا موٹا نے بھیج دیا ہو۔اس کے بعد دیر زیادہ اس لئے ہوئی کہ جمعہ کے دن سے نزلہ زکام کھانسی سردی وغیرہ کا اثر ہوگیا تھا جو کہ بڑھتا ہی گیا۔

آج منگل کو کچھ افاقہ ہوا تو لیٹے لیٹے خط لکھ رہا ہوں۔ آج کل یہاں اس کی ہوا ہے۔ ہر گھر میں لوگ سردی کھانسی کا شکار ہیں۔

اتنا لکھنے کے بعد یاد آیا کہ آپ کے خط کے جواب میں گزشتہ بدھ کو میں آپ کو خط لکھ چکا ہوں۔ چلو خیر شروع کر دیا۔ اچھا ہی ہوا۔ کل کی ڈاک دیکھ کر اس کو ڈاک میں ڈال دوں گا۔ آپ نے کتب خانہ کا پتہ پوچھا ہے، تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اسماعیل بھائی اور یعقوب بھائی کے بہت ہی احسانات ہیں۔ اگر کتب خانہ کے نام کے ساتھ منیجر کتب خانہ کے تحت یعقوب موگرا آجاوے تو ان کی دلجوئی اور ان کی مسرت کا سبب ہوگا۔

بیماری میں کچھ یاد نہیں رہتا۔ اصل میں وہ پہلا خط بند کرنے کے بعد یاد آیا کہ کتب خانہ کا پتہ بھیجنا ہے۔ اس لئے یہ خط شروع کیا۔ پھر اس کے شروع کرنے کا مقصد ہی یاد نہ رہا کہ کیوں شروع کیا تھا۔ اب یاد آیا اس لئے جلدی سے ابھی لکھ دیا اور اس کو ابھی سپرد ڈاک کر دیتا ہوں، ورنہ پھر بھول جاؤں گا۔ صبح لیٹے لیٹے یہ خط لکھا تھا۔ اس کے بعد دوپہر کو زبردستی خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا، کیوں کہ تین دن سے صرف ایک ایک گلاس یخنی پی رہا تھا۔ بحمد اللہ اس سے بہت فائدہ ہوا۔ ظہر کی نماز مسجد میں خود پڑھائی۔ پتہ نہیں آپ سہارنپور کب تشریف لے جاویں گے۔ حضرت ۲؍جون کو واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔

حضرت نے چار پانچ کلو کھجور مختلف حاجیوں کے ہاتھ بھیجا ہوگا۔ مولوی حبیب اللہ چمپارنی کے دو تین خط پہنچے ہوں گے۔ اس کے جواب میں یہ پرچہ ارسال ہے۔ براہ راست لکھنا مناسب نہیں کہ خدانخواستہ حضرت کو کہیں علم ہو جاوے۔ اس لئے آپ بھائی طلحہ صاحب کے لفافہ میں اسے بھیج دیں۔

خدیجہ کی طبیعت اچھی ہے۔ باقی خیریت۔ دعاؤں کا سخت احتیاج ہے۔ سب سے دعا سلام۔ بھابھی صاحبہ سے خاص طور سے دعوات وسلام۔

فقط والسلام احقر یوسف

۷۸۶

ذوالمجد والکرم بھائی جان مدفیوضکم ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون ، امید ہے کہ مزاج بخیر و عافیت ہوں گے ۔اس سے قبل یہاں پہنچ کر بھی اور مدینہ طیبہ سے بھی عریضہ روانہ کر چکا ہوں ۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا ۔ یہ عریضہ یہاں تک شروع کر کے چھوڑ دیا تھا کہ جدہ سے حضرت کی مرسلہ رجسٹری آج موصول ہوئی ، جو کہ میرا بخیر رسی کا خط پہنچنے سے پہلے کی لکھی ہوئی ہے ۔اس میں آپ کے دو گرامی نامہ ایک لفافہ والا اور دوسرا ایئر لیٹر رجسٹری حضرت نے ارسال فرمائے ، جس سے خیریت معلوم ہو کر بہت مسرت ہوئی ۔

اور گورا موٹا کے بارے میں تو میں یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ ابھی مطہرہ (پاکستان) ہی ہوں گے ۔لیکن والدہ کا اسی ہفتہ میں خط آیا ۔ انہوں نے تحریر فرمایا تھا کہ گورا موٹا کا نرولی سے لکھا ہوا خط سٹینگر آیا ہے ، بخیریت پہنچ گئے ، جس سے بہت ہی مسرت ہوئی ۔ حضرت والا نے اپنے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ سب احباب ابھی جا رہے ہیں ، اور ہم لوگ مدینہ منورہ واپس جا کر ایک دو ہفتہ وہاں قیام کر کے واپس مکہ مکرمہ آ کر ایک ہفتہ ٹھہر کر پھر مطہرہ میں اور دو ہفتہ رہ کر سہارنپور جون میں پہنچ جائیں گے ۔

آپ نے والدہ کے نام کے جس خط کا حوالہ دیا ہے وہ مدینہ طیبہ کے اگلے سفر کے موقع پر لکھا گیا تھا ۔اس کے بعد میرے علم کے مطابق کوئی خط انہوں نے والدہ کو اس سال نہیں لکھا ۔ والدہ محترمہ کا میرے نام جو خط ہے وہ سارا نصیحتوں سے پر ہے ۔اس میں غصہ کا لہجہ بالکل نہیں ہے ۔اور آپ پر انہوں نے جو خط نہیں لکھا وہ غصہ کی وجہ سے نہیں ، بلکہ آپ کا کوئی خط ان کو نہیں پہنچا ، اس لئے لکھا ۔ اور میرے خط میں والدہ نے لکھا ہے کہ کافی عرصہ سے چھوٹی خالہ کا اور بھائی کا مجھے کوئی خط نہیں ملا ۔اس لئے والدہ کے متعلق فکر نہ کریں ۔

آج آپ کے ان دو گرامی ناموں سے یہ معلوم ہو کر کہ آپ نے رقم کتب خانہ والوں کو بھیج دی قلق ہوا، کیوں کہ آپ نے مدینہ منورہ میں تحریر فرمایا تھا کہ بہت اچھا ہوا کہ تو نے اس وقت بھیجی، کیوں کہ مجھے ضرورت تھی۔ اس لئے میں نے پھر آپ کو لکھا بھی تھا کہ آپ استعمال فرمائیں۔ اس لئے بقیہ کے وصول ہونے پر آپ اپنی ضرورت میں بلا تکلف استعمال فرماویں۔ اور خصوصاً اس وقت گورا موٹا بھی آئے ہوئے ہیں، آنے جانے کی وجہ سے یا والدہ کو کچھ بھیجنے میں ضرورت بھی ہوگی، اس لئے آپ جتنے چاہیں لے لیں۔ اور گورا موٹا کب جائیں گے یہ بھی تحریر فرمادیں، تاکہ والدہ کو کچھ بھیجنے کے لئے میں بھی کچھ بھیج دوں۔

ایک بہت اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ مولوی عبدالحق ترکیسری صاحب کے خط کے جواب میں حضرت نے ایک رقعہ تحریر فرمایا تھا جو پڑھنے کے لئے گورا موٹا کو ان کے آئے ہوئے خط کے ساتھ دیا تھا۔ تو وہ خط میں گورا موٹا کے پاس ہی بھول گیا۔ اب یہاں آنے پر یاد آیا۔ اس لئے حضرت کا تحریر فرمودہ خط اپنے خط کے ساتھ ساتھ لفافہ میں ضرور بھیج دیں۔ ان کے آئے ہوئے خط کی ضرورت نہیں۔ دوسری بات یہ چھوٹی خالہ کے پاسپورٹ میں ان کی عمر کیا بتائی گئی ہے، یہ بھی تحریر فرمادیں کہ یہاں ڈکلیریشن میں بھی وہی عمر میں لکھواؤں۔

آج کل تو وہاں بہت رونق ہوگی۔ مہمانوں کی آمد و رفت ہوگی۔ غلام لمباڈا نے بتایا کہ گاؤں میں سے مدرسہ کا چندہ کافی ہوا۔ اور حاجی صاحب کا براہ روڈیشا لندن جانا طے ہو گیا۔ کیا یہ صحیح ہے؟ اور سنا کہ مدرسہ کے متعلق بعضوں نے کوئی ہنگامہ کیا۔ اس سے بڑا فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے اور امن وسکون نصیب فرماوے۔ سب سے دعا سلام فرما دیں۔ مولانا تقی الدین صاحب سے بھی بوقت ملاقات بشرط سہولت دعا وسلام۔

فقط والسلام

احقر یوسف

۱۵/اپریل ۱۹۷۱ء، جمعرات

بھائی طارق جلالی لندن سے آئے ہوئے ہیں۔ان کی گود میں بیٹھ کر آپ کی خدیجہ ہنس رہی ہے۔

....

۲۵رمئی ۱۹۷۱ء

۷۸۶

ذوالمجد والکرم مکرم بھائی صاحب مدفیوضکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون ،امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔احقر مع الخیر رہ کر آپ سب کی خیر عافیت کا طلبگار رہے۔

عرض یہ ہے کہ گزشتہ ہفتہ گرامی نامہ سامی موصول ہوا تھا لیکن آپ کو شاید علم ہوگا کہ ہمارے یہاں مولانا مسیح اللہ صاحب جلال آباد سے تشریف لائے ہوئے ہیں،تو ان کو ہم نے ہمارے یہاں کے لئے بھی دعوت دی تھی۔

یہاں اتوار کا دن چونکہ سب کی چھٹیوں کا دن ہوتا ہے،اس لئے ہم نے ان کو گزشتہ اتوار کی دعوت دی تھی۔ باوجودیکہ اور دوسری کئی جگہوں سے اتوار کے لئے تقاضا تھا لیکن مولانا ہماری دعوت قبول فرما کر گزشتہ اتوار کو تشریف لائے تھے۔قیام اپنے گھر ہی پر رہا۔ اس کے اعزاز میں دسترخوان کافی وسیع کیا گیا تھا۔اور بھی کئی جگہوں کے مہمان بلا دعوت ہی کے پہنچ گئے تھے،کیوں کہ دعوت کے نام میں تو پھر انگشت نمائی ہوتی ہے۔

الحمدللہ بہت زیادہ رونق رہی اور اتوار کے دن ظہر کے بعد مولانا کا بیان ہوا۔ بہت کافی مجمع تھا اور بیان بھی بہت شاندار ہوا۔دو گھنٹہ کا بیان رہا،چوبیس گھنٹہ یہاں قیام رہا اور دوسری جگہوں کی بہ نسبت مولانا بولٹن سے بہت خوش گئے۔کیوں کہ ضعف و پیری اور نزاکت طبع کی رعایت اور جگہوں پر عوام میں نہیں ہوسکتی۔اس لئے اس مشغولی کی وجہ سے جلد جواب

نہ دے سکا۔

حضرت کے اس ماہ میں میرے آنے کے بعد سات آٹھ گرامی نامے اور ایک ایک کیلو کھجور کے تین ڈبے اور ایک جوڑی دستانے پہنچے۔ حضرت کی ان شفقتوں کا مجھ جیسے بدکار سے بدلہ تو کیا، زبانی شکریہ بھی ادا نہیں ہوسکتا۔ حق جل مجدہ ہی حضرت والا کو ان شفقتوں کا دارین میں اپنی شایان شان بہترین بدلہ نصیب فرماوے۔

حضرت نے دو تین گرامی ناموں میں تحریر فرمایا ہے کہ رمضان المبارک میں تیرے آنے کی میری رائے نہیں ہے، اب دو تین سال وہاں مسلسل گزار دے۔ دیکھتے ہیں کیا مقدر ہے؟ دعا فرماویں کہ احقر کے حق میں جو خیر ہو اللہ جل شانہ اس کے اسباب غیب سے مہیا فرماوے۔

قرضہ کی تفصیل پہنچ کر اطمینان ہوا، ان شاء اللہ بہت جلد ادا ہو جاوے گا، اس کی فکر نہ فرماویں۔ یوسف موٹا قاضی بنانے کے لئے کہہ رہے تھے وہ کیا ہوا؟ بنانے سے پہلے وہ آئے تھے یا نہیں؟

بہت دنوں سے میرا ارادہ ہو رہا ہے کہ تبلیغی نصاب اردو اور انگریزی وغیرہ زبانوں میں بے حد مقبول ہے۔ اگر یہ گجراتی میں یکجا مجلد تبلیغی نصاب کے نام سے طبع ہو جاوے تو ان شاء اللہ بے حد مقبول ہوگا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو منشی عیسیٰ بھائی سے اس سلسلہ میں خط و کتابت کریں، کیوں کہ انہوں نے ترجمہ کیا ہے، اس لئے ان سے طبع کرانے کے لئے اجازت بھی لینی ہوگی۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ آپ ان سے مشورہ کریں کہ نصف خرچ ہم دیں، نصف وہ دیں، تو زیادہ بار بھی نہیں ہوگا اور وہ اس سلسلہ سے واقف بھی ہیں۔

ایسی گجراتی کی چند اپنی ذاتی مطبوعات ہو جاویں، اور چھوٹا سا وہاں اور یہاں کتب خانہ ہو جاوے تو پھر آپ کو کہیں بھی ملازمت وغیرہ کی فکر کرنے کی ضرورت بھی نہیں رہے گی، اور والدہ اور رشتہ داروں کو بھی جواب دہی آسان ہوگی کہ ہمارا ذریعہ معاش یہ ہے۔ اس میں نہ کہیں جانا نہ آنا، بلکہ اپنی مطبوعات ہونے کی وجہ سے تاجروں کو پارسل بنا کر بھیجنا ہی ہوتا

ہے۔ بہت دنوں سے یہ بات ذہن میں آ رہی تھی اس لئے لکھ دیا۔

میرا ابھی خیال یہی ہے کہ اب اطمینان سے رمضان کے فوراً بعد آپ سفر شروع کریں کہ اطمینان سے زیادہ سے زیادہ وقت ہر جگہ آپ رہ سکیں، ورنہ دوڑ دھوپ میں نہ لطف رہتا ہے، بلکہ اور آدمی پریشان و بیمار ہو جاتا ہے اور ویسے سفر کا قصہ بہت مشکل ہے، اس لئے رمضان کے بعد ہی مناسب ہے۔

منشی عیسیٰ بھائی کی رقم اس دن میں لکھنا بھول سے جگہ خالی چھوڑ کر خط ڈال دیا۔ ان کے ۲۶۸ باقی تھے۔ آپ نے دوسو دئے، باقی ۶۸ ہیں، وہ بھی ان کی طلب۔ ممکن ہے کہ آپ نے بھیج دئے ہوں گے۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ مولانا تقی الدین صاحب کے ذریعہ میں نے کتابیں منگوائی تھیں، معلوم نہیں اس کا کیا ہوا۔ اگرچہ اس سلسلہ میں ان کو کوئی رقم تو نہیں دی مگر کتابیں منگوالی تھیں، پھر آج چھ مہینے سے زائد ہو گئے، کتابیں نہیں پہنچیں۔ اس لئے آپ ویسے ہی بات بات میں ان سے معلوم کرلیں کہ وہ رمضان میں یوسف آپ سے کتابیں منگوانے کے لئے کچھ مشورے کیا کرتا تھا، کیا کتابیں اس کو پہنچ گئیں؟

اور سہارنپور سے جو کتابیں ہم ساتھ لائے تھے شامی وغیرہ۔ اس کا ایک پارسل کر کے یاد ہو، تو دو اسماعیل موٹا کے ذریعہ ترکیسر یا سورت سے کروادیں۔ اور اب تو پارسل ۲۳ روپے کے ٹکٹ پر پہنچتا ہے۔ اسماعیل موٹا کو بھی معلوم ہے۔ اور شامی شاید دو عدد میں لایا تھا، دونوں بھیج دیں۔ ایک مولانا لطف الرحمٰن صاحب کے لئے لی تھی۔

خدا کرے کہ چھوٹی خالہ کا گورا موٹا کے ساتھ جانا ہو جاوے تاکہ رمضان کے بعد آپ بھی پہنچ جاویں، چھوٹی بھی وہاں، والدہ بھی، تو والدہ کا بھی جی خوش ہو جاوے گا۔

بہت دنوں سے ایک بات لکھنے والا تھا لیکن ہر دفعہ بھول جاتا ہوں۔ وہ یہ کہ حج کے بعد سے بلکہ رمضان کے بعد سے صدری مسلسل پہن رہا ہوں اور مدینہ طیبہ میں کسی نے اس

کو دھوتے ہوئے خراب دیا، وہ قدرے چھوٹی بھی ہوگئی۔اس لئے وہ جو پائجامہ میں اس کے لئے چھوڑ کر آیا تھا، اس کو بجائے سہارنپور کے اب سورت ہی سے بنوا کر پارسل کردیں کہ اس کی بہت سخت ضرورت پڑ رہی ہے۔اسی کو توڑ کر بنوالیں کیوں کہ یہاں کا کپڑا دھونے کے بعد خراب نہیں ہوتا، وہاں کا بنا ہوا کتنا ہی قیمتی اور عمدہ ہو تو بھی دھونے کے بعد خراب ہوجاتا ہے، اس لئے اسی کو بنوالیں۔دو بن سکیں تو ٹھیک ورنہ ایک بھی کافی ہے، کیوں کہ شیروانی پہن کر پھر اسی طرح ناز سے ایک خاص چال سے چلنا پڑتا ہے، یہ تو فرقان جیسوں کے کام کی ہے۔ یہاں جب سردی زیادہ ہوتی ہے، تب میں بھی پہن لیتا ہوں۔اور شیروانی تو ایک صاحب نے یہاں سے کپڑا بھیج کر دیوبند میں بہت شاندار بنوا کر ہدیہ کی ہے۔ماشاء اللہ بہت اچھی ہے مگر پہننے کو طبیعت نہیں چاہتی۔اس لئے صدری ضرور بنوالیں۔

بھابھی صاحبہ، بھائی صاحب، بھابھی، باوا خالہ، گوراموٹا، آفس بائی، سب سے سلام دعوات۔

فقط والسلام

خدیجہ کی ماشاءاللہ بہت اچھی طبیعت ہے، اپنی زبان میں خوب چہکتی رہتی ہے۔

بی بی نے میسر، کشمیری کوٹ اور برقع کی فرمائش کی ہے، اس کے ناپ وغیرہ کے لئے خود خط لکھے گی۔گستاخی، تکلیف معاف۔

ایرین کا شکریہ پھر بھول رہا تھا۔اصل میں میری حج کے سفر کی غیبت میں وہ آئے تھے۔اس کے بعد جب بھی آئے، تو آتے ہی فوراً انہوں نے کہا ہوگا کہ ایرین وہاں سے آئے ہیں۔اس لئے مجھے اس کے متعلق لکھنے کا بالکل خیال نہ رہا۔ بہت بہت شکریہ۔

رشید بھائی ڈابھیل سے کل ہی پہنچے، وہ خود بھی خدیجہ کے لئے ایرین بنا کر لائے ہیں۔

درخواستوں کا اختصار (۱) کتابوں کا پارسل، اپنا اور مولانا تقی الدین صاحب کا (۲) صدری (۳) منشی صاحب کا بقیہ (۴) نصاب کی طباعت کا مشورہ۔

کتب خانہ کے پتہ کے لئے دوسرا لیٹر لکھ رہا ہوں۔

دوشنبہ،۶ ؍جون ۱۹۷۱ء

۷۸۶

ذوالمجد والکرم مکرم بھائی جان مدفیوضکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج بخیر وعافیت ہوگا۔ احقر مع الخیر رہ کر آپ کی خیریت کا خواہاں وطلبگار رہے۔

کئی روز سے عریضہ لکھنے کو تھا مگر مولوی عبدالحق صاحب کے عریضہ کے انتظار میں نہ لکھا، کہ بحمد اللہ آج آپ کی رجسٹری پہنچ گئی، جس میں ان کا اور عبدالرؤوف صاحب کا خط پہنچا جس سے اطمینان ہوا۔

دو چار روز سے خط لکھنے کا داعیہ شدید اس لئے بھی تھا کہ میں نے قریب ہی میں ایک پارسل کتابوں کا روانہ کیا تھا جس میں ۵۷۷ عدد نسخے تھے، جو اس دفعہ محمد ابراہیم ملاں کے نام پر گیا ہے۔ یہ غالباً مساجی ملاں کا بھائی ہوگا، بلکہ وہی ہے۔ اس سے پوچھ لیں اور وصول کر لیں۔ ان کو آپ ابھی رکھ لیں اور جب سہارنپور جاویں تو منشی انیس صاحب سے ان کتابوں کا تبادلہ کرانا ہے۔ ان سے ان کتابوں کے بدلہ میں مندرجہ ذیل کتابیں بھجوا دیں:

تبلیغی نصاب حصہ اول ۔۲۵ تبلیغی نصاب حصہ دوم ۔۱۵ ٹیچنگ آف اسلام (جو کہ تبلیغی نصاب کا اردو ترجمہ ہے) ۔۲۵ فضائل حج ۔۲۵ آسان حج ۔۵۰ حج اور اس کی دعائیں ۔۲۰۰ معلم الحجاج ۔۱۰ تاریخ الاسلام (مولوی محمد میاں صاحب۔ سارے اجزاء الگ الگ مجلد) ۔۵۰۔

چاہے وہاں تشریف بری منشی انیس سے بات کر لیں، چاہیں تو پھر خط سے ہی سہی۔ جس طرح سہولت ہو اور بلا تکلف آپ خود تقسیم کرنے کے لئے جتنے چاہیں لے لیں۔ ہر دفعہ لکھتے ہوئے بھی مجھے شرم محسوس ہوتی ہے۔ اور سہارنپور حاضری پر مولوی سیف الدین

صاحب سے بہشتی زیور کے ۲۵/۵۰ نسخے ضرور بھجوادیں اور ہر دو حضرات سے فرمادیں کہ کتابیں ۲۰/کیلو ہی کے پارسل سے بھیجیں اوراس پر ۳۶/ کے بجائے غالباً ۲۴/روپے کا ٹکٹ لگتا ہے، اس کا اسماعیل موٹا کو پورا علم ہے۔اس سلسلہ میں آپ اسماعیل موٹا کو پوچھ لیں کہ اس کی کیا صورت ہے۔

یہ اس لئے لکھ دیا کہ منشی انیس صاحب کا خط آیا تھا کہ تو اجازت دے تو ہم پارسل بذریعہ بنک بھیجیں، لیکن یہ تو بہت مشکل اور گراں ہے، اس لئے یہ تاکید فرمادیں کہ ۲۰/کیلو والے ہی گفٹ (ہدیہ) اس پر لکھ کر بھیجیں۔

(۱) آپ نے مکان کے قرضہ کے متعلق جو لکھا، اس سے بہت تعجب ہوا۔آپ اس کی بالکل فکر نہ فرماویں۔بس دعا فرماتے رہیں۔امید ہے کہ ان شاء اللہ بغیر مکان فروخت کیئے ہی اللہ تعالی ادا کروادے گا۔میں ابھی سے اس کی مد میں بھیجنا شروع کر دیتا کہ ادا کرنا شروع کردیں، لیکن سوچا کہ ایک دفعہ کتابوں کا کچھ ذخیرہ ہوجاوے تو پھر ایک سلسلہ خدا کرے چلتا رہے، تو پھر سارا بوجھ بھی بہت جلد اتر جاوے گا۔اور بھی مزید کچھ کام ہو سکے گا۔ اس لئے اس قرضہ کی بالکل فکر نہ فرماویں۔ہاں، البتہ جب جس کو ادا کرنا آپ کے نزدیک ضروری ہو، اس وقت تحریر فرمادیا کریں کہ اب فلاں کو اتنے دینے ہیں تو ان شاء اللہ آپ کا خط پہنچتے ہی میں بھیج دیا کروں گا۔

(۲) میں اپنی اور گھر کی ضرورت کی چیزیں خود ہی بلا تکلف لکھتا رہوں گا۔آپ ضرورت سے زائد چیزیں خواہ مخواہ حرج وخرچ کر کے اور پھر مزید خوشامدیں کر کے ہرگز نہ بھیجیں۔مجھے سب سے زیادہ تکلیف کسی کی خوشامد سے ہوتی ہے۔

یہاں سے ہر آنے والے کے ساتھ کوئی نہ کوئی چیز آپ کے لئے بھیجنے کو دل چاہتا ہے خصوصاً حجاز کے قیام میں مکہ مکرمہ سے حاجیوں کے ساتھ بہت کچھ بھیجنے کو دل چاہتا رہا اور سب سے بہتر اور ارزاں اور سستا تحفہ مدنی کھجور، مگر میں بالکل نہ بھیج سکا۔اس کی وجہ صرف خوشامد، کہ مجھے کسی کو کہتے ہوئے یہ خیال ہوتا تھا کہ اگر اس نے انکار کر دیا تو؟ اس لئے میں نے کسی کو

پوچھا ہی نہیں، اندر ہی اندر نہ بھیجنے کی حسرت ہوتی رہی۔ بالکل کپڑا اور قلم احمد بیچارے کو بہلا پھسلا کر دے دیا کہ میرے جانے کے بعد کسی کے ہاتھ بھیج دینا، مگر مجذوب نے میرے سامنے ہی حاجی دوست محمد سے پوچھا، لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر واحسان کہ انہوں نے ہاں کر دی۔ اس لئے اس میں تکلف ہرگز نہ کریں۔ میں خود ہی ضرورت کی چیزیں لکھتا رہوں گا۔

(۳) ایک بہت اہم اور ضروری مشورہ طلب بات یہ کہ بی بی کو شادی سے قبل ہی سے ۔۔۔۔ وغیرہ کی تکلیف تھی جو ظاہری بات ہے کہ ڈاکٹری علاج سے ختم نہ ہونی تھی، نہ ہوئی۔ بارہا حکیم کی دوا منگوانے کو بھی جی چاہا مگر کبھی مناسب معلوم نہ ہوا، کبھی یاد نہ رہا۔ اب وہ بہت کافی لاغر ہوگئی ہے اور بہت ہی کمزور ہوگئی۔ بہت ہی مشکل سے بیچاری کھانا پکانا اور خدیجہ کا کام کاج کرتی ہے۔

اس لئے کچھ روز سے خیال یہ آیا ہے کہ ابھی آپ بھی ہیں، تو اس کو وہاں بھیج دوں۔ شعبان کے اخیری ایام میں بھیج دوں کہ پھر مجھے سارے ماہ کا اعتکاف بھی کرنا ہے، تو یہ شعبان، رمضان، شوال، چار پانچ ماہ وہاں رہ کر علاج کرا کے واپس آجاوے، تقریباً دوسو پاؤنڈ خرچ بھی ہوگا۔ اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ کا کیا مشورہ ہے؟ مطلع فرماویں۔

(۴) قاری عبدالرؤوف صاحب پر پھر کبھی میں ہدیہ کے نام سے ان شاء اللہ آپ کے توسط سے بھیج دوں گا۔

(۵) احقر نے حج کے بعد کچھ لکھنا شروع کیا تھا۔ شروع میں تو وہی سنتیں آسان زبان میں مختصراً جمع کرنے کا خیال تھا کہ مسنون دعاؤں کی طرح چھوٹی سی کتاب ہو جائے گی، لیکن اس کے بعد خیال ہوا کہ پہلے سنت کی اہمیت اور اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آیات قرآنی، احادیث نبوی اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کے واقعات اور فرمودات جمع کر لی جائیں تو اس کے پڑھنے سے اتباع سنت کا شوق پیدا ہوگا۔

اس خیال سے کچھ کام شروع کیا تو بحمد اللہ مواد ملتا گیا اور ٹوٹی پھوٹی زبان میں بے

ترتیب چند صفحات ہو گئے ہیں۔ ابھی کچھ مضامین باقی ہیں۔ خیال ہے کہ مہینہ بھر میں تکمیل ہو جاوے گی۔ ایک پاکستانی دوست ہیں، ان کا خط اچھا ہے، ان سے نقل کرنے کو کہہ دیا ہے تا کہ پڑھنے میں سہولت رہے۔ کتاب کا نام اب تک تجویز نہیں کیا۔ کتاب پڑھ کر ''اتباع سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم'' ''اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' وغیرہما جو بھی پھر آپ مناسب سمجھیں، تجویز فرمادیں۔

یہ اس وقت ہے کہ آپ پڑھ کر اس کو کسی دوسرے کو دکھانے کے لائق سمجھیں، تب یہ بات ہے۔ ورنہ اس کو کتابوں والے صندوق میں ویسے ہی ڈال دیں۔ یہ پہلے سے اس واسطے لکھ دیا ہے کہ شاید ایک دم کوئی جانے والا مل جائے اور لکھا ہوا تیار ہو تو بھیج دوں گا ان شاء اللہ العزیز۔

حضرت اقدس کا مکہ معظّمہ سے گرامی نامہ پہنچا تھا۔ اس میں ایک عجیب بات تحریر فرمائی تھی جسے پڑھ کر بے حد رنج ہوا کہ یہاں مکہ آکر معلوم ہوا کہ بولٹن کی کمیٹی تجھ سے کچھ ناراض ہے اور تجھے علیحدہ کرنے کی فکر میں ہے۔ معلوم نہیں کیسے اور کس نے یہ بات وہاں لگا دی، حالانکہ یہاں بحمد اللہ تعالی ومنہ وکرمہ ایک رتی بھر اس کا شائبہ تک بھی نہیں۔ حضرت کے گرامی نامہ کے بعد خود مجھے فکر ہو گیا کہ نہ معلوم کیا بات ہے۔ ویسے یہاں فضا بحمد اللہ بالکل ہی صاف ہے، کوئی خلفشار نہیں۔

صدری کے لئے زیادہ فکر کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ جب آپ کا سورت جانا ہو تو ساتھ لیتے جاویں کہ تم نے پہلے کہا تھا، اب انکار کر رہے ہو۔ اس پر بنادے تو ٹھیک، ورنہ جیسا پہلے طے تھا کہ یہاں سلائی بہت زیادہ ہے، سہارنپور بنوائیں گے، تو وہاں دیکھ لیں۔ بن جائے تو ٹھیک ورنہ کوئی فکر کی بات نہیں۔ اگر کوئی لانے والا ملا، تو ان شاء اللہ کپڑا بھیج دوں گا۔

چھوٹی خالہ کو یا جس کو بھی آپ موقع پر مناسب سمجھیں تو احقر کے حساب میں سے بلا تکلف دے دیں۔ اور اس کے لکھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ مولوی غلام محمد نور گت صاحب سے آپ دریافت فرمالیں کہ میں آتے وقت ان کو فہرست دے آیا تھا۔ اگر انہوں نے

کتابیں بھیج دی ہوں تو ان کی رقم ادا کر دی جاوے۔ اس لئے ان سے پوچھ کر بل بھیج دیں۔

آپ نے مکان کا نام یوسف منزل رکھا۔ اس کے بجائے بھابھی صاحبہ کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر وہ راضی ہوں تو سارا بائی بلڈنگ رکھ لیتے جیسے سارا بائی ہسپتال ہے۔ ان کا یہ مضمون کسی وقت تنہائی میں ان کو سنا دیں۔

ان سے اور سب رشتہ داروں، ملنے والوں سے سلام مسنون و دعوات۔ حاجی ریاض الدین صاحب کا خط آیا ہوا ہے۔ وہ کسی مدرسہ کے اپنے کو پرنسپل اور مہتمم بتلا رہے ہیں۔ یہاں چندہ کے لئے بہت لوگ آتے رہتے ہیں، لیکن یہاں کے لوگوں کے مزاج کے اعتبار سے تین سال میں کبھی بحمد اللہ میں کسی چندہ والے کے ساتھ نہیں گیا، کیوں کہ ان کے سامنے دست سوال دراز ہونے سے پھر ہماری بات کا وزن نہیں رہتا۔

چھوٹی خالہ، گورا موٹا، سب سے سلام و دعوات۔

فقط والسلام

احقر یوسف

دوشنبہ، ۶ / جون

....

۷۸۶

مکرم بھائی جان مدفیوضکم،

بعد سلام مسنون امید ہے کہ مزاج بخیر و عافیت ہوں گے۔

اس سے قبل ایک ایر لیٹر لکھ چکا ہوں۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ حضرت کے خط میں میں نے کتاب ایک دو روز میں ارسال کرنے کو لکھا تھا، مگر تین چار روز گزر گئے۔ شاید آپ کو انتظار بھی کرنا پڑا ہوگا۔ معاف فرماویں۔

خیال پہلے یہ تھا کہ دونوں کا پیاں بھیج دوں، مگر پھر خیال ہوا کہ ڈاک کا قصہ ہے، اگر

خدانخواستہ ایک ہی دفعہ بھیج دی اور خدانخواستہ نہ پہنچ سکی، تو پریشانی ہوگی۔اس لئے آدھی بھیج رہا ہوں۔ پھر جب اس کے پہنچنے کی اطلاع ملے گی پھر ان شاء اللہ دوسری کاپی بھیجوں گا۔

ابھی اس لئے بھیج رہا ہوں کہ آپ تشریف لے جارہے ہیں۔تو آپ کے جانے کے بعد کوئی یہ کام اچھی طرح نہیں کر سکے گا۔اور پھر آپ کی واپسی میں شاید دوسال سے زیادہ عرصہ بھی لگ جاوے۔ اس لئے ابھی بھیج دی ہے۔آپ سفر سے قبل اس کی کوئی صورت تجویز کر جاویں کہ اگر (اطاعت رسول) طباعت کے قابل ہوتو اس کا کام شروع کر دیں،تا کہ آپ کی موجودگی میں ذرا اچھی طرح ہو سکے۔

اس پر مقدمہ اگر مفتی صاحب اگر ملاحظہ فرماویں تو ان سے لکھوالیں، ورنہ مولانا یوسف صاحب سے مقدمہ لکھوادیں۔آپ کو اختیار ہے۔ جہاں جہاں صحابہ کا ذکر ہے وہاں بغیر نام کے مودودی پر تنقید کی گئی ہے، اس کا نام لکھنے کی ضرورت بھی نہیں اور مناسب بھی نہیں، بغیر نام کے کافی ہے۔اور چاہے تو اطاعت رسول ہی نام رکھیں، یا چاہیں اور کوئی نام تجویز فرمادیں۔

اس میں حضرت کو کسی چیز کی تکلیف دینے کی ہمت نہیں ہوتی۔ یہ حضرت ہی کی دعا کا صدقہ ہے ورنہ آپ میری حالت سے تو واقف ہیں کہ ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔کتاب کا تو تصور ہی کہاں۔

دوسری کاپی میرے اپنے نزدیک اس سے زیادہ شاندار ہے، کیوں کہ اس میں اکابرین کے اتباع سنت کا تذکرہ یا اکابرین کے ارشادات ہیں۔اس کے پہنچ جانے کی اطلاع کے بعد ان شاء اللہ اس کو روانہ کروں گا۔

آپ کی حج کے بعد تشریف آوری کا انتظار اور اس کے لئے تیاری ابھی سے شروع ہوگئی۔ بڑے وسیع مکان کی تلاش میں ہوں، دعا فرمائیں کہ بہ آسانی مل جاوے کہ یہ موجودہ مکان بہت تنگ رہے گا۔حق تعالی باحسن وجوہ ملاقات میسر فرماوے اور آپ کی اور والدہ محترمہ سب کی خدمت کا موقع عنایت فرماوے۔

فقط والسلام

احقر یوسف

دوشنبہ ۲؍اگست ۱۷ء

....

۷۸۶

محترم المقام مکرم بھائی جان مد فیوضکم و برکاتکم ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوں گے۔ اسی وقت شدید انتظار میں گرامی نامہ ملا۔ اس سے قبل میں والدہ محترمہ کے پتہ پر ایئر لیٹر بھی لکھ چکا ہوں اور اخبارات کا ایک پلندہ بھی ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ کچھ اخبارات اس کے بعد کے پھر جمع ہیں، آج ہی ان شاء اللہ روانہ کر دوں گا۔

آپ کے بارے میں گزشتہ دنوں میں میں نے اس لئے خط نہ لکھا کہ میں شدید انتظار میں رہا کہ آپ کا کیا ہوتا ہے، اس کے بعد خط لکھوں۔ آج ہی آپ کے خط کے ساتھ حضرت کا گرامی نامہ بھی پہنچا جس میں حضرت نے آپ کے بارے میں تحریر فرمایا کہ پانچ خط آپ نے مجھے لکھے ہیں۔ آپ کا ایک دستی خط پہنچا اور اس سے بہت پہلے شوال کے پہلے عشرہ میں آپ کا رمضان والا لفافہ مجھے ملا تھا۔ مطلب کہ صرف دو خط پہنچے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بقیہ تین کرسمس کی نذر ہو گئے، اس لئے کہ کرسمس کے ایام میں انہوں نے کہا تھا کہ ۱۵ ملین تو صرف پارسل ڈاک میں پڑے ہیں۔

سارے بھائی بہنوں کی مختصر حالت پڑھ کر دل رو پڑا۔ اللہ تعالیٰ شانہ ان کمسن یتیموں کی دنیا و عقبیٰ سنوار دے اور دارین کی عافیت ان کے لئے مقدر فرماوے۔ خدا کے فضل سے ہم تو انہیں حقیقی ہی کہتے ہیں، اس لئے میں نے قاسم کے ساتھ کرنے کے لئے

والدہ کولکھا تھا، مگر مقدر، اس کی شادی ہوگئی۔

نانا باجی کے دوست بھروچی نانا کے غالباً پوتے دو تین ابراہیم سیدات وغیرہ زامبیا میں رہتے ہیں۔ انہوں نے یہاں کاروبار شروع کیا تو گزشتہ سال انہوں نے خود اپنی لڑکی کی قاسم سے پیشکش کی۔ قاسم نے اس سلسلہ میں مجھ ہی سے مشورہ کیا۔ والدہ کا چونکہ انکار آچکا تھا، اس لئے میں نے اسے کہا کہ ٹھیک ہے، کرلو۔ چنانچہ یہاں کرنے سے قاسم کو دنیوی مفاد بہت زیادہ ہوا اور لڑکی بھی اچھی ہے۔ خیر۔

خدا کرے کہ جلدی ان بہنوں کا بھی رشتہ ہو جائے۔ میری تو تمنا ہے کہ فاطمہ کی تو آپ کی موجودگی میں شادی ہو جائے، تو بہتر ہے، بلکہ فاطمہ اور حوا دونوں کی۔ میں تو وہاں کیا آؤں؟ تنہا کی اجازت والدہ نے نہیں دی، کنبہ کے ساتھ میں نہیں آسکتا۔ اس لئے اس پروگرام کو دل سے نکالتا ہوں کہ اب خدا کو جب ملاقات مقدر ہوگی تب ہوگی۔ ورنہ جنت سے بہتر تو کوئی جگہ نہیں جہاں کسی کی کسی سے ملاقات ہو۔

آپ کے لئے ٹکٹ اور ڈکلیریشن بھیجنے میں دو دن لگیں گے۔ اس لئے آج ہی یہ خط سپرد ڈاک کر رہا ہوں کہ آپ کو تسلی ہو جاوے۔ آپ کی جو میں ٹکٹ بھیجوں اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ کو آسانی سے یہاں کا ویزا مل جائے۔ اس لئے اس میں کوئی قابل اشکال چیز تاریخ وغیرہ کی ہو یا آپ کا ارادہ بعد میں عمرہ کر کے جانے کا ہو تو اس کے لئے آپ فکر نہ فرماویں۔ اس لئے کہ ان شاء اللہ ایجنٹ سے تعلقات بہت اچھے ہیں۔ حج کے ٹکٹ کے پیسے میں نے انہیں زبردستی دئے تھے۔ اس لئے کوئی ترمیم کروانی ہوگی تو وہ کروا لیں گے۔ اس لئے ٹکٹ کہیں کا کسی تاریخ کا ہو، آپ اس پر ویزا حاصل کر کے تشریف لے آویں۔ آنے سے قبل تار کر دیں یا فون کر دیں۔ دونوں نمبر اوپر لکھے ہیں۔

یہاں کے ویزا میں تو کوئی خاص مشکل نہیں۔ یہ لوگ یہاں ایئرپورٹ پر بھی دے دیتے ہیں، بشرطیکہ مقامی آدمی کا پکا پتہ آنے والا بتا دے تو اس کو کافی سمجھا جاتا ہے۔ آپ

احتیاطاً وہیں سے لے لیں گے، تو اس میں اور بھی آسانی ہو جائے گی کہ آپ یہاں ایئر پورٹ پر اتر کر سیدھے ہی باہر نکل جاویں گے۔کوئی پوچھ گچھ نہ ہوگی۔

ایک بات بار بار یاد آتی ہے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو والد صاحب کے کچھ حالات والدہ سے تنہائی میں پوچھ لیں۔آج ہی میں نے رات کو والد صاحب کو بڑی اچھی حالت میں دیکھا۔متشرع لباس، ڈاڑھی بہت ہی زیادہ، حضرت کی طرح نورانی چہرہ، حضرت ہی کی صورت میں تھے۔اللہ تعالی مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔

پہلے والد صاحب کی کیا حالت تھی؟ طلاق کا واقعہ کیسے ہوا؟ اس کے بعد والد صاحب کے کیا حالات والدہ نے سنے؟ میری ولادت کب ہوئی؟ وغیرہ وغیرہ۔ بہت سی باتیں تو شاید آپ نے پوچھ ہی لی ہوں گی۔

میرا یہاں پر پہلا موسم سرما ہے، مگر بحمد اللہ سابقہ سالوں کی طرح نہ بہت زیادہ سردی ہے، اور سوائے ایک دن کے نہ ہی برف باری ہوئی۔خدا کا شکر ہے اب تک تو موسم اچھا ہے۔البتہ دو تین ہفتوں سے یہاں فلو انفلوئنزا چل رہا ہے۔ مجھے بھی دو چار دن سے نزلہ، زکام، دردسر وغیرہ کی شکایت ہے۔

معلوم نہیں چھوٹی خالہ کے ویزا کا کیا ہوا؟ خدا کرے کہ انہیں جلد ویزا مل جائے اور آپ کی موجودگی میں پہنچ جائیں۔

حضرت نے آج کے گرامی نامہ میں بھی کتاب اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ کاتب نے ۴۰ صفحات کی کتابت کر لی ہے۔کل کتاب کے ۳۲۰ صفحات ہیں۔ساتھ ہی مولانا تقی الدین صاحب کا خط بھی ارسال ہے۔حضرت نے تحریر فرمایا ہے کہ شروع محرم میں اس کی طباعت مکمل ہو جائے گی اور یہاں بھیجنے کے بارے میں حضرت نے پوچھا ہے۔میرا خیال ہے کہ میں یہاں ۵۰۰ نسخے منگوالوں، باقی وہاں جو رہیں وہ آپ کے ذمہ۔میں ابھی ان شاء اللہ ڈھائی ہزار روپے بھیجوں گا، بقیہ پھر بھیجوں گا۔

آپ نے بھی، والدہ صاحبہ نے بھی تحریر فرمایا کہ سب بھائی بہن تجھے بہت یاد کرتے ہیں، لیکن میرے خیال میں شاید وہ مجھے آپ پر قیاس کرتے ہوں گے، کہ جب یہ ہمارے بھائی جو انڈیا سے آئے، وہ اتنے زیادہ خوبصورت، خوش مزاج ہیں، تو اس کا تو کیا حال ہوگا جو مرکزِ عالم برطانیہ میں رہتا ہے؟ تو براہ کرم احسان فرما کر آپ یہ سطور سن کر ان کے اس قیاس کی تردید فرما دیں کہ بعد میں جب خدا کو مقدر ہوا، اور میری ملاقات ہو تو شرمندہ نہ ہوں۔ ان سے فرما دیں کہ وہ تو ایک کالا کلوٹا، بدصورت و بدسلیقہ ہے۔ مجھ میں اور اس میں کوئی نسبت نہیں۔

خدیجہ کی طبیعت اچھی ہے۔ اس کے کچھ آٹھ دانت نکلے ہیں۔ بہت ہی تیز ہے۔ جو کام صرف ایک دفعہ دیکھ لیتی ہے، بے تکلف کرنے لگتی ہے۔ میں نے ایک دفعہ اس کو پاؤں پکڑ کر زینہ کی چند سیڑھیاں چڑھا دیں۔ اب جب بھی زینہ کا دروازہ کھلا پاتی ہے، منٹوں سکنڈوں میں اوپر تک جا کر ہنستی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نیک صالح بناوے۔

باقی خیریت ہے۔ دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ والدہ محترمہ، بھابھی صاحبہ اور سب بھائی بہنوں، گورا موٹا، ڈاکٹر صاحب وغیرہم سے سلام مسنون ودعوات۔

فقط والسلام

احقر یوسف

۱۷/جنوری ۷۲ء، دوشنبہ

آج ہی میں ایک کٹھرے کے لئے حضرت کو پیسے بھیج رہا ہوں۔ اس میں آپ کا بھی ایک حصہ ہے۔ اگر آپ پہلے پہنچ گئے ہوتے تو آپ سے مشورہ کر لیتا۔ مگر اب نہ ہونے کی وجہ سے معذرت کے ساتھ صرف اطلاع ہی کر سکتا ہوں۔ (۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، (۲) حضرت شیخ مدظلہ، (۳) مولانا عبدالرحیم صاحب، (۴) یوسف، (۵) بی بی، (۶) نانا باجی رحمۃ اللہ علیہ، (۷) والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

والدہ محترمہ اب جی خالہ کی طرح ہو گئیے ہوں گے؟ جسم میں، ضعف میں، بال وغیرہ میں۔ البتہ ان کے تو دانت سارے ہیں۔ والدہ صاحبہ کے دانت اور بال کم اور سفید ہوں گے۔ بھائی صاحب کا خط بھی ارسال ہے۔ مولانا یوسف تتلیٰ، مولوی سلیمان، اور راندیرو غیرہ کے طلبہ سے ملاقات پر سلام و دعوات۔

....

۷۸۶

۱۸ر جنوری ۷۲ء

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ اس سے قبل ایک عریضہ لکھ چکا ہوں۔ امید ہے موصول ہوا ہوگا۔ تمہارا محبت نامہ بھی موصول ہوا۔ تم نے اس میں اپنے پہلے محبت نامے کا تذکرہ کیا ہے جو تم نے وینن کے پتہ پر لکھا تھا۔ نیز اخبارات کا تذکرہ کیا ہے، لیکن وہ دونوں نہیں پہنچے۔ آئندہ خطوط اسٹینگر کے پتہ ہی پر لکھیں، اس لئے کہ مستقل قیام اب والدہ کا بھی یہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب بھی اب یہیں مطب کی تیاری کر رہے ہیں۔ ایک آدھ ماہ میں شاید آجاویں۔ ان کا مطب تیار ہو گیا ہے۔

خیر، اب کام کی بات لکھتا ہوں۔ وہ یہ کہ مجھے تین ماہ کا ویزا ملا ہے، یعنی اپریل کی ۵ تک کا ویزا ملا ہے۔ اگر تم یہاں فروری کے آخر تک بھی پہنچ سکو تو میرے خیال میں بہت ہی اچھا ہوگا کہ یہیں تمہارے ساتھ ایک ماہ رہ کر میں زامبیا چلا جاؤں گا، اور وہاں سے گھر واپس ہو جاؤں گا۔ اور اگر یہ مشکل ہو تو پھر تم میرا ڈیکلیریشن فارم اور ٹکٹ لندن تا بمبئی بھیج دو تا کہ میں اپنا۔۔۔۔تا بمبئی کا ٹکٹ تا لندن کرالوں۔۔۔۔[ناقص]

....

عزیزم یوسف سلمہ

ایک ضروری بات یہ معلوم ہوئی کہ تم چائے بہت تیز پیتے ہو۔اگر چہ تم کوئی بات مانتے نہیں ہو،لیکن میرے خیال میں سب بیماریوں کی جڑ یہی چائے ہے۔میں خدا کے واسطے تم سے عرض کرتا ہوں کہ اس بری عادت سے اللہ کی پناہ چاہو،تو بہت ہی اچھا ہے۔آگے تمہاری مرضی ہے۔پوسٹل آڈر کبھی بھی یہاں نہ بھیجنا۔وہ کیش نہیں ہوتے کہ صوفی جی کا ملک میں حساب ہے۔

چیک محمد اقبال بن شیخ خلیل الرحمٰن کے نام کا بھیج دیں۔مدینہ منورہ۔

عبدالرحیم

۲۶ر ستمبر ۱۹۷۲ء، ۱۸ر شعبان

....

۷۸۶

محترم المقام مکرم حضرت بھائی جان مدفیوضکم ،

بعد سلام مسنون،امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

آپ کا گرامی نامہ پرسوں ملا اور تحریر فرمودہ چیزیں لا کر صاف کر کے تیار کر کے پارسل کرنے کے لئے رکھی تھیں کہ آج آپ کا دوسرا گرامی نامہ پہنچا۔کل منگل کے روز میں ان شاء اللہ تار کر دوں گا،جو آپ کو اس خط سے پہلے مل گیا ہوگا۔

آج ہی والدہ صاحبہ کا گرامی نامہ مشتمل بر مژدہ موصول ہوا کہ ہمارے سٹانگر کے قریب چاکس کرول گاؤں میں دیوا کی ایک فیملی رہتی ہے،ان کا لڑکا حافظ قرآن ہے اور تین سال سے کراچی میں دینی تعلیم حاصل کر رہا ہے اور تین سال ابھی باقی ہیں۔وہ تین سال پورے ہونے پر اپنا حق باقی رکھنے کے لئے یہاں آیا ہوا ہے۔اس کے والدین نے اس کو شادی کر کے جانے کو کہا کہ شادی کے بعد دو تین ماہ میں جب لڑکی کا پاسپورٹ وغیرہ تیار ہو

جاوے گا، اس کے بعد لڑکے کی ماں خود ہی لڑکی کو پاکستان چھوڑ آئے گی اور وہاں تین سال تک لڑکی ساتھ رہے گی۔ تو وہ لوگ بہن فاطمہ کے ساتھ شادی کا پیغام لے کر آئے ہیں اور چونکہ لڑکے کو ایک ماہ میں واپس جانا ہے اس لئے جلد جواب مانگ رہے ہیں۔ ہم نے دو تین دن میں جواب دینے کا وعدہ کیا ہے۔

یہاں تک لکھنے کے بعد خیال آیا کہ والدہ کا خط ہی میں پوسٹ کر دوں، جوار سال خدمت ہے۔ اللہ تعالی سارے بہنوں اور بھائیوں کا ہر طرح سے بہترین انتظام فرماوے۔

ٹکٹوں کے متعلق لفافہ میں لکھ چکا ہوں کہ ملک صاحب کو بھیج دی ہیں۔ اس کی توسیع یا کچھ رقم کی واپسی کے لئے وہ کوشاں ہیں۔ خدا کرے کہ دونوں میں سے کوئی ایک صورت بھی بن جاوے۔ ویسے قانونی اور اصولی طور پر دونوں باتیں مشکل ہیں۔ وہ کوشش کر رہے ہیں۔ جیسے ہی کوئی خبر ملے گی تو میں آپ کو فوراً اطلاع کر دوں گا۔ ان شاء اللہ۔

ان لفافوں میں نے مفصل حالات بھی لکھے تھے۔ بحمد اللہ دار العلوم کا کام آخری مرحلہ میں ہے۔ حکام نے ایک بیان نوٹس کی شکل میں جاری کر دیا کہ اس ہسپتال کو ہم کالج میں تبدیل کر رہے ہیں۔ کسی کو اشکال ہو تو بتا دے۔ اور کارپوریشن کی ۱۶ ر اگست جمعرات کو میٹنگ ہے جس میں دار العلوم کے متعلق ان شاء اللہ فیصلہ ہو گا۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالی اس مرکز کے فیض کو جلد جاری فرماوے۔

اس سے پہلے لفافہ میں میں نے لکھا تھا کہ میں نے گھر میں فون بھی لگوایا ہے۔ اس کے علاوہ گاڑی بھی خریدی ہے۔ پہلے ایک خریدی تھی، اس کے بعد اس سے بہت عمدہ گاڑی سستی ایک دوست سے مل گئی، اس لئے پہلی بیچ رہا ہوں۔ نئی گاڑی جرمن کی ہے، واکس ویگن کار ہے، بڑی سائز کی ہے، بڑی آرام دہ۔ ہر طرح سے بحمد اللہ اچھی ہے۔ لامع کے سلسلہ میں رقم آوے گی تو ان شاء اللہ محفوظ رہے گی۔ فکر نہ فرماویں۔

نرولی میں پھر فساد شروع ہو گیا۔ یعقوب بھورات کو قتل کیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ

راجعون۔ آخری دنوں میں تو اس کی حالت اچھی ہو گئی تھی۔ اس نے گاؤں میں کافی اصلاحات کیں۔ جامعہ رشیدیہ کے سلسلہ میں میری کافی مدد کی تھی۔ اللہ تعالی اس کے قصور معاف فرما کر درجۂ شہادت نصیب فرمائے۔ اس واقعہ کے بعد دونوں طرف سے پھر کشیدگی ہے۔ دعا فرماویں۔

اخیر میں اس سیاہ کار کی صحت کے لئے حضرت سے دعا فرماویں۔ فقط والسلام۔

احقر

یوسف

....

۷۸۶

محترم المقام مکرم بھائی جان مد فیوضکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام امید ہے کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے۔ احقر مع الخیر رہ کر آپ کی خیریت کا طالب ہے۔

گزشتہ ہفتہ آپ کا عتاب نامہ پہنچا تھا۔ پڑھ کر رنج ومسرت ہوئی۔ ادھر سے آپ نے خط لکھا ہوگا، ادھر سے میں نے لکھا تھا۔

آپ چونکہ ہر لحاظ سے بڑے ہیں، آپ کو حق ہے۔ اس لئے آپ نے ناراضگی اور ڈانٹ کے لہجہ میں عتاب فرمایا۔ میں چونکہ ہر لحاظ سے چھوٹا ہوں، اس لئے میں نے میٹھے انداز میں خط نہ ملنے کا شکوہ لکھا تھا۔ خیر، اپنی طرف سے کوتاہی کی معافی کا خواستگار ہوں۔

اور آج باوجود سر میں درد شدید ہونے کے اس وقت بڑی تکلیف کے ساتھ خط لکھ رہا ہوں۔ آج کچھ قبض سا ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ سے سر میں سخت درد اور جسم بالکل بے قابو ہے۔

آپ کے ارشاد کے مطابق ''اطاعت رسول'' کا جتنا حصہ ہو گیا اتنا جلد ہی کسی آنے

والے کے ساتھ دو تین ہفتہ میں شاید کوئی جانے والا مل جائے گا، ان کے ہاتھ بھیج دوں گا۔ یہاں کوئی ہے نہیں جس سے مدد مشورہ مل سکے۔ اس لئے خود ہی لکھی اور نقل کروا کر نظر ثانی کر کے عنوان لگا رہا ہوں۔ اس لئے اپنی ناقص فہم کے مطابق تو صفائی ہوگئی، لیکن حقیقت میں بہت کچھ اس پر ابھی محنت کرنا ہوگا۔ اور معلوم نہیں طباعت کے قابل بھی نکلتی ہے یا نہیں۔ اگر اس قابل نہ ہو تو واقعی ہرگز ہرگز بھی کاتب کو نہ دیں کہ خواہ مخواہ روپیہ صرف کر کے اپنے آپ کو ذلیل کرنا ٹھیک نہیں ہے، کہ خواہ مخواہ نام پیدا کرنے کے لئے کہ ہم نے کتاب لکھی۔ بیکار پیسے برباد کرنا ٹھیک نہیں۔ آپ خود یا کوئی اور غور سے اس کو دیکھ لے۔ مناسب ہو تو کاتب کو دے دیں ورنہ محنت کا اجر تو ان شاء اللہ نامۂ اعمال میں ثبت ہو ہی گیا ہوگا، اگر لکھتے وقت اخلاص سے لکھا ہوگا۔

(۱) آپ کے سفر کا حال معلوم نہیں کہ پھر کیا طے پایا۔ اللہ کے نزدیک جو بہتر ہو اس کے اسباب پیدا فرماوے۔

(۲) اگر چھوٹی خالہ کا افریقہ کا سفر طے ہو تو ٹھیک، ورنہ پھر آئندہ سال چھوٹی بائی، ماسی وغیرہ سب کو ترغیب دے کر حج کے لئے تیار کریں کہ چھوٹی خالہ بھی ان کے ساتھ حج کرلیں۔ کوئی بھی تیار ہو جائے تو ٹھیک ورنہ پھر مقدر۔

(۳) والدہ محترمہ کا خط آیا تھا۔ میں نے ان پر گھر کے متعلق لکھا تھا، تو بہت ہی خوش ہوئیں۔ واقعی بہت زیادہ خوشی کا اظہار کیا ہے، اور لکھا ہے کہ کس طرح کا ہے؟ کتنے حجروں کا بنوایا؟ ان شاء اللہ، پھر کسی خط میں وہ خط بعینہٖ میں آپ کو بھیج دوں گا تا کہ نرولی والوں کا اشکال رفع ہو جائے کہ اس گھر میں تمہاری والدہ نہیں رہے گی، وہ بہت آن والی ہے۔ حالانکہ میں نے یہی لکھا تھا کہ جب آپ نے آنے کو لکھا، اسی وقت سے گھر کا فکر تھا کہ ذرا سہولت کا گھر ہونا چاہئے۔ تو گھر کے بنانے کا منشاء انہی کو قرار دیا تھا۔

(۴) امید ہے کہ نرولی سے آپ نے کتابیں بھجوا دی ہوں گی۔ وہ کتاب جو میرے نام سے مولانا تقی الدین صاحب حضرت مولانا علی میاں صاحب کے پاس سے لائے تھے، وہ بھی بھیجی یا نہیں؟ اس موقع پر کتابوں کی کمی نے بہت پریشان کیا کہ کتابیں ملتی

نہیں۔کوئی بات لکھنے کی ذہن میں آئی، لیکن جب تک کسی نے اس کولکھا نہ ہو، لکھنے کی جرأت نہیں ہوتی۔اور یہ بغیر کتابوں کے معلوم نہیں ہوتا۔

(۵) ایک ضروری امر یہ ہے کہ آپ مولانا تقی الدین صاحب سے فرمادیں کہ حضرت نے آپ کے ذریعہ پارسال جو کتابیں بھجوائی تھیں، وہ ساری آپ نے غیر مجلد بھیجی تھیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ حاجی یعقوب صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے الٹی سیدھی ترتیب بے ترتیب کیسی بھی جلد بنوا کر بھیجی تھیں۔ وہ جلد اگرچہ بہت ہی مضبوط ہے، مگر اس میں رسائل بے ترتیب ہیں۔اور جب تک اس پر تبلیغی نصاب کا ٹائٹل نہ ہو جلد نہیں بکتیں۔ عامی آدمی کہتے ہیں کہ ہمیں تو وہ جو مسجد میں ہے وہ چاہئے۔ حالانکہ نصاب ایک ہی ہے، مگر اس پر ٹائٹل نہیں ہے۔اس لئے آپ ان سے فرمادیں کہ قیمتاً ہی سہی، مگر تبلیغی نصاب کے سو پچاس کچھ ٹائٹل بھیج دیں، تاکہ یہاں جو کتابیں پڑی ہوئی ہیں نکل جاویں۔ نیز ساتھ ساتھ آٹھ دس تذکرۃ الخلیل کے ٹائٹل بھی بھیج دیں کہ وہ بھی پڑی ہیں۔ یہی ایک صورت ان کتابوں کے نکلنے کی ہے۔ باقی تو مشکل معلوم ہوتا ہے۔خدا کرے وہ بھیج دیں۔اور بہشتی زیور والی بات بھی کرلیں۔

(۶) کریمی پریس ممبئی والوں سے قرآن پاک وغیرہ کچھ ہزار کے قریب منگوانے ہیں، رقم کس پر بھیجوں؟ آپ تو وہاں ہیں۔

(۷) ان کی طبیعت اب اچھی ہے۔

(۸) احسن القواعد کے ایرسے تین پارسل پہنچے۔ خدا کرے کہ اتنے ہی بھیجے ہوں، کیوں کہ ان پر ۳۲ روپئے کے تو ٹکٹ ہیں۔ یہ مدرسہ کے حساب میں ہیں، میرے ذاتی نہیں۔اس کا حساب لکھ دیں، میں آپ کو بھیج دوں گا۔

(۹) آپ نے اپنی بیماری کا کوئی حال نہیں لکھا، جس کی میں اگلے خط میں بھی شکایت کر چکا ہوں کہ سب نے لکھا کہ بیمار ہیں، آپ نے نہیں لکھا کیا تکلیف تھی۔حضرت نے پہلے لکھا تھا کہ گرنے سے پاؤں میں چوٹ آگئی ہے۔

(ایک ہی وقت میں مرشد اور مرید گرے، ایک ہی جگہ دونوں کو چوٹیں آئیں۔اس پر حضرت شیخ قدس سرہ تین دن تک ہر مجلس میں فرماتے رہے کہ ”عبدالرحیم کو مجھ سے نسبت اتحادی حاصل ہے“ جیسا کہ حضرت پیر صاحب نے بھائی جان کے نام اپنے گرامی نامہ میں تحریر فرمایا ہے)

(۱۰) مولانا اسعد صاحب ایک ماہ کے دورہ کے بعد کل صبح مدینہ منورہ واپس تشریف لے گئے ہیں۔اس سفر میں ان سے بہت تعلق ہو گیا۔اللہ تعالیٰ نے ان کو عجیب طبیعت عطا فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ نے واقعی ان کو بہت ہی نوازا ہے۔ان سے محبت کی وجہ سے ہی شاید پرسوں رات حضرت مدنی نوراللہ مرقدہ کو میں نے خواب میں دیکھا۔بہت خوش تھے۔ان کے ساتھ کہیں جلسہ میں میں جارہا تھا۔طویل خواب تھا،اب یاد نہیں۔

خط بہت طویل ہوگیا ”تلک عشرۃ کاملۃ“۔مولوی عبدالحق صاحب کی بحمداللہ طبیعت بہت کچھ بدل گئی۔انہوں نے ذکر جہری شروع کرنے کو بھی کہا، جس کے لئے آج ہی حضرت پر خط لکھ رہے ہیں۔ان شاء اللہ میں بھی عریضہ میں حضرت کو لکھوں گا۔دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔

مولانا یوسف صاحب، مولانا طلحہ صاحب، حافظ صدیق صاحب، مولانا نصیرالدین صاحب، حافظ انعام اللہ، حافظ حبیب اللہ، مولوی شاہد، سب سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

احقر یوسف

۲۰/جولائی

حضرت مدنی نوراللہ مرقدہ کی طرح مولانا اسعد صاحب کو مودودیت سے بہت سخت نفرت ہے۔اس لئے اب یہ میدان خوب گرم ہوگیا۔

....

۷۸۶

مکرم محترم بھائی جان مدفیوضکم ،

بعد سلام مسنون ، امید ہے کہ مزاج بخیر و عافیت ہوں گے ۔

کل رجسٹری کرنے کے بعد آپ کا خط ملا ۔ اس کے پڑھنے کے بعد حضرت کی رائے شدت سے آپ کے نہ آنے کی ہے ۔ دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ جو آپ نے لکھی کہ میں اہلیہ کو ساتھ لے کر آؤں ، اور آپ نے اہلیہ کو لے کر آنا مصر کی لمبی مدت کو سامنے رکھ کر لکھا ہے ۔ اس صورت میں تو وہی مناسب تھا ، لیکن اب چونکہ صرف دو ماہ کا مسئلہ ہے ، اس لئے حضرت کی اہلیہ کو لانے کی رائے بالکل نہیں ۔ اور اس وجہ سے آپ کو آنے سے منع فرما دیا ۔

اس لئے میری اپنی رائے یہ ہے کہ دو ماہ کے لئے تو بظاہر نہ ان کو ساتھ لانا مناسب ، اور نہ تو وہاں اتنا عرصہ گزارنے میں ان کو وہاں کوئی پریشانی کہ ایک آدھ دفعہ وہاں ڈاکٹر کے پاس جانا ہوگا ۔ اس لئے اس خط کے ملنے کے بعد اگر آپ کی آنے کے رائے ہو ، اور ظاہر ہے کہ شدید محنت کا کام مصر کا جب کیا ، تو یہ تو چھ آٹھ کی جماعت کے ساتھ صرف دو ماہ کا کام ہے ، اس لئے ضرور آنے ہی کی رائے ہوگی ، اس لئے حضرت کی تسلی کے لئے خط ملتے ہی خوشی کے ساتھ بیروت جانے کا حضرت کو تار دے دیں کہ میں بیروت جا رہا ہوں تاکہ حضرت کو بھی تسلی ہو ۔ اس لئے کہ حضرت کسی دوسرے دو نفر کی تلاش میں ہیں ، کئی آدمیوں سے حضرت نے پوچھا بھی ۔

یہاں تک لکھنے کے بعد حضرت استنجا کے لئے اٹھ رہے تھے ، تو حضرت نے خط میرا سنا ، اور حضرت ہی کے سامنے لکھا تھا ، اس لئے سنانا پڑا ۔ اس لئے اب تو حضرت کی مہر بھی میری اس رائے پر ثبت ہو گئی ۔ اور حضرت نے میرا یہ خط بڑی توجہ سے سنا ، اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ بیروت آنے کا ارادہ کر ہی لیں کہ صرف دو ماہ کا قصہ ہے ۔ خدا کرے کہ کوئی مانع پیش نہ آئے اور آپ کے ساتھ اتنا عرصہ قیام کا اور کام کرنے کا موقعہ مل جائے ۔

باقی خیریت ہے۔ حضرت نے زمین کے لئے فرمایا کہ ضرور خرید لو، لیکن زیورات بیچ کر نہیں، قرض لے کر، اور فرمایا کہ قرض میں دے دوں گا۔ گھر کے متعلق جو آپ نے سوچا تھا، بہت ہی اچھا تھا۔ لیکن اب تو مقدر۔ خدا کرے اور کوئی صورت بن جائے تو مجھے ضرور لکھیں۔ میں نقشہ بنا کر بھیجوں گا، اسی طرح بناویں۔

باقی خیریت ہے۔ دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

فقط والسلام،

احقر یوسف

ایک ضروری امر یہ کہ میں نے کھجور کی آٹھ چھوٹی ڈبیاں اور متفرق کھجور ۵ کیلو مولوی غلام محمد کے ہمراہ بھیجی ہے۔ نیز آپ کے کرتہ کا کپڑا جو کپڑوں میں رہ گیا تھا، وہ بھی بھیجا تھا۔ بقیہ کپڑے تو مولوی اسماعیل ممون کے ساتھ ہی بھیجے تھے۔ کھجور خصوصی اساتذہ راندیر، علماء حضرات کے علاوہ خالاؤں، چچا، پھوپھیوں کو دے دیں جیسا آپ مناسب سمجھیں۔

مولانا شمس الدین صاحب کی کتاب کا ایک نسخہ کسی اور کے نام پوسٹ کر کے دیکھ لیں۔

....

از احقر اسماعیل عفی عنہ، بعد سلام مسنون جناب کا ملفوظ گرامی مولوی یوسف کے خط میں پہنچا۔ اول تو جناب کی آمد و ملاقات کے اشتیاق کے بعد جناب کے مفصل گرامی نامہ بنام حضرت اقدس مدظلہ کی پیشین گوئی بعض حضرات نے پہلے ہی کر دی تھی۔

اب جناب کے ملفوظ گرامی کا جواب یہ ہے کہ ما شاء اللہ، جناب کے لئے تو فتوحات کا سمندر بہہ رہا ہے، اس میں اگر اس ناچیز کی طرف سے کوئی قطرہ آ بھی گیا، تو کیا اضافہ ہو جائے گا۔ اور نہ ہونے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

اہلیہ محترمہ سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ مکہ مدینہ میں تو پرس ساتھ رکھنے میں

شان کا اظہار تھا، مگر نرولی ورٹھی میں ساتھ رکھنے میں غبار سے بھر جائے گا۔
پرسانِ حال سے سلام مسنون اور دعوات۔ فقط والسلام۔

....

ترجمہ از گجراتی

۱۹/۱۰/اکتوبر ۱۹۷۴ء

محترم بھائی جان،

بعد سلام مسنون، خط پڑھ کر افسوس ہوا۔ نہ آسکنے کا مجھے اور اہلیہ کو بہت رنج ہے۔ میرا بروقت یہاں پہنچ جانا بہتر ہوا۔ اب خدا کا شکر ہے کہ سب ٹھیک ہو گیا۔

منشی انیس صاحب کو رقم پہنچ گئی ہو گی۔ ان سے معلوم فرمالیں۔ اور تبلیغی نصاب، جلد اول، الحزب الأعظم اور اسی سائز کے قرآن شریف معتد بہ تعداد میں بھجوادیں۔

مولانا ہاشم صاحب کے ساتھ دوا بھیج دیں۔ اور ان سے فرمادیں کہ یہاں سب ٹھیک ہے۔ فکر نہ کریں۔ قیام کے لئے زامبیا کے بجائے ساؤتھ طے فرمالیں تو بہتر ہے کہ ماں سے قرب رہے گا۔

حضرت مولانا سرکار صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے کچھ رقم جمع کی ہے۔ معتد بہ ہو جانے پر ان شاء اللہ ارسال کر دی جائے گی۔ والدہ صاحبہ کا گرامی نامہ نہیں ملا۔

والدہ صاحبہ سے سر درد کی گولیاں منگوائی تھیں، مگر عید کے بعد بھائی چھوٹا اور ان کی اہلیہ آ رہے ہیں۔ ان شاء اللہ ان کے ساتھ پہنچ جائے گی۔

یہاں سب کی طرف سے سلام اور دعاؤں کی درخواست ہے۔ فقط والسلام۔

یوسف

....

۷۸۶

محترم المقام مکرم بھائی جان مد فیوضکم ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ،

بعد سلام مسنون ، آج ہی حضرت والا کے نام ایئر لیٹر پہنچا۔ خیریت معلوم ہو کر خوشی ہوئی۔ اللہ جل شانہ ہمیشہ ہی عافیت کے ساتھ رکھے۔ جیسا کہ میں اپنی روانگی سے قبل اپنا نظام تحریر کر چکا ہوں ، ٹھیک اسی کے مطابق منگل کو وہاں سے چل کر بدھ کی دوپہر کو جدہ پہنچا اور جدہ سے سیدھا مدینہ منورہ روانہ ہو گیا اور عشاء سے قبل یہاں پہنچ گیا تھا۔

حضرت والا نے دو تین گرامی ناموں میں میرے استفسار کے جواب میں اہلیہ کے علاج کے لئے جانے کی شدت سے تاکید فرمادی تھی ، اس لئے حضرت نے آتے ہی نظام پوچھا۔ میں نے عرض کیا کہ ایک چلہ۔ تو حضرت نے علاج کے لئے جلد ہند جانے کی تاکید فرمائی ، مگر اتنی فوری وہاں ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے میں نے ایک چلہ قیام کا پختہ ارادہ کیا ہے۔ اور اہلیہ سے کہہ دیں کہ یہ تمہاری تشکیل کی وجہ سے یہ چلہ لگا رہا ہوں کہ وہ مجھے تبلیغ میں چلہ جانے کے لئے کہتی رہتی تھی۔ وہی یہ چلہ ہے۔

۲۵ مارچ کی بکنگ وہیں لندن سے کروا کر آیا ہوں۔ بہر حال ، نظام جو بھی بنے گا اس سے مطلع کروں گا۔ سعودی عرب ائیر لائن سے ۲۵ مارچ صبح بعد نماز فجر ساڑھے چھ بجے جدہ سے بکنگ ہے۔ بظاہر تو اس میں کوئی تغیر نہ ہوگا۔ ہونے پر مطلع کروں گا۔

میرے اس سفر کا سب سے بڑا مقصد اپنی اور گھر والوں کی صحت ہے۔ دعا فرماویں حق تعالی شانہ اس مقصد کو باحسن وجوہ پورا فرماوے کہ اس سے وہاں دینی کاموں میں بڑی دقت رہتی ہے۔ اس کے لئے خصوصی دعا فرماویں۔ اور آپ کے ذہن میں بھی شروع سے یہی رہے تا کہ اسی کے مطابق وہاں دن گزر سکیں۔ آپ خود بھی وہاں کے قیام میں ہر گز تنگی سے گزارہ نہ کریں ، بلکہ فراخی اور وسعت رکھیں۔ اس لئے کہ اب تو بچے چھوٹے

ہیں،ان کا تو خاص حق ہے۔پیسوں کی ضرورت ہوتو کسی سے ضرور لے لیں۔میں حاضری پر ان شاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔اس کا فکر نہ کریں۔

باقی سب خیریت ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔سب خالاؤں سے، بھائی بہنوں سے خصوصی سلام مسنون ودعوات۔

فقط

محتاجِ دعا

احقر یوسف

....

۷۸۶

محترم المقام بھائی جان مد فیوضکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج اقدس بخیر وعافیت ہوں گے۔بہت دن ہوئے گرامی نامہ نہ ملنے سے تشویش ہے۔میں یہاں بی بی کے علاج میں ایسا پریشان رہا کہ نہ تو آپ کو مستقل الگ خط لکھ سکا اور نہ تو محمد ڈایا صاحب کا خط بھیج سکا۔ویسے اس میں پیسوں کا ٹکٹوں کے متعلق کوئی خاص بات بھی نہ تھی،اس میں فرصت سے زیادہ ذہنی پریشانی کو بہت دخل رہا۔

اہلیہ کو حکیم عبد القدوس صاحب دیو بندی کا علاج شروع کیا تھا۔ان کے علاج کے دوران علی گڈھ کے حکیم افہام اللہ صاحب آئے،ان کو بتایا،انہوں نے سابقہ تشخیص کی تصدیق فرمائی۔اس کے بعد پاکستان کے ایک نابینا بہت مشہور بڑے نباض حکیم نصیر احمد صاحب جو حکیم نابینا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی شاگردوں میں سے ہیں۔ان کو بتایا،انہوں نے تو جیسا میں نے حالات بتانے چاہے تو فرمایا میں نبض دیکھ کر بولوں گا،اس کی تصدیق یا تکذیب کرتے رہنا۔عجیب نباض ہیں،ساری چیزیں خود کہتے رہے، نیز یہ کہ ۱۵

سال کی عمر سے یہ مرض ہے، پوچھا تو معلوم ہوا کہ اسی عمر میں اس کو تین دفعہ ٹائیفائڈ ہو گیا تھا۔
یہ عریضہ میں نے پچھلے سفر میں لکھا تھا، ہاتھ کے بیگ میں سے جلد اس کو استعمال کرلوں کہ ضائع نہ ہو جائے۔ اس سے قبل غالباً دو عریضے یہاں پہنچنے کے بعد لکھ چکا ہوں۔ خدا کرے کہ پہنچ گئے ہوں۔ اس میں میں نے لکھا تھا کہ ۲۵؍ مارچ کی میری سیٹ بک ہے۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ یہ بکنگ پرانے ٹائم ٹیبل کے مطابق تھا۔ اب ٹائم اور جہازوں کے دن کچھ بدل گئے اس لئے اب ۱۷؍ مارچ بروز بدھ کی بکنگ کا امکان ہے۔ اس دن کی بکنگ ہوتے ہی ان شاء اللہ میں تار سے مطلع کردوں گا۔ بظاہر قوی امید تو ہے کہ ان شاء اللہ بکنگ ۱۷ کی ہو جاوے گی۔ آنے کے بعد ہی سے حضرت کا بہت قوی اصرار جلد جانے پر تھا، اس لئے سفر میں تقدیم کرنی پڑی، ورنہ میرا ارادہ تو چلہ پورا کرنے کا تھا۔
حاجی یعقوب صاحب نے ٹکٹ کے سلسلہ میں بمبئی تشریف بری کا حال لکھا تھا، خدا کرے کہ میرے دوران قیام آپ کا کوئی نظام نہ بنے، لیکن اگر ٹکٹ ضائع جا رہا ہو، تب تو ضرور سفر کرلیں کہ سال بھر سے بیچاروں نے ٹکٹ بھیج رکھا ہے اور خواہ مخواہ ہمارے ہاں والے ٹکٹ کی طرح سے یہ بھی ضائع ہو جائے گا۔ اس سے بہتر ہے کہ ضائع ہونے کی صورت میں میری وجہ سے اس کو ہرگز ضائع نہ ہونے دیں۔
گھڑی کے متعلق عرض ہے کہ آپ خواہ مخواہ میری گھڑی کی واپسی کا تکلف کر رہے ہیں اور اس لئے گھڑی منگوا رہے ہیں۔ باقی خیریت ہے۔ آج کل ڈاک بہت دیر میں ملتی ہے، اس لئے خدا کرے کہ یہ خط منگل سے قبل پہنچ جاوے۔ سب سے نام بنام سلام مسنون و دعوات۔

فقط والسلام

محتاج دعا

احقر یوسف

۱۰؍ مارچ ۷۶ء

محترم المقام مکرم بھائی جان مدفیوضکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، خدا کرے مزاج بخیر ہوں۔ اللہ تعالیٰ شانہ آپ کو امراض وافکار سے نجات نصیب فرما کر عافیت والی زندگی دے۔ ہاشم بھائی پہنچ گئے۔ ان سے بیماری اور پریشانی کا حال معلوم ہو کر بہت ہی دکھ ہوا، اللہ تعالیٰ ہی عافیت عطا فرماوے۔ میں تو خود پریشان تھا کہ کوئی خط کیوں نہیں آرہا کہ میں نے بربودن کی ایک عورت کے ہمراہ ''دارالعلوم کی مختصر تاریخ'' نامی کتابچہ کے تین چار نسخے بھیجے تھے۔ ایک آپ کا بھی تھا۔ نیز ایٹاروا کے ایک دوست کے ہمراہ چین والا ایک سویٹر بھی بھیجا تھا کہ مجھے گمان تھا کہ وسراوی سلیمان کے ہاتھ بھیجا ہوا آپ کو پسند نہیں آیا ہوگا مگر اس کی بھی اب تک رسید نہیں آئی۔ خدا کرے پہنچ گیا ہو۔ یہ صاحب یہاں لیسٹر سے گئے ہیں، نام مجھے بھی یاد نہیں رہا۔

اِدھر میری طبیعت پر اختلاج توحش دن بدن بڑھتا ہی جارہا ہے، چند منٹ کسی سے ملنے کے بعد وحشت ہو جاتی ہے حتی کہ درد سر اسی سے ہو جاتا ہے۔ اس لئے بہت کم کہیں آنا جانا ہوتا ہے۔

خدیجہ ہند سے واپسی پر کمزور تھی اگرچہ اس وقت تو طبیعت بہت اچھی ہے۔ اس کا علاج شروع کیا ہوا تھا، وہ اب تک چل رہا تھا، علاج نہیں، بلکہ ٹیسٹ چل رہا تھا۔ جب پتہ نہ چلا کہ کیا ہے تو اسے ایک ۔۔ ہسپتال میں بھی داخل کیا تھا۔ بحمد اللہ طبیعت اس کی بہت اچھی ہے، باقاعدگی سے اسکول جاتی ہے، احسن القواعد ختم کر کے ایک ہفتہ سے پارہ عم شروع کر دیا ہے، مگر چونکہ علاج شروع کیا تھا اس لئے وہاں بھی لے جانا ہی پڑتا ہے۔

تدریس کے سوا طلبہ کے ساتھ دارالعلوم کے باغ کی باغبانی کیا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی یہاں لائے تو دیکھ کر طبیعت بہل جائے گی، باغ بڑا ہی شاندار پائیں گے۔ معلوم نہیں ہمارے وہاں ۔۔ باغیچہ کا کیا حال ہے؟ خدا کرے پھل آنا شروع ہو گئے

ہوں، خاص طور سے پپیتے آ رہے ہوں گے۔

نیز مہینہ بھر ہوا مولوی ابوبکر صاحب ترکیسر کی وساطت سے ۵۰۰ روپے بھیجے تھے کہ بنک کا ڈرافٹ ان کے نام تھا، کچھ پیسے دار العلوم کے کتب خانہ کے مد میں تھے۔ پانچ سو آپ کے تھے، معلوم نہیں وہ بھی پہنچے یا نہیں۔ ہاشم صاحب سے زمین کے پیسوں کے تقاضا کا حال معلوم ہوا۔ میں ان شاء اللہ کسی سے لے کر بھیج دوں گا۔

الحمد للہ بڑی لطف کے ساتھ زندگی بسر ہو رہی ہے کہ کئی دفعہ ہماری جمعیت کی ضروری میٹنگ میں کہیں جانا ہوتا ہے، کرایہ بھی پاس نہیں ہوتا، اس وقت بڑا لطف آتا ہے۔ زمین کے پیسوں کے متعلق ان شاء اللہ میں کوشش کر کے قرض لے کر ادا کر دوں گا۔

حوا کی شادی کے دن بڑی خواہش تھی کہ فون کرلوں یا کم از کم تار کروں مگر جیب خالی ہونے کی وجہ سے نہ کر سکا۔ شاید ان کا دل برا ہوا ہو، مگر کیا کروں مجبور تھا۔ دعا فرماویں حق تعالی شانہ استقامت نصیب فرماوے۔

مولانا یونس صاحب کے ہاں تولد دختر نیک اختر کی خبر سے مسرت ہوئی۔ حق تعالی شانہ رشد و ہدایت کے ساتھ عمر طبعی کو پہنچائے۔ مولوی ایوب صاحب خیریت سے ہیں، بلیک برن میں جگہ مل گئی ہے، بہت خوش ہیں، ہمارے کئی ایک دوست وہاں ہیں، آتے بھی رہتے ہیں۔

تنہائی کی طبیعت عادی ہوگئی ہے مگر تنہائی کو وصول کرنے کی عادت نہیں پڑی۔ اس لئے فضول لغو مشغلہ، کبھی شعر شاعری کی طرف بھی طبیعت چل پڑتی ہے جس کا کچھ نمونہ لکھ رہا ہوں۔ شوکت کاوی نے جو نعت سنائی تھی: ؎ ہے جسم محمد سراجا منیرا، اسی وزن پر کچھ اشعار جوڑے جو آج کل ہمارے سیرت کے جلسوں میں خوب پڑھے جا رہے ہیں۔ معلوم نہیں کیسا مشغلہ ہے، اللہ تعالی اس علت سے بھی نجات دے دے۔

حضرت کو میں نے دار العلوم کی مختصر تاریخ ایک عدد بھیجی تھی۔ حضرت نے بہت مفصل گرامی نامہ تحریر فرمایا اور ایک ہزار پاؤنڈ کا چیک مرحمت فرمایا۔ اللہ تعالی حضرت والا کو بایں

ہمہ شفقت و رحمت تا دیر زندہ سلامت رکھے۔ عزیزان عبد الحلیم سلمہما کو پیار ودعوات۔ بھابھی صاحبہ کو بھی حق تعالیٰ شانہ نہایت صحت وعافیت کے ساتھ فارغ کرے اور دین کا مجاہد عظیم عطا فرما کر آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ پرسان حال احباب سے سلام ودعوات۔

فقط

یوسف

۱۳؍ مارچ

....

۷۸۶

محترم المقام مکرم الحاج بھائی جان مولانا عبد الرحیم صاحب مد فیوضکم وبرکاتکم،

بعد سلام مسنون، کل گرامی نامہ پہنچ کر باعث اطمینان ہوا، مگر مرض کے عود کر آنے کی خبر سے فکر وقلق بھی ہوا۔ حق تعالیٰ شانہ آپ کو صحت کاملہ اور قوت کثیرہ عطا فرماوے۔

آپ کا سویٹر ان شاء اللہ وسراوی بھائی سلیمان آرہے ہیں، ان کے ہاتھ آجاوے گا۔ وہ آئندہ منگل کو پہنچیں گے۔

آپ کا گرامی نامہ ایسے وقت پہنچا کہ میں باغ میں گلاب کے پودے لگا رہا تھا کہ ہمارے کم از کم پچیس قسم کے گلاب کے پودے ہیں مگر خوشبو والا کوئی نہیں، تو مانچسٹر سلیمان مانجرا کے یہاں خوشبو والا ہے، ان کو فون کیا تھا کہ وہ گلاب دے جاویں، تو وہ پانچ چھ قسم کے دے گئے۔ میں اسے لگا رہا تھا کہ آپ کا خط پہنچا۔ اتنا محبوب مشغلہ چھوڑ کر اسی وقت کمرہ آکر اسے پڑھا۔

یہاں بھی کسی سے ملنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ بحمد اللہ دار العلوم اللہ نے ایسی جگہ دی ہے کہ سارے جھگڑوں جھمیلوں سے امن ہے۔ اور اب تو بولٹن رہائش کے بجائے دار العلوم کے متصل دار العلوم کا ایک مکان ہے، جو پہلے چوکیدار کے لئے بنایا گیا ہے، اسی میں قیام

تجویز ہوا ہے۔اس لئے اب ہمیشہ کے لئے امن ہی امن،سکون ہی سکون ہے۔دعا فرماویں حق تعالیٰ شانہ عافیت کے ساتھ اپنے دین کی خدمت لے لے۔

سلیمان بھائی کے ہمراہ میں کچھ رقم ارسال خدمت کروں گا،وہ بنک سے کیش کروا کر آپ کو دے دیں گے۔یہ پیسے دو سو سے لے کر تین سو تک ہوں گے۔اس رقم سے ورسٹھی والی زمین میں ناریل کے درخت لگا دیں۔میرا خیال ہے کہ مختلف قسم کے درختوں کے بجائے ناریل کے درخت ٹھیک رہیں گے کہ اس میں اتنی زمین کا حصہ قابل کاشت بھی رہتا ہے اور درختوں میں اس کے سایہ تلے کچھ نہیں ہوتا۔اس کے سوا مختلف قسم کے ایک ایک دو دو درختوں میں آمدنی نہیں ہوسکتی کہ وہ گھر اور احباب کے تفکہ کی نذر بن جاتے ہیں،نیز ناریل میں جھگڑا بھی کم ہے۔اتار کر سیدھے بیچ دو،نیز اس کی قیمت بھی اور پھلوں میں اچھی وصول ہوتی ہے۔مگر اس کے پودے خریدنے میں اگر یہ کیا جائے کہ ورسٹھی والے نومسلم ماسٹر جو مانڈوی طرف کہیں رہتے ہیں،وہ اصل باشندے غالباً املساڈ کے ہیں،ان کے توسط سے اگر درخت خریدے جائیں گے تو شاید دھوکہ نہ ہو،ورنہ اس سال میں بھی شاید پھل نہ آوے۔پھر آپ جیسا مناسب سمجھیں۔

دراصل طلبہ کے سلسلہ میں بعض اساتذہ نے گجراتیوں والا طریقہ اپنایا اور چونکہ چند ماہ سے طلبہ میرے یوپی کے مدارس والے طریقہ سے مانوس ہو چکے تھے،اس لئے اکڑ گئے۔ پھر تو ہر بات میں میرے پہنچنے تک طلبہ میں اکڑ ہی رہی اور ان حضرات کو بہت پریشان کیا اور بالکل آزاد بن گئے،سختی کا جواب دیتے تھے۔غرض تربیت کا چونکہ طریقہ غلط تھا،اس کے اثرات وہی پڑے جو پڑنے چاہئیں۔بحمد اللہ تعالیٰ ومنہ وکرمہ صرف ایک ہفتہ میں طلبہ جیسے تھے ویسے ہو گئے۔

ہمارے نگراں جن کو ہم امیر صاحب کہتے ہیں،اس تبدیلی نام کے بھی مصالح ہیں۔ سوپر وائزر یا نگراں کا لفظ ہی اس مامور کے لئے غلط تھا کہ اس کی وجہ سے پھر نگراں واقعی طلبہ کا

نگراں اور کھوج ہی میں لگا رہتا ہے غلط۔ ہم نے نام اس عہدہ والے کا امیر صاحب رکھا ہے، سب طلبہ اسی نام سے جانتے پہچانتے ہیں۔ وہ کئی بار مجھے کہنے لگے کہ وہ طلبہ ہی نہیں رہے جو تمہارے آنے سے قبل تھے۔ خیر۔ الحمدللہ علی ذلک۔

آپ نے محاضرات کے عمل کے متعلق جو لکھا اس کی میں شروع کرنے سے قبل بھی کرتا رہتا اور بعد میں بھی مفتی محمود صاحب سے، مفتی مظفر صاحب سے اس سلسلہ میں اچھی خاصی گفتگو ہوئی۔

مفتی مظفر صاحب نے فرمایا کہ یہ تو کچھ نہیں سوائے اس کے کہ مخیلات کا مجموعہ شکل کی صورت اختیار کر لیتا ہے، حقیقۃً جن وغیرہ نہیں آتا۔ اس لئے اس کے متعلق بحث بیکار ہے۔

مفتی محمود صاحب سے طویل گفتگو ہوئی۔ کافی دیر تک بحث ہوئی۔ میرا اشکال یہ تھا کہ جتنی باتیں جن سے پوچھی جاتی ہیں، یہ غیب میں داخل نہیں، کیوں کہ یہ چیزیں اس کے تصرف میں ہیں۔ اس کی دلیل یہ کہ جیسے کسی پر جن آتا ہے تو وہ ایسی باتیں بھی کہہ دیتا ہے کہ سہارنپور میں مریض پر جن سوار ہے جو کہتا ہے کہ اس وقت تمہارے فلاں عزیز بمبئی میں کیا کر رہے ہیں اور وہ واقع کے مطابق ہوتا ہے۔ اس لئے یہ تو غیب پوچھنا نہ ہوا۔ یہ بالکل ایسا ہے کہ ہم کسی انسان سے پوچھیں کہ فلاں آدمی کہاں ہے یا فلاں چیز میری گم ہے، آپ نے دیکھی؟ تو یہ غیب کا سوال نہ ہوا، کیوں کہ انسان سفر کر کے مہینوں میں نہیں پہنچ پاتا، جن منٹوں میں پہنچ کر وہاں کی خبریں لا سکتے ہیں، اس لئے یہ غیب نہ ہوا۔ جیسے بلقیس کے عرش کا ذکر خود قرآن میں ہے، البتہ ان کی اطلاعات میں سے جھوٹ سے سچ نکالنا بہت ہی مشکل کام ہے۔

بہر حال مفتی محمود صاحب نے جو فیصلہ آخری فرمایا، وہ یہ تھا کہ عوام کے عقیدہ کی خرابی کا اندیشہ ہے۔ میں نے پوچھا شریعت میں اس کی مذمت یا اس کا حکم کن الفاظ سے ہوگا؟ تو فرمایا ''ایسا کرنا اچھا نہیں۔'' غرض یہ فتوی کے آخری الفاظ ہیں۔ ضرورت پیش آنے پر کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ ویسے مشغلہ تو بالکل نہیں بنانا چاہئے۔ میں بھی آپ کی نصیحت پر

یہاں ان شاء اللہ برابر عمل کروں گا۔

حصص قربانی کے متعلق تو ایک دفعہ آپ کے ساتھ مفصل گفتگو ہو کر طے ہو گیا تھا۔ اب یاد بھی نہیں، جس طرح یاد ہے وہی لکھتا ہوں۔ اسی کی نیت میری طرف سے فرمالیں:

۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ۲) ہم تینوں ۵) حضرت شیخ مدظلہ العالی ۶) والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۷) چھوٹی خالہ مرحومہ۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم والے بکرے میں مجھے بھی شریک ثواب فرمالیا۔ جزاکم اللہ۔

آپ کے گرامی نامہ سے ایک روز قبل مہتمم صاحب کے انتقال کی یہاں خبر مل گئی تھی۔ **رحمه الله تعالى رحمة واسعة وأسكنه في واسع الجنان۔**

وہاں کے حالات سے بے حد افسوس وقلق و اضطراب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مراحم خسروانہ کا معاملہ فرما کر رحم فرماوے۔ مطہرہ میں کئی ایک مدارس لے لئے گئے۔ مولانا سرفراز صاحب گجرانوالہ کا مدرسہ لے لیا، مولانا یوسف بنوری صاحب کے مدرسہ کے متعلق بھی فیصلہ ہو چکا ہے۔ مولانا نے راتوں رات اطلاع ملنے پر قیمتی کتابیں ساری دو ہزار روپے ماہانہ کے کرایہ پر مکان لے کر وہاں منتقل کر دیں تاکہ یہ علمی سرمایہ کم از کم بچ جائے۔ ہر جگہ کا یہی حال ہے۔ اللہ رحم فرماوے۔

ایک لطیفہ یہ کہ پچھلے سال آپ نے میری کتابت کی غلطی لکھی تھی کہ یہ لفظ اس طرح نہیں، اس طرح لکھا جاتا ہے۔ ناظم صاحب نے طحاوی کے سبق میں یہ بتایا تھا کہ طلباء غلط ہے، طلبہ صحیح ہے۔ گستاخی کی معافی چاہتا ہوں۔

مولانا قاسم صاحب کا خواب میں دیکھنا طویل قیام کا طبعی نتیجہ ہے۔ میں بھی خواب میں وہاں باڑے میں باغ کی سیر میں ہوتا ہوں۔ آنکھ کھلنے پر یہاں اپنے کو پاتا ہوں۔ خدا کرے ہمارا باغ صحیح سالم بلکہ ترقی پذیر ہو۔

عزیز عبد الحلیم سلمہ کا یہ کہنا کہ مسجد گئے ہیں، یہ اس کی شدت محبت کی نشان دہی کرتا

ہے، اس لئے کہ اس کو یہ معلوم ہوتے ہوئے بھی یہ کہا نہیں جاتا کہ وہ بھی طیارہ میں چلے گئے۔ جیسے کسی بچہ کے والد کہیں چلے گئے ہوں تو اس کو چڑایا جائے تو باوجود معلوم ہونے کے بچہ یہی کہتا ہے کہ وہ اللہ پڑھنے گئے ہیں، ابھی آجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت وقوت وعافیت وعلم وعمل کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

عزیزان کو پیار اور بھابھی صاحبہ کو سلام مسنون ودعوات۔ مولوی قاسم صاحب، مولوی الیاس، بھائی غلام محمد، مولانا یونس صاحب، سب ہی پرسان حال احباب اعزہ سے سلام ودعوات۔

اسماعیل موٹا سے بشرط سہولت فرمادیں کہ مولوی یوسف صاحب کا خط ملا، آپ کا ڈرافٹ بن چکا ہے، دو روز میں یہاں سے حاجی صاحب کے قرض کے ساتھ روانہ کردیا جائے گا۔

فقط والسلام

احقر یوسف

جمعرات، ۱۱رنومبر ۷۶ء

....

۷۸۶

محترم المقام بھائی جان مدفیوضکم،

بعد سلام مسنون، کئی روز ہوئے گرامی نامہ موصول ہوا تھا۔ جواب میں کئی وجوہ کی بناء پر تاخیر ہوگئی۔ معافی چاہتا ہوں۔

یعقوب پٹیل کے ہمراہ جو رقم چھوٹا کو بھیجی گئی ہے اس میں سے ۱۵ پاؤنڈ کے جتنے پیسے ہوں آپ لے لیں اور اس سے بقرہ یا جو آسان اور مناسب معلوم ہو وہ ذبح کر کے تقسیم کردیں۔ اور گھر والے بھی اس سے کھا سکتے ہیں، اس لئے کہ یہ صدقۂ واجبہ نہیں ہے۔

ہوا یہ کہ عید کے روز میں نے ہمارے ایک دوست سے کہا کہ تم نے یہاں قربانی کیوں نہ کی؟ ہند کے ساتھ ساتھ یہاں بھی کرنی چاہیئے۔ ساتھ خیال ہوا کہ تو نے خود نہیں کی، تجھے بھی تو کرنی چاہیئے۔ لیکن اتنے پیسے نہ تھے۔ دل میں نیت کر لی کہ ایام النحر میں اگر ۱۵ پاؤنڈ کہیں سے مل گئے، تو قربانی کروں گا۔ چنانچہ اسی عید کے دن بعد ظہر بے وقت نہ جانے کیسے ڈاک آ گئی، اور ڈاک سے ایک لفافہ آیا، جس پر بھیجنے والے کا نہ پتہ تھا نہ اس کے اندر اپنا نام لکھا تھا۔ صرف مضمون تھا کہ برطانیہ بخیر رسی کی اطلاع پر مسرت کا اظہار اور یہ شعر تھا۔ ہم نے مانا کہ تغافل الخ، اور یہ کہ اس کے ساتھ ۱۵ پاؤنڈ ہدیہ ارسال ہیں۔ ملنے کے بعد قربانی کی کوشش کئی جگہ کی، مگر پہلے سے انتظام نہ ہونے کی وجہ سے کسی مذبح میں جانور نہ ملا۔ خیر۔ بہرحال یہ صدقہ واجبہ نہیں۔ آپ کھائیں اور کھلائیں۔

مولانا اسعد صاحب مدنی ہمارے یہاں ۲۷ر دسمبر کو دارالعلوم سالانہ جلسے میں تشریف لاویں گے، جو پچھلے سال شعبان میں میری عدم موجودگی کے سبب ان حضرات نے نہیں کیا تھا۔ کل ہی یہاں میں بچوں کے ساتھ ایک رات کے لئے پریسٹن آیا کہ عید پر بھی نہ آ سکا تھا۔ اور ساتھ بی بی کی خالہ کے انتقال پر تعزیت میں بھی آنا نہیں ہوا تھا۔ دونوں کام ہو گئے۔

والدہ محترمہ کا ان کے یہاں کل ہی تعزیتی خط ملا ہے۔ اس میں بہن حوا کی شادی کی تاریخ ۱۲ر فروری لکھی ہے۔ باقی خیریت لکھی ہے۔ آپ سب کے ساتھ عزیز عبدالحلیم کو بھی خاص طور سے بار بار خواب میں دیکھتا رہا ہوں۔ آج یا کل کا خواب تو یاد ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت وعافیت، علم وعمل وخدمت دین کے ساتھ عمر دراز نصیب فرماوے۔

آپ سب کو خاص طور سے جب بچے آتے ہیں تو خدیجہ عبدالحلیم کو یاد کرتی رہتی ہے۔ وہ بے چاری دارالعلوم پر اکیلی ہوگئی۔ اگرچہ اب اسکول میں داخل ہوگئی ہے۔ دن بھر صبح آٹھ سے شام چار تک وہیں رہنا ہوگا۔ مگر یہاں ہمارے ایک دوست ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ٹائیفوئڈ جب وہاں اس کو ہو گیا تھا، تو اس کا مکمل علاج چونکہ وہاں نہ ہوا، تو اس کی تکمیل

ضروری ہے۔ ورنہ اس کے نقصانات جسم میں رہ جائیں گے۔ تو اس لئے اس کا علاج شروع کرنے کی وجہ سے شروع کے تین دین جا کر اب وہ اسکول نہیں جا رہی ہے۔ آئندہ ہفتہ سے جائے گی۔ باذن اللہ۔

یہاں عید سے ایک روز قبل سخت سردی اور برف باری شروع ہوئی کہ وہاں ہمارے گھر کا پانی بند ہو گیا۔ پائپ لائن میں برف جم گیا۔ اس پر چیتھڑے لپیٹ کر جلائے، تب برف پگھلا۔ اخبار میں ہے کہ ۴۰/سال میں ایسی سردی کبھی نہیں ہوئی، حالانکہ یہ تو سردی کا ابھی پہلا ہی مہینہ شروع ہوا۔ معلوم نہیں آگے کیا ہوگا۔ پھر کسی آنے والے کے ہمراہ ایک نہایت خوبصورت سویٹر بھیجوں گا، ان شاء اللہ۔ مگر جب تک خود کوئی مجھے نہ پوچھے کہ کچھ بھیجو گے، وہاں تک میں خوشامد نہیں کرتا۔ یہ سویٹر تو بہت جلدی میں لے لیا۔ اطمینان سے کوئی خوبصورت سا خرید کر بھیجوں گا۔

باقی احوال بخیر ہیں۔ دعاؤں میں ضرور یاد فرماتے رہیں۔ پرسان حال احباب، خالہ زاد بھائی بہنوں، خالاؤں، ماموں زاد بھائی بہنوں سب سے سلام و دعوات۔ بھابھی صاحبہ عائشہ کو سلام، عزیزان کو پیار و دعوات۔

فقط والسلام

محتاج دعا

یوسف

بدھ ۸/دسمبر ۷۶ء

....

محترم المقام مکرم حضرت بھائی جان مد فیوضکم،

بعد سلام مسنون، سب سے پہلے تو تار نہ بھیجنے کی وجہ بتا دوں کہ یہاں شام کو میں ہندوستانی وقت کے مطابق رات نو بجے پہنچا۔ اب کیم سے ہمارے ہاں کے لئے نو دس بجے

ڈاک چلی جاتی ہے، اتنی دیر میں بارہ گھنٹہ میں تار کا وہاں پہنچنا مشکل تھا، اس لئے کہ اس کے بعد تو شام تک آپ سورت آجاتے۔ امید ہے کہ عذر قبول ہوگا۔

جہاز برابر وقت پر چلتا رہا مگر پیرس جب پہنچا تو وہاں مزدوروں کی مطار پر ہڑتال کی وجہ سے دو گھنٹہ وہاں جہاز کو ٹھیرنا پڑا، اس لئے دو گھنٹہ تاخیر سے جہاز پہنچا۔ وہاں دو کاریں آئی ہوئی تھیں جو لندن ہی کے مقیم دوست تھے، ان کے ساتھ ان کے گھر جا کر شام کا کھانا عشاء کی نماز پڑھی اور اس کے بعد انہوں نے رات سونے پر بہت اصرار کیا کہ صبح ہم چھوڑ آویں گے، مگر میں نے کہا کہ ابھی مجھے بولٹن کی بس میں بٹھا دو، صبح تک پہنچ جاویں گے۔ غرض گیارہ بجے بس پر سوار ہو کر دو سو میل بولٹن صبح چار بجے پہنچ گئے۔ راستہ میں استنجاء وغیرہ کے لئے ایک گھنٹہ بس ٹھہری۔ بحمد اللہ بعافیت سے بولٹن پہنچ گئے۔ وہاں سے ٹیکسی لے کر دار العلوم آئے، سفر بڑا ہی عافیت سے گزرا، کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

سارے اسفاروں میں یہ سفر بڑا ہی پر لطف، پر سکون، عافیت کے ساتھ گزرا۔ سہارنپور اور نرولی بھی بحمد اللہ جمعیت خاطر اور سکون بہت رہا۔ اللہ تعالیٰ شانہ قبول فرماوے۔ زندگی کے جتنے دن بھی ہیں، عافیت اور صحت کے ساتھ گزار دے۔ یہاں پہنچ کر دار العلوم میں بھی ہر طرح عافیت پائی۔ عبد القیوم دل نواز بھی یہاں پہنچ گئے ہیں، وہ بھی کراچی سے سفر نہ کر سکنے کی وجہ سے ۱۳ اکتوبر کو بمبئی سے ہو کر یہاں آئے، مگر حماقت یہ کی کہ ہمیں نرولی اطلاع نہ دی ورنہ میرے ساتھ آجاتے۔ خیر۔

دار العلوم کی کتابوں کی ترسیل کے لئے اسی ہفتہ ان شاء اللہ کچھ پیسے آپ کے نام ارسال خدمت کروں گا، ان کتابوں کے پارسل روانہ فرما کر بقیہ پیسے حاجی یعقوب صاحب کے پاس بھیج دیں، ان کے پاس علی الحساب جمع رہیں گے۔

یہاں عید کے بعد سے انفلوئنزا چلا ہوا ہے، ہر گھر میں لوگ نزلہ، بخار کھانسی میں مبتلا ہیں، مجھے بھی یہاں پہنچتے ہی بہت ہی شدید بخار ہو گیا۔ آج رات بھر کپڑے پسینہ میں تر

رہے، ابھی کچھ کم ہوا ہے، دوا کھا رہا ہوں، شفاء کے لئے دعا فرماویں۔
مکان کے مد میں جلد ہی کچھ بھیجنے کی کوشش کروں گا، اطمینان رکھیں۔
یہاں سے بہت سے حضرات سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی گزارش کرتے ہیں۔ آپ میرے لئے بھی دعا وتوجہ فرماتے رہیں۔
مظاہر کا نصاب تعلیم جاتے وقت اپنے ساتھ لے جاویں تا کہ اساتذہ کو ان کی ماہانہ تعلیم بتادی جائے۔ نجم الحسن سے یہ فرمادیں کہ رمضان میں آپ نے دار العلوم کی جو کتابیں بھیجی ہوں، اس کی ایک تفصیلی فہرست بھیج دیں۔

فقط
محتاج دعا
احقر یوسف
جمعہ، ۷/ اکتوبر

....

۱۸/ نومبر مکہ مکرمہ

عزیزم سلمہ،

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ احقر الحمد للہ صحت و عافیت کے ساتھ ۲۸/ اکتوبر کو جدہ اور وہاں سے مکہ مکرمہ آ گیا تھا۔ اس کے بعد سے ان صاحب کے غلط سلط وعدوں کی وجہ سے یہیں رکا ہوا ہوں۔ ان شاء اللہ آج شام کو ٹیکسی سے مدینہ پاک کا پروگرام بنالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ پہنچا دے۔ وہاں پر ان شاء اللہ ۱۵/ جنوری تک رکنے کا ارادہ ہے۔ پھر ان شاء اللہ ۲۱، جنوری کو لوسا کا واپسی ہے۔ یہ تو آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ بچے ۱۹/ اکتوبر کو لوسا کا پہنچ گئے تھے، آئندہ کا اپنا نظام طے نہیں ہے۔ نہ معلوم حضرت کیا فرماتے ہیں؟ مولانا ہاشم صاحب سے کچھ بات چیت ہوئی ہے۔ آپ لوگوں کے خط کا انتظار رہے گا۔

جی تو بہت چاہتا ہے کہ مدینہ پاک آپ ایک خط ان کو لکھ کر معلوم کریں کہ عبدالرحیم کا کیا ہوا؟ اگر خدانخواستہ کوئی شکل نہ ہوئی تو بشرط حیات ان شاء اللہ اپریل یا جولائی کے آخر میں گھر واپس جا کر راندیر جامعہ میں پڑھانا شروع کردوں گا کہ ان لوگوں کا شدید اصرار ہے۔ صرف اطلاعاً عرض ہے۔

والدہ محترمہ کا خط کافی دن ہوئے آیا تھا کہ یوسف کا نہ کوئی خط آیا اور نہ کوئی فون، اور خدیجہ کی ٹکٹ کی میعاد ختم ہورہی ہے۔ اس لئے دو چار دن میں ان کو واپس بھیج رہے ہیں۔ اگر آ گئی ہو تو دعوات اور پیار۔ آپ نے منع کیا تھا ورنہ زامبیا لے جاتا اور سب سے ملاقات ہو جاتی۔ خیر الخیر ماوقع۔

میرے سفر کے بعد بچے بہت بیمار رہے۔ عبدالحلیم کی آنکھ پر کوئی پھوڑا نکل آیا تھا جس سے آنکھ بند ہو گئی تھی۔ سورت ہسپتال میں چھ دن رہنا پڑا، نشتر لگایا۔ اللہ پاک کا کرم ہوا، آنکھ بچ گئی۔ دوسرے دونوں بھی بخار اور یرقانی میں مبتلا رہے، کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے دعاء صحت وقوت کی درخواست ہے۔ زندگی باقی رہی اور ملاقات ہوئی تو ان شاء اللہ افریقہ کے حالات بتاؤں گا۔

مولانا صاحب سے کہا تھا کہ آپ کے لئے کپڑے لے جائیں۔ انہوں نے انکار فرما دیا کہ ان کے پاس ہدایا کے کپڑے بہت آتے ہیں۔ سب دوستوں سے سلام مسنون۔ حرم پاک میں بیٹھ کر قبیل جمعہ جلدی میں لکھا ہے، معاف فرماویں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

بھائی محمد علی آیا ہوا ہے۔ محترم والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے حج کیا، سلام لکھوا رہا ہے۔ اور آپ کو بہت یاد کرتا ہے، اور یہ کہ بستر مجھے دینے کو کہا تھا، پھر حبیب اللہ کو دے دیا۔ آج کل اس کا کام خوب چل رہا ہے۔ خط کا جواب مدینہ پاک ضرور لکھیں۔

مکرم بھائی جان مدفیوضکم،

بعد سلام مسنون، مزاج گرامی!

میرا عریضہ رجسٹری پہنچ گیا ہوگا جس میں پوسٹل آرڈر بھی تھا۔اس میں آپ کے متعلق تفصیل لکھی تھی کہ یہاں پتہ کیا تھا تو انہوں نے جلد جواب دینے کو کہا ہے۔نیز یہاں مولانا اسلام الحق صاحب کو بھی انہوں نے پچھلے جمعہ ہی کو انٹرویو کے لئے بلایا تھا اور ان کا انٹرویو بھی ہو گیا ہے۔اب انداز یہ ہے کہ بظاہر سی آئی ڈی دارالعلوم آکر انکوائری کرے گی اور اس کے بعد وہ فیصلہ کریں گے۔اور امید ہے کہ ویزہ سب ہی کا منظور ہو جائے گا۔

حضرت شیخ مدظلہم العالی ۲۰ ؍شعبان کو تشریف لے جاویں گے،معلوم نہیں آپ کے رمضان کا نظم کیا بنتا ہے۔آپ کے ٹکٹ کا ریفنڈ اب تک نہیں آیا کیوں کہ اس پر ٹکٹ کے ایشو ہونے کی مہر بالکل مٹ گئی ہے، پھر بھی جلد یا بہ دیر اس کا ریفنڈ ملنے کی امید ہے۔

ایک ضروری بات آپ کو لکھنا ہمیشہ بھولتا رہا۔وہ یہ کہ خواب کی اصل تعبیر پوری کرنے کے لئے وسراوی جا کر کچھ پرانے سکے وصول کر کے موسا جی کے ہمراہ ضرور بھیج دیں تا کہ آپ کا تبرک دارالعلوم میں محفوظ رہے۔

عزیزان عبدالحلیم،عبدالرشید،عبدالرؤف سلمہم و عائشہ سلمہا، بھابھی صاحبہ نیز اعزہ اقارب سے سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست۔بالخصوص ماما جی،اسماعیل موٹا وغیرہ سب ہی گھر والوں سے سلام مسنون دعوات۔

ورٹھی بھابھی کی بیماری کی خبر سے بہت افسوس ہوا۔اللہ تعالیٰ شفاء کامل عاجل مستمر عطا فرماوے۔بھائی کا فون پر ملنا مشکل ہے،سمجھ میں نہیں آتا کہ کس فون پر اس کو فون کریں کیوں کہ وہ مطبع نہیں جا رہے ہیں۔مولانا کی آمد پر ان سے معلوم کریں گے۔والد صاحب کے زمانہ میں جب کبھی ہم وہاں ورٹھی جاتے، بیچاری بڑی محبت

سے خدمت کیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ اسے صحت وقوت عطا فرماوے۔ آمین۔ میرے لئے نیز دارالعلوم کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا فرماویں۔

فقط

احقر یوسف

۸۱/۴/۷

....

باسمہ تعالیٰ

محترم المقام مکرم بھائی جان مدفیوضکم،

بعد سلام مسنون، مزاج گرامی!

گرامی نامہ حضرت کے گرامی نامہ کی پشت پر موصول ہوا تھا۔ اس کے بعد مولانا محمد علی صاحب نے فون کیا مگر میں موجود نہ تھا، افسوس ہوا۔

بحمد اللہ میری طبیعت ٹھیک ہے۔ ویسے کام کا بوجھ قدرے زیادہ ہے۔ چھ گھنٹے کے مسلسل اسباق ہیں کیوں کہ مولانا ہاشم صاحب اور میں، صرف ہم دو ہی درجۂ متوسطہ وعلیا کے لئے ہیں۔

آپ کے ویزہ کے لئے درخواست دے دی ہے، جواب ملنے پر مطلع کروں گا۔ درخواست پر پتہ زامبیا کا لکھ دیا ہے۔ اس لئے درخواست منظور ہوئی تو پھر ویزہ لوسا کا ہی سے لینا پڑے گا، اطلاعاً عرض ہے۔

حضرت کو بھائی سعدی کے گھر پہلے ہفتہ فون کیا تھا۔ حضرت نے پہلے مولانا عاشق الٰہی صاحب کو بھیجنا تجویز فرمایا، مگر انہوں نے بچوں سمیت کل سات آدمیوں کو ساتھ لانے اور یہاں پر صرف چار اسباق پڑھانے کی شرط کی جس کی وجہ سے ان کی جگہ پر مولانا سیف الرحمٰن صاحب اور مولانا نعمانی صاحب کو بھیجنا تجویز ہوا۔ اب اس ہفتہ ان شاء اللہ پہنچ جاویں گے۔

طلبہ کو میں نے بہت زیادہ اصرار کیا کہ آپ لوگ سہارنپور چلے جائیں اور استخارہ کرنے کو کہا مگر انہوں نے صاف انکار کیا اور شبیر اخ بی بی کے سوا سب نے استخارہ کرنے سے بھی انکار کردیا۔ اس وجہ سے مدرس کا انتظام کرنا پڑا، ورنہ میرا تو خود خیال تھا کہ وہ ہند چلے جائیں۔

مولانا اسلام الحق صاحب بھی آنے کے بعد بخار میں مبتلا تھے، انہیں ہسپتال میں داخل کروایا ہے تاکہ ساری ایک دفعہ اچھی طرح چیکنگ ہو جائے، اب تک وہ ہسپتال میں ہیں۔

باقی احوال بخیر ہیں۔ ہاں ہم نے شہداء دارالعلوم نمبر نکالنا طے کیا ہے۔ سارا خرچ و انتظام تو فاران والے کریں گے۔ ہم صرف جتنی ہو سکے ان کی مدد کریں گے۔ اسی سلسلہ میں مولانا عتیق الرحمٰن صاحب دو تین روز کے لئے دارالعلوم آئے تھے۔ آج ہی سارا مواد جمع کر کے لندن واپس گئے ہیں۔ مناسب آدمیوں سے مرحومین پر مضامین لکھنے کو کہا ہے۔ معلوم نہیں مولانا احمد اللہ صاحب کہاں ہیں، ورنہ ان کی طرف سے بھی ان حضرات کی شان میں مرثیہ آجانا بہتر ہوتا۔ اگر راندیر ہوں تو ملاقات پر عرض کردیں یا کارڈ لکھ دیں۔

پائجامہ اور کرتہ کا کپڑا آپ کا ہے۔ ان سب چیزوں پر نام لکھے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں، شاید اور بھی کچھ ہو۔ دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ بھابھی صاحبہ، عبد الحلیم، عبد الرشید، عائشہ سے سلام مسنون و دعوات۔

فقط

احقر یوسف

....

۷۸۶

عزیزم مولوی یوسف صاحب سلمہ،

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ اس وقت بہت عجلت میں یہ چند سطور لکھوا رہا ہوں۔ چھوٹا موٹا جا رہے ہیں، ان کے ہمراہ ارسال کر رہا ہوں۔ آپ کے

مطبوعہ دو خط غیبت کی ڈاک میں ملے۔ مجھے بالکل ہی فرصت نہیں ہے۔ان شاء اللہ لکھنے کی کوشش کروں گا۔ ۷ ؍ اکتوبر کو واپس آیا ہوں۔ الحمد للہ خیریت سے حج پورا ہو گیا۔ وہاں دوستوں کی وجہ سے زیادہ پتہ نہیں چلا، اب یہاں آ کر طبیعت کا حال بے حال ہے۔ جی چاہتا ہے کہ لندن آؤں، کچھ وقت رہوں، کچھ سوانح کا کام بھی ہو اور کچھ سکون بھی۔ اسباب سفر بھی نہیں ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالی آسان کریں۔ آمین۔

اس وقت ۵۰ بچے ہیں۔ ۲۰ درجۂ حفظ میں ہیں۔ دار الاقامۃ اور مکانات برائے اساتذہ کے اخراجات تقریباً ۷ لاکھ کوا چہ ہیں۔ بڑا بوجھ سر پر ہے۔ مدرسہ میں اب جگہ بھی نہیں ہے۔ اور بھی بہت سارے کام ہیں۔ آپ سے خصوصیت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں۔ اللہ تعالی فضل وکرم کا معاملہ فرماوے۔

آپ نے خط میں چاکلیٹ بادام کا تذکرہ کیا ہے، وہ دونوں چیزیں نہیں پہنچی ہیں۔ صرف اطلاعاً عرض ہے۔ حج میں آپ کے لئے، بچوں کے لئے اور دار العلوم کے لئے دعائیں کرتا رہا۔ صلاۃ وسلام بھی پیش کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ اور کیا لکھوں؟ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کار لائقہ سے نوازیں۔ سب دوستوں سے بالخصوص مولانا ہاشم صاحب اور ابراہیم سعید وغیرہ سے سلام مسنون۔

فتوی بالکل ہی درست اور بجا ہے۔ ان لوگوں پر اللہ تعالی ہی رحم فرماوے۔ ان کی حرکتوں سے سوائے افسوس اور تعجب کے اور کیا ہوسکتا ہے؟ بہر حال آپ حضرات کی خدمت میں تو بہت بہت جزاک اللہ ہے کہ بہت اچھا فتوی لکھا ہے۔

بچے سلام عرض کرتے ہیں اور یاد کرتے ہیں۔ عزیزہ خدیجہ سے دعوات۔ جاننے والے طلبہ سے سلام مسنون۔ میرے خطوط کا جواب انہوں نے نہیں دیا۔ خاص طور سے عزیزی شان وشوکت سے سلام مسنون۔ سارہ سب کو بہت بہت سلام لکھواتی ہے۔

فقط والسلام

عبد الرحیم

۷۸۶

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔اس وقت عمر جی بھائی نے بتایا کہ وہ لندن جا رہے ہیں۔کوئی پیام کام ہو تو وہ تیار ہیں۔ میں نے سوچا بغیر مٹھائی اور بغیر اطلاع کے مفت میں ہی سہی جناب کی خدمت میں دولت خانہ کی مبارکباد پیش کر دوں۔اللہ تعالی بہت ہی مبارک فرماوے۔گھر کو اور گھر والوں کو آباد اور معمور فرماویں۔استعمال کرنا اور پرانا کرنا نصیب فرماوے۔آمین۔

ویسے دعا کے چپکنے کے لئے مٹھائی تو لازمی ہے ہی۔ویسے جناب والا کی مرضی ہے، عمل فرماویں یا اس درخواست کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیں۔تم نے اگر اس تحریر کو پھاڑ بھی دیا، تمہارے قدم چومیں گے میری تحریر کے ٹکڑے۔

ویسے خوشی بہت ہوئی۔ویسے امید تو جناب والا سے یہی ہے اور چونکہ جناب کا معمول بھی رہا ہے، اس لئے اور بھی اطمینان ہے، کہ مکان مبارک کا کوئی نہ کوئی چھوٹا موٹا حجرہ شریفہ ایسا ہوگا جو احقر کے نامزد ہوگا۔اور ان شاء اللہ آئندہ حاضری پر اپنے حجرہ کی زیارت سے مسرت حاصل ہوگی۔ویسے خوشی کے ساتھ ساتھ ایک فکر بھی سوار ہے کہ کہیں خدانخواستہ بارِ قرض سے بعد میں پریشانی نہ ہو۔اللہ کرے سب انتظام اچھی طرح ہو گیا ہو۔اللہ جل شانہ مسبب الاسباب ہے۔

اس عریضہ کا مقصد یہ ہے کہ معہد الرشید کا ششماہی امتحان کل رات پورا ہوا۔۵۷ بچے امتحان میں شریک تھے، جن میں سے ۱۸ بچے درجۂ حفظ میں ہیں، باقی قرآن پاک ناظرہ، اردو، ضروریات دین وغیرہ میں ہیں۔ جتنا تھوڑا سا علم اللہ جل شانہ نے ان بچوں کو اپنے کرم اور ماوائے دارین حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی فکروں اور دعاؤں کے طفیل عطا فرمایا ہے، اس کی حقیقت یہ ہے کہ افریقی مسلمانوں میں لاکھوں میں بھی اس کا ۵۰ فی صد تو کیا، ۲۵ فی صد بھی اپنی محدود معلومات کے اعتبار سے نہیں ہے۔علم تو بہت دور کی بات ہے، ہمارے

مدرسہ میں بہت سے بچے ایسے ہیں جن کے بالغ بھائی بہن بہت سارے مسلمان نہیں ہیں۔

آج صبح صبح ہی ایک بچے سے پوچھ رہا تھا جس سے معلوم ہوا کہ وہ اور اس کے والد کے علاوہ پورے گھر میں کوئی مسلمان نہیں ہے۔ وہ بچہ قرآن پڑھ رہا ہے اور نماز، روزہ وغیرہ بہت سے مسائل سے واقف ہو چکا ہے۔ اردو کا قاعدہ بھی پورا کیا ہے۔ اس کی ہمشیرہ لیڈی پولیس ہے۔ وہ اور اس کا شوہر دونوں عیسائی ہیں۔ اس کی والدہ اور اس کی دوسری ہمشیرہ وغیرہ سارے بھائی بہن عیسائی ہیں۔ اس کا نام ہاشم بن عبداللہ ہے۔ اصل میں وہ آج آکر کہنے لگا کہ مجھے میری ہمشیرہ کو فون کرنا ہے۔ اس سے میں نے ہمشیرہ کا نام پوچھا۔ اس سے ساری بات چلی۔ اور یہ سب نتیجہ ہے جہالت کا، اور عیسائی مشنری کی محنت کا اور ہمارے میدان کے صاف ہونے کا۔

میں نے یہ طویل تحریر اس لئے لکھی ہے کہ ہم لوگ آپ حضرات کی دعاؤں کے ہر آن اور ہر وقت محتاج ہیں، اور ہر طرح سے ضرورتمند اور سائل ہیں۔ للہ دعاؤں سے مدد فرماویں۔

کام کا بڑا بوجھ ہے۔ بڑی ضرورت بھی ہے، مگر ہمت کوتاہ۔ حضرت اقدس ماوائے دارین کے بعد سے طبیعت سست اور کمر ٹوٹی ہوئی، دل اکتایا ہوا ہے۔ حضرت کی یاد آتی رہتی ہے۔ ان کی دعاؤں اور شفقتوں کی یاد ہر وقت ستاتی رہتی ہے۔ خواب میں الحمد للہ بکثرت زیارت محض اللہ جل شانہ کے فضل وکرم سے ہوتی رہتی ہے۔ گزشتہ ہفتہ تین رات تک مسلسل زیارت ہوتی رہی۔ ارشاد بھی فرماتے رہے۔

حضرت رحمہ اللہ کی یاد بہت آتی ہے۔ اب اس چہرۂ انور کی زیارت کو کہاں جائیں؟ اب وہ دعاؤں کا سہارا کہاں سے لائیں؟ آپ تو خوش قسمت ہیں کہ حضرت رحمہ اللہ کی حیات ہی میں آپ کا کام پورا ہو گیا، اور ہم لوگ تو ابتدا ہی میں محروم ہو گئے۔ اس دور فتن میں اب سوچتا ہوں کہ اس عظیم سہارے کے بغیر کیسے کام چلے گا؟ بیشک رب کریم مالک کل کائنات ہی ملجا و ماویٰ ہے، اور کارساز حقیقی ہے۔ اس کے فیصلے پر ہم راضی برضا ہیں، شکوہ

شکایت سے پناہ چاہتے ہیں۔ اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں، اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ لیکن گناہوں کے بوجھ کے ساتھ ان امیدوں کا کیا بنے گا؟ بہر حال دعا فرماویں۔ اللہ تعالی مدد فرماوے اور اللہ جل شانہ راضی ہو جائے، ریا نمود سے حفاظت فرماوے۔ آمین۔

مجھے تو کچھ اور کہنا تھا اور کچھ اور شروع ہو گیا۔ الحمد للہ نتیجہ امتحان بہت ہی قابل شکر رہا۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ عنقریب دار الاقامہ کے ایک حصہ کا کام شروع ہونے والا ہے۔ اس کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ جل شانہ جلد از جلد عافیت وسہولت کے ساتھ اس کی تکمیل فرماوے اور مدد فرماوے۔ تقریباً ۹۳ ہزار میں ٹھیکہ کی بات چل رہی ہے۔ قبلہ سیدی حضرت اقدس مفتی صاحب مد فیوضہم سے بھی بعد سلام مسنون اس کے لئے بہ لجاجت دعا کی درخواست کر دیں تو کرم ہو گا۔ ساتھ ہی دو استاذوں کے مکان کا کام بھی شروع ہو گا۔ ان شاء اللہ آج ابھی لوسا کا فون سے بات ہوئی ہے۔ مولانا ریاض الحق صاحب داماد حضرت مولانا اسلام الحق صاحب بخیریت لوسا کا پہنچ گئے ہیں، دو چار روز میں چیپاٹا بھی پہنچ جائیں گے۔ ان شاء اللہ، معہد کے لئے بلایا گیا ہے۔ حضرت مولانا سے بعد سلام مسنون بخیر رسی کی اطلاع فرما دیں۔ احباب و پرسان حال سے سلام مسنون، درخواست دعا۔

ان شاء اللہ ۱۰/۱۲ جون کو جدہ اور وہاں سے ماہِ مبارک میں ان شاء اللہ سہارنپور حاضری کی تیاری ہو رہی ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ قبلہ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کا دورۂ زامبیا اور معہد پر تشریف آوری تقریباً کب تک ہو گی؟ معلوم فرما لیں تو اچھا ہے، تاکہ میں ہند سے واپسی کا نظم ابھی سے کر لوں۔ اس لئے کہ تین چار ہفتے تک بمبئی سے لوسا کا کی بکنگ نہیں ملتی ہے۔

فقط والسلام،

عبد الرحیم

۱۰/ شعبان المعظم ۱۴۰۳ھ

پٹیل صاحب سے سلام مسنون۔

حامل عریضہ ہمارے مدرسہ کے محسن اور میرے دوست ہیں۔ بشرطِ سہولت ضرور ان کی دعوت کردیں۔ احسان ہوگا۔

....

باسمہٖ تعالیٰ

مخدوم ومکرم بھائی جان مدظلکم العالی،

مع سلام مسنون، مزاج شریف!

شوال کے دوسرے ہفتہ زیارت کا ویزہ مل گیا۔ زبیر سے منگوایا تھا، مگر دو تین ماہ پہلے کہا تھا، پھر بھی وہ تو بھیج نہیں سکا۔ سید بدوی صاحب علاج کے لئے لندن آئے تھے، انہوں نے منگوادیا۔ چونکہ اسی کی وجہ سے تاخیر تھی، اس لئے فوراً ہی سفر ہوگیا۔ الحمدللہ سفر بھی عافیت سے ہوگیا۔ یہاں تو آپ کے دوست حافظ عبدالستار صاحب کے یہاں ایک دورات قیام رہا۔ آج حرم کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ ہے۔ اللہ کرے اچھی سستی جگہ مل جائے۔ مولانا اسماعیل صاحب، بلکہ وہاں کے پانی کے مسئلہ کی وجہ سے اور بچوں کے اسکول کی وجہ سے آپ کی عجلت بجا تھی۔ اللہ کرے اب ہمارا حج تک ٹھہرنا ہوجائے اور حج ساتھ ہوجائے۔ حج کرنا ابھی طے نہیں۔ مسئلہ فلوس پر موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ آسان فرمادے۔

وہاں آج کل گرمی بھی بہت زیادہ ہوگی اور پانی کی بھی قلت ہے۔ اللہ کرے بچوں کے ساتھ وہاں آپ کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔

معلوم نہیں آپ کے رمضان المبارک کے عشرۂ اولی کا نظام کہاں کا بنا؟ اور بھائی طلحہ صاحب نے کیا طے فرمایا؟ وہاں بچوں کو نہ لے جائیں تو بہتر ہوگا کہ خدانخواستہ وہاں گرمی میں دقت نہ ہو۔ وہاں تشریف لے جائیں تو سب پرسان حال کو سلام مسنون۔ دعاؤں کی درخواست۔ بالخصوص مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو بہت بہت سلام عرض کردیں۔

بھابھی صاحبہ اور بچوں کو بھی سلام مسنون اور دعوات۔ اور آپ بھی میرے لئے

خصوصیت کے ساتھ دعا فرماویں کہ ہر سال حاضری کی تو توفیق ہو جاتی ہے، مگر تغیر کچھ بھی نہیں۔ وہیں کے وہیں ہیں۔ دعا فرماویں حاضری کو وصول کرنے کی توفیق ارزان ہو۔

وہاں سب اعزہ احباب کو سلام مسنون اور دعاؤں کی درخواست۔ جی خالہ کو بھی سلام مسنون و دعاؤں کی گزارش۔

فقط والسلام

یوسف

....

باسمہ تعالیٰ

مخدوم ومکرم بھائی جان مد فیوضکم و برکاتکم،

بعد سلام مسنون، مزاج شریف!

بحمد اللہ، آپ کے سامنے ہی بیس منٹ کی تاخیر سے طیارہ روانہ ہو کر پانچ گھنٹہ میں دمشق پہنچا۔ وہاں ڈھائی گھنٹہ اپنے وقت سے تاخیر سے روانہ ہو کر ہندوستانی وقت کے مطابق رات کو دو بجے لندن پہنچا۔ سامان وغیرہ لینے اور باہر آ کر سب طلبہ کو ان کے گھر بھیجنے میں کچھ وقت صرف ہوا اور جس وقت پر صبح پانچ بجے ملاڈ سے ہم گھر سے روانہ ہوئے تھے، دوسرے دن ہندی وقت صبح پانچ بجے چوبیس گھنٹہ کے بعد لندن محمد کے گھر پہنچا۔ سفر میں کوئی تکلیف تو نہ ہوئی مگر اس قدر طویل ۲۴ گھنٹہ کے سفر سے خوب تعب ہو گیا۔ رات وہاں آرام کر کے دوسرے دو پہر ۳ بجے کی ریل سے روانہ ہو کر یہاں دار العلوم مغرب کے وقت پہنچے، یہاں بحمد اللہ ہر طرح خیریت پائی۔

مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا ٹکٹ بنوانے کے لئے دے دیا ہے، جیسے ہی آئے گا انہیں رجسٹری سے بھیج دیا جائے گا۔

آپ کے مکاتیب بھی سارے محفوظ پہنچے۔ شوکت اس کی تاریخ اور ترتیب دے

رہے ہیں، فائلیں منگوالی ہیں۔ترتیب وار اس میں رکھ کر فوٹو کروا کر ایک کاپی مجلد کروا کر کسی آنے والے کے ہاتھ ان شاء اللہ زامبیا بھیج دوں گا۔راندیر والے ہاڈویدوالا تیل اور دواسیلر میں طاقچہ میں رہ گیا ہے،کسی کے ہاتھ پہنچ جائے تو بہتر ہے کہ مالش سے تو بہر حال ہاتھ کو کچھ نہ کچھ فائدہ ہی ہوگا،اگر چہ بھائی عبداللہ ہاڈویدوالا تیل شروع کردیا ہے،معلوم نہیں ان کو کس نے لکھا جس پر وہ لے کر آئے،ممکن ہے آپ نے لکھا ہو،اس سے زیادہ فائدہ کی توقع ہے۔

حرمین اور ہندوستان کی رفاقت کے بعد جدائی کا طبیعت پر اثر رہا۔اللہ تعالیٰ پھر عافیت کے ساتھ ملاقات میسر فرماوے۔یہاں پہنچ کر تدریس شروع کردی ہے، برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

یہاں کا موسم بالکل ہندوستان کا بن رہا ہے،دو ماہ سے بارش بالکل نہیں ہوئی،رمضان میں کافی گرمی بھی رہی،اس وقت گرمی بالکل نہیں،مگر بارش پھر بھی نہیں ہے۔اللہ کرے بارش ہو جائے کہ پینے کا پانی بارش ہی کا جمع کیا جاتا ہے۔

اپنے نظام سے مطلع فرمادیں کہ کب زامبیا پہنچنا ہوگا؟

یہاں سے مولانا ہاشم صاحب،قاری یعقوب صاحب اور طلبہ سلام عرض کر رہے ہیں، نیز بھابھی صاحبہ،عبدالحلیم،عبدالرشید،عبدالرؤوف، عائشہ،والدہ صاحبہ،مریم سے سلام مسنون دعوات فرمادیں۔اخیر میں دعاؤں کی درخواست ہے۔

خدیجہ اور بی بی ابھی لندن سے دو چار دن بعد آویں گی۔

فقط

یوسف

ہفتہ،۱۹؍شوال ۱۴۰۳ھ

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

''روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام''

عزیز گرامی قدر سلمہ اللہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔تمہارا محبت نامہ ملا تھا اور فون پر مختصر بات ہوئی تھی۔اس کے بعد سے عریضہ نویسی کا ارادہ کررہا تھا کہ ماشاء اللہ جماعت عمرہ تیار ہوگئی،اس لئے ان کے ہاتھ ہی ارسال کررہا ہوں۔امید ہے کہ ان شاء اللہ جلد مل جائے گا۔بھائی ضیاء الدین بھائی یوسف ، بھائی حنیف ڈایا اور لالبا وغیرہ سے زبانی یہاں کے حالات معلوم ہوجائیں گے۔کسی وقت اطمینان سے ان سے سن لیں۔

تمہارے فون پر جی تو چاہ رہا تھا کہ حاضر ہوجاؤں۔اس کے بعد چوں کہ آج کل تو یہاں پر روز نئے حالات ہیں،اس لئے اب ٹکٹ کافی سستا ہوگیا ہے۔اس لئے پھر تو بار بار خیال آیا کہ دس روز اعتکاف کے پورے کرکے اس جماعت کے ہمراہ ہوجاؤں۔لیکن پھر ایک بات مانع ہوئی کہ والدہ کو پارسال یہ عرض کیا تھا کہ ان شاء اللہ بشرط حیات آئندہ سال (اس سال) ساتھ جائیں گے۔تو انہیں خیال ہوگا کہ دونوں چلے گئے اور مجھے ساتھ نہیں لے گئے،اس لئے پھر ارادہ ملتوی کردیا۔بشرط حیات ان شاء اللہ آئندہ سال جمادی الآخر کے شروع میں والدہ صاحبہ کو یہاں زامبیا بلالوں گا،اور پھر ان شاء اللہ آخر شعبان میں تمہارے ساتھ میں ہوجائیں گے۔اللہ جل شانہ عافیت وسہولت کے ساتھ اس کو پورا کرادے۔اس کے لئے ضرور دعا کرتے ہیں۔

میرے حالات تو شعبان المعظم میں اپنے گناہوں کی نحوست سے اچھے نہیں رہے۔ پہلے تو اہلیہ کا آپریشن ہوا۔۱۴ رات وہ ہسپتال میں رہی۔ساڑھے تین گھنٹے کا آپریشن تھا۔اس کی طبیعت کافی خراب رہی۔

میں نے یہاں اعتکاف کرلیا ہے۔ ہندوستان کا ارادہ تھا،لیکن وہاں کا ٹکٹ قبل

رمضان ۲۵ ہزار تھا۔ اب تو بارہ ہوگیا ہے۔ اس لئے اس کا ارادہ بھی ملتوی کرادیا تھا۔ ماہ مبارک کے بعد حضرت مولانا طلحہ صاحب تشریف لائے تو ان کے ہمراہ ان شاءاللہ لندن کا ارادہ کررکھا ہے۔ یا پھر اگر حج کے لئے حاضری ہوئی تو حج کے بعد ان شاءاللہ۔

میں نے تمہارے اوپر پیام بھیجا تھا کہ عربی اول ودوم پڑھانے کے لئے کسی استاذ کا انتظام لندن سے کردیں، چاہے تو ایک سال ہی کے لئے ہو۔ اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ دوسرے عربی سوم کی کتابیں پانچ پانچ عدددرکار ہیں۔ اس کا بھی کوئی جواب ندارد۔

ابراہیم بھائی صرف دوعدد منطق کی کتاب لائے ہیں۔ براہِ کرم ان دونوں باتوں کا ضرور بالضرور کوئی نظم فرما کر جلد از جلد مجھے مطلع فرماویں تاکہ اطمینان ہو۔ ایک سال کے لئے ضرور کسی کو بھیج دیں۔ میرا ارادہ ان شاءاللہ ہندوستان کا ہے۔ وہاں سے دو استاذوں کا انتظام کرنا ہے۔ لیکن اس وقت میں نہیں جاسکتا، اس لئے ایک سال کے لئے ضرور کوئی نظم کرکے مطلع کریں۔

ماہِ مبارک حرمین شریفین میں اورالعید عند الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم مبارک صد مبارک۔ اپنی مستجاب دعاؤں میں اور صلاۃ وسلام میں مجھے، بچوں کو، معہد کو ضرور یاد فرماتے رہیں۔ رفقاء، میم خالہ، مساجی، بی بی اور عزیزہ خدیجہ سلمہا کو بہت بہت سلام اور مبارک باد کے بعد دعاؤں اور صلاۃ وسلام کی گزارش۔ عزیز عبدالحلیم کا ابھی تک کوئی نظام دارالعلوم کا نہیں بن سکا ہے۔ اور اب تو مشکل ہی نظر آرہا ہے کہ حکومت جو پیسے فارن کرنسی دیتی تھی وہ بھی بند کردیئے ہیں، اس لئے اس کے اخراجات اور فیس کی کوئی سبیل نہیں ہے۔ اس کے لئے علم وعمل اور صلاح وفلاح کی ضرور دعا کرتے رہیں۔ اور کیا عرض کروں؟

''روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام''

فقط والسلام

۹؍رمضان المبارک، یوم الجمعۃ

تم تو خود سفر میں ہو، اس لئے یہ تو نہیں لکھ سکتا کہ ضیاء الدین اور یوسف کی خاطر تواضع کرنا، لیکن ایک آدھ مرتبہ ہو سکے تو افطار میں ضرور بلا لینا۔ یہاں یہ حضرات میرے اور مدرسہ کے بہت کام آتے ہیں۔

....

باسمہ سبحانہ

عزیز گرامی قدر، سلمکم اللہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ عرصہ ہوا تمہاری طرف سے کوئی خیر وخبر نہیں ہے۔ امید ہے ان شاء اللہ ہر طرح خیریت ہوگی۔ یہاں پر بھی الحمد للہ خیریت ہے۔ اللہ جل شانہ کے فضل وکرم اور آپ دوستوں کی دعاؤں سے معہد الحمد للہ آسانی اور سہولت کے ساتھ اپنی منزل کی طرف گامزن ہے۔ تقریباً الحمد للہ ۹۰ طلبہ ہیں۔ دار الاقامہ تقریباً تیار ہو گیا ہے۔ عنقریب بچے ان شاء اللہ اس میں منتقل ہو جائیں گے۔ مسجد کا پلان بھی الحمد للہ بن گیا ہے۔ تقریباً ایک ملین کو اچہ کا اندازہ ہے۔ اس کے لئے دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کی اس آخری یادگار کو ہر طرح کی ظاہری اور باطنی خوبیوں کے ساتھ اس کو تکمیل تک پہنچائے، اور مسجد تقوی بنائے۔ آمین۔

عزیزم مرتضٰی سلمہ آنے کے بعد کافی بیمار ہو گئے تھے۔ ایک ہفتہ ہسپتال میں رہے۔ ہر طرح کے معائنے کے بعد ملیریا تجویز ہوا تھا، جس کا علاج ہوا اور اب تو تقریباً دو ہفتے سے بالکل ٹھیک ہے۔ دور کر رہا ہے۔ تقریباً ۱۵ پارے ہونے کو ہیں۔ قرآن پاک ابھی پختہ نہیں ہے، لیکن ان شاء اللہ امید ہے کہ دو تین ماہ میں پختہ ہو جائے گا۔ محنت ماشاء اللہ خوب کرتا ہے۔ ذکر کی بھی خوب پابندی ہے۔ اللہ تعالی اپنے کرم سے اس کو علم وعمل اور رشد وہدایت کی دولت سے مالا مال فرماوے، اور اپنے دین پاک کی خدمت کے لئے قبول فرماوے، اور ہم

لوگوں کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔آمین۔

چندروز ہوئے دلی والے حکیم صاحب کا خمیرہ پہنچا ہے۔اس میں سے نصف ارسال کررہا ہوں۔ یہ معلوم نہیں تمہارے پاس پہنچایا نہیں؟ اگر تمہارے پاس مستقل پہنچ گیا ہوتو یہ واپس فرمادیں۔ بہت ہی عمدہ ہے۔اس کے متعلق یہ ہدایت آئی ہے کہ اس کو خوب چلا کر پانچ گرام پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ نیز کچھ دنوں کے بعد آب وہوا کے اثر سے خمیرہ کے رنگ میں کچھ تغیر ہوسکتا ہے۔اس کا خیال نہ فرماویں۔

جناب احمد بھائی متالا شاید عنقریب آنے والے ہوں گے۔ان کے ہمراہ کریم کلر کا رنگ فریج پر چھڑکنے کے لئے چھوٹے کومپریشر کے ہمراہ ایک ٹین ضرور ارسال فرمادیں۔ بچے سب خیریت سے ہیں۔ یاد کرتے ہیں۔ خصوصاً عبدالرؤف بہت یاد کرتا ہے۔ عبدالرؤف سے میں نے پوچھا کہ یوسف با پر خط لکھ رہا ہوں، کچھ لکھوانا ہے؟ اس نے کہا سویٹ کے لئے لکھ دینا۔

اور کیا عرض کروں؟ دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ دوستوں سے اور ملنے والوں سے،عزیز شبیر باوفا................سے سلام مسنون۔

اہلیہ بھی سلام مسنون اور دعاؤں کی درخواست کرتی ہے۔عزیزہ خدیجہ سلمہا سے بہت بہت سلام مسنون اور دعوات۔ غلام موٹا گنگات نے بتایا کہ ۱۵کلو کتابیں کارگو سے آرہی ہیں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

۵/ذی الحجۃ ۱۴۰۴ھ

نوٹ:اس کے ہمراہ فریج کمپنی کا کارڈ بھی بھیج رہا ہوں۔اس سے شاید ابراہیم بھائی سعید آسانی سے کمپنی سے رنگ مع کومپریسر خرید سکیں گے۔

باسمہ سبحانہ

''روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوٰۃ وسلام''

عزیز گرامی،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ آج ہی معلوم ہوا کہ ڈیسائی صاحب کاوی والوں کی ہمشیرہ عمرہ کے لئے جارہی ہیں۔ یہ چند سطور لکھ کران کے ہمراہ روانہ کررہا ہوں، خدا کرے پہنچ جائے۔

تمہارا ٹیلکس مکہ مکرمہ سے پہنچا تھا، اسی روز اس کا جواب دے دیا تھا، مل گیا ہوگا۔ میں نے لندن، زمبابوے اور ملاوی سے ٹکٹ کی کوشش کی۔ یہاں سے تو تقریباً دس ہزار کواچہ ہیں۔ دور جگہوں سے کامیابی نہ ہوسکی۔ اتنی کثیر رقم اپنے بس کی نہیں، اس لئے آج ۹ر رمضان المبارک تک تو ملتوی ہی ہے۔ والدہ کو بھی فون پر ماہ مبارک سے قبل یہ تفصیل بتادی تھی۔ یہاں تو اب گرانی بے حد ہے۔ کواچے کچے ہیں، سفر تو اب بہت مشکل سا ہوگیا ہے، بظاہر تو اب آپ بھی اس سفر کو ملتوی سمجھ لیں۔

میں نے عشرۂ اولیٰ کے اعتکاف کی نیت کر لی تھی۔ آج تراویح کا ختم بھی ہے۔ خیال تھا کہ اس وقت تک کوئی شکل ہوگئی تو چلا جاؤں گا، لیکن ابھی تک آثار نظر نہیں آرہے ہیں۔ اس لئے کل شام سے اب خیال ہے کہ ہلال عید تک کی نیت کرلوں۔ یکجا نیت رہے۔ اور معہد الرشید اور بچوں کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں آسانیاں پیدا فرماوے اور پریشانیوں سے حفاظت فرماوے۔ آمین۔

اور تو کیا لکھوں؟ تمہارے لئے اور دار العلوم کے لئے اور عزیزہ خدیجہ وامہا کے لئے دعا کرنا تو مستقل معمول زندگی ہے۔

میرا خیال اب والدہ صاحبہ کے لئے یہ ہے کہ اب آپ لکھیں کہ انہیں کب لندن بھیجا

جائے، اس اعتبار سے میں انہیں یہاں زامبیا ٹکٹ بھجوا کر بلوالوں۔ آپ وہاں سے لوسا کا، لندن، لوسا کا کا سال بھر کا ٹکٹ بھیج دیں جو آف سیزن میں تقریباً ۳۲۰ پونڈ کا ہے اور اب ۴۴۰ کا ہے۔ اس کے بعد والدہ کو کسی اچھے معتبر سنجیدہ آدمی کی معیت میں، جس کے ساتھ اس کے بیوی بچے بھی ہوں، روانہ کردوں، اور تمہیں اطلاع کردوں۔ میرے خیال میں یہ آسان ہے، باقی جیسا خیال اور مشورہ۔

خدیجہ وامہا سے اور دوستوں سے اور ساتھیوں سے سلام ودعاء اور صلوۃ وسلام اور دعاؤں کی گزارش۔ بر مزار سیدنا الشیخ نور اللہ مرقدہ سلام می برساں۔ وجزاک اللہ خیراً۔ بچوں کے لئے دعا اور صلوۃ وسلام کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

۹ / رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ

''روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام''

....

باسمہ سبحانہ وتعالی

۲۴ / رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ

محترم المقام حضرت قاری صاحب مدفیوضکم،

بعد سلام مسنون، الحمدللہ خیریت سے ہوں۔ امید کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ آپ کی محبت اور شفقتوں نے مجبور کیا کہ ماہِ مبارک میں آپ کی خدمت میں بذریعۂ عریضہ حاضری دوں۔

محترم بھائی ابراہیم کے ہمراہ مرسلہ کپڑا (پورا سوٹ) برائے اہلیہ موصول ہوا۔ اس زحمت فرمانے کی کیا ضرورت تھی؟ آپ کی دعائیں اور شفقتیں کافی ہیں۔ بہرحال، یہ سیہ کار

دعا گو ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے آپ کے اس احسانِ عظیم کا دارین میں اپنی شایانِ شان بہترین بدلہ عطا فرماوے، جان و مال میں برکت عطا فرماوے، رزق حلال طیب کثیر نصیب فرماوے، آپ کے جملہ مقاصد حسنہ کو رب کریم اپنے کرم سے پورا فرماوے، آپ کے فرزندار جمند کو اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

قاری صاحب! آپ کی یاد ہمیشہ آتی رہتی ہے۔ آپ کو شاید یقین مشکل سے آئے گا، لیکن ماہِ مبارک میں اور اعتکاف میں خلافِ واقعہ بات کہنے یا لکھنے سے کیا حاصل؟ اس لئے امید ہے کہ آپ کو ان شاء اللہ میری بات پر اب اعتماد آ گیا ہوگا۔ آپ کو میں یاد کرتا رہتا ہوں، بلکہ دار العلوم بری بھی بہت یاد آتا ہے۔ اس کا منظر آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ اور کیوں نہ یاد آتا کہ وہ میرے آقا اور میرے مرشد رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کا لگایا ہوا باغ ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے کرم سے اس کو ہمیشہ گل وگلزار اور موسم سدا بہار رکھے۔ آمین۔

جی چاہتا ہے جلد از جلد حاضری ہو اور چند ماہ وہاں رہنا ہو، لیکن اس کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ آپ دعا کریں ایسا ہو جائے۔ اور یہ مالک کے لئے کیا مشکل ہے؟

شیخ کبیر مولانا ہاشم صاحب کی کیا خیر وخبر ہے؟ وہ حضرت بہت آسانی سے شکایت کر دیتے ہیں کہ تو خط نہیں لکھتا، قاری صاحب کے خط میں میرے نام صرف سلام لکھتا ہے یا مولانا کے نام خط میں سلام آتا ہے لیکن مولانا سلام نہیں پہنچاتے۔ لیکن گزشتہ حاضری کے بعد ان کی شکایت رفع کرنے کے لئے میں نے ان کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ آج تک اس کے جواب کا منتظر ہوں۔ ان سے سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست۔

اور ان کے سالے صاحب حضرت اقدس مفتی برطانیہ سے سلام مسنون وگزارش دعا کے بعد یہ دریافت فرماویں کہ اس ٹیلیفون کا کیا ہوا جو آپ معہد الرشید کے لئے تلاش کر کے بھیجنے والے تھے؟ کیا اس نوع کے فون کمپنی نے بنانے بند کر دئے؟ یا برٹش ٹیلیکمیونکیشنز نے اس کو معطل کر دئے؟

بس، قاری صاحب! اجازت چاہتا ہوں۔ دوستوں سے خاص طور سے مولانا ابوبکر صاحب، مولانا فاروق صاحب، قاری اسماعیل صاحب، قاری فاروق صاحب، شبیر پٹیل، شوکت وغیرہ حضرات سے بشرط سہولت یاد سلام مسنون اور گذارش دعا۔ ہدیہ کا مکرر شکریہ۔

دیکھئے، پاکستانی ہوٹل کا کھانا اور تنوری آپ کی کب مقدر ہے؟ مولانا یوسف صاحب سے سلام مسنون وگزارش دعا۔ ان کو یاد دہانی کرادیں عربی سوم کی کتابیں جلد از جلد ہوائی ڈاک سے بھیج دیں۔ میرے کچھ پیسے مولانا بلال کے پاس ہیں۔ ان سے لے لیں۔ اور ایک دو اساتذہ بھی ایک آدھ سال کے لئے بھجوائیں۔ فقط والسلام۔

عبدالرحیم

۲۴ ؍ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ

عیداور رمضان المبارک مبارک۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

ہاں، سنا ہے آپ نے ڈنڈا رکھنا چھوڑ دیا۔ ماشاء اللہ، بڑا ہی احسان طلبۂ عزیز پر آپ نے فرمایا۔ آپ کے چھوٹے بھائی یہاں سے ساؤتھ چلے گئے ہیں۔ ان کا ڈنڈا یہاں رہ گیا ہے۔ اگر آپ دیکھیں گے تو کبھی یقین نہیں کریں گے کہ یہ طلبہ کو ہانکنے کا ہے یا بڈھی بھینسوں کو؟ یقین جانئے کہ طلبہ یہ کہتے ہیں کہ نہ ہمیں یہ ڈنڈا دیکھنا گوارا ہے اور نہ ڈنڈے والا۔ فقط۔

رحم کرو تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

عبدالرحیم

پریسٹن والے غلام محمد بھائی اور ان کے صاحبزادوں سے سلام مسنون۔

اخیر میں گستاخی کی معافی کے بعد دعا ہے کہ اللہ جل شانہ تاحیات آپ کو اس چمنستانِ رشیدی کا مالی بنائے رکھے اور آپ کو صحت وعافیت کے ساتھ عمر طویل نصیب ہو۔ آمین۔

خیال تھا چند سطریں لکھ کر ختم کر دوں گا، لیکن آپ کی محبت قلم کو اخیر تک کھینچتی ہی

رہی۔ پھر بھی آپ لوگوں سے کہتے ہیں کہ وہ کونسے دل سے بولتا ہے؟

اچھا، تو آپ کے حضرت سے اصرار کر کے دو استاذ ایک سال کے لئے بھجوایئے تا کہ میں دو تین۔۔۔[ناقص]

....

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

باب تغییر الأسماء

حدثنا أبو بكر ثنا غندر عن شعبة عن عطاء بن أبی میمونة قال سمعت أبا رافع یحدث عن أبی هریرة أن زینب كان اسمها برّة فقیل لها تزكّی نفسها، فسمّاها رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم زینب.

ابن ماجہ-جلد ثانی-صفحہ نمبر ۲۶۵

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔کئی دن ہوئے مرسلہ فیکس مل گیا تھا۔ مژدۂ تشریف آوری سے خوشی ہوئی۔ اللہ تعالی عافیت کے ساتھ ملاقات نصیب فرماوے۔آمین۔اس کے لئے اگر استخارہ شروع کر دیا جائے تو ان شاء اللہ کام میں خیر ہی خیر ہوگی۔ ویسے بعد میں مجھے یہ خیال بھی آتا رہا کہ اگر آنے کے بارے میں شرح صدر نہ ہو تو پھر میری طرف سے زیادہ اصرار نہیں ہے۔اور یہ بات بغیر ادنیٰ ناراضگی کے لکھی ہے۔

دیگر میں نے جو اپنے لئے مشورہ پوچھا تھا وہ انڈیا کے سفر کے بارے میں تھا، نہ کہ لندن کے۔ کیرالا برائے علاج پار سال سے جی چاہ رہا ہے۔

ابھی تک پگڑیاں نہیں ملی ہیں۔ان شاء اللہ مل جائیں گی۔ جزاکم اللہ۔تمہاری طرف سے قربانی کے لئے بکرا منگوالیا ہے۔اطلاعاً عرض ہے۔اور عزیز محمد سلمہ کی طرف سے عقیقہ

بھی کر دیا تھا۔ معلوم نہیں اس وقت اطلاع کی تھی یا نہیں؟

مذکورۂ بالا حدیث شریف سے طاہرہ نام پر اشکال تو واقع نہیں ہوگا۔ ویسے ماشاء اللہ نام خوب ہے۔ ذہن اس طرف نہیں گیا تھا۔ بہت پسند آیا ہے۔ عزیز محمد وامہ سے اور مولانا و آپا سے سلام مسنون اور ہم سب کی طرف سے آپ سب کو عید سعید مبارکباد۔ والدہ عبد الروؤف بخیر ہے۔ ۲۳ / مارچ کو واپسی ہے۔ بخیر واپسی کی دعا کی درخواست ہے۔

اور کیا عرض کروں؟ درخواست دعا۔ جلسہ کی تاریخیں ۲۹ اور ۳۰ اپریل ہیں۔ فقط والسلام۔

احقر عبدالرحیم
شب ۹ / ذی الحجۃ

....

باسمہ سبحانہ وتعالی

عزیز گرامی قدر عافاکم اللہ وسلمہ،

بعد سلام مسنون، الحمد للہ خیریت سے ہوں۔ امید کہ مزاج گرامی بھی بخیر و عافیت ہوں گے۔

افتتاح مسجد کے موقعہ پر ایک برقیہ ارسال کیا تھا، خدا کرے مل گیا ہو۔ اگر چہ پیسوں کی مجبوری کو حاضری نہ دے سکا، لیکن دل و دماغ سے ضرور حاضر رہا۔ اور دعاؤں کا تو مستقل معمول ہے ہی، اور ان دنوں میں خاص طور سے دعائیں کرتا رہا۔ اللہ تعالی فیوض و برکات کے ساتھ، رشد و ہدایت کے ساتھ تا قیامِ قیامت درخشاں و تابندہ رکھے۔ آمین۔

اس وقت صرف اپنی خیریت اور آپ سب کی اور والدہ صاحبہ محترمہ کی خیریت دریافت کرنے کے لئے یہ عریضہ ارسال ہے۔ فون تو کافی مہنگے ہو چکے ہیں، کو اچہ دن بدن گرتا جا رہا ہے۔

مولانا اسماعیل بدات صاحب کا فون آیا تھا۔ وہ مصر ہیں کہ میں ان کے ہمراہ ہندوستان جاؤں۔گاؤں سے بھی لوگوں کے خطوط اور پیام انتظار کے آرہے ہیں۔ٹکٹ کا معاملہ سخت ہے۔ ہندوستان کے آج کل ۱۲ہزار کوا چہ ہیں۔

امید ہے والدہ صاحبہ محترمہ بخیر و عافیت ہوں گے، اور دار العلوم اور مسجد اور مدینۃ العلوم دیکھ کر خوش ہوگئی ہوں گی۔ان کی خدمت میں بہت بہت سلام اور دعاؤں کی گزارش مؤدبانہ کردیں۔

اس خط کے ہمراہ چنانگو کا آٹا اور ایک عطر کی شیشی ارسال خدمت ہے۔امید ہے یہ عطر پسند آئے گا۔

محترم مولانا فضل الرحمٰن صاحب دہلوی کی کیا خیر وخبر ہے؟

سب سے نام بنام سلام مسنون، خصوصاً والدہ صاحبہ سے، اور دعاؤں کی درخواست۔عزیزہ خدیجہ سلمہا سے سلام مسنون اور دعوات۔قاری صاحب،مولانا ہاشم صاحب سے خاص طور سے سلام مسنون۔ بچے بھی آپ سب کو بہت بہت سلام کہہ رہے ہیں،اور دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔فقط والسلام۔

عبدالرحیم

۱۴رصفر ۱۴۰۸ھ

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

۲۷ربیع ۲ ۱۴۰۸ھ

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ،

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ چند دن ہوئے آپ کا محبت نامہ اور عزیزہ خدیجہ سلمہا اور والدہ صاحبہ محترمہ کے والا نامے پہنچے تھے۔لندن کے مسافر کے

ہمراہ یہ عریضہ ارسال خدمت ہے۔ خدا کرے جلد مل جائے۔ آمین۔

تم نے تحریر کیا تھا کہ تمہارا ذکر تذکرہ آج کل زیادہ ہو رہا ہے۔

ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے۔۔۔

آپ سب کا مجھے یاد کرنا، یہ باتیں میرے لئے انتہائی خوش کن ہیں۔ ایک انسان دنیا میں اپنے کسی عزیز سے اس سے زیادہ اور کیا چاہ سکتا ہے؟ اللہ تعالی ہی محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

جب سے والدہ صاحبہ کا سفر لندن ہوا ہے، میرا بھی برابر وہاں کے لئے جی چاہ رہا ہے۔ بلکہ میرا پہلے سے ارادہ تھا کہ اس موقع پر میں بھی عزیز عبدالرشید کے ہمراہ پہنچوں گا۔ اور جہاں تک ٹکٹ کا سوال ہے، وہ کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے کہ وہاں سے (خلافِ طبیعت) دو تین چیزیں لا کر یہاں کسی کو برائے فروخت دے دینے سے کافی حد تک وہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ لیکن مسئلہ مدرسہ کا ہے۔ اور اب تو وہ بھی کافی حد تک حل ہو گیا کہ کتابیں الحمدللہ کافی ہو چکی ہیں۔

لیکن دوسرا مسئلہ وہ نرولی کے پانی کا مسئلہ ہے۔ اہل ری یونین جنہوں نے مولانا اسماعیل کو کافی رقم اس سلسلہ میں دی ہے، وہ اس پر مصر ہیں کہ میں بھی مولانا اسماعیل کے ہمراہ نرولی جاؤں۔ چنانچہ وہاں سے اور نرولی سے برابر خطوط مطالبہ کے آرہے ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے ایک صاحب نے نرولی سے لکھا ہے کہ یہاں انسان اور جانور پانی کو ترس رہے ہیں، اور تمہارا پروگرام ہی بن کر نہیں دیتا۔ پرسوں مولوی اسماعیل کا فون بھی آیا تھا کہ ۲۰ / جنوری کے بعد کی بکنگ کرالو، اور سفر کی تیاری کرلو۔ اس لئے اب اس مسئلہ میں پھنسا ہوا ہوں۔ مولوی اسماعیل سے میں نے ویسے عذر کیا کہ میں نہیں جا سکتا، لیکن وہ برابر تقریباً دس منٹ تک اصرار کرتے رہے کہ لوگ منتظر ہیں۔

اگر جانا ہوا تو اب میرا خیال یہ ہے کہ اس سال ماہِ مبارک سہارنپور حضرت اقدس

مولانا محمد طلحہ صاحب دامت برکاتہم کی معیت میں آستانۂ عالیہ پر گزار کر آؤں کہ دو سال سے باوجود کوشش اور خواہش کے حاضری میسر نہیں۔ اور بار بار یہ خیال بھی آتا ہے کہ اگر حضرت اقدس نوراللہ مرقدہ حیات ہوتے اور حضرت مولانا طلحہ صاحب وہاں ماہِ مبارک گزارتے تو حضرت کو خوش کرنے کی خاطر سارے ہی احباب پہنچتے ،اور اب جب کہ حضرت مولانا طلحہ صاحب قسم قسم کے حالات سے دوچار ہیں ،تو ایسے وقت میں جانے کی سعی اور کوشش تو اب یہ ہمارا فرض ہے ہی۔

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

۲۷/ربیع ۲ ۱۴۰۸ھ

عزیزہ خدیجہ سلمہا،

بعد سلام مسنون، الحمدللہ خیریت سے ہوں۔ امید ہے کہ تم بھی بخیر و عافیت ہوں گی۔ تمہارا محبت نامہ ملا۔ پڑھ کر بہت ہی خوشی ہوئی۔ ماشاءاللہ تم پانچویں پارہ کا ترجمہ پڑھ رہی ہو۔ اللہم زد فزد۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے علم و عمل میں، رشد و ہدایت میں، صحت و عافیت کے ساتھ عمر میں برکت عطا فرماوے، اور تم سے اپنے دین کا کام لے۔ علم دین بڑی اونچی دولت ہے، قدر و عظمت کے ساتھ اس میں مشغول رہو۔

ہم نے تو اپنی عمر یونہی ضائع کر دی اور اب افسوس ہو رہا ہے۔ بڑے اچھے مواقع کریم مالک نے دینی ترقی کے نصیب کئے، لیکن اپنی سیئات ہر جگہ مانع ہوئیں۔ پھر بھی مالک کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ دین داروں جیسی شکل و صورت بنائے ہوئے ہیں۔ اور یہ بھی مالک ہی کا کرم ہے۔ شاید یہیں سے کچھ کام بن جائے۔ زمانہ اور وقت کے امام اور قطب کی زیارت و ملاقات، تعلق و شفقت سب کچھ ہی مالک نے عطا فرمایا تھا، لیکن کسی چیز کی بھی تو قدر نہ ہوئی۔ اب جب کہ بال سفید ہونے لگے ہیں، یہ ساری چیزیں یاد آ کر رلاتی ہیں۔ لیکن

اب اس سے کیا فائدہ؟ وقت گزر گیا۔ اور وقت گزرنے کے بعد تو ہر ایک کو ہی رونا ہے۔ تم بھی اپنے وقت کی اور اپنے والد محترم کی قدر کرلو۔ ان کی خدمت کرکے ان کی دعائیں لےلو۔ کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہوجائے، اور تم سے دین کا بڑا کام لے لے۔

میں نے اپنے احوال تمہارے والد صاحب کے خط میں لکھے ہیں۔ ان سے معلوم کرلینا۔ دادی اماں کی خدمت ہماری طرف سے بھی کرلینا۔ ان سے اور اپنی والدہ سے اور اپنے استاذ اور ان کی اہلیہ اور بچوں سے، اپنے نانا نانی اور ماموؤں سے سلام مسنون اور درخواست دعا۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد کرتی رہنا کہ رب کریم دنیا اور آخرت میں ستاری کا معاملہ فرمائے اور مجھ سے راضی ہوجائے۔ میں برابر تمہارے لئے ہمیشہ اور تمہارے والد صاحب کے لئے اور دارالعلوم اور مدینۃ العلوم کے لئے برابر ہمیشہ دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ میری دعا کیا ہے؟ لیکن پھر بھی اپنی ہر دعا کا آپ سب جزو لازم ہو۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

۲۷؍ ربیع ۲ ۱۴۰۸ھ

....

"روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوٰۃ وسلام"

۴؍ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ، یکشنبہ

عزیز گرامی سلمکم اللہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ اس سے قبل ایک عریضہ بری، اور دوسرا عریضہ مدینہ پاک معرفت ملک عبدالرؤوف ارسال خدمت کرچکا ہوں، امید ہے مل گئے ہوں گے۔ یہ عریضہ صرف دعا اور صلوٰۃ وسلام کی درخواست کے لئے لکھ رہا ہوں۔ ماہ مبارک میں خصوصیت سے دعا فرماتے رہیں، اور صلوٰۃ وسلام میں بھی ہم دور

افتادگاں کو یاد فرماتے رہیں۔

ساتھ ہی اس کے، بات یہ بھی معلوم کرنی تھی کہ عزیزہ خدیجہ سلمہا کی رخصتی کے وقت بری حاضری کے سلسلہ میں آپ نے پھر کیا طے کیا ہے؟ تحریر فرماویں، تا کہ اس کے اعتبار سے میں نظام بناؤں۔

دراصل میری غیبت میں بچے مدرسہ اور اسکول کا ناغہ بہت کرتے ہیں، اور اس طرح ان کا تعلیمی حرج بہت ہو جاتا ہے، اس لئے بار بار ادھر ادھر جانا اب سودمند نہیں ہے۔ مسجد کی تکمیل کے بعد اب تو ایک ہی مرتبہ اگر اللہ جل شانہ کو منظور ہے، تو مستقل سفر کہیں کا یا پھر ہند کا ہو جائے تو بہتر ہے۔ تاہم جناب کی رائے سے مطلع کریں۔

آپ حضرات کا کوئی پروگرام سہارنپور کا بنا ہو تو مطلع فرماویں۔ میرے لئے تو مشکل یہ ہے کہ محترم مولانا احمد صاحب ہند جا رہے ہیں، مولانا معظم جنوب گئے ہیں۔ اس لئے میرے لئے تو ویسے بہت مشکل ہے، لیکن شاید کوئی شکل نکل آئے۔

دوستوں سے سلام مسنون۔ عزیزہ وامہا سے سلام مسنون و گزارش دعا وصلوۃ وسلام۔ بچے اور اہلیہ بھی سلام مسنون اور صلوۃ وسلام کی درخواست کرتے ہیں۔ ساتھ کا عریضہ براہ کرم اہتمام سے محترم حکیم عبدالقدوس صاحب کو دے دیں۔ اور اگر وہ کوئی دوا مرحمت فرماویں، تو غلام موٹا گنگات عنقریب عمرہ کے لئے آنے والے ہیں، اور ۱۴ر رمضان المبارک کو ان کی زامبیا واپسی ہے۔ یاد سے ان کے ہمراہ بھجوا دیں۔

عبدالرؤوف سے بعد سلام مسنون بخیر رسی کا فون بھی نہ کیا؟

فقط والسلام

عبدالرحیم

....

''روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام''

محترم حکیم صاحب سے عرض کر دیں کہ وہ کوئی نسخہ مرحمت فرماویں تو آپ کو دے دیں۔ آپ مولانا احمد صاحب کو دے دیں، وہ ہند سے دوا لائیں گے۔ اور کوئی دوا آپ کو دیں تو وہ غلام موٹا کے ہمراہ بھجوا دیں۔

اگر چہ منہ نہیں ہے کہ حاضری کی دعا کی درخواست کروں، لیکن آقا کے حضور شرمندہ غلام کی درخواست حاضری مؤدبانہ عرض کر دیں۔ نیز حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کے مزار پر سلام مسنون۔

مولانا صاحب سے سلام مسنون وگزارش دعا وصلوۃ وسلام۔

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

۱۱ر رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ

''روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام''

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ اس سے قبل ایک عریضہ بدست عبدالرؤوف مکی سلمہ، دوسرا محترم مولانا احمد عمر جی، اور اب یہ تیسرا ارسال خدمت ہے۔ امید ہے سب پہنچے ہوں گے۔

اس وقت مقصد صرف یہ ہے کہ عزیزہ خدیجہ سلمہا کی رخصتی کے موقع پر میرے بارے میں کیا سوچا ہے؟ اس کے جواب کا انتظار ہے۔ کہیں سے فون کر لیں تو بہتر ہے، لیکن ۲۰ سے پہلے۔

حامل عریضہ میرے خاص کرم فرما ہیں۔ اپنی جماعت کے ہمراہ کبھی کبھی افطار کی ان کی دعوت کر دیں آپ، تو احسان ہوگا۔ مدرسہ کے بڑے محسن ہیں۔

ہم سب کے لئے دعاؤں کی خصوصی گزارش ہے۔ساتھ ہی صلوۃ وسلام کی بھی، عزیزہ سے بھی اورامہا سے بھی۔دوستوں سے بشرط سہولت سلام مسنون وگزارش دعا وصلوۃ وسلام۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

”روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام“

....

باسمہ سبحانہ وتعالی

عزیز گرامی قدر، سلمکم اللہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ دو دن قبل فون پر گفتگو ہوئی، اس سے فکر میں اضافہ ہی ہوا۔

اب ایک ضروری امر اپنے متعلق مشورہ طلب عرض کرر ہا ہوں۔امید ہے کہ اس میں اپنی رائے جو دل میں ہے وہی نوک قلم وزبان پر بھی ضرور رہے۔مختلف سوچ اور مختلف اظہار میں میرے لئے بڑی پریشانیاں ہوئیں۔اور خاص طور سے چوں کہ اب میرا معاملہ صرف میرا نہیں ہے، اب بچوں کی تعلیم وتربیت کا مسئلہ ہے۔ بچے بڑے ہورہے ہیں ماشاء اللہ۔ اس لئے امید ہے کہ جناب صاف مشورہ سے مطلع کریں گے۔

مسجد کا کام الحمد للہ ٹھیک چل رہا ہے۔ جمادی الاٰخری میں مکمل ہونے کی امید ہے، ان شاء اللہ۔اب میرا ابھی الحمد للہ یہ نواں سال ہے۔اگر زندگی باقی ہے تو عشرۂ کاملہ عنقریب ہوجائیں گے۔

ماوائے دارین حضرت اقدس نوراللہ مرقدہ نے فرمایا تھا کہ جب مدرسہ چل پڑے اور ایک لائن پر آجائے اس کے بعد تجھے اگر کہیں جانا ہو تو چلے جانا۔ وہ تو الحمد للہ سب ہوجائے

گا۔ مسجد کا کام تو توفیق الٰہی اور حضرت اقدس کی آخری یادگار ہونے کی وجہ سے اس سعادت کو حاصل کرنا چاہتا ہوں، ورنہ تو جتنا حضرت اقدس نوراللہ مرقدہ نے فرمایا تھا، ہو گیا ہے۔

میں تقریباً تین ماہ سے کناڈا کے لئے استخارہ کر رہا ہوں۔ اب تم اپنی رائے اگر لکھ سکتے ہو اور میرا اس میں کچھ تعاون کر سکتے ہو تو الحمدللہ۔ اور اگر نہیں، نہ رائے اور نہ تعاون، تب بھی قطعاً گرانی نہیں ہے۔ لیکن اتنا کرم چاہتا ہوں کہ اس کی اطلاع ضرور کر دیں۔ اگر خدانخواستہ وہ بھی نہ ہو سکے، تو چوں کہ طبیعت زود تأثر ہے، اس لئے تقاضائے طبیعت سے مجبور رہوں گا۔ پھر معاف ہی کر دیجئے گا۔

تمہارے مرسلہ کپڑے برائے والدہ و اہلیہ و بچے عزیز عبدالرؤوف کے ذریعہ مل گئے۔ اس کے علاوہ تمہارے مرسلہ دلیل الفالحین کامل، ریاض الصالحین، نورالانوار، چلغوزہ، تین ڈبے چاکلیٹ، موزے پہنچے۔ اس کے علاوہ گرامی نامہ اور عطر عود کی شیشی پہنچ گئی۔ ان ہدایا گراں مایہ کا شکر گزار ہوں۔ جزاکم اللہ خیرالجزاء واحسن الجزاء۔ لیکن پانچ ہزار والے عود کی زیارت کی حسرت ضرور ہے۔ آپ ماشاءاللہ استعمال کر رہے ہیں، مجھے زیارت ہی کرا دیں تب بھی کافی ہے۔ ایک بات عرض ہے کہ سوءِ مزاجی ہی شاید اس کی صحیح تعبیر ہوگی کہ عود لگانے کے بعد مجھے کچھ ہلکا سا امتلاء یا گھبراہٹ ہوتی ہے۔ شمامہ، خس وغیرہ کے بعد طبیعت میں تفریح ہوتی ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ شاید عود گرم ہوتا ہوگا۔

ایک اور بات دریافت طلب یہ ہے کہ عرصہ سے میرے سر میں پھنسیاں بہت ہوتی ہیں۔ بہت علاج و معالجہ کرایا، مگر ٹھیک ہو کر پھر ہو جاتی ہیں۔ نہ معلوم کیا بات ہے؟ خدانخواستہ خدانخواستہ شاید تمہیں یہ تکلیف ہو اور تجربہ سے کوئی مرہم وغیرہ مفید رہا ہو، اس لئے پوچھ لیا ہے۔

عزیزہ خدیجہ سلمہا کا خط آیا تھا۔ مجھے وقت نہیں ملا۔ اس سے معذرت کر دیں۔ میں ان شاءاللہ عنقریب اس کو لکھوں گا۔ اس کو بھی کوئی چیز سونے کی دینا چاہتا ہوں۔ آپ ان سے معلوم کر کے مجھے لکھیں۔ میرا ارادہ بھی ہے اور جی بھی چاہتا ہے کہ عزیزہ کی رخصتی کے موقع پر میں حاضر رہوں۔ میں نے پارسال سے یہ بھی سوچ رکھا تھا کہ اس دن کی دعوت

طعام بھی میری طرف سے ہو جائے۔ اللہ تعالی ہر خیر کے اسباب پیدا فرماوے۔

اخیر میں سب کی طرف سے سب کو بہت بہت سلام مسنون۔ ایک صاحب وہاں آرہے ہیں، ان کے ہمراہ یہ عریضہ ارسال ہے۔ اللہ کرے جلد مل جائے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

عزیزہ خدیجہ وامہا سے سلام مسنون، امید ہے کہ ہند کے علاج سے فائدہ ہوا ہوگا۔

خط کے جواب کا انتظار رہے گا۔ فقط والسلام۔

احقر عبدالرحیم

۴ر ستمبر

دیر نوشت　　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بعد سلام مسنون! یہ عریضہ لکھنے کے بعد اچھا ہوا تھا کہ فوٹو کرالی تھی۔ کل ادریس سے دوبارہ رات بات ہوئی، تو معلوم ہوا کہ تمہیں میرا عریضہ نہیں پہنچا۔ اس لئے اب دوبارہ یہ کاپی ارسال کر رہا ہوں۔ اللہ کرے یہ مل جائے۔

اگلے عریضہ میں صدری (جاکٹ) کی رسید بھول گیا تھا۔ ماشاء اللہ بہت ہی عمدہ ہے اور میرے بالکل ناپ کی ہے۔ مجھے بہت ہی پسند بھی آئی، اور ضرورت بھی تھی کہ سفر میں میں اکثر استعمال کرتا ہوں پاسپورٹ، بورڈنگ کارڈ، پاس وغیرہ رکھنے کے لئے۔ جزاکم اللہ۔ نہ معلوم کہاں سے خریدی ہے؟ اگر معلوم ہو جاتا تو شاید میں دوسرے رنگ کی بھی الگ خرید لیتا۔

سب سے سلام مسنون۔ عزیزہ خدیجہ سلمہا کا دوسرا خط بھی آ گیا۔ میں ان شاء اللہ اسے عریضہ لکھوں گا۔ اس سے بہت بہت سلام مسنون۔ عزیز مولوی ہاشم صاحب سے بوقت ملاقات سلام مسنون وگزارش دعا۔ ان سے کہہ دیں کہ وہ قیام لندن کے درمیان میرے لئے استخارہ کریں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

۲۴ر ستمبر

۲۶/رجب المرجب ۱۴۱۱ھ

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ پرسوں بہت دنوں کے بعد فون پر خیریت معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔ اس وقت کوئی مسماۃ عازم لندن ہیں، ان کے ہمراہ یہ عریضہ ارسال کر رہا ہوں، اللہ کرے پہنچ جائے اور اس کی کوئی رسید یا جواب بھی آجائے جیسا کہ میں نے فون میں عرض کیا تھا کہ

عزیزہ خدیجہ سلمہا کی رخصتی کے وقت آنے کو تو میرا جی چاہ رہا ہے، لیکن بار بار دل میں یہ خیال آرہا ہے کہ ہم لوگ لوگوں کو رسومات سے منع کرتے ہیں اور خود اس کے خلاف کرتے ہیں، اس لئے دل میں اطمینان سفر کے لئے نہیں ہو رہا ہے۔ آپ اس سلسلہ میں رہنمائی فرمائیں۔ عزیزہ خدیجہ سلمہا کے سلسلہ میں دوسرا ڈر مجھے یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ میں نہ آسکا، تو ایسی باتیں ہوں گی کہ وہ آنے والا تھا، پھر نہ آیا اور خواہ مخواہ پروگرام بدلوایا۔ اس لئے اگر جی چاہے تو حسب سابق شعبان کی رخصتی کرادیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح کے خیر کے اسباب پیدا فرماویں۔ آمین۔

اس کو دورۂ حدیث کی تکمیل کی مبارک باد دے دیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے اور اپنے دین پاک کی خدمت کے لئے ساری عمر کے لئے قبول و مقبول فرماوے۔ آپ کو بھی مبارک باد۔

عزیز عبد الحلیم نے کئی ماہ ہوئے، حفظ پورا کر لیا ہے۔ میں اطلاع دینا بھول گیا تھا، اب دور کر رہا ہے اور اس سال سے اسکول ختم ہوگئی ہے۔ اس کے لئے دعائیں فرمائیں۔ اللہ جل شانہ اپنے کرم سے قرآن پاک ہمیشہ کے لئے پختہ کرادے۔ اور اس کی برکات سے مالا مال فرمادے۔ آمین۔

امسال آپ کے ساتھ حرمین شریفین میں کون کون ساتھ ہیں، مطلع فرماویں طلبہ کے

علاوہ۔ والدہ صاحبہ ۱۹؍ مارچ کو واپس افریقہ جارہی ہیں۔ مولانا احمد صاحب امسال سہارنپور جارہے ہیں۔ عزیز رشاد شادی کے لئے ری یونین جارہا ہے، اس لئے میرے لئے ادھرادھر ہونا مشکل ہے۔ جی چاہتا ہے آخر رمضان میں عمرہ کے لئے حاضری ہوجائے تو زہے نصیب۔ اس کے لئے اب اور حاضری کے وقت لجاجت کے ساتھ دعاؤں کی درخواست ہے۔

اہلیہ محترمہ اور عزیزہ خدیجہ سلمہا وعزیز جنید سلمہ ودیگر پرسان حال سے سلام مسنون۔ شمپو مل گیا تھا لیکن بڑا ابد بودار، میرے لئے استعمال مشکل ہے۔ پھنسیاں بدستور ہیں۔

دعاؤں کی درخواست۔ والدہ صاحبہ، اہلیہ اور بچوں کی طرف سے سلام مسنون و گزارش دعا۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

گھاس کے بیج بھی مل گئے تھے۔ جزاکم اللہ۔ ان مسلسل عطایا واحسانات کا بدلہ دینا مشکل ہے، اور یہاں سے نہ کوئی بدل۔ عزیز جنید کے کوئی رشتہ دار وہاں ہیں؟ اس کا ولیمہ کون کرے گا؟ اگر مدرسہ والوں کی دعوت کی جائے، تو اس کے کیا اخراجات ہیں؟ اطلاع فرماویں۔ عزیز جنید کی گھڑی ان شاء اللہ بھجواؤں گا۔ عمدہ قسم کی جنوب کوریا سے منگوائی ہے۔

مولانا ہاشم صاحب وقاری یعقوب صاحب سے سلام مسنون وگزارش دعا۔ مولانا بلال صاحب سے بھی۔ بڑے مفتی صاحب جو فون مدرسہ کے لئے بھیجنے والے تھے، شاید اس کا ڈزائن مغربی جرمنی میں کمپیوٹر میں تیار ہورہا ہے۔ وعدے تڑپا گئے تھے وفا کے لئے۔
(معذرت کے ساتھ)

محترم قاری یعقوب صاحب سے بعد سلام مسنون۔ ان شاء اللہ حاضریٔ لندن کا ارادہ ہے۔ اور آپ کی دعوت پیشگی قبول ہے، لیکن خدا کے لئے ہوٹل کے کھانے سے ضیافت نہ فرمائیں، اس سے معذوری ہے۔ ان سے بھی یہ عرض ہے کہ مفتی صاحب کو آپ فون کے

لئے یاددہانی کرانے والے تھے اور بھجوانے والے تھے، اس کا کیا ہوا؟ آپ بھی یونہی ہوائی جہاز (یاددہانی کا) داغتے رہتے ہیں۔ معہد الرشید آپ کے فون کا منتظر ہے۔

....

باسمہ تعالیٰ

محترم ومکرم مد فیوضکم،

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ فون پر بات چیت کے بعد سے طبیعت کو پریشانی ہے کہ آپ کی صحت کا کیا حال ہے؟ دوسرے دن پھر فون کیا تھا۔ مولوی جنید سے معلوم ہوا نماز کے لئے گئے ہیں۔ اس کے بعد کسی اور ڈاکٹر کو دکھایا یا نہیں؟ دماغ کے ماہر کو دکھانا شاید مناسب ہوگا۔ ان شاء اللہ کچھ دنوں کے بعد پھر معلوم کرنے کے لئے فون کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے صحت وعافیت عطا فرماوے۔ آمین۔

۲۱/ تعویذات نقشۂ سورۂ فلق ارسال ہیں۔ صبح وشام اور سوتے وقت بسم اللہ سمیت سات مرتبہ سورۂ فلق اول آخر درود شریف سات سات مرتبہ پڑھ کر تعویذ والے پانی پر دم کر کے پئیں۔ سادہ دم کریں، تھوک والا دم۔ ایک تعویذ رات کو بھگولیں۔ صبح وشام اور رات کو پی لیں۔ متواتر ۲۱/ روز پورے کریں۔

نیز ہر نماز کے بعد بسم اللہ سمیت الحمد شریف ایک مرتبہ، ۸۷ مرتبہ یا محیط، ۹۷ مرتبہ یا بدیع، اول آخر درود شریف ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کرلیں۔ ان شاء اللہ بہت مفید ہوگا۔

دعا تو رہ گئی، وہ یہ ہے۔ (حصار عظیم) **بسم اللّٰہ بابنا، تبارک حیطاننا، یٰسٓ سقفنا، کٓھٰیٰعٓصٓ کفایتنا، حٰمٓ عٓسٓقٓ حمایتنا، فسیکفیکھم اللّٰہ وھو السمیع العلیم**، تین مرتبہ۔ اللہ تعالیٰ ہی شفا عطا فرمائے۔ اس پر بھی دم کرلیں۔ ان شاء اللہ مفید ہوگا۔

عزیزان کا ابھی تک کچھ ہوا نہیں ہے۔ شاید بقرعید کے بعد ہوگا۔ چونکہ مال جمع کرنے کا الحمد للہ خیال نہیں ہے، جو کچھ ہوتا ہے کھانے پینے اور پہننے میں استعمال کرلیتے

ہیں، اس لئے ہر طرح کی نعمتوں سے اللہ جل شانہ نے ان کو نواز رکھا ہے۔ اس لئے مدرسہ کی زندگی شروع میں کچھ سخت معلوم ہوگی، اور گراں گزرے گی۔ آپ اتنا کرم ضرور فرمادیں کہ ان کو شوق اور رغبت دلائیں، اور ذرا نرمی سے کام لیں۔ ان شاء اللہ جب لگ جائیں گے، تو امید ہے لگے رہیں گے۔

میری بڑی تمنا اور دعا ہے اور طلب ہے کہ للہ جل شانہ ان سب کو حافظ قرآن اور عالم باعمل بنا کر اپنے پاک دین کی پاسبانی کے لئے قبول فرمالیں۔ مجھے سب سے زیادہ فکر اب اس کا ہے۔ اگر ممکن ہو تو دو سال کا کورس ایک سال میں کروا دیں تاکہ ان کی ہمت بندھ جائے۔ المختصر آپ کے بیٹے ہیں۔ ان کو بیٹے بنالیں۔ ان شاء اللہ چل پڑیں گے۔ ویسے زیادہ سختی کے عادی نہیں ہے۔

محترم! حامل عریضہ کے ہمراہ ۲۰۰ امریکی اور ۴۰ لندنی ارسال ہیں۔ عزیزہ خدیجہ کی شادی کے موقع پر کھانے کے لئے میں نے عرض کیا تھا۔ بعد میں حالات مساعد نہ ہوئے۔ یہ آپ رکھ لیں۔ ان شاء اللہ، کچھ اور بعد میں ارسال کروں گا۔ نہ معلوم ایک دعوت کے کتنے بنتے ہیں؟ کچھ اندازہ لکھ دیں تو اچھا ہے۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ عزیزہ خدیجہ و امہا سے سلام مسنون اور گزارش دعا۔ عطر الفواکہ بہت عمدہ تھا۔ صرف اطلاعاً عرض ہے، طلباً نہیں۔ تر کیا دیکھنے کو بہت ہی جی چاہ رہا ہے۔ عراق کے حادثہ نے دل و دماغ کو بہت متأثر کیا۔ دوستوں سے سلام مسنون۔ ہمارے محترم قاری صاحب سے سلام مسنون و گزارش دعا۔ تعویذات کو کاٹ لیں۔

فقط والسلام

۲۳ ر شوال المکرّم ۱۴۱۱ھ

عبدالرحیم

جواب کی امید کی جائے؟

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

''روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام''

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔امید ہے تم بخیر وعافیت مدینہ پاک پہنچ گئے ہوں گے اور اپنے معمولات میں مشغول ہو گئے ہوں گے۔

امید ہے ان شاء اللہ عینی کا کام شروع کر دیا ہوگا۔میں نے بھی اپنے لئے ایک جلد کا پوچھا تھا،اس کا جواب نہ آیا۔مجھے اس پر اپنا نام نہیں لکھنا ہے،نام تو ان کے لئے اصل مترجم کا ہی ہوگا۔میرا مقصد تو چند قطروں سے شرکت ہے اور بس۔

حاضریٔ حرمین شریفین اور قیام حرمین شریفین مبارک باد۔میری حاضری اور اقامہ کے لئے دعا اور مؤدبانہ روضۂ اقدس پر درخواست کی گزارش ہے۔کچھ سلسلہ شروع کیا ہے،دیکھئے کیا ہوتا ہے؟ اگر کبھی مکان بدلنے کا ارادہ ہو،تو کوئی ایسا مکان دیکھیں،جس میں ایک دو حجروں کا شقہ میں بھی خرید سکوں۔

پرسوں عزیز عبد الرشید کا اور کل عزیز عبد الحلیم کا خط آیا ہے۔لکھا ہے آج سے چھٹیوں میں اتنے دن باقی رہ گئے ہیں اور ہم لوگ آنے کے لئے دن گن رہے ہیں۔تمہارے بری کے قیام میں میں نے کئی فیکس میرے اپنے کام کے لئے کئے،اور قیام کے سلسلہ میں بھی اس میں لکھا تھا،لیکن تمہاری طرف سے آج تک کوئی جواب نہیں آیا ہے۔کناڈا کے کاغذات اور ڈرافٹ آیا تھا۔کاغذات کی مدت ۳۰؍نومبر کو ختم ہوگئی۔لندن کے کاغذات کے انتظار میں میں نے یہ ویزہ نہیں لیا تھا۔اب براہ کرم میرے فیکسوں کا جواب اور میرے وہاں عارضی قیام کے سلسلہ میں جو تمہارے ذہن میں ہو ضرور تحریر کریں۔محترمہ والدہ صاحبہ کے متعلق بھی میں نے عرض کیا تھا۔

عزیز ان سے کوئی گفتگو ہوئی ہو تو براہ کرم تحریر کریں۔عزیز عبد الحلیم نے تو صاف لکھا ہے کہ میں اب رمضان شریف کے بعد معہد میں دو سال پڑھوں گا،اور پھر پاکستان۔اب

مجھے دوبارہ لندن نہیں آنا ہے۔تھوڑا وقت نکال کر وہاں سے ان دونوں کو ترغیبی خط اور بری ہی میں تکمیل تعلیم کی ترغیب اپنی طرف سے ضرور لکھیں اور لکھتے رہیں، احسان ہوگا۔

اور کیا لکھوں؟ دعاؤں میں یاد رکھیں۔خط کا جواب ضرور دیں۔دعاؤں اور صلوۃ وسلام میں ضرور بالضرور ہمیشہ یاد رکھیں۔اور عزیزان کی طرف وہاں سے نصائح ضرور لکھتے رہیں۔ان شاءاللہ وہ اس کی قدر کریں گے۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

۸؍جمادی الثانیہ ۱۴۱۲ھ

معہد کے بعض طلبہ کے داخلہ کے لئے مفتی شبیر کو خط لکھ رہا ہوں۔آپ فون سے اطلاع کردیں کہ ان کے لئے کا غذات کا نظم کردیں۔اور میرے جملہ کاغذات کے لئے بھی تاکید کردیں۔اگر خدانخواستہ آپ کے لئے کوئی مشکل ہو تو مجھے لکھ دیں، مجھے کوئی اشکال نہیں ہے۔دوسرا نظم ان کے لئے ہو جائے گا۔کم از کم مجھے اطلاع ہو جائے۔

دل میں تکدر نہ لائیں،سنی ہوئی بات ہے۔ان سے پہلے تحقیق کروں گا۔مقصد تحریر صرف یہ ہے کہ کسی سے اپنائیت کا تعلق نہ رکھیں۔آج کل اعتماد بہت مشکل ہے۔

بشرط سہولت و یاد عزیزان مولوی زبیر، ومولوی اسعد، بھائی عبدالقدیر صاحب، حکیم جی محترم سے سلام مسنون وگزارش دعا وگزارش صلوۃ وسلام۔اہلیہ، بچے اور احقر کی طرف سے خدیجہ وامہا سے سلام مسنون وگزارش دعا وصلوۃ وسلام۔

”روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام“

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر بھی سلام عرض کردیں اور درخواست دعا۔

اس میں ۲۰۰ ڈالر ارسال ہیں۔اس کو کیش کرا کر کھانے پینے کی چیزیں آپ اپنے گھر کے لئے خریدلیں ۷۰۰ ریال کی، اور بقیہ ۵۰ ریال کے دو کرتے لمبے (ثوب) میرے لئے

بھجوادیں۔ میں جمعہ جمعہ کو پہنتا ہوں۔ یہ ڈالر آپ کے لئے ہدیہ ہیں، قبول فرمائیں۔

فقط

عبدالرحیم

....

۷۸۶

۹۱/۱۲/۲۲

''روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام''

عزیز گرامی قدر و منزلت سلمکم اللہ،

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ مدینہ پاک سے چلنے سے قبل یہ معلوم ہوکر رنج ہوا تھا کہ میری روانگی کے دن تمہاری آمد ہورہی تھی۔ کاش ایک دن قبل ہوجاتی، تو دوبارہ ملاقات ہوجاتی۔ تمہاری صحت کے بارے میں خود ہی اندازہ ہوجاتا۔ امید ہے کہ صحت اب اچھی ہوگی۔ مدینہ پاک قیام میں کئی کئی مرتبہ تمہاری طرف سے صلاۃ وسلام کے بعد دعائے صحت کی گزارش کرتا رہا۔ مکہ مکرمہ میں ملتزم شریف پر، دعائے طواف میں، صفا ومروہ کے درمیان اور ہر جگہ بہت اہتمام سے دعائیں، خصوصاً دعائے صحت کرتا رہا۔ امید ہے کہ کوئی نہ کوئی دعا قبول ہوئی ہوگی۔ تمہاری طرف سے دل گرفتہ ہوں۔ اللہ جل شانہ جلد وہ مبارک دن لائے جس دن تمہاری ملاقات سے تمہاری صحت کی بحالی دیکھ کر، بلکہ پہلے سے بہتر دیکھ کر دل شادمان ہو۔ آمین۔

اس کا البتہ رنج ہوتا رہا کہ تم ایک دن قبل نہ آسکے۔ میں سفر اس وجہ سے ملتوی نہیں کرسکتا تھا کہ وہ ٹکٹ کا آخری دن تھا۔ کچھ دنوں مکان میں بھی رہنا ہوا، بہت آرام ملا۔ الحمدللہ، اب اگر تم اس مکان کو فروخت کرکے دوسرا مکان خریدو تو میرے لئے ایک منزل جو تم مناسب سمجھو رکھ لینا۔ ان شاء اللہ قیمت کا نظم کرنے کی سعی کروں گا۔ مکان مختصر سا سستا ہو تو اچھا ہے۔

امید ہے تم نے اپنی صحت کا حال لکھا ہوگا۔ اگر نہ لکھا ہو تو براہ کرم چند سطور ضرور ڈاک سے ارسال کردیں، تاکہ اطمینان ہو۔ اس وقت بہت عجلت میں یہ عریضہ لکھ رہا ہوں۔ صلاۃ وسلام میں، دعاؤں میں مجھے بچوں کو ضرور یاد رکھیں۔ اپنی صحت اور مکان کے بارے میں لکھیں۔ کیا بعید ہے کہ ماہ مبارک میں عمرہ اور زیارت کی دولت کے ساتھ ساتھ تمہاری ملاقات اور زیارت بھی ہوجائے۔ اگر تمہاری دعائیں ہوئیں تو کیا مشکل ہے۔

اسماعیل بھائی پٹیل سلام مسنون اور صلاۃ وسلام کی درخواست کررہے ہیں۔ چیپاٹا آئے ہیں۔ دوستوں سے بشرط سہولت سلام مسنون وگزارش صلاۃ وسلام۔ اہلیہ وعبدالرؤف وعائشہ کی طرف سے آپ کی اور ام خدیجہ کی خدمت میں سلام مسنون اور صلاۃ وسلام کی درخواست ہے۔ میری طرف سے بھی سلام مسنون مضمون واحد۔ صوفی جی کے سالہ زبیر سے اگر یاد رہے تو کہہ دیں کہ عبدالرؤف کی رپورٹ ڈاک سے بھجوادیں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

''روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام''

مسجد کے بارے میں بابو بھائی کو فکر مند ضرور بنائیں کہ اہل شوریٰ جلد از جلد اب اس کی تکمیل کرادیں۔ اہتمام سے دو تین مرتبہ توجہ دلائیں۔ اشفعوا تؤجروا۔

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

''روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوٰۃ وسلام!''

عزیز گرامی قدر ومنزلت عافاکم اللہ وسلم،

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ اس سے قبل ایک عریضہ سے دو صد ڈالر دستی ارسال کرچکا ہوں۔ امید ہے مل گیا ہوگا۔ رسید کا انتظار رہا۔

کل عزیزان کا خط آیا۔ خیریت لکھی ہے۔ اور الحمدللہ اب کے بار یہ لکھا ہے کہ اگرچہ بَری میں پڑھنا کسی وجہ سے مشکل ہے، لیکن اگر آپ کی رائے یہی ہوگی تو ان شاء اللہ اسی پر عمل کریں گے۔ اس سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے استقامت عطا فرماوے، اور سب بھائیوں کو عالم باعمل بنائے، اور خدمت دین ان سے ہو۔ آمین۔

کبھی کبھی وہاں سے چند سطریں ان کو لکھتے رہیں، اور کسی لے جانے والے کے ہمراہ عطر وغیرہ چھوٹی موٹی چیزیں بھیجتے رہیں تا کہ مناسبت رہے۔

اس وقت ملاوی اور موزمبیق میں معہد الرشید کے طرز کے مدرسہ کے لئے دوستوں کا اصرار ہو رہا ہے۔ ملاوی میں تین ملین مسلمان ہیں، اور موزمبیق میں ۵ ملین۔ میرا اپنا حال یہ ہے کہ اب ہر طرح کی ذمہ داریوں سے طبیعت بہت زیادہ آبی ہے۔ چھوٹی سی چھوٹی ذمہ داری کے لئے بھی طبیعت آمادہ نہیں ہے۔ اور لوگوں سے عجیب عجیب تجربات ہوئے۔ دنیا میں کوئی اپنا نہیں ہے۔ نہ تو صدیق حمیم، اور نہ شاگرد، اور نہ مرید۔ ان تجربات سے الحمدللہ ایک بڑا نفع یہ ہوا کہ تعلقات سے الحمدللہ بہت ہی بے تعلقی ہوگئی۔ دعا کریں اللہ جل شانہ اپنے کرم سے ، اپنی ذات رحیم وکریم اور آقائے رؤوف ورحیم سے محبت عطا فرماوے۔ آمین۔

بہر حال ان دونوں جگہوں کی ضرورت کی وجہ سے دل چاہتا ہے کہ کوئی کام کرنے والا ملے، تو وہ آگے رہے اور میں اپنا سا تعاون کر دوں۔ ویسے ایک صاحب نے ایک پوری مسجد اور ایک صاحب نے چند کمروں کا وعدہ ملاوی کے لئے کیا ہے۔ لیکن اپنی طبیعت کی مجبوری کو اب کیا کروں؟ دعاؤں میں ضرور اور روضۂ اقدس پر درخواست مؤدبانہ اور مشورہ سے نوازیں۔ عین نوازش ہوگی۔

طبیعت بالکل بجھ گئی ہے۔ معہد کا کام بھی ضرورۃً اور مجبوراً کرتا ہوں۔ دلچسپی نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ آمین۔ چند ایک پریشانیاں ہیں۔ کافی گرانی رہتی ہے۔ دعا

اہتمام سے فرماتے رہیں اور روضۂ اقدس پر بعد صلوٰۃ وسلام کے درخواست کریں۔ نیز حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کے مزار پر بھی سلام پہنچا کر پریشانیوں کا عرض کر کے دعا فرمائیں۔اور ملاوی کے لئے دعا کی درخواست۔

اور کیا لکھوں؟ چندروز کے لئے حاضری کے لئے جی چاہتا ہے۔دعا کریں اللہ تعالیٰ آسان فرمادے۔ملاقات بھی ہو جائے گی اور مشورہ بھی کچھ ہو جائے گا۔ام خدیجہ سے سلام مسنون۔روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

۷؍رجب

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

''روضۂ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام''

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ اس سے قبل ایک عریضہ معرفت حضرت حکیم صاحب ارسال کر چکا ہوں۔امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔اس میں میں نے یہ درخواست کی تھی کہ کسی کال بکس سے دو تین منٹ فون کر دیں، ۲۵ ریال میں کام ہو جائے گا، تاکہ تمہاری خیریت عافیت معلوم ہو جائے۔اگر اس میں کوئی مانع ہو تو ایک خط مشتمل بر احوال وکوائف طبیعت لکھ کر بھیج دیں، تاکہ تمہاری طبیعت کی طرف سے قدرے سکون و اطمینان ہو جائے۔

دو دن ہوئے مولوی اسماعیل صاحب کا فون آیا تھا کہ اس نمبر پر میں انہیں فون کروں۔اس پر میں نے انہیں فون کیا تھا۔تمہاری خیریت معلوم کی تھی، جس پر انہوں نے

عدم علمی کا اظہار کیا تھا۔ امید ہے تمہاری صحت اب اچھی ہوگی۔ چکر وغیرہ ختم ہو رہے ہوں گے۔ تمہارا کیا نظام ہے؟ بظاہر تو عید کے بعد ہی جانا ہوگا۔ برائے کرم مطلع فرمادیں۔ تمہاری رجسٹری پہنچی۔ اس میں تو سوائے کتابوں کے نام کے اور کچھ بھی نہیں تھا۔ کوئی مضمون برائے نمونہ جس کے دیکھنے کا اشتیاق تھا، ندارد۔

اگلے عریضہ میں میں نے لکھا تھا کہ عزیزان عبدالحلیم و عبدالرشید کو ایک خط ضرور بقلم خود لکھ دیں۔ اگر وہ لکھ دیا ہو تو اب دوبارہ پھر لکھ دیں۔ اس میں انہیں تاکید کر دیں کہ خوب محنت سے کام لے کر اعلیٰ نمبرات سے کامیاب ہوں۔ اور نمبر۲ یہ ضرور لکھیں کہ واپسی کی بکنگ مدرسہ کھلنے سے ایک آدھ روز پہلے کی وہیں سے کرا کر زامبیا جاویں، اور اہتمام سے وقت پر آجائیں۔ گاہے گاہے چند سطریں ان عزیزوں کو ترغیبی لکھتے رہیں۔ میں نے برائے تعلیم و تربیت تمہاری خدمت میں بہت کچھ سوچ کر اور بہت امیدوں کے ساتھ بھیجا تھا، جواب بھی قائم ہے۔ اور ابھی تک میں ان شاء اللہ بہت پر امید ہوں کہ مالک اپنے کرم سے اور تمہاری تربیت سے ان دونوں کو کسی قابل ضرور بنا دے گا۔ برائے کرم ان دونوں کے لئے اہتمام سے دعا اور روضۂ اقدس پر درخواست دعا اور خطوط سے انہیں اس کی ترغیب ضرور دیتے رہیں۔ امید تو یہی ہے کہ اپنی غیبت میں بھی ان کی تربیت کے لئے کسی کو متعین کیا ہوگا۔ اگر نہ کیا ہو تو اب کسی کو ضرور لکھ دیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر مرحمت فرماوے اور دارالعلوم اور اس کے طلبہ کے لئے عموماً اور ان بچوں کے لئے خصوصاً تمہیں صحت و قوت عطا فرماوے۔ آمین۔

محترم مولانا اسماعیل صاحب بدات سے بعد سلام مسنون و گزارش دعا اور صلاۃ و سلام یہ عرض کر دیں کہ آج کل زامبیا ایرویز سے جنوب افریقہ کافی تعداد میں نوجوان جا رہے ہیں، اور جہاز ہفتہ میں ایک ہی ہے بمبئی سے سیدھا لوسا کا۔ اس لئے تقریباً دو ماہ تک ایک سیٹ بھی نہیں ہے۔ براہِ نیروبی چند جہاز ہیں، لیکن وہ ٹکٹ ہم لوگ نہیں بھیج سکتے۔ اس لئے اب بظاہر ماہِ مبارک کے بعد ہی حضرت اقدس یہاں پر تشریف لا سکتے

ہیں۔لیکن وہ بھی ابھی سے بکنگ کرانی ہوگی۔اس لئے ابھی سے بتادیں کہ شوال کی کن تاریخوں میں سیٹیں کرانی ہیں۔

دوستوں اور ملنے والوں سے سلام مسنون وگزارش دعا و صلاۃ و سلام۔ اہلیہ، عبدالرؤف، عائشہ اور بندہ کی طرف سے آپ اور ام خدیجہ سلام مسنون قبول فرمائیں۔اور صلاۃ وسلام اور دعا کی گزارش ہے۔

مژدۂ صحت کا انتظار ہے۔حضرت حکیم صاحب سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

۱۳؍رجب

....

باسمہ تعالیٰ

۱۴؍شعبان ۱۴۱۲ھ

عزیزان عبدالحلیم وعبدالرشید سلمہما،

بعد سلام مسنون، آپ دونوں میں سے کسی نے میرے یہاں آنے کے بعد کوئی خط بھی نہیں لکھا، جس سے خیریت معلوم ہو۔اور یہ کہ برابر دل لگ گیا؟ پڑھائی ہورہی ہے؟ معلوم نہیں چھٹیوں میں آپ دونوں کا ایک نظم بنایا یا الگ الگ؟

بہرصورت، عید کے فوراً بعد جلد سے جلد دارالعلوم کھلنے سے پہلے ہی آپ دونوں پہنچ جائیں، تا کہ آئندہ کے لئے ہر تعطیل میں اسی کی عادت رہے، اور آپ کے کمرہ کا بھی مسئلہ دیر ہوجانے کی وجہ سے قاری صاحب کے ساتھ کوئی پیش نہ آئے۔

اللہ پاک آپ تینوں کو علم اور عمل کی دولت سے نوازے، نفس وشیطان سے حفاظت فرمائے، اپنے دین متین کا خادم بنائے۔ چھٹیوں کے دوران گھر پر بھی اپنے کو زیادہ سے

زیادہ مشغول رکھیں۔ خاص طور پر ماہ مبارک میں اعتکاف ضرور کریں تاکہ بری صحبت سے حفاظت رہے۔

فقط والسلام

آپ کا یوسف

۱۴ر شعبان ۱۴۱۲ھ

....

باسمہ سبحانہ وتعالی

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ،

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ آنے کے بعد فوراً فون کیا تھا، کسی نے اٹھایا نہیں۔ اس کے بعد بچوں کو کیا تھا۔ ان کے ذریعہ سلام و پیام پہنچایا تھا۔ پہنچ گیا ہوگا۔ اس کے بعد مسلسل ارادہ تھا اور ہے کہ فون کروں کہ طبیعت کو فکر اور خیال لگا ہوا ہے، لیکن سفر آخر سفر ہے۔ مدینہ پاک ۹/۸ روز قیام کے بعد شب جمعہ میں عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ سرور میں قیام ہے۔ ۹/۸ روز کے بعد ان شاء اللہ مدینہ پاک واپسی ہے۔ ان شاء اللہ آپ کے گھر پر قیام کا ارادہ ہے۔ پہلے کوثر میں قیام رہا۔ اس لفافہ میں ۱۴ تعویذ ارسال خدمت ہیں۔ مکہ مکرمہ میں لکھے ہیں۔ اللہ تعالی شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ آمین۔

روزانہ ایک تعویذ ایک مرتبہ پی لیا کریں۔ اچھا ہوگا اگر نہار منہ رات کو بھگو کر پی لیا کریں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ امید ہے بچے خیریت سے ہوں گے۔ ان کا ذہن امید ہے بن رہا ہوگا۔ اللہ کرے اس سال ان کا وہیں یا کہیں اور زامبیا کے علاوہ گزر جائے۔ باقی جو اللہ جل شانہ کو منظور ہو۔

محترم مولانا ہاشم صاحب سے سلام مسنون کے بعد بہت اہتمام سے آپ کی طرف سے صلاۃ وسلام اور دعائے صحت کی مؤدبانہ گزارش کرتا رہا۔ اور عمرہ میں بھی آپ کی صحت

کے لئے اہتمام سے دعائیں کرتا رہا۔آپ کی یاد بھی اکثر آتی رہتی ہے۔محترم قاری صاحب سے اور مفتی صاحب وغیرہم سے سلام مسنون۔

عزیزہ خدیجہ سلمہا وامہا سے اور عزیز گرامی جنید سے سلام مسنون۔آپ سب کے لئے بہت اہتمام سے دعائیں کیں اور کرتا رہتا ہوں۔ان شاء اللہ آئندہ بھی کرتا رہوں گا۔ تمہاری طبیعت کی فکر ہے۔اللہ کرے جلد یہ فکر دور ہو جائے،اور تمہیں صحت کاملہ نصیب ہو۔

اگر میرے ٹکٹ میں گنجائش ہوتی تو شاید میں دو چار مہینے وہیں ٹھہر جاتا کہ اس حال میں تمہیں چھوڑ کر آنا بڑا شاق گزر رہا تھا۔اگر چہ اپنے وجود سے تمہیں کوئی آرام تو پہنچا نہیں سکتا تھا، بلکہ شاید باعث تکلیف ہی تھا، لیکن دعا تو ضرور کرتا رہا، اور فکر مند بھی رہا۔اللہ باحسن وجوہ دوبارہ ملاقات نصیب فرماوے اور تمہاری صحت وعافیت سے دل کو سکون نصیب ہو۔سب سے سلام مسنون بشرط یاد کہہ دیں اور عنایات کا شکریہ بھی۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

۲۴رنومبر، مکہ مکرمہ

(نوٹ) یہ فیکس کل بھیجا تھا۔آج کے فیکس میں اس کا جواب بھی ہے، اس لئے دوبارہ بھیج رہا ہوں، کہ براہ کرم رقم کے سلسلہ میں آپ معلومات کرلیں۔

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ!

بعد سلام مسنون، کچھ دیر (ظہر سے) پہلے فیکس موصول ہوا جو میرے شنبہ والے فیکس کے جواب میں ہے۔عزیز۔۔۔سے تجویز تمہاری طرف سے ہو تو اچھا ہے۔کہیں وہ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ کیا روز روز نئی تجویز لاتے رہتے ہیں۔دوسرے یہ کہ جو بھی وہ لوگ کریں، خوشی

سے کریں، ہماری طرف سے اصرار اور زبردستی نہ ہو۔

سفر میمون کا التواء باوجودیکہ سڑک صاف ہے، موسم پر بہار ہے، بعد میں تو ٹریفک بھی ہوگی، ابر و باراں بھی آئیں گے، کچھ جی کو نہ لگا، مالعش خیر باد۔ ہمیں تو وقت موعود کا انتظار تھا۔ احمد بھائی نے ابھی تک کوئی دوا نہیں بھیجی ہے، کیا یہ اچھا نہ ہوگا کہ خواجہ صاحب دوبارہ غور فرمائیں؟

تقریباً ایک ہفتہ ہوا تقریباً ۱۰۰ پاؤنڈ نقد برائے جیب خرچ عزیزان اور ڈاکٹر متالا سورت کی امانت ۸۰۰ ڈالر، نیز لیسٹر کے لئے (۳۰۰۰) تین ہزار ڈالر بدست حافظ مانجرا لندن کی معرفت ارسال کر چکا ہوں۔ وہ ایسٹ ہام میں احمد بھائی کے قریب رہتے ہیں۔ آپ بھی اور محترم احمد بھائی کی معرفت یہ رقم ان سے وصول کرلیں۔ اور ابھی چونکہ ۲۰ر مئی کو عزیزان کا ویزہ ختم ہو جائے گا آپ سردست میرے حساب میں تین ہزار کا نظم کر دیں۔ کچھ دنوں کے بعد یہ رقم آپ لے لیں۔ اور اگر میری والی رقم ابھی مل جائے تو پھر نظم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، دعاؤں کی درخواست ہے۔ فقط والسلام۔ عبدالرحیم متالا

(نوٹ) کل گذشتہ یہ فیکس بھیجا تھا ابھی ابھی تمہارا فیکس ملا، مولوی زکریا آنے سے قبل وزارت خارجہ سے ضرور تحقیق کرلیں کہ کیا زامبیا سے ویزہ مل سکے گا؟ کہیں انکار کی صورت میں ان کا سفر کناڈا کا ٹکٹ اور زامبیا کا ٹکٹ بیکار نہ چلا جائے۔ اور میرے خیال میں ویزہ سے پہلے رخصتی مناسب نہ ہوگی۔ ویسے مجھے اصرار نہیں ہے، تقدیم موسم ابر و باراں سے پہلے ہو تو زیادہ اچھا ہے۔ اور کیا عرض کروں؟ ابھی زکریا کو فوری طور پر نہ بلائیں، اچھی طرح وکیل اور وزارت خارجہ کی معلومات کے بعد بلوائیں، جذبات پر مصالح مقدم ہونی چاہئیں۔ ویسے یہ صورت بہت اچھی ہے۔ اللہ کرے کناڈا کے قوانین اس کی اجازت دیں۔ دعاؤں کی درخواست۔

فقط والسلام

عبدالرحیم متالا

۱۴ر مئی، بعد عصر

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔کل گزشتہ تراشے از ریاض الجنۃ اور عنایت نامہ موصول ہوا۔ یاد فرمائی کا شکریہ! مضامین سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبول ومقبول فرماوے، اور خاصان بارگاہ کی برکت سے لکھنے والے کو اور پڑھنے والے کو مستفید فرماوے۔آمین۔

تم نے حج پر مبارکباد لکھی۔آمین۔اس سال ہی سہی، ورنہ آئندہ اور پھر آئندہ اور آئندہ صفات قبولیت والی حاضری نصیب ہو۔امسال کے لئے تو میرا خیال نہ تھا، اور نہ اب تک کوئی خاص سعی اور کوشش ہے۔ ویسے اس میں اپنے ارادہ اور سعی کو دخل بھی نہیں ہے کہ قدم یہ اٹھتے نہیں، اٹھائے جاتے ہیں۔

ویسے والدہ صاحبہ محترمہ کی وجہ سے اور ماہِ مبارک کی وجہ سے اخیر عشرہ میں حاضری کا ارادہ تھا، اور میں نے اس مضمون کا خط بھی تمہیں لکھا تھا۔ جواب نہ آنے پر مولوی اسماعیل صاحب کے ذریعہ یاددہانی بھی کرائی تھی کہ اگر آنا ہوا تو تمہاری اور والدہ صاحبہ کی وجہ سے قیام گھر پر ہی ہوگا، کسی اور جگہ ہوٹل وغیرہ میں قیام مناسب نہیں۔لیکن تمہاری طرف سے کسی قسم کا جواب نہ آنے پر پھر جنوب کا ارادہ کرلیا تھا کہ حضرت مفتی صاحب خوش ہوں گے۔

ویسے تو حضرت مفتی صاحب ہمارے اکابرین میں سے ہیں، لیکن حضرت اقدس ماوائے دارین نور اللہ مرقدہ کو دیکھنے والوں کی نظروں میں کون آئے گا؟ بہرحال، وہ بھی سفر مقدر نہ تھا، نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کا بھی بدل اپنے کرم سے نصیب فرماوے۔

تم نے خط میں اپنی طبیعت کا کچھ بھی حال نہ لکھا۔امید ہے اب اچھی ہوگی۔ ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور أعوذ بکلمات الخ اور بسم اللّٰه الذی لا یضر الخ اور سورۂ فلق وناس کا معمول ہوجائے تو بہتر ہے۔ یہ تو سن لیا ہوگا حضرت اقدس مخدومی حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب مدفیوضہم حج میں تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں سے زامبیا اور جنوب کا پروگرام

ہے، اور شاید کناڈا بھی جائیں گے۔ اگر وہاں کا سفر ہوا تو ان شاء اللہ لندن بھی حاضری ہوگی۔ اطلاعاً عرض ہے۔ حرمین شریفین سے ابھی تک کوئی فون نہیں آیا ہے۔ دلی سے کئی فون آئے تھے۔ ۳۰رمئی کو دلی سے جدہ کے لئے روانگی تھی۔

امید ہے عزیز عبد الرشید سلمہ کی طبیعت اب اچھی ہوگی۔ سفر سے ایک ہفتہ قبل وہ شدید بخار میں مبتلا تھا۔ جانے سے دو روز قبل اور جانے کی شب میں بھی للونگوے میں بھی سخت بخار تھا۔ ڈاکٹر نے بھی تشویش کا اظہار کیا تھا۔ بہت ہی روتا ہوا وہ گیا تھا۔ اس کے بعد لندن میں نے فون کئے تو بہت روتا رہا۔ عزیز عبد الحلیم نے بتایا کہ سارے سفر میں اس کو سخت بخار رہا اور کئی کئی کمبل اس کو اوڑھاتے رہے۔ اس لئے بہت بے چینی میں سفر گزرا۔ اور لندن پہنچنے پر کسی نے اس کی خیریت بھی فون سے معلوم نہیں کی، اس کی وجہ سے عزیز موصوف پریشان ہونے کے ساتھ بہت متأثر بھی تھا۔

یہاں والدہ کا خیال تو یہ تھا کہ سردست کچھ دنوں کے بعد ان کا سفر ہو، لیکن میں نے انکار کر دیا۔ ایک تو اسباق کا حرج، اس کے علاوہ۔۔۔ سے میں نے کہا تھا اور کئی مرتبہ کہا کہ ان کے ٹکٹوں کے سلسلہ میں ایئر لائن کا خط یا کمپیوٹر میں بک کرا کر کے (ان کے ٹکٹ سال بھر کے ہیں) کمپیوٹر نمبر بھیج دیں، لیکن آج تک جواب ندارد۔ اس سلسلہ میں بچوں نے جو مجھے جنوب فون کئے اور اور میں نے پھر لندن فون کئے، صرف ان ٹکٹوں کے سلسلہ میں وہ تقریباً ۷۵ ہزار کواچہ کے ہوئے ہیں۔ صرف ملاحظہ کے لئے (فوٹو کاپی ارسال ہے)۔ اس پریشانی کی وجہ سے میں نے سفر کرا دیا تھا۔ الحمد للہ، وہ ہو گیا۔

اب دوسری گزارش یہ ہے کہ میں نے ان شاء اللہ کناڈا کا ارادہ مشورہ اور استشارہ سے کیا ہے۔ لندن کے لئے ویسے بھی میری طبیعت آمادہ نہیں ہے، اور الحمد للہ از خود ہفتہ عشرہ میں کئی فون کناڈا کے آچکے ہیں، استخارہ بھی کر رہا ہوں۔ اگر وہ ہو جاتا ہے تو عزیز عبد الرؤف کو بھی بری بھیجوں گا، ان شاء اللہ۔

عزیزان سے سلام مسنون۔ان کی تعلیم وتربیت کا خیال رکھیں۔عبدالحلیم نے اس کی والدہ سے کئی مرتبہ کہا کہ وہ صرف اس سال پڑھے گا اور بس۔اللہ تعالیٰ ہی فضل فرماوے۔ دعا اور نصیحت فرماتے رہیں۔سب سے سلام مسنون۔فقط والسلام۔

عبدالرحیم

۲/ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ

(نوٹ) کاغذات جلد بھجوادیں۔اگر وہیں ویزا مل گیا تو حضرت مولانا طلحہ صاحب کا اگر سفر ہوا تو اسی ویزے پر سفر کرلوں گا،ان شاءاللہ۔لالبا سلام مسنون کہتے ہیں۔

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

از حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب قدس سرہ

بنام حضرت مولانا یوسف صاحب مدفیوضہم

۱۸/ربیع الاول ۱۴۱۳ھ　　　　　　　　　　۱۶/۹/۱۹۹۲ء

عزیز گرامی قدر ومنزلت! عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔تمہارا مرسلہ فیکس بروقت مل گیا تھا اور جلسہ میں اس کا انگریزی اور اردو سنا دیا گیا تھا۔الحمدللہ، افتتاح مسجد اور جلسہ خیر وخوبی کے ساتھ پورا ہوگیا۔توقع سے زیادہ الحمدللہ لوگ آئے۔زامبیا کے علاوہ زمبابوے، جنوبی افریقہ اور زامبیا کے تقریباً سارے ہی شہروں سے لوگ آئے تھے۔اس کے علاوہ پاکستان بنگلہ دیش وغیرہ کی جماعتیں بھی کئی آئی ہوئی تھیں۔مقامی اور غیر ملکی بہت سے احباب جمعہ ہی سے مدرسہ کے مہمان تھے۔مسجد اور مہمان خانہ میں کافی لوگ مقیم تھے۔جلسہ کے روز مسجد برآمدے سارے ہی بھرے ہوئے تھے۔

اللّٰھم لک الحمد ولک الشکر۔جلسہ ساڑھے نو بجے شروع ہوکر تقریباً

ایک بجے ختم ہوا۔ لوگ جم کر بیٹھے رہے۔ ان شاء اللہ اس کی ٹیپ ہوئی کیسٹ کسی آنے والے کے ہمراہ ارسال کروں گا۔ کسی وقت وقت نکال کر اس کو سن لیں۔ دوران سفر اور اثنائے قیام اور افتتاح اور جلسہ میں البتہ تمہاری کمی اور یاد ضرور آتی رہی اور تمہارے نہ آسکنے کا احساس اور رنج برابر رہا اور ہے۔ میں نے دیر میں صرف اس وجہ سے تمہیں دعوت دی تھی کہ پہلے سے تمہارے لئے ٹکٹ کا نظم کر رہا تھا۔ جب وہ ہو گیا اس کے بعد میں نے تمہیں اطلاع دی۔ شاید تم نے اس کو محسوس کیا ہوگا۔

ہم لوگوں کی طرف سے ٹکٹ صرف حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب، بھابھی صاحبہ اور بھائی جعفر کو (رفیق سفر کے طور پر) دیئے گئے تھے۔ بقیہ سب حضرات اپنے اخراجات سے آئے تھے۔ تمہارے لئے البتہ میں نے نظم کیا تھا۔ بہر حال اس کا رنج تھا اور ہے کہ تم نہ آسکے۔ بہت دنوں سے ویسے بھی تمہاری آمد نہیں ہوئی تھی۔ آ جاتے تو اچھا ہی ہوتا، جس میں سب سے ملاقات ہو جاتی۔ آپس میں کبھی کبھار کچھ ہو جائے تو اسے بھول بھولیاں کر دیا کریں۔ مجھ سے کوئی تکلیف ہو تو بتا دیا کریں، تا کہ میں اس کو ٹھیک کر لیا کروں۔ بعض مرتبہ بلیڈ پریشر کی وجہ سے مجھے بھی بعد میں پتہ چلتا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔

تمہاری صحت کے مژدہ سے خوشی تھی۔ اب دوبارہ دردسر کی اطلاع سے پھر دل گرفتہ ہوں۔ تمہاری صحت کا حال معلوم کرنے کے لئے فون کرنے کو بھی اور بار بار کرنے کو جی چاہتا ہے، لیکن دو ماہ کے ایک لاکھ چوالیس ہزار کو اچہ واجب الاداء فون کے ہیں۔ اب کے تو میں نے رپورٹ کرایا ہے کہ کمپیوٹر غلطی کر رہا ہے۔ اچھی طرح تحقیق کی جائے۔

بہر حال اس مجبوری کو فون نہیں کر سکتا۔ اکثر اوقات بہت اہتمام سے صلاۃ الحاجۃ پڑھ کر دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ صحت دے، قوت دے، عزم و ہمت دے، اپنے دین پاک کی خدمت کے لئے مقبول فرماوے۔ آمین۔

ابھی تو دیر ہو گئی۔ مدرسہ کا وقت ہو چکا ہے۔ کتابوں کا کافی حرج ہو چکا ہے۔ اس

لئے ختم کرتا ہوں۔ دوبارہ فیکس کروں گا۔ اس وقت خیریت معلوم کرنے اور تمہارے فیکس کی رسید کے لئے یہ خط شروع کیا تھا۔

تمہاری مرسلہ اشیاء بہ دست اسماعیل بھائی مل گئی ہیں۔ لونگ، الائچی، کالی مرچ، تج، چیوڑہ کا بہت بہت شکریہ۔ اس لئے کہ یہ چیزیں یہاں نہیں ملتی ہیں۔ آئندہ اس کی جگہ چلغوزہ، بادام افغانی وغیرہ بھجیں۔ مرسلہ عطور موصول ہوئے۔ ماشاء اللہ، بہت ہی خوب عطور ہیں۔ دل خوش ہوگیا۔ عطور کے شکریہ کے ساتھ بار بار مکرر اور مکرر اس توفیق کی دعا۔ بہت عمدہ ہونے کے علاوہ سارے میرے پسندیدہ ہیں۔ جزاکم اللہ۔

مولانا ہاشم، قاری صاحب، عزیزان اور عزیزہ خدیجہ وامہا وعزیز گرامی جنید ورشاد سے سلام مسنون وگزارش دعا۔ عزیزان اللہ جل شانہ کے بعد تمہارے حوالے ہیں۔ ان کی تربیت خصوصی فرمائیں، اور خوب دعائیں فرماویں، اور چھوٹی اور بڑی غلطی کی اصلاح فرماویں۔ ہوسکے تو کوئی اردو ہی کی کتاب سہی، ہفتہ میں دو تین مرتبہ سہی، گھر پر سہی، دونوں کو پڑھائیں، تاکہ تمہاری نسبت انہیں نصیب ہو۔

عبدالرؤف، عائشہ وامہا سب کو سلام مسنون اور دعائیں کہتے ہیں۔ میرے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔ ان شاء اللہ دوبارہ کچھ دنوں میں پھر خط لکھوں گا۔ تاریخ مشائخ گجرات اور کیسٹ پہنچ گئے۔ ان شاء اللہ والدہ کو بھیج دوں گا۔ بہت خوب۔

عینی کا ترجمہ مبارک باد۔ اللہ تعالی جلد از جلد اس کی ابتدا اور تکمیل کرادے۔ میرے لئے دعا کریں، ان شاء اللہ ایک جلد میرے لئے نامزد کردیں تاکہ میری بھی شرکت ہوجائے۔

حضرت مفتی شبیر صاحب سلام قبول فرماویں۔ مستقل ناراض معلوم ہوتے ہیں۔ ایسا بھی دل کیا جو مستقل اثر لئے رہے؟ شاید اب عزیزان کی تعلیم اور تربیت سے بھی دست بردار ہوں گے۔ اللہ کرے ایسا نہ ہو۔

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

ریاض الصالحین کی تدریس کے سلسلہ میں روزانہ کے اسباق پر ایک نظر، سالانہ چھٹیاں، اور صفحات کی تفصیل، اور تقسیم اسباق۔

سالانہ چھٹیاں	کل ایام
سالانہ	۴۵
بقرعید	۱۰
سہ وششماہی	۱۰
امتحانات ثلاثہ	۲۱
دور برائے امتحانات ۳	۲۱
اسلامی سال کے فرق	۱۲
بقیہ ۳۵ ہفتوں کی	
ہفتہ واری چھٹی ۲/۱ ۱	۵۲
سالانہ ایام	۳۶۵
کل چھٹیاں	۱۷۱
ایام تعلیم	۱۹۴

روزانہ اسباق کی ترتیب

ماہ	صفحات	ماہانہ کل
۱	۱	۳۰
۲	۲/۱ ۱	۴۵
۳	۲	۶۰
۴	۳	۹۰

۵	۴	۱۲۰
۶	۵	۱۵۰
۱/۲ ۱	۵	۷۵
کل صفحات		۵۷۰ صفحے

کل صفحات ریاض الصالحین

مطبوعہ شرکۃ الراجحی للصرافۃ ۸۴۰ صفحے

۲۷۰ صفحے باقی رہے

الحمدللہ، ٹوٹا پھوٹا چوتھی مرتبہ پڑھانے کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔صرف عبارت پڑھا کر بھی اس کوایک سال میں پڑھانا مشکل ہے۔اس کے علاوہ ملاحظہ فرماویں۔صفحہ ۲۳ پر حضرت کعب رضی اللہ عنہ والی روایت جو ۸ صفحوں پر مشتمل ہے، کیا عربی سوم پڑھنے والا ذہین طالب علم بھی اس کا ترجمہ کرلے گا؟

احقر پڑھاتے ہوئے آیات قرآنیہ اور ایک صفحہ والی حدیث چھوڑ دیتا ہے اور دو سال میں پڑھاتا ہے۔صرف آپ کے اندازہ کے لئے نقشہ بھیجا ہے۔فقط والسلام۔

عبدالرحیم

۲۴؍شوال ۱۴۱۳ھ

....

باسمہ سبحانہ وتعالی

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔تمہارا فیکس پہلے والا تو نہیں ملا، وہی دوسری مرتبہ کیا ہوا مل گیا تھا۔جزاکم اللہ۔اگر پہلے والا مل گیا ہوتا تو فون کی نوبت نہ آتی۔ خیر، اس لفافہ میں ریاض الصالحین کے سلسلہ میں پرچہ رکھا ہوا ہے۔ مطالعہ

فرماویں۔احقر پڑھاتے ہوئے آیات قرآنیہ اور ایک صفحے والی حدیث چھوڑ دیتا ہے۔صفحہ سے کم والی، چاہے پھر ایک سطر کم ہو، ترجمہ کراتا ہے۔اور وہ بھی دو سال میں پوری کراتا ہے۔اس میں طلبہ کو سہولت ہو جاتی ہے۔کچھ نہ کچھ مطلب بھی بیان کرنا ضروری ہے، ورنہ **حفت النار بالشهوات الحدیث** کا کیا معنی و مطلب سمجھیں گے؟

یہ تو اپنے ناقص خیالات ہیں۔صرف اس لئے یہ نقشہ بھیجا ہے تا کہ تمہیں کچھ اندازہ ہو کہ سال میں ختم کرنا کہاں تک ممکن ہے؟ محترم مفتی شبیر صاحب کے ایک ہزار ڈالر بھیجے ہیں۔ان سے فرما دیں کہ لے لیں، وہ انہیں کے ہیں۔

عزیزان کو بہت کچھ کہہ سن کر بھیجا ہے۔امید ہے تم بھی ان کو ترغیب دیتے رہو گے، تا کہ اللہ کرے وہ پڑھ جائیں اور تمہارے لئے اور میرے لئے صدقۂ جاریہ ہوں۔ یہ تمہارے تھے اور ہیں اور رہیں گے، ان شاء اللہ۔

ان شاء اللہ، یہ بچے ابھی پورے سمجھدار نہیں ہیں، غلطیاں کرتے ہیں۔لیکن ان شاء اللہ بڑے ہونے کے بعد تمہارے لئے باعث سکون ہوں گے۔ اور ان شاء اللہ تمہاری راحت سے راحت اور (خدانخواستہ تمہاری کوئی تکلیف اور پریشانی ہوگی) تو تمہارے رنج سے رنج اپنے قلب وجگر میں محسوس کریں گے۔ مجھے اپنی زندگی میں بڑے تجربے ہوئے ہیں اور آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔

عزیزہ خدیجہ و مولوی جنید سے سلام مسنون و گزارش دعا۔عزیزان کے خیال رکھنے کا بہت بہت شکریہ ادا کر دیں۔ام خدیجہ سے بھی سلام مسنون۔عزیز ابراہیم سے بھی سلام مسنون۔اللہ کرے اس کا دل لگ جائے اور سکون کے ساتھ پڑھتا رہے۔بچوں سے بھی سلام مسنون اور محنت سے پڑھنے کی تاکید میری طرف سے بھی فرما دیں۔آئندہ کوئی شکایت کسی قسم کی نہ آئے اس کی درخواست و تاکید میری طرف سے بھی فرما دیں۔عزیز عبدالرشید کی والدہ اس کے فون کا شدت سے انتظار کر رہی ہے۔ براہ کرم اس کو تاکید کر کے ایک دو منٹ کا فون اس سے کرا دیں۔

یہ خط بہت عجلت میں لکھا ہے۔معاف فرمادیں۔

مدینہ پاک ایک عریضہ طویل ماہ مبارک سے قبل اپنی پریشانیوں کا لکھا تھا دعاؤں کی درخواست کے ساتھ۔اس کا جواب تو آیا۔الحمدللہ، وہ پریشانیاں ختم ہوگئیں۔مفتی صاحب چلے گئے اہل شوریٰ کے ساتھ اختلاف کی وجہ سے۔اور مولانا احمد صاحب نے بڑا لمبا چوڑا خط عجیب وغریب معافی کا لکھا۔کبھی موقعہ ہوا تو فوٹو کاپی ارسال کردوں گا۔

دعائیں کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ ابتلاء وآزمائش سے حفاظت فرماویں۔

لاس انجلس دارالعلوم فلاح دارین شروع ہوگیا ہے۔عالم وعالمہ کا جوڑا اگر آپ کے ذہن میں کوئی اچھا ہوتو تحریر فرماویں۔اس جگہ کے لئے ضرورت ہے۔

ان شاءاللہ، کچھ دنوں میں جنوب کا ارادہ ہے۔پھر آکر ملاوی کا کام شروع کرنا ہے۔ اور تین چار ماہ بعد امریکہ کا ارادہ ہورہا ہے۔دعاؤں کی درخواست ہے۔فقط والسلام۔

عبدالرحیم

۲۴؍شوال ۱۴۱۳ھ

ان شاءاللہ،تمہاری طرف سے قربانی ایک بکرے کی ہوگی۔

....

عزیز گرامی قدر،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔کافی دنوں سے ہمارا فون خراب ہے،اس لئے رابطہ بڑا مشکل ہوگیا ہے۔عزیز ۔۔۔ جوتقریباً ۱۵ دن سے چیپاٹا میں تھا،ابھی آیا کہ میں جارہا ہوں۔میں نے کہا کہ یہ بھی جذب کی انتہاء ہے، پہلے سے وقت بھی نہ بتایا۔

بہرحال نہایت عجلت میں یہ سطور لکھ رہا ہوں۔آپ کی اہلیہ کے آپریشن کے بعد دعاؤں کا اہتمام رہا۔امید ہے اب وہ بخیر ہوں گی۔اس کے بعد حضرت مولانا اسلام الحق صاحب کا حادثہ پیش آیا جس کا بڑا رنج وقلق ہے۔اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو جنۃ الفردوس میں

اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور دارالعلوم کو نعم البدل۔ اب نہ معلوم آپ نے کیا نظم کیا ہے؟

عزیزان بخیر ہیں۔ میرا ارادہ بری کا تھا اور ہے۔ لیکن دارالعلوم لندن سے روزانہ فون آرہے ہیں۔ کل مفتی مصطفیٰ کا ۲۲ منٹ کا فون آیا، بہت ہی اصرار ہے کہ میں ان کو وہیں بھیجوں۔ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ جس کے اسباب پیدا فرماوے۔

ماہ مبارک میں کوئی نہ ملا جس کے ساتھ معمولی رقم مدینہ پاک کے اخراجات کے لئے بھیجتا۔ وہ مبارک زمانہ اور مبارک جگہ تو نہ رہی، لیکن تکمیل ارادہ کے لئے ۲۰۰ ڈالر ارسال ہیں، قبول کرلیں۔ ۳۰ ڈالر دونوں بچیوں کو عیدی دے دیں۔ بقیہ تمہارے لئے ہیں۔ جی چاہے تمہارے جیب والے لفافہ میں رکھ لیں۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ویزہ عائشہ سلمہا کا فکر سوار ہے۔ اللہ تعالیٰ عافیت کے ساتھ اور سہولت کے ساتھ جلد اس مبارک کام کو تکمیل کو پہنچائے۔ آمین۔

گھر کے سب افراد آپ سب کو سلام مسنون اور دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔ عزیزوں کے لئے بھی براہ کرم مفید مشورہ بتائیں کہ کیا کروں؟

فقط والسلام

عبدالرحیم

۴؍شوال المکرّم ۱۴۱۵ھ

معہد کے لئے کوئی رائٹنگ پیڈ چھپوادیں تو کرم ہوگا۔

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

بگرامی خدمت محترم مولانا یوسف صاحب زید مجدہم

عزیز گرامی قدر، سلمکم اللہ!

بعد سلام مسنون خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ کل گزشتہ لوساکا کا ارادہ کیا تھا۔ محترم ابراہیم بھائی کو سفارت خانہ سے فارم لانے کے لئے ہدایت کی تھی۔ رابطہ پر انہوں نے

بتایا کہ مسٹر متالا کے کسی قسم کے کاغذات ہمارے پاس نہیں ہیں۔ ریفرنس نمبر بتایا، اس پر بھی وہی جواب رہا۔ بالآخر چندروز کے لئے سفر ملتوی کرنا پڑا کہ بظاہر سفر سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اس وقت اس عریضہ کا مقصد یہ ہے کہ مولوی شبیر صاحب کی معرفت وہ سارے کاغذات سفارت خانہ پر براہ راست فیکس کرا دیں۔ اور ساتھ ہی دارالعلوم کی طرف سے ایک خط بھی لکھوا دیں کہ اس کی اصل فلاں تاریخ کو وکیل فلاں کی معرفت سفارت خانہ کو بھیج چکے ہیں۔ اور اس کے بعد فلاں تاریخ کو مسٹر ایس احمد کے فون کے جواب میں ان کاغذات کا پہنچنا بھی معلوم ہو گیا تھا۔ اب دوبارہ فیکس کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ مسٹر متالا کی آمد پر پورا تعاون کر کے جلد انہیں ویزا دے دیں گے۔ اور یہ کاغذات لندن ہوم آفس کو بھی ارسال کر دیں، اور سفارت خانہ کے نام خط میں اس کی اطلاع بھی لکھ دیں۔ میں ان شاء اللہ اب اتوار کی شام تک لوساکا چلا جاؤں گا۔

بچوں سے اور مفتی مصطفیٰ سے بذات خود رابطہ کر کے ان کی تعلیم کی فکر فرمادیں۔ احسان ہوگا۔

میری صحت الحمدللہ ٹھیک ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ شاید اب عمر کا تقاضا ہے کہ بار بار مرض کا اثر ہوتا رہتا ہے۔ روز بروز قوت مدافعت کمزور ہو رہی ہے۔ بشرط سہولت حکیم صاحب قریشی سے اکسیری ۱ اور اکسیری ۲ منگوا کر بھیج دیں۔ بخار وغیرہ میں مجھے اس سے بہت جلد نفع ہوتا ہے۔

دعاؤں کی درخواست۔ گھر میں سب سے سلام مسنون۔ یہاں سے سب کی طرف سے سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

عبدالرحیم متالا

۸/ ذیقعدہ ۱۴۱۵ھ

امید ہے بخاری شریف کے اسباق احسن طریق پر چل رہے ہوں گے۔ دل سے کامیابی کی دعا ہے۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ تمہارے فیکس کے بعد مولوی حسن صاحب کا فون بسلسلۂ پیام شیخ مغلیہ صاحب آیا تھا۔ میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ وہ تمہیں فون کر کے یہ بتادیں کہ توکیل نامہ کا مضمون کیا ہو؟ ایک فیکس کر کے بتا دیا جائے تاکہ میں اس کو بھیج دوں۔ اس لئے اس طرح کی تحریر دیکھنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا ہے۔ معلوم نہیں وہ پیام تم تک پہنچا یا نہیں؟ انہوں نے بتایا تھا کہ وہ فوراً فون کریں گے۔ اس کے بعد سے آج تک انتظار ہی ہے۔ براہِ کرم اس کا نمونہ بھیج دیں تاکہ میں اس کے مطابق کرسکوں۔

ایام حج و اضحیہ پورے ہو گئے۔ تمہاری طرف سے ایک بکرے کی قربانی حسب معمول کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ عزیزان کی طرف سے بھی الگ الگ قربانی ہوگئی ہے۔ انہیں بتادیں۔

عزیزہ خدیجہ سلمہا سے سلام مسنون، اور دونوں عزیزہ سے دعوات۔ اور کیا عرض کروں؟ عزیزہ عائشہ سلمہا کا معاملہ آسانی سے پورا ہو جائے، اس کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اس فریضہ کا فکر ہے۔ مالک آسان فرماوے۔ والدہ صاحبہ محترمہ دام ظلہا کی طبیعت اب اچھی نہیں ہے۔ کریم مالک اپنے کرم سے صحت و عافیت اور سلامتیٔ ایمان کے ساتھ اس سایۂ رحمت و برکت کو تا دیر ہم لوگوں کے سروں پر قائم و دائم رکھے، اور ان کی دعاؤں کو ہمارے اور ہمارے اولادوں کے حق میں قبول ومقبول فرماوے۔ آمین۔

یہاں سے سب کی طرف سے وہاں سب کو سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

عبدالرحیم متالا

۱۳/ ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ بعد مغرب

عزیزان سے ہم سب کی طرف سے بعد سلام مسنون، تمہارے دورہ کے بخیر ختام اور حسن توفیق کے لئے ہم سب ہر وقت دعا گو ہیں اور متمنی!

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

عزیز گرامی قدر ومنزلت، عافاکم اللہ وسلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین مطلوب ہے۔ عرصہ سے سوچ وفکر میں تھا کہ آپ کی دعوت لندن کا کیا جواب لکھوں؟ ایک طرف بعض مہمانوں کی آمد کا انتظار تھا، اس میں ان حضرات نے امروز وفردا کیا، اور ہفتے کے ہفتے گزر گئے۔ اس کے بعد نرولی سے تقاضوں پر تقاضے آنے شروع ہو گئے۔ اس میں وہاں کا نظام تقریباً بنالیا۔ اس کے بعد لندن سفر نہ ہو سکنے کا قلق ہوا اور ہے۔ اب اگر چہ ۱۵/رجب کے بعد سفر تقریباً طے ہے، لیکن میں یہ سوچ رہا ہوں کہ بجائے شروع شعبان کے اگر آپ مع والدہ محترمہ ۲۰/رجب کے بعد ۲۱ یا ۲۲/ پر آپ سب حجاز مقدس کی بکنگ کرالو، تو ان شاء اللہ ہم لوگ بھی اس درمیان، یا اس سے ایک آدھ روز قبل وہاں پہنچ جائیں، اور ایک عشرہ وہاں آپ کے ساتھ شروع شعبان میں رہ کر چلے جائیں۔ اس میں ایک عشرہ ان شاء اللہ آپ لوگوں کے ساتھ ملاقات رہے گی۔ اور ۱۵/رمضان المبارک کے بعد والدہ محترمہ کو اور بی بی کو لندن روانہ کردیں، اس لئے کہ والدہ کے لئے وہاں کے روزے شاید مشکل ہوں۔ اور آپ ہند روانہ ہو جائیں۔

آپ کی مرسلہ جاکیٹ اور بادام مل گئے۔ جزاکم اللہ۔ مولانا ہاشم صاحب کے ہمراہ شہد اور الائچی ارسال خدمت ہے۔ قبول فرماویں۔ والدہ محترمہ اور بی بی اور عزیزہ خدیجہ سلمہا سے سلام مسنون اور دعوات۔ مہمان آکر کل تشریف لے گئے۔

مولانا ہاشم ترکی کو میں نے اجازت نہیں دی ہے، اور نہ ہی میں اجازت دینے کے قابل ہوں۔ خیال ہے کہ حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب دامت برکاتہم سے اجازت دلوادوں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

۷/رجب ۱۴۱۸ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔محترم مولانا ہاشم صاحب کی معرفت عنایت نامہ رسید برائے عطر پہنچا۔معلوم نہیں رسید اب لکھی ہے یا عطر اب پہنچا ہے؟ عطر کے ساتھ پندرہ سوڈالر بھی مولوی اسماعیل صاحب کے تھے۔معلوم نہیں ان کا کیا ہوا؟

دو تین دن ہوئے،فون میں کافی ناراض تھے کہ وہ کئی فون کر چکے ہیں، نہ تم فون پر ملتے ہو، نہ ہی بعد میں جواب دیتے ہو، اور نہ ہی یہ رقم ان کو پہنچ رہی ہے۔حتی کہ بقول ان کے ابھی مولوی حفظ الرحمٰن بھی عمرہ کے لئے پہنچے،ان کے ساتھ بھی نہ پہنچا۔ مجھے بھی یہ معلوم نہ ہوسکا کہ وہ پیسے پہنچ گئے یا نہیں؟

اورسب خیریت ہے۔دعاؤں کی درخواست ہے۔پرسان حال سے سلام مسنون۔ کئی دن سے اس کے لئے فیکس کرنے کو سوچ رہا تھا لیکن امروز وفردا ہوتا رہا۔ ویسے مولوی نوشاد کا بھائی بشیر،عزیز اور کئی ایک کے ذریعہ استفسار کیا تھا۔جواب کا شدت سے انتظار ہے۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

بعد اذان فجر، پنجشنبہ،۱۶/۷/۹۸

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔کل گذشتہ خط موصول ہوکر کاشف احوال ہوا۔تم نے لکھا کہ کل عزیز محمد سلمہ کی ختنہ کا وقت ہے،اللہ کرے عافیت کے ساتھ یہ مرحلہ بھی گزر گیا ہو۔اللہ جل شانہ اپنے لطف وکرم سے آں عزیز سلمہ کو صحت وعافیت کے ساتھ عمر طویل نصیب فرماوے اور اس کے سر پر تمہارا سایۂ عاطفت بھی صحت وعافیت کے ساتھ تادیر تابندہ و پائندہ رکھے کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے وہ بڑا ہوجائے اور زیور علم و

عمل سے مزین ومشرف ہوجائے۔آمین!

اگر حضرت شیخ یونس صاحب کو خط لکھیں تو بعد سلام مسنون عزیز محمد سلمہ کی مٹھائی و دانت گھسائی دونوں کا شکریہ بھی مولانا یوسف صاحب کے واسطہ سے ارسال کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی، اگر ایک کا شکریہ ان کی معرفت ہوتا تو دانت گھسائی کا تو براہ راست بھیج دیتے، بہرحال رسید کا شکریہ!

تم نے لکھا کہ اس سلسلہ میں تم خواہ مخواہ بیچ میں آ گئے، ایسا نہیں ہے۔ جب بھی میں نے تمہیں پیام دیا، تم نے پہلے ہی انکار کر دیا اور وہ مجھے دسیوں نہیں، بیسوں دفعہ یہ کہہ چکے ہیں کہ وہ ہمہ تن تمہیں سپرد کر چکے ہیں، کوئی کام بغیر تمہاری منشأ اور مشورہ کے قطعاً نہیں کرتے۔ اگر وہ میری اس بات کا انکار کریں تو پھر میں نے جو کچھ لکھا ہے اس سے ادب کے ساتھ معذرت خواہ ہوں۔

یہ تو حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا مدرسہ ہے۔ (آج کل تو بہت سوں کو اب دعوی ہے کہ ان کا مدرسہ بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تعمیل ارشاد میں ہے، چاہے حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس وقت دنیا میں تشریف فرما نہ ہوں۔) احقر تو یہاں جاروب کش ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔ آمین۔ کیا بعید ہے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے باز پرس ہوجائے، اور وہ بہت سخت بات ہے کہ ملجأ مدعی بن جائے۔

اور کیا عرض کروں؟ سنا ہے فاطمہ لندن آنے والی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟ دعا کریں اللہ جل شانہ ہمارا کام بھی آسان فرماوے تو جلد عزیزہ آمنہ اور عزیزم محمد سلمہ دو نئے مہمانوں سے ملاقات ہو۔ آمین۔ بشرط سہولت اسماعیل بھائی کے ہمراہ ۱۲/۱۱/۱۰ پارۂ بخاری کی کوئی مختصر تقریر بھجوادیں۔ اب تو مجھے ہی کچھ پڑھانا پڑے گا، ویسے تو ارادہ نہیں تھا۔ نیز چند عدد ٹوپیاں بنوا کر بھیج دیں تو احسان ہوگا۔ جزاکم اللہ۔

دعاؤں میں یاد کرتے رہیں۔ اس عریضہ میں مضمون کا تعلق تم سے نہیں ہے۔ تم سے تو بس اتنا چاہتا ہوں کہ مواقف صحیحہ میں میری موافقت کر دیا کریں۔ عزیزم مولوی زکریا

سلمہ سے سلام مسنون ودعوات۔ان سے تاکید کردیں کہ وہ ہمارے کام میں زیادہ دلچسپی لیں۔اللہ کرے جلد ہوجاوے۔

فقط والسلام
احقر عبدالرحیم
۲۸ رربیع الاول ۱۴۲۰ھ

....

باسمہ سبحانہ

عزیز گرامی قدر، سلمکم اللہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔فیکس مل گیا تھا۔عزیز عبدالحلیم کے سلسلہ میں پڑھ کر اطمینان ہوا۔رقم کی ادائیگی کا الحمدللہ فکر نہیں تھا، فکر اس کا تھا کہ کہیں غلط جگہ استعمال نہ ہوئی ہو۔ان شاءاللہ جلدی ارسال کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

تمہاری وحشت سے فکر ہے۔ اللہ تعالی اپنے کرم سے اس کو مبدل بہ طمانینت فرماوے، راحت وسکون نصیب فرماوے، دنیاوآخرت کی عافیتیں عطافرمائے۔آمین۔

اہلیہ الحمدللہ بہت خیریت کے ساتھ ورتھی پہنچ گئی ہے۔عزیز محمد سلمہ کو ہمراہ بھیجا ہے۔بخیر قیام اور عافیتوں والی واپسی کی دعا فرماتے رہیں۔ابھی کچھ دیر پہلے عینک ٹوٹ گئی ہے، اس لئے بے ربط اور ٹیڑھی تحریر کی معافی کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔عزیز محمد سلمہ سے پیار اور اس کی والدہ اور نانا نانی سے سلام مسنون۔ عزیزان عبدالرشید وعبدالروؤف سلام مسنون کہتے ہیں۔فقط والسلام۔

عبدالرحیم
۲۵ رذیقعدہ ۱۴۲۰ھ

میرا خیال یہ ہے کہ کچھ دنوں کے لئے مساج کے لئے ہند جاؤں۔استخارہ عرصہ سے کرر ہا ہوں۔رائے سے مطلع کریں۔

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ عزیز عبدالرشید سلمہ سے معلوم ہوا کہ کسی آنے والے کے ہمراہ ان شاء اللہ کتاب ''الاختیار'' آجائے گی۔ جزاکم اللہ! معلوم نہیں تمہارے یہاں کونسے درجہ میں یہ کتاب پڑھائی جاتی ہے۔ میں نے تو آج تک اس کا صرف نام ہی سنا ہے۔ اللہ کرے جلد آجائے! تمہاری مرسلہ کتب پہونچ گئیں۔ جزاکم اللہ! عزیز عبدالرشید سلمہ نے اپنے لئے بخاری شریف منگوائی تھی، جس کی قیمت اسماعیل بھائی یہ کہہ کر ساتھ نہیں لے گئے تھے کہ آکر لے لیں گے۔ وہاں پہونچ کر تم سے منگوالی۔ اور بغیر میرے کہے اپنی طرف سے سنا ہے شرح بخاری کی قیمت بھی تم سے معلوم کی۔ سوائے تعجب کے اور کیا؟

بھائی محمد علی مرحوم کے داماد ایک ہفتہ کے لئے آئے تھے۔ بھائی کے دفن کے وقت میں نے یہ اعلان کروا دیا تھا کہ مرحوم کے جملہ قرض کا عبدالرحیم ذمہ دار ہے۔ قرض خواہ مولوی الیاس سے رابطہ کرلیں۔ تقریباً ۱۴؍ ہزار دین ان کے ذمہ نکلے ہیں۔ ان شاء اللہ عنقریب چندروز کے لئے ساؤتھ کا ارادہ ہے، اس وقت ان شاء اللہ ادا کردوں گا۔

بہت سے لوگ انہیں خواب میں بہت ہی اچھی حالت میں دیکھ رہے ہیں۔ مجھے تو مرحوم بہت یاد آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرما کر بلند درجات نصیب کرے۔ آمین۔

اور کیا عرض کروں؟ دعاؤں کی درخواست ہے۔ امید کہ عزیز محمد سلمہ، عائشہ، حمیراء، محمد سلمہ سب بخیر ہوں گے۔ بشرط سہولت سب سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

احقر عبدالرحیم متالا

یکم اگست یکشنبہ

....

مخدوم ومکرم بھائی جان مدظلکم العالی،

بعد سلام مسنون، مزاج گرامی!

فیکس ملا۔عزیز عبدالرشید کی کتب کی قیمت کوئی اہم نہیں، میری طرف سے ان کے لئے ہدیہ ہے۔اسماعیل بھائی سے بھی کہا تھا۔دو سال قبل جب میں افریقہ تھا اور بھائی صاحب مرحوم کا آپریشن ہوا تھا، اس وقت میں نے تقریباً اتنی ہی رقم ان کی خدمت میں پیش کی تھی، ایک واسطہ کے ذریعہ ان کو بھیجی تھی، اور مطار پر وہ مجھے ملنے آئے تھے، بتایا تھا کہ رقم مل گئی تھی۔الاختیار تعلیل المختار کا انداز ہدایہ کی طرح کا ہے، کسی آنے والے کا انتظار ہے۔

عزیز محمد سلمہ اور عائشہ بخیریت ہیں۔خدیجہ کے بچوں میں چوتھے کا نام آپ شاید بھول گئے، احمد سب سے چھوٹا ہے۔سب خیریت سے ہیں۔

عزیزہ فاطمہ اور ابراہیم کل واپس چلے گئے اور ابراہیم کی منگنی مولوی گورومیاں لیسٹر کی بڑی لڑکی سے کر گئے۔میں نے دو تین جگہ اور بھی لڑکیاں دیکھنے کو کہا تھا مگر انہیں یہی اتنی پسند آئی کہ دوسری کہیں دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔آئندہ سال نکاح کے لئے آنے کو کہہ کر واپس گئی ہیں۔

بھابھی صاحبہ عزیزان عبدالرشید، عبدالرؤوف سب کو دعا سلام۔

فقط

آپ کا یوسف

....

باسمہ سبحانہ وتعالی

عزیز گرامی قدر مولانا یوسف صاحب، سلمکم اللہ،

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔اس وقت مجموعۂ مکاتیب کے لئے دو تحریریں، ایک حضرت اقدس نوراللہ مرقدہ کا گرامی نامہ بسلسلۂ معہداور دوسری تحریر

کے سوالات پر حضرت اقدس رحمہ اللہ کے جوابات فیکس کر رہا ہوں۔ اللہ کرے صاف شفاف نکلے۔

بذل واوجز اور لامع کے اختتام پر نئی طبع کے لئے حضرت رحمہ اللہ کی تحریریں شائع ہوچکی ہیں۔ یہ عربی مع ترجمہ مکاتیب میں آجائیں تو بہت اچھا رہے گا۔ مبارک ایام میں دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

سب سے سلام۔ بچوں سے دعوات۔

فقط والسلام

احقر عبدالرحیم، ۷/ذی الحجۃ ۱۴۲۷ھ

مکاتیب گرامی حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ
بنام حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ

عنایت فرمایم سلمہ،

بعد سلام مسنون، اس وقت عنایت نامہ پہنچا۔تم نے مدرسہ میں ناظرہ پڑھانا شروع کردیا ہے، بہت اچھا کیا۔ جب تک کوئی عربی کی تعلیم کا سلسلہ نہ رہے، اس وقت تک ضرور کرتے رہیں۔ البتہ اس کی تلاش رکھیں کہ کوئی جگہ عربی کی تعلیم کے لئے مل جائے۔

والد صاحب کے افاقہ کی خبر سے بہت مسرت ہوئی۔ کئی دن سے شدت سے انتظار تھا۔ عزیز یوسف اور مولوی اسماعیل سے بھی بار بار دریافت کررہا تھا کہ ان کے پاس کوئی اطلاع آئی ہو۔تمہارا خط اور یہ کارڈ عزیز مولوی یوسف سلمہ کو دے رہا ہوں، اگر کچھ لکھنا چاہیں گے تو لکھ دیں گے۔ فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد عبداللہ غفرلہ
۱۷/ذوالقعدۃ ۸۵ھ

ازطرف بندہ محمد زبیرالحسن وشاہد عفی عنہ،سلام مسنون، ودرخواست دعا، وزیارت متمنی۔

عزیزم سلمہ،

بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا کارڈ پہنچا جس سے تمہارے چچا صاحب کے حادثۂ انتقال کا علم ہوکر بہت ہی قلق ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ جل شانہ مرحوم کی مغفرت فرما کر اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔

عزیز یوسف سلمہ سے تمہارے والد صاحب کی جدید بیماری سینہ کے پھوڑے کی خبر سے اور بھی رنج وقلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

یہ کارڈ یوسف کے سپرد کررہا ہوں تاکہ وہ کچھ لکھنا چاہے تو لکھ دے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم محمد عبداللہ غفرلہ، ۲۳ر ذیقعدہ ۸۵ھ

ازراقم، سلام مسنون ومضمون تعزیت۔

....

مت آئیو او وعدہ فراموش تو اب بھی

جس طرح کٹا روز، گزر جائے گی شب بھی

زکریا

۱۲ر ربیع ۲ ۸۶ھ

....

۷۸۶

عزیزم مولوی یوسف متالاسلمہ،

بعد سلام مسنون و دعوات صالحہ، یہ خط بعد ملاحظہ مولوی عبدالرحیم کے پاس بھیج دیں۔

عزیزم مولوی عبدالرحیم،

بعد سلام مسنون، بمبئی کے پورے قیام میں آپ کے چپکے چپکے رونا بہت چبھ رہا ہے۔ بالخصوص چلتے وقت تم دوستوں کو وعدہ کے باوجود ان لوگوں کا علیحدہ کر دینا بہت موجب کلفت رہا۔ اور مجھے تو اس وقت سے برابر اپنے متعلق قیامت میں ''وامتازوا الیوم أیھا المجرمون'' کا منظر پیش نظر ہے، کہ ہمیشہ اکابر کی معیت رہی، معلوم نہیں وہاں کیا گزرے گی۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں۔

تم نے چلتے وقت پکے پاسپورٹ کا کہا تھا، اور میں نے دعاء کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔ مگر میرا مشورہ یہ ہے کہ اس میں ہرگز جلدی نہ کریں۔ البتہ افریقہ میں بھی کام دے تو ضرور بنوالیں۔ اس لئے کہ یہاں پہنچنے کے بعد کا انداز تو ابھی تک جلدی ہی واپسی کا ہو رہا ہے۔ پاکستانی احباب ابھی تک دو چار ہی آئے ہیں، لیکن ان کا انداز یہ ہے کہ پاکستانی ویزا ملنا مشکل ہے۔ بہر حال صحیح اندازہ تو ذی الحجۃ میں ہوگا، مگر اب تک کا انداز اگر حیاتِ مستعار باقی ہے، تو جلدی ہی واپسی کا ہے۔

یہ ناکارہ تم دونوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ مکارہ سے حفاظت فرما کر ہر نوع کی ترقیات سے نوازے۔ عزیزانم مولوی غلام محمد، مولوی اسماعیل، اور عبد العزیز سے بھی خیریت کہہ دیں۔ عزیزم مولوی حکیم محمد ایوب کا خط مجھے مکہ میں ملا جو بمبئی لکھا تھا۔ انہوں نے مولوی عبدالرحیم کے نام یہ پیام لکھا تھا کہ چلتے وقت کہا سنا معاف کریں، جس کا جواب حکیم جی نہ دے سکے۔

عزیزم عبدالرحیم اور غلام محمد کی شادیوں کا شدت سے انتظار ہے۔ یہ ناکارہ دعا کرتا

ہے کہ جہاں ان دونوں کے لئے دارین کے اعتبار سے خیر ہو باحسن وجوہ تکمیل فرمائے۔
خاص طور سے عبدالرحیم کے شادی میں اختلاف ہورہا ہے، اس کی شدت کا انتظار ہے۔
عزیزم ابوالحسن ابھی تک نہیں پہنچا۔ غالبًا بمبئی اور بحرین کے درمیان ہوگا۔ لیکن مولوی یوسف متالا کو اللہ جزائے خیر دے کہ چوبیس گھنٹے ساتھ ہیں۔ حالانکہ ان کے والد صاحب بھی ساتھ ہیں اور ان کا تقاضا بھی ہے، لیکن ان کی روایت کی بنا پر ان کا بھی تقاضا یہی ہے کہ یوسف میرے ہی پاس رہے۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم یوسف
چہارشنبہ، ۲۰/ذیقعدہ ۸۶ھ، یکم مارچ ۶۷ء

....

(از حضرت شیخ قدس سرہ بنام حافظ محمد سورتی صاحب ڈیلہ والے)

فروری ۶۸ء

۷۸۶

اس کے خط کی آرزو ہے، اس کی آمد کا خیال
کس قدر پھیلا ہوا ہے کاروبارِ انتظار

مکرم ومحترم جناب الحاج حافظ سورتی صاحب مدفیوضکم،
بعد سلام مسنون،
آپ کی تشریف بری کے بعد سے برابر آپ کی بخیررسی کا انتظار ہے۔ اگرچہ آپ سے ہمیشہ جمعہ ہی کو ملنا ہوتا تھا، مگر اب کے آپ بہت ہی یاد آئے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ نہایت راحت وآرام کے ساتھ سفر کی تکمیل فرما کر باحسن وجوہ ملاقات میسر فرمائے۔ اہلیہ محترمہ کو بھی میری طرف سے سلام مسنون کہہ دیں۔

غالباً علاج شروع ہو گیا ہوگا۔ بندہ کی طرف سے عیادت بھی کر دیں اور سلام مسنون بھی کہہ دیں۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالی جلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ نصیب فرماویں۔ سب سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام
حضرت شیخ مدظلہ، بقلم سلمان
از راقم سلام مسنون

....

عزیزم سلمہ،

بعد سلام مسنون، باوجود اپنے امراض اور کثرتِ مشاغل کے تم تینوں کی خیریت کا انتظار رہتا ہے۔ ایک ہفتہ سے زائد ہوا، بلکہ ایک عشرہ سے بھی زائد ہوا کہ تم تینوں میں سے کسی کا خط نہیں آیا۔ البتہ مولوی تقی کا خط آیا تھا۔ اس میں مولوی غلام محمد کی خیریت اور سلام تھا۔

یہ خط اصل میں حافظ سورتی صاحب کے پاس بھیجنا ہے، لیکن ان کا پتہ مجھے معلوم نہیں، اس لئے میں تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ ان کو دے دینا۔

عزیزانم مولوی غلام محمد و مولوی یوسف سے سلام مسنون۔ غالباً تمہارے علم میں آ گیا ہوگا کہ عزیز سلمان سلمہ کے بچہ آیا بھی اور چل دیا بھی۔ تفصیل غالباً مولوی اسماعیل نے لکھ دی ہوگی۔ وہ ۵/ ذی قعدہ دوشنبہ کی صبح کو ۳ بج کر ۵۵ منٹ پر آیا اور ایک ہفتہ نو گھنٹہ بیس منٹ یہاں رہ کر اگلے دوشنبہ کو دوپہر کو ایک بج کر ۱۵ منٹ پر چل دیا۔ **وللّٰہ ما أخذ و له ما أعطى و كل شئى عنده الى أجل مسمى۔**

فقط والسلام
حضرت شیخ مدظلہ، بقلم محمد سلمان

از راقم، سلام مسنون و درخواست دعا۔

مارچ ۶۸ء

۷۸۶

عزیزم سلمہ

بعد سلام مسنون۔ آج کل عشاء کے بعد بلکہ پہلے سے بھی کچھ دیر تو مسجد میں لگتی ہی ہے۔ مجھے اٹھاتے ہوئے ابوالحسن نے یوں کہا کہ یوسف آ گیا۔ کیوں کہ عزیز یوسف کے آنے کی کوئی خبر نہیں تھی اس لئے ذہن بھی منتقل نہ ہوا۔ اس نام کے کئی آدمیوں کے آنے کی خبر سنی تھی اس لئے میں نے پوچھا کہ کونسا یوسف؟ تو اپنے یوسف کا حال معلوم ہوا تو طبعی خوشی فطری چیز تھی، مگر عقلاً جی خوش نہ ہوا۔ جب میں تمہیں بھی کئی دفعہ لکھ چکا تھا اور عزیز موصوف کو بھی بار بار لکھا تھا کہ پاسپورٹ بننے کے بعد تاخیر نہ کریں، جلد چلا جائے۔ اس لئے کہ اس کے خسر صاحب کا جمادی الثانیہ میں خط آیا تھا کہ امتحان کے بعد فوراً چلے آئیں، تاخیر نہ کریں، اور اس خط کے بعد سے عزیز موصوف پر بھی طبعی تقاضا شروع ہو گیا تھا اور ہونا بھی چاہئے تھا۔ اور ابھی چند روز ہوئے اس کے خسر صاحب کا خط براہ راست میرے پاس بھی آیا تھا کہ اس کو جلد از جلد بھیج دو، جس کا جواب میں نے تمہاری ہی معرفت بھیجا تھا۔ ایسی حالت میں مزید تاخیر مناسب نہیں تھی۔

اگر حیات مستعار باقی ہے اور جانے کے بعد عارضی آمد میں کچھ مشکلات نہ ہوں اور عزیز یوسف کو بھی اس وقت تک ہمارا خیال باقی رہے تو ماہ مبارک یہاں گزار دے، اور اس میں کوئی دقت ہو اور اس ناکارہ کی حجاز کی حاضری مقدر ہو کہ وہاں والوں کے اصرار کے تقاضے رمضان ہی سے شروع ہو گئے ہیں، اگر چہ اپنی نااہلیت وہاں کی حاضری کے قابل تو بالکل نہیں ہے، لیکن مالک نے اپنے انعام واحسان سے اسی گندگی کے ساتھ کئی مرتبہ بلایا ہے۔ اگر حاضری مقدر ہے تو پھر وہاں آ جائے۔

تم نے حافظ سورتی صاحب کی خدمت میں خط لکھنے کا حکم دیا، اسی دن تمہارے کارڈ پر

ان کو مضمون لکھا۔ دوسرے دن عزیز غلام محمد کے دس پائے والے لفافہ پر مستقل پرچہ ان کے نام لکھا، مگر عزیز یوسف سے یہ معلوم ہوکر کہ وہ ساتھ ہی رات آ گئے اور دیوبند اتر گئے اور اس وقت یہاں آنے والے ہیں، قلق بھی ہوا کہ میرا پرچہ ان کی موجودگی میں پہنچ جاتا تو اچھا تھا۔

اللہ کرے کہ تمہارے یہاں کا معاملہ نہایت سہولت اور راحت کے ساتھ جلد از جلد نمٹ جائے۔ تمہاری اہلیہ کی بیماری کی خبر سے بہت ہی فکر و قلق رہتا ہے، اگرچہ عزیز یوسف نے افاقہ کی خبر بتائی اور یہ بھی بتایا کہ خون بند ہے۔ پھر بھی فکر رہتا ہی ہے۔ اپنی اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ،

بعد سلام مسنون، ابتداء تمہارے ہی خط سے کئی دن ہوئے ہیں، مولوی غلام محمد کی علیحدگی کا حال معلوم ہوا تھا۔ اسی وقت سے برابر ارادہ کر رہا تھا کہ اس کو منی آرڈر بھیجوں، مگر کبھی منی آرڈر کی عادت نہیں پڑی۔ ہمیشہ سے اس میں بخل رہا۔ اسی وقت خیال ہوا کہ عزیز یوسف کے کرایہ لے کر اس کو دلوادوں۔ عزیز یوسف سے پوچھا کہ وہ کس کے پاس امانت ہے، تو اس نے تمہارا نام بتایا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ اس میں بہت زیادہ سہولت ہے۔

میں نے عزیز یوسف سے کہا کہ یہ رقم ابھی تمہارے حوالہ کردوں۔ اس نے کہا کہ یہاں رکھنا مشکل ہے، جاتے ہوئے لے جاؤں گا۔ اس لئے براہ کرم تم اس کی کرایہ کی رقم میں سے ایک سو روپیہ مولوی غلام محمد کو دے دیں، اور منسلکہ ورقہ بھی پھاڑ کر اس کو دے دیں۔

عزیز یوسف کے لندن جانے کا مجھ پر بہت تقاضا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ اس کو جلد چلے جانا چاہئے، اور اللہ توفیق دے کہ وہ رمضان سے قبل واپس آجاوے۔ فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم
بقلم یوسف، ۱۵ محرم ۱۳۸۸ھ

۷۸۶

عزیز گرامی قدر و منزلت عبدالرحیم سلمہ،

آج دوپہر کھانے کے وقت عزیز مولوی اسماعیل کی زبانی شدت بیماری کی خبر ہوئی۔ میں نے اس وقت ایک جوابی کارڈ اس خیال سے منگایا کہ فوراً تمہیں لکھوا دوں کہ تمہیں پیر کو مل جائے اور ممکن ہے کہ اس وقت تمہارے پاس کارڈ بھی ہو تو فوراً مجھے جواب مل جائے۔ اس لئے کہ عزیز یوسف منگل کو پہنچے گا ورنہ دو دن مجھے شدید انتظار کرنا پڑے گا۔

مگر عزیزان مولوی یوسف اور مولوی اسماعیل کی لاپرواہی سے وہ کارڈ کھویا گیا۔ مجھے اس کا بہت قلق ہوا کہ میرے اتنے اہتمام کی بھی ان دوستوں نے پرواہ نہ کی۔ میں نے کھانے کے بیچ میں جوابی کارڈ تلاش کر کے منگوایا۔ بہر حال انتظار مقدر ہی تھا۔ تمہاری خیریت کا شدت سے انتظار رہے گا۔ بہ واپسی ایک کارڈ سے اپنی خیریت کی اطلاع کریں اور اطلاع کرتے رہیں۔

عزیز یوسف کے ہاتھ مولوی غلام محمد والی رقم بھی بھیج رہا ہوں۔ اور تمہاری تعمیل حکم میں تمہارے لئے بھی چونّیاں وغیرہ بھیج رہا ہوں۔ چونکہ مولوی یوسف بہت ہی زیادہ، ضرورت سے زیادہ، بھولے واقع ہوئے ہیں اس لئے اندیشہ ہے کہ کہیں راستہ میں لفافہ ہی نہ پھینک دے۔

عزیز یوسف کے جانے کا طبعی قلق تو ظاہر ہے، بالخصوص اس وجہ سے کہ اس کے ذکر میں بہت ہی جی لگتا ہے۔ اس لئے میں نے ذکر بتانا بھی اسی کے حوالہ رکھا تھا۔ مگر مجبوری بہر حال معذوری ہے۔

میرا خیال یہ ہے کہ اب زیادہ تاخیر نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ شعبان میں یہ یہاں آ سکے، رمضان یہاں گزار سکے، بشرطیکہ یہ ناکارہ بھی اس وقت تک حیات رہے۔ تمہاری آمد آمد کی بھی خبریں سن رہا ہوں، مگر بیماری کی حالت میں ہرگز ارادہ نہ کریں۔ اللہ

تعالیٰ تمہیں جلد صحت عطا فرمائے۔ تمہارے مرض کی تفصیل معلوم نہیں ہوئی، اس سے بھی مطمئن کریں۔ اپنی خالہ سے سلام کہہ دیں اور بسہولت ممکن ہو تو حافظ قاسم صاحب سے بھی۔ فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم یوسف
۱۰ صفر، شب یکشنبہ ۸۸ھ

۵۰ عدد مدنی کھجوریں ارسال ہیں۔ اس میں سے ۲۵ تمہاری، ۱۵ مولوی غلام محمد، اور ۱۰ مولوی غلام محمد کے خسر کی۔ ۱۲/۱۰ روٹیاں منٰی کی قربانی کے گوشت کی ارسال ہیں۔ اس مرتبہ بہت سے حجاج نے بھی اور مکہ مکرمہ کے احباب نے بھی منٰی کی قربانی کا گوشت بھیجا۔ قصداً تمہارے لئے منٰی کی قربانی کے گوشت کی روٹیاں بھجوا رہا ہوں۔ خدا کرے خیریت سے پہنچ جاوے۔

....

۳۰ / جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ / ۱۳/ اگست ۶۹ء

۷۸۶

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس سے رخصت ہوکر اگر چہ اب لمبی چوڑی باتیں بنانا بے کار ہے لیکن اپنے اوپر جو کچھ گزرنا چاہئے تھی وہ گزری اور گزر رہی ہے۔ اللہ ہی اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس کو صحت وعافیت کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے، اور خیر وعافیت کے ساتھ تاحیات حضرت اقدس کی معیت ورفاقت نصیب فرمائے رکھے۔ آمین۔

جدہ سے روانگی کے بعد جہاز ریاض ہوتا ہوا ظہران پہنچا۔ اور ظہران سے چھ میں

دس کم پر چلا۔لیکن راستہ میں خراب ہوگیا جس کی وجہ سے واپس ظہران سوا سات پر پہنچا,اور ٹیلی فون سے بذریعہ ہوائی جہاز جدہ سے جدید پرزہ منگوایا[گیا] اوراس کوٹھیک کرنے میں کافی وقت لگ گیا۔عربی ساڑھے بارہ بجے ظہران سے روانہ ہوا اور ساڑھے پانچ پر بمبئی پہنچا۔الحمدللہ حضرت اقدس کی دعاؤں سے خیر وعافیت کے ساتھ بمبئی پہنچ گیا۔کسٹم سے بھی الحمدللہ بہت جلد فراغت ہوگئی۔

کسٹم سے فراغ پر کھوکھا بازار کی مسجد میں پہنچا تو صبح کی اذان میں دس منٹ باقی تھے ۔مولوی حسان، بھائی عبدالقدیر صاحبان سے ملاقات ہوئی۔صبح کی نماز کے بعد حاجی یعقوب صاحب سے ملاقات کر کے ان سے چھ لے لئے,اور حضرت اقدس کے جملہ خطوط ڈالنے کے لئے ان کے حوالے کردیئے۔اس لئے کہ ان تاجر حضرات کی ایک ایسوسی ایشن ہے،اس وجہ سے ان کی ڈاک محفوظ طریقہ پر روانہ کی جاتی ہے۔اس لئے بجائے خود ڈالنے کے انہی کے واسطہ کوزیادہ اچھا سمجھا۔

احقر نے مولانا منور صاحب کے نام کا گرامی نامہ اپنے پاس رکھ لیا تھا جو ان شاء اللہ آج روانہ ہوجائے گا۔احقر نے حاجی یعقوب صاحب کودس روپئے بھی دے دیئے تھے کہ ایک تار احقر کی بخیر رسی کا حضرت کو دے دیں۔امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔

بھائی ابوالحسن نے چلتے وقت یہ کہا تھا کہ مشین اور مصلے حاجی جی کے حوالہ کردو۔ لیکن چونکہ مشین کے بارے میں احقر حضرت سے پوچھنا بھول گیا تھا اس لئے ان کے مصلے تو حاجی صاحب کے حوالے کردیئے تھے لیکن حضرت اقدس کا مشین الحمدللہ محفوظ اپنے ساتھ ہی لے آیا ہے کہ جب جانا ہوگا اس وقت ان شاء اللہ خود ہی لے جاؤں گا۔بحرین کا ٹکٹ بھی حاجی جی کو واپس کردیا۔

بمبئی سے روانہ ہوکر تین بجے بعد ظہر اپنے گھر بخیر وعافیت پہنچ گیا۔معلوم ہوا کہ پانچ چھ روز[قبل] خالہ کی طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی, بلکہ خطرہ تھا کہ یہ آخری وقت ہوگا

لیکن اللہ جل شانہ نے فضل فرمایا اور ڈاکٹر کے انجکشن لگانے کے بعد کچھ حالت ٹھیک ہوئی۔ اس کی اطلاع پر پرسوں ہی اہلیہ کو اس کے والد چھوڑ گئے ہیں۔ خالہ صاحب فراش ہیں, دوا علاج چل رہا ہے۔ سلام مسنون کے بعد دعا کی گزارش کر رہی ہیں۔ اہلیہ بھی سلام مسنون کے بعد دعا کی گزارش کر رہی ہے۔

احقر کا ارادہ ان شاء اللہ ایک دو روز میں سورت کے ایک اچھے ماہر کے پاس جانے کا ہے۔ بس دعا فرماویں اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ،قوت تامہ عطا فرمائے, اور صحت وقوت کے ساتھ جب تک حضرت اقدس (اللہ جل شانہ تادیر صحت و عافیت کے ساتھ زندہ سلامت رکھے) کا سایہ عاطفت ہے احقر کو بھی خدمت والا میں پڑے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت! اللہ بہتر جانتے ہیں کہ اس نیت سے یہ سفر بھی کیا ہے۔ اور اس وجہ سے حضرت اقدس کی معیت مبارکہ کو مقامات مبارکہ میں ترک کیا ہے۔ لیکن اب میری طرف سے کون سفارشی بنے؟

مضی زمن والناس یستشفعون بی ۔۔۔ فھل لی الی لیلیٰ الغداۃ شفیع

امید ہے کہ اپنی توجہات عالیہ اور التفات نظر و کرم میں اپنے اس سیہ کار ناقدرے خادم کو فراموش نہ فرماویں گے جو اپنی دارین کی کامیابی ہی مالک الملک کے فضل و کرم کے بعد حضرت اقدس کی دعاؤں اور نظر کرم میں منحصر سمجھتا ہے اور جو باوجود اپنی نالائقی کے دل وجان سے اپنے شفیق و مربی ، اپنے ماوائے دارین کا چاہنے والا اور ان کی محبت کو ہی ذریعہ نجات سمجھتا ہے۔

امید ہے کہ دیرینہ شفقتوں سے اس خادم کی لغزشوں کو معاف فرماویں گے اور ان چند سطروں کو احقر کی قلبی حالت سمجھیں گے۔ اللہ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ تادیر زندہ و سلامت رکھے اور دنیا و آخرت میں آپ کی رفاقت محض اپنے فضل سے نصیب فرماوے۔

أحب الصالحين ولست منهم لعل اللّٰہ یرزقنی صلاحا

روضہ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالی

عبدالرحیم السورتی

۱۳/اگست ۶۹ء

....

۹/جمادی الثانیہ ۸۹ھ / ۲۲/اگست ۶۹ء

۷۸۶

روضہ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب! اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ اس سے قبل ایک عریضہ خدمت اقدس میں لکھ چکا ہوں امید ہے کہ موصول ہو گیا ہوگا۔ اپنے علاج کے سلسلہ میں عزیز یوسف کے نام کے پرچہ میں لکھ چکا ہوں دعاؤں کی بہ ادب گزارش ہے۔

حضرت اقدس پر خط لکھنے کو بہت جی چاہتا ہے لیکن حضرت اقدس کے مشاغل عالیہ کے پیشِ نظر ڈر لگتا ہے۔ بس حضرت احقر کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ یہی گزارش ہے۔ احقر کے معالج حکیم صاحب نے دریافت فرمایا تھا کہ ذکر جہری کا کیا معمول ہے۔ احقر نیکہا عصر سے مغرب۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کی رعایت کی جاوے کہ اتنے علاج ہے جہر بہت کم ہو۔ خود مسموع ہو اس پر اکتفا کریں۔ اطلاعاً عرض ہے۔

خالہ خدمت اقدس میں سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست کرتی ہیں۔ اہلیہ بھی سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست کرتی ہے۔ بسہولت کسی وقت احقر کی

طرف سے روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام عرض کر دیں تو احقر کے لئے بڑی سعادت ہوگی۔احقر کی غلطیوں کو معاف فرماویں۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالی،عبدالرحیم السورتی

۲۲؍اگست ۶۹ء

....

۲۴؍جمادی الثانیہ ۸۹ھ / ۶؍ستمبر ۶۹ء

۷۸۶

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے۔امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔احقر کئی روز سے میعادی بخار میں مبتلا تھا اور وہ بھی بہت شدید ایک سو تین چار تک پہنچ گیا تھا۔ایک روز تو اس قدر طبیعت خراب ہوئی کہ دن میں دو مرتبہ اور رات کو ایک مرتبہ تین بجے ڈاکٹر صاحب کو بلانا پڑا،اور تقریباً زندگی سے مایوسی سی ہونے لگی تھی،لیکن اللہ کے فضل وکرم اور حضرت اقدس کی دعاؤں کی بدولت طبیعت سنبھل گئی۔

کئی روز صاحب فراش رہا،نمازیں بھی گھر ہی پر تیمّم سے ادا کرتا رہا،اب چند روز سے صحت الحمد للہ ٹھیک ہورہی ہے اور تین چار روز سے ورٹھی تبدیلی آب وہوا کی غرض سے آیا ہوں۔دوا چل رہی ہے،آج بھی پندرہ روز کی دوا لایا۔کئی روز تک کھانا بالکل بند رہا، صرف چائے دودھ کی اجازت ڈاکٹر نے دی تھی۔دعا فرماویں اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ قوت تامہ عطا فرماوے۔

حکیم صاحب کا جو علاج بخار سے قبل آنے کے بعد شروع کیا تھا وہ اب بند ہے۔ ڈاکٹری علاج ہورہا ہے،دعا کی سخت ضرورت ہے۔ان سب کے باوجود اللہ کے فضل وکرم سے اور حضرت اقدس کی دعاؤں سے (تین چار روز کے علاوہ) معمولات، ذکر، چھ سات

پارے تلاوت، تسبیحات، درود شریف وغیرہ بحمد اللہ آہستہ آہستہ پورا کر لیتا ہوں۔ کچھ دیر لیٹے لیٹے اور کچھ دیر بیٹھے بیٹھے۔ یہ صرف حضرت اقدس کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اپنیکمز ورصحت اس کی اجازت نہیں دیتی۔

عزیز یوسف سلمہ کی رجسٹری میں حضرت اقدس کا گرامی نامہ پہنچا تھا۔ حضرت اقدس کے رنج وقلق سے اپنی جو حالت ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ آج کل زندگی بالکل تلخ ہے۔ صرف اس کا رنج ہے کہ حضرت اقدس کو احقر کی طرف سے اذیت پہنچی۔

بس ہروقت کی یہی دعا اب بھی ہے اور ہمیشہ سے بھی یہی ہے کہ اللہ جل شانہ میرے حضرت کو مجھ سے ہمیشہ خوش رکھے۔ میری غلطیوں کو معاف فرمادے اور اللہ جل شانہ تاحیات (اللہ جل شانہ آپ کے سایہ عاطفت کو تادیر زندہ سلامت رکھے) آپ کو مجھ سے بہت زیادہ خوش رکھے اور حشر میں بھی جب حضرت اقدس سے ملاقات ہو تو حضرت خوش خوش ملیں اور حضرت اقدس کے مبارک سایہ میں وہاں بھی تھوڑی سی جگہ مل جاوے آمین۔

اب میرے آقا! بہت لجاجت سے ڈرتے ہوئے یہ درخواست ہے کہ اول احقر کے لئے صحت کی دعا فرمادیں اور اس کے بعد پھر حاضری کی دعا فرمادیں۔ آپ کی دعا ہوجائے گی تو میرا کام فوراً بن جائے گا۔ امید ہے کہ اس خط کا جواب ان شاء اللہ پر امید آئے گا۔ ہوسکتا ہے کہ حضرت اقدس کا کوئی گرامی نامہ گھر پر آیا ہوا رکھا ہو۔ ان شاء اللہ ایک دو دن میں واپسی ہوگی۔ اور کیا عرض کروں؟

احقر کی غلطیوں کو معاف فرمادیں اور احقر کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ آپ کی یاد بہت ہی زیادہ آتی ہے۔ آپ کے بغیر چین آنا واقعی مشکل ہے۔ چاہے حضرت اقدس میری اس بات کو سچی سمجھیں یا غلط سمجھیں لیکن حضرت حقیقت یہی ہے۔

روضہ اقدس پر دست بستہ صلوۃ وسلام۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالی

عبدالرحیم ۔ ۶ ستمبر ۶۹ء

حضرت اقدس کا گرامی نامہ بنام مولانا منور حسین صاحب احقر نے آتے ہی رجسٹری کر دیا تھا۔ اس کی رسید وصولی کی آ گئی ہے۔ لیکن کوئی صاحب عبدالرزاق ہیں ان کے دستخط وصولی کے ہیں اور اس پر یہ لکھا ہوا کہ مولانا گھر تشریف لے گئے ہیں، امید ہے کہ حضرت مولانا تشریف لے آئے ہوں گے اور رجسٹری انہیں وصول ہوگئی ہوگی۔

اپنی علالت کی وجہ سے پھر حضرت مولانا پر کوئی عریضہ نہ لکھ سکا۔ گھر پہنچنے پر ڈاک دیکھ کر پھر عریضہ مولانا کی خدمت میں لکھوں گا، ان شاء اللہ۔ بھائی محمد علی سلام مسنون عرض کرتے ہیں اور اپنے سفر کے آسان ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

....

۲۶/ جمادی الثانیہ۸۹ھ / ۸/ ستمبر۶۹ء

۷۸۶

روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام کی گزارش

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج عالی بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کے جملہ گرامی نامہ جات اول تار کے جواب میں ائر لیٹر، پھر عزیزم یوسف سلمہ کی رجسٹری میں گرامی نامہ پہنچا۔ اس کے بعد آج آٹھ ستمبر کو دو گرامی نامے، ایک ائر لیٹر یکم ستمبر کا تحریر فرمایا ہوا، اور دوسرا گرامی نامہ کارڈ بھی یکم ستمبر کا تحریر فرمایا ہوا، جس پر ۴/ ستمبر کی حوض قاضی (دہلی) کی مہر ہے، پہنچے۔

حضرت اقدس کی ان عنایات وشفقتوں کے شکریہ سے قاصر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس کو بایں شفقت وتوجہات صحت وعافیت کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے، اور ہم ناپاکوں کو ان شفقتوں کی قدردانی نصیب فرماوے۔

کل شام نرولی واپس آیا ہوں، ڈاک میں حضرت اقدس کا گرامی نامہ ایر لیٹر

۲۶/اگست والا بھی رکھا ہوا ملا۔ ان شاء اللہ حاجی یعقوب صاحب پر آج ہی عریضہ لکھ کر دریافت کرلوں گا کہ بدھ کا لکھا ہوا خط پیر کو، اور جمعہ کا لکھا ہوا پیر کو حضرت اقدس کو کیسے پہنچ گیا؟ جب کہ دونوں خطوں میں کوئی منگل نہیں آتا ہے۔

ان شاء اللہ ڈاکٹر نے اجازت دی تو احقر حضرت اقدس کے مزاج مبارک دریافت کرنے کے لئے ضرور بمبئی بھائی ابوالحسن کی خدمت میں حاضر ہو جائے گا۔ احقر نے پرسوں شنبہ کو بھی اپنی خیریت کا عریضہ ورٹھی سے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا تھا۔ امید ہے کہ موصول ہو گیا ہوگا۔

اس عریضہ میں بھی احقر نے لجاجت سے یہی گزارش کی تھی، اور اب بھی یہی گزارش کر رہا ہوں کہ احقر کی غلطیوں کو معاف فرماویں۔ حضرت اقدس کی دیرینہ شفقتوں اور عنایتوں سے امید قوی ہے کہ ضرور معاف فرماویں گے۔ حضرت اقدس کو کلفت پہنچانے کی کافی سزا بھگت چکا ہوں اور بھگت رہا ہوں۔

اس کے علاوہ سب سے بڑا فکر تو اس بات کا ہے کہ اگر خدانخواستہ حضرت اقدس کے دل میں ذرا برابر بھی کبیدگی احقر کی طرف سے باقی رہی تو اول اپنی سیہ کاریوں سے باوجود حضرت اقدس کی بے انتہا شفقتوں کے کچھ حاصل نہ ہوا اور حضرت اقدس کی دعاؤں سے کچھ دو چار تسبیحوں کی توفیق ہو جاتی ہے۔ کہیں خدانخواستہ اس سے محرومی ہو جاوے۔

بس حضرت معاف فرمادیں اور دعا اور توجہ میں اپنے نالائق خادم کو یاد فرماتے رہیں۔ آج کل حضرت اقدس کی یاد بہت ہی آرہی ہے۔ اللہ ہی آپ کے طفیل میرے حال پر رحم فرماوے۔ اور کیا عرض کروں؟

احقر کی صحت اب الحمد للہ ٹھیک ہو رہی ہے۔ ڈاکٹری علاج چل رہا ہے، بخار کے بعد سے حکیم صاحب کا علاج بند ہے۔ اور اب بھی پندرہ روز تک ڈاکٹر کی دوا باقی رہے گی۔

دعاؤں کی ضرورت ہے۔ خالہ صاحبہ اور اہلیہ سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی گزارش کرتے ہیں۔ روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام کی گزارش ہے۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالی، عبدالرحیم السورتی

....

۶/رجب ۸۹ھ / ۱۷/ستمبر ۶۹ء

۷۸۶

روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے، امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ آج حضرت اقدس کا گرامی نامہ ائر لیٹر مرسلہ ۱۳/ستمبر آج سترہ کو موصول ہوا۔ اس سے قبل کل گزشتہ ہندی لفافہ جس میں دو ائر لیٹر، ایک مولانا عبد الجبار صاحب کا اور دوسرا مولوی معین الدین صاحب کا اور ایک گرامی نامہ حضرت اقدس کا تھا پہنچا تھا۔ پرسوں ہندی کارڈ مرسلہ بدست الحاج بھائی ابوالحسن صاحب پہنچا تھا۔ حضرت اقدس کی عنایات کا، توجہات کا بہت ہی دل سے شکر گزار ہوں۔ اللہ جل شانہ حضرت اقدس کی عنایتوں کو روز افزوں فرماوے اور ہمیں ان کی قدر دانی کی توفیق عطا فرماوے۔

احقر نے پہلے جملہ گرامی ناموں کی رسید ۷/ستمبر یا ۸/ستمبر کو ائر لیٹر پر لکھ دی تھی اور اس سے ایک دو روز قبل ورتھی سے ۶/ستمبر کو ایک عریضہ ائر لیٹر لکھا تھا۔ ان دونوں میں اپنے علاج اور بیماری کی تفصیل کے علاوہ صحت کا۔۔۔

احقر نے حاجی صاحب سے جہازوں کے متعلق معلوم کیا تھا۔ انہوں نے تحریر فرمایا کہ منگل کے علاوہ کویت، بحرین وغیرہ جو جہاز جاتے ہیں اس میں سعودی عرب کی ڈاک چلی جاتی ہے۔ اور پھر دوسرے ملک سے سعودی عربیہ جانے والے ہوائی جہاز میں وہ ڈاک

روانہ ہو جاتی ہے۔اس لئے منگل کی علاوہ بھی ڈاک جاتی رہتی ہے۔تفصیل تو حاجی صاحب کی تحریر کے موافق حضرت کی خدمت میں پہنچ گئی ہوگی۔

حضرت اقدس کے آج ،کل اور پرسوں کے گرامی ناموں سے رمضان المبارک کے بارے میں مختلف آراء بھی علم میں آئیں۔حضرت بات یہ ہے کہ ہر ایک اپنا ہی فائدہ دیکھتا ہے اور اس کے موافق رائے دیتا ہے،لیکن حضرت اقدس نے اپنی ذات عالی کو دین اور امت کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا ہے،اب جس جگہ رہ کر دین کا اور امت کا زیادہ نفع ہو وہیں حضرت اقدس کو اختیار کرنا چاہئے۔باقی جیسا حضرت اقدس کا منشائے عالی۔یہ نہ تو احقر کی کوئی رائے نہ ہی کوئی مشورہ۔بس ناقص خیال میں جو انسب معلوم ہوا وہ عرض کر دیا۔

حضرت اقدس مدنی نور اللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز کی عالی گزارش واقعی قابل رشک ہے۔اللہ جل شانہ اپنے لطف وکرم سے حضرت اقدس کے طفیل یہ عجز وانکسار وتواضع احقر کو اور حضرت اقدس کے جملہ خدام کو بھی نصیب فرماوے۔آمین۔انشاء اللہ اور حضرات خدام والا کی خدمت میں بھی لکھ دوں گا۔

آج کے گرامی نامہ میں سرورق جب شعر کے پہلے دو ایک لفظ پڑھے تو طبیعت باغ باغ ہوگئی کہ حضرت اقدس بھی احقر کی حاضری کے لئے دعا گو ہیں تو ان شاء اللہ کام بنا بنایا ہے،لیکن جب آمد کی جگہ صحت کا لفظ پڑھا تو ہوش ٹھکانے آ گئے۔بہر حال قضاء وقدر کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کے علاوہ اور ہو بھی کیا سکتا ہے۔

سورت سے بھی مفتی عبد الرحیم لاجپوری کے بھائی سید عبد الحق قادری کا ایک دستی پرچہ ایک دو روز ہوئے احقر کے نام آیا ہے اس کی نقل حسبِ ذیل ہے:

’محترم مولانا عبد الرحیم صاحب زید مجدکم! السلام علیکم،سفر مقدس مبارک ہو۔یہ پتہ چلا کہ آپ تشریف لا چکے ہیں۔حضرت شیخ زکریا صاحب کے مبلغ پانچ سو روپے ایک صاحب نے بھیجے ہیں براہ کرم آپ شیخ سے دریافت کریں کہ رقم آپ کو کہاں پہنچائی

جائے۔ والسلام

عبدالحق قادری، فقط

ان کے پرچہ کا جواب اگر حضرت والا ان کو براہ راست تحریر فرمانا چاہیں تو ان کا پتہ یہ ہے ’سید عبدالحق قادری، عطرستان چوک بازار، سورت۔ یا احقر کو تحریر فرمانا چاہیں تو احقر یہاں سے ان کے پاس بھیج دے گا۔ اور کیا عرض کروں؟

رمضان المبارک کے سلسلہ میں کوئی پختہ بات طے ہوئی ہو مطلع فرماویں۔ روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام کی گزارش ہے۔ اہلیہ وخالہ کی طرف سے سلام مسنون وگزارش دعا کے بعد صلوۃ وسلام کی گزارش ہے۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالیہ

عبدالرحیم السورتی

۱۷ر ستمبر ۶۹ء

احقر کی صحت الحمدللہ اچھی ہے۔ ڈاکٹری علاج دو چار روز بعد ختم ہو جائے گا۔ کل پرسوں سورت سے حکیم صاحب کی دوا لے آیا ہوں جو ان شاء اللہ تین چار روز بعد شروع کردوں گا۔ دعا فرماویں۔

....

۷۸۶

روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب أطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم،

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کا گرامی نامہ مرسلہ ۱۴ر ستمبر آج ۲۵ کو موصول ہوا۔ حضرت اقدس کی دعاؤں اور صلوۃ وسلام سے بہت ہی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ اللہ جل

شانہ اپنے فضل وکرم سے حضرت اقدس کی مبارک دعاؤں کو مجھ ناپاک سیاہ کار کے حق میں بہت ہی زیادہ قبول ومقبول فرماوے۔

حضرت اقدس نے تحریر فرمایا کہ گرامی ناموں کی فہرست میں دو کم ہیں۔ وہ دو گرامی نامے احقر کو نہیں پہنچے۔ مظاہر علوم میں ہنگامے کی اطلاع ابھی چند روز ہوئے حضرت اقدس کو ائیر لیٹر کے ذریعہ کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ اس وقت تک مجھے اتنی ہی اطلاع تھی، لیکن اس کے بعد شیخ انعام اللہ صاحب کا خط پہنچا تھا، جو حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں، اگر چہ اب تو حضرت کی خدمت میں بھی متعدد خطوط پہنچ چکے ہوں گے، پھر بھی احتیاطاً ارسال کر رہا ہوں۔

اگلے عریضہ میں جناب عبد الحق قادری صاحب، برادر خورد مولانا مفتی عبد الرحیم صاحب لاجپوری کے خط کی نقل جس میں انہوں نے ۵۰۰ روپے کے متعلق استفسار کیا تھا، خدمت والا میں تحریر کر چکا ہوں۔ اس کا جواب بھی حضرت نے مرحمت فرما دیا ہوگا۔

کوئی ۷/۸ روز سے اول احمد آباد میں، اس کے بعد اس کے قرب وجوار میں تقریباً ۱۰ مقامات پر زبردست فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے ہیں۔ پولیس اور فوج اس کے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن اب تک مکمل امن قائم نہیں ہو سکا ہے۔ عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلوۃ وتحیۃ بہت ہی زیادہ بے دردی اور بے رحمی سے ہر جگہ قتل کی جارہی ہے۔ اگر چہ یہ ہمارے ہی اعمال کی شامت ہے لیکن مالک سے یہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے کہ وہ ان بدطینت کے ذریعہ سزائیں نہ دلوائے۔ حضرت مولانا اسعد صاحب زید مجدہم گجرات کے دورہ پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کی مدد فرماوے۔

حضرت اقدس دام مجدہم کے ماہ مبارک کے بارے میں کوئی حتمی بات طے ہوئی ہو تو خادم کو بھی مطلع فرمایا جائے۔ اور جہاں بھی حضرت اقدس کا ماہ مبارک گزرے، خادم بھی وہاں حاضر ہو جاوے اور اس کے لئے اسباب مہیا ہوں، اس کے لئے عاجزانہ دعا کی گزارش ہے۔

اور کیا عرض کروں؟ عاجزانہ صلوۃ وسلام کی گزارش ہے۔ مولانا منور صاحب کا کوئی گرامی نامہ، حتی کہ حضرت کے گرامی نامہ کی رسید بھی باوجود تقاضے کے نہیں پہنچی ہے۔

فقط والسلام

سگ آستانۂ عالی

عبدالرحیم السورتی

۲۵ رستمبر ۱۹۶۹ء

....

نسیم الصبّا بلّغ سلیمیٰ رسائلی

بلطف وقل عن حال صبک سائلی

فقد صار بالأسقام صبا معذبا

قریح جفون من دموع هوامل

۷۸۶

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب أطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم،

بعد سلام مسنون، احقر بحمد اللہ، بعافیت ہے۔ امید کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔

حضرت اقدس کے گرامی نامے رجسٹری مرسلہ ۱۵ اکتوبر، نیز دوسرا گرامی نامہ رجسٹری مرسلہ ۲۱ اکتوبر ایک روزہ فرق سے ایک ۲۸ اکتوبر کو اور ایک ۲۹ کو پہنچے۔ دوسرے گرامی نامہ میں مولانا منور صاحب کے نام بھی حضرت اقدس کا گرامی نامہ تھا اور احقر کے دونوں گرامی ناموں کی نقل مولانا منور صاحب کے نام بھیجنے کی ہدایت فرمائی گئی تھی۔ احقر کے نام کے دونوں گرامی ناموں کی نقل اور ان کے نام کا حضرت اقدس کا گرامی نامہ یعنی کل تین گرامی نامے ۲۹ راکتوبر کو ان کے نام رجسٹری کر دئے ہیں۔ ان شاء اللہ، ایک دو روز میں

ان کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ باقی بھائی طلحہ صاحب اور مولانا امیر حسن صاحب کے نام بھی آج ہی دونوں گرامی ناموں کی نقل ارسال کر دوں گا۔ مولوی تقی صاحب کے نام کا گرامی نامہ بھی ان کے پاس ان کے گھر بھیج دیا گیا۔

جناب مولوی عبدالحق قادری صاحب کو رہا کر دیا ہے۔ ان کا خط دوبارہ حاجی صاحب کا پتہ دریافت کرنے کے سلسلہ میں آیا تھا۔ پھر سے احقر نے حاجی صاحب کا پتہ انہیں لکھ دیا ہے اور حاجی صاحب کو بھی اس رقم کی وصولی پر حاجی داؤد ساعاتی کی معرفت ارسال کرنے کا حضرت اقدس کا ارشاد عالی لکھ چکا ہوں۔ امید ہے انہوں نے بھیج دی ہوگی۔

حضرت اقدس والا مشین مفتی اسماعیل صاحب کی معرفت جو مفتی محمود صاحب کے ہمراہ ہی دیوبند کئی روز ہوئے، گئے ہیں، بھیج چکا ہوں۔ ان شاء اللہ پہنچ گیا ہوگا۔ اطلاعاً عرض ہے۔

حضرت اقدس کا گرامی نامہ حادثات کے سلسلہ میں کافی مقدار میں گجراتی میں طبع ہو چکا ہے۔ ان شاء اللہ، احقر اعتدال کے سوال نمبر ۴ کو بھی جلد ہی طبع کراوے گا۔ معاف فرماویں۔

اب چونکہ ماہ مبارک بالکل قریب ہے اور حرمین شریفین کی حاضری بھی حضرت اقدس کو نصیب ہے، اس لئے بس دعاؤں کی گزارش پر ہی ختم کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ حضرت اقدس کو جہاں بھی رکھے عافیت کے ساتھ رکھے، اور ماہ مبارک کے بعد جلد از جلد واپسی مقدر فرماوے اور حضرت اقدس کی زیارت سے ہم دور افتادوں کو سکون نصیب ہو۔ ماہ مبارک میں دعاؤں کی اور صلوۃ وسلام کی باادب گزارش ہے۔ اب تو ماہ مبارک کے بعد ہی گرامی نامہ کی زیارت ہو سکے گی۔

فقط والسلام

سگ آستانۂ عالی

عبدالرحیم السورتی ۳۰/اکتوبر ۶۹ء

۷؍شعبان ۸۹ھ / ۱۸؍اکتوبر ۶۹ء

۷۸۶

روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر بحمد اللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ میرے آقا! آپ کے متعلقین کا حلقہ اب تو روز افزوں ہے اور سیہ کار اپنی ناپاکیوں کی وجہ سے محروم ہے، حاضری اور قدمبوسی کے لئے ترس رہا ہے۔ بس آپ سے حاضری کے لئے دعاؤں اور توجہات عالیہ کی عاجزانہ گزارش ہے ؎

آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام کی گزارش ہے۔ فقط والسلام

سگ آستانۂ عالی، عبد الرحیم السورتی

۱۸؍اکتوبر ۶۹ء، شنبہ

....

باسمہ تعالیٰ

مکرمی، بعد سلام مسنون! آج مہمانوں کا ہجوم بہت زیادہ تھا، اس وجہ سے حضرت کو آپ پر پرچہ لکھوانے کا وقت نہ ملا۔ مجھے حکم دیا کہ تو عبد الرحیم صاحب کو لکھ دے کہ یہ تمہارے لئے چند خطوط رکھے ہیں۔ وہ ابھی آدمی جانے والا ہے، اس کے ساتھ ارسال ہیں۔ نیز آج ایک خط آیا ہے، وہ بھی ارسال ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کی رسید سے ضرور مطلع فرماویں۔ فقط والسلام۔

احمد گجراتی

۴؍جمادی الثانیہ ۱۳۹۰ھ

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف سلمہما،

بعد سلام مسنون، کل بدھ کی صبح کو عزیز عبدالرحیم کی بخیر رسی کا برقیہ منجانب عبدالرحمٰن پہنچا، اور کل شام کو عزیز یوسف کی بخیر رسی کا برقیہ منجانب عبدالرحیم پہنچا۔ دونوں کی بخیر رسی سے مسرت اور اطمینان ہوا۔ اور کل بدھ کی شام کو مولوی محمد عمر صاحب نے تمہارا دستی پرچہ لفافہ میں بند کر کے بھیجا۔ تمہاری دہلی تک بخیر رسی اور یہ بات کہ گاڑی دہلی سے شام کو چلے گی، مولوی انعام صاحب کے پرچہ سے معلوم ہوگئی تھی۔

بہت قلق ہوا کہ محنت بھی کی اور خرچ بھی دہلی تک کا سیکنڈ کا ضائع کیا۔ البتہ مولوی انعام صاحب کے پرچہ سے یہ معلوم ہو کر کہ دہلی سے دو ساتھی بمبئی تک کے مل گئے، مسرت ہوئی تھی۔ مولوی عبدالرحیم کے دستی پرچہ سے سہارنپور تا دہلی اور وہاں پہنچنے کی تفاصیل معلوم ہو کر اور بھی زیادہ قلق ہوا۔ اتنا تو اسماعیل سے معلوم ہوگیا تھا کہ سیکنڈ میں بھی مشکل سے کھڑے ہونے کی جگہ ملی۔ مولوی تقی اور مولوی آفتاب کا ساتھ جانا بھی مولوی انعام کے خط سے معلوم ہوگیا تھا، اور کل مولوی تقی کے خط سے جو انہوں نے دہلی سے لکھا تھا معلوم ہوگیا تھا۔

تم نے لکھا کہ اس مرتبہ سکون بہت زیادہ ہوا۔ اللہ کا شکر ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس میں آپ بیتی کی تحریر کو خاص دخل ہے۔ اور اس کی وجہ اکابر کے حالات ہیں، جو اس میں وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں۔ اور اکابر کے حالات موجب سکون ہوتے ہیں۔

آج ہی حاجی یعقوب کا خط ملا کہ مولوی یوسف کی تحریر کے موافق قاضی یوسف کو ٹیلیفون کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ فرصت ہوئی تو اڈہ پر جاؤں گا، ورنہ معذوری ہے۔ یہ میں نے اس واسطے نقل کیا کہ آئندہ ایسے شخص کی اطلاع پر ہرگز اعتماد نہ کیا جاوے۔ حاجی یعقوب نے اپنا بھی اڈّہ پر جانا لکھا ہے۔ فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۸؍شعبان ۹۰ھ

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف سلمہما،

بعد سلام مسنون، بدھ کی صبح کو عزیز عبدالرحیم کا بخیر رسی کا اور بدھ کی شام کو عزیز یوسف کی بخیر رسی کے برقیے پہنچے، اور جمعرات کو دونوں کی رسید تمہارے گھر کے پتہ سے لکھ دی تھی۔ پہنچ گئی ہوگی۔ جمعہ کے دن حاجی یعقوب کا خط تم دونوں کی مفصل واپسی کا پہنچا۔ اس میں یہ بھی لکھا کہ مولوی یوسف کی طبیعت تو بحمداللہ اچھی ہے، مگر ضعف ہے۔ اور یہ بھی کہ مولوی عبدالرحیم کی رائے یہ ہے کہ مولوی یوسف کو حکیم کو دکھلا کر دوا لے کر سہارنپور چلے جائیں گے۔ ایسا ہرگز نہ کریں، بلکہ دونوں پندرہ بیس دن حکیم کا علاج کریں۔ اگرچہ مولوی یوسف کی ملاقات کا اشتیاق اور آپ بیتی کی وجہ سے تمہارا انتظار تمہیں معلوم ہے۔ مولوی عبدالرحیم کی طبیعت بھی آنے کے بعد سے خراب رہی۔ خدانخواستہ ماہ مبارک میں طبیعت خراب رہی تو خواہ مخواہ مکدر رہے گی۔

ایک کارڈ حاجی یعقوب اور عبدالرحیم کے نام مشترک لکھا تھا، وہ میں نے نرولی بھیج دیا ہے۔ پہنچ گیا ہوگا۔ اس پر تعجب یہ ہے کہ آج شنبہ کی ڈاک سے بھی تم دونوں میں کسی کا خط نہیں ملا۔ تمہاری کتاب کی طباعت کے سلسلہ میں قمرعلی کے دو تار آئے تھے، جس پر میں نے قمرعلی کو اور مولوی معین اللہ کو تنبیہ کی تھی، جس پر آج کی ڈاک سے علی میاں، مولوی معین اللہ اور قمرعلی اور سب کی الگ الگ معذرتیں آئیں۔

قمرعلی نے لکھا ہے کہ مولوی تقی صاحب کا خط آیا تھا کہ مولوی عبدالرحیم کی کتاب کے متعلق بذریعہ تار اطلاع دو۔ اب یہ الزام بجائے قمرعلی کے مولوی تقی کی طرف منتقل ہوگیا کہ یہ تار کے پیسے اس کے ذمہ پڑیں گے۔ قمرعلی نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے صرف ایک تار دیا ہے۔ مولانا عبدالرحیم صاحب کی توجہ قلبی کا اثر ڈاکخانہ پر پڑا، تو انہوں نے گھبرا کر دو دیئے۔ یہ بھی لکھا ہے تمہاری کتاب کی طباعت پوری ہوگئی۔ کل کو دفتری کے یہاں سے آجائے گی۔ دفتری کے یہاں سے آنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سلائی موڑائی وغیرہ سب

مکمل ہوکر آجائے گی۔اگر وہاں منگانا چاہوتو فوراً لکھنؤ ایک تار دو کہ بلٹی بجائے سہارنپور کے سورت کو جاوے۔اور سہارنپور منگانا چاہوتو پھر کہنے کی ضرورت نہیں۔یہاں پہنچنے پر تمہیں اطلاع کردی جائے گی۔

آپ کوتو خط کی توفیق نہ ہوئی مگر آپ کے حکیم صاحب نے آپ کے سورت جانے کی اور چاردن کی دوا دینے کی اطلاع دی۔اوراس پر قلق بھی لکھا ہے کہ مجھے پہلے سے خبر ہوتی تو میں اسٹیشن پر لینے جاتا۔میں نے ان کولکھ دیا ہے کہ ان کے اصرار پر جلدی اجازت دینے کی ضرورت نہیں۔جب آپ مناسب سمجھیں، اجازت دیں۔فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۸رشعبان ۹۰ھ

....

۷۸۶

عزیزانم مولوی عبدالرحیم ویوسف سلمہما!

بعد سلام مسنون، تم دونوں کے محبت نامے ایک لفافے میں پہنچے۔عزیز عبدالرحیم نے کوئی حتمی تاریخ نہیں لکھی، لیکن عزیز یوسف نے لکھا ہے کہ اتوار، پیر کی درمیانی شب سیٹیں ریزرو ہو چکی ہیں، اور منگل کی دوپہر کو ان شاء اللہ پہنچیں گے۔اس لحاظ سے تو یہ خط تم تک نہیں پہنچے گا، لیکن تمہارے حکیم صاحب کا خط بھی اسی تاریخ کا لکھا ہوا کل ملا جس میں تمہارا جمعرات کا پہنچنا لکھا۔اس سے امید ہے کہ یہ خط مل جائے گا۔اور چوں کہ عبدالرحیم کے خط سے معلوم ہوا کہ ریزرو حکیم صاحب ہی کرائیں گے، اس لئے ان کی تحریر زیادہ معتبر معلوم ہوئی، اگرچہ ان کی تحریر کے موافق دودن کا مزید انتظار کرنا پڑے گا۔

چوں کہ خط کا پہنچنا محتمل ہے، اس لئے مزید کوئی بات لکھنا دشوار ہے۔البتہ کل جمعہ کو ''حقیقت شکر'' کے پچیس نسخے پہنچ گئے۔تمہارے ہر خط کا جواب فوراً لکھواتا ہوں۔

آپ بیتی کا لکھنا ذرا مشکل ہے، نازکوں کے بس کا نہیں۔ تم نے اس ناکارہ کو تیس ہزار (۳۰۰۰۰) درود شریف کا ایصالِ ثواب کیا۔ اللہ تعالی اس احسان عظیم کا اپنی شایان شان بہترین بدلہ عطا فرماوے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ عزیز یوسف نے لکھا کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے طبیعت خراب ہوگئی۔ اللہ تعالی صحت عطا فرماوے۔ فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۱۵؍شعبان ۹۰ھ

خط لکھوانے کے بعد عزیز عبد الرحیم کا کارڈ تیسری تجویز کا پہنچا، جس میں بدھ کو پہنچنا لکھا۔ خدا کرے کہ منگل یا بدھ کو آنا ہوجاوے تو زیادہ اچھا ہے۔ اس لئے کہ جمعرات کو شاید میرا ایک دن کے لئے کہیں کا سفر ہو۔

از راقم سلام مسنون،

ایک ضروری کام جب بھی تمہارا خط جاتا ہے بھول جاتا ہوں، بعد میں یاد آتا ہے اور وہ یہ کہ احقر کا پاسپورٹ ضرور لیتے آویں اور ابھی اس کی تفصیل کہیں نہ کریں اگر مقدر ہو تو ہو ہی جاوے گا۔ فقط والسلام۔

....

۷۸۶

ما كلّ ما يتمنّى المرأ يدركه

تجري الرياح بما لا تشتهي السفن

عزیزانم سلمہما!

بعد سلام مسنون، کئی دن کے شدید انتظار کے بعد کل بدھ کے دن عصر کے قریب تمہارا التواء کا تار پہنچا، جس سے بہت ہی قلق ہوا۔ اس وقت تو صرف یہ خیال ہوا کہ سیٹیں

ریز رو ہونے کی خبر بظاہر غلط ہوگئی، اس لئے کہ وہ غائبانہ ریز رو ہوئی تھیں۔

لیکن آج جمعرات کے ڈاک سے کارڈ پہنچ کر مزید کلفت کا سبب ہوا۔ اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے دونوں کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطافرماویں۔ تم نے فکر میں ڈال دیا۔ بعد واپسی اپنی خیریت سے مطلع فرماویں۔ فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد اسماعیل، ۲۰ر شعبان ۱۳۹۰ھ

....

۲ر ذی الحجہ ۹۰ھ / ۳۰ر جنوری ۷۱ء

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، احقر بحمد اللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم کی بخیر روانگی کے بعد اپنے اوپر جو کچھ گزرنا چاہئے تھی وہ گزری اور گزر رہی ہے، اللہ تعالیٰ ہی فضل فرماوے۔

حضرت اقدس کو رخصت کرنے کے بعد ہم لوگ مہائم چلے گئے تھے۔ وہاں صاحب مکان کا اصرار کھانے کا ہوا۔ ہر چند کہ ہم لوگوں نے عدم رغبت کا اظہار کیا لیکن وہ نہ مانے، بالآخر تھوڑا تھوڑا کھالیا اور عصر کے بعد احقر بھائی مولانا طلحہ صاحب اور بھائی ابوالحسن صاحب ہمارے میزبان بھائی عبد الرحمٰن صاحب کی گاڑی میں ملاؤ ہمارے رشتہ دار کے یہاں ہوتے ہوئے عشاء کے وقت حاجی یعقوب صاحب کے یہاں پہنچے۔

وہاں کچھ کھا کر عبد الرحمٰن بھائی کے یہاں رات کو سوئے۔ رات کو بھائی طلحہ صاحب کو بھی بھائی عبد الرحمٰن صاحب نے خصوصی گشت کرا دیا تھا۔ جمعہ کی دوپہر کا کھانا عبد الکریم بھائی کے یہاں ہی تھا۔ بھائی طلحہ صاحب اور بھائی ابوالحسن صاحب تشریف لے گئے تھے۔ احقر بعض اعذار کی وجہ سے نہ جاسکا تھا۔

شام کو پانچ بجے ریل سے ہم لوگ سورت کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ رات دس بجے سورت پہنچ گئے۔ اسٹیشن پر حکیم صاحب، مولوی انور صاحب، بھائی بلال صاحب کے چچا وغیرہ کئی احباب موجود تھے۔ رات بھائی بلال صاحب کے یہاں ہی کھانا کھا کر آرام کیا۔ صبح حکیم صاحب کے یہاں ناشتہ کر کے نرولی کے لئے روانہ ہو گئے۔

اس دن نرولی ہی میں قیام رہا۔ یکشنبہ کی دوپہر کو ورتھی پہنچے اور دوشنبہ کی صبح کو۔۔۔ ہوتے ہوئے دوپہر کے وقت حافظ سورتی کے یہاں پہنچے۔ دوپہر کے کھانے کی ان کی دعوت تھی۔ کھانا کھا کر تھوڑی دیر آرام کیا۔ بعد عصر چریٹھا اور قبیل مغرب شاہ پہنچے۔ وہاں سے بعد مغرب ترکیسر مولانا غلام محمد نورگت کے یہاں پہنچے۔ ان کے یہاں کھانے کی دعوت تھی۔ اس کے بعد مدرسہ میں حاضری دی اور پھر وہاں سے نرولی چلے گئے۔ وہاں رات ٹھہر کر صبح سامان لے کر کار میں ترکیسر پہنچے۔ مولانا تقی الدین صاحب کے یہاں ناشتہ کی دعوت تھی۔

اس کے بعد وہاں سے راندیر دونوں مدرسوں میں حاضر ہوئے۔ پھر ڈابھیل سملک ہوتے ہوئے بارڈولی مولوی غلام محمد صاحب کے یہاں پہنچے۔ ان کے یہاں دعوت تھی۔ شام کو بارڈولی ہی میں ایک اور صاحب کے یہاں دعوت تھی۔ شام کا کھانا کھا کر عشاء کے وقت سورت کے لئے روانہ ہوئے۔ سورت حکیم چچی صاحب کے یہاں بھی کھانے کی دعوت تھی ان کے یہاں دوبارہ شام کا کھانا کھایا۔

اس کے بعد اسٹیشن آ گئے، گاڑی دس منٹ لیٹ تھی۔ اس لئے سوا گیارہ کی بجائے گیارہ پچیس پر گاڑی آئی، اور گیارہ پینتیس پر روانہ ہوگئی۔ سیٹیں بھی الحمدللہ بہت اچھی مل گئی تھیں۔ مولوی سلیمان صاحب گجراتی بھی ان حضرات کی معیت کی خاطر ٹھہر گئے تھے لیکن انہیں اس ڈبے میں جگہ نہ مل سکی جس میں ان حضرات کی سیٹیں تھیں بلکہ دوسرے ریزرویشن کے ڈبے میں ملی تھیں۔ حاجی ریاض صاحب نے اس گاؤں سے دہلی کی ٹکٹ خرید لی تھی اس لئے انہوں نے سفر ملتوی کر دیا۔

قرب وجوار کے دیہات کے لوگوں کا شدید اصرار ان چار دنوں میں رہا کہ آدھ گھنٹہ ہی سہی لیکن ہمارے یہاں کا بھی پروگرام ہونا چاہیئے۔ انکار کرتے ہوئے بڑی شرم سی محسوس ہوتی تھی لیکن بالآخر وقت نہ ہونے کا عذر کرنا ہی پڑتا تھا۔ سب لوگوں نے باصرار یہ درخواست کی ہیکہ جب تو حضرت اقدس کی خدمت میں عریضہ لکھے تو ہماری طرف سے اتنی گزارش ضرور لکھ دینا کہ آئندہ جب بھی حضرت اقدس بھائی طلحہ صاحب کو گجرات تشریف آوری کی اجازت مرحمت فرماویں تو کم از کم دس بارہ روز کی اجازت ضرور مرحمت فرماویں کہ قرب وجوار کے لوگوں کی تمنا بھی پوری ہو جائے۔

حضرت اقدس کو عریضہ لکھنے کا جی تو بہت چاہ رہا تھا لیکن اس وجہ سے تاخیر ہوگئی کہ یہ ایام انتہائی مشغولی کے ہیں ان میں حضرت کے مبارک اوقات کا حرج کرنا مناسب نہیں۔ اس لئے ہمت نہیں پڑتی تھی۔ لیکن آج دعا کی گزارش کرنے کی خاطر یہ عریضہ لکھ ہی دیا۔

میرے متعلق تو حضرت اقدس کی تشریف بری کے بعد حاجی صاحب نے یہ فرمادیا تھا کہ تیرے لئے کوئی صورت ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے کہ میں نے کوشش وتحقیق کی تو معلوم ہوا کہ گورنمنٹ تو سو پاؤنڈ کا ڈرافٹ دے گی نہیں کیوں کہ وہ حاجیوں کا مقررہ کوٹہ دے چکی۔ اب اگر ہم بازار سے خریدیں تو یہ ہوسکتا ہے لیکن اس میں قانونی مشکلات بڑی خطرناک صورت اختیار کرسکتی ہیں اس لئے معذوری ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ

حضرت اقدس کی بے پایاں شفقتوں اور عنایتوں کا شکریہ نہ تو ادا کرسکتا ہوں نہ ہی اس کا امکان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی حضرت والا کو اپنی شایان شان دارین میں بہت ہی بدلہ عطا فرمائے۔ آمین

احقر نے بقرعید تک کے لئے اعتکاف کرلیا ہے۔ میرے ساتھ دو ساتھی اور بھی ہیں ہم تینوں کے لئے دعا فرماویں, اللہ جل شانہ قبول فرماوے اور ان مبارک ایام کی قدردانی کی

توفیق نصیب فرماوے۔ آمین

اور کیا عرض کروں۔ اہلیہ سلام مسنون عرض کرتی ہے اور دعاؤں کی گزارش کرتی ہے۔ حضرت جی دامت برکاتہم وحضرات نظام الدین و خدام حضرت والا سے سلام مسنون اور گزارش دعا۔ مبارک ایام میں مبارک مواقع میں دعاؤں کی بہت ہی لجاجت کے ساتھ درخواست ہے۔

فقط والسلام

سگ آستانۂ عالی

عبدالرحیم السورتی

۲/ذی الحجہ، بمطابق ۳۰/جنوری، شنبہ ۹۰ ہجری

....

۷۸۶

رہ گئی بات، کٹ گئی شب ہجر
تم نہ آئے تو کیا سحر نہ ہوئی؟
کیا گلۂ رقیب، کیا طعنۂ اقرباء
تیرا ہی دل نہ چاہے تو باتیں ہزار ہیں

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا مظنون خط پہنچا، بلکہ میرے گمان سے تو کم پہنچا۔ میرا تو خیال تھا کہ تم اس سے بھی زیادہ لمبا چوڑا اظہار قلق کرو گے۔

تمہارے اعذار جو تم نے لکھے تو سچے ہی ہوں گے، مگر جیسا کہ پہلے دو خطوں میں میں لکھوا چکا ہوں، میں نے پہلا مطالبہ تو عزیز یوسف سے کیا۔ اس نے کہا کہ میں تو دو ہزار اسی وقت بھیج چکا تھا۔ دوسرا مطالبہ میں نے پیغام رساں سے کیا۔ اس نے کہا میں نے خود بہت

اصرار کیا، مگر مولانا عبدالرحیم صاحب نے شدت سے انکار کردیا تھا کہ میرا ارادہ نہیں ہے۔

حج گزر گیا اور تم ہر ہر موقع پر جیسا کہ عزیز یوسف تفصیل سے لکھے گا یاد آتے رہے۔ میں تو یوں کہوں گا کہ تم نے عزیز طلحہ کی میزبانی کو میرے حج پر ترجیح دی، حالانکہ وہ تو بعد میں بھی ہوسکتا تھا۔ اس کی معلوم نہیں دوبارہ نوبت آوے نہ آوے۔

تم نے حاجی یعقوب صاحب کی جو مجبوری لکھی، وہ تمہارے سامنے طے ہوچکی تھی۔ انہوں نے تمہارے سامنے کہا تھا کہ سو (۱۰۰) ڈالر دکھانے پڑیں گے۔ اس کو میں کہہ آیا تھا کہ شوق سے دے دیں آپ اور کرایہ بھی۔ میں تو اب اس کے سوا کیا کہہ سکتا ہوں کہ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں جلد از جلد حج کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

تم نے لکھا کہ طلحہ کے لئے دوبارہ مزید قیام کی اجازت دی جاوے۔ میں تو اس میں تمہارے اور اس کے سامنے کہہ آیا تھا کہ ابوالحسن کو تو واپسی کی مجبوری ہے، اور طلحہ کے لئے حاجی ریاض الدین کافی ہے، جو خود بہت شوقین پھرنے کا ہے۔ تم ایک ماہ رکھنا چاہوگے، وہ تین ماہ کی کوشش کرے گا۔

میرا تو ارادہ اتنا مضمون لکھوانے کا بھی نہیں تھا، مگر تمہارا خط سننے کے بعد خواہ مخواہ بے ارادہ لکھوانا پڑا۔ اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم یوسف

۱۴؍ذوالحجۃ ۱۳۹۰ھ

تمہارے یہاں کے فسادات کی خبروں سے بہت ہی فکر ہے۔ خود بھی اور احباب سے بھی بہت اہتمام سے دعاؤں کی تاکید کردی ہے۔

....

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم !

بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کے تین گرامی نامے یکے بعد دیگرے پہونچے۔ کئی روز سے کوئلے کے کارخانے والوں کی ہڑتال کی وجہ سے ریلوے کے محکمے نے کئی سوٹرینیں منسوخ کردی تھیں، اس لئے ڈاک میں بھی خاصی گڑبڑ رہی۔

مزید برآں حاجی یعقوب صاحب کی معرفت سب سے پہلا جوگرامی نامہ احقر کے نام آیا تھا وہ حاجی صاحب نے نرولی کے پتہ پر ارسال فرمایا تھا۔ احقر آج کل ورٹھی ہی میں اخیر ذیقعدہ سے ہے۔ اس لئے کئی روز کے بعد وہاں سے کسی آنے والے کے ہمراہ بہت تاخیر سے موصول ہوا۔ اس کے بعد حضرت والا کا ایر لیٹر رجسٹرڈ موصول ہوا۔ میں کل جواب لکھنے والا تھا لیکن کل اتوار ہونے کی وجہ سے ملتوی کردیا تھا کہ آج پیر کو حضرت والا کا تیسرا گرامی نامہ ایر لیٹر رجسٹرڈ مرسلہ ۱۰ر فروری آج بائیس کو پہنچا۔

ان گرامی ناموں کے بعد سے اپنی جو کیفیت ہے وہ تحریر میں تو آنہیں سکتی، نہ ہی اس کا امکان کہ خدمت اقدس میں حاضر ہوکر سب سے اول دست بستہ مبارک قدموں میں گر کر بلا استحقاق معافی کی گزارش کروں۔ اس لئے اب اس عریضہ کے ذریعہ سب سے اول حضرت والا سے بصد الحاح وزاری عاجزانہ لجاجت کے ساتھ معافی کی بھیک مانگتا ہوں۔ امید ہے کہ میریماوائے دارین اس کمینہ وسیہ کار پر رحم وکرم فرما کر للہ اس عاصی کو معاف فرماویں گے۔

حضرت والا، میں ہر نماز کے بعد بھی اور ہر دعا کے وقت بھی دعا ضرور کرتا ہوں کہ یااللہ! ایسے قول ایسے فعل وعمل سے میری حفاظت فرما جس سے تو ناراض ہوتا ہو اور جس سے میرے حضرت اقدس کبیدہ خاطر ہوتے ہوں, وغیرہ وغیرہ۔ اور بھی اس قسم کی بعض دعائیں ہیں جن کو اس وجہ سے ملتوی کردیا کہ حضرت نے طویل معافی نامہ سے منع فرمادیا۔

اس کے بعد مؤدبانہ دوچار سطریں بسلسلۂ اعذار لکھنے کی اجازت چاہوں گا۔ سب سے

اول تو یہ ہے کہ جناب حاجی یعقوب صاحب نے سو پاؤنڈ کے سلسلہ میں جو عذر بیان کیا تھا اس کو میں اپنے ایک عریضہ میں مفصل لکھ بھی چکا ہوں، امید ہے کہ موصول ہوا ہوگا۔

وہ عذر ان کے بیان کے مطابق یہ تھا کہ گورنمنٹ بغیر حج کی درخواست کی منظوری کے جانے والوں کو روپوں کے بدلہ سو پاؤنڈ نہیں دیتی اور بازار سے خریدے ہوئے سو پاؤنڈ ہم گورنمنٹ کو نہیں دکھلا سکتے۔ ورنہ گورنمنٹ کی طرف سے مقدمہ قائم ہوگا جو بہت سنگین ہوگا۔ اور یہ بات انہوں نے بڑی تحقیق کے بعد مجھ سے کہی تھی۔ اور یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اب بظاہر کوئی امید نہیں رہی۔ اس لئے مجبوراً واپس ہوا۔

مولوی .... صاحب نے جو گفتگو حضرت اقدس سے نقل فرمائی ہے میں واقعی حیرت میں ہوں کہ کس طرح سے انہوں نے اپنے آپ کو بچانے کی خاطر میری طرف صریح انکار منسوب کر دیا۔ میں نے بہت یاد کیا مگر اپنا انکار کرنا یاد نہیں آیا۔ اللہ ہی ان کے حال پر اور میرے حال پر رحم فرماوے۔ ہاں یہ ضرور ہوسکتا ہے کہ عزیز یوسف سے گفتگو سے پہلے ان سے اس قسم کی کوئی بات آئی ہو اور میں نے انکار اس وجہ سے کیا ہو کہ ٹکٹ کا انتظام نہیں، اور وجہ انکار میں نے ان سے نہ کہی ہو۔ یہ ممکن ہے لیکن مجھے تو اس سلسلہ میں ان کے ساتھ کی گفتگو یاد نہیں آتی۔

عزیزم مولوی یوسف صاحب نے ضرور ۲۱۰۰ روپے ارسال فرمائے تھے اگرچہ اس میں سے بہت سے مختلف کتب خانوں کو بھیجنے کو بھی لکھا تھا، لیکن ان کی طرف سے مجھے اس کی اجازت بھی ہے کہ میں اپنی ضرورت کے موافق اس میں سے لے لیا کروں۔ اگر زیادہ ضرورت ہو تو میں سارے ہی رکھ لوں۔ لیکن حضرت والا حوالہ والا سلسلہ رقم میں بہت ہی تکلیف دہ ہے، اس میں سے تو ۳۱۰ تو جس دن خط آیا تھا اسی دن مل گئے تھے، اور بقیہ حضرت واللہ العظیم آج بائیس فروری تک بھی نہ مل سکے۔

حضرت والا نے تحریر فرمایا کہ زامبیا جانے کا شوق اس کے لئے مانع بنا۔ حضرت! اس کا تو تصور بھی نہ آیا۔ وہ تو ایک سال سے اصرار کر رہے ہیں۔ میں نے تو آج تک حضرت

کی معیت کی وجہ سے اسے منظور ہی نہ کیا تھا۔ وہ تو حضرت والا کے حجاز میں رفاقت نصیب ہو جائے اسی سبب سے حضرت اقدس ہی کے مشورہ سے ان کی دعوت منظور کر لی تھی۔ اگرچہ اہلیہ کا پاسپورٹ بھی [بن چکا] اور تین چار روز ہوئے پھوپھی زاد بھائی کا خط بھی آیا کہ اگر پاسپورٹ بن گیا ہو تو دونوں کے پاسپورٹ کے نمبر بھیج دیئے جاویں، لیکن اب میرا دل بالکل نہیں چاہ رہا ہے۔

حضرت والا نے تحریر فرمایا ہے کہ بھائی طلحہ صاحب کی میزبانی کو احقر نے ترجیح دی۔ حضرت والا بھائی طلحہ صاحب سے تعلق بھی حضرت اقدس ہی کی نسبت سے ہے اور ان کا احترام وعظمت اپنی سعادت سمجھ کر کرتا ہوں۔ لیکن حضرت اقدس کے سامنے تو کسی کی کوئی حیثیت نہیں، کسے باشد۔ حضرت والا یہ تو اعذار ہیں، لیکن اس کے باوجود میں دل سے جو بھی غلطی مجھ سے ہوئی ہو اس کی لجاجت کے ساتھ معافی کی گزارش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ ضرور معاف فرما کر ایک مختصر گرامی نامہ سے مطمئن فرماویں گے تاکہ پریشانی رفع ہو اور سکون وطمانینت حاصل ہو۔ میرا دل بہت ہی پریشان ہے اور کیا عرض کروں۔ دعاؤں کی مؤدبانہ گزارش ہے۔

فقط والسلام
سگ آستانہ عالی عبدالرحیم السورتی
۲۲رفروری ۷۰ء ورتھی

۷۸۶

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب، أطال اللہ بقائکم ومد فیوضکم،

بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے۔ امید کہ مزاج مبارک بھی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کا گرامی نامہ عالیہ مکرمی مولانا سعید خان صاحب کے لفافہ میں پرسوں شنبہ کو موصول ہوا۔ اسی کے ساتھ ساتھ سہارنپور سے مکرمی ومحسنی مولانا نصیر الدین

صاحب کا گرامی نامہ کارڈ بھی موصول ہوا، جس میں موصوف نے اس طرح تحریر فرمایا ہے کہ حضرت اقدس کا گرامی نامہ ۷ مئی کو موصول ہوا، اس میں تیرے نام حسب ذیل پیغام تحریر فرمایا ہے کہ ''وہ اس وقت آنے کا بالکل ارادہ نہ کرے۔'' آگے موصوف نے تحریر فرمایا کہ یہ تو حضرت کا پیام تھا۔ اگر مع گھر والی کے آنا ہو تو ہفتہ عشرہ پہلے اطلاع فرمادیں۔ فقط۔

اس کے ساتھ مفتی اسماعیل صاحب کا کرم نامہ بھی صادر ہوا۔ انہوں نے بھی وہی اجازت حاضری کے متعلق حضرت والا کا پیام تحریر فرمایا ہے۔

ان گرامی ناموں کے بعد اس سلسلہ میں کچھ عرض کرنے کی جرأت تو یقیناً بڑی ہی گستاخی ہوگی، لیکن نہایت ہی ادب کے ساتھ ایک بات یہ دریافت کرنی ہے کہ حضرت اقدس کی مبارک رفاقت سے مبارک سفر میں جو محرومی رہی، اس کی تلافی تو اب شاید ناممکن سی ہے، لیکن اس کے باوجود احقر نے یہ سوچا تھا کہ زامبیا کے سفر کو، جس کی اطلاع اس سے اگلے عریضہ میں خدمت اقدس میں کر چکا ہوں، ملتوی کر کے خدمت اقدس میں حاضر ہو جاتا اور بعد رمضان زامبیا جاتا۔

اب حضرت اقدس سے مؤدبانہ گزارش یہ ہے کہ اگر از راہِ بندہ نوازش حاضری کی اجازت مرحمت فرمادیں تو اپنے گاؤں کے مکتب کی ملازمت سے استعفاء دے دوں، جو تقریباً ۳ ماہ سے بعض حالات کے پیش نظر کرنا پڑ رہی ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ احقر کو جب بھی کہیں جانا ہو تو کسی آدمی کا انتظام کر کے پھر جانا ہوگا۔ اس لئے کہ اس سے قبل جو ۵ ماہ کی عارضی ملازمت کی تھی، اس کے بعد ان لوگوں کو بقیہ سال کے لئے کوئی مدرس نہیں مل سکا۔

اس لئے مؤدبانہ گزارش یہ ہے کہ اس سلسلہ میں چند کلمات تحریر فرما کر مطمئن ومسرور فرمادیں، تا کہ احقر اپنے استعفاء کے ساتھ ساتھ کسی مدرس کی تلاش شروع کر دے۔

ہمارے افریقی خالہ زاد بھائی حضرت اقدس کی خدمت میں بہت بہت مؤدبانہ سلام مسنون عرض کر رہے ہیں اور دعاؤں کی درخواست کر رہے ہیں۔ وسط جون تک افریقہ

واپسی کا ارادہ فرما رہے ہیں۔

مولانا سعید احمد خان صاحب مدفیوضہم کی واقعی احقر پر وہاں کے قیام میں بڑی شفقتیں رہیں۔اس کے بعد آنے جانے والوں کی زبانی بھی مولانا موصوف کی طرف سے سلام اور دعائیں پہنچتی رہیں۔کبھی کبھی حضرت مولانا کے گرامی نامے بھی صادر ہوئے۔اللہ جل شانہ ان کی شفقتوں کو احقر کے لئے اپنی ترقیات کا ذریعہ فرماوے۔حضرت اقدس سے اس کے لئے بھی دعاؤں کی مؤدبانہ گزارش ہے۔

عزیز یوسف کے خطوط آتے رہتے ہیں۔خیریت سے ہیں۔اس کے مدرسہ میں بھی ہر طرح کی خیریت ہے۔یہاں تو افواہ سننے میں آرہی تھی،لیکن عزیز یوسف کے خط سے ہر طرح کی خیریت معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔

اخیر میں نہایت ہی لجاجت کے ساتھ اپنے ماوائے دارین کی خدمت میں یہ گزارش ہے کہ اپنی الوداعی دعاؤں میں اس سیاہ کار حرماں نصیب خادم کو ضرور یاد فرماویں کہ آپ کے علاوہ دنیا و آخرت میں اپنا کوئی ملجأ وماٴوی نہیں ہے۔

فقط والسلام

سگ آستانۂ عالی

عبدالرحیم السورتی ۷ امئی

از نانی نزوی

۴۸۶

ماوادوارمی حضرت اقدس ش الحال اللہ بقاءکم و دامت فیوضکم ! بعد سلام کہ احقر الکرام
بجا خدمت ہے عرض ہے کہ خدا کے فضل سے احقر مع متعلقین بعافیت ہے۔ گذشتہ کل مولوی فتح ... نے حضرت
اقدس کا گرامی نامہ ارسال فرمایا۔ پرسوں حضرت اقدس کا گرامی نامہ تار ۹ جون کا
تحریر فرمایا ہوا بہت تاخیر سے موصول ہوا۔ احقر نے دو دن پہلے اور ایک جوابی تار
ارسال خدمت کیا تھا لیکن حضرت اقدس کے گرامی نامہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ ابھی تک
کوئی بھی نہیں پہنچا۔ آجکل ڈاک کا انتظام ابتر ہو گیا ہے ہر روز دیر ہو رہا ہے
حضرت اقدس نے ملک ایر لیٹر بعد پہلی تار کے متعلق تحریر فرمایا لیکن دونوں میں
سے ابھی تک صرف ۲.۶ / ۱۷ جون تک موصول نہیں ہوا ہے۔ احقر نے ایک ایر لیٹر
صومالیہ کے پتہ پر ارسال خدمت کیا تھا اور اس کے جواب کا منتظر رہا
لیکن شاید وہ خط خدمت اقدس میں نہیں پہنچ سکا۔ حضرت اقدس نے
زامبیا کے سفر کے سلسلہ میں دریافت فرمایا ہے اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ
دعوت کا قلبی تقاضا اور دلی خواہش یہی ہے کہ چند روز میں یہاں سے حاضر ہو جاؤں
بعد تا عید حضرت اقدس میں حاضر رہ کر بعد عید زامبیا چلا جاؤں
اس لئے کہ وہاں کا تقاضا یہی ہے کہ کم از کم ۵ ماہ میں ان کے پاس ان لوگوں
افریقی ... جو سلسلہ کو بھی (بارادہ تا افریقہ) اور نہ ہی ...
انکا بھی اصرار یہی ہے کہ کم از کم ۵ ماہ وہاں قیام کیا جائے۔ اس کے بعد ...
پرسنٹ سلسلہ کا شدید اصرار ہے کہ افریقہ سے لندن کچھ دنوں کے لئے چلا جاؤں
اس لئے چونکہ سفر لمبا ہے اس لئے میری خواہش تو یہی ہے کہ بعد رمضان سفر کروں
لیکن ... روز ہوئے پھر بھی زاد بھائی کا زامبیا سے خط آیا ہے

از نانی نرولی

۷۸۶

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقاءکم ودامت فیوضکم !

بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے۔ امید کہ مزاج اقدس بھی بعافیت ہوں گے۔ گزشتہ کل مفتی صاحب نے حضرت اقدس کا گرامی نامہ ارسال فرمایا۔ پرسوں حضرت اقدس کا گرامی نامہ کارڈ ۹؍جون کا تحریر فرمایا ہوا بہت تاخیر سے موصول ہوا۔ احقر نے دوعریضے اور ایک جوابی تار ارسال خدمت کیا تھا، لیکن حضرت اقدس کے گرامی ناموں سے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی نہیں پہنچا۔ آج کل ڈاک کا نظام بہت ہی خراب ہو رہا ہے۔

حضرت اقدس نے ملکی ایر لیٹر اور ہندی کارڈ کے متعلق تحریر فرمایا، لیکن دونوں میں سے ایک بھی آج ۱۶؍جون تک موصول نہیں ہوا۔ احقر نے بھی ایک ایر لیٹر صولتیہ کے پتہ پر ارسال خدمت کیا تھا اور اس کے جواب کا منتظر رہا، لیکن شاید وہ بھی خدمت اقدس میں نہیں پہنچ سکا۔

حضرت اقدس نے زامبیا کے سفر کے سلسلہ میں دریافت فرمایا ہے۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ احقر کا قلبی تقاضا اور دلی خواہش یہی ہے کہ چند روز میں سہارنپور حاضر ہو جاؤں اور تا عید خدمت اقدس میں حاضر رہ کر بعد عید زامبیا چلا جاؤں، اس لئے کہ والدہ کا تقاضا یہ ہے کہ ۴، ۵ ماہ میں ان کے پاس رہوں۔

افریقی خالہ زاد بھائی جو کل شام کو بمبئی (بارادۂ افریقہ) روانہ ہو رہے ہیں، ان کا بھی اصرار یہی ہے کہ کم از کم چار ماہ وہاں قیام کیا جائے۔ اس کے بعد عزیز یوسف سلمہ کا شدید اصرار ہے کہ افریقہ سے لندن کچھ دنوں کے لئے چلا جاؤں۔ اس لئے چونکہ سفر لمبا ہے، اس لئے میری خواہش تو یہی ہے کہ بعد رمضان سفر کروں، لیکن تین چار روز ہوئے، پھوپھی زاد بھائی کا زامبیا سے خط آیا ہے۔

انہوں نے میرے خط کا جواب دیا ہے جو میں نے فی الحال روانگی ملتوی کرنے اور بعد رمضان سفر کرنے کے متعلق لکھا تھا۔انہوں نے لکھا ہے کہ تم جب بھی آؤ، مجھے کوئی انکار نہیں ہے،لیکن میرا اراداہ بعد رمضان بیرون ممالک کا ہے، ہند کا بھی ارادہ ہے،اس لئے کہ ان کی اہلیہ کا انتقال ہو چکا ہے،اس لئے شادی کرنے کا خیال بھی ہے،اس لئے انہوں نے لکھا کہ رمضان سے قبل ہی تم زامبیا آجاتے تو بہت اچھا ہوتا۔

ان کے اس خط کے بعد میرا تو دل چاہتا ہے کہ ان کے مرسلہ ٹکٹ واپس کردوں،اس لئے کہ ماہ مبارک میں حضرت اقدس سے دوری مجھے کسی طرح بھی گوارا نہیں ہے،نہ ہی مجھے یہ پسند ہے،لیکن خالہ زاد بھائی کا اصرار ہے کہ حضرت اقدس سے مشورہ کر کے اس پر عمل کیا جائے،اس لئے جیسا حضرت اقدس کا مشورہ ہوگا،اس پر عمل کیا جاوے گا۔

احقر کے لئے دعا فرماویں کوئی انتظام مدرسہ کے لئے ہو جاوے۔ایک صاحب کا نظم کیا ہے،اس کے لئے کمیٹی والے راضی نہیں ہیں۔خدا کرے کوئی صاحب مل جاویں تو مدرسہ سے رخصت مل جائے۔کل شام بھائی صاحب کے ہمراہ بمبئی جاؤں گا، ۲۰؍کو ان کا جہاز ہے،ان شاءاللہ ۲۱؍یا ۲۲؍کی صبح کو واپس آجاؤں گا۔

عزیز یوسف کا خط آیا تھا،اس میں عزیز موصوف نے حضرت اقدس سے مجھے ایک مشورہ کرنے کے لئے لکھا تھا کہ اس کی اہلیہ کی صحت عرصہ سے خراب ہی چل رہی ہے۔بہت سے ڈاکٹروں کا علاج کرایا،لیکن کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔اب اس کا ارادہ یونانی علاج کا ہے اور اس کے لئے اس کا خیال یہ ہے کہ وہ اس کی اہلیہ کو یہاں بھیج دے اور یہاں رہ کر وہ علاج کرائے اور بعد رمضان واپس چلی جاویں۔اس میں دوسو پونڈ کا خرچ ہوگا۔حضرت اقدس چند کلمات تحریر فرما کر مطمئن فرمادیں۔

اور کیا عرض کروں؟ دعاؤں کی لجاجت کے ساتھ درخواست ہے۔خالہ صاحبہ اور اہلیہ سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔خالہ زاد بھائی بھی سلام مسنون عرض کررہے ہیں اور سفر کے

آسان ہونے کی دعاؤں کے خواستگار ہیں۔

فقط والسلام
سگ آستانۂ عالی
عبدالرحیم السورتی
۶ر جون

عزیز یوسف کا پتہ یہ ہے:
Y.S.MOTALA
30 PEACE STREET
BOLTON
LANCS
UK

....

۳ر مئی ۷۱ء، دوشنبہ / ۸ر ربیع الاول ۹۱ھ

روضۂ اقدس پر صلاۃ وسلام

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، احقر بحمد اللہ بعافیت ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ چند روز ہوئے حضرت اقدس کا گرامی نامہ ہندی کارڈ اور یوسف کے عریضہ پر حضرت اقدس کا گرامی نامہ دونوں موصول ہوئے تھے۔

جواب دینے کا برابر ارادہ کر رہا تھا لیکن اول تو احقر کے منہ پر ورم آ گیا۔ کئی روز تک اس تکلیف میں مبتلا رہا۔ مختلف علاج معالجے کے بعد اس سے سکون ہوا، کہ اس کے فوراً بعد آنکھوں کے وبائی مرض میں شدت سے مبتلا ہو گیا، جو مرض آج کل علاقہ بمبئی میں بہت شدت سے پھیلا ہوا ہے۔ یکے بعد دیگرے دونوں آنکھوں میں تکلیف ہوگئی اور کافی تکلیف رہی، جو الحمد للہ ابھی ایک دو روز ہوئے اچھی ہوئی ہے۔ اب الحمد للہ صحت اچھی ہے۔

حضرت اقدس مد فیوضہم کی اوائل جون میں تشریف آوری کے مژدہ سے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ جو بیان سے باہر ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے لطف وکرم سے بکمال راحت و آرام و بکمال صحت و عافیت ہر نوع کی سہولت کے ساتھ واپس لاوے، اور صحت وعافیت کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے اور حضرت اقدس کے فیوض و برکات سے استفادہ کی صلاحیت عطا فرماوے۔ آمین۔

میرے ماوائے دارین! دو تین باتوں کے متعلق کچھ عرض کرنے کو کئی روز سے سوچ رہا تھا۔ لیکن آنکھوں کی تکلیف اس سے مانع رہی، آج عرض کرنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ اگرچہ اسکا ڈر ہے کہ حضرت اقدس کے مبارک اوقات ضائع ہوں گے، لیکن اپنی قدیم عادت یہی ہے کہ اس قسم کے معمولی سے اہم معاملات میں بغیر حضرت اقدس کے مشورہ کے کسی بھی اقدام کی عادت نہیں۔

سب سے اول تو یہ ہے کہ پھوپھی زاد بھائی نے زامبیا سے احقر کا اور احقر کی اہلیہ کا ٹکٹ بھیج دیا ہے۔ ہمارے ایجنٹ صاحب نے یہ معلوم کرایا تھا کہ کون سی تاریخ میں بکنگ کرانا ہے، احقر نے یہ لکھ دیا کہ ابھی آپ ایرلائن والوں کو یہ لکھ دیں کہ سفر کا ارادہ قریب میں نہیں ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اب تو حضرت اقدس تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت اقدس کی زیارت وملاقات سے قبل سفر مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

میں نے اپنے طور پر یہ ارادہ کر رکھا تھا کہ چونکہ حضرت اقدس کی رفاقت سے محرومی رہی ہے اس لئے حضرت والا کی تشریف آوری کے بعد سہارنپور حاضر ہو جاؤں، اور ابھی وہیں اقدام عالیہ میں پڑا رہوں۔ اس لئے میں نے اپنے پھوپھی زاد بھائی کے دو خطوں کا بھی جواب نہ دیا تھا، حتی کہ ان کی ارسال کردہ ٹکٹوں کی رسید بھی اب تک لکھی نہیں ہے۔

لیکن ایک طرف تو انہوں نے بمبئی ایرلائن والوں کو ٹکٹ بھیج دیا اور دوسری طرف والدہ کے تقاضے بھی آ رہے ہیں۔ اب مشورہ طلب امر یہ ہے کہ سفر کیا جائے یا نہیں؟ اور کیا

جائے تو اس وقت یا بعد رمضان؟ حضرت اقدس کے گرامی نامہ کے بعد ہی اپنے فیصلہ سے بھائی صاحب کو اور والدہ کو مطلع کروں گا۔ امید ہے کہ مشورہ عالی سے ضرور نوازیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ شاید حضرت والا کے تو علم میں ہوگا کہ علاقۂ گجرات میں پردے اور برقع کا رواج تو ہے ہی نہیں۔ ہمارے ننھیال نرولی جہاں پانچ ہزار کی مسلم آبادی ہے اور وطن ورسٹھی جہاں دو ہزار کی مسلم آبادی ہے کوئی ایک عورت بھی برقع کی عادی نہیں ہے نہ ہی اس کو کوئی عیب سمجھا جاتا ہے۔

یہی حال سارے علاقہ کا ہے۔ لیکن احقر نے الحمدللہ شادی کے کچھ ہی دنوں کے بعد سے برقع کا اہتمام شروع کروایا تھا جو آج تک الحمدللہ قائم ہے۔ آئندہ بھی بخیر و عافیت قائم رہے اس کے لئے دعاؤں کی گزارش ہے۔ اس لئے کہ برقع کی طرف سے تو اطمینان تھا لیکن ہمارے یہاں جو بے پردگی کا ماحول ہے اس کے اعتبار سے مکانات بھی ایسے ہی بے پردہ ہوتے ہیں۔ جس میں زنانہ و مردانہ سب یکساں، بلکہ مردوں کے لئے تو بیٹھک کی کوئی جگہ ہوتی ہے لیکن عورتیں اس سے بھی محروم ہیں۔

مکانات اس طرح کے بنے ہوتے ہیں کہ صدر دروازے سے اخیر تک بالکل کھلا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے بڑی ہی تکلیف تھی۔ باہر تو برقع کا اہتمام تھا لیکن مکانات کے قدیم طرز کی بے پردگی والی تعمیر سے کوئی اہتمام پردہ کا نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لئے ہمیشہ ایک پردہ والے مکان کو سوچتا رہا۔ لیکن حالات ناسازگار ہی رہے۔

اب الحمدللہ ہمارے خسر صاحب نے ایک زمین مکان بنانے کے لئے مرحمت فرمائی۔ اور ساتھ ہی کچھ عمارتی لکڑیاں بھی مرحمت فرمائیں۔ اور کچھ لکڑیاں ماموں صاحب نے مرحمت فرمائیں، اور کچھ پیسے بھی قرض مرحمت فرمائے۔ تو ایک پردہ دار مکان بنانے کا سلسلہ شروع کیا۔ اور ماموں صاحب ہی سب کچھ کرا رہے ہیں۔ اس کی تکمیل کے لئے مؤدبانہ دعاؤں کی گزارش ہے۔

عزیز یوسف کے لئے بھی اس مکان میں ایک حصہ طے کیا گیا۔ ایک حصہ احقر کا اور ایک یوسف کا۔ اس گنجائش کے ساتھ بنوا رہے ہیں کہ حضرت اقدس مدفیوضہم کی دم فرمودہ اینٹ بعد میں رکھنے کے لئے تھوڑی جگہ بھی چھوڑ دی گئی ہے۔ اس مکان میں ہر نوع کی برکت اور ہر نوع کے مکارہ سے حفاظت کے لئے بہت ہی لجاجت کے ساتھ دعاؤں کی درخواست ہے۔

معمولات کی الحمد للہ پابندی ہورہی ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت میں بہت ہی لطف محسوس ہوتا ہے۔ گھر پر ہمیشہ سے عصر سے مغرب تک ذکر کا معمول ہے۔ اب تو اور چار ساتھی عصر سے مغرب تک ذکر جہری کرتے ہیں۔ یہ سب حضرت اقدس کی مبارک دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

حقیقت شکر کا گجراتی ترجمہ مکرمی مفتی اسماعیل صاحب نے کردیا ہے اس کی طباعت کا ارادہ ہے لیکن بعض وجوہ سے مجبوری ہے۔ ایک صاحب مانگ رہے تھے کہ مجھے دے دو میں چھپوا دوں گا۔ ابھی تک تو میں نے دی نہیں لیکن اب ارادہ ہے کہ انہی کو دے دوں۔ اس لئے کہ اس سے کوئی منافع حاصل کرنے کی نیت تو ہے نہیں اور نہ اس ارادہ سے اس کی ترتیب دی تھی۔

اس کے اردو کے نسخے بھی بالکل ختم ہوگئے۔ بہت سے لوگ مانگتے ہیں اور انکار کرنا پڑتا ہے۔ اس کی طباعت و کتابت کے لئے بھی اللہ میاں کوئی انتظام فرمادے۔ اس کی دعا فرمادیں۔ گجراتی درد اور دوا کی فرمائشیں ابھی تک آتی رہتی ہیں۔ کچھ دن ہوئے افریقہ سے چالیس پچاس نسخے منگوائے تھے۔

حضرت اقدس مدفیوضہم کی زیارت مبارک اکثر و بیشتر خواب میں ہوتی رہتی ہے۔ چند روز ہوئے خواب دیکھا تھا کہ احقر بھائی طلحہ، بھائی ابوالحسن صاحب مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ کسٹم سے فراغت پر احقر مع سامان رکشہ میں حضرت اقدس کی قیام گاہ پر حاضر ہوا۔

حضرت والا ایک نہایت خوبصورت مسجد کے حجرہ میں چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ حضرات نظام الدین و خدام سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت والا نے بہت ہی محبت و مسرت کے ساتھ معانقہ فرمایا اور فرمایا کہ تو کون سا مکہ سے آرہا ہے۔ اور احقر کو یہ فکر سوار تھا کہ حضرت دریافت فرمائیں گے کہ بھائی طلحہ اور بھائی ابوالحسن کو کیوں چھوڑ کر آیا تو کیا جواب دوں گا۔ لیکن حضرت نے دریافت نہیں فرمایا۔

پھر خواب دیکھا کہ حضرت اور بھائی ابوالحسن صاحب غریب خانہ پر تشریف لائے، اور وضو فرما کر مصلیٰ طلب فرمایا، اور غریب خانہ میں نماز میں مشغول ہو گئے۔ مؤدبانہ دعاؤں کی اور زبان مبارک سے کسی وقت صلاۃ وسلام کی عاجزی کے ساتھ گزارش ہے۔

فقط والسلام

سگ آستانہ عالی عبدالرحیم السورتی

۳ر مئی دوشنبہ

....

[ناقص از اول]

عزیز یوسف کی اہلیہ کے علاج کے سلسلہ میں اگر تمہارا قریب میں آنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ زبانی مشورہ کریں۔

(۱) سب سے اہم چیز اس میں استخارہ مسنونہ ہے۔ جتنا یقین اور استحضار ہوگا اتنا ہی مفید ہوگا۔ میرا سالہا سال کا تجربہ ہے۔

(۲) خود اہلیہ کی منشاء بھی معلوم ہونا ضروری ہے۔ علاج طبیعت کے موافق ہوتا ہے تو فائدہ دیتا ہے، ورنہ مضرت۔

(۳) خالہ و خالو سے اجازت ضروری ہے۔

(۴) یہاں کے قیام کی کیا صورت ہوگی؟ علاج کے لئے کسی مستقل تیماردار کی

ضرورت ہوتی ہے۔

(۵) تم نے ۲۰۰ پونڈ کا خرچ لکھا۔ یہ چیز تو رئیس اعظم الحاج قاری یوسف کے یہاں قابلِ التفات نہیں۔

فقط

حضرت شیخ

۱۸/۶/۷۱ء

....

باسمہ سبحانہ

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ،

بعد سلام مسنون، رات تمہارا مسجّل مستعجل پہنچا تھا اور اس کے بعد ساتویں جلد بھی پہنچ گئی تھی۔ اس کی رسید بھی لکھ دی۔

آج شب پنج شنبہ میں ۱۶ جولائی میں تمہارے دو خط پہنچے اور ایک پیکٹ بھی۔ بہت تعجب ہوا۔ پیکٹ تو معلوم ہوا کہ تیسری جلد کا ہے جس کو تم کئی خطوں میں لکھ چکے تھے اور دو خطوں میں سے پہلا خط تو ۹ اپریل کا ہے جو چار ماہ میں پہنچا۔ اس میں تو کوئی بات نئی نہیں۔ اس میں تو ابتدائی مراحل، حروف نہ ملنے اور ابتدائی معاملہ کی گفتگو ہے۔ اب تو کتاب ختم ہو ہوا چکی۔

مولوی عبدالرزاق دو تین دن سے مدینہ میں براج رہے ہیں۔ ان کے کلام کے سمجھنے کی کوشش ہی تم فضول کرو۔ اس خط میں تم نے یوسف کے دارالعلوم کے سلسلہ میں مقدمہ کا حال تک لکھا۔ اس کا مجھے بھی پتہ نہیں چلا۔

تم نے عبدالمنان کے قصیدہ کو لکھا۔ مجھے تو یوں یاد پڑے کہ میں لکھ چکا تھا کہ سب حذف کر دو۔ اب تو نئے نئے مصر کے مشاہیر کے لکھواؤ۔ عبدالمنان کو کون جانے؟ یہ تو پہلے

خط کا جواب ہوا۔

کاتب کہتے ہیں کہ تم صندوق برید ہمیشہ گڑبڑ لکھتے ہو۔تم ۱۰۱۱ لکھتے ہو، حالانکہ وہ ۱۱۰۱ ہے۔تمہارا تار پہنچ چکا تھا۔اس کا جواب بھی جا چکا۔تمہارے ہر خط کا جواب فوراً لکھا جاتا ہے۔تیسری جلد بھی آج پہنچ گئی۔

میں اپنا ایماء کل کی رجسٹری میں لکھ چکا ہوں۔میری رائے یہ ہے کہ اہلیہ کو سفر حمل کے زمانہ میں نہ کرایا جائے۔اس لئے کہ یہ مرحلہ بہت سخت ہوتا ہے۔فراغت کے بعد سفر کریں۔اللہ تعالیٰ تمہیں بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔

میں نے پہلے سہارنپور آپ کو جو لکھا تھا، میں یہ سمجھ رہا تھا کہ تم اس وقت تک فارغ ہو جاؤ گے۔لیکن اس خط سے اندازہ ہوا کہ فراغت میں تو ابھی دیر ہے۔تمہارے رمضان سہارنپور کا تو میرا بھی جی چاہتا ہے، مگر اہلیہ کا مسئلہ اس سے اہم ہے۔یہ ناکارہ ذی قعدہ میں واپس آجائے گا۔اور اب بظاہر تمہیں خط لکھنے کا وقت نہ ملے کہ یہاں سے چند روز میں مکہ روانگی ہے، اور وہاں سے چار پانچ روز میں بمبئی۔مولوی عبد الحفیظ پہنچ گئے ہوں گے کہ یہاں سے تو کئی دن ہوئے روانہ ہو چکے۔

تمہارے ۹/اپریل والے خط پر مدینہ کی مہر ۸/ربیع الثانی کی ہے۔مگر چونکہ صندوق برید اس پر غلط تھا اس لئے ڈاکخانہ میں پڑا رہا۔مگر یہ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ آج کیسے آیا۔کل مکہ میں علی میاں کا تار پہنچا کہ لندن جانا ہوا، تو اخیر جولائی میں مکہ پہنچوں گا۔فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ

۱۷جولائی ۷۵ء

....

عزیز گرامی قدر ومنزلت عافاکم اللہ وسلم!

۴؍اکتوبر کو جب کہ ماہ مبارک قریب الختم تھا، برقیہ پہنچا۔ جس میں تم نے ولادت کی خبر دی جس سے بہت مسرت ہوئی مگر ایک اناڑی پن بھی کیا۔ تم نے لکھا کہ گزشتہ رات آپریشن سے ولادت ہوگئی۔ اگر بجائے ولادت کے لڑکا یا لڑکی پیدا ہوئی لکھ دیتے تو مزید اطمینان ہوتا۔ خدا کرے ولد صالح ہوا ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے والدہ اور مولود کو نہایت ہی راحت سے رکھے مگر ہر دفعہ میں آپریشن کا قصہ بڑا جھگڑے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس سے محفوظ فرمائے۔

مسرت کا اظہار تو بہت کرنے کو جی چاہ رہا ہے مگر بڑے ہجوم میں بیٹھا ہوں اور اب تک کی تاخیر پر بہت متأثر۔ اہلیہ کو بھی مبارک باد دے دیں اور خالہ صاحبہ کو بھی سلام مسنون ومبارک باد کے بعد آپ کی صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مد فیوضہم

بقلم مظہر عالم عفی عنہ

۷؍اکتوبر ۷۵ء / ۲؍شوال ۹۵ھ

از راقم سلام مسنون ومبارکباد۔ [آپ کے] جانے کے بعد سونا سونا لگنے لگا۔

از: مولانا احمد صاحب گجراتی:

از احمد بعد سلام مسنون، مبارک باد۔ نیز امسال ۳؍آدمیوں کو اجازت ماہ مبارک میں ملی:

۱: مولانا عبد العلیم صاحب مرادآبادی

۲: مولانا عبد العزیز صاحب

۳: مولانا محمد ثانی صاحب لکھنوی

فقط والسلام۔ دعا کی درخواست۔

باسمہٖ سبحانہ

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہٗ،

بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارا ائیر لیٹر عزیز یوسف کے نام بہت بروقت پہنچا کہ وہ کل جارہے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ تم نے بھائی داؤد ساعاتی سے کفالت نامہ منگانے کے بارے میں میری رائے پوچھی ہے۔ میری رائے بالکل نہیں، اس لئے کہ اس وقت تو عزیز یوسف تمہارے پاس جارہے ہیں۔ ان کے قیام تک تو تمہیں ٹھہرنا ہی چاہئے۔ اور اس کے بعد پھر ماہِ مبارک کا قرب ہو جائے گا۔ یہ تو معلوم نہیں کہ ماہِ مبارک کہاں گزرے گا۔ الامر بیداللہ تعالیٰ۔ مگر حسب سابق تقاضے پہلے ہی سے ہو رہے ہیں۔
مجھے تو بڑا قلق ہو رہا ہے کہ سال کا زیادہ حصہ تو یہاں گزرے ہے، اور ماہِ مبارک ہندوستان میں گزرے ہے۔ مگر یہاں ذکر کی کوئی فضا بنتی نہیں۔ نہ تو حرمین میں کوئی ایسی جگہ کہ جہاں یکسوئی کے ساتھ قیام ہو سکے، اور نہ یہاں کے حکام ایسے جو اس کفر و شرک کو برداشت کر سکیں۔ سب کچھ برداشت ہے، مگر تصوف ناقابل برداشت ہے۔
رجب، جمادی الثانیہ تک یہ طے ہو جائے گا کہ میرا رمضان کہاں ہے۔ اگر حجاز ہو تو حجاز چلے آنا، ورنہ سہارنپور۔ مگر اہلیہ کا مسئلہ سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کا کیا ہوگا؟ صوفی اقبال تو یہاں ہیں نہیں۔ اس وقت تو رات کو خطوں کو لکھوا رہا ہوں۔ ان عورتوں کا آپس کا جوڑ تو بہت عنقاء ہو گیا اور صوفی اقبال کی مالکۂ مکان ہر وقت

ع جرس فریاد می دارد کہ بربندید محملہا

میرا مسلک تو استخارہ کا ہے اور ان شاء اللہ جو نتیجہ برآمد ہو خیر ہی خیر ہے۔ اپنی اہلیہ، مولوی یوسف کی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ ہر دو کے بچوں کو دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم حبیب اللہ

۷۶/۳/۱۴ء

مولوی یوسف سے معلوم ہوا کہ تمہیں دل کی بیماری لاحق ہے۔معلوم ہو کر بہت ہی قلق ہوا کہ یہ تو بڑا اخطرناک مرض ہے۔اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔

....

۷۸۶

محترم المقام ماوائے دارین مرشد پاک صاحب دامت برکاتکم،

بعد سلام مسنون، احقر بخیر ہے۔امید کہ مزاج اقدس بھی بخیر ہوں گے۔حضرت اقدس کا گرامی نامہ عزیز مولوی یوسف صاحب نے ارسال کیا تھا، جس سے بہت ہی خوش ہوئی کہ حضرت اقدس نے حرم پاک میں بھی اس حقیر کو یاد فرمایا۔اس سے قبل ۶۵ پیسے کا لفافہ کئی روز ہوئے مدرسہ صولیتہ کے پتے پر حضرت کے نام لکھ چکا ہوں۔امید کہ پہنچا ہوگا۔

....

۲۸۶

نامہ بر تو ہی بتا تو نے تو دیکھے ہونگے
کیسے ہوتے ہیں وہ خط جن کا جواب آتا ہے

زکریا کاندھلوی

۲/۲ ۸۲ء

۳

۲۸۶

رفتہ رفتہ راہ رسم دوستی کم ہو تو خوب
ترک کرنا خط وکتابت یک قلم اچھا نہیں

محمد زکریا کاندھلوی
مدینۃ المنورہ

۱۱/ فروری ۷۷ء سنہ یوم الجمعہ
نمبر ۳

۷۸۶

نامہ بر تو ہی بتا،تو نے تو دیکھے ہوں گے

کیسے ہوتے ہیں وہ خط جن کا جواب آتا ہے

زکریا کاندھلوی

۷/۲/۷۷ء

ازمحمد یعقوب غفرلہ بمبئی،سلام مسنون۔

....

۷۸۶

رفتہ رفتہ راہ ورسم دوستی کم ہو تو خوب

ترک کرنا خط و کتابت یک قلم اچھا نہیں

محمد زکریا کاندھلوی

المدینۃ المنورۃ

۱۱/فروری ۷۷ء یوم الجمعۃ

ازمحمد یعقوب غفرلہ بمبئی،سلام مسنون۔

....

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ،

بعد سلام مسنون، ایسے گئے کہ خط بھی نہ لکھا رسید کا۔ معلوم نہیں تمہارے زامبیا کے مدرسہ کا کیا ہوا۔ دو تین فون لندن سے آئے کہ عبدالحفیظ کو اجازت دے دوں کہ وہ زامبیا ہو کر آئیں۔ ایک ماہ سے یورپ میں مٹر گشت کر رہے ہیں۔ اس کے لئے تو فون کی ضرورت نہیں اور زامبیا کے لئے بار بار فون آرہا ہے۔ اب معلوم نہیں کہ کہاں ہیں؟ میرے پاس تو ان کا ایک پرچہ رائے ونڈ اور ایک مکہ میں ملا تھا، جس میں اپنی غیبت پر قلق وغیرہ وغیرہ امور لکھے تھے۔ معلوم نہیں کہ وہ زامبیا وغیرہ ہو آئے یا نہیں۔

مدینہ منورہ میں مولانا عبدالجبار صاحب سے ملاقات ہوئی جو زامبیا سے آئے ہوئے تھے۔ میں ان کا زامبیا مدرسہ کے افتتاح کے سلسلہ میں جانا سن چکا تھا۔ میں نے کہا کہ آپ کے مدرسہ کا علم ہوتا، تو ہم لوگ وہاں مدرسہ کھولنے کا ارادہ نہ کرتے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ تمہارا مدرسہ تو ایک دینی مدرسہ ہے، اور یہ تو اسکول و مدرسہ مشترک ہے۔ اور میں زامبیا میں کہہ آیا ہوں کہ اصل مدرسہ تو شیخ کا ہے، اس کی اعانت کریں۔ آج وہ مکہ واپس جا رہے ہیں۔ اللہ کرے تزاحم کی شکل پیدا نہ ہو۔

اب آپ مدرسہ شروع کریں۔ مالک سے مانگتے رہیں اور اکابر مظاہر علوم اور دار العلوم کے اسوہ پر چلائیں۔ رؤساء سے نہ چندہ لیں، نہ امید رکھیں۔ غرباء سے ضرور لیں، خواہ ایک ایک پیسہ دو دو پیسہ ہی ہوں۔ کیوں کہ امراء اپنے اپنے بڑے بڑے چندوں سے مدرسہ کو محکوم اور اپنے اغراض کا آلہ بنانا چاہتے ہیں۔ اور غرباء کو یہ امید نہیں ہوتی کہ وہ ایک دو روپئے دے کر مدرسہ پر قبضہ کر لیں گے۔ ہمارے اکابر نے ہمیشہ غرباء کے چندوں کو ترجیح دی ہے، اگرچہ اب دونوں مدرسوں میں امراء کی پابوسی شروع ہو گئی ہے، جس سے مناقشات شروع ہو گئے۔

میرا مزاج مبارک ابھی تک ؎ ''نہ جیتے ہیں، نہ مرتے ہیں رعجب حالت ہماری ہے''

کے مصداق ہے۔ تین برس سے مرض نے ایسا دفعۃً پکڑا کہ حد نہیں۔ اگر آہستہ آہستہ آتی جب بھی کوئی حرج نہیں تھا۔ میری صحت ضرب المثل تھی، لیکن اب ایسا ہوگیا کہ جیسے پانی میں بطاشہ۔ لیکن اب تو ایسی حالت ہے کہ حرم شریف بھی نہیں جا سکتا۔ تم دعا کرو کہ اللہ یا تو صحت وقوت دے یا حسن خاتمہ کی دولت نصیب فرمائے۔

تمہاری مشکلات میرے کانوں میں پڑ رہی ہیں، بالخصوص مولوی عبدالجبار کے مدرسہ کے افتتاح کے بعد۔ اگرچہ میں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ اگر ہمیں پہلے سے معلوم ہو جاتا تو ہم شروع نہ کرتے، لیکن وہ کہتے رہے کہ میں وہاں کہہ آیا ہوں کہ اصل مدرسہ تو حضرت شیخ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے مدرسہ کو کامیاب کرے۔

اپنے دوستوں اور ممبران کمیٹی میں ایک تو متمول حضرات زیادہ نہ ہوں، دوسرے مولوی عبدالجبار کے مدرسہ کی تنقیص نہ کی جائے، **بلکہ یہ کہا جائے کہ وہ تو ایک دارالعلوم ہے، اور یہ ایک مکتب ہے جس میں قرآن کریم کی تعلیم ہے اور دینیات۔**

مولوی عبدالحفیظ کو بھی زامبیا کے لئے کہہ چکا ہوں۔ اب اللہ کا نام لے کر مدرسہ شروع کرادو۔ میں یہ دو باتیں مولوی عبدالحفیظ سے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ مولوی عبدالجبار کے مدرسہ کی تنقید و تنقیص نہ کریں۔

مجھے تمہارے حالات کا فکر ہے، لیکن تمہارے مشاغل بہت بڑھ گئے۔ سفر ہندو پاک تو بہت راحت سے گزرا، لیکن مدینہ آنے کے بعد ضعف ہوگیا۔ عزیز یوسف کے تین چار خط آچکے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دونوں بھائیوں کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ بقلم محمد شاہد غفرلہ

۱۶/۱۰/اکتوبر ۱۹۷۹ء

ازراقم الحروف سلام مسنون۔ خدا کرے عافیت سے جلد ملاقات ہو۔

۷۸۶

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ،

بعد سلام مسنون، گزشتہ ہفتہ میں ۲۳/ اگست کو تمہارا محبت نامہ اور ۲۴/ کو تمہاری خالہ کا ایرلیٹر جس میں تمہاری شدید بیماری کا حال تھا، پہنچا تھا۔ ان دونوں کا جواب ایک ایرلیٹر پر عزیز یوسف سے لکھوایا تھا اور اس کے دو دن بعد ایک ہندی کارڈ ایک مہمان کے ہاتھ ہند سے ڈلوایا تھا، جس میں تمہاری بیماری پر تشویش اور صحت کا شدت سے انتظار لکھوایا تھا۔

تمہارے ایرلیٹر کو آج ۱۲/ دن ہو گئے اور خالہ کے خط کو گیارہ، اس کے بعد سے کوئی اطلاع نہیں پہنچی جس سے فکر ہے، حالانکہ اس سے قبل تمہارے خطوط چوتھے دن پہنچتے رہے۔ آج کی ڈاک سے مولوی معین الدین کا خط تمہارے نام عزیز یوسف نے بتلایا اور تمہاری ہدایت کے موافق عزیز یوسف نے کھولا۔ انہیں خط لکھو تو میری طرف سے لکھ دینا کہ یہ ناکارہ تم خصوصی دوستوں کے لئے جس کی تائید عزیز عبدالرحیم بھی اپنے خط میں کرے گا، بہت اہتمام سے دعائیں کرتا رہتا ہے اور صلوۃ وسلام بھی عرض کرتا رہتا ہے۔

تمہارے دونوں خواب مبارک ہیں اور زندگی ہے تو ان شاء اللہ سال میں ملاقات ہوگی، البتہ ماہ مبارک کا مسئلہ ابھی تک طے نہیں ہوا۔ زیادہ رجحان مدینہ پاک ہی کا ہے۔ تمہاری طرف سے خصوصی صلوۃ وسلام بھی پیش کرتا رہتا ہوں اور جن کو میں نے بیعت کی اجازت دی ہے، سب کے لئے بہت اہتمام سے دعائیں کرتا ہوں۔ مولانا باقر حسین صاحب اور مولوی نثار احمد صاحب ان دونوں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں اور ان کی طرف سے بھی صلوۃ وسلام عرض کرتا ہوں۔ مولوی عبدالجبار صاحب کو بھی یہ پرچہ دکھلا دیں۔

حضرت مدنی نوراللہ مرقدہ کے ایک خلیفہ نے ان الفاظ کے ساتھ دعا کی درخواست کی ہے کہ آں مکرم اس خادم کے لئے بارگاہ رب العزت میں یہ دعا فرمادیں کہ فقیر کو فناء تام واتم نصیب ہو اور نسبت چشتیہ صابریہ پوری پوری حاصل ہو، تاکہ کل قیامت کے روز اپنے اکابر

حضرات مشائخ قدس اللہ اسرارہم کے سامنے رسوائی نہ ہواور منہ دکھلانے کے قابل ہو سکے:

میکند حافظ دعائے بتو آمینے بگو

ایں دعا ازمن و از جملہ جہاں آمین باد

یہ مضمون دیگر احباب کو بھی لکھ دیں، مجھے تو بہت ہی پسند آیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث

بقلم یوسف

سنیچر

ازاحقر بعد سلام مسنون آج ہی مولوی سیف الدین کے گرامی نامہ سے ٹائیفائیڈ کی خبر سے بے حد افسوس ہوا۔ اللہ تعالی شانہ رحم فرما کر شفائے کلی نصیب فرماوے۔ آج ہی حضرت نے ۔۔۔۔ کے ذریعہ ایک کارڈ بھی ڈلوایا ہے۔ خدا کرے کہ دونوں ساتھ مل جاوے۔

اس ہفتہ سے حضرت کے رمضان کے سہارنپور گزارنے کے آثار معلوم ہورہے ہیں۔ خدا کرے کہ وہیں گزرے۔ مولانا علی میاں صاحب اخیر رجب میں یہاں رابطہ کے جلسہ میں آنے والے ہیں۔ مولوی طلحہ وغیرہ سے ان پر خوب زور ڈلواویں، تو ان شاء اللہ ان کے مشورہ سے حضرت تشریف لے جاویں گے۔

....

مکاتیب حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
بنام حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ
وحضرت مولانا سید احمد صاحب مدنی نور اللہ مرقدہ

[یہ مکاتیب عالیہ حضرت شیخ قدس سرہ نے بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کوعنایت فرمائے تھے]

بخدمت اقدس حضرت مخدوم ومطاع نیاز مندان مولانا سید احمد صاحب مہاجر مدنی اُدام اللہ برکات ظلالکم،

سلام مسنون۔میاں محمد صاحب کے بقیع کے مہمان بن جانے سے نہایت افسوس ہوا کہ بلا ملاقات ہی چل دئے۔اللہ تعالی جناب کے لئے ذخیرۂ آخرت فرماویں اورنعم البدل عطافرماویں۔آمین۔

یہ خیال تھا کہ میاں محمد صاحب تشریف فرما رہیں گےتو بزرگوں کی نشانی قائم رہے گی ،مگراللہ کی مصلحت اسی کومتقاضی تھی۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

گھر میں سلام عرض کر دیں۔خدمت عالیہ میں مولانا مولوی محمود حسن صاحب کا سلام مسنون۔قاری صاحب،مولوی عبد الکریم صاحب،مولوی عبد الحق صاحب،مولوی

عبدالحمید صاحب سے سلام مسنون۔

دعا کا طالب، سلام روضہ مبارک پر پیش کرنے کی استدعا۔

احقر انیس

۱۷/ ذیقعدہ ۴۵ھ

میری والدہ صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ کی جانب سے سلام مسنون، دعا کی استدعا ہے۔

....

از ناچیز زکریا عفی عنہ،

بعد ہدیہ سلام نیاز آنکہ گرامی نامہ نے مفتخر فرمایا۔ عزیز محمد مرحوم کی مسرت پر اس کا رنج غالب آ گیا۔ آپ حضرات مقبول بارگاہ عالی ہیں، اس لئے ہر نوع کے اجور وثمرات میں سے حصہ وافر ملنا مقدر ہے، جس کے اسباب مہیا ہوتے جا رہے ہیں۔

آپ تو کوہِ وقار ہیں، تو اس کے رنج کا کیا ظہور ہوتا؟ مگر اس کی والدہ پر یقیناً رنج بہت زیادہ ظاہر ہوگا۔ میری طرف سے بہت ہی ادب کے ساتھ سلام مسنون کے بعد مضمون تعزیت فرما دیں کہ آپ اس کو میری تحریر سے زیادہ عمدہ طور پر ارشاد فرماویں گے۔

آپ نے بذل وا وجز کے متعلق دمشق خط وکتابت کو لکھا، اس سے بہتر اور کیا ہوسکتا ہے؟ میرا تو بہت ہی دل چاہتا ہے کہ مصر، حجاز، عرب، شام میں ان کتب کی اشاعت کی کوئی صورت نکل سکے۔ اس لئے میرا دل چاہتا تھا کہ مولوی عبدالحق صاحب اپنی تجارت میں اس کے چند نسخے منگا کر رکھ لیں کہ وہاں ہر طرف کا آدمی آتا ہے۔ اگر وہ نہیں تو کوئی اور معتمد تاجر رکھ لیں تب بھی مضائقہ نہیں، بشرطیکہ آپ کے معتمد ہوں۔ مولوی عادل کے نام کے خطوط رجسٹری کرا دئے ہیں۔ وہ ابھی حیدر آباد ہی ہیں، گنگوہ جانے کو لکھا تھا، مگر ابھی آئے نہیں۔

دائرہ کی کتب کی طرف سے فکر ہو گیا۔ جو فیصلہ قرار پائے، مجھے بھی مطلع فرماویں۔ خدا کرے کہ کتب غتربود سے بچ جاویں۔

مرسلہ رسید بھی پہنچ گئی۔ چندہ دہندگان کے پاس ارسال کردی۔ آپ کی رقم بڑھ گئی۔ کچھ متفرق اخراجات کے واسطے روک کر شیخ جی کی معرفت چار پانچ سو کا حوالہ کرانے کا خیال ہے۔ نہ معلوم وہاں کے لحاظ سے کس موسم میں حوالہ کرنا مفید ہوتا ہے۔ ایام حج میں یا غیر ایام حج میں؟ میرے خیال میں غیر ایام حج میں مفید ہوگا، اس لئے اوائل محرم میں یہاں سے ارسال کا خیال ہے۔

کیفیت کے سینکڑوں پلندہ ارسال کر چکا ہوں۔ آپ رسید جلد جلد ارسال نہیں فرماتے۔ آج کی ڈاک سے بھی آٹھ پلندہ ارسال کئے ہیں۔ ان میں ۶ کیفیت کے ہیں۔ فی پلندہ ۱۸ عدد۔ اور ۲ پلندہ بہشتی زیور کے ہیں جو گذشتہ خط میں آپ نے مدزکوۃ سے مانگے تھے۔ پانچ نسخہ مدزکوۃ سے ارسال ہیں، مگران کے محصول آپ کے حساب میں درج کئے ہیں۔

''روضۂ اقدس پر دست بستہ سلام نیاز''

فقط والسلام

زکریا عفی عنہ، سہارنپور

۱۶/ ذیقعدہ ۴۵ھ

....

روضۂ اقدس پر میرا سلام عرض کردیں۔

مخدومی حضرت مولانا سید احمد صاحب زادمجدکم ودامت برکاتکم،

عرصہ کے انتظار کے بعد اس ہفتہ پانچ لفافے جن میں تین جناب کے تھے اور دو حضرت حاجی صاحب کے موصول ہوئے۔ الحمد للہ کہ مژدۂ عافیت موجب اطمینان ہوا۔ بالخصوص کتب کے پہنچنے سے جس قدر مسرت ہے وہ بیان سے باہر۔ آج ہی رسید کی خوشی میں دوسرا صندوق تیار کرکے ارسال کررہا ہوں۔ خدا کرے کہ جلد پہنچ جاوے۔ اس کی تکمیل اور روانگی کے بعد تفصیل ارسال کروں گا۔ آج اس خط کے ذریعہ سے ۵۰ روپے کا حوالہ آپ پر

کرر ہا ہوں اور آپ کے حساب درج کر دیئے۔ ۴۰ روپے حاجی صاحب اور اماں جی کو دے دیجیے۔ ان کے خط میں تفصیل لکھ چکا ہوں۔ اور ۱۰ روپے عائشہ کو دے دیجئے، ۵ عائشہ کی طرف سے اور ۵ زکریا کی طرف سے۔ آپ کی رقم میرے پاس فضول رکھی ہوئی ہے۔ اگر آپ فرمادیں تو روانہ کر دوں۔ جناب نے منع فرمادیا تھا، اس لئے اب تک روانہ نہیں ہو سکی۔ آپ نے اپنا حساب طلب فرمایا ہے۔ میں ہر رقم کے آنے کے وقت یا روانگی کے وقت اس کی اطلاع کر دیتا ہوں۔ تاہم امتثالاً للحکم اب بھی ارسال کرتا ہوں۔

رمضان سے قبل جناب کے میرے پاس ۴۹۰ روپے ۶ آنے تھے، مع ان دوسو روپیہ کے جو جناب نے اماں جان کو مرحمت فرمائے تھے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے حساب میں ۲ روپے ۱۸ ذیقعدہ کو از طرف مولوی عبدالقوی صاحب اماں جی کو دلوائے۔ یہ ۴۹۲ روپے ۶ آنے تو آپ کے حساب میں ہوئے۔

رمضان المبارک میں اور اس کے بعد سے اب تک مدرسہ کے حساب میں ۸۷ روپے ۸ آنے حسب ذیل قیمت زیورات وصول ہوئے اور ۱۰ روپے بابت کرایہ کتب جن کی تفصیل آئندہ آرہی ہے۔

تفصیل زیورات مع قیمت:

معرفت حافظ ابرارالحق محلّہ چوب فروشاں سہارنپور

چوڑی دستی نقرئی ۵ عدد۔ قیمت فروخت شدہ ایک روپیہ ۴ آنے۔

پتہ طلائی ۲ عدد، ۶ ماشہ کے در ۲۰ روپے تولہ قیمت ۱۰/روپے

سپاری طلائی ایک جوڑی ڈھائی تولہ ۳۷ روپے

نقد ۱۵ روپے ۲ آنے۔

معرفت والدہ صاحبہ حافظ محمد اختر محلّہ چوب فروشاں، سہارنپور

بالیں طلائی ۴ عدد، وزن ایک طولہ ڈھائی ماشہ در ۱۹ روپے ۴ آنے تولہ قیمت ۲۳ روپے۔

نقد ۲ آنے۔

میزان کل: ۸۷ روپے ۸ آنے۔

بابت کرایہ کتب مرسلہ حاجی شاہ محمد صاحب ۱۰ روپے

کل ۹۷ روپے ۸ آنے۔

اس وقت صرف یہ آمدنی ہے۔ان کتب کی تفصیل میں پہلے ارسال کرچکا ہوں، مگر اب تک ان کی رسید نہیں آئی۔اب مکرر لکھتا ہوں۔ بخاری شریف ایک کامل مجلد، مسلم شریف ایک کامل مجلد، ہدایہ آخرین دو عدد مجلد، مشکوۃ شریف دو عدد مجلد، یہ سب کتب ۱۳ ذیقعدہ کو وصول ہوئی تھیں۔اسی وقت اطلاع کی تھی، مگر اب تک رسید نہیں آئی۔ان کا صندوق تیار ہے، مگر اب تک سابقہ صندوق کی رسید کے انتظار میں روانہ نہیں کیا تھا۔اب ان شاء اللہ روانہ ہوجاوے گا۔

آپ کے روپے کی بابت پہلے بھی دریافت کرچکا ہوں، اب مکرر استفسار ہے کہ حوالہ کردوں یا یہاں کسی جگہ دلوانا ہے۔آپ کے ۴۲۹ روپے ۶ آنے سابقہ ہیں، ۹۷ روپے ۸ آنے قیمت زیور وغیرہ حسب تفصیل بالا، ۵۰ روپے کا حوالہ اس خط کے شروع میں درج ہے۔کل ۶۲۹ روپے ۱۴ آنے آپ کے میرے ذمہ ہیں، مگر اس میں سے ابھی بعض حسابات نمٹانے باقی ہیں، مثلاً سابقہ صندوق کے اخراجات کا حساب، باوجود تقاضا ابھی تک بمبئی سے نہیں آیا۔اور یہ صندوق جو ابھی ارسال ہورہا ہے، اس کا حساب بھی ابھی معلوم نہیں ہوا، وغیرہ وغیرہ۔تاہم تین سو چار سو تو زائد ہیں ہی۔

قاری صاحب تو جدید بیگم صاحبہ کے ایسے مرید ہوئے کہ نہ خط نہ کتابت، نہ پیام نہ سلام۔فقط والسلام۔

زکریا عفی عنہ

۸/ صفر ۴۶ھ

....

حضرت اقدس أدام اللہ ظلال برکاتکم،

غلامانہ سلام مسنون کے بعد بحمد اللہ یہاں خیریت ہے۔ حضرت اقدس کی خیریت اور عافیت مزاج کا ہر وقت انتظار و دعا۔ الحمد للہ کہ اس ہفتہ حضرت کے دو گرامی نامے پہنچے۔ ایک غالباً یکم ربیع الاول کا تھا اور دوسرا ۱۴ ربیع الاول کا۔ دونوں والا نامے ۶ ربیع الثانی یکشنبہ کو پہنچے۔ خطوط مندرجہ مکتوب الیہم تک پہنچا دئے۔

شیخ رشید احمد صاحب اور مولانا عاشق الٰہی صاحب کی دوشنبہ کو آمد کی اطلاع تھی، اس لئے ان دونوں حضرات کے خطوط روک لئے تھے۔ مگر بجائے دوشنبہ کے آج پنجشنبہ کو صرف شیخ صاحب تشریف لائے۔ ان کو ان کا خط دے دیا گیا اور مولانا عاشق الٰہی صاحب کا گرامی نامہ بھی انہی کے ہاتھ ارسال ہے۔

حضرت اقدس نے میرے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا وہ خدا کرے کہ حضرت کی زبان مبارک سے نکلنے کی وجہ سے مجھے میسر ہو جاوے۔ حق تعالیٰ شانہ کی شان بندہ پروری اس سے کہیں زیادہ ہے۔ حضرت کے ایماء کے بعد یا حضرات سرپرستان کے حکم کے بعد میں انکار کیسے کر سکتا تھا؟ میں نے تو شیخ صاحب سے عرض کر دیا تھا کہ حضرت کا جب ایماء ہے تو میں کچھ عرض کر ہی نہیں سکتا۔ البتہ اپنے کو اہل یقیناً نہیں سمجھتا۔ تنخواہ کے متعلق بھی جو کچھ ارشاد عالی ہے غلام کو اس سے کیا انحراف ہو سکتا ہے؟ میں نے شیخ صاحب کو گرامی نامۂ اقدس دکھلایا تھا۔ انہوں نے بھی اسی صورت کو زیادہ پسند کیا جو حضرت والا نے تحریر فرمائی تھی۔

بھائی مسعود کی ترقی کی اطلاع میں سابقہ عرائض میں کر چکا ہوں۔ وہ ۵ روپے رنگونی طلبہ کے بھی جو خرچ نہ رہنے کی وجہ سے بند ہو گئے تھے، خرچ آنے پر گذشتہ ماہ سے جاری ہو گئے۔ خیال ہے کہ مدرسہ سے کسی مستقل کتاب کی نقل کی صورت بھی اگر پیدا ہو جائے تو ان شاء اللہ پانچ سات روپیہ کی آمد اس ذیل میں بھی ہو سکے گی۔ اہل مدرسہ کا خیال طیبی کی نقل کا ہے، جو مولوی اسماعیل صاحب کاندھلوی کے پاس ہے۔ حافظ صاحب وغیرہ کی

رائے اس کی خریداری کی تھی۔ گذشتہ سال سے خط و کتابت ہو رہی تھی۔ وہ ۳۰۰ روپیہ مانگتے ہیں، اور میرے خیال میں نقل میں ڈیڑھ سو سے بھی کم میں پڑت ہو جاوے گی۔ اس لئے خیال ہے کہ اس کی نقل بھائی مسعود کے متعلق کراؤں کہ خالی اوقات میں ایک دو گھنٹہ روزانہ لکھ لیا کریں گے، تو علاوہ حدیث سے مناسبت ہونے کے مالی نفع بھی ان شاء اللہ ہو گا۔ مدرسہ میں حدیث کی مد میں ایک رقم آئی ہوئی بھی ہے۔

گذشتہ ماہ میں ایک عجیب قصہ پیش آیا کہ مدرسہ میں ایک شخص آیا، حضرت اقدس سے بیعت ہونے کا ارادہ ظاہر کیا کہ میں اسی امید میں آیا تھا۔ افسوس کہ حضرت تشریف فرما نہیں ہیں۔ حافظ صاحب کے نہ ہونے پر بھی اظہار قلق کیا (وہ بھی سفر میں تھے۔) دفتر میں مدرسہ کے خرچ کے لئے کچھ تیل دینے کا ارادہ ظاہر کیا اور کہا کہ اگر چھ سات کنستر موجود ہوں تو کسی کے ساتھ دے دیں۔ میں تیل بھروا دوں گا۔ نائب مہتمم صاحب نے ۴ روپے دے کر نظیر کو ساتھ کیا کہ کنستر خرید کر اس سے تیل لے آؤ۔ اس نے کہا کہ کنستر اگر خریدنے ہیں تو میں ان ہی کنستروں کا معاملہ کرا دوں گا جن میں وہ تیل رکھا ہوا ہے۔

نظیر کو ساتھ لے کر وہ ریل پر گیا اور وہاں پہنچ کر نظیر سے یہ کہہ کر کہ روپیہ مجھے دے دو اور تم باہر ہی کھڑے رہو، میں کنستر لاتا ہوں، اندر چلا گیا۔ نظیر ایک ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کر کے واپس چلا آیا۔ اہل دفتر نے ۴ روپیہ نظیر کی تنخواہ سے وضع کئے، مگر شیخ صاحب سے کل یوں طے ہو گیا کہ ۲ روپے وہ مرحمت فرماویں، اور ا روپیہ حافظ صاحب اور ایک زکریا۔ اس غریب پر فضول کا تاوان نہ ڈالا جاوے۔ (عریضہ لکھنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ شیخ صاحب نے ۴ روپے مرحمت فرما دئے۔)

ایک قصہ اور بھی در پیش ہے۔ سابقہ محرر مطبخ کا قصہ میں پہلے عرائض میں مفصل لکھ چکا ہوں کہ حافظ سلطان احمد کی دوکان سے چھالیا اور بادام کی چوری کے قصہ میں ان کی علیحدگی ہو گئی۔ اس میں ایک قصہ یہ نکلا کہ ان کی تنخواہ کا حساب ہو جانے کے بعد معلوم ہوا کہ ان کے

زمانۂ قیام میں ایک ماہ میں تین من آٹا کم ہوا۔اس کٹھار کی عرصہ سے دو کنجیاں کر دی گئی تھیں، کہ جب تک دونوں موجود نہ ہوں قفل نہیں کھل سکتا تھا۔ایک کنجی ان کے پاس رہتی تھی، دوسری بھائی مظہر کے پاس۔محرر مطبخ کو تنخواہ حافظ صاحب کی اجازت سے دی گئی تھی، اس لئے اس تین من غلہ کا تاوان حافظ صاحب اور بھائی مظہر پر پڑا۔ اس کے بارے میں سرپرستوں کے یہاں سے بھی تجویز آئی ہے کہ دراصل تو دونوں کنجیوں والوں پر برابر منقسم ہوتا، مگر چونکہ محرر مطبخ کا حافظ صاحب کے حکم سے علیحدگی اور حساب تنخواہ ہوکر دیا جا چکا، ان سے واپس لینا ناممکن ہے، اس لئے یہ حافظ صاحب کے ذمہ پڑا۔اس تجویز کے کاغذ تو آ چکے ہیں، مگر عمل درآمد ابھی نہیں ہوا۔

بمبئی سے حافظ عبدالستار نے مدرسہ میں حوض کے لئے پانچ ہزار روپیہ دینا منظور کئے تھے، مگر باوجود متعدد تقاضوں کے اب تک موصول نہیں ہوئے۔مولوی عبدالرحمٰن اورنگ آبادی جو پرسوں سہارنپور پہنچے ہیں، ان کی زبانی معلوم ہوا کہ مولوی عبدالستار نے کہا کہ مدرسہ والوں کو کئی مرتبہ لکھا گیا، مگر وہاں سے کوئی لینے والا نہیں آیا۔اس بنا پر دوشنبہ کو حافظ صاحب بمبئی کا ارادہ کر رہے ہیں۔ پہلے سے خیال تھا کہ کسی اور کو روانہ کیا جاوے اور وہ تقاضا کر کے بذریعہ بیمہ ارسال کرے، مگر شیخ صاحب کی رائے ہوئی کہ حافظ صاحب خود ہی تشریف لے جاویں۔

میں گزشتہ ہفتہ ایک رجسٹری خط بی ام فضل کی طرف سے ارسال کر چکا ہوں۔اگرچہ بڑی تحقیقات کے بعد ارسال کیا ہے اور اپنے نزدیک یہ محقق کرلیا کہ اب رجسٹری جانے لگی ہے، مگر پھر بھی احتیاطاً اس عریضہ میں لکھتا ہوں۔

بی ام فضل نے گزشتہ سال ان کے قول کے موافق ۱۰۰ گنی اپنی طرف سے اور ۵۰ گنی اپنی لڑکی ظہور جہاں کی طرف سے مدرسۃ الأیتام میں دی تھی۔اس کی رسید کی ان کو ضرورت ہے۔غالباً اس وقت رسید دی جا چکی ہوگی۔اب وہ یا گم ہوگئی یا مکرر ضرورت ہے۔حضرت کے پاس پیاماً ان کا محرر کہنے آیا تھا کہ دوبارہ اس کی رسید بھجوادیں۔اگر کچھ حرج نہ ہو تو دوبارہ

نقل رسید کے عنوان سے ایک اور رسید ارسال کرادیں۔

بندہ (مدرسہ قدیم کی مسجد کے مؤذن جناب اللہ بندہ) کا نکاح ابھی تک نہیں ہوا، رحمت راضی نہیں۔ میں نے بھی باصرار کہا مگر وہ راضی نہیں ہوئی۔ اور بھی کسی جگہ تجویز نہیں ہوسکی۔ ماموں شمس الحسن صاحب غالباً روانہ ہوچکے ہوں گے۔ دیوبند کا قصہ ابھی تک طے نہیں ہوا۔

رحمتی کے بارہ میں مکرر عرض کرچکا ہوں کہ اس کی روانگی کا منتہا رجب ہے۔ اس سے قبل بھی سعی ہے، مگر آج کل نظم دشوار ہو رہا ہے۔ حج بدل کی تجویز قصداً نہیں کی کہ اس کو حج کا انتظار یا حج کے لئے آنے میں حرج نہ ہو۔ اپنے چند مخلصوں پر اس کا کرایہ منقسم کردیا، مگر پاسپورٹ اور جہاز کا کوئی نظم ابھی نہیں ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ مولوی عاشق الٰہی صاحب کا کوئی واقف محمد عمر کے علاوہ اور بھی ہے، جو پاسپورٹ بمبئی سے دلاسکتا ہے۔ ان کو بھی لکھا ہے۔

سیٹھ محمد عمر کا خط جو آج ہی آیا ہے، اس میں لکھا ہے کہ ان جہازوں میں صرف وہی جا سکتے ہیں جن کے پاس عرب کا پاسپورٹ ہو۔ تاہم سعی ضرور ہے اور روپیہ کا نظم بھی ہوگیا ہے۔ صرف جہاز کی کسر ہے۔

مولانا رحیم بخش صاحب چند روز ہوئے اسٹیشن سے ٹھسکہ جاتے ہوئے گھوڑے سے گرے اور چوٹ زیادہ آئی۔ وہ اچھی نہیں ہونے پائی تھی کہ شملہ گئے۔ وہاں سے تکلیف زیادہ ہوگئی۔ آج کل ٹھسکہ میں مقیم ہیں۔ مرض رو باصلاح ہے۔

نہ معلوم شیخ احمد سنوسی صاحب نے تعلیق کے بارہ میں کوئی رائے بھی ظاہر کی یا نہیں۔ جمیل کا قصہ مکرر بھی اس سے پہلے عریضہ میں لکھ چکا ہوں، اس لئے اس وقت ترک کرتا ہوں۔

گزشتہ ہفتہ میں ایک سوستاون روپیہ کے حوالہ کے متعلق لکھ چکا ہوں۔ شیخ صاحب سے معلوم ہوا کہ وہ حوالہ ابھی نہیں ہوسکا۔ اس ڈاک میں چونکہ حوالہ کرنے کی ممانعت آگئی اس لئے اب منع کردیا۔ اور وہ ۱۵۷ مولوی سید احمد صاحب کے حساب میں جمع کر لئے۔ حضرت ان سے ۶۸ روپے ۱۲ آنے لے لیں۔ زیلعی کی قیمت ۱۵ مجیدی مساوی ۱۳۱ روپے ۴

آنے اور محیط کی قیمت ۳۰ مجیدی مساوی ۳۷ روپے ۸ آنے کے۔ اماں جی صاحبہ اور حاجی صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ روضۂ اقدس پر مؤدبانہ صلوۃ وسلام۔ فقط والسلام۔

زکریا عفی عنہ

۹ ربیع الثانی ۴۶ھ

....

محترم بندہ مولانا سید احمد صاحب مدفیوضکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

عرصہ سے گرامی نامہ کی زیارت نہیں ہوئی۔ انتظار ہے۔ تقریباً ایک ماہ ہوا شیخ رشید احمد صاحب کے ذریعہ سے ۱۵۷ روپیہ کا حوالہ کروایا تھا۔ میں تو حوالہ کا منتظر رہا اور اسی لئے اب تک کوئی تفصیل نہیں لکھی، مگر اب معلوم ہوا کہ وہ ربانیہ میں روانہ ہو چکے ہیں، اس لئے تفصیل لکھتا ہوں۔ ۵۰ وہ ہیں جو چچا جان کے حساب میں محمد یعقوب دہلی والوں نے لئے تھے۔ یہ غالباً چچا جان کے حساب سے منتقل ہو کر میرے حساب میں جمع ہو گئے تھے۔ ۱۰۴ روپے اس جھومر کی قیمت کے ہیں جو مدرسہ کا چچا جان کے ہاتھ آپ نے روانہ کیا تھا۔ وہ ڈیڑھ سو سے زیادہ میں فروخت ہوا، مگر جس کے ہاتھ فروخت کیا اس نے ۵۰ روپے کے قریب اپنے پاس جمع کر لئے جواب تک موصول نہیں ہوئے۔ ۲ روپے میری معرفت اپنے مدرسہ میں جمع کر لیجئے۔ مولوی رحیم بخش صاحب سے بھی کچھ رقم منظور فرمائی ہے۔ غالباً ۲۵۰ روپے آج کل ارسال کریں گے۔ حضرت کی خدمت میں بھی پیش کریں گے۔

مولوی عبدالحمید صاحب سے بعد سلام مسنون فرمادیں کہ تمہارا مسرت نامہ آیا تھا۔ اس کا جواب ارسال کر چکا ہوں۔ پہنچ گیا ہوگا۔

کیا مولانا، آپ کے تمام زور وشور سامنے ہی کے تھے۔ اب آپ کی سب مصالح فوت ہو گئیں یا اب ہم بیکار ثابت ہوئے؟ براہ کرم بس اپنی ضرب میں زیادہ تاخیر نہ

فرماویں۔ممنون ومشکور ہوں گا۔

عزیز یوسف ابن مولانا الیاس اس وقت میرے پاس موجود ہے۔آپ کی اور حضرت اقدس کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے۔آستانۂ عالیہ پر میری طرف سے ضرور مؤدبانہ صلوۃ وسلام عرض کیا جاوے۔

محتاج توجہ ودعا،
زکریا عفی عنہ

....

آقائے بندہ أحبکم اللّٰہ و أدام فیوضکم و متعنا بطول بقائکم،

بعد ہدیہ سلام و نیاز آنکہ یہ ہفتہ بھی والا نامۂ اقدس کی زیارت سے خالی گیا۔اس مرتبہ دو ہفتے مسلسل ہوگئے۔گذشتہ ہفتہ یہ خیال کرلیا تھا کہ ڈاک کی عدم موافقت کی وجہ سے ہر دو ہفتہ کے بعد ایک ہفتہ کا بھچکہ ضروری ہے۔مگر اس ہفتہ میں گرامی نامہ نہ پہنچنے سے فکر ہے۔حق تعالی مزاج اقدس واعلی کومسرور وشاد رکھیں۔

مولانا عبدالقادر صاحب سفر حجاز کی واپسی کے بعد سے اب تک علیل ہی رہے۔دو ماہ دِہرہ ڈاکٹری علاج کیا مگر دستوں کے مرض سے نجات نہیں ہوئی۔اب رائے پور واپس ہو گئے ہیں۔اور حافظ صاحب تھوڑی دیر کے لئے عیادت کی غرض سے گئے تھے۔مولوی صاحب واپسی میں ہمراہ تشریف لائے اور یہاں سہارنپور میں کسی وید کو دکھلانا منظور ہے۔اس وقت مدرسہ ہی میں قیام ہے۔

جاتے ہوئے شاہ صاحب کے یہاں پہنچے تو ان کے چچازاد بھائی افتخار حسن جو محمد حسن کے سب سے چھوٹے بھائی تھے اور دہلی میں پڑھتے تھے،ان کے انتقال کی خبر تار سے آئی تھی۔شاہ صاحب وغیرہ سب موٹروں سے دہلی جارہے تھے تاکہ نعش کو لاویں۔مگر نعش نہ آسکی،اس لئے کہ مرض ایسا بڑھا تھا جس کی وجہ سے نعش کو جلد دفن کرنا ضروری تھا۔اس کو

دفن کر کے واپس ہوئے، بلکہ خود شاہ صاحب دفن میں بھی شریک نہ ہو سکے کہ عجلت کی وجہ سے دفن جلدی ہو گیا۔ البتہ نذر وغیرہ شریک ہو گئے تھے۔ واپسی میں شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ حضرت کی خدمت میں بہت بہت سلام مسنون کے بعد استدعائے دعا کے لئے بھی عرض کیا ہے۔ اس کا بہت قلق کرتے تھے کہ حضرت کے تشریف لے جانے کے بعد اب کسی کے فتوے پر بھی اطمینان نہیں رہا۔

پرسوں معذور مریم، ابرار کی نانی آئی تھیں۔ حضرت والا کی خدمت میں بہت بہت سلام مسنون کے بعد یہ عرض کرتی تھیں کہ حضرت کے پہلے سفروں میں ہمیشہ زیارت ہو جاتی تھی، مگر اس مرتبہ زیارت نہیں ہوئی جس کا سخت قلق ہے۔ اگر کوئی قصور ہوا ہو تو للہ حضرت معاف فرمادیں۔ وہ اپنی آنکھوں کے لئے سچے ہیرے کی بھی درخواست کرتی تھیں کہ یہاں نہیں ملتا اور میرے لئے لوگ بہت نافع بتلاتے ہیں۔ اگر حضرت کو مل جاوے تو کسی کے ہمراہ ارسال فرماویں، دام پیش کر دوں گی۔ میں نے ان سے عرض بھی کر دیا کہ یہ چیزیں آج کل وہاں نہیں ملتی، مگر ان کے اصرار پر لکھ رہا ہوں۔

کل ظہور جہاں غالب رسول کی والدہ کا پیام ان کا کارندہ لایا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ ظہور جہاں نے ۵۰ گنی اپنی والدہ ام فضل کے ہاتھ مولانا سید احمد صاحب کے مدرسہ میں ارسال کی تھیں۔ اس کی رسید کی ضرورت ان کو اپنے کسی مقدمہ کے لئے درکار ہے۔ میں اس مضمون کو مولانا سید احمد صاحب کے نام علیحدہ مفصل لکھتا ہوں، مگر ان کی درخواست پر حضرت کی خدمت میں بھی عرض ہے کہ اس کو جلدی روانہ کرادیں۔

حافظ صاحب کے پاس جوان کی والدہ کی زیور کی صندوقچی رکھی ہوئی تھی، وہ منشی عبد القدیر صاحب کے ہاتھ ارسال کر دی تھی۔ اور اس کی وصولی پر ان کی رسید انگوٹھی کی منگالی ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔

اس ہفتہ دہلی سے ایک سوستاون روپے کا حوالہ کیا ہے۔ اس میں ۶۸ روپے ۱۲ آنے

حضرت اقدس کے ہیں۔ ۳۰ مجیدی، جو ۳۱ روپے ۸ آنے کے ہوئے، محیط برہانی کی قیمت اور ۱۵ مجیدی، جو ۳۷ روپے ۸ آنے کے ہوئے، نصب الرایۃ کی قیمت حضرت اقدس نے مرحمت فرمائی تھی۔ اور بقیہ مولوی سید احمد صاحب کے متعلق ہیں، جس کا حساب ان کے نامی پرچہ میں لکھوں گا۔

گذشتہ سال جب میں مدینہ منورہ حاضر تھا تو محمد احمد صاحب سورتی نے حضرت کی خدمت میں شکایت لکھی تھی کہ مدرسہ سے خط کا جواب نہیں آیا۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ حافظ صاحب نے کئی خط لکھے، مگر وہاں سے کسی کا بھی جواب نہیں آیا۔ یہاں پہنچ کر میں نے خود بھی خط لکھا مگر جواب نہیں آیا۔ نہ معلوم خط پہنچتے نہیں یا کیا بات ہے۔ غرض حضرت اقدس اگر کوئی خط ان کو لکھیں تو اس میں اس بات کو تحریر فرمادیں۔

یہاں معلوم ہوا کہ گذشتہ سال رمضان میں حافظ صاحب نے خود راندیر جانے کا ارادہ کیا تھا اور اس کے خیال سے متعدد خطوط لکھے جن میں اپنے ارادۂ آمد کو تو ظاہر نہیں کیا تھا، مگر مدرسہ کے کسی آدمی کے جانے کی ضرورت ظاہر کی تھی۔ اور خیال تھا کہ اگر اطلاع آئی تو اس آدمی کی جگہ وہ خود ہی تشریف لے جاویں۔ مگر راندیر سے کوئی منظوری نہیں آئی۔ امسال بھی رمضان المبارک کے قریب خطوط لکھنے کا خیال ہے کہ شاید مفید ہو جاویں۔

رحمتی آج کل سہارنپور میں ہے۔ بخیریت ہے۔ اس کا بچہ اور خاوند بھی بخیریت ہیں۔ حاضری کے لئے تیار ہیں اور پاسپورٹ کے قصہ سے بھی اب قطع نظر کرلی۔ وہاں کی ضرورت پر خیال ہے کہ نصف تصویر کا پاسپورٹ لے کر ارسال کردیا جاوے۔ کرایہ کا نظم ہو گیا ہے۔ اس کی طرف سے حضرت ذرا بھی خیال نہ فرماویں، نہ ارسال کرنے کا ارادہ فرماویں۔ شیخ صاحب کے مشورہ سے دونوں کے جانے کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم پانچ صد روپیہ تجویز کی گئی تھی۔ اس کو چند جگہ تقسیم کر کے منظوری کرالی ہے۔ وصولی کے وقت ان شاء اللہ مفصل اطلاع دوں گا۔ اس وقت مانع صرف جہاز کی روانگی ہے۔ بمبئی کراچی خط

لکھے ہیں، مگر جہاز کی روانگی کی صحیح اطلاع ابھی تک نہیں آئی۔ خیال ہے کہ جب مال کا جہاز کوئی مل جاوے گا وہ ان شاء اللہ روانہ ہو جاویں گے۔

عزیز مسعود کے متعلق حسب ارشاد حضرت اقدس، حافظ صاحب سے دریافت کیا تھا۔ انہوں نے معلوم ہوا کہ خود بھی گذشتہ ہفتہ ہی جواب لکھا ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ میں رخصت کی درخواست پر رخصت اس لئے دے دیتا ہوں کہ یہ بھی میری شکایت کا سبب نہ بن جاوے، لیکن میرے کہنے کی وجہ یہ تھی کہ اس ایک سال میں علاوہ تعطیلات متعارفہ اور علاوہ اس ڈیڑھ مہینہ کے جو استعفیٰ کے زمانہ میں خرچ ہوا، ان دونوں کو نکال کر ایک سو گیارہ دن کی رخصت متفرقہ لی ہے، جو میرے نزدیک بہت زیادہ مقدار ہے۔ غرض وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے عریضہ میں اس کو مفصل لکھ دیا۔ تاہم امید ہے کہ ان شاء اللہ اب طرفین کو ایک دوسرے کی شکایت نہیں ہوگی۔

میں نے عزیز موصوف سے کئی مرتبہ کہا کہ اگر کوئی شکایت ہوا کرے تو مجھ سے بھی اس کا تذکرہ کر لیا کرو۔ اگر مجھ سے تدارک ممکن نہ ہو تو پھر حضرت کو تکلیف دیا کرو۔ اس کے جواب میں انہوں نے ۵۰ کی ضرورت ظاہر کی تھی (گھر والوں کے لانے کے کرایہ کے واسطے) جس کا انتظام ہو گیا ہے۔ مگر حافظ صاحب کی کوئی شکایت نہیں کی تھی۔ غالب تو یہ ہے کہ ان شاء اللہ کوئی شکایت اس وقت ہوگی بھی نہیں، ورنہ مجھ سے اخفاء نہ کرتے۔

صاحبزادی صاحبہ بخیریت ہیں۔ البتہ عزیزہ عطیہ کے درد شقیقہ کی شکایت ہے۔

مخدومی حضرت اماں جان صاحبہ و حاجی صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ زکیہ کی ماں بھی حضرت کی خدمت میں اور نیز ہر دو حضرات کی خدمت میں مؤدبانہ سلام مسنون کے بعد حاضری کی دعا کی استدعا کرتی ہے۔

ماموں شمس الحسن صاحب کا عرصہ سے کچھ حال معلوم نہیں ہوا۔ اگر تشریف فرما ہوں تو سلام مسنون کے بعد خیریت کہہ دیں۔ کاندھلہ میں بھی خیریت ہے اور گنگوہ میں بھی۔ چند روز ہوئے آپا فاطمہ انبہٹہ سے کسی کی تعزیت میں تشریف لائی تھیں۔ بخیریت ہیں۔

تعلیق جلد چہارم قریب الختم ہے۔ایک جز کتابت کا باقی ہے۔ان شاء اللہ جلد خامس بھی جلد طبع ہو جاوے گی۔

دیوبند کے حالات صورۃً ختم ہو گئے، مگر حقیقۃً ابھی ختم نہیں ہوئے۔ سنا ہے کہ پھر قصہ شروع ہونے کو ہے۔آج کل مولوی شبیر احمد صاحب حیدر آباد دکن گئے ہوئے ہیں۔

روضہ اقدس پر میری طرف سے اگر حضرت والا اپنی زبان مبارک سے صلوۃ وسلام عرض کر دیں تو زہے قسمت۔

فقط والسلام،

محتاج توجہ ودعا

زکریا عفی عنہ

۲۰ ربیع الثانی ۴۶ھ

بخدمت مولانا سید احمد صاحب، بعد سلام مسنون، ایک دوسرا پرچہ مختصر سا لکھ چکا ہوں، جس کے جواب کا انتظار ہے۔اپنے گھر میں میری اور میری گھر میں کی طرف سے سلام مسنون اور استدعائے دعا فرمادیں۔قاری صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون خیریت کہہ دیں۔مولوی عبدالکریم، مولوی عبدالحق، مولوی عبدالحمید صاحبان کی خدمات میں سلام مسنون اگر قبول ہو جائے تو یہی غنیمت ہے، جواب تو درکنار۔

فقط والسلام

زکریا عفی عنہ

....

محترم بندہ مولانا سید احمد صاحب زادمجدکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

واہ سرکار، دو ہفتہ مسلسل اڑادئے۔ ع ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔

اس وقت ایک ضروری امر یہ ہے کہ ام فضل، شیخ حبیب احمد کی پھوپھی جو ہمارے

ساتھ آئی تھیں، انہوں نے اپنے قول کے موافق سو گنی اپنی طرف سے اور ۵۰ گنی اپنی لڑکی ظہور جہاں کی طرف سے پیش کی تھیں۔ اس کی رسید غالباً انہوں نے لے لی ہوگی، مگر اس وقت ان کو اپنے کسی مقدمہ کے لئے ضرورت ہے۔ حضرت سے مشورہ کے بعد اگر مناسب ہو تو ایک رسید ۵۰ گنی کی ارسال فرما دیں۔ اگر لکھنے کی رائے ہو تو اس پر نقل رسید کا لفظ لکھ کر اس سابقہ رسید کا حوالہ دے دیں تا کہ یہ دوسری رسید شمار نہ ہو۔ جواب سے ضرور ممتاز فرماویں۔

دوسرا امر یہ ہے کہ اس ہفتہ دہلی سے ایک حوالہ ۱۵۷ روپے کا کرایا ہے۔ اس میں ۶۷ روپے ۱۲ آنے حضرت کے ہیں، جو محیط اور زیلعی کی قیمت ہیں۔ اور ۲۰ روپے آپ کے مدرسہ کے ہیں جو مولوی موسیٰ کی تنخواہ میں، ابن رسلان کے لکھنے میں صرف ہوئے۔ ۷ روپے ۱۲ آنے آپ کے ذاتی ہیں، جو اس کے کاغذ وغیرہ کی قیمت میں صرف ہوئے تھے۔ میرے پاس یہ مفصل حساب لکھا ہوا ہے۔ ۶ روپے ۴ آنے عبدالحق مدنی کے ہیں۔ المغنی کی قیمت پانچ مجیدی انہوں نے بتلائی تھی۔ یہ کل ۱۰۲ روپے ۱۲ آنے ہوئے۔

۵۳ روپے ۱۲ آنے اس جھومر کی قیمت کا بقیہ ہیں جس کے ۱۰۴ روپے میں ایک ماہ سے زیادہ ہوا کہ ارسال کر چکا ہوں۔ ۸ آنے زیادہ ہیں جو روپیہ پورا کرنے کے لئے ملا دئے ہیں۔ اس ۸ کی مٹھائی منگا کر احباب جلسہ میری روح کو ثواب پہنچاویں اور غائبانہ میرا ذکر کرتے ہوئے اڑالیں۔

ارادہ تو کچھ اور لکھنے کا تھا اور ضروری امور تھے، مگر دیر زیادہ ہوگئی۔ اس لئے دوسرے ہفتہ پر رکھتا ہوں۔ روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام عرض کر دیں۔

فقط والسلام،

زکریا عفی عنہ

۴ ربیع الثانی ۴۶ھ

پنجشنبہ

بعالی خدمت حضرت مولانا الحاج سید احمد صاحب زاد مجدہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

نہ معلوم آپ کس انداز سے کوشش فرما رہے ہیں کہ بظاہر تو اتنا زور و شور اور بباطن کچھ بھی نہیں، ورنہ ع

جذبۂ عشق اگر سچ ہے تو ان شاء اللہ کچے دھاگہ میں چلے آئیں گے سرکار بندھے

لوگ محبوبوں کی کشش کے دعویدار ہوتے ہیں اور آپ سے ایک مشتاق محبّ بھی نہیں کھنچتا۔ میں ہر وقت پا بر کاب ہوں، مگر ؎ زر نیست، عشق ٹیں ٹیں

گذشتہ سال سے اس سال کچھ علائق و عوائق میں اضافہ بھی دیکھ رہا ہوں۔ خدا خیر کرے۔ جناب کا گرامی نامہ بھی دو ہفتہ سے نہیں آیا، حالانکہ آخر خط میں بڑے دعوے کئے گئے تھے کہ چناں ہوگا اور چنیں ہوگا، اتنے خط لکھوں گا۔ وتنے آویں گے۔ اب یہاں دو دو ہفتے مسلسل صاف اڑ جاتے ہیں۔ میں خود بھی گذشتہ ہفتہ نہیں لکھ سکا جس کی وجہ حاجی صاحب کے نامی عریضہ میں لکھ چکا ہوں۔ بعد ملاحظہ ان کی خدمت میں پیش کر دیں۔ حسب تحریر والا عمران کو ۵ روپے عبد الحمید کی طرف سے دے دئے گئے۔ رسید ارسال ہے۔ آپ کے مدرسہ کے لئے دو رقمیں حسب ذیل پتہ سے وصول کی ہیں۔ رسید دونوں کی میرے پاس روانہ کر دیجیے اور اس کو درج حساب کر لیجئے۔

ڈاکٹر ولی محمد صاحب بہادر، رسالی میجر انبالہ ۲۰ روپے

ڈاکٹر نور محمد صاحب اجڑانہ خورد، ضلع کرنال، ڈاکخانہ شاہ آباد ۴۰ روپے

یہ رقمیں مدرسہ کی دری کے واسطے دیتے تھے، مگر میرا خیال ہوا کہ دری تو ان شاء اللہ اور جگہ سے ہو جاوے گا، اس لئے مدرسہ کے متفرق اخراجات میں لے لی ہیں۔ مدرسہ کے ایک طبقہ کے لئے پانچ دریں اس پیمانہ پر جو آپ نے لکھا تھا، بن گئی ہیں۔ ان شاء اللہ عنقریب ارسال ہونے والی ہیں۔ مولوی وحید، شیخ ابو الحسن عبد الجواد کی روانگی دوسرے مہینہ

قرار پائی ہے۔اگر مناسب ہوا تو ان کی معرفت ورنہ براہ راست ارسال ہوں گی۔

تقریباً ڈیڑھ سو روپے میں یہ سب تیار ہوئی ہیں۔ بقیہ دو طبقوں کی بھی ان شاء اللہ بنوائی جاویں گی۔ دریں خوشنما بن گئیں، جو حافظ صدیق صاحب کے انتظام سے تیار کرائی ہیں۔ان میں ۱۰۰ روپے سے زیادہ تو ان شاء اللہ ماموں شمس الحسن صاحب کے ہوں گے۔ بقیہ اور لوگوں کے جن کی تفصیل بوقت روانگی تحریر کروں گا۔

مولوی منظور صاحب والے ۲ روپے آپ کے ذاتی تھے، مدرسہ کے نہیں۔ شروح ترمذی کی میں نے تفصیل دریافت کی تھی۔اس کا جناب نے جو حوالہ تحریر فرمایا ہے، وہ ناکافی ہے۔تکلیف فرما کر دوبارہ تحریر کیجئے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ ہر شرح کہاں سے کہاں تک کی شرح ہے۔ باب کا حوالہ اول آخر ضرور لکھ دیجئے۔مشکور ہوں گا۔افسوس کہ ہمارے مولانا عبدالکریم صاحب، و مولانا عبدالحق اس مصرف کے ہیں نہیں کہ اتنا ذرا سا کام کسی غریب کا کردیں۔کیا ان مصروفیت والوں کی شکایت کی جاوے۔

ایک اور امر یہ ہے کہ دائرۃ المعارف حیدرآباد میں حدیث اور اسماء رجال کی کتابیں طبع ہوتی ہیں اور وہ یہاں کے مدارس کو مفت ملتی ہیں۔ میں نے جناب کے مدرسہ کے لئے تحریک کی تھی۔بعض لوگوں کو واسطہ بنایا تھا،مگر معلوم ہوا کہ اس کے لئے جناب کی طرف سے مضمون براہ راست مناسب ہے۔اس لئے جناب جلد از جلد ایک مضمون جس میں اول حیدرآباد کی علم نوازی کا ذکر ہو، پھر دائرۃ المعارف کی علم نوازی کا ذکر ہو اور پھر مدینہ طیبہ کی اہمیت اور کتب خانہ کی ضرورت، اس کے بعد یہ درخواست کہ مطبوعات دائرۃ المعارف مدرسہ کو ملنی چاہئیں، مہتمم دائرۃ المعارف حیدرآباد کے نام خط لکھیں۔ یہ خط براہ راست وہاں جانا مناسب ہے اور دوسرا خط اسی دن مولوی عادل کے نام لکھ کر میرے پاس روانہ کردیجئے۔

....

اہم مکتوبات حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

مکتوب دراہمیت ذکرحق جل مجدہ

عنایت فرمایم سلمہ!

بعد سلام مسنون اسی وقت عنایت نامہ ملا۔ معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے۔ اس کا خاص طور سے دھیان رکھیں۔ اگرچہ مدرسہ کی مشغولیت بہت اہم ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ کھانے پینے اور سونے کے لئے بھی وقت نکالا جاتا ہے۔ ایسے ہی یہ بھی ہے کہ یہ روح کی غذا ہے، اور وہ بدن کی غذا ہے۔ اس ناکارہ کے فضائل کے رسائل کا مطالعہ میں رکھنا اس ناکارہ کی ملاقات کا بدل ہے۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم عبدالرحیم

....

مکتوب دربیان آنکہ سفر تبلیغ کار دینی ست واہم ست

عنایت فرمایم سلمہ!

بعد سلام مسنون عنایت نامہ پہنچا۔ مژدۂ عافیت وحالات سے مسرت ہوئی۔ بالخصوص

مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جو آپ نے کام میں زیادتی کی ہے کہ یہی مرحوم کے لئے بھی اور پسماندگان کے لئے بھی موجب مسرت وتقویت ہے۔ آپ کی تفصیلی کارگزاری سے بھی مسرت ہوئی۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے آپ کی ہر نوع کی مدد فرمائے، ترقیات سے نوازے۔ اگر سفر کی وجہ سے معمولات میں کوتاہی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔ سفر شرعی عذر ہے اور تبلیغی سفر تو مستقل دینی کام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر نوع کی مدد فرماوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبد الرحیم

....

مکتوب در بیان علاج سوء ہضم

عنایت فرمایم سلمہ!

بعد سلام مسنون عنایت نامہ پہنچا۔ معمولات کی پابندی سے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ ترقیات سے نوازے۔ لیکن آپ کی بیماری سے قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ ہر کھانے پینے کی چیز پر **فکلوہ هنیئاً مریئاً** تین مرتبہ اول آخر درود شریف تین تین مرتبہ پڑھ کر دم کر کے کھایا پیا کریں۔ ان شاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ اس ناکارہ کے فضائل کے رسائل کا مطالعہ میں رکھنا اس ناکارہ کی ملاقات کا بدل ہے۔

فقط والسلام

....

مکتوب در بیان آنکہ اصل تعزیت این ست کہ در کار حضرت مرحوم جهد بکنید

عنایت فرمایم سلمہ!

بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہنچا۔ عزیز مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے

حادثۂ انتقال سے جتنا بھی رنج وصدمہ پہنچے وہ بہت کم ہے۔ مگر خالی رنج وغم سے نہ مرحوم کو کوئی فائدہ ہے، اور نہ تمہیں کوئی فائدہ ہے۔ جس کام میں عزیز مرحوم نے اپنی زندگی لگائی ہے، اس میں ان کی مرضی کے موافق لگ جاؤ۔ اس سے تمہیں بھی فائدہ پہنچے گا اور عزیز مرحوم کو بھی خوشی ہوگی۔ تمہاری پریشانی سے بہت قلق ہوا۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل وکرم سے آپ کی ہر نوع کی مدد فرماوے اور آپ کو اس پریشانی سے جلد چھٹکارا نصیب فرماوے۔ فقط والسلام۔

....

مکتوب در بیان آنکہ فقط حزن وملال بے سود ست ودر کارِ حضرت جی مرحوم جہد بکنید

عنایت فرمایم، سلمہ!

بعد سلام مسنون عنایت نامہ پہنچا۔ مکہ مدینہ کی یاد بہت مبارک ہے۔ ایمان کی قوت کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے۔ مولانا یوسف صاحب مرحوم کا صدمہ سر آنکھوں پر، مگر محض صدمہ سے نہ ان کو فائدہ اور نہ ہم لوگوں کے لئے موجب تقویت۔ جس کام میں مرحوم نے جان دے دی اس میں کوئی مدد آپ سے ہو سکتی ہو تو ضرور کریں۔ اس سے مرحوم کی روح کو بھی فائدہ ہے اور آپ کو بھی۔ فقط والسلام۔ بقلم عبدالرحیم

....

عنایت فرمایم سلمہ!

بعد سلام مسنون عنایت نامہ پہنچا۔ ان روایات کا اصل مصداق تو جہاد ہی ہے، لیکن جہاد کی تعریف میں بھی علماء کرام نے قتال کے علاوہ اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء دین کی ساری کوششوں کو داخل کیا ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے جہاد کی تعریف میں کہا ہے کہ اپنی کوشش کو خرچ کرنا جو عام وشامل ہے ہر مجاہدہ کو جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ساتھ میں ہو۔
بخاری شریف میں باب المشی الی الجمعۃ میں حضرت ابوعیسی انصاری صحابی رضی اللہ عنہ، جو اہل بدر میں سے بھی ہیں، انہوں نے جمعہ کی نماز کے لئے پاؤں چلنے کی فضیلت پر اس جہاد والی حدیث سے ہی استدلال کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی

اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ **من اغبرت قدماہ فی سبیل اللّٰہ حرمہ اللّٰہ علی النار**، جس کے دونوں قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے اللہ جل شانہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کردیں گے۔

فقط والسلام،
بقلم عبدالرحیم السورتی

....

مکتوب در بیان آنکہ از رحمت ایزد تعالی نا امید نباید شد

عنایت فرمایم سلمہ!

بعد سلام مسنون اس وقت تمہارا طویل خط پہنچا۔ تمہارے دینی جذبہ سے مسرت ہوئی۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ تمہاری اور اس ناکارہ کی مغفرت فرماوے۔ اللہ جل شانہ غفور رحیم ہے۔ سچے دل سے توبہ اور یہ عہد کہ ان شاء اللہ کوئی گناہ نہیں کروں گا اللہ تعالی کے یہاں قبول ہے۔ اہتمام سے توبہ واستغفار کرتے رہیں۔ یہ ناکارہ بھی دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ تمہاری بھی مغفرت فرماوے اور میری بھی۔ اس کی رحمتوں سے مایوس نہ ہوں۔ توبہ اہتمام سے کرتے رہیں۔ اس کے یہاں اس کی بڑی قدر ہے۔ سچے دل سے توبہ کرنے والوں سے خوش ہوتا ہے۔ وہ بہت کریم ہے، غفور ہے، رحیم ہے۔ اس لئے آدمی جتنا زیادہ اس کی پاک بارگاہ میں دعا کرے گا اتنی ہی قبول ہوگی۔ یہ ناکارہ بھی دعا گو ہے کہ اللہ جل شانہ گناہوں سے پاک فرماوے۔ درود شریف کی کثرت کا بہت اہتمام کریں۔ ان شاء اللہ بہت مفید ہوگا۔

فقط والسلام
بقلم عبدالرحیم

....

مکتوب دربیان علاج بدزبانی وعلاج روشنیٔ چشم

عزیزہ سلمہا!

بعدسلام مسنون، اس وقت تمہارا خط پہنچا۔ خیریت سے مسرت ہوئی، لیکن معمولات پر پابندی نہ ہونے سے قلق ہوا۔ معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے۔ اس کا خاص طور سے اہتمام رکھیں۔ تم نے زبان درازی اور بدچلنی کی شکایت لکھی ہے۔ اس کے لئے اس ناکارہ کا رسالہ الاعتدال بہت اہتمام سے تین مرتبہ پڑھیں۔ ان شاءاللہ بہت مفید ہوگا۔

....

مکتوب دربیان اہتمام درتبلیغ واہمیت میل باہم

مکرم محترم مدفیوضکم!

بعدسلام مسنون، اس وقت تمہارا مفصل لفافہ پہنچ کر موجب منت ہوا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ مدرسہ کی خبر سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالی مدرسہ کو ہرنوع کی ترقیات سے نوازے۔ اور جس شخص نے مدرسہ کے لئے زمین دی ہے یہ ناکارہ ان کے لئے بھی دعا گو ہے۔ اللہ جل شانہ دارین میں بہترین بدلہ عطا فرماوے۔ بارقرض سے انہیں سبکدوش فرماوے اوران کی اولاد کو اخلاق حسنہ عطا فرماوے۔ یہ ناکارہ آپ سب حضرات کے لئے دل سے دعا گو ہے۔

البتہ دو باتوں کا خاص طور سے اہتمام رکھیں۔ ان شاءاللہ آپ کے اور دین کے کام کے لئے بہت مفید ہوں گی۔

اول یہ کہ تبلیغ کا خاص طور سے اہتمام رکھیں کہ یہ آپ ہی کے گھر سے نکلی ہے۔ دوم اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آپس کے تعلقات کا بہت زیادہ اہتمام رکھیں۔ شیطان کا سب سے بڑا حربہ جو دینی کاموں میں رکاوٹ کا سبب ہوا کرتا ہے وہ آپس کا اختلاف ہے، کہ وہ اس اختلاف کی وجہ سے دینی کاموں میں بہت رکاوٹ پیدا کردیا کرتا ہے۔

جماعتی کاموں میں اختلاف طبیعتوں اور رائے کا ہوا ہی کرتا ہے، لیکن آدمی کو کبھی یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ جو میری بات ہے وہ تو حق ہے، اور جو دوسرے کی رائے ہے وہ بالکل غلط ہے۔ دوسرے کی رائے کا بھی لحاظ کرنا چاہئے۔

رائے ونڈ والے حضرات کے ساتھ تو خاص طور سے جوڑ قائم رکھیں۔ جب مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رائے ونڈ کو مرکز قرار دیا ہے تو ان سے تعلق رکھنے والوں کا سب کا فریضہ یہ ہے کہ اس کی ہر نوع کی مدد کریں اور اس کی خیر خبر رکھیں اور اس کی ترقی میں مدد کریں۔ ایسا نہ ہو کہ الگ الگ اکھاڑے قائم ہو جائیں کہ اس سے دین کے کام کو بہت زیادہ نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

فقط والسلام،
بقلم عبدالرحیم السورتی

....

مکتوب در بیان آنکہ معمولات زینۂ ترقی اند و عدم حلاوت دریں مانع بود ایں نشاید

عنایت فرمایم سلمہ!

بعد سلام مسنون عنایت نامہ پہنچا۔ معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے۔ تساہل سے ہرگز نہ چھوڑنا چاہئے۔ وساوس کی پروا نہ کریں، نہ دل نہ لگنے کی پروا کریں۔ اہتمام سے معمولات پورے کرتے رہیں۔ ان شاء اللہ دل بھی لگنے لگے گا۔ یہ ناکارہ دعا گو ہے اللہ جل شانہ تمہیں مرضیات پر عمل کی توفیق نصیب فرماوے اور نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔

فقط والسلام،
بقلم عبدالرحیم

....

متوسلین کے نام حضرت شیخ قدس سرہ کے مکاتیب جو حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت فرمائے تھے

بزم ادب، ۶۹/۱۲/۱۹

دہلی ۷

مخدومی مکرمی جناب مولانائے محترم

السلام علیکم! مزاج گرامی!

میرے بھائی خلیل عزیزی صاحب برائے زیارت بیت اللہ شریف و حج گئے تھے۔ انہوں نے دوران سفر بیت اللہ شریف جناب مخدوم کی تالیف فضائل حج کا جہاز میں مطالعہ کیا تھا۔ جناب مخدوم کی خواہش کے مطابق جناب کی تالیف سے متأثر ہوکر انہوں نے شاید جہاز میں یا مکہ مکرمہ میں عہد کیا تھا کہ وہ جناب مخدوم کی جانب سے دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

اب میں ان کے ہی مراسلہ کا ایک اقتباس ان کی ہی تحریر سے جناب مخدوم کی نسبت نقل کرتا ہوں۔

''اب حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کے بارے میں سنئے۔ان کی کتاب میں اوپر

ذکر کر چکا ہوں۔ انہوں نے زیارتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں جگہ جگہ اپنے پڑھنے والوں سے درخواست کی ہے کہ جسے میں یاد آجاؤں، للہ میری طرف سے دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں سلام عرض کردے۔ اللہ تعالیٰ اسے اجر عطا فرمائیں گے۔ مولانا کی کتاب کی افادیت سے متأثر ہو کر شاید جہاز میں یا حرم مکہ میں میں نے عہد کیا تھا کہ یہ سعادت میں حاصل کروں گا۔ دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہلے چند روز تو عجیب استغراق اور کیفیت میں گزرے۔ ایک دن غالباً تیسرے دن جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مزار پر سلام عرض کر رہا تھا کہ مولانا یاد آئے۔ میں نے سوچا کہ پہلے میں فارغ ہو جاؤں، پھر ان کی طرف سے خاص طور پر سلام عرض کروں گا۔ پھر بھول گیا۔ دوسرے روز بھی بالکل یہی کچھ ہوا۔ تیسرے روز جب عصر کی نماز کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ شریف کے سامنے کھڑا سلام عرض کر رہا تھا، (مولانا اس وقت قطعی ذہن میں نہ تھے) کہ اچانک میرے علوی حصۂ جسم پر یعنی ناف سے اوپر اتنی زور کا بجلی کا کرنٹ لگا کہ میں بری طرح ہل گیا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میرے دل جگر، پھیپھڑوں وغیرہ کو جامنوں کی طرح ہلا دیا گیا ہے۔ معاً مولانا یاد آگئے۔ چنانچہ ان کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین رضی اللہ عنہم کی خدمت میں سلام عرض کر دیا۔ بعد میں تو میں نے یہ عادت بنالی تھی۔

حضرت مولانا زکریا صاحب سے میری صرف ان کی نورانیت سے معمور تصانیف کے ذریعہ ملاقات ہے اور بس۔

واپسی پر ۸ر مئی کو میں نے ان کو ایک لفافہ ارسال کیا، اور یہ تمام واقعات لکھ دیئے۔ یہ خط ان کو ۱۵ر مئی کو مل گیا ہوگا۔ جولائی کے پہلے ہفتہ میں دارالعلوم دیوبند میں ہڑتال ہوئی، تو مولانا صاحب سہارنپور ہی میں تھے۔ بعد ازاں تین ماہ کے لئے مدینہ منورہ میں قیام کے لئے چلے گئے۔ امید ہے کہ وہ وسطِ شعبان میں واپس آگئے ہوں گے۔ مولانا نے میرے خط کا جواب نہیں دیا۔ معلوم نہیں کہ ملا بھی یا نہیں۔ میں نے پتہ اردو میں سہارنپور کا لکھا تھا۔ اگر

آپ مناسب سمجھیں تو ان کو جوابی خط لکھیں۔ میرا یہ واقعہ بھی درج کر دیں اور اپنے لئے اور میرے لئے ہمت اور دین دنیا کی خوش حالی کی دعا کی درخواست کریں۔''

امید ہے کہ حاجی خلیل صاحب کا مراسلہ مورخہ ۸/مئی کا آپ کو مل گیا ہوگا۔ اب جناب والا ان کے خط کا جواب مجھے روانہ فرمادیں، اوران کے اور خادم کے لئے دعائے نعمت ہائے دین ودنیا بھی فرمادیں۔ بندہ نوازی ہوگی۔ خداوند عالم اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

خادم

مجیب قریشی

۲۷۱۱۔ گلی سنار والی۔ کلاں محل

دہلی

مکرم ومحترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ ۲۲/دسمبر ۶۹ء یوم دوشنبہ کو جدہ سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ رہے ہیں۔ پاکسان میں ایک مہینہ قیام کا اندازہ ہے۔

فقط

نصیرالدین

۲۱/دسمبر ۶۹ء

....

یاحضرت، السلام علیکم

پہلے میں نے آپ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا۔ جواب سے مایوسی ہوئی تو میں نے اپنے بھائی جان قبلہ سے درخواست کی کہ وہ آپ کو جوابی لفافہ کے ساتھ خط لکھیں۔

مجھے افسوس ہے کہ میں یہاں سے کوئی جوابی لفافہ یا کارڈ ارسال نہیں کرسکتا۔

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

والسلام

دعا اور ہمت کا خواستگار

خادم خلیل عزیزی

۱۹/فروری ۱۹۷۰ء

....

۷۸۶

ازسورت ۲۴/ذی القعدۃ ۸۹ھ

۲/۲/۷۰ء

سیدی ومرشدی قبلہ حضرت اقدس مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سفر مبارک سے واپسی مبارک ہو۔ حضرت والا کے سفر مبارک سے قبل خدمت عالی میں حاضری کا ارادہ کیا تھا، مگراس وقت کچھ عوارضات مانع ہونے سے محرومی رہی۔ اب سردی کم ہولے، تو ان شاء اللہ ماہ مارچ میں اس سعادت سے سرفرازی حاصل کرسکوں گا۔ عید کے بعد انفلوئنزا کے متواتر حملے سے نقاہت پیدا ہوگئی ہے۔ ضعف دماغ تو پیشتر سے ہے۔

حضرت والا کے دامن فیض سے وابستگی کے بعد جن فیوض و برکات سے متنفع ہوا ہوں اس کے لئے حضرت والا کا جتنا ہی شکریہ ادا کروں کم ہے۔ اشتیاق قدم بوسی کا غلبہ اس قدر ہے کہ اگر اپنا بس چلے تو اڑ کر خدمت عالیہ میں حاضر ہو جاؤں۔ ویسے عموماً خواب میں حضرت والا کی زیارت ہوتی رہتی ہے۔ بوقت نماز، معمولات طبیعت میں ندامت کا غلبہ بہت رہتا ہے، اور رقت قلب بھی۔ ہر اچھی بری بات کا اثر قلب پر فوراً ہو جاتا ہے۔ اکثر دعا بھی (بعض دعا کو چھوڑ کر) بفضلہٖ قبول ہو جاتی ہیں۔ لغزشوں پر فوراً تنبیہ ہوتی ہے، اور قلب

بھی بہت ملامت کرتا ہے۔ پریشان خوابی اور شیطانی خواب عموماً پیش آتے ہیں۔کبھی کبھی ایسے وساوس آتے ہیں کہ نعوذ باللہ ایمان چلے جانے کا خطرہ رہتا ہے۔اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی، نہ بری صحبت ہے اور نہ ہی بفضلہٖ برے خیالات۔

پرسوں خواب دیکھا کہ حضرت والا مجھے کاغذات (تہہ شدہ) مرحمت فرمارہے ہیں۔ ان میں ورق نقرہ لپٹے ہوئے ہیں۔اور دیگر کاغذ پر کچھ اردو میں تحریر بھی ہے، جسے میں نہ پڑھ سکا۔اور یہ چیز مجھے عنایت کرتے ہوئے حضرت والا نے دماغ کی طرف اشارہ کیا۔اس بارے میں رہنمائی فرمائیں تو عین نوازش ہوگی۔

ذیل کے معمولات پر عامل ہوں: درود شریف، استغفار، تلاوت کلام پاک، یٰسین شریف، سورہ کہف، تبارک، سونے سے قبل چار قل، تسبیحات فاطمہ، آیۃ الکرسی، الحمد شریف، پڑھ کر دم کرتا ہوں۔گاہے گاہے تہجد بھی ادا کرتا ہوں۔مگر سردی میں تہجد اور باوضو سونے کا اہتمام نہیں ہوسکتا۔

حضرت والا اور حضرت تھانوی کی کتب کا مطالعہ بہت نفع بخش پایا۔مزید توجہ و دعا کا محتاج ہوں۔میری اہلیہ سلام عرض کرتی ہیں۔والسلام۔

طالب دعا

غلام حسین ٹیمول

محلّہ ہری پورہ، سورت (گجرات)

....

محمد صلاح الدین نعمانی ۱۱/ مارچ ۰۷ء

موضع احمد پور، ڈاکخانہ ادھولی، ضلع بارہ بنکی

محترم و مکرم حضرت جی، بعد سلام مسنون

یہاں بھی تو وہاں بھی تو زمیں تیری فلک تیرا ☆ ہزاروں مر گئے اس جستجو میں نہ پایا کھوج پر تیرا کسی نے

آج صبح میں نے ایک خواب دیکھا۔ایک شاہ صاحب کو (جن کا نام نظام شاہ وارثی ہے جو ۳۰؍سال سے یہاں احمد پور میں گوشہ نشین ہیں، مجھے برابر ان کی خدمت کا شرف حاصل ہو رہا ہے اور ہے) کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ بڑے پیغمبر ہیں۔اس کے آگے صحیح یاد نہیں۔ مگر یہ خوب یاد ہے کہ میں نے قطعی کوئی توجہ نہیں کی۔

تیرا رنگ لعل و گہر میں ہے تیرا نور شمس وقمر میں ہے ☆ تیری مدح میں ہے کلی کلی تیری شان جل جلالہ

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے ☆ تیرے ذکر سے تیری فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

جو چاہتے ہیں آپ کرتے ہیں اور جو چاہا آپ نے کیا ☆ آپ ہی آپ ہیں خادم بھی آپ مخدوم بھی آپ

فقط والسلام

صلاح الدین

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۱؍مارچ ۷۰ء، منگل وار

محترمی ومکرمی ومرشدی ومولائی، حضرت شیخی مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ مجرم عاصی ناپاک گندہ آپ کی توجہ اور دعا کا محتاج، جنوبی افریقہ میں جماعت کے ساتھ آیا ہوا ہے۔ یہاں مولوی یوسف تتلا سے ملاقات ہوئی۔ یہاں حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب بھی تشریف لائے ہوئے ہیں پاکستان سے، اور میرے ساتھ مکۃ المکرّمہ کے حاجی آدم المیمنی، وہ میرے دوست ہیں، اور حاجی آدم بھائی عبدالعزیز گھڑی والے اور ایک شہید اللہ ہیں، مغربی پاکستان کے، جو حج پر آئے ہوئے تھے وہ ساتھ ہیں۔ ہماری چار افراد کی جماعت یہاں آئی۔ یہاں ایک اجتماع تھا جوہانسبرگ میں، جو جمعہ کو عصر کے بعد شروع ہوا اور

الحمدللہ پیر کی صبح کوختم ۔تقریباً نو جماعتیں نکلی ہیں ۔ایک تین چلے کی ہندو پاک کے لئے ،ایک چلہ،دس روز،دس روز، پانچ روز کی ۔ان دونوں ملک کے لئے دعا فرمائیں ۔اللہ تعالی یہاں اس ملک اور سارے افریقہ میں اور ساری دنیا میں اس دین کی محنت کو اللہ تعالی قبول فرمائے ۔اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم والا نورانی اور پاکیزہ معاشرہ ساری امت میں زندہ ہو جائے ۔اللہ تعالی اپنی قدرت سے یہ کریں گے ۔مجھ جیسے گندے اور ناپاک انسان تو اس کام کو بدنام کرنے والے ہیں ۔اگر حضرت کی دعا اور توجہ ہو جائے تو ہمارا بھی کام بن جائے ۔

الحمدللہ ذکر کی پابندی ہے ۔روزانہ ایک پارہ تلاوت کر لیتا ہوں ۔ارشاد ملوک تو ختم کر چکا، اکمال کا مطالعہ کر رہا ہوں ۔ مجھے یہ سمجھ میں آیا ہے کہ مجھ نا کارہ سے تو کچھ نہ ہو سکے گا ۔ ہاں اگر اللہ تعالی کرم فرماویں، آپ کی دعا ،توجہ کی برکت سے بات بن سکتی ہے ۔ مجھے اپنی ذات سے کوئی امید نہیں ہے، تمنا ضرور ہے ۔اللہ تعالی اپنی معرفت نصیب فرمائے ۔اپنی محبت اور پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق نصیب فرمائے ۔ اپنی محبت اور معرفت نصیب فرمائے اور اپنے راستہ کی معرفت نصیب فرمائے ۔۲۵۰۰۰۰ حوروں والی جنت اللہ رب العزت نصیب فرمائے ۔ یہ باتیں اس کے فضل وکرم سے اور حضرت کی دعا اور توجہ کی برکت سے مل سکتی ہیں ۔ مجھ سے کچھ نہ ہوگا ۔ میں ناپاک گندہ ہوں ۔امید ہے آپ علی گڈھ سے باعافیت سہارنپور تشریف لے آئے ہوں گے ۔مکۃ المکرّمہ سے آتے ہوئے اطلاع ملی تھی کہ حضرت کا آپریشن ہوا ہے آنکھوں کا ۔

یہ سن کر دلی مسرت ہوئی کہ حضرت کا آپریشن کامیاب ہوا۔اللہ رب العزت حضرت کا فیض عام جاری فرمائے ۔اللہ تعالی کی مخلوق کو زیادہ سے زیادہ نفع حاصل ہو حضرت کی ذات سے ۔

حضرت کی خدمت میں مؤدبانہ سلام عرض ہے اور تہجد کی پابندی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ان شاء اللہ ہر ماہ تین روز کا روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں ۔محرم سے شروع

کیا ہے۔ پابندی کی دعا کی درخواست ہے۔مولانا محمد یونس مدظلہ العالی کی خدمت میں ہوسکے تو سلام بھجوادیویں۔ باقی آسانی سے جن حضرات کو سلام پہنچ سکے بھجوا دیویں۔ حاضرین مجلس کوسلام ودعا کی درخواست۔

عبدالحفیظ سہارنپور پہنچ گیا ہوگا۔وہ جا رہا ہے، اس کے لئے بھی خاص دعا فرمادیویں۔المیمنی کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔وہ پہلی دفعہ نکلے ہیں۔

فقط والسلام

بندہ گنہ گار ملک عبدالحق عفی عنہ

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ص۔ب۔ ۳۷۲ ۲۸/محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

المدینۃ المنورۃ ۴/اپریل ۱۹۷۰ء شنبہ

مخدوم گرامی قدر جناب مکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

جناب کا مکتوب گرامی موصول ہوکر باعث عزت افزائی ومسرت ہوا۔آنکھ کا آپریشن کامیاب رہا۔اس پر دلی ترین مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ حق تعالی شانہ نے اپنے فضل وکرم سے بینائی مرحمت فرمائی۔قبل ازیں ایک برقیہ ارسال خدمت اقدس کیا ہے۔امید کہ موصول ہوا ہوگا۔

..................سب کو بہت پسند آیا۔بچوں نے تو نہ دیکھا تھا، نہ یہ نام سنا تھا۔ابھی تک باقی ہے۔تبرک بنا کر رکھا ہوا ہے،تھوڑا تھوڑا کھاتے ہیں۔حافظ فریدالدین صاحب کا برتن پہنچا دیا گیا ہے۔وہ حج پر آئے تھے،اوراپنی پوتی کے آپریشن کے لئے لندن گئے تھے۔ حج کے بعد اب ۲۹/مارچ کو اب الحمد للہ کراچی پہنچ گئے ہیں۔آپریشن کامیاب رہا۔واپسی

میں مدینہ منورہ ہوکر عمرہ کر کے گئے ہیں۔ بچی کا ہونٹ قدرتی کٹا ہوا تھا، اس کو درست کرانا تھا۔ الحمد للہ ٹھیک ہوگیا۔ امجد اللہ صاحب مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان ہوتے ہوئے ہندوستان جائیں گے۔ سہارنپور بھی حاضری کا قصد رکھتے تھے۔ یہاں سے روانہ ہو چکے ہیں۔ مولانا سید اسعد صاحب بھی اسی طرح پاکستان ہوتے ہوئے ہندوستان واپس ہوں گے، بلکہ شاید اب پہنچ بھی چکے ہوں۔

سہارنپور بہت کم وقت کے لئے حاضری ہوئی جس کا افسوس حقیر کو بھی ہے۔ لیکن آپ سے تعلق کچھ ایسا ہو گیا ہے جس کو نہ بیان کرسکتا ہوں نہ تحریر میں لاسکتا ہوں۔ بلکہ اپنا تعلق کیا کہوں؟ یہ لکھنا پڑتا ہے کہ آپ کی توجہات سے اور آپ کی محبت واخلاص وحسن اخلاق ومروت نے خرید لیا ہے۔ سچ عرض کرتا ہوں کہ آپ کی یاد ہمہ وقت موجزن رہتی ہے۔ خواب میں ملاقات بھی ہوتی رہتی ہے۔

پنج شنبہ کو والا نامہ موصول ہوا۔ جمعہ کی صبح کو فجر کی نماز کے بعد لیٹا، کچھ نیند آ گئی۔ آپ کو دیکھا کہ ایک ضعیف سفید ڈاڑھی والے صاحب ہیں اور آپ ان کو بیعت کر رہے ہیں۔ میں بھی سامنے ہوں۔ ان کو بیعت فرما کر آپ نے حقیر سے بھی فرمایا کہ تم بھی بیعت ہو جاؤ۔ اور یہ کام خواب میں ہوا۔ جمعہ کی صبح کو یعنی کل۔ یہ سب آپ کے تصرفات ہیں۔

یہ تھا خواب۔ اب آپ سے مشورہ لیتا ہوں کہ حقیر کو کیا کرنا چاہئے؟ آپ کی محبت اور وہ مروہ کی رحمتوں والی پہاڑی اور وہ نور بھرے اشعار اور وہ درد بھری آواز اور محبت سے لبریز آنسو! کیا سماں تھا! کیا نظارہ! کیا عرض کروں، اس کو یاد کر کے قلبِ حزیں کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ خیال کرتا ہوں کہ آپ اس حقیر نالائق سے کیسی محبت فرماتے ہیں کہ مدینہ پاک کی منور سرزمین پر رکھا گیا ہوں۔ تو آپ کو آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسی محبت ہوگی؟ اور ان سے یہ ظاہری جدائی کیسی شاق ہوگی؟ لیکن ہمارے لئے سب کچھ برداشت کرنا، کتنی بڑی قربانی ہے؟ اللہ آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔

پنج شنبہ کو ظہر کے بعد صوفی اقبال صاحب سے ملاقات ہوگئی تھی۔ حرم شریف میں ہی والا نامہ ان کو پیش کر دیا گیا۔ صلاۃ وسلام آپ کی جانب سے پیش کرنے میں بہت مسرت محسوس ہوتی ہے۔ شاید اس سلام کی وجہ سے حاضری نصیب ہو جائے یا نظر عنایت حقیر پر بھی ہو جائے۔

خط ختم کرنے کو تو دل نہیں چاہتا، لیکن کہاں تک آپ کا وقت ضائع کروں۔ اللہ آپ کو خیر و عافیت سے رکھے اور ملاقات مقدر فرمائے۔ آمین۔

سب پرسان حال کی خدمت میں حسبِ مراتب سلام و دعائیں۔ یہاں سب سلام عرض کرتے ہیں اور دعاؤں کی درخواست پیش کرتے ہیں۔ سب کو دعاؤں میں خاص طور سے یاد فرماتے رہیں۔

فقط والسلام

عبدالحق عفی عنہ

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

از انعام اللہ　　　　　۷/اپریل ۷۰ء منگل

مرکز اصلاح و تبلیغ، لکھنؤ

مخدوم معظم پیر و مولائی حضرت اقدس،　　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کل صبح سے انتظار بہت بڑھا ہوا تھا کہ حضرت والا کے والا نامہ کی آج زیارت ہو جائے۔ امید بر آئی اور بعد نماز ظہر والا نامہ ملا۔ نہ جانے کیوں شام تک کئی بار پڑھنے کے بعد یہ خیال مسلط رہا کہ کہیں حضرت والا ناراض تو نہیں ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا نہ ہو، اور نہ کبھی ہو۔ ہر وقت دعا ہے کہ اللہ پاک حضرت والا سے وہ محبت اور ایسی خدمت کی ہمیشہ توفیق بخشے جو ہمارے دین و دنیا کی ترقیوں کی سبب بنے۔ اگر چہ ہر طرح کی اچھائیوں سے کورا ہوں، مگر پھر بھی یہی دعا ہے کہ حضرت والا خوش رہیں۔

کل ہی ایک جماعت مرکز آئی اور بتایا کہ حضرت شیخ سے مل کرا تو ار کو چلا ہوں۔خوشی خوشی ان سے دریافت کرنا شروع کیا۔ بیچارے کچھ نہ بتلا ہی سکے۔بس اتنا ہی ہوا کہ ان سے مصافحہ اوران کی زیارت کرلی، جو تازے تازے حضرت والا سے مل کرآئے ہیں۔

رات بعد عشاء اپنے لمبے سفر سے آخر جگہ بھوپال سے ہوتے ہوئے حضرت مولانا علی میاں مرکز تشریف لائے۔رائے بریلی سے فون آچکا تھا کہ سراج میاں صاحب، یہ رشتہ میں علی میاں کے سالے ہوتے ہیں، کی طبیعت سخت علیل ہے۔جیسے ہی علی میاں آویں رائے بریلی تشریف لے آویں۔مگر تھکے ہوئے بہت تھے،اس لئے رات مرکز میں قیام فرما کر۳ر بج کر۵۰ منٹ پر جانے والی گاڑی سے قبل فجر تشریف لے گئے۔بہت دیر حضرت والا کا ذکر مبارک،علی گڈھ کا قیام وغیرہ کے سلسلہ میں گفتگو ہوتی رہی۔یہ بھی فرمایا کہ جب اندازہ ہوگیا کہ حضرت شیخ کو راحت سہارنپور ہی میں ملے گی،تو میری بھی رائے یہی ہوگئی۔چنانچہ بمبئی سے میں نے لکھا ہے کہ حضرت والا دارِجدید رمضان والی جگہ میں قیام فرمائیں اورکولر وغیرہ کا انتظام کردیا جاوے۔

صبغۃ اللہ میرا بڑا لڑکا پڑھنے نہیں جاتا،نماز میں بہت سستی کرتا ہے،جس کی وجہ سے سخت اذیت ہے۔حضرت والا سے دست بستہ دعاؤں کی درخواست ہے۔بیوی اور سب بچے سلام عرض کرتے ہیں۔دعا کی درخواست کرتے ہیں۔حضور والا کے پاس رہنے کی برکت تقاریر میں بہت واضح معلوم ہوتی ہے۔دعا فرمائیں کہ یہ اثر باقی رہےاور برکت ہو۔

علی میاں فرمارہے تھے کہ مولوی عبد الرحیم صاحب کے گاؤں نرولی بھی گیا تھا۔انہوں نے بڑی خاطر مدارات کیں۔

احقر خادم

انعام اللہ

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

نگاہ ما خیال کور بینا را بینا کنند

بخدمت جناب شیخ العرب والعجم محترم المقام ذوالمجد والکرام حضرت مولائی وبالفضل اولٰنا شیخ الحدیث ومیرے سب کچھ مولانا محمد زکریا صاحب، متعنا اللہ بطول حیاتکم الطیبۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج مقدس بخیر ہوں۔ الحمد للہ بندہ آنحضرت کی دعاؤں سے بخیریت ہے۔ پانچ اپریل کو مکتوب گرامی رائے ونڈ موصول ہوا، غالباً عزیز محمد طلحہ کے لفافہ میں۔ اس سے قبل گھر پر اور رائے ونڈ گرامی نامے ملے، اور مختلف حضرات سے دعا وسلام موصول ہوئے۔ حضرت والا کی محض شفقت ہے کہ اس نااہل وسیاہ کار کو اپنی یاد میں رکھا ہوا ہے، جو دارین کی سعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کو جزائے خیر دیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماویں کہ آنکھ کا علاج کامیاب ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ہو تھوڑا ہے۔ پہلی اطلاع تو مکرم قریشی صاحب کے یہاں ہوئی کہ حضرت والا کا مکتوب پڑھا کہ علی گڑھ جانا طے ہوگیا۔ دوسری اطلاع برادر عزیزم ابو الحسن صاحب کے محبت نامہ سے ہوئی۔

بندہ نے دانستہ عریضہ نہیں لکھا، مگر دعا کا اہتمام کرتا رہا۔ واپسی کی اطلاع ۴؍مارچ کو کراچی میں تار بنام مکرم ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب معرفت بھائی محمد یوسف کی معرفت تھا کہ واپسی سہارنپور ہوگئی۔ اس کے بعد دہلی سے حضرت جی دام ظلہم کا گرامی نامہ آیا جس سے پتہ چلا کہ بفضلہٖ تعالیٰ علاج کامیاب ہوا۔ اللہ پاک سلامتی کامل نصیب فرماویں۔ یہ شوق بحال ہے کہ مدینہ طیبہ حاضری ہو، مولائے کریم قبول فرماویں، جہاں دارین کا سکون ہے۔

باقی جس آرام کے لئے ڈاکٹر عرض گزار ہیں، وہ تو حضرت کے بس کی ہے۔ ورنہ تو حضرت جہاں بھی ہوں یہ زائرین وطالبین ان شاء اللہ العزیز ہر جگہ ہوں گے۔ جتنا حضرت والا تخلیہ کا فیصلہ فرماویں ہوگا کہ فراغت کے وقت کوئی آئے نہیں۔ الحمد للہ، جس مالک حقیقی

نے قبولیت سے نوازا ہے، وہی طالبین کو طلب صحیح دیں کہ فائدہ حاصل کریں۔

بندہ التجاء دعا کرتا ہے کہ طلب صادق نصیب ہو۔ حضرت والا نے جو میری حالت زبوں کے ہوتے ہوئے کرم فرمایا شکر نہیں ادا کرسکتا۔ مالک الملک سے ملتجی ہوں اپنی شایانِ شان جزائے خیر دیں۔

بفضلہٖ تعالیٰ حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ تعالیٰ مرقدہ کے خاندان میں بھی خیریت ہے۔ ایک عارضہ یہ ہے کہ مولانا عبدالجلیل کے لڑکے شفیق بھاگا ہوا ہے۔ اندازہ نہیں ہوسکا کہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے۔ خطوط کراچی سے آتے رہے، اب وہ بھی نہیں آرہے۔ تلاش کیا تو کچھ اندازہ نہیں ہوسکا۔

عزیز محمودالحسن سلمہ ربہ بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ ساہیوال دورہ حدیث شریف کررہا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو علم نافع عمل مقبول اور اخلاص سے مالامال فرماویں۔

الحمدللہ بڑی بچی اور اس کا لڑکا خیریت سے ہیں۔ جو دعائیں حضرات نے دی ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرماویں۔ عزیز مولوی محمد طلحہ صاحب کے لئے بندہ دعا گو ہے اور سلام عرض ہے۔ مولانا اکرام الحسن صاحب ودیگر رفقاء کرام کو سلام عرض ہے۔

فقط والسلام

بندہ قاضی عبدالقادر

....

۷۸۶

بعد الحمد والصلوۃ وارسال السلام المسنون،

احقر منظور محمد، ہیڈ ماسٹر مدرسہ ثانویہ، سفارت پاکستان، جدہ، سعودی عرب بخدمت حضرت اقدس قدوۃ السالکین سیدی ومرشدی حضرت شیخ الحدیث سہارنپوری گزارش کرتا ہے کہ الحمدللہ احقر بعافیت ہے۔ حضرت کا والا نامہ جو ۶ رذوالحجہ کو حضرت نے لکھا تھا

یہاں اس مسکین کو ۳۰ رمحرم الحرام کو ملا۔ حضرت آپ کے خط کا عید کے چاند کی طرح انتظار تھا۔ یہ مسکین ہر جمعرات کو بیت اللہ شریف الحمدللہ چلا جاتا ہے۔ پچھلے جمعرات مدینہ پاک حاضر ہوا تھا۔ یہ مسکین ایک دفعہ نہیں، آپ حضرت مدظلہ کے لئے بار بار دعائیں کرتا ہے۔ جو دعا یہ مسکین حضرت کے لئے کرتا ہے اس کی قبولیت محسوس ہوتی ہے۔ اگر چہ ہم مسکینوں کے دل ایسے ویسے ہیں، لیکن تاہم خداوند تعالی کی رضامندی جو انسان کے اخلاص پر مرتب ہوتی ہے، مجھے مفہوم ہوتی ہے۔ حضرت اصل چیز تو اخلاص ہے، مجھ میں تو حضرت ریاء ہی ریاء ہے۔ اگر کہیں اخلاص معلوم ہوتا ہے تو حضرت بہت دھندلا دھندلا، جیسے تاریک رات میں کہیں معمولی سی روشنی کی چمک ہو۔ روپیہ میں شاید ایک پیسہ ہو، وہ بھی شاید ایک پیسہ۔

حضرت، یہ قاعدہ ہے کہ شیخ کے دل سے دعا اس وقت نکلتی ہے جب اسے آرام پہنچایا جائے، اٹھایا بٹھایا جائے، خدمت کی جائے۔ چوں کہ یہ مسکین دور افتادہ ہے، حضرت کی کوئی خدمت نہیں بجا لاسکتا ہے، اس لئے آپ برائے مہربانی محض اللہ کے واسطے اس مسکین کے لئے اخلاص و عافیت دارین اور حسن خاتمہ کی دعا فرمادیں، اور میرے اہل وعیال وعزیز و اقارب کے لئے بھی دعا فرمادیں۔ اس مسکین کے دل سے آپ حضرت کے لئے خود بخود بحکم الٰہی دعائیں نکلتی رہتی ہیں۔ میں دعائیں کرتا نہیں، دعائیں نکلتی رہتی ہیں۔ حضرت ان شاء اللہ تعالی آپ کے سب اعمال، آپ کی سب محنت مقبول ہے۔ اب ہم پس افتادہ درماندگان عاجزوں کے لئے دعاء فرمائیں۔

مسز اسلم ایم اے بی ٹی انچارج گرلز سیکشن کے حالات بہت اچھے ہیں، لیکن دنیا سے دل کا سرد ہونا اور آخرت کا دائمی خیال، موت کی دائمی یاد، دائمی افسردگی، دین پر کامل استقامت یہ حاصل نہیں ہے۔ پردہ پر بھی ابھی پوری استقامت نصیب نہیں ہوئی۔ حضرت اقدس اس کے لئے، اس کے خاوند اور بچوں اور بچی، اور اس کی بہن جو یہاں آئی ہے، اور اس کے تمام عزیز و اقارب کے لئے دعا فرمائیں۔ دوسری خاتون مسز زینب نیاز مدرسہ

ریاضی زنانہ حصہ اپنے لئے، اپنے عزیز واقارب کے لئے، اپنے بیٹے کے لئے دعا کا عرض کرتی ہیں۔ دونوں خواتین سلام عرض کرتی ہیں اور اپنے ناکارہ ہونے کا اعتراف کرتی ہیں۔سب پرسان حال حضرات کوسلام مسنون۔

پچھلے دنوں خاتون مسز اسلم مدینہ پاک گئی تھیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ جو پیغام روضہ پاک سے سادگی اور دین پر استقامت اور دینی زندگی بسر کرنے کا ملتا ہے، اور جو پیغام حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سادگی اور دینی استقامت کا ملا، میں گزشتہ عمر کا بیشتر حصہ غیر ماحول میں گزارنے کی وجہ سے مکمل تکمیل سے مجبور ہوں۔ وہ دریافت کرتی ہیں کہ کیا باطن کی صفائی سے پہلے شریعت کے ظاہر پر عمل ضروری ہے؟ کیا ظاہر کی تبدیلی کے بغیر باطن نہیں سدھر سکتا؟ وہ سخت ذہنی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ میں نے ان کو بتایا ہے کہ شریعت کے ظاہر پر عمل لازمی ضروری ہے۔اس کے بغیر کچھ نہیں ملے گا۔

احقر منظور محمد

....

باسمہ سبحانہ وتعالی

اتوار ۱۲/اپریل ۷۰ء
مرکز تبلیغ لکھنؤ

مخدوم معظم سیدی ومولائی حضرت اقدس دام مجدہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضرت والا کا گرامی نامہ آج تیسرا دن ہے پہنچا، اور ساتھ میں بہت سی مسرتیں لایا۔ کچھ ایسا زور بھی لایا جس سے ذکر اذکار میں لطف بڑھا۔اللہ پاک حضرت والا کو پوری پوری صحت وعافیت کے ساتھ سلامت رکھے۔ اور اُس ادب اور خدمت کی توفیق اپنے فضل سے عطا فرمائیں جو آپ جیسے حضرات کی شان کے مطابق ہو، اور مجھ جیسے نالائق کے لئے دینی

ترقیوں کا سبب بنے۔

بغیر بجلی کے چلنے والا پنکھا حضرت والا کی برکت سے ان شاء اللہ مل ہی جائے گا۔ اللہ پاک کرے کہ یہ سعادت مجھ بیچارے کو نصیب ہو۔ دریافت کرنا شروع کیا۔ چوں کہ بہت پہلے اس طرح کے پنکھے ہوتے تھے، اب بھی ان شاء اللہ انتظام ہو جائے گا۔ تجربہ کاروں نے یہ بتلایا کہ اس پنکھے کی ہوا کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اسی کولر کی ضرورت پڑے گی، اس لئے اس پنکھے کے ساتھ اس کولر کی بھی اجازت چاہتا ہوں۔

حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ تو گھنٹوں خط لکھنے کی شکایت کرتا ہے۔ حضرت سے دست بستہ معافی کی درخواست ہے۔ حضرت والا کی شکایت توبہ توبہ، اللہ کبھی ایسی گھڑی نہ لائے۔ اللہ کی اس نعمت پر بہت بہت شکرادا کرتا ہوں کہ حضور میں قابل شکایت کوئی بات مجھ کو نظر نہیں آتی۔ اور اللہ پاک نے جن اعلی صفات سے حضرت والا کو مالا مال فرمایا ہے، اس کے بعد شکایت والی بات رہ کہاں گئی۔ حضرت میں تو اس پہلو سے ہی صرف سوچتا ہوں کہ اس قدر طبیعت خراب، ضعف، اس کو حضرت سوچتے بھی نہیں، بس کام کی فکر، دوسروں کی فکر، معمولات میں فرق نہیں آنے دیتے۔

حضرت پیشاب دانی کی غرض صرف یہ ہے کہ حضرت کو شاید کچھ اس سے سہولت ہو۔ اللہ تعالی حضور کو خوب خوب قوت، صحت عطا فرمائیں۔ اس کی تو ہر وقت دعا ہے، تمنا ہے۔

حضرت والا نے فرمایا کہ جواب مطلوب تھا تو کسی اور کو خط لکھتا۔ کسی دوسرے کا پتہ نہیں معلوم اور نہ جاننے کی جستجو۔ خدا نے آپ ہی تک پہنچایا ہے۔، خدا آپ ہی کے قدموں میں وقت گزروا دے۔ حضرت والا لاکھوں کو اپنی شفقت کی گود میں لئے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک اس ناپاک وحقیر کو بھی جگہ دے دیں۔ نہ دھتکاریں، کہ پھر ہلاکت میں پڑ جاؤں گا۔

میں نے حضور والا کے اس والا نامہ کے جواب میں ڈاک سے بھیجنے کے لئے عریضہ لکھ لیا تھا۔ انتظار تھا ڈاکٹر اشتیاق صاحب کا کہ وہ پرتاپ گڈھ گئے ہیں، تاکہ ان سے

حضرت ناظم صاحب کی دوا کو دریافت کرلوں۔مگر وہ ابھی تک نہیں آئے ،اوراب یہ گجرات کی جماعت مل گئی۔ ان کو دستی لکھ کر دے رہا ہوں۔ دوسرے ہومیو پیتھک ڈاکٹروں سے مشورہ کیا۔انھوں نے بتلایا کہ اس میں تو بخار کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔اصل مرض کے لئے بے انتہا مفید ہے،اور بہت سی مثالیں ہیں جن کو نفع ہوا۔ بہرحال اصل وہی ہے جیسا ڈاکٹر فرحت صاحب فرمائیں۔

مولانا علی میاں مدظلہ کے عزیز سراج میاں کا جمعہ کو بعد فجر انتقال ہوگیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہاں اطلاع بہت بعد میں آئی۔ دوسرے اجتماعات وغیرہ کا اتنا ہجوم کہ جا ہی نہ سکا،کل ان شاءاللہ ارادہ ہے۔

حضرت مولانا منظور صاحب کی اہلیہ محترمہ کو دل کا دورہ پڑا تھا۔کئی دن اسپتال میں رہیں،اورکل ہی گھر پر تشریف لے آئی ہیں۔

بیوی سلام عرض کررہی ہیں اور درخواست دعا۔ چھوٹا بچہ کالی کھانسی میں مبتلا ہے۔ سب بچوں کی طرف سے مؤدبانہ سلام مسنون قبول فرمائیں، اور دعا کی سب کے لئے درخواست ہے۔

حضرت جواب میں والا نامہ کا جی ضرور چاہتا ہے،مگر تقاضا، اس کا تو منہ نہیں اور نہ اس قابل۔کبھی کبھی عنایت فرمادیں تو کرم ہوگا۔خود لکھتا رہوں،تو اس سے ذرا اطمینان ہوجاتا ہے۔اگرچہ حضور کا قیمتی وقت جاتا ہے، اوراس احتیاط کے دور میں خاص طور پر زحمت بھی ہوتی ہے،جس کی معافی کا دل سے خواستگار ہوں۔

فقط والسلام

احقر خادم

انعام اللہ

....

ایم ۔ جے محمد سعید
پرنسپل، جمال محمد کالج
تیروچیراپلی

18/4/70

محترم المقام حضرت قبلہ مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خیریت مزاج اقدس؟

عرض خدمت ہے کہ گزشتہ یک شنبہ کو حضرت قبلہ سے اجازت حاصل کرنے کے بعد روانہ ہوا تھا۔ دیوبند و دلی ہوتے ہوئے مدراس پہنچا۔ عرض نہیں کرسکتا کہ وہ دو دن جو خدمت عالی میں گزارے، کس اطمینان وسکون اور روحانی کیفیت کے ساتھ گزارے۔ ابھی تک اس فیضان کا اثر دل ودماغ اور روح پر باقی اور قائم ہے۔ خدا کرے کہ یہ اثر ہمیشہ باقی رہے۔ اور میری زندگی ہر روحانی ترقیات کا باعث ہو۔ آپ کے اخلاق کریمانہ، اشفاق پدرانہ کو میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ ہر ہر لمحہ مجھ ناچیز کا خیال رہتا تھا۔ میرے آرام کا، میری نشست و برخواست کا، میرے طعام کا، میرے قیام کا، کس کس برتاؤ کا میں شکریہ ادا کروں۔ شرمندہ ہوں کہ مجھ ناچیز سے آپ کو تکلیف ہوئی۔ لیکن اتنا عرض کردوں کہ یہ چند گھڑیاں جو میں نے آپ کے حضور میں گزاری ہیں، ہمیشہ میرے روحانی ترقیات کے لئے مشعل راہ رہیں گی۔ بہت کچھ کہنا چاہتا تھا، مگر کہہ نہ سکا۔ زبان بند تھی، دل پر تجلیات کا فیضان رہا۔

پرستش تھی اور پائے سخن درمیاں نہ تھا

پیاسا آیا تھا، مگر سیراب ہوکر چلا آیا۔ التجا ہے کہ یہ فیضان اور روحانی رہبری ہمیشہ مجھ پر رہے، تاکہ یہ گوسپند آوارہ راہِ مستقیم پالے۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بفضلہٖ خوب ہوگا اور آنکھ اب اچھے ہونے چلی ہوں گے۔ اس زمانہ قحط الرجال میں آپ جیسی ہستیاں عنقا ہیں۔ خدا آپ کا سایہ ہم ناچیز بندوں

پر ہمیشہ قائم رکھے اور آپ کی روحانی جود وسخا کی نہریں ہر طرف جاری رہیں۔ آمین۔

مجھ ناچیز سے دوران قیام میں کچھ غلطی سرزد ہوئی ہو تو دست بستہ معافی کا خواستگار ہوں۔ جملہ علمائے کرام اور احباب کی خدمت میں ہدیۂ سلام پیش ہو۔

دعا کا طالب

محمد سعید عفی عنہ

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از مدینہ منورہ ۲۱/صفر ۱۳۹۰ھ، ۲۸/اپریل ۱۹۷۰ء

از طرف ماسٹر منظور محمد، ہیڈ ماسٹر، مدرسہ سفارت پاکستان، جدہ

حضرت محترم المقام سیدی و مرشدی حضرت اقدس حضرت مولانا شیخ الحدیث محمد زکریا مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضرت اقدس کا گرامی نامہ ۲۵/اپریل کی رات کو ملا۔ ۲۷/۲۸/۲۹/اپریل تین چھٹیاں تھیں۔ احقر ۲۶/اپریل کو مدینہ پاک پہنچا اور آپ کا سلام نہایت اہتمام سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا دیا۔ اور یہ بھی عرض کر دیا کہ یہ زکریا وہی ہے جو روضہ پاک کے متصل بیٹھا کرتا تھا، اور اس نے دین کا بہت کام کیا ہے، اور یہاں سے دینی ضروریات کی وجہ سے گیا ہے۔ دل تو ہم مسکینوں کا خراب اور آلودہ ہے، لیکن تاہم جیسے بھی ہے، قبولیت مفہوم ہوئی۔ حضرات شیخین کی خدمت میں بھی سلام عرض کر دیا گیا۔ آپ کے لئے دعا بھی کی گئی۔

اسکول کے زنانہ حصہ کی انچارج مسز اسلم ایم اے بی ٹی کو اپنے حالات پر اطمینان نہیں ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں پردہ کی بھی اتنی پابند نہیں ہو سکی جتنا ہونا چاہئے۔ دعا کے لئے عرض ہے۔ دوسری خاتون مسز نیاز کے لئے بھی دعا کا عرض ہے۔ مجھ مسکین اور مجھ مسکین کے عزیز واقارب کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ پرسان حال احباب کو سلام مسنون۔

....

محمد صلاح الدین نعمانی، ۳۰/اپریل ۷۰ء
موضع احمد پور، ادھولی،
ضلع بارہ بنکی

محترم مکرم حضرت جی،

بعد سلام مسنون، حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی کے گرامی نامہ سے معلوم ہوا تھا کہ آپ کی آنکھ کا آپریشن ہونے والا تھا۔ معلوم نہ ہو سکا کہ جناب نے اس کا انجام کیا کیا؟

تمھیں کو دیکھنا تم ہی میں رہنا تم میں گل ہونا — حقیقت، معرفت، اہل طریقت اس کو کہتے ہیں
ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا — تیرے کوچہ میں ہونا دفن جنت اس کو کہتے ہیں
اچھا ہے نہ آؤ تم میرے خانۂ دل میں — ارماں بھی نکل جائیں گے ویرانہ سمجھ کر
از فرش تا عرش علیٰ بلغ العلیٰ بکمالہ — وز فرش تا تحت الثریٰ کشف الدجیٰ بجمالہ
میں شہادت دیتا ہوں کہ جب کوئی — نہ تھا آپ تھے جب کوئی نہ ہوگا آپ ہوں گے
جو کچھ ہے سوائے آپ اور کچھ ہے ہی نہیں — کل یوم ہو فی الشان جل جلالہ

اہلیہ سلام عرض کر رہی ہے۔

فقط والسلام

....

۷۸۶

۳۴۸ رانی تالاب — ۲۴/صفر ۹۰ھ جمعہ
سورت ۱؎

حضرت اقدس سیدی و مولائی دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بصد ادب و احترام کمترین خدام، کفش بردار سعد رشید سورت سے عرض گزار ہے کہ والا

نامہ عالیہ نے شرف صدور بخشا۔ مولانا عبدالرحیم صاحب کے علاج پر توجہ کا فرمایا گیا۔ میں اس حکم کی بجا آوری دل وجان سے کروں گا۔ نہایت توجہ اور غور وفکر سے میں تدبیر کررہا ہوں۔ علماء اور صاحب خدمت حضرات کو امت کی امانت سمجھتا ہوں، اور ان کی خدمت اپنے لئے سعادت اور ذریعہ نجات سمجھتا ہوں۔ نہایت لجاجت والحاح کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ ان حضرات کی صحت یابی کے لئے اور تمام مرضیٰ کے لئے دعائے صحت وترقی دارین فرماویں۔

آپریشن چشم مبارک کی اطلاعات بے چینی کے ساتھ سب سے حاصل کرتا رہا۔ آج والا نامہ میں بھی تحریر فرمایا، لیکن میرا قلب منشرح نہیں ہوا۔ عاجز ومحتاج ہوں۔ اور اللہ کے دربار میں حضرت اقدس کی صحت وسلامتی وعود بصارت کی بار بار دعا کررہا ہوں و پریشان حال ہوں۔

بچے اور ان کی والدہ نہایت ادب کے ساتھ سلام عرض کرتے ہیں۔

....

از خادم امیر حسن ہردوئی ۵؍ربیع الاول ۹۰ھ

مرشدی ومولائی حضرت اقدس دامت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اے میرے مرشد کامل، آپ کی دعاؤں وتوجہ کا حق تا قیامت ادا نہیں ہوسکتا ہے۔ آپ کی نگاہِ کرم جو اس سراپا تقصیر پر ہے اور جو فیض باطن ہر لمحہ قلب پر وارد ہوتا رہتا ہے، اس کے بیان سے زبان قاصر ہے۔ شب وروز ہر نماز کے بعد آپ کے صحت وعافیت بلندیٔ درجات کی دعا کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ قبول فرماوے۔ آپ کی دعا سے معمولات ارشاد فرمودہ پابندی سے بفضلہٖ تعالیٰ پورا کرتا رہتا ہوں۔ دعائے حسن خاتمہ واستقامت کی درخواست ہے، اور دعائے حب شیخ کی مزید درخواست ہے۔ حضرت مولانا ابرارالحق صاحب آج کل بمبئی اپنے لڑکے اشرف سلمہ کو بغرض علاج لے گئے ہیں۔ دعائے صحت کی درخواست ہے۔

فقط والسلام
خادم امیر حسن عفی عنہ
براہ کرم اپنی صحت وآنکھ کی روشنی سے مطلع فرمادیں۔ جی لگا ہوا ہے۔

....

۷۸۶

مدرسہ عربیہ، رائے ونڈ ۲۶/ربیع الثانی ۹۰ھ، یوم الثلثاء
بخدمت اقدس مشفق ومربی مطاعی ومعظمی جناب قبلہ حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ہفتہ بھر کے سفر پر پنڈی لائل پور اور ملتان گیا تھا۔ وہاں سے کل واپس ہوا، تو ایک دم حضرت کے دوعدد لفافے باعث عزوشرف ہوئے۔ جو لفافہ ۱۷/ربیع الاول کو موصول ہوا اس میں چار عدد پرچے میرے نام اور ایک مولانا عبدالعزیز کھلتوی کے نام تھا۔ ان کا پرچہ تو لفافہ میں ڈال کر ان کی خدمت میں ارسال کردیا۔ اور دوسرا لفافہ ۲۲/ربیع الاول کو موصول ہوا ہے۔ اس میں دو پرچے میرے نام تھے، اور دو مولوی عبدالحفیظ مکی کے نام۔

مولوی عبدالحفیظ صاحب چونکہ اس دفعہ امریکہ میں عام راستہ کے بجائے مغربی حصہ سے داخل ہوئے ہیں، اس وجہ سے اس جانب کے کسی تبلیغی ساتھی کا پتہ ہمارے ہاں نہیں ہے۔ اور مشرقی حصہ میں تبلیغی کام زیادہ ہے، وہاں والوں کے پتے ہیں۔ لیکن نہ معلوم ان کی جماعت اس حصہ میں کب پہنچے۔ اس وجہ سے ان کی جماعت کے خط کا انتظار ہے۔ ان کے خط پاتے ہی ان کے پرچے ان کی خدمت میں ارسال کردیئے جائیں گے۔

حضرت نے مجھے بہت مشغول لکھا۔ حضرت جو آپ کی خدمت میں رہ حضرت والا کے مشاغل دیکھ چکا ہو وہ اپنے کو کہاں مشغول سمجھ سکتا ہے، چہ جائیکہ بہت مشغول۔

اورحضرت کے کثرت خطوط سے دق ہونا تو کیا، حضرت کے ایک ایک گرامی نامہ سے جو تقویت اورفرحت اور تعلق میں پختگی نصیب ہوتی ہے، اس کے اعتبار سے تو حضرت جتنے زیادہ گرامی نامے ارسال فرمادیں حضرت کا اتنا ہی زیادہ کرم واحسان ہے۔آپ کے تحریر فرمانے پر میں نے یہاں کے احباب سے لامع ثالث کے ۴؍نسخوں کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مدرسہ کی الماری میں دو نسخے رکھے ہوئے ہیں، ایک مدرسہ کا ،ایک مولانا ادریس صاحب کا۔ باقی دو کے بارے میں یہاں والے کچھ نہیں بتا سکے۔تو اس کے بارے میں میرا خیال ہے کہ مفتی شفیع صاحب اور مولانا بنوری صاحب دونوں حضرات کراچی کے ہیں اور لانے والے خود بھی کراچی میں ہیں۔اس لئے بھائی عبدالرحیم اپنے ساتھ کراچی لے گئے ہوں گے اور خود ہر دو حضرات کو دے دئے ہوں گے۔بہرحال میں مولانا ادریس صاحب کو نسخہ جلد از جلد بھجوادوں گا، ان شاء اللہ۔

فی الحال تورنگون جانے والے کوئی صاحب نہیں ہیں۔مولوی عبدالحفیظ صاحب کے ۳؍دن کے لئے مکہ مکرمہ جانے کی وجہ یہاں والوں سے صحیح معلوم نہیں ہوسکی۔ان کا اندازہ یہ ہے کہ چودھری صاحب کو لانے کے لئے گیا تھا۔البتہ کل یا پرسوں قاضی صاحب، عبد الوہاب صاحب سفر سے واپس آرہے ہیں، ان سے صحیح وجہ اس سہ روزہ سفر کی معلوم ہوجائے گی۔میں تو مشرق میں تھا، اور پھر ہفتہ عشرہ سفر میں لگ گیا، اس لئے میرے سامنے یہ مسئلہ نہیں آیا۔حضرت نے عربوں کے مشرق بھیجنے کے بارے میں تحریر فرمایا، تو آج کل حضرت، سارے ہی عرب یا نظام الدین جاچکے ہیں، یا اپنے گھروں کو واپس۔یہاں آج کل کوئی نہیں ہے۔البتہ جو نظام الدین گئے ہیں، ان سے عرض کیا گیا تھا کہ ہوسکے تو مشرق چلے جاویں، تو شاید ان میں سے بعض وہاں سے مشرق چلے جائیں۔

حضرت اصل دقت یہ ہے کہ یہاں سے اگر ہوائی سے ڈھاکہ جائیں، تو ساڑھے سات سو روپئے کی ٹکٹ لگ جاتی ہے، جس کے اکثر آنے والے عرب متحمل نہیں ہوتے، کہ

اس سے کم خرچ میں وہ رائے ونڈ سے اپنے ملک واپس چلے جاتے ہیں۔اور اگر بحری سے لے جائیں تو کم سے کم رائے ونڈ سے ڈھاکہ تک ۲۰/روز لگ جاتے ہیں۔اس وجہ سے عرب مشرق جانے کے لئے جلدی تیار نہیں ہوتے ہیں۔[ناقص]

....

۷۸۶

سورت ۲۹/ربیع الثانی ۹۰ھ ۴/۷/۷۰

مخدومی ومحترمی حضرت اقدس مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضرت والا کی خیر وعافیت بارگاہِ خداوندی سے نیک مطلوب ہے۔آنحضرت کی دعا وتوجہ کے طفیل جن فوائد کثیرہ سے منتفع ہوا ہوں، وہ بیان سے باہر ہے۔بقول خود ؎

دماغ و دیدہ و دل شاد و روشن
زِ فیض ساقیٔ میخانۂ عشق

ایک عرصہ سے شوق قدم بوسی میں بےچین ہوں۔یہاں ابھی بارش زوروں پر ہے۔ موسم میں کچھ تبدیلی پیدا ہو تو ان شاءاللہ حاضری کا ارادہ کروں۔لیکن جب کبھی حضرت والا کی مجلس بابرکات سے مستفیض ہونے والے حضرات کی علمی وعملی، ظاہری وباطنی خوبیوں کو دیکھتا ہوں تو اپنی کم مائیگی اور نااہلی کا احساس شدت کے ساتھ ہونے لگتا ہے، کہ مجھ جیسا کم مایہ ایسی بلند پایہ ہستیوں کی مجلس میں بار پانے کے اہل ہی نہیں۔جن دنوں ایسے خیالات آتے ہیں تو خواب میں حضرت والا کی بایں طور زیارت ہوتی ہے کہ میں حضرت والا سے کوئی سبق لے رہا ہوں اور حضرت والا مجھ سے نہایت بے تکلفی اور محبت کے ساتھ گفتگو فرما رہے ہیں۔

ایک بار خواب دیکھا کہ حضرت والا میرے ہمراہ ایک فٹن پر سوار ہیں اور اپنا سر مبارک میرے کندھے پر رکھ کر مجھ سے ہنس ہنس کر گفتگو فرما رہے ہیں۔اور خواب زائل

ہونے کے بعد مجھے ایسا محسوس ہوا کہ یقیناً ابھی کسی نے میرے کندھے پر اپنا سر رکھ کر اٹھالیا ہے۔ آج کل طبیعت بہت حساس ہوگئی ہے۔ اچھی بری شیٔ کا فوراً قلب پر اثر مرتب ہوتا ہے۔ میری لاعلمی میں بھی اگر کوئی مجھے بدنظر سے دیکھے تو میرے قلب میں برے خیال پیدا ہونے لگتے ہیں۔ ہمارے یہاں کا ماحول (بے پردگی وغیرہ کے سلسلہ میں) بہت ہی خراب ہے۔ ان وجوہ کی بنا پر طبیعت بہت پریشان رہتی ہے کہ خدا نہ کرے پھر گمراہ ہوجاؤں۔ اس ماحول سے نکلنا بھی بہت مشکل ہے۔ دیگر حالات و کیفیات بدلتے رہتے ہیں۔ ویسے ضعفِ قلب و دماغ کا عارضہ تو ہے ہی۔ اس لئے عموماً اپنے احوال خواب کو بھی ضعف وقوت متخیلہ کا باعث سمجھتا ہوں۔ لغزش پر فوراً تنبیہ ہوتی ہے، برے خواب یا پھر جسمانی اور روحانی تکلیف کی صورت میں۔

اہلیہ اور بچے بھی دائم المرض ہیں۔ ہر حال میں حضرت کی دعا وتوجہ کا سخت محتاج ہوں۔ اپنی کیفیت حال سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔

والسلام

طالبِ دعا

غلام حسین ٹیمول

محلّہ ہری پورہ، سورت

....

۷۸۶

۴/ بیت الحمد ۹/ جمادی الاولی ۹۰ھ

کراچی، نمبر ا

سیدی ومولائی مرشدی حضرت اقدس دام مجدہم،

بعد سلام مسنون، والا نامہ مؤرخہ یکم جمادی الاولی موصول ہوا۔ حضرت نے تحریر فرمایا

ہے کہ بندہ کے کارڈ پر پانی کے دھبے ہوتے ہیں۔ پانی لگنا بندہ کو یاد تو نہیں، ہوسکتا ہے بندہ ہی سے لگ گیا ہو یا ڈاکیہ کی غلطی ہو۔ اب سے پانی کا اثر نہ ہوایسی روشنائی استعمال کر رہا ہو، ان شاء اللہ۔

معمولات حسب سابق پابندی کے ساتھ ادا ہو رہے ہیں۔ حضرت والا سے استقامت اور ترقی کے لئے دعا کی التجا ہے۔ جب سے شام کا وقت بھی خلوت میں گزارنا شروع کیا ہے، حضوری میں روز بروز زیادتی ہوتی جا رہی ہے۔ دن کے اکثر حصہ میں معیت کا استحضار رہتا ہے۔ نماز میں بھی اکثر حصہ میں خوب توجہ رہتی ہے۔ یہ سب حضرت والا کی توجہ اور دعا کی برکت ہے۔ غفلت بالکل نہیں گئی۔ نماز میں بھی کبھی کبھی ذہول ہو جاتا ہے۔ حضرت والا کی خصوصی توجہ اور دعا کی بہت احتیاج ہے۔ آج کل تنہائی میں خوب جی لگتا ہے، اختلاط سے وحشت ہوتی ہے۔ کالج کے طلبہ جو کبھی کبھی میرے پاس آتے ہیں، ان کے متعلق بھی جی چاہتا ہے کہ نہ آئیں تو بہتر۔

حضرت والا نے تحریر فرمایا ہے کہ دوستوں میں سے ذکر کرنے والوں کو ارشاد کے مطالعہ کی تاکید کروں کہ ارشاد بنسبت اکمال کے آسان ہے۔ بندہ کا خیال یہ تھا کہ اکمال آسان ہے، اور یہی بات حضرت والا کی زبان مبارک سے بھی سننا یاد پڑتا ہے۔ اس لئے خیال ہوا کہ شاید کاتب کی غلطی ہوگئی یا جیسے ارشاد ہو۔ بندہ نے دس نسخے ملک عبدالحق صاحب کے ساتھ منگوائے تھے۔ کچھ ذاکرین کو تقسیم کر دیئے۔ باقی موجود ہیں۔

بھائی یحییٰ صاحب ۵/ جمادی الاولیٰ کو مدینہ منورہ سے واپس تشریف لے آئے۔ حضرت والا کی آنکھ کے متعلق پڑھ کر بہت قلق ہوا۔ جب سے یہ خبر مفتی زین العابدین صاحب کی زبانی معلوم ہوئی بہت اہتمام سے دعا کرتا رہتا ہوں، اور دوستوں سے بھی دعا کے لئے کہتا رہتا ہوں۔ آج کل ارشاد الملوک اور تربیت السالک کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ حجاز پاک کے متعلق کوئی جواب نہیں آیا۔

گھر والی بعد سلام مسنون دعا کے لئے کہتی ہے۔ بھائی محمد امین صاحب مکی مسجد والے بھی بعد سلام مسنون دعا کے لئے کہتے ہیں۔ مولوی اسماعیل صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ فقط والسلام۔

حضرت کا غلام
ڈاکٹر اسماعیل عفی عنہ

مخدوم ومحترم ومکرم الحاج ابوالحسن صاحب مدفیوضکم ،

بعد سلام مسنون !

چند روز قبل آپ کو گھر کے پتہ پر ایک عریضہ لکھا تھا کہ جس میں بھائی افضل صاحب کے ساتھ شراکت کے متعلق حضرت والا سے مشورہ پوچھا تھا۔ اس کے جواب کا انتظار ہے، اس لئے کہ بھائی افضل صاحب بھی انتظار میں ہوں گے۔ اور سب خیریت ہے۔

گھر والی ماہ مبارک میں ساتھ میں آنا چاہتی ہے۔ کیا مشورہ ہے؟ چھوٹے چھوٹے چار بچوں کے ساتھ وہاں میری سمجھ میں تو نہیں آتا کہ بچوں ہی سے فرصت کہاں ملے گی کہ یکسوئی ملے۔ وہ اہلیہ محترمہ کی خدمت میں سلام مسنون کہتی ہے۔ جواب جلد از جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ احسان عظیم ہوگا۔

فقط والسلام
خادم اسماعیل عفی عنہ

....

۷۸۶

سیدی و مرشدی ومولائی خدمت اقدس حضرت شیخ الحدیث صاحب متعنا اللہ بفیوضکم ، آمین ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ،

معروض اینکہ شفقت نامہ مؤرخہ 70-6-6 کو مع پرچۂ معمولات وصول ہوا، جس

سے بے حد خوش و مسرور ہوا۔ اس سیاہ کار کو آنحضرت نے قبول فرمایا الحمد للہ و الشکر للہ۔
حسب ارشاد سامی مؤرخہ ۷/۶/۰۷ء کو بولٹن کو حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کی خدمت میں بغرض بیعت حاضر ہوا۔ مولانا نے خط پر بیعت کا طریقہ بتلایا کہ دو رکعت نماز توبہ پڑھ کر تمام گناہوں سے توبہ کر لیویں اور بعد ازاں حضرت سیدی و مرشدی و مولائی کے ہاتھ پر بیعت ہونے کا اقرار کر لیویں۔ ذکر بارہ تسبیح بتلایا: لا الہ اللہ ۲۰۰/دفعہ، الا اللہ ۴۰۰/دفعہ، اللہ اللہ ۶۰۰، دفعہ، اللہ ۱۰۰/دفعہ۔ دوسرے دن واپسی پر مجوزہ طریقہ پر عمل کیا۔ اس وقت دل میں درد کی کیفیت تھی۔ یوں محسوس ہوا کہ کوئی چیز ہے جس کے چار پائے ہیں جو کہ میرے دل پر رکھ دی گئی ہے۔

صبح کو مولانا صاحب مدظلہ کے بتلائے ہوئے طریقہ پر ذکر شروع کر دیا گیا، کہ چہار زانو قبلہ رو بیٹھ کر درود شریف گیارہ دفعہ، اور قل ہو اللہ ۱۳/دفعہ، پڑھ کر مشائخ سلسلہ کو ایصال ثواب کر دیں۔ بعد ازاں ذکر بایں صورت شروع کریں۔ پہلے لا الہ الا اللہ، ہر دس گیارہ دفعہ پر پورا کلمہ اور درود شریف پڑھیں، اور لا کے الف کو کھینچتے ہوئے دل کے پاس سے منہ داہنے مونڈھے تک لاویں اسی تصور کیساتھ کہ ما سوا اللہ کی محبت کو جو دل میں ہے اس کو دل سے نکال کر داہنے مونڈھے کے پیچھے پھینک دیتا ہوں۔ پھر اللہ کے ہمزہ کی ضرب زور سے دل پر مارتے ہوئے یہ تصور کریں کہ اللہ کی محبت کو دل میں بھر رہا ہوں، جیسا کہ سائیکل میں ہوا بھری جاتی ہے۔ اس کے بعد الا اللہ اسی تصور کے ساتھ، پھر اللہ اللہ تصور ما قبل کی طرح۔ اخیر میں اللہ، اس میں بھی ہمزہ کی ضرب زور سے دل پر لگے، تصور ما قبل کی طرح۔

احقر نے مجوزہ طریقہ پر ذکر اسی دن سے شروع کر دیا ہے۔ حضرت سلمہ کی توجہ اور دعا کی برکت سے بحمد اللہ روزانہ ذوق وشوق سے پورا ہو جاتا ہے۔ ہر نماز کے بعد تسبیحات فاطمہ، بعد نماز صبح سورۂ یاسین، بعد نماز عشاء سورۂ ملک، تسبیحات فاطمہ، سوتے وقت آیۃ

الکرسی چاروں قل پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیتا ہوں۔قبل از نماز جمعہ سورۂ کہف، بعد نماز عصر فضائل ذکر کی تعلیم تا مغرب، تلاوت قرآن کریم ڈیڑھ پارہ، ایک منزل حزب الاعظم، اشراق چار رکعتیں، صلاۃ اوابین چھ رکعتیں، یہ معمولات حتی الوسع حضرت سلمہ کی دعا کی برکت سے روزانہ پورے ہوجاتے ہیں۔

اب اس کے بعد میرے مناسب حال مراقبہ یا ذکر پاس انفاس جو بھی حضرت سلمہ تجویز فرمادیں، ان شاءاللہ اس پر عمل کروں گا۔حضرت سلمہ سے صلاح نفس اور فلاح دارین کی دعا کی درخواست ہے۔حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہ اور قاری اسماعیل صاحب بولٹن سے ایک ہفتہ بریڈفورڈ تبلیغی جماعت میں آئے تھے۔خیریت سے ہیں۔اکثر و بیشتر اوقات اکمال الشیم کا مذاکرہ ہوا کرتا تھا۔خیال تھا کہ کتاب ختم ہوجائے گی، مگر بعض دوستوں کے اصرار پر مولانا لندن چلے گئے۔کچھ دن وہاں رہے۔یک رات کے لئے میں بھی لندن گیا تھا۔۹رجولائی کو واپسی ہوئی اور اسی دن مولانا بولٹن چلے گئے۔رات ٹیلیفون کیا۔خیریت سے ہیں اور سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔

حضرت یہاں انگلینڈ میں چار سال تخمیناً ہو گئے ہیں۔ بچے یہاں ساتھ نہیں لایا، پاکستان میں ہیں۔کافی عرصہ سے ان کا تقاضا ہے کہ گھر آجائیں۔امسال اکتوبر میں ارادہ ہے کہ عمرہ کرتے ہوئے پاکستان، اور پھر پاکستان سے رمضان میں یا بعد رمضان قدم بوسی کے لئے حاضر خدمت سہارنپور ہوجاؤں۔پاسپورٹ میں انڈیا کا انڈرسمنٹ ہوگیا۔ امید ہے کہ اپنے حال سے مطلع فرمائیں گے۔

آج مؤرخہ ۱۵؍۷؍۷۰ء کو خط لکھ رہا تھا کہ ڈاک سے دوسرا شفقت نامہ موصول ہوکر کاشف احوال ہوا۔شکر الحمد للہ کہ آنحضرت خیریت سے ہیں۔بندہ دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔آمین۔

حضرت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس ناکارہ کی اصلاح فرمادیں، اور ظاہر و باطن اس

ناکارہ کا اللہ تعالیٰ کی مرضیات سے مزین ہو جائے۔ آمین۔

فقط والسلام

خادم

بندہ لطف الرحمٰن

از بریڈفورڈ، انگلینڈ

15-7-70

....

۷۸۶

بخدمت شریف قبلہ حضرت مرشدی صاحب دامت برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، حق تعالیٰ شانہ کے فضل و کرم سے حسب ذیل معمولات کی پابندی کرتا ہوں۔ صبح وشام تسبیحات، ایک پارہ تلاوت، حزب الاعظم، سورہ ملک ویٰسین وکہف۔ نیز حضرت کے مشورہ کے مطابق حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب پالن پوری سے مراقبہ موت دس منٹ اور بارہ تسبیح لیا ہے۔ روزانہ پابندی سے کرتا ہوں۔ ماہِ مبارک میں تین مرتبہ حاضری کا موقع ملا۔ نیز گزشتہ رمضان اور بقرعید کی چھٹیاں مولانا کفایت اللہ صاحب پالنپوری کے پاس گزاری۔

دیگر ایں کہ میں اکثر اپنے خواب میں نماز کے اوقات میں اپنے آپ کو پیشاب پاخانہ پھیرتے یا ڈھیلا سکھاتے دیکھتا ہوں۔ تو کبھی کبھی یہ خیال آتا ہے کہ کیا معلوم نماز بھی ہوئی یا نہیں۔ دیگر ایں کہ جب کبھی تبلیغی اجتماع میں جانا ہوتا ہے، تو یوں خیال آتا ہے کہ پڑھنے پڑھانے کی رغبت لوگوں میں رہی نہیں۔ اس لئے دین کی خدمت اگر ہے تو یہ ہے۔ اس لئے اکثر خیال آتا ہے کہ جماعت میں چلا جاؤں۔ پھر خیال آتا ہے کہ حضرت کے مشورہ

کے بغیر اپنی رائے سے کچھ نہ کرنا چاہئے۔ اس کے متعلق حضرت والا جو فرمائیں اس کے موافق عمل کروں گا ان شاء اللہ۔

ہمارے علاقہ میں بارش کی ضرورت ہے۔ دعا فرمائیں۔ نیز میرے اہل و گھر والوں کے لئے اور میرے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محتاج دعا و توجہ

محمد اشرف پالن پوری

۲۰؍ جمادی الاول ۹۰ھ بروز شنبہ

....

۷۸۶

بخدمت اقدس حضرت مرشدی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد آداب! احقر بعافیت رہ کر حضرت والا کے لئے ہمیشہ دل سے دعا کرنا اپنی سعادت جانتا ہے۔ حضرت والا کا ارسال فرمودہ والا نامہ عنایت ہوا۔ بار ہا پڑھا اور بے حد مسرور ہوا۔ حضرت والا کی عنایات کا ممنون ہوں۔ مخصوص مہمانوں کا بروقت پہنچنا یہ بھی حضرت والا کی جوتیوں کا اثر ہے۔

باعث تحریر یہ ہے کہ آج شب کو خواب میں حضرت والا کی زیارت ہوئی۔ گویا حضرت کی مخصوص مجلس ہے۔ خدام حاضر خدمت ہیں۔ احقر بھی موجود ہے۔ مگر تمام خدام غافل ہیں اور احقر حسب معمول بفضلہٖ تعالیٰ غافل نہیں۔ حضرت والا نے خدام کو فرمایا بیکار کیوں بیٹھے ہو، اور بیکار سے حضرت کا اشارہ اس طرف تھا کہ غافل کیوں میرے پاس بیٹھے ہو؟ حضرت والا نے اتنا فرما کر قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دی، اور احقر سے کچھ بات چیت کسی کام کے متعلق ہوئی۔ پھر حضرت والا کو پانی کی پیک تھوکنے کی ضرورت پیش

آئی۔ اگال دان خدام کو نہ ملا، اس لئے کوئی گلاس لے کر دوڑا، کوئی لوٹا لے، کر کسی نے برتن لیا، مگر حضرت والا کسی میں تھوکتے نہیں۔ احقر نے اپنے دونوں ہاتھ سامنے کر دیئے، حضرت والا نے خوشی سے اس میں پیک تھوک دی۔ احقر نے اس کو پی لیا اور پینے کے بعد انگلی بھی چاٹ لی۔ تمام خدام کو اس پر قدرے افسوس ہوا، لیکن احقر کو بے حد مسرت ہوئی۔ پیک پیتے وقت الحمدللہ کراہت تو کیا، مسرت تھی۔ مگر ایک مرتبہ معمولی ابکی کیوں آ گئی۔

بیداری کے بعد مسرت کے ساتھ ساتھ معمولی ابکی سے بے حد قلق ہوا۔ بار بار یہ خیال ہوا کہ نہ معلوم احقر کو حضرت والا سے کامل محبت ہے یا نہیں؟

احقر حضرت والا کے ساتھ ساتھ مولوی طلحہ صاحب کے لئے ہمیشہ دل سے دعا کرتا ہے۔ حق تعالیٰ سبحانہ حضرت والا کے تمام اوصاف خاص کر نسبت خاصہ موصوف کی طرف منتقل فرمائے۔ حضرت والا کو خود میں نے دیکھا کہ مولوی طلحہ صاحب کی طرف بے حد متوجہ ہیں اور بے حد شفقت فرماتے ہیں۔ حسب ارشاد ان شاء اللہ درود شریف کی کثرت کروں گا، اور احباب کو بھی تاکید کروں گا۔

گھر میں سے سلام عرض کرتی ہیں، اور دعا کی درخواست۔ والا نامہ سنا دیا، اس سے بے حد مسرت ظاہر کرتی ہیں۔ والسلام۔

سگ آستانۂ عالی

کفایت اللہ غفرلہ

۲۷/ جمادی الاولیٰ ۹۰ھ

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت اقدس مخدوم و معظم، اُدام اللہ برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ ننگِ خادماں اپنی شومیٔ بخت پر سخت صدمہ اور ندامت کے ساتھ مکہ مکرمہ واپس جارہا ہے۔ باوجود دلی تمنا اور کوشش کے حالات ایسے پیش آتے رہے کہ خدمت عالی میں حاضر نہ ہوسکا۔ اب اللہ تعالیٰ حضرت والا کی قدم بوسی کی عزت ان شاء اللہ حرم پاک ہی میں نصیب فرمائیں۔ یہی دعا وتمنا ہے، اور اس کی بشارتیں متعدد ذرائع سے سن چکا ہوں۔ خدا وہ دن لائے اور جلد لائے کہ اس محروم وعاصی کو کچھ کفارۂ ماسبق کا موقع ملے۔

خدا جانتا ہے کہ اس محرومی پر دل رورہا ہے۔ اور اس کو واقعی محرومی تصور کرتا ہوں کہ ہندوستان آکر حضرت والا کی خدمت میں حاضری کے بغیر واپس جارہا ہوں۔ حضرت نے جس طرح دعاؤں سے دست گیری فرمائی ہے اس کے امتداد کی عرض ہے۔

نادم

عبداللہ عباس

ازبستی نظام الدین، دہلی

۹/اگست ۱۹۷۰ء

....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

۱۷/ستمبر ۷۰ء

مرکز اصلاح وتبلیغ لکھنؤ

سیدی ومولائی حضرت اقدس دام مجدہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ہر طرح سے عافیت سے ہوں۔ آج ساتواں دن ہے، لگاتار کبھی تیز اور کبھی مدھم بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ اس موسلا دھار بارش کی تاب نہ لاکر بہت سے پرانے مکانوں نے کمر ہمت چھوڑ دی، اور منہدم ہوگئے۔ بہت سے ڈر رہے ہیں کہ ہم بھی گرتے

ہیں۔ نئے نئے مکانوں کی پختہ چھتیں تک ٹپک رہی ہیں۔ میں بھی جس مکان میں ہوں ادھیڑ ہے، ٹپک رہا ہے، مگر ابھی الحمد للہ کوئی دشواری نہیں۔ مکانوں کے گرنے سے بہت سا جانی نقصان ہوا ہے۔ راستے بھی بند ہو گئے ہیں۔

ہمارے ایک تبلیغی ساتھی یہاں ریلوے میں ملازم تھے۔ ان کے والدین، بیوی، بچے، یہاں سے قریب ضلع اناؤ کے گاؤں میں رہتے تھے۔ مکان بیٹھ گیا، جس سے پورا خاندان گیارہ نفر کا دب کر شہید ہو گیا۔ دعا فرمائیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھیں۔ دماغی توازن ٹھیک ہے۔ کل دوپہر اطلاع ملی تو بھاگے ہوئے گئے ہیں۔

بہت سے لوگ اپنے مکانوں سے سرکاری عمارتوں اور دوسروں کے بڑے مکانوں میں ٹک گئے ہیں۔ ہم بہت سے خدام دعا کی درخواست پیش کرتے ہیں کہ اللہ پاک ہم غریبوں پر رحم فرمائے۔ کھانا پکانے کی جگہ بھی ہزاروں کے پاس نہیں ہے۔ جن غریبوں کا روز کمانا اور کھانا معمول تھا وہ سخت دشواری میں ہیں۔

کل رائے بریلی سے خط ملا اور لوگ بھی آئے کہ منگل کو تکیہ رائے بریلی پر سیلاب آ گیا۔ مسجد میں پانی بھر گیا۔ مولانا کا مہمان خانہ تین طرف سے پانی میں گھر گیا۔ اسی حال میں سامان وغیرہ اوپر کی منزلوں میں یا ٹانڈ وغیرہ پر رکھ کر خالی ہاتھ سبھی مستورات اور مرد جس میں بیمار اور بوڑھے سبھی قسم تھے، مولانا علی میاں صاحب کے ساتھ پیدل قریب کے گاؤں میدان پور میں جو بلندی پر ہے، ایک گھر میں منتقل ہوئے۔ مگر رات اس گھر کی دیوار گری، اس لئے پھر وہاں سے رائے بریلی منتقل ہونے کا مشورہ ہوا۔ مولانا ہی کی ہمراہی میں پورا قافلہ شہر چلا۔ راستہ میں خوب بارش ہوئی، سب بھیگے۔ اللہ اللہ کر کے جس گھر میں ٹھہرنا تھا، جب پہنچے، تو اس کا زینہ گرا۔ اس لئے تیسرے گھر میں جانا طے ہوا۔ اس طرح پر دو ڈھائی میل کا سفر بھیگتے ہوئے سب کو کرنا پڑا۔ ان میں بعض مستورات وہ بھی جو کبھی ایک دو فرلانگ بھی پیدل نہیں چلی تھیں۔

تکیہ سے تو سیلاب تیزی سے بڑھ رہا تھا، اس لئے جلدی کوئی سواری نہ مل سکی۔ شہر

میں لوگوں نے بتلا دیا کہ قریب ہے، اس لئے سواری نہ کی، اگر چہ سواری بسہولت نہ ملتی۔ تیز بارش ہو رہی تھی۔ مولوی ہارون بھی وہیں تھے، کل آئے۔ کہہ رہے تھے کہ مولانا فرما رہے تھے کہ سیلاب سے تو بہت مرتبہ دو چار ہوئے، مگر تکلیف اس سے قبل ایسی یاد نہیں۔ پھر تکیہ پر سامان کی نگرانی کا مسئلہ تھا کہ جب تک کچھ گنجائش ہے، کشتی چل رہی ہے، کوئی وہاں رہ جائے۔ مولانا نے فرمایا کہ میری کتابیں اور میرا سامان جس کا جی چاہے لے جائے، میری طرف سے اجازت ہے۔ بارش میں سب بھیگے تھے اور کسی کے پاس بدلنے کو بھی کچھ نہ تھا۔

اس گھر میں سہولت ہے۔ مگر چوں کہ سبھی ساتھ ہیں، اس لئے گھر تنگ پڑ گیا ہے۔ اور دشواری کے ساتھ گزر رہو رہی ہے۔ کل دوپہر عبدالرزاق صاحب کا فون آیا تھا، جس سے معلوم ہوا تھا کہ مسجد میں کمر سے اوپر پانی بھر چکا ہے۔ قریب میں ایک گاؤں ہے، جس کے سارے مکانات گر گئے ہیں۔ دو ایک آدمیوں نے جانے کا نظام بنایا تھا کہ آج جمعرات کو سویرے سویرے جائیں گے اور دوپہر تک واپس آ جائیں گے، ان شاء اللہ۔ مگر صبح پانچ بجے سے پہلے بارش کا تیز سلسلہ شروع ہوا، اور اب آٹھ بج رہے ہیں ابھی تک ختم نہیں ہوا۔ کل بدھ کو ہفتہ واری اجتماع ندوہ میں تھا، حاضری ہوئی تھی، بہت اچھا رہا۔ بعد میں مولانا معین اللہ صاحب سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔ انھوں نے بھی ارادہ فرمایا تھا، مگر کیسے رابطہ قائم ہو۔ اس حال میں گومتی دریا راستہ میں پڑتا ہے، وہ بھی بڑھ رہا ہے۔ ندوہ سے راشن وغیرہ کا پورا انتظام کیا جا رہا ہے، تا کہ اگر خدا نخواستہ سیلاب کی شکل ہو اور اوپر کی منزل پر ٹکنا پڑے تو کوئی دشواری نہ ہو۔ سیتا پور میں ایک ندی ہے۔ جب اس میں سیلاب آتا ہے، اور جتنا آتا ہے، اتنا ہی گومتی میں آتا ہے۔ وہاں سے بھی خیر خبر رکھنے کا انتظام ہوا ہے۔ وہاں سے تقریباً بارہ گھنٹے میں یہاں پانی پہنچتا ہے۔ ابھی کسی خطرے کا اعلان سرکاری طور پر نہیں ہوا ہے۔ انھوں نے مولوی ہارون سے یہ بھی پوچھا کہ ۲۳ کے رزولیوشن کے لئے تو مولانا نے کوئی بات نہیں فرمائی۔ انہوں نے کہا نہیں۔

حیدر گڈھ ضلع بارہ بنکی میں اجتماع ہوا۔ تقریباً ایک ماہ ہوا۔ وہاں سے نکلی ہوئی ایک جماعت جس کے امیر بارہ بنکی کے منیر صاحب تھے، بڑی ہو جانے کی وجہ سے دو ٹکڑوں میں

کردی گئی۔ جس میں وہ خود تھے اس میں بہرائچ کے علاقے کے دو آدمی ساتھ ہوئے، جن کی زندگی بہت گڑبڑ تھی، شرابی، چور تھے۔ ان لوگوں نے بتلایا کہ امیر صاحب تم کو معلوم ہے میں تمہاری جماعت میں کیوں لگا؟ جس دن تمہاری جماعت آئی ہے، اس سے دو چار دن قبل ہمارا یہ ساتھی ایک کام سے گیا۔ راستہ میں ہمارے گاؤں کے قبرستان سے راستہ جاتا ہے۔ اس نے ایک قبر دیکھی جو کھلی تھی۔ مردہ اس میں اس حال میں لیٹا ہوا ہے کہ اس کا اوپر کا ہونٹ سر کے پیچھے تک کھینچ دیا گیا ہے اور نیچے کا ہونٹ پیروں تک کھینچ دیا گیا ہے، اور منہ میں بہت ہی گرم سرخ سلاخیں گھسی ہوئی ہیں۔ اس قدر سرخ کہ قبر میں روشنی اسی سرخی سے ہے۔ یہ دیکھ کر وہ بیہوش ہوگیا۔ میں تھوڑے انتظار کے بعد اس کی تلاش میں نکلا، تو میں نے بھی یہی منظر اس قبر کا دیکھا، اور میں بھی بیہوش ہوگیا۔ دیر کے بعد ہوش آیا تو وہی ڈر کی کیفیت تھی۔ کسی طرح سے بھاگ کر آیا اور توبہ کی۔ اتنے تمہاری جماعت آ گئی اور ہم لوگ ساتھ چل دیئے۔

احمد جمال صاحب اور بہت سے رفقاء سلام مسنون عرض کرتے ہیں اور درخواستِ دعا۔

فقط والسلام،

احقر خادم

انعام اللہ

....

۷۸۶

محمد صلاح الدین نعمانی ۱۹/ ستمبر ۷۰ء

موضع احمد پور، ڈاکخانہ ادھولی، ضلع بارہ بنکی

محترم و مکرم حضرت جی، بعد ادب سلام شوق!

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے دن ہوں پچاس ہزار

جہاں دیکھو نرالی شان ☆ ہر لحہ نئی آن بان ☆ کل یوم ہو فی شان

گلشن میں پھروں کہ سیر صحراء دیکھوں یا معدن کوہ و دشت و دریا دیکھوں
ہر جا تیری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے حیران ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں
کبھی خیال کی حد میں تھا یار کا جلوہ اب جلوہ ہی جلوہ ہے خیال یار نہیں
وہی قیامت ہے قد بالا وہی ہے صورت وہی سراپا
لبوں کو جنبش نگہ کو لرزش کھڑے ہیں اور مسکرا رہے ہیں
کوئی آواز نہیں سننے کو ملتی سوائے آپ کی آواز کے کوئی صورت نہیں جس میں حضرت جلوہ گر نہ ہوں
اک خلش ہوتی ہے محسوس رگ جاں کے قریب آن پہنچے ہیں مگر منزل جاناں کے قریب
آنکھیں تجھ کو ڈھونڈھتی ہیں دل میرا گرویدہ ہے جلوہ تیرا دیدہ ہے صورت تیری نادیدہ ہے
تم جو چاہو تو میرے درد کا درماں ہو جائے ورنہ مشکل ہے کہ مشکل میری آسان ہو جائے

یا میرے آقا! یا میرے حضرت جی! آپ کے سوا ہے کون، جس سے کوئی مانگے جسے کوئی پکارے۔

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا بس ایک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا
اے خاک در گہ تو جبین نیاز ما قربان یک نگاہ تو عمر دراز ما

اہلیہ سلام عرض کرتی ہیں۔ حضرت، عبدالقادر سیتا پور میں ہے۔ عبدالرحیم عرف شبلی سلام علیکم عرض کرتا ہے۔ فقط والسلام

آپ کا خادم

محمد صلاح الدین

حضرت ناظم صاحب اور حضرت مولانا اکرام الحسن صاحب کی خدمت میں سلام و نیاز۔

....

۷۸۶

از بھوپال ۲۴/ستمبر ۱۹۷۰ء

مخدومنا المحترم زادت معالیہ،

سلام مسنون!

ایک عریضہ ارسال خدمت کئے ایک ماہ سے زیادہ ہوا، مگر ہنوز جواب سے محرومی ہے۔ غالباً سفر علی گڈھ پیش آنے کا باعث جواب میں تعویق ہوئی۔ بہر حال میرے حالات حسبِ ذیل ہیں۔

﴿۱﴾ پہلے موت سے بے حد ڈرتا تھا کہ خدا جانے کیا حشر ہو۔ ایک ماہ بعد حالت بدل گئی۔ اب موت کا شوق بڑھ رہا ہے۔ اور اللہ کے فضل وکرم پر بھروسہ ہے۔

﴿۲﴾ میرے دائیں بائیں مجھ کو سہارا محسوس ہوتا ہے، جو مجھے گرنے نہیں دیتا ہے۔ یہ فرشتے تو نہیں ہیں؟ جیسا کہ بچوں کے بارے میں آتا ہے کہ فرشتے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

﴿۳﴾ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ذات میرے پاس ہر وقت موجود رہتی ہے، اور ان کے منشا کے مطابق کام کرتا ہوں۔ گناہوں سے بچتا ہوں۔

﴿۴﴾ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باری تعالی میرے مدد ومعاون ہیں، اور ادھر جذب کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ بہت چاہتا ہوں کہ درود شریف کی کثرت کروں۔ شروع کرتا ہوں تو پھر ذکر خفی بن جاتا ہے۔

﴿۵﴾ نماز میں اور نماز کے بعد اکثر اوقات شدید گریہ طاری ہوجاتا ہے اور چیخیں نکلنے لگتی ہیں، جس میں نماز کی تسبیح اور اللہ اللہ کی چیخیں ہوتی ہیں۔ اور کافی دیر تک یہ حالت طاری رہتی ہے۔ تین بجے دن سے مغرب تک شدید گرمی اور پیاس کا اثر محسوس ہوتا ہے۔

میں نے صبح وشام کے اذکار کے علاوہ باقی بارہ تسبیحات اور چوبیس تسبیحات ترک

کر دیں۔اس کے بعد سے گریہ کم ہوگیا ہے۔اور کلام مجید روزانہ ایک منزل شروع کر دی ہے،نصف منزل تہجد میں اور نصف منزل بعد ظہر۔اس ذیل میں آپ اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔

میرا مقصد اگلے ماہ حاضری کا ہے۔عتیق سلمہ کی اہلیہ دو ماہ سے شدید علالت میں مبتلا ہیں،اور صحت کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ہے۔ڈیڑھ ماہ ہسپتال میں داخل رہیں۔اب گھر پر علاج ہورہا ہے۔ایسی صورت میں عتیق سلمہ کا میرے ہمراہ آنا سخت مشکل اور ناممکن ہے۔ حضرت والا دعا فرمائیں کہ وہ مریضہ کو صحت وتقویت عطا فرمائیں اور بخانہ عتیق سلمہ ولد صالح عطا فرمائیں۔اس کی وجہ سے عتیق سلمہ بھی سخت پریشان ہیں۔ان کی جانب سے سلام مسنون قبول فرمائیں اور دعا کی درخواست۔

اپنی آنکھوں کی کیفیت سے اطلاع دیں کہ تعلق خاطر ہے۔حضرت ناظم صاحب ،بھائی اکرام صاحب و دیگر حضرات دستر خوان سلام مسنون قبول فرمائیں۔

فقط والسلام

از مولانا شفیق احمد صاحب گنگوہ

بقلم احقر عتیق احمد غفرلہ مظاہری

مورخہ ۲۴ ؍ستمبر ۷۰ء

....

مرشدی ومولائی سیدی وسندی دامت برکاتکم ومدت فیوضکم،

بعد آرزوئے قدم بوسی بندۂ نابکار روسیہ کار خدمت فیض درجات میں عرض رساں ہے کہ یہ ناکارۂ خلائق بحمد للہ وفضلہ باعافیت رہ کر حضور عالیجاہ کی صحت وسلامتی اور بقاء ودوامِ فیوض وبرکات کا بہ درگاہ رب العالمین ملتجی ہے۔خدائے لایزال آنحضور کے سایہ عاطفت و رحمت کو ہم سیہ کاروں کے سروں پر قائم ودائم رکھے۔آمین۔

غلام ارذل انام مدت مدید کے بعد ارسالِ عریضہ کی ہمت کر کے اوقات گرانمایہ میں مخل ہو رہا ہے۔ اس مرتبہ مسلسلات کے موقع پر حضرت والا سے ملاقات کے بعد قلبِ حزیں پر ایک عجیب مستی سی محسوس ہو رہی ہے۔ اب تو جی یہ چاہتا ہے کہ در پر پڑا رہوں رات دن تصور جاناں کئے ہوئے۔ اللہ اللہ کرنے میں حلاوت، لذت، فرحت و مسرت بے اندازہ اور بیروں از بیاں پا رہا ہوں۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ تاہنوز تعلیمی ہمہ ہمی سے فراغت نہ تھی، بفضلہٖ تعالیٰ کل مشکوٰۃ شریف بھی پوری ہوگئی۔ خوش قسمتی کہ ختم مشکوٰۃ کے وقت استاذ محترم حضرت اقدس مولانا عبد الرحیم صاحب دامت برکاتہم بھی تشریف فرما تھے۔ یہ بڑا عجیب اتفاق ہوا۔

اب فرصت ہے کہ شنبہ سے امتحاناتِ سالانہ شروع ہو رہے ہیں۔ جی تو یہ چاہتا ہے کہ ہمہ وقت حضرت کے مبارک قدموں سے لپٹا رہوں، مگر یہ دوری و مہجوری میری قسمت۔

اگر میرے آقا اجازت مرحمت فرمائیں تو یہ بندۂ سیہ کار و گندہ کم از کم ماہِ مبارک آغوش تربیت میں رہ کر گزارنا چاہتا ہے۔ دلی آرزو ہے کہ جس طرح رمضان ۷۷ھ میں مالش وغیرہ کی خدمات یہ حقیر انجام دیتا تھا، امسال بھی اپنے اس نا اہل خادم کو اس خدمت کے لئے قبول فرمالیں گے۔

بر کریما ایں ہمہ دشوار نیست
ہیچ نزد بندۂ ناچار نیست

امید ہے کہ بارگاہِ آقا سے دونوں آرزوئیں پوری ہوں گی۔ فقط۔

منتظر مژدہ
نسیم احمد مظاہری
جامعہ عربیہ حیات العلوم، مراد آباد
۵؍شعبان ۹۰ھ، روز چہار شنبہ

ان شاء اللہ ساتھ کا کارڈ حضرت نجیب آبادی کے پاس پہنچے گا، اوران کے ذریعہ بندہ کومل جائے گا۔

....

۷۸۶

بخدمت گرامی مشفقی ومربی جناب قبلہ اقدس حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم العالیہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں یکم اپریل سے ۱۳؍اپریل تک سفر میں رہا۔ وہاں سے واپسی پر کراچی حضرت جی کی تشریف آوری کی وجہ سے احباب جارہے تھے، مجھے یہاں رکنا پڑا۔ لیکن مولوی اسرار اور احباب چلے گئے۔ لیکن حضرت جی صرف دس منٹ کے لئے جہاز سے باہر ساتھیوں کے پاس تشریف لائے، اور پھر واپس چلے گئے۔ جہاز کل چالیس منٹ کے لئے رکا تھا۔ بعد میں دوسرے پاکستانی جہاز سے والدین بحرین اترے اور ملتان تایا جان کے پاس رکتے ہوئے جمعہ ۱۶؍اپریل کی شام کو یہاں پہنچے۔ ان سے بھی حضرت والا کے تفصیلی حالات معلوم ہوئے۔ دونوں نے الگ الگ حالات سنائے۔ اوراسی دوران میں حضرت والا کا گرامی نامہ بھی شرفِ صدور لایا، جس میں تو ساری ہی تفصیلات تھیں۔

حضرت والا گرامی نامہ تحریر فرمائیں اور مجھ تک پہنچ جائے اور میں اس کا جواب نہ دوں، حضرت یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ حضرت کے اقدام عالیہ میں حاضری سے محروم رہنے کے بعد حاضری کا ذریعہ یہی خط وکتابت تو ہے۔ میں تو یہاں بے کار اور بدکار۔ یہ تو حضرت کی کرم نوازی ہے کہ اپنے مشاغل عالیہ میں سے وقت نکال کر اس بدکار کو گرامی نامہ ارسال فرمادیتے ہیں۔ گرامی نامہ کے آتے ہی ایک دم دل مسرتوں سے بھر جاتا ہے۔ اور سب کچھ بھول کر اسے کم ازکم تین بار پڑھتا ہوں۔ پھر سارے گھر والوں کو سناتا ہوں ماسوائے بعض امور ضروریہ کے۔ وہ بھی بہت

شوق اور ذوق سے سنتے ہیں، اور آنے میں دیر ہو جائے تو بار بار پوچھتے ہیں کہ اب تک آیا نہیں۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ حضرت کے سارے ہی خطوط سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں۔ امید ہے اب تو میرے سارے ہی ارسال کردہ عریضے حاضر خدمت ہو چکے ہوں گے۔ حضرت والا کے ٹانگوں کے ضعف سے بہت ہی فکر ہے۔ شاید گرمی کی آمد سے اس ضعف میں کچھ کمی آئی ہو۔

اب آخری خبر یہ معلوم ہوئی کہ قاضی جی، مولوی ہارون اور مولوی زبیر حضرت والا کے ہمراہ رک گئے ہیں۔ اور حضرت والا ۲؍ جولائی کو واپس ہوں گے۔ خدا کرے کہ لمبے قیام کی صورت بن جائے۔ یہاں کے احباب کی خوش قسمتی ہے، تا کہ جو نہ سہارنپور جا سکے اور نہ حرمین شریفین حاضر ہو سکے، وہ یہاں کے قیام سے مستفید ہو سکیں۔ لمبا نہ ہو تو کم از کم دو تین یوم کا تو حسبِ سابق ہو ہی جائے۔

والد صاحب محترم کے ذریعہ شیرینی کی رقم تینوں کے لئے پہنچی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہت ہی جزائے خیر اپنی شایانِ شان عطا فرماوے، خصوصاً آپ صلاۃ وسلام ہم سب کی طرف سے پیش فرماتے ہیں تو احسان عظیم فرماتے ہیں۔ والدہ محترمہ کی طبیعت کراچی سے علیل چل رہی ہے۔ اب بھی بخار اعضاء شکنی کا سلسلہ چل رہا ہے۔ والد صاحب اسلام آباد اپنی ملازمت پر چلے گئے ہیں۔ والدہ محترمہ صحت یابی کے بعد جائیں گی۔ یہاں گھر میں اہلیہ مولوی اسرار اور والدہ صاحبہ، ہمشیرگان خیریت سے ہیں۔ سنا ہے اس ہفتہ میں عبدالوہاب صاحب کویت سے یہاں پہنچیں گے۔ باقی تو سبھی واپس آ چکے ہیں۔

مولانا محمد احمد صاحب بہاول پوری بھی کل سے یہاں آئے ہوئے ہیں اور احباب مشورہ بھی آنے والے ہیں۔ قریشی صاحب، ملک صاحب بھی خیریت سے ہیں۔ عزیزان ہارون، طلحہ اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ مولوی اسرار کے نام حضرت کا والا نامہ بدست والد صاحب محترم پہنچ گیا ہے۔ اور مولانا طاہر شاہ کے ذریعہ شلبی باللوز والا مدنی کھجوروں کا پیکٹ ایک عدد اور ایسا ہی ایک عدد والد صاحب کے ذریعہ پہنچ گیا ہے۔ امید ہے کہ ملک

۵۲۷

عبدالحفیظ اور مولوی احمد گجراتی کے ذریعہ تالیف کا سلسلہ چل رہا ہوگا۔ سبھی آرہے ہیں۔

اس وقت میں کسی طرح حاضر خدمت ہو جاتا کہ ماہِ مبارک میں حرمین حاضری کی صورت بظاہر تو ممکن ہے، لیکن سہارنپور حاضری مشکل نہیں، بلکہ ناممکن ہے۔ ماہِ مبارک میں نہ سہی، اب حاضری ہو جاتی، کیوں کہ اس دفعہ حضرت والا کا قیام مدینہ منورہ میں ماہِ مبارک تک ہوتا ہوا نظر نہیں آرہا ہے۔ اب بظاہر سہارنپور ہی ماہِ مبارک ہوگا۔ وہاں میری حاضری مشکل ہی ہے۔ دل کا کھوٹ، نفس کا زور کسی اور طرح دور ہوتا معلوم نہیں ہوتا۔ ہر دم حضرت کی دعاؤں، توجہات اور عنایات و شفقتوں کا محتاج ہوں۔ اپنا حال کیا عرض کروں۔

سب کی طرف سے سلام مسنون و گزارش دعا۔ میری جانب سے بھی تمام حاضرین و کاتبین کی خدمات میں سلام مسنون والتجائے دعا۔

فقط والسلام

محمد احسان الحق، مدرسہ عربیہ رائیونڈ

۲۲/اپریل ۱۹۷۱ء

۲۵/صفر ۹۱ھ جمعرات

....

۷۸۶

بعالی خدمت حضرت اقدس سیدی و ماوائی و ملجائی وسیلۂ یومی وغدی، اُدام اللہ ظلال برکاتہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون، خادمانہ ملتجی خدمت اقدس ہے، حضور والا کا اعجاز نامہ جو بہت ہی زیادہ شفقت آمیز تھا، جس سے اظہر من الشمس یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس ناکارہ سیاہکار، کمینہ غلام پر انتہا درجہ کی شفقت بزرگانہ ہے۔ دل و جان سے یہ دعا ہے کہ سرکار دو عالم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل سے حضرت والا مدظلہم العالی کے مدارج میں شبانہ

روز مقبولیت میں اور ترقی مدارج میں اور خلق اللہ کو حضور والا کے فیوض و برکات سے مستفیض اور فیضیاب فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

عرصہ سے یہاں جامع مسجد میں بعد نماز مغرب سورہ یٰسین شریف کا روزانہ بلا ناغہ ختم ہونے لگا ہے۔ اور حضرت والا کے لئے روزمرہ دعا کی جاتی ہے کہ حق تعالیٰ شانہ محض اپنے فضل وکرم سے عند اللہ مخصوص مقبولیت اور خلق اللہ کو کثرت سے آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض فرماوے۔ آمین۔

اس ناکارہ سے ایک اہل بصیرت نے جو حضرت اقدس سیدی ملجائی حضرت مولانا الحاج شاہ محمد عبد القادر نور اللہ مرقدہ سے مستفیض وفیضیاب ہیں، بندہ سے فرمایا اس وقت اس دور فتن زمانہ میں حضرت شیخ الحدیث صاحب مد فیوضہم العالی کی صحبت بہت ضروری ہے۔ اس زمانہ میں کوئی مقدس ہستی بجز ان کے نہیں ہے۔ تو بھی کوئی وقت نکال کر چند روز یکسو اور مطمئن ہو کر حضرت شیخ کی صحبت و برکات سے مستفیض ہو۔ دوسری ہستی شیخ جیسی اپنی نگاہ میں نظر نہیں آتی۔

حضرت قبلہ والا ماجد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو آشوب چشم کی شکایت اور درد وغیرہ کی شکایت بہت زیادہ ہوگئی تھی۔ بسلسلہ علاج لکھنؤ تشریف لے گئے۔ اسی اثناء قیام لکھنؤ میں اس ناکارہ کے نام گرامی نامہ صادر ہوا کہ چندیانہ ضلع بلند شہر میں مولوی محمد علیم اللہ خانصاحب، ہمارے پیر بھائی کہ وہ بھی حضرت قطب العالم حافظ الحاج مولانا مولوی رشید احمد صاحب قدس سرہ سے بیعت تھے، ان کی صاحبزادی کی عقد ور خصتی ہے، تم اس میں ضرور شریک ہونا۔

چنانچہ یہ ناکارہ حسب ارشاد وہاں گیا۔ وہاں بڑے بڑے علماء مجاز وخلیفہ حضرت قطب العالم کے رونق افروز تھے۔ ایک تو مولانا محمد احمد صاحب پھلت ضلع مظفر نگر کے رہنے والے بڑے خوش الحان معمر، نماز جب وہ پڑھاتے تو کوئی دل ایسا نہ تھا کہ وہ نماز میں روتا نہ ہو۔ اور وہ حضرت قطب العالم رحمۃ اللہ کے خلیفہ ومجاز بھی تھے۔ اور میرے والد ماجد رحمۃ اللہ سے بڑا خصوصی تعلق تھا۔ اور وہ مولانا چند بار حسن پور بھی تشریف لائے ہیں، اور

ناکارہ پر بھی بڑی شفقت فرماتے تھے۔

دوسرے اس ناکارہ کے استاذ و پیر شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ حضرت مولانا پھلتی نے حضرت اقدس شیخ الہند نوراللہ مرقدہ سے ارشاد فرمایا کہ یہاں اکثر حضرت اقدس یعنی شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے مرید ہونا چاہتے ہیں۔ اس پر حضرت شیخ الہند نوراللہ مرقدہ پر ایک خاص کیفیت کا ظہور ہوا۔ اس وجہ سے سارا مجمع ساکت و صامت ہو گیا۔ جب کہ وہ کیفیت ختم ہو گئی تو حضرت مولانا محمود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ حضرت قطب العالم مولانا رشید احمد صاحب کے دیرینہ عرصہ سے خلیفہ و مجاز ہیں، آپ ہی مرید کرلیں۔ اس پر حضرت مولانا پھلتی نے ارشاد فرمایا یہ سب حضرات تو حضرت والا ہی سے مرید ہونا چاہتے ہیں، مجھ سے کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ سب حضرات آپ ہی کے معتقد ہیں۔

اس کے بعد اس ناکارہ و سیاہکار سے حضرت شیخ الہند نے فرمایا کہ تو ہمارے ساتھ مسجد کو چل۔ چنانچہ اسی ناکارہ نے حضرت والا کا جوتا تلاش کر کے پہنایا، مسجد میں تشریف لائے، اور اس ناکارہ سے ارشاد فرمایا کہ کیا بھلا ہم اس قابل ہیں کہ کسی کو مرید کرلیں۔ اس ناکارہ نے عرض کیا کہ ہمارے حضرات کی انکساری و تواضع کی یہی کیفیت تھی۔

مجمع مسجد میں چیخ چیخ کر رو رہا تھا۔ میں نے کہا کہ جلد سے باوضو ہو کر آجاؤ۔ اس مجمع کے آنے سے پہلے میں نے عرض کیا کہ مجھ کو پہلے بیعت فرمالیجئے۔ ارشاد فرمایا تو تو ابھی پڑھ رہا ہے۔ بندہ نے عرض کیا کہ حضرت قبلہ والا والد ماجد صاحب رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تو بھی مرید ہو جانا، اب جیسے حکم ہو۔ میرے واسطے حضور والا کی ارشاد کی تعمیل ضروری اور والد صاحب کے حکم کی تعمیل بھی ضروری۔ اس کے بعد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے مرید کرنے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ چنانچہ یہ ناکارہ مرید ہو گیا۔

چنانچہ حضرت شیخ الہند جب حجاز مقدس تشریف لے جانے لگے تو اپنے منتسبین و مریدین و خدام سے ارشاد فرمایا کہ تم سبھی صاحبان الحاج حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب نوراللہ

مرقدہ جو مولانا قطب العالم حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے تھے، تم کو بسلسلہ سلوک جو کچھ دریافت کرنا ہو، تو حضرت شاہ صاحب سے دریافت کرتے رہنا۔ چنانچہ حسب الحکم حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے بذریعہ خط حضرت شاہ صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے مع حکم حضرت شیخ الہند بذریعہ گرامی نامہ حضرت رائے پوری [ناقص]

۔۔۔ بھیسہ ریاست گوالیار میں بندہ ایک مدرسہ میں ملازم ہو گیا۔ مدرسہ کے جو سرپرست تھے، خاندانی بدعتی۔ بندہ نے حسب ضرورت قنوت نازلہ صبح کی نماز میں پڑھنا شروع کی کہ ایک بدعتی نیت توڑ کر چلا گیا اور کہا کہ اس وہابی نے ہماری نماز بھی خراب کی۔ چنانچہ بھیسہ میں رہتے ہوئے مجھے بدعتیوں کی وجہ سے پریشانی شروع ہوگئی، تو بندہ نے اپنے استاذ حضرت مولانا حافظ الحاج مولوی سید اصغر حسین صاحب نور اللہ مرقدہ کو لکھا۔ یہاں مدرسہ کے سرپرست وغیرہ سب بدعتی ہیں، مجھ کو بہت بڑی کلفت وکوفت ہوتی ہے۔ حضرت والا کی خصوصی دعا وتوجہ باطنی کا زیادہ محتاج ہے۔ حالت موجودہ میں اسی ناکارہ کا قیام بہت زیادہ دشوار ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا نور اللہ مرقدہ کی بین کرامت کا یہ اثر ہوا کہ وہ سرپرست خاندانی بدعتی جو تھے، حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ سے مرید ان کو کرادیا۔ اور ایک صاحب وکیل محمد علی صاحب کو والد صاحب سے مرید کرادیا۔

چنانچہ وکیل محمد عیسیٰ صاحب کا تہجد صرف ایک روز فوت ہوا، اور وہ سجدہ میں دنیا سے سدھارے۔ دہلی بسلسلہ علاج وہ مرحوم آئے ہوئے تھے۔ ان مرحوم کی بڑی تمنا تھی اور آرزو یہ تھی کہ میرے جنازہ کی نماز میرے شیخ یعنی والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ پڑھائیں۔ چنانچہ والد صاحب مرحوم کسی ضرورت سے دہلی تشریف لے گئے اور ان کا قیام و پتہ والد صاحب کو معلوم تھا کہ دہلی میں فلاں جگہ رہتے ہیں۔ چنانچہ ان مرحوم کی قلبی تمنا وآرزو حق تعالیٰ شانہ نے پوری کردی، یعنی ان مرحوم کی نماز والد صاحب نے ہی پڑھائی۔ حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب نور اللہ مرقدہ اس ناکارہ کو صوفی صاحب کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ اور وہ صاحب مکاشفہ بہت زیادہ تھے۔ انہی کے گرامی نامے سے حضرت شیخ الہند مولانا محمود

حسن صاحب نور اللہ مرقدہ کی واپسی جزیرۂ مالٹا سے معلوم ہوئی۔

اس ناکارہ نے ایک خواب دیکھا کہ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا۔ کچھ ترشح شروع ہوئی۔ میں جنازہ کو باہر سے اندر صحن میں لے گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ والد صاحب کے بجائے حضرت شیخ الہند نور اللہ مرقدہ کا جنازہ رکھا ہوا ہے۔ سر اٹھا کر ارشاد فرمایا کہ یہ تو کیا کر رہا ہے، ہم تو زندہ ہیں۔ ایک اور جنازہ حضرت مولانا حافظ الحاج شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری کا رکھا ہوا ہے، حالانکہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال جب کہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ جزیرۂ مالٹا میں رونق افروز تھے اس وقت ہو گیا تھا۔ میں نے اس زمانہ کے کسی بزرگ سے اپنا یہ خواب بیان کیا، نام مجھ کو یاد نہیں۔ انہوں نے یہ تعبیر دی کہ حضرت شیخ الہند اپنے فیوض سے خلق اللہ کو مستفیض فرماتے رہے۔ یہ تعبیر بندہ کو کالحجر ہوگئی۔

بندہ چونکہ بھیسہ علاقہ گوالیار میں ایک مدرسہ میں ملازم تھا، اس خواب کے دیکھنے کے بعد بے حد قلق وصدمہ ہوا، حتی کہ کئی روز تک روتا رہا، اپنی بداعمالی وسیاہکاری کی بنا پر۔ جزیرہ مالٹا سے واپس تشریف لانے کے بعد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے محروم رہا۔ اس کے بعد اس خواب کی تعبیر سمجھ میں آگئی کہ روحانی باپ کا وصال ہو گیا۔

اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ کی خدمت عالی میں بیعت کی درخواست پیش کی۔ حضرت شیخ مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ چونکہ تو حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ سے بیعت ہے تجھ کو بیعت نہیں کروں گا، مگر بفضلہٖ تعالیٰ سلوک کی تکمیل ضرور کرادی۔ حضرت والا کے والد ماجد صاحب قبلہ حافظ الحاج مولانا محمد یحییٰ صاحب اس ناکارہ وسیاہکار پر بہت ہی شفقت فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ دارالعلوم دیوبند کی تعلیم کے زمانہ میں احاطہ باغ میں میرے کمرے پر اچانک تشریف لے آئے اور فرمایا کہ حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر ہمارے ساتھ چل۔ اس ناکارہ کو بہت ہی زیادہ مسرت ہوئی کہ تمام طلبہ دارالعلوم میں میرا انتخاب فرمایا۔ چنانچہ مولانا کے مزار پر حاضری ہوئی۔ سر پر رومال ڈال کر آپ کے والد ماجد نے چند اشعار پڑھے جو فارسی کے تھے۔

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو
شیئاً للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما
آفریں بر دست و بر بازوئے تو

ان اشعار کو مکرر سہ کرر برابر پڑھتے رہے، اور بہت گریہ طاری تھا۔ ایک عرصہ تک یہی حالت رہی۔ ان اشعار کا پڑھنا اور دیر تک گریہ جاری رہنا۔

اکابرین مشائخ کے مزار پر جب حاضر ہوتا ہوں تو مجھے بھی یہی اشعار یاد آجاتے ہیں، اور میں بھی ان اشعار کو پڑھ کر روتا رہتا ہوں۔ مگر یہ اس وقت کیفیت طاری ہوتی ہے جب کہ مزار پر کوئی متنفس نہ ہو، میں اکیلا ہوں۔

کمر کے آخری حصہ میں برابر درد و دکھن رہتی ہے۔ حکیم عبدالجلیل صاحب دہلوی کے زیر علاج ہوں۔ حضرت والا کی دعوات صالحہ کا ہر وقت محتاج ہوں۔ بفضلہٖ تعالیٰ لکڑی کے سہارے مسجد میں سب نمازیں جماعت سے پڑھتا ہوں۔ یہ جو کچھ ہے اپنے حضرات کی کفش برداری کا صدقہ و طفیل ہے۔ معاف فرمادیں، بہت طویل ہوگیا۔

عریضہ ادب ننگ خلائق کمینہ
غلام محمود احمد غفرلہ
۲؍ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

کاتب الحروف عبدالحمید غفرلہ بھی سلام مسنون کے بعد حضرت والا کی دعاؤں کا اور توجہ خصوصی کا زیادہ محتاج ہے۔

والسلام، احقر الانام
عبدالحمید غفرلہ
مدرسہ رشیدیہ، جامع مسجد حسن پور، ضلع مرادآباد

....

۷۸۶

از شیر کوٹ، محمد اکبر

۹/۸/۷۱ء

منبع علم و فضل جناب حضرت مولانا صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام و نیاز کے دست بستہ گزارش حال یہ ہے کہ ہم بفضل خدا بخیریت تمام ہیں اور آپ کی خیریت خداوند سے نیک خواہ ہیں۔ دیگر احوال یہ ہے کہ بندۂ خاکسار نے ایک روز ایک ماجرا دیکھا جس کو دیکھ کر میں حیران و ششدر رہ گیا اور اس روز سے پریشان حال ہوں۔ اور آپ کے پاس ملاقات کرنے کو گیا تھا لیکن ملاقات کے دوران آپ سے کوئی حال بیان نہ کر سکا۔ آپ کی خدمت عالیہ میں اس حال کو بیان کرتا ہوں، جس کا جواب آپ مجھ کو تسلی بخش دیں تاکہ مجھ ناچیز کو سکون حاصل ہو، اور آپ کی دعائے خیر سے زرخیزی حاصل ہو۔

بیان یہ ہے کہ ایک روز میں بعد نماز مغرب تسبیح پڑھ رہا تھا، اور تاریخ تو مجھ کو یاد نہیں، تسبیح تیسرے کلمہ کی تھی اور ہوش و حواس درست تھے۔ یکا یک میری نظر کے سامنے ایک شخص آ کھڑا ہوا۔ جب تک میں پڑھتا رہا وہ کھڑا رہا۔ لباس یہ تھا: ٹوپی کالی، کرتا پھٹا ہوا اور دھوتی یعنی لنگی کی لانگ اوپر چڑھی ہوئی تھی۔ کہا سنا کچھ نہیں، تسبیح پڑھ چکا، وہ روپوش ہو گیا۔

دوسرا ماجرا یہ ہے کہ ایک دن جہاں پر میرا اناج رکھا تھا گھر کے لئے، عشاء کی نماز پڑھ کر جا کر میں نے بستر کیا اور لا الہ الا انت سبحانک کی تسبیح شروع کر دی۔ ہوش و حواس درست تھے۔ بیٹھا ہوا تسبیح پڑھ رہا تھا کہ اچانک پانچ تھانیدار مع ہتھیاروں کے، لباس پنجابی تھا، ان کے ہمراہ ۸، ۱۰ سپاہی تھے ان کے ہاتھ میں لاٹھی، برچھی، جو سب میرے سامنے کھڑے تھے۔ دورانِ تسبیح کھڑے رہے، ختم تسبیح پر چلے گئے۔

اس بندہ خاکسار کے لئے خدا سے دعا کرنا۔ اور لکھنے والے کا بھی آپ کو السلام علیکم

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جواب سے آگاہ کریئے گا۔ اچھا، خدا حافظ۔

پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ مبارک ہے۔

(۱) اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ اکابر بزرگوں میں سے کسی کی روح تمہاری ترقی کے واسطے ظاہر ہوئی ہوگی۔ ایسا ہوجاتا ہے۔

(۲) دوسرا ماجرا یہ شیاطین کا اثر ہے۔ شیاطین اکثر آدمی پر مسلط ہو رہتے ہیں، بالخصوص جو کسی دین کے کام میں مشغول ہو۔

....

۷۸۶

دارالعلوم دیوبند مؤرخہ ۱۸/ جمادی الثانیہ ۹۱ھ

حضرت سیدی وآقائی ومولائی دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض خدمت عالیہ میں یہ ہے کہ میں ماہ شعبان میں حضرت کی خدمت میں اصلاح نفس کے لئے آیا تھا۔ ماہ شوال میں معلوم ہوا کہ حضرت حج کے لئے تشریف لیجانے والے ہیں۔ اس لئے میں مکان نہ جاکر جو جانے کے بعد آنا مشکل ہوتا تھا، اپنے والد کی رائے سے دیوبند میں طب میں داخلہ لے لیا ہے۔ مگر طبیعت کا میلان اصلاح نفس کی طرف ہے اس لئے کچھ دنوں تک حضرت کی خدمت رہنا چاہتا ہوں۔ نیز ماہ شعبان میں ذکر ۱۲/ تسبیح کا لیا تھا۔ اس پر حضرت والا نے ماہ شوال میں ایک ہزار اسم ذات کا اضافہ فرمایا تھا۔

حضرت کے فیض صحبت بابرکت سے جب سے ذکر لیا ہے، دل میں رقت، جماعت کی پابندی، خصوصاً فجر کی جماعت میں، ہمیشہ باوضو رہنا، یہ سب چیزیں پہلے

دشوار معلوم ہوتی تھیں، اب آسان معلوم ہونے لگیں۔ نیز حضور والا سے مؤدبانہ عرض ہے کہ ناچیز اسم ذات کا کچھ اور اضافہ چاہتا ہے۔ حضور والا کی ذات بابرکات سے امید ہے کہ اس ناچیز کے لئے کچھ اضافہ فرمائیں گے۔ نیز اس عرصہ میں دو دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

پہلی دفعہ یہ دیکھا کہ حضور کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ آسمان سے چاندی کی بارش ہونے لگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں سے پھینکنا شروع کیا۔ میں نے جمع کرنے کا خیال کیا، تو حضور نے فرمایا کہ چھوڑ دو جہاں سے آیا ہے وہاں چلا جائے گا۔ اس کے بعد نیت دوبارہ باندھ لی تو آنکھ کھل گئی۔

دوسرا خواب: کچھ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے منتظر تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ کسی نے علاماتِ قیامت کے متعلق سوال کیا۔ جواب میں نے دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ لوگ چلے گئے۔ حضور نے حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی کو پتلی کاغذ کے اوراق عنایت فرمائے، جس میں کچھ لکھا ہوا تھا۔ اور کچھ لوگوں کو بھی دیئے۔ میں نے بھی سوال کیا، تو میرے لئے لکھ دیا اور فرمایا یہ ہے، لے، لو میں جارہا ہوں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

تیسرا خواب: حضرت والا کو دیکھا کہ ایک ندی کے کنارہ چارپائی پر حضرت تشریف فرما ہیں۔ ندی کا پانی بڑی تیزی سے بہہ رہا ہے۔ میں نے اصلاح نفس سے متعلق حضرت سے سوال کرنا چاہا، حضرت نے کچھ فرمایا، جس سے اندازہ لگایا کہ ابھی کچھ دیر ہے۔ امید کہ حضرت والا جواب سے بہت جلد مطلع فرمائیں گے۔

فقط

محمد اخلاق بہاری

....

۷۸۶

سیدی ومرشدی أدام اللہ مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ حضرت اقدس کے مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔

محترم بھائی عبد الحفیظ صاحب حضرت اقدس کے یہاں سے تشریف لائے تو حضرت والا کی صحت، آنکھوں کی بینائی، حضرت والا کے یہاں کے معمولات وحالات بہت تفصیل سے سنے۔ بہت ہی لذت نصیب ہوئی۔ کچے گھر، حضرت اقدس کی ذات بابرکات اور طالبین ومہمانان کی آمد کی تصویر کھنچ گئی۔ بہت ہی ندامت ہوئی کہ کاش میں بھی بھائی عبد الحفیظ کے ساتھ حاضر ہو جاتا۔ اور اس تمنا کا اظہار میں نے بھائی عبدالحفیظ صاحب سے ان کی روانگی الی سہارنپور سے قبل کیا تھا۔ لیکن یہ بات مانع بنی کہ اگر سال میں دوسری دفعہ ویزا نہ ملا، تو رمضان المبارک میں حاضری سے محرومی رہے گی۔ حضرت اقدس سے التجا ہے کہ دعا فرمادیں کہ رمضان المبارک میں تو مولائے کریم کی رضا کے حصول کے لئے حضرت والا کی منشاء وخوشی کے مطابق حضرت والا کی چوکھٹ پر حاضری ہو ہی جائے۔

حافظ عبد الستار صاحب بھی تشریف لائے۔ ان سے بھی حالات معلوم ہوئے۔ بھائی عبد الحفیظ صاحب سے امسال حضرت والا کی حج پر تشریف آوری کا علم ہو کر بہت ہی خوشی ہوئی۔ ان شاء اللہ، حرمین کی مقدس سرزمین پر حج وزیارت کے عنوان سے آئے ہوئے اللہ کے بہت سے بندے حضرت والا سے فیض یاب ہوں گے، جن کا غیر زمانہ حج میں حجاز یا آمد ورفت میں اجازت وغیرہ کی دقت کی وجہ سے سہارنپور حاضر ہونا دشوار ہے۔ بھائی محمد علی صاحب الخبر والوں سے حضرت اقدس کا سلام وپیام پہنچادیا تھا۔ دعاؤں کی التماس کے ساتھ عرض کرتے تھے کہ حضرت کوئی آسان وظیفہ ارشاد فرمادیں۔ ان کے حادثہ کے رفیق حاجی ابراہیم صاحب ظہران کے ہسپتال میں بہت تکلیف اٹھا کر اپنے مولائے کریم سے جاملے۔

۱۶/۱۷/مئی کی درمیانی شب، بوقت ۳/بجے بھائی عبدالحفیظ صاحب کی جماعت کراچی سے روانہ ہوگئی۔ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری سے حضرت والا کا سلام پہنچا دیا تھا۔ انہوں نے بھی سلام مسنون لکھنے کے لئے فرمایا تھا۔ سلیمان افریقی مدینہ پاک سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ مدرسہ میں ہی افریقی طلبہ کے پاس قیام ہے۔ جلد ہی حاضری کا ارادہ ہے۔ مدرسہ کے ششماہی ختم ہوکر پھر پڑھائی شروع ہوئی۔ بندہ نے بھی ۳ کتابوں میں امتحان دیا تھا۔ اساتذۂ کرام خوش ہوئے۔

بھائی جان، بھائی جان، اور بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا ہاشم صاحب نے راقم السطور سے فرمایا کہ میرے نام حضرت شیخ قدس سرہ کے مکاتیب کے مجموعہ کو میں کھولتا ہوں، تو کوئی صفحہ تمہارے ذکر سے خالی نہیں۔

اسی طرح حضرت شیخ قدس سرہ حضرت مولانا منور حسین صاحب اور دیگر حضرات کے نام اپنے مکاتیب میں جگہ جگہ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ محبت سے، پیار سے فرماتے ہیں۔ کچھ نمونہ پیش خدمت ہے۔

....

(یہ مکتوب مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ کے نام لکھا گیا تھا اور انہیں اس میں شیخ نے لکھا تھا کہ اس کی ایک نقل مولانا منور حسین صاحب کو بھیج دو۔۔اس کا متعلقہ حصہ انہوں نے حسبِ ارشاد ارسال کر دیا تھا، جو یہاں درج کیا جاتا ہے۔)

تم دوستوں کو معلوم ہے کہ لامع کے اختتام پر میں نے مولانا انعام صاحب، مولوی منور صاحب، مفتی محمود صاحب تو مجھے یاد ہیں اور اوروں سے بھی اور تم دوستوں سے بھی ایک سوال کیا تھا جو بار بار کرتا رہا کہ جاؤں تو آؤں کیوں؟ اور آؤں تو جاؤں کیوں؟ اور یہ لفظی

سوال نہیں تھا۔ واقعی میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ مجھے اپنے وجود کی ضرورت نہ وہاں کچھ سمجھ میں آرہی تھی کہ بے کار اور معطل ہو چکا ہوں اور نہ اپنے امراض ظاہرہ اور باطنہ کی وجہ سے یہاں کی حاضری کی ہمت۔

استخارہ آنے کے متعلق اسی وقت سے شروع کردیا تھا جو بلا ناغہ رہا۔ مولوی انعام صاحب سے بار بار تقاضا کیا کہ کوئی فیصلہ میرے متعلق کردو۔ وہ بھی یہی کہتے رہے کہ کچھ شرح صدر نہیں ہوتا۔ مولوی محمد عمر نے بے تکلفی میں یوں کہہ دیا کہ جتنا تقاضا میری طبیعت پر تیرے جانے کا گزشتہ سفر میں تھا، اس سفر میں نہیں ہے۔

گزشتہ سفر میں اہل بمبئی بھی بہت زوروں پر تھے اور اہل مکہ بھی۔ اس مرتبہ وہ بھی ٹھنڈے تھے جس کی وجہ سے میں بھی یہ سمجھتا رہا کہ طلب نہیں۔ ۱۳ر شوال کی شب میں میں نے ایک خواب دیکھا تھا، تمہیں بھی یاد ہوگا۔ میں نے یہ دیکھا تھا کہ تیرے حج کا مسئلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہے۔ اس سے میں بہت ہی سہم گیا۔

۱۴ر شوال کو عزیز مولوی انعام نے اپنا ایک خواب لکھا جس میں روضۂ اقدس پر حاضری اور وہاں مزارات مطہرہ کا نہ ہونا اور اس کی بجائے ایک چارپائی، طویل خواب تھا جس کو میں اپنے سفر سے کچھ متعلق نہ سمجھا۔ مگر مولوی انعام صاحب نے اپنے اس خواب پر یہ لکھا تھا کہ اب تو تیرے نہ جانے کا غلبہ میرے ذہن میں آگیا۔ اس پر میں نے ملتوی کردیا۔

مگر تم اور تمہارے سے بہت آگے مولانا منور صاحب دونوں کو میرے حج پر آنے کا کشف تھا اور میں اپنے نزدیک یہ سمجھتا رہا کہ اگر منجانب اللہ ہے تو اسباب پیدا ہوجائیں گے۔ مولانا منور صاحب بھی صرف کشف پر ہی [رہے۔] انہوں نے میرے آنے پر زور بالکل نہیں دیا۔

لیکن جس دن مولوی انعام صاحب مجھے الوداع کہہ کر دہلی واپس ہوئے تو الوداع کے وقت انہوں نے مجھ سے یوں کہا کہ میں اہل مکہ سے یوں کہہ دوں کہ میری غیبت میں

اس کے وہاں قیام کی ضرورت تھی، میری واپسی پر عمرہ کی نیت سے آوے گا؟ میں نے کہا ضرور کہہ دینا اور یہی طے کرلیا۔لیکن مولانا انعام صاحب کی روانگی کے بعد مولوی منور صاحب میرے التواء پر اس قدر ناراض ہوئے اور مجھے بھی ڈرایا۔

تمہیں وہ سارے منظر خوب یاد ہوں گے۔ مولوی اسماعیل کہتے ہیں کہ عبدالرحیم جاچکا تھا، میں موجود تھا۔انہوں نے مجھ سے یہاں تک کہا تیرے التواء سے مجھے اندیشہ ہے کہ نہ معلوم کیا ہوجائے۔انہوں نے صاف لفظوں میں تو نہیں کہا،مگر یہ تھا کہ تجھے نقصان پہنچ جائے گا جس سے میں واقعی ڈر گیا۔

ان کا شدید اصرار یہاں تک رہا کہ مولانا انعام صاحب کے بمبئی روانہ ہوجانے پر بھی مجھ پر اصرار کرتے رہے کہ میں تنہا بمبئی چلا جاؤں،جس کی مجھے ہمت نہ پڑی۔اور وہ اتنے حج کا زمانہ قریب نہیں آ گیا اتنے میری روانگی کے انتظار میں ٹھہرے رہے۔

اور تمہیں یاد ہوگا جو میرے سامنے کی بات نہیں،مگر یوسف یوں کہتا ہے کہ میں اور مولوی عبدالرحیم دونوں تھے کہ مولوی منور صاحب،مولوی انعام صاحب سے بھی لڑ پڑے کہ آپ نے التواء کیوں کیا؟ میں مولوی منور صاحب کے اس زور کی بنا پر سوچ میں پڑ گیا کہ اب کیا ہوگا؟ مگر تنہا سفر میرے بس کا نہیں تھا۔

اس وقت علی میاں بھی مولانا انعام صاحب کے ہمنوا تھے،لیکن جب حج سے پہلے یہاں کے طوفان کی خبریں وہاں پہنچیں تو علی میاں بہت ہی زوروں پر آ گئے اور کہا کہ تیرے التواء کی رائے میں مجھ سے بڑی غلطی ہوئی۔اور بہت شدید اصرار زبانی اور تحریری اس پر کیا کہ میں اپنے عمرہ کے لئے جانے میں مولوی انعام صاحب کی واپسی کا انتظار نہ کروں اور ساتھ ہی اپنی ہمرکابی کی دعائیں بھی بڑے اہتمام سے کیں اور کرائیں اور من جانب اللہ ان کا سفر بالکل خلاف توقع جامعہ مدنیہ کے اجتماع کی صورت میں [طے ہوگیا کہ] بے ضابطہ کچھ خصوصی طلب ان کی پہنچ گئی۔

اس کو میں پھر طلب سمجھ گیا اور میں نے ارادہ پختہ کرلیا۔ انتظامات بھی شروع ہو گئے، لیکن حج کے فوراً متصل بعد مکہ مکرمہ سے تبلیغی احباب کے مشورے جو اس وقت یہاں کثرت سے ہوتے تھے میرے نہ آنے کے پہنچتے رہے، جس سے میں بہت ہی ضیق میں پھنس گیا۔

مگر چونکہ آنے کا تہیہ بھی کر چکا تھا، حرمین شریفین بھی لکھ چکا تھا، علی میاں سے بھی وعدہ ہو چکا تھا، اس لئے تبلیغی اکابر کے مشورے پر التواء تو نہیں کیا، مگر یہ سمجھتا رہا کہ غالباً جلد ہی واپسی ہو جاوے گی۔ بالخصوص مولوی عبید اللہ صاحب کے اس فقرہ پر کہ وہ یہاں رہ نہیں سکے گا، دل نہیں لگے گا، مجھے بہت ہی خوف ہوا۔ اس لئے میں نے انتیس اپریل کو مکہ مکرمہ پہنچنے کے دن ہی سے واپسی کا استخارہ تو شروع کر دیا تھا اور نہایت شدت سے اس کا منتظر رہا کہ کوئی چیز قیام یا واپسی کے متعلق محسوس ہو یا کوئی خارجی چیز کسی ایک جانب کو ترجیح دینے والی پیدا ہو تو اس پر عمل کروں۔ مگر کوئی چیز اب تک نہ ہوئی۔

البتہ ایک چیز ضرور شروع ہی سے ہے کہ قیام کے سلسلہ میں طبیعت پر ایک سکون اور جانے کے ارادہ پر طبیعت پر ایک وحشت سی مسلط ہو جاتی ہے۔ چونکہ ابتداء میں میرا پاسپورٹ اکتوبر تک تھا، اس صورت میں تو رمضان سے پہلے واپسی لابد تھی، لیکن قاضی صاحب کی دعا اور توجہ اور مساعی سے وہاں کے قیام کا اضافہ بھی ہو گیا اور توسیع بھی ہو گئی اور اس پر میں نے رمضان میں وہاں کا ارادہ کرلیا، لیکن جوں جوں ارادہ پختہ کرتا رہا ظاہری اور باطنی اسباب موانع بنتے رہے۔

اس دوران میں دیوبند کے اسٹرائک کے ہنگامے نے طبیعت کو بہت ہی بے چین کر دیا اور طبیعت ہند کی واپسی سے بہت ہی ٹھنڈی پڑ گئی کہ مظاہر کا واقعہ پیش آ گیا۔ اس نے تو اتنا مکدر کیا کہ کئی مرتبہ تو یہ جی چاہا کہ اب تو تابعیہ بنوا لوں کہ سہارنپور میں آ کر ان بدنصیبوں کی صورت تو نزول آب کی وجہ سے نظر نہیں آنے کی، مگر میری مجلس میں آنے سے میرے زخمی دل پر نمک پاشی بہت ہو گی۔ اور چونکہ تازہ واقعہ ہوا، اس لئے مجھے خیال ہوا کہ

جیسا کہ یہاں کے قیام کو ان لوگوں نے مکدر کیا، ماہ مبارک کا سکون بھی ضائع کریں گے۔

اس لئے اب تو غلبہ اسی کا ہو گیا کہ ماہِ مبارک بھی اگر مالک کی طرف سے اجازت ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی اجازت ہو، تو حرمین شریفین میں ہی گزر جاوے کہ معلوم نہیں پھر زندگی ہے یا نہیں؟ دوبارہ زندگی میں آنا ہو یا نہ ہو۔

تمنا یہ ہے کہ کچھ حصہ ابتدائی تو مکہ مکرمہ میں گزر جائے کہ **عمرة فی رمضان تعدل حجة معی** کی سعادت حاصل ہو جاوے، اور اخیر کا حصہ یہاں گزر جاوے اور مسجد پاک میں اعتکاف کی سعادت نصیب ہو جاوے۔ مگر امراض کی وجہ سے دونوں مشکل نظر آ رہے ہیں، بالخصوص اعتکاف کا مسئلہ زیادہ مشکل ہے۔

اس لئے کہ معتکف بابِ عمر کے قریب جو روضۂ اقدس سے اتنا دور ہے جتنا کہ میرے گھر سے مدرسہ قدیم کی مسجد۔ لہٰذا اعتکاف کی صورت میں روضۂ اقدس پر حاضری بار بار مشکل ہے۔ اس کے علاوہ پیشاب پاخانہ کی جگہ سرکاری تو بابِ عمر سے قریب ہی ہے، مگر مجھ جیسے معذور اور بیمار کے لئے ہجوم میں انتظار بھی مشکل ہوگا۔ اس لئے بغیر اعتکاف کے روضۂ اقدس پر حاضری کا زیادہ موقعہ ملے گا۔

اس لئے دعا کرو [اور] مولانا منور صاحب، مولوی امیر حسن صاحب اور مولانا انعام الحسن صاحب سے بھی دعا کرواؤ تو زیادہ اچھا ہے۔ یہ ساری تفصیل فقط میں نے اس واسطے لکھی کہ تم خصوصی دوستوں کو بار بار لکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کہ خبر نہیں، اور تم کو اس کا سمجھنا بھی آسان ہے کہ واقعی اب تک کسی جانب شرح صدر نہیں ہوا۔

البتہ رمضان کے بعد یہاں کے قیام کی تو ہمت نہیں، اس لئے کہ جس سکون کی تمنا میں اب تک یہاں قیام ہوا ہے اور آئندہ کو دل چاہتا ہے وہ حج کے زمانہ میں بالکل مفقود۔ حرمین شریفین میں ۲۷/رجب کو رجبی بنتی ہے۔ اور تین دن اس قدر ہجوم رہا کہ حج کا موسم یاد آ گیا، بالخصوص ۲۷/رجب کی صبح کی نماز میں۔

[اس روز] صبح کی اذان سے پہلے، باب جبریل کے باہر کا میدان باب مجیدی تک پر ہو گیا تھا۔ دوستوں کی مدد سے میں باب جبرائیل تک پہنچ سکا اور دروازہ کے اندر سے ایک صاحب، اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر دے، میں اور میرے رفقاء تو ان سے بالکل ناواقف، انہوں نے جلدی سے خود اٹھ کر مجھے بٹھا دیا۔ میں نے تھوڑا سا تو انکار کیا، زیادہ اس ڈر سے نہ کیا کہ بڑا مجمع کھڑا تھا۔ اس لئے میں تو بیٹھ گیا اور وہ آگے بڑھ گئے۔

اس لئے ابھی تک تو ارادہ یہ ہے کہ دو تین شوال کو مدینہ پاک سے واپسی ہو جاوے۔ دو تین روز مکہ میں روانگی کے انتظامات میں لگیں گے، اس کے بعد مطہرہ میں تھوڑے سے قیام کے بعد [ہندکو] واپسی ہو جائے۔

مگر سہارنپور کے قیام کو تو اب دل نہیں چاہتا کہ ۶۰ سال یہاں گذار دیئے۔ لیکن ہندوستان پہنچ کر سہارنپور کے علاوہ کسی دوسری جگہ قیام اور بھی دشوار ہے ؎

باغ میں لگتا نہیں صحرا سے گھبراتا ہے دل
کس جگہ لے جائیں یارب ایسے دیوانے کو ہم

بالکل قیام کا کسی جگہ طبعی تقاضا نہیں۔

تمہارے لئے، مولانا منور صاحب، مفتی محمود صاحب کے لئے، مولوی امیر حسن صاحب کے لئے، مولوی کفایت اللہ کے لئے دل چاہتا ہے کہ ماہ مبارک کا اعتکاف کسی مسجد میں جہاں ہر ایک کو سہولت ہو کر لیا جاوے۔ مفتی جی کو تو ملازمت کی وجہ سے دقت ہو گی، مولوی کفایت اللہ کا تو تقریباً ایک ماہ ہوا خط آیا تھا۔ انہوں نے اپنی مسجد میں پورے ماہ [کے اعتکاف] کی اجازت مانگی تھی، اور یہ بھی لکھا تھا کہ اور بھی متعدد احباب میرے ساتھ پورے ماہ کا اعتکاف کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے لکھ دیا تھا کہ بڑے شوق سے۔

تم دوستوں کے متعلق اب یہی خواہش ہے کہ یہ ناکارہ تو اب اگر ماند شبے ماند میں ہے۔ تم دوستوں پر بہت ہی امیدیں لگائے بیٹھا ہوں کہ تم سب کو اپنے لئے صدقہ جاریہ

سمجھتا ہوں۔ اوران سب کے لئے جن کو اب تک بیعت کی اجازت دی یا آئندہ دوں بہت ہی اہتمام سے کئی کئی مرتبہ اللہ جل شانہ کی طرف سے دستگیری، سلسلہ کی برکات کے جاری رہنے کی دعائیں بہت ہی اہتمام سے کرتا ہوں۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم اسماعیل، ۱۴/۱ اکتوبر ۶۹ء

....

اس ذیل میں جمادی الاولیٰ کے ماہانہ اجتماع کے سلسلہ میں ۲/ اگست شنبہ کو مدینہ سے چل کر بعد عشاء مکہ پہنچے۔ طواف عمرہ سے رات کو فارغ ہوا، اس لئے کہ میرے لئے دن میں طواف مشکل ہے اور احرام کی حالت میں سونا بھی مشکل ہے۔

ہندی ڈاک مدینہ میں شب کو پہنچتی ہے۔ کچھ حصہ تو مجھے مدینہ میں مل گیا تھا اس لئے کہ ان لوگوں کو ڈاک کے چھانٹنے میں کئی دن لگ جاتے ہیں۔ کچھ حصہ پیر کے دن مکہ میں ملا تھا اور کچھ آج بدھ کے دن طائف میں ملا۔ ہم لوگ عربی ڈھائی بجے مکہ سے چل کر ساڑھے چار بجے طائف پہنچے، یعنی ظہر سے ایک گھنٹہ قبل۔ یہاں کی ڈاک میں آپ کا گرامی نامہ عزیز مولوی عبدالرحیم کے نام ملا جو فرط شوق میں اسی وقت سنا۔ اس سے اشارۃ النص سے معلوم ہوا کہ میرا کوئی خط نہیں پہنچا، حالانکہ میں نے بواسطہ اور بلا واسطہ ۱۵، ۱۶ خط آپ کی خدمت میں مستقل لکھے، جن میں بعضے بہت اہم تھے اور سہارنپور کے اکثر خطوط میں آپ کو سلام اور خیریت بھی لکھواتا رہا۔ تعجب ہے کہ طلحہ کو تو خط لکھنے کا مرض ہے، بمبئی وغیرہ متعدد جگہوں سے اس کے خطوط کی اطلاع ملتی رہی۔

عزیز عبدالرحیم کی طبیعت خیبر کے بعد سے زیادہ خراب ہے اور میرے نزدیک جتنی خراب ہے، اس سے زیادہ اس پر اثر ہے۔ اس لئے کہ مجھے اکثر احباب اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ تجھے بخار ہو رہا ہے اور میں کہہ دیتا ہوں کہ تمہیں وہم ہو گیا۔ اس کو ایک ڈاکٹر صاحب نے کہہ

دیا کہ خون میں بہت کمی ہے، پٹھوں میں ضعف ہے۔ دونوں باتیں پہلے سے مجھے معلوم تھیں اوراس کے اسباب بھی معلوم تھے،لیکن عزیز موصوف کواس سے بہت زیادہ تأثر ہوا۔

اس بناء پر قاضی عبدالقادر صاحب کی اصالۃً رائے اور خود عبدالرحیم کی بھی اور پھر میری بھی اس کی واپسی کے متعلق ہوگئی۔ یہاں سے شنبہ کی شب میں واپسی ہوگی اور پیر کی شام کواس کا ہوائی جہاز مغرب کے وقت جدہ سے ہے۔اس لئے یہ پرچہ اس کے ہی قلم سے لکھوا کراس کے حوالے کرر ہا ہوں کہ وہ بمبئی پہنچ کر اپنے لفافہ میں ڈال دے۔

میرے خطوط سے اگر آپ تک ان میں سے کچھ بھی پہنچ گیا ہوگا،تو اتنا تو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ اس نا کارہ نے آپ کوکسی وقت فراموش نہیں کیا ہوگا۔ یہ بھی متعدد خطوط میں لکھوا چکا ہوں کہ اس نا کارہ نے جن جن احباب کواجازت دی ہے،ان سب کے لئے بہت اہتمام سے دعائیں کرر ہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مقبول فرماوے۔اس لئے کہ ان کے وجود کواور ان کی ترقی کوسلسلہ کی ترقیات کا ذریعہ سمجھ رہا ہوں۔

میں نے تو معین خطوط کے متعلق یہ بھی لکھوادیا تھا کہ اصل خط آپ کے پاس بھیجا جائے ،نقول آپ کے پاس۔لیکن اس فقرہ سے اتنا تو اندازہ ہوا کہ کچھ نقول تو آپ کے پاس گئی ہیں۔آپ نے جوشعران کو لَے سے سنانے کو کہا تھا، وہ انہوں نے بے لَے کے بھی نہ سنایا،عزیز اسماعیل نے سنایا۔

میں ہر خط میں لکھواتا رہتا ہوں کہ آپ کی طرف سے میں صلوۃ وسلام بہت اہتمام سے عرض کرتا رہتا ہوں۔آپ نے جو روضۂ اقدس پر عرض کرنے کولکھا تو عزیز عبدالرحیم تو اب مدینہ منورہ واپسی کا ارادہ نہیں کرر ہا ہے۔اتنی لمبی عبارت اگر وہ کسی کونقل کر کے دے گا کہ مجھے تو نظر نہیں آنے کا۔البتہ اس کا چھوٹا بھائی عزیز یوسف متالا جوشنبہ کی شب میں مدینہ منورہ جدہ سے سیدھا پہنچ گیا تھا اور شام کو میرے ساتھ مکہ آ گیا تھا،اس وقت بھی ساتھ ہے،اس سے کہہ دیا ہے کہ وہ بھائی کی طرف سے پیش کردیں۔

....

بہت مختصر لکھوانے کا ارادہ تھا اور عبدالرحیم سے کہہ دیا تھا کہ تو بمبئی پہنچ کر اپنے آپ لکھتا رہیئے، مگر پرچے بڑھتے ہی رہے۔ خدا کرے آپ تک پہنچ جائے۔ طلحہ یا نصیر کو ایک کارڈ سے اس کی رسید سے مطلع فرمادیں کہ ان کے خطوط آتے رہتے ہیں۔

....

میرے قریب مولانا اسعد صاحب کا معتکف تھا اور اس کے قریب مولانا یوسف بنوری کا تھا۔ مولانا اسعد صاحب کا تو چونکہ پہلے سے پختہ نظام نہ تھا مگر مولانا بنوری صاحب کا معروف تھا، اس لئے ان کے اہالی موالی ۳۰ر۴۰ علماء تھے۔ اسرائیل عرب جنگ کی خبریں مولانا اسعد صاحب اور مولانا بنوری صاحب کی زبانی اپنی عادت کے خلاف خوب سنیں۔

تراویح کے بعد تہجد کی مشغولی سے قبل ہم تینوں کا اجتماع بھی تھوڑا سا ہوتا تھا۔ مولانا بنوری نے بھی ایک شب میں تحریک کی کہ حالات بہت خطرناک سننے میں آرہے ہیں، کل کو بخاری کا ختم نہ کردیں؟

میری تو بالکل سمجھ میں نہ آیا کہ کیسے ہوسکتا ہے۔ میں نے تو دشوار بتایا مگر انہوں نے بتایا کہ علماء کا مجمع اتنا کثرت سے ہے کہ کبھی نہ ہوا۔ چنانچہ میری حیرت کی انتہاء نہ رہی جب ایک گھنٹہ میں بخاری شریف پوری ہوگئی بجز چند پاروں کے جو بطئی القرأۃ لوگوں کے پاس تھے۔ وہ بھی سریع القرأۃ لوگوں کے پاس منتقل کرنے کے ۱۵ منٹ میں پورے ہوگئے۔

مدینہ پاک کی برکات کا کیا پوچھنا؟ اور مولانا بنوری صاحب کے اخلاص کا بھی میں تو بہت اثر سمجھتا ہوں۔ جب کہ ظہر کی نماز کے بعد اس کی دعاء ختم عبدالحفیظ نے تبلیغی اصول کے موافق دیر تک کی اور عصر کی نماز کے وقت دمادم کئی خبریں سنیں کہ جنگ بندی کا تار آگیا۔ اللہ ہی کا احسان ہے۔

مجھے تو زیادہ فکر اپنے لڑکوں کا تھا۔ خاص طور سے عبدالرحیم مصر میں محبوس تھا۔ نہ ڈاک، نہ تار، نہ ٹیلی فون، میں تو آدھی سے زیادہ دعا اسی کے لئے کیا کرتا تھا، مگر اس کے بعد

جنگ اپنی جگہ ایسی ڈٹی کھڑی ہے کہ نہ آگے سرکے، نہ پیچھے،فوجیں اپنی جگہ پر۔ ہمارا جشن تو ختم ہوگیا ہے مگر آپ میرے پیامبر بن کر مشہور مدارس دیوبند، مظاہر،ندوہ میں ختم بخاری شریف کرادیں تو اچھا ہے۔

....

بعد میں مجھے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ ان کے ایک ساتھی خود حضرت اقدس سے مولوی کفایت اللہ صاحب کے ساتھ رمضان کرنے کی اجازت لے چکے تھے اور اس وجہ سے انہوں نے اپنے گاؤں میں رمضان کا فیصلہ کیا تھا۔اب بتلایئے کہ کیا یہ' کالائے بد بریش خاوند' نہیں ہے۔ میں آج انہیں بھی ایک عریضہ لکھ رہا ہوں کہ آپ کا جی نہ جانے کو چاہے اور بدنام عبدالرحیم کو کریں، یہ کہاں کی ہوئی ؟

اسی وقت خط لکھنے کے بعد ترکیسر کے ایک صاحب ملے جن کی معرفت عزیز عبد الرحیم کا پیام پہنچا کہ یہاں کے دوستوں کے اصرار پر میں نے ملازمت شروع کردی اور ۵،۶ ماہ کا وعدہ ہے۔ اس سے پہلے حاضری مشکل ہے۔ میں نے اسی وقت اس کو جواب لکھوادیا کہ پانچ ماہ میں نہ آویں، سال پورا کر کے شعبان میں آویں۔

....

عزیز عبدالرحیم آج کل اپنی ملازمت کے سلسلہ میں اپنے گاؤں کے قریب ورٹھی میں ہے مگر عرصہ سے بیمار رہی ہے۔ وہ بار بار آنے کا تقاضا لکھتا ہے مگر میں انکار لکھ دیتا ہوں۔

....

عزیز عبد الرحیم ۱۶؍جولائی کو یہاں آگئے تھے اور ۱۶؍اگست کو گھر جانے کا ارادہ ہے۔ اس کے بعد یورپ کے دورہ کا ارادہ ہے، کیوں کہ یورپ کے اوپر مشائخ زمانہ کی نظریں پڑ رہی ہیں۔ تقریباً ۶ سال سے مولانا مسیح اللہ صاحب امسال لندن کے دورہ کے بعد افریقہ وغیرہ جارہے ہیں۔ اس کے بعد مولانا اسعد صاحب ۲۵؍جون کو لندن کے دورہ

کے بعد مدینہ منورہ ہوتے ہوئے واپس ہوئے تھے۔اب قاری طیب صاحب لندن کے دورہ پر گئے ہوئے ہیں،تو مولانا عبدالرحیم صاحب لندن کا دورہ کیوں نہ کریں؟ اہل لندن اوراہل افریقہ دونوں کے شدید اصراران پر ہورہے ہیں کہ ماہ مبارک یہاں گزاریں۔

....

اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کی برکت سے مشائخ کے لندن کے یکے بعد دیگرے دورے کومثمر ثمرات و برکات بنائے۔عزیز یوسف متالا نے لکھا ہے کہ بولٹن میں مولانا مسیح اللہ سے کچھ لوگوں نے بیعت کی درخواست کی تھی۔یوسف کے بار بار کی معذرت اورشدید انکار کے بعد بھی مولانا مسیح اللہ صاحب نے یوسف سے بیعت کرایا۔اللہ تعالیٰ مولانا کے اس اصرار کواس کے لئے باعث برکت بنائے۔

....

میں نے یوسف کولکھ دیا کہ اس سال رمضان بولٹن میں رہیں، یہاں نہ آئیں کہ لندن کے بہت سے احباب کے اس مضمون کے خط آئے تھے کہ ہمارا ہندوستان آنا مشکل ہے،اگرتو یوسف کو یہاں رہنے کا حکم دے دےتو ہم سب لوگ جوآپ سے بیعت کا تعلق رکھتے ہیں، رمضان (ان کے پاس گزاریں)اورلوگ بھی اس کے وہاں کے قیام کو باعث خیر بتاویں۔آپ نے مولانا یوسف صاحب کا مقولہ لکھا،آج کل لندن وغیرہ سے خطوط آرہے ہیں۔ان سے ان کی طلب تو بہت معلوم ہورہی ہے۔کیا بعید ہے کہ مولانا یوسف صاحب کا مقولہ پوراہوکررہے۔عبدالرحیم کوبھی افریقہ یالندن رمضان گزارنے کو(کہہ دیا ہے کہ)خود وہ وہاں جارہاہے۔

....

مولانا عبدالرحیم صاحب ماشاءاللہ افریقہ،لندن،مکہ،مدینہ سب سے نمٹ کراب مصر کا ارادہ کررہے ہیں، اورمیری اوجز جوعزیز عبدالحفیظ کی مساعی سے مصر میں طبع ہونا

شروع ہوئی ہے،اس کے لئے مولانا تقی صاحب کے ساتھ اپنی پیشکش پر بھی اصرار ہے۔

....

بعد سلام مسنون۔آج کی ڈاک سے عرصہ کے بعد گرامی نامہ جمعہ کے ہجوم میں ایسا پہنچا کہ میں تو مجمع میں گھرا ہوا تھا۔آپ کے خط کی اہمیت کی وجہ سے سرسری سنا کہ مفتی محمود صاحب اور مولوی عبدالمنان دہلوی دونوں میرے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔میں تو مشائخ کے کلام کے سمجھنے کی اب اہلیت نہیں رکھتا۔مفتی محمود صاحب سے میں نے اس کی شرح پوچھی،انہوں نے بھی لاعلمی ظاہر کی،مگر مولوی عبدالمنان کو خوشی ہوئی کہ ان کے کلام کا مطلب سمجھنے والا پیدا ہوگیا۔کل کو مولوی عبدالرحیم کے آنے کی خبر ہے،وہ بھی آج کل حقائق میں پرواز کررہے ہیں۔

....

اقتباسات از مکاتیب
بنام ڈاکٹر اسماعیل صاحب وصوفی اقبال صاحب

عزیز عبدالرحیم کی شادی ہوگئی ہے، اس لئے غریب آتو گیا ہے۔ مگر بدن یہاں ہے اور دل معلوم نہیں کہاں ہے۔

....

اس کے علاوہ آج کل عزیز مولوی عبدالرحیم اپنے گھر گئے ہوئے ہیں۔ ان کی وجہ سے مجھے ڈاک میں بڑی سہولت تھی۔ اس لئے تفصیلی جواب تو عزیز ابوالحسن دے گا اس لئے اس سے میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ اپنی اور میری طرف سے تفصیلی جواب لکھ دے۔ صرف رسید اور اجمالی جواب میں بھی لکھوا رہا ہوں۔

....

عزیز عبدالرحیم نے یہاں سے مکہ مکرمہ جانے کے بعد جو خط لکھا وہ تم سے پہلے پہنچ گیا۔ تم نے عزیز عبدالرحیم کی آمد پر جن مسرات کا اظہار کیا، وہ تو بے کہے معلوم ہے، مگر تم دوستوں سے بھی درخواست ہے اور عزیز عبدالرحیم کے پرچہ میں بھی لکھوا چکا ہوں کہ دوستی اور مسرات کے درمیان اوقات زیادہ ضائع نہ ہوں۔ تم جیران کا نقصان ہو یا نہ ہو، مگر اس

آفاقی کا نقصان ضرور ہوگا۔

تم نے لکھا کہ عزیز عبدالرحیم کے آنے کے بعد سے اجتماعی ذکر ہو رہا ہے، بہت بہتر ہے۔ عزیز عبدالرحیم نے بھی مجھ سے پوچھا تھا۔ میں نے اس کو لکھ دیا کہ جہاں تک زیادہ سے زیادہ قیام ہوسکتا ہو، اب دو مہینے کی بات ہے، پھر تو حج کا ویزا مل ہی جائے گا۔

....

عزیز عبدالرحیم اپنی والدہ کو رخصت کر کے ان شاء اللہ مدینہ پاک واپس آ گئے ہوں گے۔ ان سے بعد سلام مسنون فرما دیں کہ تمہارے دو خط ایک ابتدائی صوفی اقبال کے لفافہ میں اور دوسرا مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد عزیز شمیم کے ہندی لفافہ میں، بعد کا پہلے اور پہلے کا بعد میں، پہنچے۔ اور میں دونوں کا علیحدہ علیحدہ جواب لکھوا چکا ہوں۔ دونوں میں تم نے یہ پوچھا تھا کہ والدہ کے بعد مدینہ میں کتنا قیام کروں اور دونوں کے جواب میں یہ لکھوا چکا ہوں کہ جتنا ممکن سے ممکن ہو سکے۔ اگر رجب تک بغیر ویزا کے قیام کی صورت ہو تو رجب میں حج کا ویزا آسانی سے مل جائے گا۔ اپنی بیوی کو حج کرا کے لیتے آؤ، پھر معلوم نہیں حاضری مقدر ہے یا نہیں۔

معمولات چاہے مولوی عبدالرحیم ہوں یا اور کوئی ہو، کسی کی بھی وجہ سے ترک نہیں ہونا چاہئے۔ معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے۔

....

ابوالحسن والے لفافہ میں ایک پرچہ عزیز عبدالرحیم کے نام بھی تھا اور دوسرا پرچہ عزیز نصیر کے، دونوں کے حوالے کر دیئے۔ اصل جواب تو مولوی عبدالرحیم خود ہی لکھیں گے اور میرا جواب شاید آپ کو پسند بھی نہ آئے۔

اس ناکارہ کے یہاں مکان کی تنگی کی وجہ سے اس قدر ندامت ہے کہ دوستوں سے معذرت ہی کرنی پڑتی ہے۔ عزیز عبدالحفیظ کی اہلیہ آئی تھیں، دو ماہ کا ویزہ تھا، دن میں میرے

گھر رہتیں اور رات کو گرمی میں مولوی نصیر کی ٹال میں جو کمرہ ہے، آپ نے بھی اس میں کھانا کھایا ہوگا، رات بھر دونوں وہاں محبوس رہتے ۔ یہ غنیمت ہے کہ وہاں بجلی ہے، رات بھر پنکھا چلتا رہتا اور اگر کسی وقت بجلی بند ہو جاتی تو لطف آ جاتا۔ یہی حشر عزیز عبدالرحیم کی اہلیہ محترمہ کا ہو رہا ہے کہ جیل کی طرح سے دن بھر تو میرے گھر میں ہوا میں پھرتی ہے، لیکن رات کو دونوں میاں بیوی کو جیل کی کوٹھڑی میں بند کر دیا جاتا ہے۔

عزیز ابوالحسن کہتا ہے کہ میرے مکان میں ایک کمرہ جس کا صحن بھی الگ ہے، خالی ہے، مگر دور ہونے کی وجہ سے عبدالحفیظ نے تو قبول نہیں کیا اور عبدالرحیم بھی قبول نہیں کرتا۔

....

اس کے بالمقابل عزیز عبدالحفیظ و عبدالرحیم کی بیگمات کا یہاں دل نہیں لگا۔ عزیز عبدالرحیم کی اہلیہ کے متعلق تو مجھے ڈاکٹر شوکت کی اہلیہ کے برخلاف یہ یقین تھا کہ اس کا بہت دل لگ گیا اور میری بچیوں کی طرح سے میری ایک بچی بن کر رہے گی، ممکن ہے کہ اس میں اہلیہ عبدالحفیظ کی دل برداشتگی کو بھی دخل ہو کہ دونوں کا قیام ایک ہی زمانہ میں رہا۔

....

آج کی ڈاک سے عزیز عبدالرحیم کے نام بھی آپ کی رجسٹری تھی، مگر وہ کل اپنے بھائی یوسف کو دکھلانے کے لئے سورت گیا ہوا ہے، وہاں کے ڈاکٹر سے اس کا علاج ہے، اس لئے یہاں کا پتہ کاٹ کر اس کے مکان کا پتہ لکھ کر روانہ کر دیا ہے، خدا کرے کہ اس کو مل جائے۔

....

دوسرا پرچہ عبدالرحیم کے نام ہے، وہ اپنی ضرورت کی وجہ سے گھر گیا ہے۔ اس کے کچھ اعزہ افریقہ سے آرہے ہیں اور زندگی میں پہلی دفعہ آرہے ہیں، اس لئے گھر والوں کا اصرار ہے کہ وہ ان کا استقبال کریں۔

....

آپ نے عزیز عبد الرحیم کے پرچہ میں یہ لکھا کہ شبیر کے خط میں آپ نے کوئی خواب لکھا تھا، وہ نہ تو مجھے یاد آیا اور نہ ہی عزیز مولوی اسماعیل کو کہ وہ رمضان اور اس کے بعد سے میرے خطوط لکھ رہے ہیں۔

....

عزیز عبد الرحیم تین دن سے اپنے گھر گیا ہوا ہے، اس کے نام کا پرچہ آپ کے پہلے لفافہ میں ملا تھا جو اس کے نام لفافہ لکھ کر اس میں رکھ دیا تھا، مگر ابھی روانہ نہیں کیا تھا، ان شاء اللہ روانہ کر دیا جائے گا۔

....

منگائے تو دو تھے، ایک عبد الرحیم کا بھی، مگر عبد الرحیم کو تو بہت ہی جانے کی عجلت ہوئی اور وہ گیارہ اگست کو اپنے ہوائی جہاز کے واپسی کے ٹکٹ سے واپس چلا گیا۔ اس دن تو ہمیں یہ روایت پہنچی تھی کہ آپ بھی ظہران سے سوار ہوں گے، اس لئے عزیز عبد الرحیم کو آپ کے متعلق پیام وسلام دیئے تھے، مگر بعد میں معلوم ہوا کہ آپ اس جہاز سے نہیں جا سکے۔

....

عزیز عبد الرحیم کو میں نے بمبئی اصرار سے بھیج دیا کہ جمعہ کی صبح کو عزیز یوسف متالا کا لندن سے تار آیا تھا کہ وہ آج منگل کے دن بمبئی پہنچ رہا ہے۔ میں نے اس کو متعدد خطوط میں منع کیا کہ آنے میں جلدی نہ کریں، رمضان کے قریب آئیں۔ اس نے شدت سے ملاقات کا اشتیاق لکھ کر جلد آنے کو لکھا تھا اور چونکہ وہ بھی کئی ماہ سے بیمار ہے، اس لئے میں نے عبد الرحیم کو بھیج دیا کہ وہ بمبئی سے اتار کر گھر لے جائے اور وہاں پر حکیم اجمیری کا علاج کرائے۔

....

عزیز مولوی عبد الرحیم صاحب ۱۴ اگست کو اپنے مکان روانہ ہو گئے تھے۔ ان کی

والدہ کا کافی سال سے شدید اصرار تھا، وہ غالباً اپنے ان دونوں بچوں سے کئی سال سے نہیں ملیں۔ میں نے مدینہ منورہ سے مولوی عبدالرحیم کو لکھا تھا کہ میری مدینہ منورہ سے واپسی سے پہلے اپنی والدہ کے پاس چلے جائیں، مگر وہ لیت ولعل میں ٹال گئے۔ میں نے مکہ سے بھی روانگی سے کچھ قبل لکھا تھا کہ میری واپسی کا انتظار نہ کرو، فوراً واپس جاؤ مگر میری واپسی کے انتظار میں وہ نہیں گئے، اب میرے اصرار پر وہ جانے کا ارادہ کر رہے ہیں، مگر چونکہ رمضان سے قبل واپسی مشکل ہے، اس لئے ابھی تک روانہ ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔

تجویز کے موافق تو وہ یکم ستمبر کو گھر سے بمبئی، دو تین ستمبر کو بمبئی سے زامبیا روانہ ہو گئے ہوں گے، مگر بمبئی سے روانگی کی ابھی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اگر روانگی ہو گئی تو ان شاء اللہ تمہارا اور صوفی اقبال کا پرچہ ان کے زامبیا کے پتہ پر روانہ کر دوں گا۔

....

مولانا عبدالرحیم صاحب جتنا اپنے اوقات کا اہتمام کرتے ہیں، اس کا تجربہ مجھے آپ سے زیادہ ہے، باقی اب جو ہے، مدینہ پاک کی برکتوں سے یکسوئی پیدا ہو گئی ہو تو میری بھی عین تمنا ہے۔ میرے دوستوں پر کہنے کا تو منہ ہے نہیں کہ ہمیشہ اوقات ضائع کئے، مگر سنا ہے شعر یہ ہے:

ترا ہر سانس نخل موسوی ہے
یہ جذر و مد جواہر کی لڑی ہے

....

عزیز مولوی عبدالرحیم کی یہ شرط کہ کھانا وہی پکائیں گے، مناسب ہے، جب کہ ان کی اہلیہ ان کے ساتھ ہے، وہ اپنی مرضی کے موافق پکائیں گے۔ اگر وہ تنہا ہوتے تو دقت تھی۔

....

عزیز عبد الرحیم اور غلام محمد اپنی اپنی بیگمات کی بدولت شوال سے اس ناکارہ کو سبز جھنڈی دکھا گئے، اور دونوں کے خطوط اشتیاق اور آمد کے تقاضے کے آتے رہتے ہیں، مگر میں ہی ان کے لئے مانع ہوں کہ اتنے زوجات کا انتظام قابل اطمینان نہ ہو، آنے کی اجازت نہیں۔

....

تمہارا خواب بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، تمہارے لئے بھی اور عزیز عبد الرحیم کے لئے بھی اور اقبال خلجی کے لئے بھی، اور اس خواب میں عزیز عبد الرحیم کے قلب میں جو تمہاری محبت ہے، اس کا بھی اظہار ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے میرے بعد تم سب دوستوں کو آپس میں متحد رکھے۔

....

اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں، اور یہ بھی کہہ دیں کہ پچھلے مہینہ میں عزیز عبد الحفیظ کی اہلیہ اور عزیز عبد الرحیم کی اہلیہ تشریف لائی تھیں۔ اول الذکر تو واپس جا چکی ہیں اور ثانی الذکر کل جا رہی ہیں۔ ان دونوں کے قیام میں گھر والوں سے زیادہ تم مجھے یاد آتی رہیں، بار بار میں نے ان دونوں کے سامنے افسوس کیا کہ اگر تم صوفی اقبال کی اہلیہ کے سامنے آتیں تو تمہارے لئے مفید ہوتا۔

....

عزیز عبد الرحیم گزشتہ ہفتہ اپنی اہلیہ کو جو دو ماہ سے آئی ہوئی تھیں، مکان پہنچانے گیا ہوا ہے۔ میری اور اس کی خواہش یہ تھی کہ وہ شوال تک یہاں رہتی، مگر یہاں کی آب و ہوا اس کے موافق نہیں آئی۔

....

عزیز عبد الرحیم عزیز یوسف کے ہاتھ کی وجہ سے ۲۵ شوال سے سورت گئے ہوئے ہیں۔ پہلے تو ان کا خیال تھا کہ وہ یکم فروری تک بمبئی پہنچ جائیں گے، مگر اب معلوم نہیں۔

....

بعد سلام مسنون۔تمہارا محبت نامہ بوساطت عزیز مولوی عبدالرحیم پہنچ کر موجب منت ومسرت ہوا۔اللہ تعالیٰ تمہاری اس محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بنائے۔میری تمہارے اور عزیز عبدالرحیم کے متعلق بہت ہی امیدیں وابستہ تھیں۔تم دونوں کے علاوہ یہاں کے دیگر احباب سے بھی بہت امیدیں وابستہ تھیں۔شاید میری امیدوں ہی کا خمیازہ ہو کہ میں نے غیر اللہ سے امیدیں کیوں باندھیں؟

....

عزیز عبدالرحیم متالا کا ان شاء اللہ ذی قعدہ میں تمہارے یہاں پہنچنا ہو جائے گا۔میری تو خواہش یہ تھی کہ وہ شروع شوال میں پہنچ جائے اور رمضان وغیرہ وہیں کرے،مگر کچھ تو قانونی مجبوریاں اور کچھ اس کی والدہ کے شدید اصرار کی وجہ سے رمضان تو زامبیا میں بظاہر ہوگا اور شوال میں بولٹن ہو کر ان شاء اللہ ذی قعدہ میں آپ تک پہنچ جائے گا۔

....

عزیز عبدالرحیم کو افریقہ کا ویزہ بہت تاخیر سے ملا،اس کا ماہ مبارک زامبیا میں گزرا جس کا بہت قلق ہے۔امید ہے کہ تمہارے پاس پہنچنے کی اطلاع آگئی ہوگی۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے نہایت سہولت سے اس کے،اس کی اہلیہ کے حج کو پورا فرمائے۔آنے کے بعد سلام کہہ دیں کہ میں تم سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔تم نے لکھا کہ میں ان کی محبت میں لذت محسوس کرتا ہوں،یہ تمہاری اس ناکارہ سے محبت کی علامت ہے،مجھے بھی اس عزیز سے محبت ہے۔

....

عزیز عبدالرحیم کی آمد تو یقیناً اور قطعی تھی،اور جو نظام یہاں سے بنا تھا،اس میں دو ماہ اپنی والدہ کے پاس قیام کر کے رمضان بولٹن گزار کر شروع شوال یا آخر شوال میں مدینہ

پاک جانا قرار پایا تھا، مگر اس غریب کا سارا زمانہ زامبیا میں جنوبی افریقہ کے ویزہ کے حاصل کرنے کی امیدواری میں گزر گیا۔ مرور فردا نئی نئی شرطوں کے ساتھ یہاں سے روانگی کے پانچ ماہ بعد آخر ذی قعدہ میں بے چارہ اپنی والدہ کے پاس پہنچ سکا۔ تین ہزار کا ٹکٹ اور ایک ہزار مزید اخراجات کے بعد اس نے بھی مناسب نہ سمجھا اور میں نے بھی مناسب نہ سمجھا کہ جلد واپس آ جائے۔ جب کہ تین ماہ کا ویزہ ملا اور اس میں یہ بھی شرط ہے کہ اگر ایک گھنٹہ کے لئے بھی ملک سے باہر گئے تو یہ ویزہ منسوخ سمجھا جائے گا۔ میں نے ابتداءً بہت زور اس پر دیا تھا کہ وہ اپنی والدہ کو ساتھ لے کر حج کو چلا جائے اور حج سے فراغ پر دوبارہ افریقہ چلا جائے مگر معلوم ہوا کہ یہ ممکن نہیں، بہر حال مقدرات اپنی جگہ اٹل ہوتے ہیں۔

....

عزیز عبدالرحیم کے متعلق یہ امید ہے کہ اس کو حج و زیارت کی دولت سے اللہ جل شانہ بار بار مالا مال فرمائیں گے، لیکن اس کی اہلیہ کے حج کا مسئلہ میری نگاہ میں اس لئے اہم ہے کہ میری ہی بچیوں کا مسئلہ دس برس سے باوجود میری انتہائی کوشش کے کھٹائی میں پڑا ہوا ہے۔ ابوالحسن بے چارہ کئی دفعہ جا چکا، لیکن اس کی اہلیہ ہر دفعہ رو پیٹ کر بیٹھ جائے، اس لئے اس کے حج کا مجھے زیادہ فکر ہو رہا ہے۔ اسی وجہ سے میں نے عبدالرحیم کی اس تجویز کو کہ وہ اپنی اہلیہ کو مصر جانے کے وقت ہندوستان پہنچا دے، سختی سے روک دیا کہ میری ہرگز اجازت نہیں۔

....

تمہارا یہ ارشاد کہ مولانا عبدالرحیم صاحب جب سے یہاں آئے، حرم شریف میں مشغول رہتے ہیں اور آپ سے تو صرف کھانے اور سونے کے وقت ملاقات ہوتی ہے، لیکن اکثر سونا نہیں ہوتا کہ سوتے وقت تیرا کوئی تذکرہ چھڑ جاتا ہے تو ساری رات اس میں گزر جاتی ہے۔ تم ہی بتاؤ کہ یہ تم دونوں کا اپنے اوپر کتنا ظلم ہے، الگ الگ سویا کرو۔ عشاء کے بعد **نهى النبی صلى الله عليه وسلم عن النوم قبلها والحديث بعدها** پر عمل

کرو۔آپ نے لکھا کہ مجھے پہلے ہی سے خشکی ہے،اس کا آپ نے بہترین علاج تجویز کیا کہ رات بھر باتوں میں اڑادو۔دعا کیا تیر مارے گی، جب تک سنکھیا کھاتے رہو گے۔تم نے ان کی اہلیہ کی آمد سے نفع بتلایا۔ثقہ راوی ہے، یہاں تو انہوں نے کچھ کر کے دیا نہیں، ہمیشہ یہی عذر بتلایا کہ مجھے عبدالحفیظ کی گھر والی نے کام کرنے کو منع کر دیا۔البتہ کچھ بعید نہیں کہ تمہاری برکت اور مدینہ پاک کی برکت سے اہلیہ عبدالحفیظ کی بات کو انہوں نے بھلا دیا ہو۔

....

عزیز مولوی عبدالرحیم کا میرے پاس تو رمضان میں خط آیا تھا اور میں نے اس کا جواب لکھوا دیا تھا۔اس سارے رمضان اوجز، بذل چھپوانے کے لئے مصر جانے والوں کے لئے اور طباعت میں ہر قسم کی مدد کرنے والوں کے لئے مولانا عبدالرحیم نے نظام الدین کے قاعدہ کے موافق اتنی لمبی دعائیں کیں، ختم خواجگاں کے بعد بھی، ختم یٰسین کے بعد بھی، کہ مولانا عبدالحلیم صاحب نے تو کئی مرتبہ اپنے مجمع میں اور کئی دوستوں کے اپنے اپنے مجامع میں یہ فقرے سنے کہ ان دعاؤں کی کثرت سے تو اس پر قلق ہو رہا ہے کہ رمضان بجائے سہارنپور کے مصر کیوں نہ گزارا۔اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو اور تم سب معاونین کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

ذکر بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ قدس سرہ کے اپنے متوسلین کے مکاتیب میں

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۹رمحرم ۱۴۸۵ھ

عزیزم مولوی یوسف متالاسلمہ،

بعد سلام مسنون، کل کے ڈاک سے تمہارا پرچہ بھی ملا۔ جس سے عزیز مولوی عبد الرحیم سلمہ کے شادی کی تفاصیل معلوم ہوکر بہت خوشی ہوئی۔ مجھے عزیز موصوف کی شادی کی خبر کا بہت انتظار رہا۔ بار بار سہارنپور کے خطوط میں دریافت کرتا رہا اور عزیز غلام محمد نے اپنی شادی کے فراغ کی خبر دی تھی۔ اس سے بھی دریافت کیا تھا مگر اس وقت تک فراغ کی خبر نہیں ملی تھی۔ تمہارے خط سے فراغ کی تفصیل سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ بندہ کی طرف سے مبارکباد بھیج دیں۔ بلکہ یہی پرچہ بھیج دیں۔

یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ زوجین میں محبت عطا فرما کر زوجین میں محبت

عطا فرمائے اور اس تقریب سعید کو طرفین اور ان کے اقارب کے لئے دارین کی ترقیات کا ذریعہ بنائے۔ تم نے بہت ہی اچھا کیا کہ شادی میں شرکت کی۔ جب میں وہاں موجود نہیں تھا تو میری اجازت کی ضرورت نہیں تھی بالخصوص جب کہ ناظم صاحب اور مفتی مظفر صاحب کا مشورہ جانے کا تھا، تو ضرور جانا چاہئے تھا۔ مولوی عبد الرحیم کی شادی کی وجہ سے مجھے تمہارے خطوط کا شدت سے انتظار رہا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم یوسف، ۹؍محرم ۸۵ھ

....

بنام: نامعلوم
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۱۸؍رجب ۸۵ھ [۱۲ نومبر ۶۵ء]

گرامی نامہ عزیزان عبد الرحیم و غلام محمد کو دکھلا دیا۔ ان دونوں کی طرف سے بھی سلام مسنون اور اپنی عدم شرکت پر افسوس۔ فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم عبد الرحیم، ۱۸؍رجب ۸۵ھ

از احقر عبد الرحیم سلام مسنون و گزارش دعاء۔

....

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۲۰/ذی الحجہ ۸۵ھ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تم اگر خط نہ لکھو تو میرے سر میں بھی کھجلی اٹھے کہ میں تمہیں خط لکھوں۔ اس کا مبنیٰ تو آپ کے گراں قدر ہدیہ کی واپسی تھی جس کو میں بعد میں لکھوں گا۔

۲: کل مولوی اسماعیل نے آپ کی طرف سے یہ اطلاع دی کہ آپ نے ۱۰/روپیہ ہدیہ بھیجا ہے۔ میں نے کہا واپس کردو۔ انہوں نے کہا کہ حضرت، خفا ہو جائیں گے۔ میں نے کہا بہت اچھا، خفا ہوں تو بیعت توڑ دیں، بلکہ خفگی پر آپ ہی ٹوٹ جائے گی۔

پہلی تنخواہ کی تو دوسری صورت تھی۔ اس وقت بھی مجھے گراں گذری تھی جیسا کہ اس وقت لکھا تھا۔ اگر آپ سیٹھ صاحب ہوتے تو اس سے زیادہ قبول کرتا، اگر چہ تم اپنے آپ کو سیٹھ ضرور سمجھتے ہو کہ میری آمد پر ۵۰ ہزار خرچ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر جن احوال کی بنا پر تم مجھ سے جدا ہو وہ میرے نزدیک نظر انداز ہونے کے قابل نہیں ہیں۔ تم جو کچھ میری نذر کرنا چاہا کرو وہ میری طرف سے اپنی اہلیہ محترمہ کی نذر کردیا کرو کہ اس کی اور تمہاری پریشانی مجھے اپنی پریشانی سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے رزق کا دروازہ مفتوح فرماوے۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسماعیل، ۲۰ذی الحجہ، شب چہارشنبہ

....

بنام: خالۂ مولانا عبدالرحیم متالا صاحب
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

ہمشیرہ سلمہا!

بعد سلام مسنون، سب سے پہلے تو عزیز عبدالرحیم کی شادی کی مبارک باد۔ اور اس کے بعد جس سادگی سے نکاح ہوا اس سے اور بھی زیادہ مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی مبارک فرماوے اور تم سب گھر والوں کو اس طرز نکاح کا بہترین بدلہ دونوں جہانوں میں عطا فرماوے، جملہ مکارہ سے حفاظت فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے، زوجین میں محبت عطا فرما کر اولاد صالح عطا فرماوے۔

مجھے عزیز یوسف کی زبانی یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ اس سلسلہ میں کچھ قرض ہو گیا۔ اس سلسلہ میں میں نے عزیز موصوف سے ایک خط لکھوایا تھا اور عزیز عبدالرحیم سے زبانی بھی کہا تھا کہ اس کی جو مقدار ہو بے تکلف بتا دیں۔ میں یہاں سے اس کا انتظام کرا دوں گا اور جب سہولت ہو جب ادا کر دیں۔ اس میں نہ مجھے کوئی دقت ہے اور نہ آپ کو اس میں کوئی گرانی ہونی چاہئے۔ آپ کو بھی دوبارہ لکھواتا ہوں کہ بے تکلف آپ عزیزان عبدالرحیم و یوسف کو لکھ دیں۔ میں ان کے حوالہ کر دوں گا اور اس کی کوئی عجلت نہیں۔

عزیز عبدالرحیم میرے لئے اولاد سے بڑھ کر ہیں۔

میرا تو یہ بھی دل چاہتا تھا کہ عزیز سلمہ کو ہی لکھ دوں کہ اگر اس کی اہلیہ محترمہ آنے پر راضی ہوں تو انہیں ساتھ لیتے آویں، مگر اس خیال سے نہیں لکھوایا کہ میرے یہاں مکان کی بہت تنگی اور مستورات کا ہجوم بہت زیادہ۔ ایسا نہ ہو کہ اس کو یہاں وحشت ہو۔ رئیس گھر کی رہنے والی غریبوں کے گھر میں اس کا گزارا نہ ہو۔

میری طرف سے بعد سلام مسنون اس سے فرمادیں کہ مکان کی تنگی گوارا ہوتو ضرور آجاویں،اوراگر یہاں آنے کے بعد مکان میں دل نہ لگے تو عزیز عبدالرحیم واپس پہنچادے گا۔کوئی اشکال کی بات نہیں۔

عزیز عبدالرحیم کی ملازمت کے لئے بھی میں نے تو اس کو مکہ ہی سے لکھا تھا۔مجھے معلوم ہوا ہے کہ آنند میں کوئی جگہ ہے کہ اس کو ضرور قبول کرلیں،انکار نہ کریں۔مگراس کو کچھ یہاں رہنے کا اشتیاق بہت غالب ہے۔اوراشتیاق سے زیادہ ان سب لوگوں کو میری موت کا فکر ہے،حالانکہ کسی کو کسی کا وقت معلوم نہیں۔اس کے علاوہ عزیز موصوف کو یہاں کے قیام میں جو دینی نفع حاصل ہے،اگر غور کیا جائے تو وہ بھی حقیقت میں بہت بڑی کمائی ہے۔

گھر میں، بنک میں روپیہ جمع ہورہا ہے، جو وقت پر لے لیا جاوے گا۔اس لئے افریقہ جانے میں تو مجھے زیادہ اشکال نہیں،اس لئے کہ وہاں بھی دین کی خدمت اور نفع کی زیادہ امید ہے۔لیکن یہاں کی ملازمت کی زیادہ اہمیت اس ناکارہ کی نظر میں نہیں۔البتہ اس کی اگر آپ کی خواہش ہوتو مجھے انکار نہیں۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

....

بنام:مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب مدظلہ
از:حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۲۴ ربیع الاول ۸۶ھ

ایک اہم چیز تو چھاپی کا اجتماع ہے جو بہت اہم تھا اور کئی وجہ سے اہم تھا،مگر وہ تو باوجود تلاش کے بھی نہ ملا۔عزیزان عبدالرحیم،غلام محمد یہ کہتے ہیں کہ شعبان کی چھٹیوں میں ضرور ہوا ہے لیکن سن کے میں؟انہیں بھی تردد ہے کہ ۸۱ھ تھا یا ۸۲ھ۔

یہ بہت اہم ہے۔مولوی محمد عمر صاحب کے پاس اس کی خوب زیادہ سے زیادہ سے تفصیل موجوداور یہ اہم اجتماع ہے۔اس کو اہتمام سے معلوم کریں۔

....

بنام: مولانا عبدالرحیم صاحب متالا
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۲۰ ربیع الثانی ۸۶ھ

تمہارے آپریشن کی خبر سے بہت ہی فکر ہے یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے کامیابی عطا فرماوے اور جلد صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔اگرچہ تم نے یہ لکھا تھا کہ جواب کی ضرورت نہیں لیکن میرا تو خود ہی تم کو پرسوں سے خط لکھنے کو جی چاہ رہا تھا۔یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کرسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی تمہیں صحت عطا فرماوے۔

....

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ
از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ
تاریخ روانگی: مؤرخہ ۲۲ ربیع الثانی ۸۶ھ بروز چہارشنبہ

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ خدا کرے کہ آج آپریشن ہوگیا ہو۔آج بدھ کی صبح کی نماز کے بعد دوبارہ میں نے حضرت کو یاد دلایا کہ کہ آج آپریشن کا دن ہے تو فرمایا کہ بہت ہی اچھا کیا تو نے یاد دلا دیا۔

حضرت نے مجھ سے آپ کا خط آیا تو پوچھا کہ میں لفافہ لکھوں یا کارڈ؟ تو کہے تو پندرہ والا لفافہ لکھ دوں۔پھر غلطی سے مجھ سے لفافہ زبان سے نکل گیا جس کی بنا پر یہ لفافہ حضرت

نے لکھ دیا ورنہ مجھے کوئی بات تو لکھنی نہ تھی۔

....

بنام: مولانا احمد غلام رسول گودھروی صاحب
از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۲۴ ربیع الثانی ۸۶ھ

آپ کے احسانات بہت یاد آتے ہیں خصوصاً یہ یاد آتا ہے کہ ہم کو کسی چیز کی تمیز تک نہ تھی اور نہ اب ہے مگر ہم یہاں کیوں ہیں؟ تو یاد آتا ہے وہ کوئی ایک محسن تھے جن کی کوششوں سے تجھے یہ دربار عالی نصیب ہوا۔ آج ہی آپ کے خط کے وقت ارادہ ہوا کہ کہہ دوں کہ یہی مولوی عبدالرحیم صاحب، مولوی غلام احمد صاحب کو یہاں پر جوڑنے والے یہی ہیں مگر پھر کچھ خیال ہوا کہ حضرت آپ پر بطور طنز کے کوئی فقرہ لکھوا دیں کہ ان کے لائے ہوئے تو کہاں سے کہاں پہونچ گئے اور یہ تو لکھتے ہیں کہ پابندی نہیں ہوتی۔ اس لئے عرض نہیں کیا۔

واقعی مولوی عبدالرحیم صاحب بہت ہی ترقی کر گئے ہیں۔ یہاں سے جب گئے تو دوسرے دن ہی حضرت نے اپنے ہاتھ سے ایک خط ان پر لکھا۔ محتاج دعا، یوسف

....

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب / مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہما
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۲۷ ذیقعدہ ۸۶ھ

تم نے جس ذوق وشوق اور جدائی پر رنج والم کا اظہار اشعار اور نثر میں کر کے اپنی شاعری اور ایڈیٹری کا اظہار کیا ہے اس سے تعجب ہوا۔ یہ ناکارہ تو تمہیں اس لائن سے

بالخصوص شاعری سے بے بہرہ سمجھتا تھا۔تم نے پکے پاسپورٹ کا اس میں بھی ذکر کیا، اس سے پہلے خط میں بھی ذکر کیا۔ میں نے پہلے بھی لکھ دیا تھا کہ میری وجہ سے تو اس کا بالکل ارادہ نہ کرو۔ان لوگوں کا ارادہ جلدی ہی واپسی کا ارادہ ہے۔

یہ ناکارہ تم دونوں بھائیوں کے لئے خاص طور سے دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ علم وعمل میں ترقی عطاء فرمائے، اپنی رضاء عطا فرمائے، مرضیات پر زیادہ سے زیادہ عمل کی توفیق عطا فرمائے، نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔

ہوائی جہاز پر سوار ہو کر تو میں نے بھی بہت غور سے دیکھنا شروع کیا تھا مگر مجھے کیا نظر آتا؟ جب کہ قریب کی نظر نہیں آتی۔ بندہ کے خیال میں تو آنند کے مدرسہ کی مدرسی ضرور قبول کریں۔ ہرگز اس میں تساہل نہ کریں۔اگر میری واپسی ہوگئی تب بھی وہاں رمضان گزار لینا کافی ہے۔تعلیمی سلسلہ بہت اہم ہے۔

بندہ تمہاری شادی کے لئے بھی دل سے دعاء کرتا ہے۔ جہاں بھی تمہارے لئے خیر ہو وہاں جلد از جلد اس مبارک کام کی تکمیل فرمائے۔

....

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ
تاریخ روانگی: ۱۶/ذی الحجہ ۸۶ھ

مولوی غلام محمد کے خط کے مطابق ان کی شادی تو ہو چکی ہوگی لیکن عزیز مولوی عبد الرحیم کی شادی کا حال معلوم نہیں ہوسکا کہ کس مرحلہ پر ہے۔ خدا کرے کہ اس سے بھی باحسن وجوہ فراغ ہو گیا [ہو]۔

....

بنام: خالۂ مولانا عبد الرحیم متالا صاحب
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ١٧صفر ٨٧ھ

ہمشیرہ سلمہا!

بعد سلام مسنون، دو تین دن سے عزیزان مولوی عبد الرحیم، یوسف و عبد العزیز کی زبانی عزیز عبد الرحیم سلمہ کی اہلیہ سلمہا کی بیماری کی خبر سن کر بہت ہی فکر و قلق ہوا۔ میں اس کو کئی دن سے برابر تقاضا کر رہا ہوں کہ جلد از جلد چلا جائے، مگر وہ ایک تو سفر کی مشکلات کی وجہ سے، دوسرے یہ کہ آئے ہوئے چند ہی روز گزرے ہیں، متامل تھا۔ مگر وہ میرے اصرار پر آج ہی جانے کے لئے تیار ہو گیا۔ اسٹیشن پر ریزرویشن کے لئے آدمی بھیجا تھا وہ جواب لایا کہ ١٣ رجون سے پہلے کوئی سیٹ خالی نہیں اس لئے مجبوری ہوئی۔ ریلوں کے ہجوم کی خبر اوروں سے بھی سن رہا ہوں۔ بہت سے مہمانوں کے آنے کی اطلاع مل رہی ہے اور ایک دو دن کے بعد یہ اطلاع ملتی ہے کہ ریل میں جگہ نہ مل سکنے کی وجہ سے نہ آ سکے۔ خیال یہ ہے کہ ابھی سے ١٣۔١٤ تاریخ کے لئے ریزرو کر لیا جائے۔

آپ کے رفع تشویش کے واسطہ یہ پرچہ لکھوا رہا ہوں۔ میری طرف سے عزیزہ سلمہا کو سلام مسنون کہہ دیں اور عیادت بھی کر دیں اور اس کی صحت کے مژدہ سے بواسطہ عزیزان عبد الرحیم و یوسف مطلع فرماویں۔ فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم یوسف، ١٧صفر ٨٧ھ

....

بنام: مولوی اسماعیل صاحب سورتی
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۱۸ر صفر ۸۷ھ

عزیزان مولوی عبدالرحیم و مولوی غلام محمد بھی عنقریب گھر جانے والے ہیں بلکہ اگر یہ لکھوں کہ میں خود ہی بھیج رہا ہوں تو غلط نہیں ہوگا۔ اگرچہ دونوں کے جانے سے ناکارہ کو دقت تو ضرور ہوگی لیکن تمہیں معلوم ہے کہ اس ناکارہ کے یہاں جذبات پر مصالح مقدم ہیں۔
عزیز مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ بیمار بھی ہیں۔ فراق کا تحمل نہ کر سکیں۔ اس لئے ان کے بھیجنے پر مجھے اور بھی زیادہ اصرار ہے۔ اور ان کے جانے پر مجھے زیادہ دقت اس لئے ہے کہ سفر سے واپسی کے بعد سے آنکھوں پر اثر اور بھی ہے۔ اب تو آتشیں آئینہ کی مدد سے بھی خطوط کا پڑھنا مشکل ہو گیا۔ فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم عبدالرحیم، ۱۸ر صفر ۸۷ھ

....

بنام مولانا احمد غلام رسول گودھروی صاحب
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۲۸ر صفر ۸۷ھ

۔۔۔ابھی دو تین دن ہوئے گجرات کے ایک شخص کا خط آیا تھا اس نے یہ لکھا تھا کہ ہمارے یہاں کا دستور یہ ہے کہ جب شادی ہو جاتی ہے تو بیوی ماں، باپ عزیزوں سے سب سے چھڑا دیتی ہے۔ اگرچہ اس نے تو اپنی اولاد کی شکایت کی تھی، مگر گجراتی دوستوں کے

ساتھ کچھ تجربہ میرا بھی ایسا ہی ہے۔

مولوی عبدالرحیم پارٹی میں سے ایک دوست حافظ عبدالعزیز صاحب بھی ایک سال سے مسلط ہیں۔ وہ بھی انہی دوستوں کے ساتھ ایک سال سے یہاں مقیم ہیں۔ چونکہ عزیزان عبدالرحیم، غلام محمد کی شادی ہوگئی ہے اور یہ دونوں دوست جارہے ہیں، اس لئے عبدالعزیز نے وہ خط سن کر یہ کہا کہ میں شادی نہیں کروں گا۔ اگرچہ میں نے اس کو بہت ڈانٹا کہ نکاح سنت ہے، اس سے اعراض نہ ہونا چاہئے۔ بہرحال یہ ناکارہ تو آپ کا ذکر تذکرہ کرتا ہی رہتا ہے۔ بالخصوص عبدالرحیم پارٹی اور ان کے بھائی یوسف کے یہاں کبھی کبھی تذکرہ آتا ہی رہتا ہے۔ یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہی آپ کو مکارہ سے محفوظ رکھ کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔

عزیزان عبدالرحیم، غلام محمد ۱۵ جون کی شام کو دہرا ایکسپریس سے مکان جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ صرف اطلاع مقصود ہے۔ آپ کا دل چاہے تو اسٹیشن پر ملاقات کرلیں۔

فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۸؍صفر ۸۷ھ

....

بنام: مولوی اسماعیل صاحب سورتی

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۰؍ربیع الاول ۸۷ھ

آج کل عزیزان مولوی عبدالرحیم، غلام محمد گھر گئے ہوئے ہیں۔ عزیز عبدالرحیم واپسی کا ارادہ کر رہے ہیں، مگر عزیز غلام محمد خانگی مجبوریوں کی وجہ سے ملازمت کی فکر میں ہے۔ ان دونوں کی شادی میرے سفر حج کے زمانہ میں ہوچکی تھی۔

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: یکم رمضان ۸۷ھ

عزیزم سلمہ،
بعد سلام مسنون، تمہارے جانے کے بعد سے ایک خط بخیر رسی کا پہونچا تھا۔ یہ بھی غنیمت ہے۔ مجھے تو تمہارے مشاغل کی کثرت سے اس کی بھی امید نہ تھی۔ پرسوں شنبہ کو مولوی عبدالرحیم تمہارے خط کو بہت ہی میری ڈاک میں تلاش کرتے رہے۔ میں نے کہا کیوں وقت ضائع کرتے ہو؟ مگر ان کو بہت ہی حسن ظن تھا اس لئے بہت ہی تلاش کیا۔ آج دوشنبہ یکم رمضان کو سنا ہے کہ عزیز عبدالرحیم کے نام کوئی مخفی پرچہ تمہارا ان کی اہلیہ کے لفافے میں آیا ہے۔ بہرحال اس سے مژدۂ عافیت معلوم ہو کر بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں خوش وخرم رکھے۔

....

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
تاریخ روانگی؛ ۲۰/رمضان المبارک ۸۷ھ

عزیزم سلمہ!
بعد سلام مسنون، میں آج تمہیں خط لکھنے کا خود ہی ارادہ کر رہا تھا کہ شروع کرتے وقت تمہارا لفافہ بھی پہونچ گیا۔ میں تو اصل میں تمہاری معرفت حافظ قاسم صاحب کو خط لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا اس لئے کہ ان کا خط آیا رکھا تھا۔ عزیز عبدالرحیم کی زبانی ان کے دینی حالات سن کر بہت ہی مسرت ہوئی۔ تمہارے جانے کے وقت تو ایسے حالات معلوم نہ تھے،

ورنہ میں تمہارے ہاتھ ہی کھجوریں بھیجتا۔

آج کی ڈاک سے ایک پارسل رجسٹری کرارہا ہوں۔اس میں سے ۲۰ دانے تو حافظ محمد قاسم صاحب کے ہیں،اور باقی تمہارے اور اہلیہ مولوی عبدالرحیم کے علی التساوی۔

....

بنام: مولوی عبدالرحیم متالا صاحب
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: یکم ذیقعدہ ۸۷ھ

عزیزم سلمہ،

بعد سلام مسنون، اسی وقت عین انتظار میں تمہارا محبت نامہ پہونچا۔تمہاری بے ادبیوں کا بدلہ اس ناکارہ کی طرف سے تو یہ ہے کہ تم بدھ کو روانہ ہوئے اور جمعرات سے میں نے خطوط کی بھرمار شروع کردی۔اور تمہارا آج دوشنبہ کو پہلا خط ملا اور میرا یہ چوتھا خط ہے۔

تمہارا کارڈ چونکہ اخیر میں شاعرانہ انداز کا تھا اس لئے مولانا عبدالمنان صاحب کے حوالہ کردیا کہ شاعروں کی بات شاعر ہی اچھی طرح سمجھیں۔اورانہوں نے اس کا افشاء کیا کہ یہ میرے ہی سے لکھوائے تھے جس سے تمہارے شعروں کی وقعت اور گرگئی۔

اللہ تعالیٰ تمہیں جلد صحت عطا کرے، خیریت سے لندن لے جاوے۔ جب جاؤ تو میری طرف سے اپنی اہلیہ کے لئے کوئی مٹھائی یا نمکین جو اسے پسند ہو ضرور لیتے جاویں۔حساب دوستاں دردل، کسی وقت موقع ملے تو لے لینا۔فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسماعیل، یکم ذیقعدہ

....

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۸/ذیقعدہ ۸۷ھ

تمہاری آمد کے متعلق میں تو نہ معلوم کتنے خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ تمہاری صحت کے پیش نظر میری رائے آنے کی نہیں ہے۔ بار بار تجربہ ہو چکا ہے کہ یہاں کی آب وہوا موافق نہیں آتی۔ آتے ہی بیمار ہو جاتے ہو اور تمہاری بیماری سے مجھے کلفت زیادہ ہوتی ہے۔ عزیز عبدالرحیم کے متعلق بھی میری رائے یہی ہے کہ قرارداد جو نصف سال کی ہوئی تھی اس کو پوری کریں۔

....

بنام: مولوی عبدالرحیم متالا صاحب
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۱۱/ذیقعدہ ۸۷ھ

عزیزم سلمہ،
بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا کارڈ پہونچا۔ تمہارے شنبہ والے خط کا ہمروزہ جواب لکھوا چکا ہوں۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ عزیز یوسف کا ٹکٹ اب تک نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد میسر فرماوے۔ تم نے عزیز یوسف کے روانہ ہونے کے بعد یہاں آنے کو لکھا۔ میرا تو خیال یہ ہے کہ کچھ دن گھر قیام کرتے آؤ کہ تمہاری اہلیہ اور خالہ کو شکایت رہتی ہے۔
میرا مشورہ تو یہ ہے کہ عزیز محمد اپنے پہلے ہفتہ کی تنخواہ میری طرف سے عزیز یوسف کی اہلیہ کو دے دے، لیکن تمہاری یا اس کی رائے نہ ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں کہ عبدالحفیظ کے پاس بھیج دیں۔ اس کا قرضہ بھی معلوم نہیں کس کس کے ٹکٹوں کا ذمہ پڑے گا۔ ابوالحسن اور تمہارا

ٹکٹ تو اسی کا بھیجا ہوا ہے۔تم حضرات ماشاءاللہ قرض لینے میں مجھ سے بھی آگے ہو۔ میں تو کچھ ڈرتا ہوں،تم احباب بالکل نہیں ڈرتے۔

کتابوں کے بھیجنے کا حال معلوم ہوا۔اگر مجھے یہ خبر ہوتی کہ اس کا سب سامان بحری سے جاوے گا،تو فضائل کے کچھ سیٹ اس کے ساتھ کر دیتا کہ وہاں کام میں آتے۔عزیز یوسف کے لئے دعاؤں کے واسطےتمہارے یااس کے لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

من أقام بقلبي كيف أنساه؟

تمہارا بمبئی جانا یوسف کے ساتھ بہت ضروری ہے۔اس کی راحت کے علاوہ تمہارے کاغذات بھی دکھلانا ضروری ہے۔عزیزان مولوی انعام وہارون وغیرہ آخری ملاقات کے لئے پیرکو آئے تھے،بدھ کوواپس گئے۔

اس ناکارہ کی طبیعت ہفتہ عشرہ سے زیادہ خراب ہے۔آج صبح تو چائے میں بھی شرکت نہ کرسکا۔اس وقت ظہر کی نماز میں بلاوجہ دست آگیا،جس کی وجہ سے سلام پھیرتے ہی بھاگنا پڑا۔اس کے بعد سے طبیعت بہت گر رہی ہے۔فقط والسلام۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسماعیل،۱۱ ذیقعدہ

....

بنام: مولوی احمد غلام رسول صاحب گودھروی
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
تاریخ روانگی: ۲۸/ذی قعدہ ۸۷ھ

عزیزان عبدالرحیم وغلام محمد میں سے ابھی تک کوئی نہیں آیا۔عید کے بعد دونوں نے آنے کولکھا تھا،مگر میں نے دونوں کو یہ لکھ کر روک دیا ہے کہ اہل وعیال کا مسئلہ بھی اہم ہے۔

اتنے ان کے قیام وخرچ کا قابل اطمینان انتظام نہ ہو، وہاں تک آنے کا ارادہ ہرگز نہ کریں۔ ان کی یاد کے خطوط تو کثرت سے آتے رہتے ہیں، لیکن شرعی حقوق کی رعایت اہم ہے۔
اس خط کے لکھنے کے بعد مولوی عبدالرحیم کا تار پہونچا۔ ان کے والد کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

....

بنام: مولوی یوسف متالا صاحب
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب
تاریخ روانگی: ۶؍ ربیع الاول ۸۸ھ

آج کی ڈاک سے مولوی غلام محمد کا ۲۰ روپیہ کا منی آرڈر پہونچا۔ وصول کرنے کو تو بالکل جی نہیں چاہتا تھا۔ ڈاک میں اس کا خط بھی ہے مگر ابھی تک سننے کی نوبت نہیں آئی۔ ملاقات ہو تو شکریہ کے ساتھ کہہ دیں کہ آئندہ ایسا نہ کریں۔ غالبًا انہوں نے مولوی عبد الرحیم کی اتباع میں پہلی تنخواہ کا جزء بھیجا ہوگا۔ **من سنّ سنة سيئة** میں تم بھی داخل ہو۔

....

بنام: مولوی عبدالرحیم متالا صاحب و مولوی یوسف متالا صاحب
از: حضرت شیخ الحدیث صاحب
تاریخ روانگی: ۱۳؍ ربیع الاول ۸۸ھ

عزیز مولوی محمد یوسف سلمہ! تمہارے اور عزیز عبدالرحیم کے ابتدائی کارڈوں پر میں شنبہ کے دن صبح سے تمہاری مسرات کا تصور باندھے بیٹھا رہا کہ تم پر کس قدر خوشی گزر رہی ہوگی اور خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے ہوگے۔ لیکن کل اتوار کے دن گیارہ بجے تمہارا

جمعہ کا دیا ہوا ارجنٹ تار ملا جس میں تشویش لکھی تھی۔اس نے بہت فکر میں ڈال دیا۔

....

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب

بنام: مولوی احمد غلام رسول صاحب گودھروی

تاریخ روانگی: ۲۲؍ربیع الاول ۸۸ھ

عزیز مولوی عبدالرحیم سلمہ کے جولائی میں آنے کی خبریں تو میں بھی سن رہا ہوں مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جن مجبوریوں کی وجہ سے انہوں نے شروع سال میں ملازمت شروع کی تھی،ان کا کیا ہوگا۔ میں نے تو ان کو بھی یہی لکھا ہے کہ ماہ مبارک ہی میں آجاؤ،کافی ہے۔

....

بنام: مولوی اسماعیل صاحب سورتی

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰؍ربیع الثانی ۸۸ھ

مفتی جی حسب معمول جمعہ کی شب میں آئے تھے اور کل شنبہ کی صبح کو ان کا گنگوہ جانے کا ارادہ تھا لیکن عزیز یوسف سلمہ کے لندن سے تقاضے کے خطوط آرہے تھے کہ ۵؍ جولائی جمعہ کے دن میرا نکاح ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میرا ولیمہ تیرے دسترخوان پر ہو۔ اس نے عبدالرحیم کو بھی خطوط لکھے کہ وہ ولیمہ کے سو روپئے میرے پاس بھیج دے۔عزیز عبد الرحیم کو تو میں نے روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجنے سے منع کر دیا،لیکن یوسف نے خود براہ راست لندن سے ۵ پاؤنڈ کا ڈرافٹ بھیج دیا تھا۔کل شنبہ کی دوپہر کو اس کا ولیمہ تجویز تھا۔اس لئے میں نے کل مفتی صاحب سے درخواست کی تھی کہ کوئی حرج نہ ہو تو وہ ولیمہ میں شرکت کے بعد جائیں۔ چنانچہ وہ کھانے کے بعد گنگوہ گئے۔

....

مکاتیب حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی قدس سرہ

[و حضرت مولانا ابراہیم پانڈ ور افریقی، خادم خاص حضرت مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی قدس سرہ]

بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم محترم حضرت الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب دامت برکاتہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید کہ جناب والا حسب قرارداد سہارنپور تشریف لے گئے ہوں گے۔ خدائے پاک مدارج عالیہ میں ترقی دے۔ یہاں مجھے انتظار ہے کہ آپ کی واپسی کب ہوگی۔ نظام معلوم ہو جاتا تو اچھا تھا۔ ۱۵ شوال تک میں آپ کا انتظار کروں گا۔ اس کے بعد اپنا نظام بناؤں گا۔ اگر آپ کو تشریف لانا نہ ہو جیسا کہ پہلے فرما بھی چکے تھے کہ میرا وہاں موجود ہونا ضروری نہیں، تو جا کر دعا کر دیجئے۔ تو شاید میرا گزرنا ہی کافی ہو جائے، خارج میں یا ذہن میں۔

آپ کے مدرس مولانا عمر جی کے صاحب زادہ کی شادی سہارنپور میں ہوگئی ہوگی۔ حضرت مولانا طلحہ صاحب نے نکاح پڑھا دیا ہوگا۔ مولانا یوسف صاحب شاید ابھی نہ پہنچے ہوں، کیوں کہ عشرہ اخیرہ انہوں نے سہارنپور کے لئے تجویز کیا تھا۔ امید کہ قریب ہی پہنچ

جائیں گے اور اس خط کے پہنچنے سے پہلے پہلے پہنچ جائیں گے۔ فقط والسلام۔

طالب دعا

املاہ العبد محمود غفرلہ

۱۵ رمضان، بروز پیر

بھائی ابراہیم کی طرف سے سلام۔

....

باسمہ تعالیٰ

محترم ومکرم زید احترامہ

مزاج گرامی! آپ کا تار ۲۰ رمئی کو ملا۔ جواب دے چکا ہوں۔ تار بھی دے دیا ہے۔ وقت کی کمی کی وجہ سے اور سیٹ نہ ملنے کی وجہ سے فی الحال پروگرام ملتوی کر دیا ہے۔ اللہ نے چاہا تو شوال میں ہو سکتا ہے، سہارنپور میں معلوم ہوا تھا کہ شاید حضرت شیخ کچھ پہلے پہنچیں گے۔ باقی سب خیریت ہے۔ دعا کی درخواست۔ ۱۰ رجون کو کلکتہ سے بمبئی کے لئے ارادہ ہے۔ حضرت مفتی صاحب کی طرف سے سلام قبول ہو۔

فقط والسلام

العبد محمد ابراہیم غفرلہ

دیوبند

....

محترم مکرم زید مجدہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

الحمد للہ خیریت سے ہوں۔ ہردوئی کے سفر کے بعد آپ کا خط ملا۔ ۱۳ رمئی کو بکنگ نہیں ہوئی۔ اس لئے اب ۲۰ رمئی کے لئے بکنگ ہوئی ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی ۲۰ رمئی کے بعد

اپنی بکنگ کرالیں گے۔حضرت کی طبیعت کچھ ناساز تھی،مگراب ٹھیک ہے۔
دعا کی درخواست۔ان شاءاللہ بمبئی کی حاضری کی تاریخ سے مطلع کر دوں گا۔بمبئی میں پتھر والی مسجد میں ٹھہریں گے۔حضرت کی طرف سے سلام۔دعا کی درخواست۔مولانا شبیر صاحب کو دورہ کے لئے بھیجا ہےاورزامبیا بھی پاسپورٹ کی معلومات لکھ دی ہیں۔

فقط والسلام

العبدمحمد ابراہیم

....

محترم مکرم زید مجدہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

الحمدللہ خیریت سے ہوں۔امید آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔آپ کے تار بہت دیر میں پہونچے ہیں۔ پہلا تار ۱۵رمئی کو ملا۔دوسرا تار ۲۰رمئی کو ملا۔یہاں سہارنپور پہنچ کر معلوم ہوا کہ حضرت شیخ مدظلہ شروع شعبان میں افریقہ پہونچیں گے۔اس لئے ۱۷رتاریخ تو بہت ہی نامناسب ہے۔اگراللہ نے چاہا تو شوال میں پروگرام ہوجائے۔
دیوبند سے ۲۷رکوکلکتہ کے لئے روانگی کاارادہ ہے۔۱رجون کوکلکتہ سے بمبئی کے لئے اور۳رجون کوافریقہ کے لئے۔حضرت مفتی صاحب فرمارہے تھے کہ یہ تو مناسب نہیں کہ شیخ افریقہ جائیں اور ہم زامبیا کی سیر کریں۔اس لئے مجبوراً نظام بدلنا پڑا۔امید کہ آپ تکلیف معاف کردیں گے۔یہاں گرمی بہت ہورہی ہے۔دارالعلوم میں چھٹی ہوگئی ہے۔
دعا کی درخواست۔حضرت مفتی صاحب اورمولانا طلحہ صاحب کی طرف سے سلام۔

فقط والسلام

العبدمحمد ابراہیم

دیوبند

....

باسمہ تعالی

محترم ومکرم زید احترامہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

الحمدللہ خیریت سے ہوں۔امید ہے کہ آپ بھی مع متعلقین خیریت سے ہوں گے۔

ضروری عرض ہے کہ حضرت مفتی صاحب سے مشورہ کے بعد پھر بعد کی تاریخ کے لئے کوشش کی،مگر معلوم ہوا کہ بارہ تاریخ تک تو یقینی جگہ نہیں ہے۔اور ۱۷۔۱۹۔۲۴۔۲۶۔کو بھی یقین نہیں دلاتے ، waiting list ویٹنگ پر ہوگا۔کوئی صورت سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔وہ ارجنٹ تار جو کیا تھا،اس کا جواب بھی نفی میں آیا۔آپ کی بکنگ کا کیا ہوا؟ بہت فکر ہورہی ہے۔آپ کو تکالیف بھی ہورہی ہوں گی۔معاف فرمادیجئے۔

اب پھر دیوبند جارہا ہوں۔حضرت سے مشورہ کرکے پھر لکھوں گا۔آپ کی طرف سے ابھی کوئی خبر نہیں ملی۔سب متعلقین کو سلام۔حضرت کی طرف سے سلام۔حضرت شیخ مدظلہ بھی شاید ۲۰/جون کو پہنچ رہے ہیں۔

فقط والسلام

جواب کا منتظر

العبد محمد ابراہیم

۸۱/۵/۱۸ء

....

باسمہٖ تعالیٰ

محترم ومکرم زید مجدہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید کہ آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں گے۔بندہ بھی مع حضرت اقدس خیریت

سے ہے۔اس سے قبل آپ کوایک خط لکھ چکا ہوں اور ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا۔ وقت بہت کم ہے اور تاریخ ۱۳؍مئی تحریر کی تھی ۔اگر تاریخ مناسب نہ ہوتو فوراًاطلاع کر دیں۔امید کہ جواب سے نوازا جائے گا۔

حضرت کی طرف سے سلام قبول ہو۔دعا کی درخواست ۔اہل معارف کوسلام۔

فقط والسلام

العبدابراہیم عفی عنہ

چھتہ مسجد، دارالعلوم دیو بند،سہارنپور، یو پی

....

باسمہ تعالیٰ

محترم مکرم زید مجدہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

الحمدللہ خیریت سے ہوں ۔امید مزاج بخیر ہوگا۔آپ کا گرامی نامہ ملا۔فوراً جواب لکھ رہا ہوں ۔معلوم ہوتا ہے آپ کومیرا خط (۲) ملا اور تار نہیں ملا۔زامبیا ائیر ویز اور ایئر انڈیا میں جون تک کوئی بکنگ نہیں ہے۔بہرحال پھر بھی اب ارجینٹ ٹکٹ زامبیا کے دفتر میں کہا ہے۔ سمجھ میں نہیں آرہا، کیا کرتا۔آپ اپنی بکنگ سے مطلع فرمائیں۔اب دیو بند جا رہا ہوں اور حضرت سے مشورہ کرنا پڑے گا۔

حضرت کی طرف سے سلام قبول ہو۔دعا کی درخواست ۔ دونوں خط میں وایا کیم نہیں لکھا۔

العبدمحمدابراہیم عفی عنہ

دہلی

۹۲/۵/۱۱

....

مکاتیب حضرت مولانا منور حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

۷۸۶

۶ رمحرم الحرام ۱۳۸۷ھ

عزیز محترم مولوی عبدالرحیم سلمہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

مزاج گرامی!

تہنیت ومبارکبادئ شادی قبول فرمائیں۔فریقین کومبارکباد۔میری طرف سے دعا وسلام اگر مناسب سمجھیں تو پہنچادیں۔میرا خیال ہے کہ دل صاف ہے، مبارک باد۔وہ تو میرا خواب تھا، یہ خواب کی تعبیر ہے۔پوری وضاحت فرمائیں۔عفت وعزت اور کھوئی ہوئی انسانیت کی تحصیل کے لئے قانون ازدواجی ہم انسانوں پرابتدا ہی سے لگی ہے۔اب زندگی کی انفرادی لائن ختم ہوچکی، ازدواجی لائن شروع ہے۔انفرادی لائن میں اگر کامیابی حاصل کی ہے، تو ازدواجی لائن میں کامیابی اور ضروری ہوجاتی ہے۔پھر اجتماعی اور اولادی لائنوں کی کامیابی کا حصول تو اور ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ تمام لائنوں میں کامیاب بنائے۔یہی اس ناکارہ کی دعا ہے۔آمین۔

پاسپورٹ کے لئے دعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات کی توفیق کے جملہ اسباب بہ آسانی مہیا فرمائے اور جملہ مکروہات سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

حاضری مقدر و میسر پر فراموش نہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر طرح سے امداد فرمائے۔ خالہ جان سلمہا سے بعد سلام مسنون شکریہ میری طرف سے ادا کر دیں۔ حضرت دامت برکاتہم کے کیا احوال ہیں، مطلع فرمائیں۔ کب تک واپسی ہے؟ میرے اشعار و درخواستوں کے کیا اثرات ہیں، لکھیں۔ میں عرصہ سے اندھیرے میں ہوں، کچھ روشنی پہونچائیں۔ بھائی طلحہ سلمہ کے خطوط سے اضطراب کا احساس ہے۔ اللہ تعالیٰ سکون و اطمینان سے ہم کنار فرمائے۔ آمین۔

ہمارے ہاں کے حجاج آخری اپریل تک واپس آرہے ہیں۔ ممکن ہے کہ کچھ حالات معلوم ہوں۔ مولانا امام صاحب کی واپسی کہیں مئی تک ہوگی۔

آپ کو میرے خط کا انتظار شدید ہوگا۔ آپ نے تو خود ہی حضرت جی لکھ دیا ہے، مگر بھائی میں تو خود ہی بڑے حضرت کا شاگرد ہوں۔ اس لئے زیادہ تر گھر میں رہتا ہوں۔ احباب زیادہ تر گھر ہی ملتے رہے۔ چھوچھا اور دم کرنے نے ناک پر دم کر دیا ہے۔ الامان الحفیظ۔ کیا لوگ وہمی ہو رہے ہیں؟ مخلص اور خدا کے نام لینے والے کہاں؟ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات سے بھرپور نوازے۔ بڑے صاحب سے ملاقات ہوئی، سلام پہنچایا۔ نیز فردوسی صاحب کو بھی سلام و دعاء سے یاد کرتے ہیں۔

بڑے صاحب نے چھوٹتے ہی خطرہ کی گھنٹی بجائی کہ سہارنپور اور مدینہ پاک کو سخت خطرہ لاحق ہے۔ الامان الحفیظ۔ اب حضرت کے ختمات کی وجہ معلوم ہوئی۔ بڑے صاحب نے ختمات کی ہدایت معلوم کر کے قدرے اطمینان کیا، مگر مدینہ پاک کے متعلق ابھی مطمئن نہیں۔ فردوسی اور ناکارہ کا خیال ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہر جگہ امن رہے۔ ولیس ذالک علی اللہ بعزیز. سمجھے؟ کیا سمجھے؟

حضرت کا مدینہ پاک پہونچنا کتنا اہم ہے، خواہ سہارنپور، ہندوستان کچھ دنوں کے لئے خالی بھی رہ جائے۔

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں آید راز

پیارے، تم جیسے سادہ لوح دوستوں کے لئے اچھی تلبیس ہے۔ اللہ تعالیٰ مکائدِ نفس سے حفاظت فرمائے۔ تم کچھ سے کچھ مت سمجھ لینا۔ میں تو اپنے حق میں سراپا ابتلاء ہی ابتلاء ہوں، مگر تم اس میں مبتلا نہ ہونا۔ اللہ تعالیٰ توفیق خیر سے ہم دونوں اور جملہ دوستوں کو نوازے۔ آمین۔

دیکھو، تم مجھ پر کتنا خفا ہو رہے ہو کہ ''غم دادی و غمخواری نکردی''۔ مگر پیارے، کیا کہوں؟ مولانا اسعد صاحب مدنی آدھمکے۔ آخر دلداری ضروری تھی۔ تقریباً ڈیڑھ سال کی مفارقت، اعزہ واحباب کی دل جوئی، آخر جواب میں دیر نہ ہوتی تو اور کیا ہوتا؟ اس لئے آپ مجھے معاف کریں اور احباب سے دعا وسلام کہیں۔

دوستوں کی دعاؤں کا سراپا محتاج، نابکار ناکارہ، نہ دین کا نہ دنیا کا، دھوبی کے کتے سے بدتر کہ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ ساری زندگی معاصی وغفلت میں گزاری۔ بس ہر طرف ظلمت ہی ظلمت ہے، نور کا نام ونشان بھی نہیں۔ شعر ؎

یظن الناس بی خیرا وانی

لشر الناس ان لم یعف عنی

بس دعا کریں اللہ تعالیٰ نواز دے، نواز دے، نالائق کو نواز دے، غیر مستحق کو نواز دے، ناکارہ کو نواز دے، شان کریمی سے نواز دے اور بکواس سے نجات دے۔ **آمین یا رب العالمین بواسطۃ رحمۃ للعالمین صلی اللّٰہ تعالیٰ علی النبی الأمین وبواسطۃ عبادہ الصالحین المقربین، برحمتک یا أرحم الراحمین۔**

والسلام،

بندہ ناکارہ منور حسین عفی عنہ
اپنا کتب خانہ کٹیہار رضلع پورنیہ (بہار)
انگریزی میں بھی پتہ لکھیں۔

....

۲۴ جنوری ۱۹۶۹ء مظاہر علوم، سہارنپور

مکرم ومحترم زیدت معالیکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج شریف! الحمد للہ خیریت ہے۔ یاد آوری، بالخصوص دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ فرمائی سے بہت بہت مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے باعث خیر وبرکت ومثمر ثمرات ایمانی ویقین فرمائے۔ آمین۔

محترم، کیا عرض کروں؟ یونہی سمجھ میں آتا ہے کہ اصل فاعل وعامل تو ذات بحت وحید وفرید یکتا ہی ہے۔ پوری کائنات کو کاسب سمجھ لیجئے۔ ان کا احسان ہے کہ کائنات کو اپنی مرضیات کی توفیق سے نوازے اور کاسب کی ہمت افزائی فرمادے، ورنہ رب تو بے نیاز ہی بے نیاز ہے۔ خالق کو مخلوق کی کیا حاجت، مخلوق سراپا احتیاج۔ بس جس سے رضا کا کام لے لے وہ سعید ہے اور اس مالک کا احسان کہ امر خیر کے لئے موفق ومظہر بنا دیا، ورنہ مخلوق استحقاق وصلاحیت سے قطعی کورا ہے۔ یہ اس کی کرم فرمائی ہے کہ دعا کرنے کی توفیق دی اور کسی کی یاد دلادی۔ دعا کی جاتی ہے یا کرائی یا ہوجاتی ہے، ناقابل فہم حقیقت ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے افضال کریمانہ سے نوازے اور اپنی مرضیات کو ہم سبھوں کے لئے منکشف فرمائے۔ قلم چلتا نہیں، کیا تحریر کروں۔ مولانا عبدالمنان صاحب کل دہلی تشریف لے گئے۔ مولوی فضل الرحمٰن سلمہ کا خط حضرت کے پاس پہونچا کہ مولوی عبدالحنان صاحب شدید بیمار ہوگئے ہیں، والد صاحب کو فوراً بھیج دیں۔ موصوف خوش بھی بہت تھے اور رو بھی دئے۔

آپ نے صحیح مشورہ دیا ہے۔ میرا خیال یہ رہتا ہے کہ وہ ''شیخ فرید ماتوئی'' پر اتر آئیں اور جم جائیں۔ اور ناکارہ نے تو یہی سمجھا ہے اور اسی پر اپنے کو ڈال دیا ہے۔ اب اس کو آپ سختی سے تعبیر کریں یا نرمی سے، ''وللناس فیما یعشقون مذاہب''۔

عزیزم یوسف سلمہ کو سلام مسنون عرض ہے۔ خالہ جان و اہلیہ سے بھی جی چاہے تو سلام و دعا کے لئے فرمادیں۔

مولانا تقی الدین صاحب و مولانا احمد صاحب سے، و مہتمم صاحب سے بشرط سہولت سلام مسنون و دعا کی درخواست کردیں۔ والسلام۔

منور حسین عفی عنہ

....

۷۸۶

۷/ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ	اپنا کتب خانہ، کٹیہار، ضلع پورنیہ،
۲۳/ جولائی ۱۹۶۹ء	بہار، ہند

شاد باش اے عشقِ خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علتہائے ما

مکرم محترم مولانا عبد الرحیم صاحب سلمہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ،

آپ کا جذبۂ جنونِ ہمراہی مبارکباد۔ مرحبا، مرحبا، مرحبا۔

میں تو تمہیں یاد رکھتا ہوں کہ حضرت آقائی وسیلۃ یومی وغدی دامت برکاتہم کے خادم خاص اور منظورِ نظر ہو اور دیار رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم روحی فداہ کے حاضر باش، ہر لمحہ فیضیاب ہو۔ اللہ تعالیٰ بہت بہت مبارک فرمائے۔ آمین۔ اور اس ناکارہ دور افتادہ کو بھی ان

فیوض و برکات میں شامل فرمائے۔ آمین۔ مگر تم تو مجھے بھول چکے ہو اور بھولنا بھی چاہئے۔ ایسے گئے کہ خط بھی نہ لکھا رسید کا۔ شعر:

ندانم من ترا در دل چہ افتاد
کہ کردی صحبت دیرینہ برباد

میں یہاں ترستا ہی رہا کہ تمہارے ذریعہ حضرت مدظلہ کے مفصل حالات معلوم ہوتے رہیں گے۔ البتہ نقول تحریرات میں نام تو ضرور دیکھا، مگر اصل تحریر اور پیام وسلام اور نام کی ہوا بھی نہ پائی۔ انتظار ہی انتظار رہا۔

یہ میری بدنصیبی اور نحوست کا ثمرہ ہے۔ مولوی اسماعیل بھی دم سادھ کر بیٹھ گئے، بھائی ابوالحسن تو بھلا کیا یاد کرتے، جب کہ تم نے ہی بھلا دیا۔

بہرحال یہ عریضہ لکھ رہا ہوں، خدا کرے پہونچ جائے اور مل جائے۔ مرضی تمہاری، خواہ جواب نہ دو، مگر یہ شعر سن تو لو۔

چوں با آقائی نشینی و بادہ پیمائی
بیاد آر قدیمانِ بادہ پیما را

اور حضرت دامت برکاتہم کی خدمت عالیہ میں سلام مسنون اور درخواستِ دعا و خصوصی توجہ عرض کرنے کے بعد اگر ہمت ہو اور موقعہ مناسب سمجھو، تو یہ شعر کسی خاص وقت میں خاص لے کے ساتھ عرض کر دو۔

میل او سوئے فراق و میل من سوئے وصال
ترک کام خود گرفتم تا بر آید کام دوست

دوسری درخواست دربارِ رسالت مآب فداہ روحی و آبائی وامہاتی ووسائلی صلی اللہ علیہ وسلم میں حرماں نصیب دور افتادہ سراپا عصیاں کی طرف سے درود وسلام بے پایاں عرض کرنے کے بعد یہ پیش کر دیں

”یا حبیب رب العالمین، یا شافع المذنبین ،یا رحمۃ للعالمین، کیف السبیل الی حضورکم؟ یا نبی اللّٰہ، ترحّم! یا نبی اللّٰہ ،ترحّم!“

دل پھٹا جاتا ہے یا آقا محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واہل بیتہ وعلی جمیع اتباعہ۔

سلام مسنون کے بعد بالخصوص حسب ذیل احباب کرام سے بھی یہ درخواست پیش کرنے کی درخواست ہے:

محترم صوفی اقبال صاحب ،مکرم ڈاکٹر اسماعیل صاحب ، بھائی یحییٰ صاحب ، برادرم بھائی عبدالحفیظ صاحب، مخلصم بھائی احمد ناخدا صاحب، بھائی عبدالقادر صاحب، جناب مکرم ملک صاحب ،مولانا انعام کریم صاحب ،رفیق قدیم سید مولانا عمران صاحب مدنی ،الحاج بھائی ابو الحسن صاحب ومجم مولوی اسماعیل صاحب و جملہ احباب تبلیغی وغیرہم۔

اگر حضرت علی میاں صاحب اوران کے احباب سے بہ آسانی ملاقات میسر ہو،تو سلام مسنون کے بعد یہی درخواست عرض ہے۔والسلام۔

چونکہ حضرت شیخ دامت برکاتہم وفیوضہم کی طرف سے خط وکتابت وعرض ومعروض کی صریح وحتمی ممانعت ہے، اس لئے ہمت تو ہے نہیں کہ براہ راست کچھ عرض کروں، ورنہ حسب ذیل جملوں کوعرض کرنے کی جرأت کرتا اورتم کوواسطہ نہیں بناتا۔

حضرتا! اب تو تبتل ،انقطاع ،خلوت ویکسوئی کا تیسرا چلہ پورا ہونے ہی کو ہے خلوت سے جلوت کی طرف میلان ہو چلا ہے۔خیبر قدیم ارض یہود کونوازا جارہا ہے،تو کیا وطن مالوف ارض ہند ....۔گرقبول افتدز ہے عزوشرف!

مزید عرض والحاح سے زبان وقلم مانع ہیں۔سوئے ادبی اورعتاب کا خطرہ قوی ہے۔ بس تم سے کہہ دیا، اب تم جانو اورتمہارا کام۔

والسلام،

ناکارہ کردار کا مزوّر، مگر نام ہے منور عفی عنہ
از کٹیہار - ہند

....

۲۱ر ستمبر ۶۹ء   اپنا کتب خانہ، کٹیہار، ضلع پورنیہ (بہار)
منور حسین عفی عنہ
پتہ اردو انگریزی دونوں میں ہو۔

مکرم ومحترم راحت جاں المعتمر مولانا حافظ صوفی شاہ عبدالرحیم صاحب سلمہ، خلیفہ خاص حضرت شیخ دام مجدہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

مزاج گرامی! الحمد للہ، مدرسہ ومکان میں خیریت ہے۔ ابھی عزیزم مولوی انوار سلمہ مکان سے آئے، مدرسہ جارہے ہیں۔ سلام مسنون کے بعد درخواست دعا کررہے ہیں اور گھر والے بھی سلام مسنون کے بعد دعا کے متمنی ہیں۔ نیز مولانا امام صاحب بھی۔

محترم، آپ کا سفر اور رفاقتِ حضرت شیخ روحی فداہ اور واپسیٔ وطن مبارکباد۔ اہلیہ محترمہ سے سلام مسنون، نیز خالہ جان اور دیگر اعزہ سے فرمادیں اور دعا کے لئے بھی فرمائیں، ممنونِ احسان ہوں گا۔ مولانا اسماعیل صاحب کو بھی مبارکباد دے دیں اور بہت بہت سلام مسنون کے بعد درخواست دعا۔ موصوف کا گرامی نامہ مکتوب حجاز کا موصول ہوکر کاشف احوال ہو چکا ہے۔ جواباً میں نے عریضہ مدینہ طیبہ صوفی اقبال صاحب کے واسطے سے مہینہ ہوا لکھ دیا ہے، اطلاعاً عرض ہے۔ مولانا غلام محمد صاحب کی خدمت عالیہ میں بہت بہت سلام مسنون کے بعد درخواست دعا ہے۔ نیز جملہ احباب وپرسان حال سے بھی درخواست ہے۔ مولانا تقی صاحب مدظلہ سے بسہولت اگر ملاقات ہوتو سلام مسنون ودعا کے لئے فرمادیں۔

حضرت شیخ دامت برکاتہم کا گرامی نامۂ طائف بقلم آں حضرت آٹھ صفحہ کا ، نیز جناب والا کا گرامی نامہ رجسٹری موصول ہو چکا ہے۔مگر محترم ، کیا عرض کروں ، **کما تدین تدان** کا معاملہ قدرتی طور پر پیش آ گیا کہ آج بارہواں دن ہے کہ آپ کو عریضہ لکھنے بیٹھا ہوں ،تن ہمہ داغ داغ شد، پنبہ کجا کجا نہم۔

تعلیم کا آخری سال ہے۔تبلیغی احباب زوروں پر ہیں کہ یکم نومبر سے صوبائی اجتماع ہے سمری، بختیار پور، ضلع سہرسا میں ۔اس اجتماع سے دو ہزار چلے والوں کو نکالنے کا پروگرام ہے۔کم از کم ایک ہزار سے کچھ اوپر اسماء آ چکے ہیں۔ برسات کی وجہ سے پورا کام نہیں ہو پاتا۔دعا کریں ،مختلف چھوٹے اجتماعات میں شریک ہونا پڑتا ہے۔ پھر صبح وشام صلاح ومشورہ کا سلسلہ رہتا ہے۔ادھر دیگر احباب بھی ملنے کے لئے آتے جاتے ہیں۔دم مارنے کی فرصت نہیں۔

حضرت کے دو گرامی نامے جو مولانا عاقل صاحب کے نام حجاز سے آئے ہوئے تھے، وہ بھی حال ہی میں موصول ہو چکے ہیں۔ایک میں واپسی کے متعلق متعدد رجحانات اور خوابوں کا ذکر ہے۔مولانا اسماعیل صاحب کو مفصل معلوم ہوگا۔قاضی عبدالقادر صاحب دیکھ رہے ہیں کہ واپس ہونے والے الوداعی مصافحہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرلیں، مگر مصافحہ حضرت شیخ مدظلہ جانے والوں سے فرما رہے ہیں۔ اسی طرح سرفراز صاحب پاکی کو اجازت ہوتی ہے،مگر رمضان یہیں گزرے کی فرمائش وغیرہ۔میں نے تو مولوی عاقل صاحب کو لکھ دیا ہے کہ ان شاء اللہ اجازت ہے۔ واللہ اعلم۔آپ اپنی رائے لکھئے اور مولانا اسماعیل صاحب سے معلوم کیجئے کہ کیا تأثر ہے۔میرے ناقص خیال میں تو یہ آتا ہے کہ کم از کم تین رمضان اور مزید سہارنپور میں حضرت مدظلہ گزاریں، پھر وہاں۔ **والعلم عند اللہ.**

آپ تحریر کرتے ہیں کہ یہ ناکارہ واپسی کے لئے درخواست واصرار کرے،مگر یہ شعر

ملاحظہ ہو۔

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردۂ
باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

آپ ہی فرمائیں کہ میں کیا کروں۔تمنا اور آرزو تو آپ کو لکھ چکا ہوں۔ پھر مولوی اسماعیل و بھائی ابوالحسن صاحب کے نامی خط میں لکھ چکا ہوں۔ دیکھئے پردۂ غیب سے کیا نمودار ہوتا ہے۔ بہرحال، جو حضرت شیخ مدظلہ اور ہم خدام کے لئے عنداللہ خیر ہو اللہ تعالیٰ اس کو بسہولت مکشوف فرمائیں۔آمین۔

بصورت دیگر آپ تو حجاز کو سوچ رہے ہیں، مبارک باد۔مگر ہم خدام کیا کریں، قابل غور ہے۔میرا رجحان تو یہ ہے کہ سابق بدستور احباب سہارنپور پہونچ کر خواہ مسجد مدرسہ قدیم ہی میں ہو، اعتکاف شروع کر دیں اور یکسوئی کے ساتھ دعاؤں میں مشغول ہو جائیں، بشرطیکہ بھائی طلحہ صاحب اور مولانا نصیر صاحب کے بار خاطر نہ ہو۔اس کے حل کی صورت یہ سوچی ہے کہ اپنا اپنا کھانا مطبخ سے جاری کسی مدرس مدرسہ کے ذریعہ سے کرالیں، یا پھر مولانا نصیر صاحب و بھائی طلحہ صاحب وغیرہ کی جیسی رائے ہو۔آپ،مولانا کفایت اللہ صاحب ،مولانا اسماعیل، مولانا غلام صاحب و جملہ احباب سے تبادلۂ خیال کر لیں۔نیز اشارۃً سہارنپور سے بھی معلوم کرلیں، پھر مجھے اطلاع دیں۔

میرا ارادہ ہے کہ میں اس ناقص رائے کو حضرت مفتی صاحب، مولانا عبدالجبار صاحب،مولانا معین الدین صاحب و قاری امیرالحسن صاحب کے سامنے بھی پیش کروں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔میرا خیال ہے کہ جس کارِ خیر کی بنیاد حضرت مدظلہ نے اپنی زندگی میں رکھی ہے اس کو جوں کا توں قائم رکھنا چاہئے، ورنہ بے توجہی اور بے مروتی ہوگی۔ بھائی طلحہ سلمہ کے ہاتھوں کو بہرنوع مضبوط کرنا چاہئے۔میرا تو خیال ہے کہ اس طرح سے حضرت کی توجہات غائبانہ بھی ہم خدام اور ہندوستان کی طرف بہت زیادہ رہے گی اور حضرت کی روح

کومسرت ہوگی اوران شاءاللہ تعالیٰ ہم خدام کو بہت بہت فیض ہوگا غائبانہ۔آپ حضرات خوب غور وفکر کرلیں اور نیک مشورے سے مطلع فرمائیں۔آپ نے انٹرنیشنل پاسپورٹ کا مشورہ دیا ہے، مبارکباد۔میرا خیال پہلے سے بھی ہورہا تھا، اب تو اس خیال کومزید تقویت حاصل ہوئی ہے۔مگر دفتری معاملات اور حکام سے کوسوں دور ہوں، اس لئے آپ سے رہبری کے متعلق درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں کیا کیا کرنا پڑے گا۔امید کہ ضرور مطلع فرمائیں گے،احسان عظیم ہوگا۔

مولوی یوسف سلمہ آپ کے برادرخرد آج کل کہاں ہیں اور کیسے ہیں؟ اگر بسہولت سلام مسنون اور درخواست دعا کرسکیں تو ضرور کردیں، کرم ہوگا۔اور جواب سے بہت جلد مطلع فرمائیں۔آپ نے جن خیالات اورحسن ظن کا اظہاراس ناکارہ کے ساتھ کیا ہے،آپ کی محبت واخلاص اورحسن ظن کا کرشمہ ہے۔اللہ تعالیٰ آپ دوستوں کےحسن ظن کے مطابق معاملہ فرمائے۔آمین۔اوراپنے فضل بے پایاں اورغفران محیط سے بیکراں وبے انتہاءاس نالائق اورآپ دوستوں کوبھر پورنوازے۔ آمین،یارب العالمین۔

محترم، کیاعرض کروں۔ یہ ناکارہ تو بالکل خالی ہی خالی ہے۔ ’’ہاتھ خالی میں چلا دربار میں، کون پوچھے گا مجھے سرکار میں‘‘۔ نہ ایمان درست، اور نہ ہی اعمال صالحہ اور اخلاق فاضلہ، نہ علم کا دھنی، بس گندہ ہی گندہ ہوں۔کیسا ہے اب تو بندہ، سب کچھ ہے تیرا گندہ۔ اس احساس گندگی نے گندہ بنا رکھا ہے۔ احساس بندگی تو احساس زندگی ہے، احساس گندگی نے گندہ بنادیا ہے۔اب آپ ہی فرمائیں جوگندہ ہواس میں نور کہاں، سرور عیش وطرب کا نشاں کہاں؟

نہ نشان زندگی ہے، نہ عیش وطرب بداماں
افسردگی پژمردگی بے مائیگی ہے ساماں

بس پیارے، میری رام کہانی کہاں تک سنوگے اور روؤگے۔خرمنِ نشاط کو کیوں

آگ لگاؤ، اللہ تمہیں سدا بہار رکھے۔ یہ ناکارہ دعاؤں کا بہت بہت محتاج ہے۔ "**تسمع بالمعیدی خیر من أن تراه**". اس دیار ظلمت کدہ کا ہرگز ارادہ نہ فرمائیں۔ کہیں گل یاسمین میں کالا دھبہ نہ لگ جائے۔ یہ ناکارہ آپ کی صحت جسمانی وروحانی کے لئے دعا کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور حضرت مدظلہ کے نئے حالات سے مطلع فرمائیں۔

والسلام،
بندہ منور حسین عفی عنہ
از کٹیہار

....

از حضرت مولانا منور حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بنام حضرت شیخ قدس سرہ

۷۸۶

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ ۲۵ فروری ۱۹۸۱ء

حضرت سیدی وشیخی ووسیلۃ یومی وغدی حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج شریف! الحمد للہ، علی کل حال خیریت ہے۔ بندہ کے زیر نگرانی جو تین مدرسے قائم ہوئے ہیں، الحمد للہ بحسن وخوبی چل رہے ہیں۔ ان اداروں اور مسجد زکریا اور خانقاہ خلیلیہ کی تکمیل کے لئے دعا فرمائی جائے۔ اللہ تعالی باحسن وجوہ جلدی تکمیل کو پہنچائے۔ آمین۔

مختلف ذرائع سے پہلے معلوم ہوا کہ حضرت والا کی طبیعت بہت علیل ہے۔ پھر معلوم ہوا کہ طبیعت اچھی ہے۔ نمازوں کے لئے مسجد نبوی علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لے جاتے ہیں۔ پھر حاجی محمد یعقوب صاحب بمبئی کے خط سے معلوم ہوا کہ طبیعت علیل رہی، پھر

افاقہ ہوا، پھر علیل چل رہی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بہت سے مبشرات ومنامات جنوبی افریقہ کے قیام رمضان کے سلسلہ میں ہوئے ہیں اور حضرت اقدس مدظلہ نے پندرہویں صدی کا پہلا رمضان مبارک کو جنوبی افریقہ میں گزارنے کا قطعی فیصلہ فرمالیا ہے۔'' ؎ سر تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے۔'' اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے فیض و برکات سے پوری دنیا کو نوازے۔ آمین۔

احباب اس خبر سے محوِ حیرت ہیں کہ **کیف الوصول الیٰ حضرتکم لشہر رمضان؟** مرضیٔ مولیٰ ہمہ دم اولی۔ خصوصی دعا وتوجہ فرمائی جائے کہ یہ ناکارہ انوار سلمہ کے ساتھ حضرت والا کی خدمت میں قبل رمضان حاضر ہوکر سعادت کبریٰ حاصل کرے۔ آمین۔

مزید کیا عرض کروں۔ یہی دل کی خواہش، یہی آرزو ہے۔ **ولیس ذلک علی اللّٰہ بعزیز**۔ بس حضرت والا خصوصی دعا فرمادیں تو ان شاء اللہ ضرور کامیابی ہوگی، کامرانی ہوگی۔

؎ شاہاں را چہ عجب گر بنوازند گدا را

اپنا حال زار کیا عرض کروں؟ بس ظلمت ہی ظلمت، اور گندگی ہی گندگی اندر باہر دیکھتا ہوں، نہ ایمان واعمال میں اخلاص پاتا ہوں اور نہ کردار واخلاق میں صفائی۔ دن بدن یہی خیال پختہ ہوتا جاتا ہے کہ نہ کچھ کیا، نہ کر چلا۔ عمر کو یونہی کھودیا۔ بس مالک بے نیاز ہی خصوصی فضل فرمائے تو نجات کا امکان ہے، ورنہ زندگی کا بیڑا غرق ہے۔ بس مولیٰ، تیرا ہی سہارا۔

ذات بحت کے مراقبہ میں برسوں سے سرگرداں ہوں۔ یہ خیال کرتا رہا ہوں کہ پوری کائنات کو ایک رائی کے دانہ کے برابر سمجھوں مگر خیال جمتا نہیں تھا۔ اب جب کہ حضرت والا کو حجاز مقدس روانہ کر کے کٹیہار آیا ہوں تو غور وفکر کرنے سے ایک فضاء غیر محدود ناپیدا کنار کا وجدان کبھی کبھی ہوتا ہے۔ مزید غور وفکر کرنے سے یہ وجدان ہوتا ہے کہ ایک فضاء بسیط ومنبسط ہے جس کی کوئی انتہاء نہیں۔ **لا بدایۃ لہ، ولا نہایۃ لہ، ولا فوق لہ، ولا**

تحت له، ولا شرق له، ولا غرب له، ولا طول له، ولا عرض له، ولا طرف له، ولا حد له، ولا ضدّ له، ولا ندّ له، ولا مثل له، ولا نظير له، ولا لون له، ولا كم له، ولا كيف له، ولا جهات له، ذلک هو فيضانه، ذلک هو أنواره، ذلک هو برهانه، ذلک هو سلطانه، سبحانه، ما أعظم شأنه،وذلک هو غضبانه، وذلک هو غفرانه، وذلک هو رضوانه، وذلک هو احسانه، ولا أقول أنه عينه، ولا أقول أنه غيره، فذلک هو عرفانه، لا تُدرک ذاته، ولا يُدرک كنهه، لا تدركه الأبصار والبصائر، ولا تدركه الملائكة المقربون، ولا الأنبياء والرسل صلوات اللّٰه عليهم أجمعين، وهو يدرک الأبصار والبصائر بل كل الكائنات، تنفى هنالک الكليات العشرة الناطقة من الكم والكيف وغير ذلک، فلا مكان له ولا زمان له، واللّٰه أعلم وعلمه أتم.

جن اکابر نے بحر مواج فرمایا یا فضاء بسیط اسود سمجھا تو ناقص خیال میں یہ آتا ہے کہ اپنے نفس کے تموج یا اپنے نفس کی انتہائی ظلمت کے چشمہ سے دیکھا، ورنہ ذات باری وراء الوری ثم وراء الوری ثم وراء الوری سے بھی لاکھوں کروڑوں وراء الوراء ہے۔ واللہ أعلم وعلمہ أتم۔

کیا سمجھا، کچھ نہ سمجھا، جو سمجھا غلط سمجھا۔ أستغفر اللّٰه، أستغفر اللّٰه، أستغفر اللّٰه. ليس كمثله شيء. اللّٰهم لا نحصي ثناءً عليک كما أثنيت علىٰ نفسک. اللّٰهم أرنا الحق حقاً وارزقنا اتّباعه، وأرنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه. اللّٰهم ألهمنا مراشد أمورنا وأعذنا من شرور أنفسنا. اللّٰهم أيّدنا بروح القدس. وصلّى اللّٰه تعالى على نبيه الكريم وآله وصحبه وأتباعه أجمعين. آمين.

سپردم بتو مایۂ خویش را | تو دانی حسابِ کم و بیش را

چند کلمات طیبات سے متنبہ فرمایا جائے۔احسان عظیم ہوگا۔

مولوی انوار سلمہ، پروفیسر صاحب، حاجی فردوسی صاحب، بھائی جمیل صاحب کانپوری، بھائی ابوالحسن خان صاحب رنگولی اڑیسہ، مولانا امام الدین صاحب، وغیرہ کے بار بار اصرار پر ان احباب کی طرف سے اور گھر والوں کی طرف سے سلام مسنون عرض ہے اور درخواست دعا۔مولوی مظہر عالم صاحب مظفر پوری کا خط آیا تھا۔موصوف مارچ میں کینڈا لوٹیں گے۔حاجی فتح محمد صاحب وغیرہ نے بھی سلام مسنون عرض کیا ہے۔بخیریت گھر پہنچ گئے ہیں۔

اس ناکارہ سگ دنیا کے لئے خصوصی دعا وتوجہ فرمائی جائے۔احباب کے خطوط بہت آتے ہیں۔جواب دینا مشکل ہورہا ہے۔ساتھ ہی دور دراز علاقوں سے مطالبہ ہوتا ہے کہ حاضری دوں، مگر میری صحت کمزور ہے۔مدرسہ کے کاموں کی مشغولی ہے، اس لئے بمشکل کہیں جا پاتا ہوں۔بس دعا فرمائی جائے کہ اخلاص کے ساتھ کچھ دین کی خدمت کرتا رہوں۔اللہ ہوالموفق، والسلام مع الاحترام۔

بندہ منور حسین عفی عنہ

اپنا کتب خانہ، کٹیہار، بہار، ہند

والہانہ درخواست ہے: افریقہ سے واپسی میں کم از کم ایک ماہ کے لئے حضرت والا ہندوستان تشریف لائیں تو ہندوستانی مردہ دلوں میں زندگی آجائے۔اللہ ہوالموفق۔

....

نقل جواب از حضرت اقدس

مکرم محترم الحاج منور حسین صاحب مدفیوضکم،

بعد سلام مسنون، آپ کا نہایت صوفیانہ خط حاجی یعقوب کے لفافہ میں پہنچا۔کاش یہ ناکارہ ان اصطلاحات عالیہ سے واقف ہوتا۔تم حضرات کی برکت سے اس ناکارہ کو بھی اس کا کچھ حصہ مل جائے تو اللہ کا کرم ہے۔

آپ کے ماتحت مدارس خیریت سے چل رہے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے۔ اللہ تعالی مبارک فرمائے۔ اوران مدارس میں جو کام زیر تکمیل ہے، اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے جلد ازجلد پورا فرمائے۔

میری طبیعت کا مد و جزر بہت عجیب چل رہا ہے۔ ایک دو دن کو اچھا ہوتا ہے، پھر ایسی طبیعت خراب ہوتی ہے کہ اٹھا بھی نہیں جاتا۔ پہلے دور میں افریقہ کے مراحل سوچتا ہوں اور دوسرے میں جنت البقیع کے۔ یہ صحیح ہے کہ بہت سے منامات مبشرات افریقہ والوں کے آ رہے ہیں، اور ہمارے عبد الحفیظ صاحب بھی زوردار ہیں۔ ابھی تو حتمی فیصلہ نہیں کیا، اپنے قاعدہ کے موافق شروع رجب میں کروں گا۔ مگر تقریبا ہو ہی گیا۔ اللہ تعالی اس ناپاک سے کچھ کام لے لے تو کچھ بعید نہیں۔

میرا دو تین آدمیوں کا خود بھی جی چاہتا ہے۔ آپ کا، مفتی محمود صاحب کا اور مولوی عبد العلیم صاحب کا۔ مگر میں نے افریقہ والوں کو خط لکھ دیا ہے کہ میرے ساتھ چار نفر کے ٹکٹ کے دام میں خود دوں گا۔ باقی جس کو آپ بلانا چاہیں۔ میرا جی مندرجہ بالا تین حضرات کو بلانے کا چاہتا ہے، مگر میں کسی کو نہیں لکھوں گا۔ افریقہ والوں کے خطوط آ رہے ہیں کہ تیرے اور تیرے خدام کے ٹکٹ کے دام ہم دیں گے، مگر میں نے سب کو انکار کر دیا ہے۔

دعا سے دریغ نہیں۔ اللہ جل شانہ تم حضرات میں سے جس کا آنا مفید ہو، اس کے اسباب پیدا فرمائیں۔ میں خود بے کار محض ہوں، مگر تم دوستوں کے حسن ظن سے مغفرت کی امید پر بیٹھا ہوں۔

اپنا حال زار جو آپ نے لکھا مبارک ہے۔ جو حالات آپ نے اپنے متعلق لکھے ہیں، اللہ تعالی مجھے بھی عطا فرمائے۔ سہارا تو مالک ہی کا ہے۔ دین، دنیا میں، زندگی اور مرنے کے بعد بھی صرف اسی کے کرم پر ہر شخص نظر لگائے بیٹھا ہے۔ ذات بحت کے متعلق جو آپ نے لکھا ہے، میں تو اس لائن سے بالکل ناواقف ہوں، مگر اکابر سے جو سنا ہے، جو سمجھا

وہ وہی ہے جو آپ نے لکھا۔ مکاتیب رشیدیہ میں حضرت سہارنپوری کے خطوط میں پہلا خط اوراس کا جوابِ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نہ دیکھا ہوتو آپ دیکھ لیں اور مجھے مطلع کیجیے کہ اس کے دیکھنے کے بعد آپ کو اپنے ادراکات سے کچھ انطباق ہوایانہیں۔

آپ کی ساری دعائیں جو آپ نے مانگیں بہت مناسب ہیں۔ میں بھی آمین کہتا ہوں۔ میں نابلد ان مقامات عالیہ پر کیا کہوں؟ بجز اس کے کہ اکابر کے حالات کو اور آپ کے حالات کو موافق سمجھتا ہوں۔ خدا کرے صحیح ہو۔

....

۷۸۶

۸/ جمادی الثانیۃ ۱۴۰۱ھ ۱۴/ اپریل ۱۹۸۱ء

ازمنور حسین، اپنا کتب خانہ، کٹیہار، بہار، ہند

حضرت سیدی ومرشدی أدام اللہ فیوضکم علینا،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج شریف! گرامی نامہ کے وصول سے شرف حاصل ہوا۔ انتہائی مسرت ہوئی۔ مکتوبات رشیدیہ کا مطالعہ کیا۔ حضرت سیدی مولانا خلیل احمد صاحب رحمہ اللہ علیہ کے گرامی نامہ کا مطالعہ کیا۔ پھر جواب سامی حضرت قطب العالم قدس سرہ کو بغور پڑھا، تو فرط مسرت سے اچھل پڑا۔ آفرین، صد آفرین پکار اٹھا۔ للہ در القائل۔ ماشاء اللہ، دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے۔ **جزاهم الله عنا وعن سائر المسلمين أحسن الجزاء كما يليق بشأنه تعالى ويرضىٰ۔**

الحمد للہ، طبیعت کو بڑا اطمینان وانبساط حاصل ہوا کہ اپنے اکابر رحمہم اللہ کے نقش قدم پر وجدان ہے۔ اوران شاء اللہ طابق النعال بالنعال ہے۔ حضرت، کیا عرض کروں۔ یہ سب حضرت اقدس کی جوتیوں کے طفیل میں ہے اور توجہات عالیہ کے ثمرات ہیں۔ ورنہ

کہاں یہ ظلوم وجہول اور کہاں وہ رب الأرباب کے فیضان وانوار و برہان وسلطان اور غفران ورضوان بے پایاں وغیر متناہی کا وجدان۔ **جزاکم اللّٰہ أحسن الجزاء فی الدارین کما یلیق بشأنہ تعالی ویرضی۔**

جزاک اللہ کہ چشمم باز کردی — مرا با جانِ جاں ہمراز کردی

اس وجدان سے قلب کو بہت سکون اور قوت حاصل ہوتی ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اسی خیال میں لگا رہوں اور ذکر جہری کو چھوڑ دوں۔ اب حضرت والا کا جیسا ارشاد ہوگا، سر تسلیم خم ہے۔ حضوری جیسی مطلوب ہے، بندہ کے خیال میں وہ حضوری حاصل نہیں۔ ذہول وغفلت بہت رہتی ہے۔ دعا فرمائی جائے، توجہ فرمائی جائے۔

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند — آیا بود کہ سوئے مفلساں نظر کنند

تسبیحات، ذکر قلبی، پاس انفاس کا قدرے اہتمام رہتا ہے۔ اب تک الحمد للہ ذکر جہری، بارہ تسبیح کی پابندی اہتمام سے ہوتی رہی ہے، مگر دماغی ضعف کا گہرا اثر رہتا ہے۔ دو تین گھنٹے تعلیمی مشغولی ضرور رہتی ہے۔ پھر ڈاک کی مشغولی بھی بڑھ گئی ہے۔ اور صحت رہنے پر کبھی کبھار اسفار بھی کرنے پڑتے ہیں۔ مدرسوں کی نگرانی بھی کرنی پڑتی ہے۔

ابھی اس سال تقریباً پانچ ماہ میں تقریباً پچاس ہزار کے صرفہ سے دار العلوم بہادر گنج میں تقریباً تین ایکڑ زمین حاصل کر کے اس میں کا ہی مکانات گیارہ بڑے چھوٹے تیار کرائے گئے ہیں، جن میں دار العلوم کو مستقل طور پر منتقل کرنا ہے۔ اس موقعہ سے ۱۶/تا ۱۸/اپریل کو ایک جلسہ عام بلایا گیا ہے۔ ۱۷/اپریل کو جمعہ کے بعد ایک جامع مسجد کبیر کی بنیاد رکھنی ہے۔ دعا فرمائی جائے کہ جملہ امور باحسن وجوہ پایۂ تکمیل کو پہنچیں۔ اللہ تعالی کی نصرت بھی شاملِ حال ہو۔

اب تک دار العلوم بہادر گنج سوا دو سو روپے ماہانہ کرایہ کے مکانات میں چلتا رہا ہے۔ پچاس باون طلبہ کو کھانا دیا جاتا ہے۔ درجۂ حفظ میں بیس کے قریب طلبہ ہیں۔ باقی

ابتدائی عربی کے اور کل طلبہ تقریباً پونے دوسو ہیں۔اسی طرح دارالعلوم رحمانی اور یہ کا حال ہے۔وہاں ایک پختہ مسجد شاندار تیار ہورہی ہے، دیواریں مکمل ہورہی ہیں۔

مسجد زکریا میں جو مدرسہ قائم ہے، اس میں آٹھ دس کو کھانا دیا جاتا ہے اور چند طلبہ حفظ کے ہیں۔ باقی ناظرہ پڑھنے والے اور ابتدائی درجہ کے ہیں۔کل پچاس کے قریب طلبہ بچے بچیاں پڑھتے ہیں۔اس مدرسہ میں ایک شب کا ایک جلسہ بھی ہوا۔الحمدللہ، کامیاب رہا۔

دارالعلوم لطیفی کٹیہار کے قدیم مکانات پر جو مسجد فقیر تکیہ کے ماحول میں تھے اور جہاں سے مدرسہ کا افتتاح ہوا تھا، محلّہ کے غنڈوں نے قبضہ کرلیا ہے۔ جب کہ مدرسہ میں چند یوم کی تعطیل تھی اور مدرسہ کے آدمی کم تھے، رات کو یلغار کر کے قبضہ کرلیا ہے۔ جملہ سامان کو باہر نکال دیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا فرمائی جائے اللہ تعالی سب مسلمانوں کو ہدایت دے اور حق پر رہنے کی توفیق دے۔آمین۔

مولوی انوار سلمہ پر ایک طرح کی دیوانگی سوار ہوگئی ہے کہ کس طرح جنوبی افریقہ میں وہ رمضان مبارک حضرت اقدس دامت برکاتہم کے زیر سایہ گزار سکے گا۔مولانا یوسف تو تلا صاحب کے مفصل خط کے بعد کہ جناب مفتی محمود صاحب، مولانا سلمان صاحب، مولانا عبدالحلیم صاحب، مولانا معین الدین صاحب اور منور کو بلانے کی اجازت ہوگئی ہے، مولوی انوار پر اشتیاق حاضری کا اتنا غلبہ ہوگیا ہے کہ میرے کاغذات اندراج جنوبی افریقہ کے مرتب کرنے کے ساتھ اپنے کاغذات اندراج بھی مرتب کر لئے ہیں۔اور ویزا حاصل کرنے کے سلسلہ میں میرے کاغذات کے ساتھ اپنے کاغذات برائے ویزا مرتب کر کے مولانا یوسف صاحب تو تلا کو بھیج رہے ہیں۔اور سرِ دست پانچ سو روپے اپنے کرایہ افریقہ کے دام میں حاجی محمد یعقوب صاحب بمبئی کے پاس بھیج رہے ہیں۔اور مجھ پر اصرار کر کے مولانا یوسف صاحب تو تلا کو بھی لکھوایا ہے کہ برائے مہربانی انوار کے ٹکٹ بھیجنے اور ویزا حاصل کرنے کا انتظام فرمائیں۔ٹکٹ خواہ قرض حسنہ میں بھیج دیں، مگر بھیجیں ضرور۔اور جتنی

رقم آپ حاجی یعقوب صاحب بمبئی کے پاس جمع کر دینے کے لئے فرمائیں گے انوار بتدریج قسط وار جمع کرتا رہے گا، خواہ سال لگ جائے، مگر للہ، فی اللہ ٹکٹ ضرور بھیج دیں۔ ابھی پانچ سو روپے جمع کر رہا ہوں۔

اسی طرح سے بھائی الحاج ابوالحسن صاحب خادم خاص کو بھی لکھوایا ہے کہ کسی طرح سے حضرت اقدس مدظلہ سے جنوبی افریقہ کی حاضری کی اجازت حاصل کر کے مولانا یوسف صاحب تو تلا کو خبر کر دیں تا کہ موصوف مولوی انوار کے ویزا و ٹکٹ کا انتظام فرمائیں، خواہ قرض حسنہ کے طور پر ٹکٹ عنایت فرمائیں۔

اب بندہ بھی سفارش کرتا ہے کہ مولوی انوار کو جنوبی افریقہ کی حاضری کی اجازت بطیبِ خاطر عنایت فرمائی جائے۔ احسان عظیم ہوگا۔ آدمی سراپا خدمت ہے۔ ان شاء اللہ، سب ہی بزرگوں کی خدمت انجام دیتا رہے گا۔ ٹکٹ خواہ مولانا یوسف صاحب تو تلا اپنی طرف سے بھیجیں، خواہ قرض حسنہ میں کل کرایہ کی رقم وصول کریں یا نصف یا کم و بیش، بہر صورت مولوی انوار بتدریج قسط وار ادا کرنے کا پختہ وعدہ کرتے ہیں۔ لہٰذا ضرور اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ بندہ اور انوار پر احسان عظیم ہوگا۔

ہمارے پروفیسر سید حبیب الدین پر جوں جوں دینداری کا اثر ہوتا جاتا ہے، حجاز مقدس کی حاضری اور قیام کا شوق بڑھتا جاتا ہے۔ اور یہاں کے برادرانِ وطن کے تعصب اور برتاؤ سے بیزار ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ سعودی عرب میں کوئی اچھی ملازمت مل جائے۔ دعا کے خصوصی ملتجی ہیں۔ امید کہ دعا فرمائی جائے گی کہ حجاز مقدس میں موصوف کو کوئی اچھی نوکری مل جائے۔

والسلام

بندہ منور حسین عفی عنہ

....

باسمہ تعالیٰ

(نقل جواب حضرت شیخ مدظلہ)

مکرم ومحترم جناب الحاج منور حسین صاحب زادمجدہ،

بعد سلام مسنون، دستی گرامی نامہ پہنچا۔مکتوبات رشیدیہ سے جوتأثر آپ نے لیا، بہت مبارک ہے۔اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ہم نے نہ جانے مکاتیب کتنی دفعہ پڑھی ہوگی مگراثر جب ہی ہو جب متأثر میں بھی صلاحیت ہو۔جوآپ نے اپنی حالت لکھی،اس پر بڑا ہی رشک آیا۔کاش اس سیاہ کارکوبھی تم دوستوں کے حالات میں سے کچھ میسر آجاتا۔اگر حضوری حاصل نہ ہوتی تو آپ کومکاتیب پراتنا وجد کیسے آتا؟

ذکر جہری کے لئے جب دماغ متحمل نہیں توضرور چھوڑ دیجیے۔البتہ اس کے مقابلہ میں پاس انفاس اورذکر قلبی ضرور بڑھالیجیے۔

دارالعلوم بہادر گنج کی خبر سے بہت مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ ترقیات سے نوازے، مکارہ سے حفاظت فرمائے۔مسجد کبیر کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ اس کوآباد رکھے۔ دارالعلوم رحمانی کے حالات سے بھی مسرت ہے۔مدرسہ لطیفی کے قدیم مکانات پر غاصبوں کے قبضہ سے بہت رنج پہنچا۔اللہ تعالیٰ ہی اپنی حفاظت میں آپ کواورآپ کے مدارس کورکھے۔

مولوی انوار سلمہ بجائے افریقہ کے سفر کرنے کےآپ کے زیرسایہ رہیں،توزیادہ مفید ہے۔اگرآپ کا سفر ہوتوان کےآنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں، ورنہ جہاں آپ رہیں وہیں ان کا رہنا بھی مفید ہے۔میری طرف سے بخوشی سب کو اجازت ہے۔مولوی یوسف سے براہِ راست طے کرلیں۔سنا یہ ہے کہ جنوبی افریقہ سے سارے ملکوں کی لڑائی ہے۔آپ کے ساتھ تو مولوی انوار کا آنا بہت ضروری ہے کہ آپ کو بھی راحت رہے گی۔

پروفیسر حبیب الدین کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ جوان کے حق میں خیر ہواس کے اسباب پیدا فرمائے۔

۶۰۲

بعزیز مولوی انوار سلمہ، تمہارا پرچہ بھی پہنچا۔ جنوبی افریقہ کا سہم بہت ہو رہا ہے کہ امراض بہت بڑھتے جا رہے ہیں۔ تم نے میرے ساتھ رمضان کی خواہش کی۔ بہت شوق سے اجازت ہے۔ جنوبی افریقہ کا خرچ بہت زیادہ ہے، اس لئے میں نے تو مولوی یوسف کو لکھ دیا تھا کہ میرا اور میرے رفقاء کے ٹکٹ کا بار آپ پر نہیں ہوگا۔ مولانا منور صاحب کے ضعف کی وجہ سے میں بھی چاہتا ہوں کہ آپ ان کے ساتھ ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث، بقلم مولوی حبیب اللہ

۲۵ر اپریل ۸۱ء

....

۷۸۶

اپنا کتب خانہ، کٹیہار - بہار

مکرم ومحترم جناب الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب متالا زید مجدکم وحبکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج شریف! الحمد للہ خیریت ہے۔ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ حضرت اقدس شیخ الحدیث دامت برکاتہم اب کے رمضان ۱۴۰۱ھ ساؤتھ افریقہ میں گزارنے کا فیصلہ فرما چکے۔ مدینہ پاک سے ۱۰ر شعبان کو ساؤتھ افریقہ کے لئے سفر شروع ہوگا اور ساؤتھ افریقہ سے ۱۰ر شوال کو مدینہ پاک واپسی ہوگی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ حج کے بعد ایک ماہ کے لئے ان شاء اللہ تعالیٰ ہندوستان تشریف لائیں گے۔ مولانا نصیر الدین منیجر کتب خانہ یحیوی کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ کو معلوم ہوگا۔

حضرت اقدس نے مولانا یوسف تتلا کو ہندوستان سے جنوبی افریقہ بلانے کے لئے پانچ آدمی کی اجازت دی ہے: (۱) مفتی محمود صاحب (۲) مولانا عبدالحلیم صاحب

(۳) مولانا معین الدین مرادآباد (۴) مولانا سلمان صاحب مدرس مظاہر علوم (۵) یہ ناکارہ منور حسین جیسا کہ مولانا یوسف تتلا کے خط سے معلوم ہوا۔

ہندوستان میں انڈرسمنٹ جنوبی افریقہ کرانے میں بڑی طوالت ہے۔ حاجی محمد یعقوب صاحب بمبئی اور مولانا اسرار الحق صاحب، ناظم جمعیۃ العلماء ہند کے خطوط سے ظاہر ہوتا ہے۔ حسب ذیل چیزیں ضروری ہیں: وہاں کا دعوت نامہ، کفالت نامہ اور ویزا وٹکٹ ہوائی جہاز آمدورفت۔

مولانا یوسف صاحب تتلا کو یہ باتیں لکھ دی گئی ہیں۔ حاجی یعقوب صاحب کی معرفت اور ویزا وغیرہ کے حصول کے لئے درخواست بھی مرتب کر کے مع دو دو فوٹو اور نمونہ وغیرہ کے ساتھ حاجی صاحب موصوف کے ذریعہ سے بھجوا دئے گئے ہیں۔

اب آپ یہ تحریر فرمائیں کہ جنوبی افریقہ ہوائی جہاز کے ٹکٹ آمدورفت کے کیا دام ہیں؟ یہ اس لئے معلوم کرتا ہوں کہ مولوی انوار سلمہ نے بھی اپنے کاغذات بھجوا دئے ہیں، گو کہ ان کے نام سے دعوت اب تک نہیں آئی، نہ حضرت اقدس کی طرف سے اجازت ملی تھی۔ چنانچہ ایک دوست کے ذریعہ جو مدینہ پاک جارہے تھے، مولوی انوار کے متعلق اجازت حاصل کرنے کے لئے حضرت اقدس دامت برکاتہم اور حاجی ابوالحسن کو عریضے لکھ بھیجے گئے ہیں۔ اور مولانا یوسف صاحب تتلا کو بھی افریقہ مولوی انوار کے بلانے کے متعلق خط لکھ دیا گیا ہے اور یہ بھی کہ حضرت اقدس سے اجازت لے کر مولوی انوار کے نام بھی دعوت نامہ اور ویزا بھیجیں اور ٹکٹ بھی قرض حسنہ میں۔ چنانچہ پانچ سو روپیہ مولوی انوار کے ٹکٹ کے دام میں حاجی یعقوب صاحب کو بھیج دئے گئے ہیں۔ اور حاجی یعقوب صاحب نے مولانا یوسف تتلا کو اطلاع کر دی ہے کہ پیشگی ٹکٹ کے لئے مولوی انوار نے پانچ سو روپیہ جمع کر دئے ہیں۔ اس لئے آپ سے دو باتیں خصوصی طور پر معلوم کرنی ہیں:

(۱) ساؤتھ افریقہ کا کرایہ ہوائی جہاز آمدورفت کتنا ہے؟ تاکہ اتنی رقم کا بندوبست کیا

جائے۔

(۲) مفتی محمود صاحب دیو بند کے خط سے معلوم ہوا کہ اگر انڈر سمنٹ نہ بھی ہو تو ہندوستان سے زامبیا بغیر ویزا کے بھی پہنچ سکتے ہیں۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ زامبیا کے ذمہ دار چند معروف آدمیوں سے رابطہ قائم کر لیا جائے۔ اور مفتی صاحب نے آپ ہی کا حوالہ دیا ہے کہ مولانا عبدالرحیم متالا، نرولی، وایا کیم، گجرات سے خط و کتابت کر کے زامبیا کے چند دوستوں کے نام اور پتہ کی واقفیت حاصل کر لی جائے تا کہ ان کے ذریعہ سے زامبیا میں قیام کر کے ان کی مدد کے ساؤتھ کا ویزا حاصل کر کے ساؤتھ افریقہ کا سفر کیا جائے۔

اس لئے جناب سے درخواست ہے کہ زامبیا کے آپ اپنے چند احباب خصوصی کے اسماء مع پتہ و حالات کے مجھے لکھ دیں اور ان حضرات کو بھی آپ مطلع کر دیں کہ وہ احباب منور اور انوار کی ذمہ داری لیں اور ساؤتھ افریقہ کے لئے ویزا وغیرہ حاصل کرا کے ہم دونوں کو حضرت شیخ کی خدمت تک پہونچنے کی کوئی سبیل نکال دیں۔ امید کہ بہت جلد آپ جواب سے مطلع فرمائیں گے، احسان عظیم ہوگا۔

مجھے تو یہی خیال تھا کہ آپ زامبیا ہوں گے۔ مگر مفتی محمود صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ ابھی نرولی گجرات ہی میں ہیں۔ میں تو بھائی غیر ممالک کے اسفار کے حالات سے نابلد ہوں، اس لئے آپ ہماری دستگیری فرمایئے اور جملہ مراحل وقوانین سے مطلع کیجئے۔ یوں تو ہم احباب کے مشوروں سے انڈر سمنٹ کے لئے بھی درخواست مرتب کر چکے ہیں اور مولانا یوسف تتلا کو بھی دعوت نامہ، کفالت نامہ، ویزا وغیرہ کے لئے براہ راست اور حاجی یعقوب صاحب کے ذریعہ بھی خطوط بھیج دئے گئے ہیں۔

گھر والوں اور احباب کی خدمت میں بہت بہت سلام مسنون عرض ہے اور درخواست دعا۔ اور بچوں کو بھی دعا۔ ہاں، حاجی حافظ محمد صاحب سورتی سے ملاقات ہو جائے تو دست بستہ سلام مسنون عرض کر دیں اور دعا کرنے کی درخواست کریں کہ بسہولت

جنوبی افریقہ کا سفر اللہ تعالیٰ وسط شعبان میں مقدر فرمائے اور اسباب ضروری کا پردۂ غیب سے سامان میسر فرمائے۔ آمین۔

آپ کا کیا ارادہ ہے؟ ساؤتھ افریقہ تشریف لے جائیں، تو مطلع فرماویں۔ فقط والسلام۔

حضرت مولانا منور حسین صاحب مدظلہ
بقلم انوار
۲۸/اپریل ۸۱ء

....

مکاتیب حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

مرکز تبلیغ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ ۱۴ر فروری ۶۶ء

برادر عزیز، خدا تمہیں ہمیشہ خوش وخرم رکھے۔ آمین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کل ہی ایک لفافہ تمہیں لکھ چکا ہوں۔ امید ہے کہ اسی لفافہ کے ساتھ موصول ہو گیا ہوگا۔ آج مولوی طلحہ صاحب سے ملنے یہاں پہونچا تو معلوم ہوا کہ یہ بھی تمہیں خط لکھ رہے ہیں۔ میں نے ان سے کہہ سن کر لفافہ منگوایا تا کہ میں بھی کچھ لکھ سکوں۔

آج صبح دہرہ اکسپریس سے میرے چچا مولوی عبدالرحمٰن صاحب گھر پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے آتے ہی مجھ سے پوچھا کہ تم نے سورت میں فلاں چیز دیکھی؟ فلاں ساحل دیکھا؟ فلاں مسجد دیکھی؟ راندیر کا مدرسہ دیکھا؟ میں نے ہر سوال کے جواب میں جب نفی میں سر ہلایا تو وہ کہنے لگے کہ تم نے پھر وہاں کیا کیا ہے؟ ارے اللہ کے بندے، وہ ساحل دیکھا ہوتا جو ہندوستان کا سب سے پہلا تاریخی ساحل ہے، اور راندیر کی مسجدیں اور مدرسہ دیکھا ہوتا۔ اتنی شاندار جگہیں ہیں کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ بس دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں، اور ہمارے میزبان نے تو ہمیں اپنی گاڑی میں ایسی ایسی جگہ

دکھائی کہ بس لطف ہی آ گیا۔

چچا نے کچھ اس انداز سے وہاں کا تذکرہ کیا کہ اب خاصہ قلق وہاں کی تفریح نہ کرنے کا ہو رہا ہے۔ اگر مجھے اتنا سب کچھ معلوم ہوتا تو شاید میں ضرور ان تمام جگہوں کو دیکھتا۔ مگر خدا بھلا کرے تمہارے کپڑوں کا کہ انہوں نے تو تمہیں میرے ساتھ سورت بھی نہ آنے دیا۔ یہ تو بہت ہی بڑی بات تھی کہ تم مجھے یہ تمام جگہیں دکھاتے۔ واقعہ یہ ہے کہ میرا طبعی تقاضا بے حد تھا کہ تم سورت تک ساتھ چلو، مگر تم نے تو ایسی بے مروتی کا ثبوت دیا کہ کہہ دیا کہ میرے کپڑے میلے ہو رہے ہیں، میں نہیں چل سکتا۔ میں بھی اس لئے خاموش ہو رہا ہے کہ اس نامعقول عذر کے علاوہ کوئی دوسرا عذر موجود ہوگا جس سے مجھے بے خبر رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

تمہاری میزبانی اور ذرہ نوازی کا اثر ابھی تک دل پر بہت گہرا ہے۔ البتہ اتنا کچھ تکلف کرنے کی جو کوشش کی گئی اس سے مجھے خاصی تکلیف ہوئی اور مجھے بھی تکلف کرنا پڑا۔ اور اگر یہ سب کچھ بلا تکلف تھا اور اسی قسم کا تمہارا معمول ہے تو پھر میں حضرت شیخ کا مقولہ دہرائے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ''ہم تو سمجھے تھے کہ مفتی صاحب ہمارے ہی جیسے ہوں گے، مگر ان کے گھر پہنچ کر تو معلوم ہوا کہ کسی گورنر کی کوٹھی میں پہنچ گئے ہیں۔''

سب سے مسنون سلام اور دعا کی درخواست ہے۔ اپنے والد صاحب سے اور بڑے بھائی جان سے خصوصیت کے ساتھ سلام مسنون اور دعا کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

دعا کا طالب

فضل الرحمٰن عفی عنہ

۱۴ر فروری ٦٦ء

....

باسمہ

عزیز دوست!　　　سلام شوق!

تمہارا صحیفۂ مودت موصول ہوا۔ پڑھ کر اطمینان اور مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دین ودنیا کی بھرپور کامیابیوں سے نوازیں۔ آمین۔

حقیقت یہی ہے کہ بدگمانی اور بے اطمینان، اسی طرح حسرت ویاس بھی محبت کا لازمی نتیجہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمہاری ہر بات قابل قبول ہوتے ہوئے بھی معمولی سی کسی بات سے مشکوک نظر آنے لگتی ہے۔ میں تمہیں بتا نہیں سکتا کہ تمہارے بارے میں میرا اپنا کیا حال ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چلتے پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے، ہر وقت تمہارا خیال ہی دل ودماغ پر سوار رہتا ہے۔ حضرت نظام الدین پہنچ کر مولوی طلحہ کے پاس بھی تمہارا ہی تذکرہ رہا کرتا ہے، بلکہ شاید مولوی طلحہ اس کو خاصہ محسوس بھی کرتے ہیں۔ ایک روز کہہ رہے تھے کہ میں عبد الرحیم کو لکھوں گا کہ میرے پاس بیٹھ کر تمہارا تذکرہ کرنا فضل الرحمٰن نے ضروری سمجھ رکھا ہے۔ جب بھی موقعہ ملتا ہے یہی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس محبت کو اخلاص اور عافیت کے ساتھ ہمیشہ ہمیش قائم رکھے۔ ابھی تک تو یہی عالم ہے کہ اس تعلق کے انقطاع یا اس میں معمولی سی کمی کا تصور بھی سخت پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے اس محبت پر استقامت عطا فرمائیں۔ آمین۔

تم نے لکھا ہے کہ **سل المجرب ولا تسأل الحکیم** احقر اس وادی سے گزرا ہے الخ۔ تمہاری یہ بات تو اپنی جگہ پر صحیح ہے مگر یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ ''پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوا کرتیں۔''

تم یہ کیوں خیال رکھتے ہو کہ میرے ساتھ تعلق کا بھی وہی حشر ہوگا۔ تمہیں تو دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ آئندہ ایسے تلخ تجربوں سے دوچار نہ کرے۔ آمین۔

اب ذرا ایک دلچسپ لطیفہ سن لو۔ تمہارا پہلا خط جب مجھے موصول ہوا جس میں تم نے

مولوی سعید صاحب کو بھی لکھا ہے تو مجھے بڑا ہی افسوس ہوا اور شک وشبہ، بدگمانی اور حسرت ویاس کے اتھاہ سمندر نے مجھے اپنے نرغہ میں لے لیا۔ اور طبیعت پر شدت سے یہ تقاضا ہوا کہ اس خط کے جواب میں تمہیں صرف ایک شعر لکھ کر بھیج دیا جائے:

سرنامہ میرے نام کا اور خط رقیب کا
ظالم ترے ستم کے ہیں عنواں عجیب عجیب

(ظفر)

دیکھی تم نے اس محبت کی بدگمانیاں۔ اگر میں ذرا سے صبر وتحمل سے کام نہ لیتا تو ضرور تمہیں یہ شعر اور کچھ جلی بھنی سنا دیتا۔ اسی بدگمانی اور شک وشبہ کی وجہ سے اب تک تمہارا وہ خط میرے پاس ہے۔ البتہ مولوی سعید صاحب کو اس کی اطلاع کردی ہے کہ مولوی عبدالرحیم کا ایک خط جناب کے نام میرے پاس محفوظ ہے۔ دیکھو وہ کیا جواب دیتے ہیں؟

تم نے میرے مشورہ کا ذکر کرتے ہوئے مجھے لکھا ہے کہ جناب اپنے لئے تو جلالین شریف، اور کنز، مقامات وغیرہ پسند کریں اور میرے لئے قاعدہ بغدادی وغیرہ۔۔

اللہ اکبر! میرے مشورہ سے کیا بات نکالی ہے؟ جو میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھی۔ کیا آج تک میری زبان سے کوئی ایسی بات نکلی ہے جس کے سیاق وسباق سے بھی یہ پتہ چلتا ہو کہ میں (استغفراللہ) تمہیں ناسمجھ یا تدریس کا اہل نہیں سمجھتا۔

میں نے جو تمہیں اس کا مشورہ دیا تھا وہ محض اس بناء پر تھا کہ گھر کے گھر ہی معقول تنخواہ مل رہی ہے، اس سے بہتر کیا چاہئے۔ اور پھر تمہارے بھائی نے جس انداز سے مجھ سے تذکرہ کیا تھا اور ان کی باتوں سے جو تأثر میں نے لیا تھا، اُسے میں واضح طور پر بیان نہیں کرسکتا، البتہ یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ ان کے انداز کا مجھ پر اتنا بوجھ پڑا تھا کہ فوراً ہی میرے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ تمہیں فوراً ہی ملازمت کر لینی چاہئے، چاہے جو بھی ملے۔ اُس وقت کی تمہارے بھائی صاحب کی بات چیت سے صاف طور پر مترشح ہو رہا تھا کہ وہ ہر قیمت

پر تمہیں ملازم کی حیثیت سے دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ والد صاحب کے خرچ کا بوجھ اُن پر سے کچھ کم ہو۔ اُن کے تمہارے متعلق اس بارے میں انداز گفتگو سے میرے ذہن میں ان کے متعلق ایک خیال پیدا ہوا تھا اور الحمدللہ وہ صحیح ثابت ہوا۔ تو خیر، میرے کہنے کا منشأ تو یہ تھا کہ تم اس وقت اس جگہ کو نہ چھوڑو۔ گھر کا گھر ہے اور آمدنی کی آمدنی۔ چپڑی بھی اور دودھ بھی! یہ منشأ حاشاوکلا بالکل نہ تھا کہ میں تمہیں تدریس کا اہل نہیں سمجھتا بلکہ اپنے گریباں میں منہ ڈال کر جب میں دیکھتا ہوں تو تم مجھ سے اس سلسلہ میں بدرجہا بہتر نظر آتے ہو۔

باقی رہا میرا ان کتابوں کا پڑھانا، تو یہ کوئی میری قابلیت کی دلیل نہیں، بلکہ انحطاط زمانہ کی دلیل ہے کہ طالب علم اتنے بدھو آتے ہیں کہ مجھ جیسا جاہل بھی ان کو پڑھا لیتا ہے۔ خیر اب تو تم دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان کو اچھی طرح سے پڑھانے کی پوری پوری توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اور ہاں، یہ تم نے برادرم مولوی یوسف کو کیوں مطعون کر ڈالا؟ یہ میں نے کب کہا تھا کہ عزیز یوسف نے اس قسم کی بات کہی ہے، وہ بیچارہ تو مجھ سے کھل کر ملاقات بھی نہیں کرتا چہ جائیکہ اس قسم کی گفتگو کرے۔ یہ بات چیت تو تمہاری ملازمت کے سلسلہ میں تمہارے بڑے بھائی محمد علی صاحب (شاید ان کا نام یہی ہے) سے سورت میں ہوئی تھی اور انہوں نے یہ تذکرہ خود ہی شروع کیا تھا۔

''ان'' کے نام تمہارا پرچہ اور تمہارے سلام سب میرے پاس محفوظ ہیں۔ میں نے پہلے بھی لکھا تھا کہ جب تک ان سے تمہارا تعارف نہ ہو جائے اس وقت تک تمہارا پرچہ ان تک پہنچانا سودمند نہیں۔ ماحول کی بناء پر اس قسم کی بات میرے تعارف کرائے بغیر نبھ نہیں سکتی۔ ان سے ان کے گھر پر صرف پانچ دس منٹ کی ملاقات ہوئی تھی، اسی میں میں نے معمولی سا تذکرہ تو کر دیا، مگر کھل کر کوئی بات نہیں کر سکا۔ بقرعید کے بعد جب ان کو یہاں لے کر آؤں گا، تب ہی ان شاء اللہ آپ کو اپنے پرچے کا جواب مل سکے گا۔

مولوی طلحہ کے نام خط میں میرے متعلق بھی تم نے کچھ لکھا ہے، وہ مجھے موصول ہو گیا ہے۔ موزے قبول کر لئے۔ اس کے لئے بہت بہت شکریہ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے کہ تم نے مجھے خوش کیا۔

مولوی طلحہ آج یا کل سہارنپور چلے جائیں گے۔ مولوی الیاس صاحب رائے پور اور سہارنپور ہو کر آئے ہیں، ان کی زبانی پتہ چلا کہ حضرت شیخ، عزیز یوسف اور مولوی غلام محمد وغیرہ بخیر ہیں۔

سب سے سلام کہنا، خصوصیت سے خالہ سے۔

طالب دعا
فضل الرحمٰن دہلوی
۲۶/فروری ۶۶ء

....

فضل الرحمٰن دہلوی ۱۱/ستمبر ۶۶ء

کیا لالہ و گل کیا ماہ و انجم
سب منتظر ہیں کب آؤ گے تم

عزیز دوست! سلام شوق۔ نہ معلوم تم کیوں خاموش خاموش سے معلوم ہوتے ہو۔ کئی دن ہو گئے ایک لفافہ لکھا تھا اور اب تک اس کے جواب کا انتظار کر رہا ہوں۔ طبیعت کیسی ہے؟ نصیب دشمناں، کہیں پھر علالت کا سلسلہ تو شروع نہیں ہو گیا؟ اپنی خیریت سے جلد ہی مطلع کرتے رہا کرو۔ میں بھی آج کل کچھ عجیب سی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ پچھلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ چچازاد ہمشیرہ کی طبیعت کافی دنوں سے متأثر چلی آ رہی ہے۔

خیر چھوڑیے اب اس خشک موضوع کو، یہ سنائیے کہ تمہاری شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں کہ نہیں؟ تم نے مجھے بتایا تھا کہ شاید اس دفعہ دیوالی کے موقعہ پر شادی ہو جائے، تو دیوالی

تو شاید قریب ہی آ رہی ہے۔اور ہاں یہ بھی بتادو کہ اس طرف کب تک آ رہے ہو؟ پندرہ بیس روز جلد ہی پورے ہو رہے ہیں۔تم نے پچھلے خط میں لکھا تھا کہ دس پندرہ روز میں شاید واپسی ہو جائے۔آج کل سہارنپور میں تبلیغی اجتماع ہو رہا ہے۔مولوی طلحہ صاحب تشریف لائے ہوئے تھے۔شاید وہ بھی کل ہی سہارنپور واپس چلے گئے ہیں۔

ترس رہی ہیں تری دید کو جو مدت سے
وہ بے قرار نگاہیں سلام کہتی ہیں

گھر والوں سے خصوصیت کے ساتھ سلام کہہ دیں۔اور ہاں، وہ ناشتہ تو بھجوا دیا ہوتا۔التمش کی طرف سے سلام قبول فرمائیں۔فقط والسلام۔طلب دعا۔

فضل الرحمٰن دہلوی

....

مکان ۱۷، بلاک ۲۲،
سرگودھا
۲۶؍ستمبر ۷۶ء

باسمہ تعالیٰ

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی سے معاف
آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

عزیز دوست مولوی عبدالرحیم ،ایزد متعال تمہیں ہمیشہ خوش وخرم رکھیں۔آمین،ثم آمین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضرت اقدس دام مجدہم کی پندرہ روزہ شدید علالت نے ذہنی طور پر مضمحل کر رکھا تھا۔اوراس پر طرہ یہ کہ ایک مزید واقعہ نے دل کی دنیا تہہ و بالا کی ہوئی تھی کہ تمہارا ’’مودت

نامہ'' موصول ہوا اور فوری طور پر میں تمام دنیا سے کٹ کر تم میں محو ہو گیا۔ اللہ تعالی ہمارے اس مخلصانہ تعلق کو ہمیشہ قائم رکھیں اور نظر بد سے محفوظ رکھیں۔ آمین، ثم آمین۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت میں بالکل اس قابل نہ تھا کہ میں کوئی طویل خط لکھ سکتا۔ اس لئے کہ حضرت کی علالت اور پھر حضرت اقدس کی ڈاک، اپنی ڈاک اور احباب ان سب کی وجہ سے سر اٹھانے کی فرصت بھی نہیں ہے۔ لیکن تم بہر حال تم ہو، تمہیں نظر انداز کرنا میرے قبضہ کی بات نہیں۔ تمہارے معاملہ میں میرے دل نے مجھے ہمیشہ شکست دی ہے۔ اور مجھے اس کا اعتراف ہے کہ تمہیں میں چاہتا ہوں۔ اور اس انداز سے چاہتا ہوں کہ مجھے الحمدللہ آج تک تم سے یہ پوچھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ ''۔۔۔ آپ ہی بتلا ئیے کہ وہ کونسی صورت اختیار کی جاسکتی ہے کہ جس سے طرفین کو راضی رکھا جا سکے؟ بندہ کے خیال میں تو ایسی کوئی صورت نہیں۔ ؎ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم، نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔''

بلکہ جب بھی ایسا کوئی موقعہ آیا تو میں نے وہ راہ اختیار کی جس میں تمہارے ''ذہن و فکر'' کا خیال پورے طور پر رکھا گیا تھا۔ تم نے شاید فراموش کر دیا کہ حضرت شیخ مدظلہ سے خط و کتابت پر نظام الدین میں میری جو گفتگو تم سے ہوئی تھی اور جو تمہارے نزدیک میرے لئے ابھی تک ''خار مغیلاں'' بنی ہوئی ہے، حالانکہ میں نے آج تک اسے ''خار گل'' کی حیثیت دے رکھی ہے۔ اس گفتگو کے بعد اور حضرت والا کا جواب موصول ہونے پر میں نے تم سے اجازت چاہی تھی کہ میں اس کا جواب لکھ سکوں، اور تم نے میری معقول باتوں کے جواب میں مجھے اجازت دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ یہ تمہارا اور شیخ کا معاملہ ہے۔

برادر محترم مولوی محمد طلحہ صاحب کا خط آج موصول ہوا ہے۔ ان شاء اللہ العزیز ایک دو دن میں بلال کی معرفت جواب لکھوں گا۔ برادرم مولوی محمد یوسف شاید سہارنپور ہی ہوں گے۔ ان سے سلام کہہ دیں۔ اور جو بھی واقف ہوں ان سے بھی سلام عرض کر دیں۔ کیا والد صاحب آئے تھے؟ اگر آئے تھے تو کیا میرے متعلق بھی کسی قسم کی کوئی بات ہوئی تھی؟

حضرت اقدس (حافظ عبدالعزیز صاحب خلیفۂ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری، سرگودھا) الحمدللہ اب روبصحت ہیں۔ دوتین روز سے کچھ کچھ چلنا بھی شروع کردیا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرماویں۔ تمہارا سلام عرض کردیا تھا۔ جواباً سلام اور دعائیں لکھنے کے لئے فرمایا تھا۔ عزیز مولوی طلحہ صاحب سے سلام مسنون عرض کردیں۔

فقط والسلام

فضل الرحمٰن دہلوی

....

گلزار رحیمی

ضلع سہارنپور

۹/نومبر ۷۰ء

باسمہ سبحانہ

میرے عزیز دوست! خدا تمہیں ہمیشہ خوش وخرم رکھیں۔ آمین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خدا کرے کہ تم مع اپنے جملہ متعلقین کے بعافیت ہو۔

رمضان المبارک کی تمہاری مبارک مصروفیات میں مخل تو نہیں ہونا چاہئے تھا، مگر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان قصداً وہ کام کرجاتا ہے جو اُسے بھولے سے بھی نہیں کرنا چاہئے تھا، اور مزہ کی بات یہ ہے کہ اس کام کے کرنے میں اُسے اک خاص لطف حاصل ہوتا ہے۔ میں بھی اس وقت کچھ ایسی ہی کیفیات سے دوچار ہوں۔

یہاں رائپور میں جس کمرہ میں میرا قیام ہے، وہ پہلے کتب خانہ تھا، مگر اب کتب خانہ وہاں سے منتقل کردیا گیا ہے اور الماریوں پر ٹین لگادئے گئے ہیں۔ اور میرے بستر ے کی پائنتیں انہیں الماریوں کی طرف ہے۔

کل جب میں دوپہر کو آرام کے لئے لیٹا تو معاً مجھے ''نرولی'' کا خیال آیا اور پھر تو

''یادوں'' نے اس قدر ہجوم کیا کہ میں پریشان سا ہو اٹھا۔اب اپنے اسی درد کو ہلکا کرنے کے لئے تمہیں مخاطب کر رہا ہوں۔

تمہیں شاید یاد ہوگا کہ اپنے ''نرولی'' کے یک روزہ قیام میں ہم نے دوپہر تمہارے کسی قریبی عزیز کے گھر گزاری تھی، جہاں اک ''جھولا نما'' آرام گاہ تھی، جس پر تم لیٹے تھے اور پائتیں کی طرف اک کیلنڈر سا لٹکا ہوا تھا، جس پر شاید کچھ آیات یا پھر اسم ذات تحریر تھا۔اس پر میں نے نکیر کی تھی اور اس کا جواب تم نے دہلی آ کر یہ دیا تھا کہ ہمارے کتب خانہ میں لیٹ کر تم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ پاؤں کس طرف پھیلاؤں؟ شاید تم کو یہ بات یاد نہیں رہی، مگر آج مجھے وہاں کی اک اک بات یاد آ رہی ہے۔عصر کی نماز کے وقت مسجد میں تم سے ملاقات ہوئی تھی۔رات کو کھانے کے بعد ہم لوگ ٹہلنے کی غرض سے گئے تھے اور تالاب کے کنارے کچھ دیر بیٹھے تھے۔وہاں سے تیل کے کنویں کی آگ بھی صاف نظر آتی تھی۔واپسی پر سورت تک لے جانے کے لئے مجھے اپنا اصرار بھی بخوبی یاد ہے، اور تمہارا یہ ''عذر لنگ'' بھی کہ اس وقت میرے پاس دُھلا ہوا پائجامہ نہیں، اس لئے میں نہیں چل سکتا۔

سورت تمہارے والد صاحب مرحوم سے جو ملاقات ہوئی تھی، وہ بھی بخوبی یاد ہے۔انہوں نے بڑی شفقت سے اپنے پاس بٹھا کر مجھ سے یہ دریافت کیا تھا کہ ''عبدالرحیم نے کچھ خاطر بھی کی تھی؟'' اور پھر مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا احمد سعید صاحب (دہلوی) رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات بھی میرے دہلوی ہونے کی مناسبت سے سنائے تھے۔اور تمہاری اُن خالہ کے یہاں کا شربت بھی تو اچھی طرح یاد ہے جو کئی جگہ چائے پینے کے بعد محض اس لئے پینا پڑا تھا کہ اُس گھرانے سے اُس وقت ''عبدل'' کو اک خاص انسیت تھی اور اس جگہ سے کسی ''خاص مسئلہ'' کی وجہ سے لگاؤ تھا۔اور۔۔۔

اب کہاں تک لکھوں! شاید تم بور ہو جاؤ گے۔سچی بات تو یہ ہے کہ:

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو   مجھے سب ہے یاد ذرہ ذرہ

بچپن میں سبعہ معلقہ کے تشبیب کے اشعار میں محبوب کے اجڑے ہوئے دیار اور کھنڈرات کو دیکھ کر اس قدر بے قرار ہونا اور پھر ان سے مخاطب ہو کر گفتگو کرنا کبھی میری سمجھ میں نہیں آیا۔ زہیر بن ابی سلمی کا یہ شعر:

فلما عرفت الدار قلت لربعها　　　الا انعم صباحا ایها الربع واسلم

فنی اور شعری اعتبار سے خواہ کس قدر بلند ہو، مگر اس اعتبار سے کہ اس میں حقیقت کو کہاں تک دخل ہے، اس شعر پر مجھے خاصی مدت تک شک رہا۔ مگر اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ ہاں واقعی محبت کی دنیا میں یہ چیزیں بھی بڑی اہمیت رکھتی ہیں اور زندگی کے بڑے بڑے عجیب افسانے ان سے وابستہ ہوتے ہیں۔

میرے پیارے دوست! ماضی کی یہ یادیں جو میرے لئے تو یقیناً بے حد حسین ہیں، ہوسکتا ہے تمہارے لئے کوئی حیثیت نہ رکھیں اور اب تم ان کے تذکرے کو بھی وقت کا نسیان سمجھو۔ اگر ایسا ہی ہو تو پھر مجھے معاف کر دینا، میں تو انہیں یادوں کے سہارے غموں کو دور کرتا رہتا ہوں۔ سچ پوچھو تو حقیقت یہ ہے کہ حالات نے میرا اس بری طرح حلیہ بگاڑا ہے کہ اگر میں اس قسم کے سہارے نہ تلاش کروں تو شاید باقی بھی نہ رہ سکوں۔ تمہارے پرانے خطوط بھی میرے پاس جمع ہیں، ان کو بھی دیکھتا رہتا ہوں۔ تم نہ معلوم اب کس حال میں ہو۔ بہر حال اگر تم مجھے فراموش بھی کر چکے ہو تو اپنے پچھلے تعلقات کا واسطہ دے کر میں یہ تو کہہ سکتا ہوں اور درخواست کر سکتا ہوں کہ اپنی خصوصی دعاؤں میں مجھے یاد رکھا کرو۔ یقین جانو، اس وقت ایسے سخت حالات سے دو چار ہوں جو شاید میرے مستقبل کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے مجھ پر رحم فرمائیں تو شاید کچھ کام بن جائیں، ورنہ تو بظاہر کچھ اچھے آثار نظر نہیں آتے۔ ایک دفعہ پھر دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔

بھائی صغیر صاحب، بھائی طلحہ صاحب، اور اپنے قریبی متعلقین سے میرا سلام ضرور کہہ دینا۔ اگر وقت نکال کر جواب میں کچھ لکھ سکو تو یہ یقیناً میری تسکین خاطر کا باعث

ہوگا۔ خط اگر ملفوف ہوتو بہتر رہے گا۔

یہاں پر الحمد للہ سب طرح سے خیریت ہے۔ والد صاحب سہارنپور سے آنے والوں سے تمہارے متعلق ضرور معلوم کر لیتے ہیں۔ اس دفعہ میں نے اپنی پریشان حالی اور پریشان خیالی کی وجہ سے یہاں حضرت والا کی خدمت میں قرآن پاک سنانے سے بھی معذرت کردی تھی، حالانکہ بقول راؤ عطاء الرحمٰن خاں کے حضرت میرا ہی نام تجویز کر چکے تھے۔ اب چچا سنا رہے ہیں۔ اچھا خدا حافظ۔

فقط والسلام

تمہارا

فضل الرحمٰن دہلوی

....

گلزار رحیمی، رائپور، ضلع سہارنپور

۲۲ر رمضان المبارک ۹۰ھ   ۲۳ر نومبر ۷۰ء

باسمہ سبحانہ

برادر عزیز مولوی عبدالرحیم صاحب! **وفقنا اللّٰہ تعالیٰ وایاکم لما یحب ویرضیٰ!**

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خدا کرے کہ تم مع اپنے جملہ متعلقین کے بخیر وعافیت ہو۔ اپنا پہلا خط پوسٹ کرنے کے بعد میں تو ہمہ تن اُس کے جواب کا مشتاق اور منتظر بن کر بیٹھ گیا تھا۔ الحمد للہ کہ عین اس وقت جب کہ میں تمہاری بے حد مصروفیتوں کا خیال کر کے اس کے جواب سے مایوس ہو چلا تھا، تمہارا صحیفۂ مودت موصول ہوا۔ بلا تصنع کہتا ہوں کہ بے حد مسرت اور سکون ملا۔

ایسی تو اگرچہ اس میں کوئی خاص بات نہ تھی جو دوسروں کی نظروں میں وجہ سکون بنتی،

مگر میرے نزدیک یہ تمہاری محبت ہی کا یہ ردعمل ہے، اور انسان جب پریشانی اور الجھنوں میں مبتلا ہوتا ہے تو پھر دوستوں کی پر خلوص محبت ہی کچھ سہارا بنتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اپنے اس ابتلاء کے دور میں بھائی مطلوب اور تم دو ہی میرے ایسے عزیز دوست ہیں جن کے خطوط کسی حد تک وجہ سکون بنتے ہیں۔ ہاں البتہ بھائی طلحہ کے خلوص و محبت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان تعلقات کو خلوص کے ساتھ ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین۔

تم نے لکھا ہے کہ میں اپنی پریشانی کی وجہ بھی تمہیں لکھوں! میں سوچتا ہوں کہ اس مبارک مہینہ میں اس قسم کی باتیں لکھ کر کیوں خواہ مخواہ تمہارے رمضان کو بھی مکدر کروں، مگر ہاں ایک لالچ مجھے بھی ہے اور وہ یہ کہ اس طرح کچھ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرلوں گا۔ اور شاید تم بھی متأثر ہوکر دل سے دعا کرنے لگو۔ اس لئے بالکل ہی مختصر طور پر کچھ لکھنا چاہتا تھا مگر یہ تو شاید خود غرضی ہوگی، اس لئے بس یہی کہتا ہوں کہ

کبھی فرصت میں سن لینا، بڑی ہے داستاں میری

بہر حال، اپنی خصوصی دعاؤں میں مجھ پریشان حال کو ضرور یاد رکھا کرو۔ تم نے لکھا ہے کہ تم لوگ عید کے روز ہی فرنٹیر سے واپسی کا ارادہ کر رہے ہو۔ آخر ایسی بھی کیا گھبراہٹ کہ رمضان ختم ہوتے ہی سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنے کی سوچنے لگے ہو۔ میرا خیال ہے کہ اس پروگرام کے سب سے بڑے محرک مولوی یوسف ہی ہوں گے۔ ارے بھئی، اول تو یہ کوئی گارنٹی نہیں کہ اُس وقت تک صاحبزادے ضرور ہی عالم وجود میں تشریف لا چکے ہوں اور اگر خدا کرے کہ بعافیت ایسا ہو بھی گیا ہو تو پھر بھی آخر اس قدر جلدی سمجھ میں نہیں۔

میرا مقصد یہ تھا کہ ادھر حضرت مولانا مدظلہ العالی بھی عید کے دوسرے یا تیسرے روز ضرور سہارنپور پہنچیں گے، خواہ دلی کے ارادہ اور یا پاکستان کی واپسی کے ارادہ سے۔ ظاہری بات ہے کہ ہم لوگ بھی ساتھ ہی ہوں گے، تو اس وقت کچھ دیر مل بیٹھنے کا وقت مل جائے

گا، پھر نہ معلوم کب ملاقات ہو بالخصوص عزیز مولوی یوسف تو اس قدر دور چلے جاتے ہیں کہ پھر ملنے کی آس ہی نہیں رہ جاتی۔ بہر حال جیسی تمہاری مصلحتیں ہوں ورنہ جی تو یہی چاہتا تھا کہ اس دفعہ سہارنپور میں تو کم از کم ملاقات ہو جاتی۔ اگر خدانخواستہ تم بغیر ملے چلے ہی جاؤ تو جا کر خط ضرور لکھنا، میرا دلی کا موجودہ پتہ نوٹ کر لو:

Sec, S.C.C. 53 North Basti Harphool Singh
Sadar Bazaar, Delhi - 6

''حقیقت شکر'' کا بہر حال انتظار ہے۔ شوق سے مطالعہ کروں گا مگر تنقیدی نظر کے ساتھ۔ امید ہے کہ تمہیں ناگوار نہ ہوگا۔

والد صاحب سے سلام کہہ دیا تھا مگر آج کل جذبات کی ایک دوسری لہر اُن پر طاری ہے، بہر حال تمہاری محبت کے وہ معترف ہیں۔

برادر عزیز مولوی یوسف صاحب سے بہت بہت سلام کہہ دینا اور ملنے کا اشتیاق بھی ظاہر کر دینا۔ بھائی صغیر صاحب کی خدمت میں بھی بعد سلام مسنون یہ کہہ دینا کہ آپ کے پروگرام کے سلسلہ میں آپ کے خط کا شدت سے منتظر ہوں۔ امید ہے کہ آپ ضرور اپنے پروگرام سے مطلع فرمائیں گے۔

بھائی طلحہ صاحب سے بھی بہت بہت سلام مسنون اور درخواست دعا۔ سنا ہے کہ اس دفعہ اُن کی جانشینی کا اعلان ہوگا۔ اگر یہ صحیح ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں مبارک کریں۔ میری طرف سے پیشگی مبارک باد۔ سہارنپور سے یعنی آپ کے یہاں سے تقریباً دس بارہ آدمی یہاں آ چکے ہیں، مگر وہ کتاب اب تک نہ ملی۔ اچھا خدا حافظ۔

فقط والسلام

تمہارا

فضل الرحمٰن دہلوی

....

برادر عزیز،

خدا تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔آمین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ابھی ابھی دہلی پہنچا ہوں۔ سر میں درد اور تکان تو ہے ہی، مگر ان سب سے زیادہ تم سے جدا ہونے کے اثر نے نڈھال کر رکھا ہے۔ گھر والوں سے مل ملا کر فوراً ہی تمہیں خط لکھنے بیٹھ گیا ہوں۔ شاید اس طرح کچھ دل کی بھڑاس نکل جائے تو کچھ سکون مل جائے۔ رہ رہ کر یہ خیال بھی کافی ستا رہا ہے کہ شاید تم میرے متعلق یہی سوچ رہے ہوں گے کہ خود جانا چاہتا تھا، اس لئے معمولی سے بہانہ کی آڑ لے کر چلا گیا۔ حالانکہ آج دہلی آنے کا خیال تو میں نے اسی وقت اپنے ذہن سے نکال دیا تھا جب تم نے پہلی بار مجھ سے مزید قیام کے لئے کہا تھا، اور یہ طے کر لیا تھا کہ بدھ یا جمعرات کو دہلی کے لئے روانہ ہو جاؤں گا۔

مگر اس سلسلہ میں خاموشی اس لئے اختیار کر رکھی تھی کہ ایک تو تمہاری زبان سے قیام کے لئے اصرار کچھ بھلا سا معلوم ہوتا تھا۔ اور دوسرے تمہارے توجہ دلانے پر کچھ کچھ میں نے بھی اس کا احساس کر لیا تھا کہ والد صاحب ''اہل اللہ'' کے علاوہ کسی دوسرے سے کسی بھی قسم کے تعلق کو میرے لئے مناسب نہیں سمجھتے۔

انہی وجوہ کی بنا پر میں یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح یہ معلوم ہو جائے کہ میرا مزید قیام انہیں برداشت ہوگا کہ نہیں۔ اور حسب توقع مجھے یہی محسوس ہوا کہ وہ اب میرا مزید قیام ان کے لئے الجھن کا باعث سمجھتے ہیں۔ لیکن میں نے پھر بھی محض تمہاری وجہ سے مزید قیام کا فیصلہ کر لیا۔ اور اس فیصلہ سے کچھ مسرت مجھ کو ہوئی اگر چہ کسی کی الجھن کا خیال کبھی کبھی مجھے تذبذب میں بھی ڈال دیتا تھا۔

مگر خیر، قیام کی نیت کر کے میں سونے کی تیاریوں میں مشغول تھا کہ ادھر حضرت شیخ نے یہ چاہا کہ وہ یہ اندازہ کر لیں کہ میرا مزید قیام میری اپنی خوشی پر مبنی ہے یا حضرت شیخ کے

کہنے سننے سے بالجبر ایسا ہوا ہے۔اس کے لئے انہوں نے میرے پاس ایک پیغام بھیجا جو پہلے تو مجھ تک اس طرح پہنچا کہ شیخ یہ فرمارہے ہیں کہ فضل الرحمٰن سے کہو کہ مجھ سے مصافحہ کرلے اور مولوی عتیق صاحب کے ساتھ چلا جائے۔ مجھے جب یہ پیغام موصول ہوا تو میں اپنے دل پر جبر کرکے بظاہر بلاتأمل شیخ سے مصافحہ کے لئے چل پڑا۔

راستہ میں ابوالحسن مل گیا۔اس نے مجھے بتایا کہ شیخ یہ فرمارہے ہیں کہ اگر تم خوشی سے یہاں قیام کرنا چاہتے ہو، تو ضرور قیام کرو۔ ورنہ پھر اپنے پروگرام کے مطابق مولوی عتیق کے ہمراہ چلے جاؤ۔ میں نے ابوالحسن سے کہا کہ میں تو اپنی خوشی سے ہی ٹھہرا ہوں۔اس پر ابوالحسن نے کہا کہ اچھا جاؤ، تو پھر آرام کرو۔ ابوالحسن نے میری یہ گفتگو والد صاحب کے دریافت کرنے پر ان کے سامنے بھی دہرادی۔ میں نے اسی وقت یہ بھی کہہ دیا کہ آج تو نہیں جاتا، کل یا پرسوں چلا جاؤں گا۔فرمانے لگے کہ ایک دوروز میں کیا فرق پڑتا ہے؟ جانا ہے تو آج ہی ان کے ساتھ چلے جاؤ۔

انہوں نے یہ بات کچھ اس انداز سے کہی کہ مجھے مجبوراً یہی فیصلہ کرنا پڑا کہ جا کر شیخ سے مصافحہ کرآؤں۔ جب حضرت شیخ کے پاس پہنچا تو وہاں پر موجود لوگوں میں یہی احساس میں نے پایا کہ مجھے ابھی کچھ اور قیام کرنا چاہئے، حتیٰ کی مصافحہ کے بعد جب مولوی معین نے مجھے روک کر یہ کہا کہ ابھی تو تم سے حضرت کو جو بات کل کرنی تھی وہ بھی نہیں ہوئی، تو اس وقت حضرت شیخ کی طرف دیکھ کر مجھے یہ اندازہ لگانے میں دشواری نہیں ہوئی کہ خود شیخ اب بھی یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے بھلے کا خیال کرکے جانے کا پروگرام کینسل کردوں۔مگر اس وقت پھر مجھے اپنے والد صاحب کا خیال آیا اور میں اپنی طبیعت پر جبر کرکے باہر نکل آیا۔

روانگی کا، اور پھر وہ بھی خلاف توقع روانگی کا طبیعت پر اتنا اثر ہوا کہ بیان نہیں کرسکتا۔ تم سے جدا ہونے کا سخت افسوس ہے۔ اور یہ سوچ کر تو اور بھی ملال ہوتا ہے کہ تمہارے سورت جانے کے بعد نہ معلوم پھر کب ملاقات ہو۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس

تعلق کو اخلاص کے ساتھ ہمیشہ ہمیش قائم رکھے اور اس محبت پر استقامت اور ترقیعطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔

۲۵ رجنوری کے لئے تمہارا ریزرویشن ہوا ہے۔کیا ہی اچھا ہو کہ تم اس دن صبح یہاں دہلی آجاؤ۔شیخ بھی تو دہلی آنے کے لئے وہاں سے روانہ ہو چکے ہوں گے۔پھرتم کو کیا عذر ہوسکتا ہے؟ دن بھر میرے ساتھ رہ کر شام کو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہو جانا۔جس کو بھی اپنے ساتھ لانا چاہو تمہیں اختیار ہے۔اور اگر یہاں تک کی ہمراہی کے لئے برادرم مولوی یوسف کو ساتھ رکھو تو نور علی نور۔

؎ غنیمت جان لے مل بیٹھنے کو　　　جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

جس گاڑی سے آنا ہو مجھے ضرور مطلع کر دینا۔ورنہ تو پھر اسٹیشن سے یہاں تک پہنچنے میں تمہیں کافی سے زائد وقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ہاں اگر پیسوں کے متعلق مزید ضرورت ہو تو مجھے ضرور لکھنا۔ان شاء اللہ انتظام کرلوں گا۔سہارنپور سے دہلی تک کا کرایہ میرے ذمہ ہے۔

رائے پور جاتے ہوئے برادرم مولوی یوسف صاحب سے ملاقات نہ ہوسکی تھی۔ وہاں سے واپسی پر انہوں نے فقیر سے اس احساس کا اظہار بھی کر دیا تھا جو میرے نہ ملنے سے ان کو ہوا تھا۔شومئ قسمت کہ اب بھی چلتے وقت کی افراتفری میں ان سے ملاقات نہ ہوسکی۔میری طرف سے بعد سلام مسنون بہت بہت معذرت اور اپنی اس حرکت پر ندامت کا اظہار بھی کر دیں۔

ہاں اسی قسم کا ایک پیغام مفتی محمود صاحب تک بھی پہنچانا ہے۔اگرچہ اس وقت میرے ذہن میں یہ بات گھوم رہی ہے کہ کہیں تم یہ سوچنے لگ جاؤ کہ لو پیغام رساں ہی بنا دیا۔میں کس کس کا لحاظ رکھوں؟ مگر اپنے پرخلوص تعلق کی بناء پر مجھے امید ہے کہ تھوڑا بہت لحاظ تو تم میرا ضرور کرو گے۔ کہتے ہیں کہ عشق اول در دل معشوق پیدا شود۔ اسی بناء پر میں یہ جرأت کر رہا ہوں کہ تم سے یہ درخواست کروں کہ تم مفتی محمود صاحب مدظلہ کی خدمت میں بعد سلام

مسنون میرا یہ پیغام پہنچادو کہ چونکہ خلاف توقع فوراً ہی واپس آنا پڑ گیا اور اس وقت اتنی گنجائش بھی مجھے نہیں دی گئی کہ میں جناب سے مل لیتا، اس لئے نہ مل سکا۔ بے حد نادم ہوں اور معذرت خواہ ہوں، اور نہ ملنے کا بے حد افسوس ہے۔ اور اس کا بھی کہ اس طرح میں بزرگانہ شفقت سے بھرپور ''عیدی'' سے بھی محروم رہا۔ اخیر میں دعا کی درخواست بھی کر دیں۔ ہاں ایک بات یاد رکھنا کہ میرا یہ پیغام محترم مفتی صاحب کو موقع محل دیکھ کر پہنچانا۔ شکریہ۔

کل عصر کے وقت ہم بہن بھائیوں کی تعداد میں ایک بہن کا اضافہ اور ہو گیا ہے۔ میں تو اپنی والدہ مرحومہ کی تنہا یادگار ہوں۔ البتہ ان موجودہ والدہ صاحبہ سے ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک بنائے۔ آمین، ثم آمین۔

اس دفعہ تم نے شاید دو تین بار کچھ اس قسم کا فقرہ ذہن نشیں کرانے کی کوشش کی تھی کہ آدمی اگر اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگے تو وہ محروم رہ جاتا ہے۔ اور شاید اس قسم کی کوئی بات بھی تم نے کہی تھی کہ حدیث شریف میں ہے کہ آدمی کو مخاطب کی سمجھ کے اعتبار سے گفتگو کرنی چاہیے۔ تمہارے یہ فقرے میری ذہنی الجھن کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ باوجود غور و فکر کے ایسی کوئی بات مجھے اپنی یاد نہیں آئی جس سے یہ سمجھا جا سکتا ہو کہ میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہوں یا تم پر اپنی قابلیت کا سکہ جمانا چاہتا ہوں۔ ہاں ایک بات ایسی ہے جسے دوسرا ضرور قابل گرفت سمجھ سکتا ہے، بشرطیکہ وہ بیچارہ بالکل ہی بدھو ہے۔ اور وہ بات ہے میرا انداز تخاطب! یعنی ''آپ'' اور ''جناب'' جیسے الفاظ کو چھوڑ کر ''تو'' اور ''تمہارے'' جیسے الفاظ سے تخاطب کرنا، مگر یہ انداز تخاطب محض چھوٹوں ہی کے لئے نہیں، بلکہ ان دو دوستوں کے درمیان بھی یہ انداز تخاطب پایا جاتا ہے جن میں گہرے روابط ہوں۔

رہی وہ حدیث والی بات کہ انسان کو مخاطب کی سمجھ کے اعتبار سے گفتگو کرنی چاہیے، تو ماشاء اللہ تم تو مجھ سے زیادہ ذہین و فہیم آدمی ہو۔ اب تم ہی بتاؤ کہ اس قسم کے فقرے بغیر سمجھائے کیسے سمجھ سکتا ہوں؟ اگر میرے اندر حقیقۃً یہ امراض موجود ہیں تو ایک دوست کے

ناطے تمہیں کھل کر ان کی نشاندہی کرنی چاہیے۔

تمہارے جواب کا شدت سے انتظار کروں گا۔ جو باتیں اہم ہیں ان کا مختصر سا فیصلہ کن جواب لکھ کر روانہ کردو۔ مجھے امید ہے کہ تم مجھے اس سلسلہ میں معذور رکھو گے۔ ہاں الاعتدال پڑھنے کی ضرور کوشش کروں گا۔

ابھی ابھی تمہارا کارڈ موصول ہو گیا ہے، اس لئے اس کو یہی ختم کر رہا ہوں۔ یہ خط کل شروع کیا تھا، مگر والدہ کی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے آج پورا کر رہا ہوں۔

....

مکاتیب حضرت صوفی اقبال صاحب مہاجر مدنی نوراللہ مرقدہ بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

محترم المقام اعز الاخوان زادلطفہ،

بعد سلام مسنون، ابھی ابھی حضرت اقدس کی طرف سے تار دیکھا۔ مژدہ ولادت باسعادت سے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بہت مبارک فرمائے۔ اس کی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے بھی دعا گو ہوں۔ الحمد للہ، آپ گھر پر موجود تھے۔ اسی طرح ہر کام حضرت کی رائے مبارک کے مطابق کرنے میں ان شاء اللہ بہت برکت ہوتی ہے۔

اب آپ کو کچھ دن گھر سے غیر حاضر نہیں ہونا چاہئے۔ اِس لئے ملاقات کے لئے اسٹیشن پر یا بمبئی وغیرہ کا ارادہ نہ کریں۔ ان شاء اللہ جلدی ہی مدینہ پاک میں عافیت وبرکت وقبولیت کے ساتھ قیام ہوگا ہی۔

دوسرے یہ کہ یہاں سے کچھ دیر میں ہماری روانگی ہوتی تب تو آپ کی گھر سے غیر حاضری میں زیادہ اشکال نہ تھا۔ لیکن اب تو ہم تینوں مولوی شاہد صاحب، حافظ الیاس صاحب اور بندہ عید کے بعد ان شاء اللہ اتوار کو دہلی کے لئے روانہ ہوں گے۔ وہاں سے پیر کے روز ڈیلکس سوپر میں بمبئی کے لئے سیٹ ریزرو ہے اور منگل کو بمبئی پہنچ جائیں گے۔ پھر بدھ کے روز جہاز ہے۔

الحمدللہ، حضرت اقدس کی صحت بہت اچھی ہے اور بشاشت ہے۔ مولوی عبدالعزیز کھلنوی اور مولوی محمد ثانی لکھنوی کو اجازت ملی ہے۔ چار پانچ ان شاء اللہ اور بھی متوقع ہیں۔ دیگر سب خیریت ہے۔ آپ سے دعاؤں کی درخواست۔ بھابھی صاحبہ کو بندہ کا سلام بھی عرض کر دیں۔ یہاں آپ حضرات کے لئے دعائیں ہوتی ہیں۔

فقط والسلام

محمد اقبال، سہارنپور

....

باسمہ تعالیٰ

من المدینۃ المنورۃ علی منوّرہا الف الف صلاۃ وسلام

۱۶/رجب المرجب ۱۴۰۴ھ

مخدوم مکرم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دامت برکاتہم،

سلام مسنون!

پندرہ دن سے بیمار ہوں۔ اسی حالت میں مجلس ذکر (بعد العصر) کے دوران آپ کا خط ملا۔ لفافہ پر آپ کی تحریر پہچان کر پڑھنے سے پہلے رونا آ گیا۔ اور خود تو پڑھ نہیں سکتا تھا، ایک صاحب سناتے گئے، میں روتا رہا۔ اب جواب لکھانے کی ہمت نہیں ہے۔ کئی بار روضۂ شریف پر آپ خود یاد آ جاتے ہیں، میں نالائق کیا یاد کرتا۔ اور یہ بھی امید ہے کہ سرکار ہی کی طرف سے یاد کرایا جاتا ہوں کہ آپ ان کے محبوب ہیں۔ رات بھی سلام کے لئے کئی دنوں کے بعد حاضر ہو سکا تھا، تو آپ کی طرف سے سلام عرض کر دیا تھا۔ اور آپ کے چشم دید حالات اور نوشتہ حالات پڑھ کر بھی متأثر طبیعت کے ساتھ دعاؤں کی توفیق ہوئی۔

اس وقت کوئی جواب لکھنے کی طاقت نہیں ہے، اس لئے آپ کی باتوں کے ایک حصہ کا لکھا لکھایا جواب مکتوبات خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ میں سے انہیں کے الفاظ میں تحریر

کرتا ہوں۔ وہ اپنے شیخ کے نعوذ باللہ مخالف کو نہیں، صرف تعلق نہ رکھنے والے کے متعلق لکھتے ہیں (اپنی حالت)۔ یعنی مکتوب الیہ تو ان کا محبوب پیر بھائی ہے، یہ بات کسی اور کے متعلق ہے جس کی مکتوب الیہ نے سفارش کی ہوگی۔ مکتوب الیہ کو ایک یہ شعر لکھا ؎

بیادگار بمانی کہ بوئے آں داری

فارسی تو آتی نہیں، اس لئے ترجمہ ساتھ نقل کرتا ہوں۔ ''یعنی تو یادداشت میں رہے گا چونکہ تو اس کی بو رکھتا ہے''۔ آپ میرے محبوب کے کمالات کے آئینہ ہیں اور اس کے جمال پاک کی یادگار ہیں۔

اس فراق سوختہ اور دل باختہ عاشق کی حالت یہ ہے کہ جو شخص حضرت عالی قدس سرہ کے وجود کی شمع کے گرد پروانہ کی طرح نہ پھرا ہے، اور نشانہ کی طرح اس کے بے مثال توجہ کی تیر کا ہدف نہیں بنا ہے، اور اس کی رفتار اور محبوبانہ اداؤں کا شکار نہیں ہوا ہے، اور اس کی معشوقوں جیسی شراب کی مانند (نشیلی) آنکھو کا کشتہ نہیں ہے، اور اس کے دلبروں جیسے تبسم کا عاشق نہیں ہے، اس کی بارگاہ کی غلامی کی زنجیر جس کی جان وتن کی گردن میں ظاہر نہ ہو، اس کے ساتھ نہ بیٹھے اور اس کے ساتھ آشنائی نہ کرے اور اس سے گفتگو نہ کرے۔

کیا کروں، مجھے ایسا ہی پیدا کیا گیا ہے۔ میں اپنے اختیار میں نہیں ہوں۔ محبت کے دیوانے جس جگہ محبوب کی بو پاتے ہیں، جان فدا کرتے ہیں (یعنی مکتوب الیہ پر اور یہ پاگل عبدالرحیم پر)۔ اور جس جگہ محبوب کا نشان نہیں دیکھتے، اس جگہ سے سینکڑوں کوس دور بھاگتے ہیں۔ جو شخص کہ اس ناکارہ کے ساتھ نشست و برخاست کی رغبت رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ ایسا ہو جائے ورنہ ناکارہ لوگوں کے ساتھ کیا دوستی اور کیسی نشست و برخاست کرے۔ بارہا دل میں آتا ہے کہ کوئی گوشہ اختیار کر کے زمین کی تہ میں کوئی گڑھا پسند کر لے تاکہ جو لوگ مذکورہ اوصاف کے حامل نہیں ہیں نہ ان کو دیکھے اور نہ ان کی باتیں سنے۔ فقط۔

حضرت جی! میں اب گوا ہوں میں اپنے حضرت کے پاس صرف حضرت کے خدام

کی محبت ہی لے کر نہیں حاضری چاہتا، بلکہ حضرت کے تکلیف دہندہ اور مخالف لوگوں کا شدید بغض لے کر بھی حاضر ہوں گا، ان شاء اللہ تبارک وتعالیٰ۔

میں ایک سوہنے نال لُٹی
میری ساریاں نال کٹی

بس دعاؤں کی درخواست، معافی کی درخواست، رحم وکرم کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

(حضرت اقدس مولانا) محمد اقبال صاحب زید مجدہم مدینہ منورہ

بقلم عزیز الرحمٰن

(تجلی گاہ حق) مسجد صدیق اکبر، محلّہ فاروق اعظم (چوہڑ ہڑیال)

راولپنڈی ۱۸، پاکستان

احقر محمد اقبال مزید عرض کرتا ہے کہ میں اپنے حضرت کے محبوبوں (آپ حضرات) کی کوٹھیوں (معہد الرشید الاسلامی، چیپاٹا اور دار العلوم، بری) کے دروازے کا کتا ہوں۔ غیروں کو بھونکنا اور کاٹنا میرا کام ہے۔ غیروں کو اپنا بنانا مجھے نہیں آتا۔ میں کیا کروں۔

مخدومنا المکرّم حضرت اقدس زید مجدکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

روضۂ اقدس پر آپ کا صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور ان شاء اللہ کروں گا۔ آپ کے لئے اور آپ کے بھائی حضرت مولانا یوسف صاحب زید مجدہم کے لئے راولپنڈی، تجلی گاہ حق میں مولائی حضرت اقدس صوفی صاحب زید مجدہم خصوصی دعائیں کراتے ہیں، اور ہم ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔ آپ دونوں سے بہت ہی محبت ہے۔ حضرت اقدس صوفی صاحب دامت برکاتہم کی برکت سے غائبانہ محبت تو تھی ہی، اور پھر مالک کریم نے دونوں کی زیارت

کرادی۔ بندہ بھی دعاؤں کے لئے درخواست گزار ہے۔

فقط والسلام
عزیزالرحمٰن

....

مکاتیب حضرت مولانا شاہد صاحب سہارنپوری مدظلہ
بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

عزیز محترم،

ازاحقر شادی خانہ آبادی مبارک ہو۔

دن گنے جاتے تھے اس دن کے لئے

افسوس وقت پر مبارکبادا پنی تکلیف کی وجہ سے نہ دے سکا۔

شاہد

....

۷۸۶

ازسہارنپور ۶۶/۸/۱۰ء

محبّ محترم، خوش رہو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ ایک دوروز ہوئے تمہارا محبت نامہ فیض شمامہ بارانِ رحمت کی طرح نازل ہوا۔ پڑھ کر خوشی ہوئی۔

جناب کے لئے یٰس شریف کے بعد بہت بہت دعائیں کرتا ہوں، لیکن کیا ہم اور کیا

ہماری دعا۔ تاہم جناب والا کے کہنے کے بموجب خوب دعا کرتا ہوں۔

یہاں پر بارشیں خوب زور شور سے ہو رہی ہیں۔ ایک مرتبہ تین دن مسلسل بارش رہی جس کی وجہ سے آدمی تمہاری دو منزلی مسجد تک جاتے ہوئے خوف کھا رہے تھے۔ اس لئے کہ ندی کا پانی بہت بڑھ گیا تھا۔ حکومت کا بہت نقصان ہوا۔ جو چاول دو روپیہ کیلو تھے، وہ چار آنہ کیلو فروخت ہوئے۔

مولانا کفایت اللہ صاحب مع چند ساتھیوں کے بخیر و عافیت جمعہ کے دن ساڑھے بارہ بجے کے قریب پہنچ گئے۔ امید ہے کہ میری سابقہ غلطیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے خط کا جواب ناصواب فقط بدست خود مرحمت فرمائیں گے۔

ملاقات و دیدار کا متمنی

....

۱۳ اگست ۱۹۶۶ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ تم بخیر ہو گے۔ الحمدللہ یہاں پر مع اباجی کے سب بعافیت ہیں۔ میں نے اس سے پہلے خط میں تمہاری بیماری کے متعلق چند تفریحی فقرے لکھ دئے تھے۔ امید ہے کہ وہ تم نے پڑھے بھی ہوں گے اور تمہیں ناگواری بھی ہوئی ہوگی۔ لیکن اُس خط کے سپرد ڈاک تک مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ تم کیا بیمار ہو۔ میں سمجھتا تھا کہ چونکہ تمہیں قیام سہارنپور کے دوران نزلہ، زکام وغیرہ کی شکایت رہتی تھی، وہی اب بھی ہو گئی ہوگی۔ لیکن پھر مولوی یوسف نے کہا کہ ان کا فلاں روز آپریشن ہوگا۔ پھر میں نے تحقیق کی، تو معلوم ہوا کہ واقعی میرے فقرے بالکل غلط تھے۔ واقعۃً آپ بیمار تھے۔ اس لئے جناب والا سے معافی کا طالب ہوں کہ یہ غلطی مجھ سے سہواً ہوئی ہے۔

معلوم نہیں آپریشن کہاں ہوا، مکان پر ہوا یا سورت۔ والد صاحب تو تشریف لے جانے سے معذور رہی ہیں، دوسرے بھائی اور خالائیں جاتی رہتی ہوں گی۔ ہسپتال میں کتنے

دن قیام رہے گا معلوم نہیں۔ مولوی یوسف بعافیت ہیں، اگرچہ تمہاری وجہ سے پریشان رہتے ہیں۔ ان کو جلدی جلدی خطوط لکھواتے رہا کریں تاکہ اطمینان رہے، خود تو خط لکھنے سے معذور ہوں گے۔ شاید ان کے طفیل میں کسی اور تک بھی پہنچ جائے۔

مولوی زبیر، بھائی طلحہ، غلام محمد، اسمٰعیل سب بعافیت ہیں۔ سب اپنے اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔ تمہاری غیبت میں ڈاک مولوی غلام محمد لکھ رہے ہیں۔ اور تمہارے سامنے جو کام مولوی غلام محمد کرتے ہیں وہ اب مولوی اسماعیل انجام دیتے ہیں۔ ابا جی بھی بعافیت ہیں۔ روزانہ سبق کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ اور نیز روزمرہ کے کام بحمداللہ خوب اچھی طرح سے انجام دے رہے ہیں۔

کل مولانا منور صاحب نے فرمایا کہ میں نے مولوی عبدالرحیم کو کئی مرتبہ خواب میں دیکھ لیا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جس کو کسی سے کسی واسطہ سے تعلق ہو، تو وہ خواب میں ضرور آتا ہے۔ اور وہ خواب میں تھا کہ مولوی عبدالرحیم واپس سہارنپور آ گئے۔ میں نے پوچھا کیوں آ گئے؟ اس پر تم نے کہا کہ ہمارا جی وہاں نہیں لگتا ہے۔

بندہ کے امتحانات قریب آ چکے ہیں۔ صرف ایک ہفتہ باقی ہے۔ بار کے دن سے امتحان شروع ہوں گے اور جمعرات تک ختم ہو جائیں گے۔ آپ میرے لئے خوب دعا فرمائیں۔ مولائے کریم مجھے امتحانات میں کامیابی عطا فرمائے۔ زیادہ فکر شرح جامی کا ہے۔ اس لئے کہ مشکل بھی ہے اور بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ میں نے تمہارے سے جاتے ہوئے بھی کہا کہ جلدی آنا۔ ان شاء اللہ اصول الشاشی تمہارے سے پڑھنی ہے۔ اور ششماہی امتحان اور سالانہ امتحان کے درمیان صرف ڈھائی ماہ کا زمانہ ہے۔ اس لئے بندہ بھی جناب والا کی صحت و عافیت کے ساتھ ہر دو آپریشنوں سے فراغت کی بھی دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ صحت نصیب فرمائیں اور جلدی ملاقات فرمائے۔ آمین۔

تمہارے وہ جوتے جو تم نے کالے ربڑ کے جوتے سے قبل استعمال کئے تھے، اب

تک بحفاظت تامہ مدرسہ قدیم میں رکھے ہیں۔ انہیں کو دیکھ کر یاد تازہ کر لیتے ہیں۔ اگر تمہیں خط کے جواب میں ذراسی بھی دقت ہوتو میں تمہیں حکماً منع کرتا ہوں کہ مجھے ہرگز خط مت لکھنا۔ ملاقات ہی ان شاء اللہ تمام خطوں کے جوابات ہو جائیں گے۔ البتہ اتنا ضرور کر لینا کہ مولوی یوسف کے خط میں سلام ضرور لکھوا دینا کہ میں اسے اپنے نام خط تصور کرلوں گا۔

زیادہ کیا عرض کروں۔ مکرمی محترمی مولوی شبیر صاحب مدظلہ جوان شاء اللہ تمہارے سارے زندگی کے ساتھی ثابت ہوں گے، امید ہے کہ وہ بھی بعافیت ہوں گے۔

میں تمہیں مکرر لکھتا ہوں کہ اگر تمہیں ذراسی بھی تکلیف ہوتو ہرگز خط مت لکھنا۔ فقط۔ اگر جواب دیں تو مولوی یوسف کے لفافہ میں دیں۔

زیادہ محتاج دعا

بندہ شاہد عفی عنہ

امتحان کے لئے تمام سے خصوصاً آپ سے بہت بہت زوروں سے دعا کی درخواست۔ فقط۔ یوسف۔

....

۷۸۶

محبّ محترم جناب مولانا عبدالرحیم صاحب عافاکم اللہ وسلمہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج گرامی مع احباب کے بعافیت ہوں گے۔ بندہ اللہ کا شکر ہے بعافیت ہے۔ خادم کا امتحان منگل کے روز ختم ہوگیا تھا۔ اسی روز دو بجے والی گاڑی سے دلی کے لئے روانہ ہوگیا۔ نو بجے کے قریب بعافیت پہنچ گئے تھے۔ بار کے دن وہاں سے چل دئے۔ الحمد للہ ابا جی کی طبیعت ٹھیک ہے۔ دلی جانے سے قبل خوب درد تھا، ہلکا جھٹکا بھی باعث تکلیف تھا، لیکن دلی سے آنے کے بعد الحمد للہ خاصی تخفیف ہوگئی۔

آپ کی خیریت جناب کے محبین سے معلوم ہوتی رہتی ہے۔ یہ معلوم ہوکر بہت خوشی ہوئی کہ جناب والا بخیر وعافیت ہسپتال سے رخصت لے کر اور مزید اپنی خوشی سے ایک روز قیام کے بعد واپس اپنے متعلقین ومحبین میں تشریف لے آئے۔ اللہ تعالیٰ صحت وعافیت کے ساتھ تا دیر قائم رکھے۔ آمین۔ امید ہے کہ اب جلد از جلد سہارنپور آنے کی تیاریوں میں مشغول ہوجائیں گے اور محبین کے وعدوں کو پس پشت ڈال کر جلد ہی سہارنپور کے لئے روانہ ہوجائیں گے۔

مولوی یوسف وغلام محمد، اسماعیل سب بخیر ہیں۔ مولوی یوسف کے امتحانات اچھے رہے، اگرچہ نتائج ابھی نہیں نکلے۔ میری والدہ اور خالائیں اور بھائی طلحہ سب دلی گئے ہوئے ہیں۔ گھر میں تالا لگا ہوا ہے۔ کھانا وغیرہ سب کچھ مولوی نصیر الدین کے یہاں پکتا ہے۔

جناب کی دعاؤں سے بندہ کی مفت کی کتابیں خوب آرہی ہیں۔ اندازاً ایک ہفتہ میں پانچ کتب یا رسالے آجاتے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ جناب جب تشریف لائیں گے تو ان شاء اللہ مطالعہ کے لئے ضرور دوں گا۔ بندہ کے امتحان جناب والا کی دعاؤں سے خوب اچھے رہے۔ تلخیص میں ۱۷ ۱/۲ اور شرح جامی میں ۱۸ نمبر آئے ہیں۔ ابھی تک انہیں دو کے معلوم ہوئے ہیں، بقیہ کتب کے نتائج کے لئے دعا کریں۔ عزیز راشد کاندھلوی سلام اور خیریت پوچھتا ہے، وہ اگرچہ یہاں نہیں ہے، لیکن اس کا خط آیا ہے۔

ایک کتاب پاکستان سے آئی ہے جس کی قیمت دو روپیہ ہے، مگر انہوں نے مجھے مفت بھیج دی۔ ایسے ہی ایک کتاب ساڑھے چار سو صفحے کی مجلد آئی ہے، اس کا سائز معلم الحجاج جیسا ہے، وہ بھی مفت آئی ہے۔ اور کتب بھی آئی ہیں، جن میں بہت سی کتب کے صفحات ڈھائی سو کے قریب ہیں۔

بندہ کو جناب والا سے بہت ہی ندامت اور شرمندگی ہے کہ تقریباً ایک ماہ بعد خط لکھ رہا ہوں جس کا مجھے بھی واقعۃً افسوس ہے۔ مکرمی یہ لفاظی نہیں ہے، حقیقتاً میں ہی ایسا ہے۔

معلوم نہیں جناب والا کے افریقہ جانے والی بات کا کیا ہوا۔ اس بیماری میں تو بظاہر

جانا ممکن نہیں۔

اگر جواب دیتے ہوئے ذرا سا بھی ضعف اور کمزوری محسوس ہو، تو ہرگز ہرگز جواب مت دینا، لیکن اگر جواب دے دیں گے تو اس کو احسان عظیم سے بڑھ کر سمجھوں گا۔

اصول الشاشی والی بات ابھی تک میرے دل و دماغ میں موجیں مار رہی ہے۔ آتے ہی ان شاء اللہ شروع کر دوں گا۔

فقط

دعاؤں کا محتاج اور غلطیوں کی معافی کا خواستگار

فقیر شاہد

....

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج مبارک بعافیت ہوں گے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم لوگ بھی بعافیت ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم لوگ بھی بعافیت ہیں۔ معلوم نہیں کہ جناب والا کی کمزوری کا کیا حال ہے، خدا کرے اب نہ رہی ہو۔

ابا جی الحمد للہ بعافیت ہیں مگر کمر کا درد کچھ ایسا چل رہا ہے کہ اس کی وجہ سے اب تک کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھتے۔ ابا جی کا تقریباً نظام بدل گیا ہے۔ فجر کی نماز کے فوراً بعد گھر آجاتے ہیں اور گھر ہی میں وظیفہ وغیرہ پڑھتے ہیں اور حافظ صدیق اور مولوی غلام محمد وغیرہ ذکر کرتے ہیں۔ سوا چھ بجے کواڑ کھلتے ہیں۔ بعد مغرب بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ نماز پڑھ کر آجاتے ہیں اور گھر لیٹ کر مولوی غلام محمد سے کوئی خاص خط لکھواتے ہیں۔ ایسے ہی بعد عشاء ہوتا ہے۔ اتنے یٰسں شریف ہوتی ہے، اتنے ابا جی نماز وغیرہ سے فارغ ہوتے ہیں۔ یٰسں شریف کی دعا بھی مختصر ہوتی ہے۔ اس کے فوراً بعد گھر آجاتے ہیں۔ تہجد بھی آج کل بند ہے۔ باقی الحمد للہ عزائم وہمت کا یہ حال ہے کہ ظہر کے بعد دونوں گھنٹے بخاری شریف کا درس دیتے ہیں۔ ادام اللہ عمرہ الشریف۔

جناب والا سے بندہ نے جو عہد کیا تھا کہ ان شاء اللہ اصول پڑھوں گا، اس خواب کی تعبیر کچھ ایسی معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے کہ آپ گجرات جا کر بیمار ہو گئے اور پے در پے دو آپریشن ہوئے، جس میں کافی عرصہ ہوا۔ تاہم ابھی امتحان سالانہ میں چند ماہ باقی ہیں۔ مجھے قوی امید ہے کہ جب جناب والا اپنے اندر ذرا سی بھی قوت پائیں گے، فوراً سہارنپور کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

میں نے جناب والا کے لئے بہت اچھی اچھی کتابیں برائے مطالعہ رکھ رکھی ہیں۔ جب تشریف لائیں گے، ضرور مطالعہ کے لئے پیش کروں گا۔ بندہ کا کئی روز سے خط لکھنے کا ارادہ تھا، مگر اس تگ و دو میں رہا کہ جناب والا کا شاید خط مل جائے، مگر پے در پے تین دن انتظار کے بعد جناب کا خط نہ ملنے پر بندہ کو مجبوراً حرف شکایت زبان پر لانا پڑا۔ والی اللّٰہ المشتکی۔

مولوی غلام محمد، مولوی یوسف تتلا، مولوی اسماعیل سب لوگ اباجی کے ساتھ دلی تشریف لے گئے تھے۔ اپنے آنے جانے کی مفصل روئیداد پہلے خط میں لکھ چکا ہوں۔ یہاں پر اسلامیہ کالج کے سالانہ تبلیغی اجتماع کی تیاریاں بڑے زور شور سے ہو رہی ہیں۔ ماموں انعام و بھائی ہارون اور دیگر مبلغین بھی تشریف لا رہے ہیں۔ نیز علی میاں اور مولانا منظور نعمانی کا بھی احتمال ہے۔ قاری ظہیر، میاں جی عیسٰی، مولوی یعقوب اور دیگر مبلغین تقریباً ایک ماہ سے اس کی فضائیں شہر سہارنپور اور اس کے نواح میں بنا رہے ہیں۔ ہر روز کوئی نہ کوئی جلسہ ضرور ہوتا ہے۔ امید ہے کہ یہ اجتماع سال رواں کی طرح امسال بھی ان شاء اللہ بہت کامیاب ہوگا۔ جلسہ تین روز تک رہے گا۔ بار، اتوار، پیر۔ یعنی ۲۴۔۲۵۔۲۶ جمادی الاولی ۸۶ھ۔

خدا کرے، یہ خط جناب والا کی موجودگی میں ہی پہنچ جائے تو اچھا ہے۔ اس لئے کہ مولوی اسماعیل کے خط میں آپ نے اپنے آنے کو دس بارہ روز میں لکھا تھا، اس خط کو بھی عرصہ ہو گیا۔ فقط

شاہد، ۱۹ر جمادی الاولی ۸۶ھ

٧٨٦

بدھ ،۹؍نومبر کی صبح بدر آئے۔ایک دن ورات رہ کر جمعرات ۲۰؍نومبر کو بندہ کی گاڑی میں بعد عصر روانہ ہوا۔رات عشاء کے وقت جدہ پہنچے۔معلوم ہوا کہ جہاز کے آنے میں دو گھنٹے ہیں۔دو گھنٹے کے بعد جہاز اترا،لیکن مطار پر کئی جہاز موجود ہونے کی وجہ سے اترنے میں تاخیر ہوئی۔حضرت والا اور مولوی انعام الحسن صاحب تو براہ راست باہر تشریف لے آئے۔بقیہ حضرات سامان وغیرہ کی وجہ سے بعد میں تاخیر سے نکلے۔تھوڑی دیر مصافحے ہوئے اوراس کے بعد جدہ سے روانگی ہوئی۔

حضرت کی گاڑی میں حضرت والا،حضرت جی، بھائی سعدی،مولوی حبیب اللہ،مولوی اسماعیل بدات تھے۔حضرت کی گاڑی کے پیچھے متصل بندہ کی گاڑی تھی جس میں بندہ کے ساتھ صوفی اقبال صاحب،مولوی اسماعیل،مولوی احسان، طارق عسکری اور شفیع تھے۔تقریباً پون گھنٹے میں مکہ مکرمہ بھائی سعدی کے یہاں پہنچے۔مولانا انعام صاحب تو فوراً حضرت کے حکم سے لیٹ گئے۔حضرت نے استنجاء اور وضو فرمایا اور حرم شریف تشریف لے گئے۔طواف کے بعد بھائی سعدی کے یہاں آ کر کھانا کھا کر لیٹ گئے۔سعی دوسرے روز جمعہ کی نماز سے قبل فرمائی اور حلق جمعہ کے بعد مولوی احسان نے کیا۔

....

٧٨٦

مشفق محترم مولانا عبدالرحیم صاحب زادمجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

الحمد للہ، ہم سب بخیر ہیں۔خدا کرے آپ بھی مع عزیز واقارب کے بخیر وعافیت ہوں گے۔آپ کی خالہ صاحبہ مرحومہ کے حادثہ انتقال سے بہت ہی رنج وقلق ہے۔اللہ تعالی ان کو غریق رحمت فرمائے اور آپ حضرات کو صبر وسکون مرحمت فرمائے۔

ابا جی کے نام آمدہ خطوط میں اس دور افتادہ کے نام سلام تھا۔ وہی اس خط کے لکھنے کا محرک بن گیا۔ اور دعاؤں کے لئے درخواست کرنے کی بھی صورت بن آئی۔ بندہ جناب والا سے دعائے صلاح و فلاح کا متوقع ہے۔ امید ہے کہ اپنے اس دیرینہ لیکن دور افتادہ خادم کو فراموش نہ فرمائیں گے۔

شاید آپ کے علم میں ہوگا کہ کاوی کے منشی عیسی بھائی مدیر رسالہ پیغام گجراتی زبان میں فتنہ مودودیت کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ معلوم نہیں اب وہ کس مرحلہ میں ہے۔ طبع ہوگیا یا نہیں۔ انہوں نے رمضان المبارک میں بندہ سے اس کی ترجمانی کی اجازت منگوائی تھی، اور بندہ نے بخوشی اجازت بھی دے دی تھی۔ اس کے متعلق ضرور لکھنا کہ طبع ہوگئی یا نہیں۔ اگر کوئی مودودی اخبار یا رسالہ اس پر تنقید و تبصرہ کرے یا اس کا کوئی رد شائع ہو تو ضرور خیر و خبر رکھنا اور کوشش کر کے بھیج دینا۔ واُجرک علی اللہ۔

مولانا یوسف صاحب بھی لندن میں اس کا انگریزی ترجمہ شائع کرا رہے ہیں۔ فقط والسلام۔

تلمیذکم

محمد شاہد غفرلہ الہندی

نزیل مدینہ منورہ

۲۳ فروری ۱۹۷۶ء

....

مکاتیب حضرت حکیم سعد رشید اجمیری صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

[مکتوب گرامی حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت حکیم اجمیری رحمۃ اللہ علیہ]

محترم المقام ذوالمجد والکرم مدفیوضکم !السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

بعد سلام مسنون، احقر الحمد للہ بعافیت ہے۔ امید کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔کل آپ حضرات کی روانگی کے بعد بخیر وعافیت مکان پہونچ گیا تھااور عصر کی نماز الحمدللہ جماعت کے ساتھ ہی مل گئی تھی۔امید کہ آپ حضرات بخیر وعافیت اپنے اپنے دولت خانے پر پہونچ گئے ہوں گے۔

کل جناب والا نے دو باتوں کی طرف احقر کی توجہ دلائی تھی ۔کرم فرمائی کا بدِل ممنون ومشکور ہوں۔ایک کا جواب اس وقت عرض کر چکا تھا۔دوسری بات کے سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ میں نے زبانی آپ کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ اپنی کمزوریٔ طبع یا وحشت طبع کی وجہ سے بہت کم طبیعت کسی سے مانوس ہوتی ہے۔آپ کے اخلاق عالیہ واوصاف حمیدہ سے میرا دل بہت ہی متأثر ہے۔اس لئے اس حدیث پاک کی بنا پر کہ اگر تمہیں کسی سے محبت ہوتو اس کی اطلاع ان کو کر دیا کرو جن سے محبت ہے، میں عرض گزار ہوں کہ احقر کو

آپ سے محبت ہے۔اس لئے آپ کی گاہے گاہےتشریف آوری پر جی چاہتا ہے۔ایک آدھ چیز کوئی اچھی سی بن جائے ،بس اس سے زیادہ کوئی اور بات نہیں ہے۔

دعا فرماویں، جناب سے محبت میں اللہ جل شانہ اخلاص نصیب فرمائے۔محض دواؤں کے لئے محبت نہ ہو۔اوراس کواحقر کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بنائے۔آمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت اقدس مدفیوضہم کے خمیرہ پر چٹ لگوادیں،جس پر خمیرہ یا دوا کا نام اور مقدار خوراک بھی ہو۔ ویسے تو آپ خط میں لکھیں گے ہی،لیکن تا کہ اور دواؤں کی شیشیوں میں مخلوط نہ ہو جائے۔اس کا بھی اہتمام فرمائیں کہ کسی طرح اس کا معمولی اظہار نہ ہو کہ یہ بات عبدالرحیم سے معلوم ہوئی ہے۔

ریز رویشن ہوا ہے،اورسورت سے اس گاڑی کے چلنے کا کیا وقت ہے؟

آئندہ جو دوائیں احقر کے لئے مرحمت فرماویں اس میں دماغ کی قوت کے لئے کوئی اور دوا عنایت فرماویں کہ وہاں مجھے بہت ہی کام رہتے ہیں۔دن میں تو تین گھنٹہ سے زیادہ فرصت ہی نہیں ہے۔اور دعا بھی فرماتے رہیں۔

اور کیا عرض کروں؟ مولوی محمد انور صاحب اور بھائی عبدالحفیظ صاحب،اور گھر والوں سے بشرط سہولت ویاد سلام مسنون وگزارش دعا۔عزیزان اسعاد وارشاد سے دعوات۔

فقط والسلام

احقر الوری

بندہ عبدالرحیم السورتی

....

محترم ومکرم دامت برکاتکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کل شام آپ سے رخصت ہوکر کیم اسٹیشن کی مسجد میں عصر پڑھی اور چاند شہید سورت کی مسجد میں مغرب پڑھی۔عشاء کی اذان ہورہی تھی کہ مکان پر پہونچا۔سفراور وقت بہت راحت کے ساتھ پورا ہوا، اور ورٹھی قیام کی راحتوں مسرتوں اورحلاوتوں کوتو تعبیرہی نہیں کرسکتا۔

آپ کا تعلق اورتوجہات ان شاء اللہ تعالیٰ میرے لئے سبب ہدایت اورنجات ہوں گی۔بعض مرتبہ تو اپنے حال کو دیکھ کر بڑی مایوسی اورتنگ دلی ہوا کرتی ہے۔اللہ تعالیٰ فضل فرماویں۔

اس گرامی نامہ کی جملہ ہدایات پرعمل کروں گا۔ابھی معلوم کرایا تھا کہ ٹکٹ آگیا،لیکن ذمہ دارصاحب سے ملاقات نہیں ہوئی۔ٹکٹ آجائے تو فوراً عرض کروں گا۔

اہلیہ صاحبہ محترمہ کے پندرہ روز کی دوا پیش کررہا ہوں۔آپ کے لطف وکرم سے رواں رواں شکرگزاراوراحسان مند ہے۔میرا تعلق تو غرض سے ہے، وہ غرض بھی ہمیشہ رہے گی اورتعلق بھی ان شاءاللہ تعالیٰ۔

؎ برہم نہ شود طبع گل از نالۂ بلبل آواز گدارونق دربارِکریم است

بچے اوران کی والدہ، مولوی انورصاحب سلمہ سلام عرض کرتے ہیں۔دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔ فقط والسلام،

سعدرشید

....

[مکتوب گرامی حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت حکیم اجمیری رحمۃ اللہ علیہ]

محترم المقام مدفیوضکم،

بعد سلام مسنون! خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ حامل عریضہ خالہ زاد بھائی ایک صاحب کے لئے ریزرویشن کرانے آئے ہیں۔ وہ بھی ہمارے ساتھ سہارنپور جائیں گے۔ ہماری تاریخ سے انہیں مطلع فرمادیں۔ احقر کی دوائیں بہت عمدہ (معاف فرماویں) شدت تعلق ومحبت کا اثر علاج معالجے کی گفتگو میں بھی آجاتا ہے، ارسال فرماویں۔ اور ساتھ لے جانے کے لئے بھی دوائیں تیار کروالیں۔ کرم بالائے کرم ہوگا۔ ان شاء اللہ پنج شنبہ کی شام کو حاضر ہوں گا۔ آپ کی اور آپ کے گھر والوں کی بے پایاں شفقتیں بہت ہی یاد آتی ہیں۔ **اللّٰھمّ زد فزد.**

اہلیہ بھی آپ کے گھر والوں کو بہت یاد کرتی ہیں اور بہت بہت سلام مسنون لکھوا رہی ہیں۔ یہ حضرت اقدس مدفیوضہم کا گرامی نامہ ہے۔ بعد مطالعہ واپس فرمادیں۔ اس میں ایک عربی جملہ ہے، جس کا ترجمہ اور عبارت بھی میری سمجھ میں نہیں آئی ہے۔ آپ اس کا ترجمہ بھی تحریر فرمادیں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم السورتی

۲/۷/۷۱ء

....

محترم و مکرم مد فیوضکم،

بعد سلام مسنون و گزارش دعا، بیگ کے متعلق میں نے تحقیقات کی۔ جناب کا بیگ یہاں نہیں رہا۔ اس کی گمشدگی مع پاسپورٹ و ضروری کاغذات سے قلق ہوا۔ خدا کرے بسلامت مل جائے۔

مرسلہ جوشاندہ پینے کا معلوم نہیں ہوتا۔ نزلہ برعایت معدہ کے لئے میں نے جوشاندہ کا ایک نسخہ لکھ کر پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو نافع فرماوے۔

میری خارش میں خوب اضافہ ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر متالا صاحب کا تجویز کردہ ایک کورس استعمال کر چکا ہوں۔ اپنے دواخانہ کی دوا بہت اہتمام سے پہلے بھی استعمال کرتا رہا۔ رمضان میں ناغہ رہا۔ اب پھر اہتمام سے استعمال کر رہا ہوں، لیکن تکلیف رفع نہیں ہوئی۔ اسی کے دفعیہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حضرت اقدس دامت برکاتہم کی خدمت میں بوقت رخصت زبانی جو آیا عرض کیا تھا۔ ایک مکان بمبئی میں ہے، قیمت ۴۰، اور ایک سورت میں ہے، قیمت ایک لاکھ پندرہ ہزار ہے۔ سورت آنے کے بعد ۶ رشوال ہی کو بخیر رسی کی اطلاع کے ساتھ ہی ان دونوں مکانوں کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ کہ بمبئی کا کم قیمت، پرانا، غیر معروف جگہ ہے۔ سورت کا گراں، پختہ اور معروف جگہ ہے۔ عرض کر دیا اور دعا کی درخواست کی ہے۔ جناب سے بھی گزارش ہے۔ بمبئی مکان کے سلسلہ میں خط و کتابت ہو رہی ہے۔ شاید اسی ہفتہ میں وہاں جانا ہو اور معاملاتی گفتگو کے بعد بیعانہ بھی دے دیا جائے۔ خیر و برکت کے لئے دعا فرماویں۔

حضرات اہل دیوبند کوان کے اصرار پر ذی الحجہ کا آخری ہفتہ اور دسمبر کا دوسرا ہفتہ آج لکھ کر بھیج رہا ہوں۔ اس کے لئے خصوصیت سے دعا فرماویں۔ اہلیہ محترمہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ عزیزان کو دعوات۔

....

محترم المقام جناب بھائی عبدالرحیم صاحب معظم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آج بتاریخ ۱۵رفروری ۱۵یوم کی دوا حسبِ ہدایت حاجی یعقوب صاحب دام ظلہ کے پاس بھیج دی، اللہ تعالی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ طفیل میں اس میں شفا مرحمت فرماوے۔آمین۔

دوا بھیجنے میں دوروز تاخیر ہوگئی ہے۔ایک مفرح بن رہی تھی۔میرا خیال تھا کہ یہ آپ کے لئے بھی بہت مفید رہے گی، اس لئے اس کے بننے کا انتظار کرتا رہا۔آج جیسے ہی بنی ارسال ہے۔اس کے ہمراہ پرچہ ہے، جس میں پورا طریقِ استعمال ہے۔اللہ تعالی شفاء عاجلہ، کاملہ، مستمرہ مرحمت فرماوے۔آمین ثم آمین۔

نیازمند

سعدرشید

۲/۱۸/۷۷ء

میں انتظار میں رہوں گا کہ آپ کا کرم نامہ صادر ہواور یہ مبارک خبر لاوے کہ اللہ تعالی نے یہ مفرح آپ کے لئے مفید بنادی ہے۔

دیگر یہ کہ بندہ خودتو بہت بدخط ہے، مگر دوسری دقت یہی ہے کہ باریک اور ملا ملا کرلکھا ہوا خط خود پڑھ نہیں پاتا۔خوب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کرآپ کے کرم نامہ کو دیکھا اور پھر بھی کم سمجھ پایا۔

....

بخدمت گرامی جناب مولانا عبدالرحیم صاحب دام ظلکم العالی،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام خدمت عالیہ میں گزارش ہے کہ میں ہمارے امام صاحب کوتعویذ کے لئے بھیج رہاہوں، امید ہے کہ آپ ایک تعویذ ایسا دیں جس سے حاکم اپنی طرف التفات کرے

اور دوسرا تعویذ ایسا دیں جس سے جھوٹے گواہ کے دل پر گھبراہٹ ہو اور سچ سچ بات کہہ دے۔ تکلیف دینے کی وجہ سے معافی چاہتا ہوں۔ امید ہے طبیعت اچھی ہوگی۔

فقط

حکیم اجمیری

....

(القاب عالیہ پڑھ کر سوچئے کہ حکیم اجمیری صاحب کو کس قدر بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ سے محبت تھی اور ان کے قلب میں کس درجہ کی قدر و منزلت تھی)

ذو الجود والجلالۃ والعز والعلا والفضل والسماحۃ والمجد والبہاء، أدام اللہ تعالیٰ شموس فیوضکم بازغۃ وبدور برکاتکم طالعۃ علی الأمۃ عامۃ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ازمحتاج دعوات وتوجہات عالیہ محمد سعد رشید۔

خدا کرے مزاج گرامی بہمہ وجوہ بخیر وعافیت ہوں۔

ایک دوا، مفرح قلوب ودماغ ارسال ہے۔ خدا کرے موافق مزاج عالی ہو۔

ہم سب سلام مسنون کے بعد درخواست دعا پیش کرتے ہیں۔

یوسف بھائی مع اہل وعیال بخیر ہیں۔

محمد سعد رشید

۵/۷/۹۷ء

....

مکاتیب حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ
بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

بخدمت اقدس حضرت مولانا صاحب زید مجدہم،

السلام علیم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خیریت طرفین بدل مطلوب۔

قبل ازیں جوابی عریضہ ارسال خدمت کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔ ممکن ہے کہ ڈاک کی بدنظمی سے موصول نہ ہوا ہو۔

امید کہ گاہ بگاہ حسب فرصت خیریت سے مطلع فرمائیں گے۔ خواب میں حضرت اقدس مرشد پاک کے ساتھ زیارت ہوئی۔ حضرت اقدس آپ کی طرف بہت متوجہ اور مسرور تھے۔ ایک ہی برتن میں شریک طعام تھے، اور بار بار حضرت نے فرمایا، عبدالرحیم کو اپنے ساتھ حج میں لے جاؤں گا، اور اس کو بنا کر کے بھیج دوں گا۔

دعاؤں کا محتاج ہوں۔

والسلام،

کفایت اللہ عفی عنہ، ٢٠/ بدھ

....

۷۸۶

۲۳، بروز پیر

بگرامی خدمت حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

احقر بعافیت ہے۔ امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ ارادہ کر رہا تھا عریضہ نویسی کی سعادت حاصل کروں، مگر پھر یہ خیال ہوا کہ نہ معلوم اس وقت جناب والا سہارنپور قیام فرما ہیں یا نرولی میں۔ مگر حضرت اقدس کے گرامی نامہ سے معلوم ہوا کہ آپ نرولی تشریف لے گئے۔ حضرت اقدس نے جناب کے طویل سفر کا تذکرہ فرمایا ہے، احقر کے خواب کا معنی تحریر فرمایا ہے کہ تم دونوں کے تعلقات کے قوت کی دلیل ہے۔ یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ میرے کاتب سے معلوم ہوا کہ یہ خط عبدالرحیم پڑھ چکا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا تو میں ان کو مبارک باد دیتا۔

آن جناب والا کی روانگی کب ہوگی؟ بمبئی کب اور بمبئی سے افریقہ کی تاریخ تا کہ وقت پر حاضر ہو جاؤں۔

تعویذات کی کاپی کا خیال فرمائیں۔ مولانا صاحب کو بھی سلام مسنون اور دعا کی احقر کی طرف سے درخواست۔

والسلام،

کفایت اللہ غفرلہ

....

بہ گرامی خدمت حضرت مولانا صاحب زید مجدہ،

سلام مسنون!

احقر بعافیت ہے۔ امید کہ آپ ہشاش بشاش ہوں گے۔ قبل ازیں عریضہ نویسی کی

سعادت حاصل کر چکا ہوں، جواب سے محروم ہوں۔نرولی سے بمبئی روانگی اور پھر بمبئی سے افریقہ روانگی کی تاریخ روانہ فرمائیں تاکہ بوقت رخصت کرنے کی سعادت حاصل کروں۔

حضرت اقدس نے ہمارے آپس کے تعلقات کے قوی ہونے کی تعبیر مرحمت فرمائی۔اس کو سابقہ عریضہ میں لکھ چکا ہوں۔

دعا کی درخواست ہے۔حق تعالیٰ شانہ حسن خاتمہ اور استقامت نصیب فرمائے۔ تعویذات کی کاپی مکمل کرائی ہوگی۔مولانا صاحب کو سلام مسنون۔نیز احقر کی طرف سے درخواست پیش کریں کہ سستی نہ کریں۔

والسلام،
کفایت اللہ غفرلہ
۲۸ رشنبہ

....

٧٨٦

محترم الحاج حضرت مولانا صاحب زید مجدکم،

بعد سلام مسنون، الحمد للہ بخیر ہوں۔امید کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ گرامی نامہ نظر نواز، بلکہ دل نواز ہوا۔جناب نے احسانات کو ذکر فرما کر شرمندہ کیا۔واللہ، عرض کرتا ہوں کہ آپ کی خدمت کو اپنے لئے سعادت جانتا ہوں۔یہ آپ ہی کا کرم ہے کہ بمبئی ماشاء اللہ تفریح ہوگئی، اس لئے بندہ پر آپ کا احسان۔دیگر دعائیہ کلمات سے بے حد مسرت ہوئی، اس لئے احقر نے عرض کیا کہ گرامی نامہ دل نواز ہوا۔بندہ کو مخلص اور اہل دل بھی دعائیہ کلمات پر محمول کرتا ہوں۔کیا بعید ہے کہ حق تعالی آپ کے حسن ظن کی وجہ سے اخلاص اور دل کو واقعی دل بنادے۔

دیگر دوا کے متعلق عرض ہے کہ اب ملتوی کردیں، روانہ نہ کریں۔مگر احقر کی سمجھ میں

نہیں آتا کہ جب طبیب حاذق نے نسخہ دیا ہے تو کیا جگر و معدہ کی رعایت ملحوظ نہ ہوگی۔ خیر، اب بندہ نے بھی ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔ اور بمبئی خط بھی روانہ کر دوں گا کہ دوا کا انتظام نہ کریں۔ البتہ اولاد والے سات تعویذ پینے کے اور ایک باندھنے کا بمبئی روانہ کر دیں، مکرا نہ روانہ نہ کریں۔ پتہ تو یاد ہے، سابق عریضہ میں لکھا ہے۔ الف سے خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ شانہ آپ کا قرض غیب سے ادا کر دے۔

محتاج دعا،

کفایت اللہ غفرلہ

....

۷۸۶

۱۶/ مارچ

بخدمت اقدس حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب زید مجدکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

احقر بعافیت ہے۔ حضرت والا کی خیر و عافیت کا بدل و جان خواہاں ہوں۔ ہمیشہ بدل دعاء گو ہوں کہ حق تعالیٰ شانہ بکمال صحت تا دیر سلامت رکھے، آپ کے مبارک سفر کو خاص کر حرمین شریفین کی حاضری کو قبول فرمائے۔ امید کہ جناب والا نے اس ناپاک کو فراموش نہیں کیا ہوگا۔ تشریف آوری کی اطلاع سب سے پہلے تو مولانا آدم صاحب پٹیل کے گرامی نامہ سے ہوئی۔ مگر یہ اول تو سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ کے متعلق لکھا ہے۔ موصوف کے دوسرے گرامی نامہ سے یقین ہوا کہ ہاں یہ مولوی عبدالرحیم احقر کے مخلص رفیق محترم مولانا عبدالرحیم صاحب ہیں۔

آج کل اور امروز فردا کرتا رہا، اعذار کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکا۔ آج بمبئی بھائی عبدالرزاق و مولانا نورالدین صاحب کو خط سے اطلاع کرتا ہوں۔ ضرور اپنی سعادت جان کر یہ آپ کا خادم دونوں کے ساتھ حاضر خدمت ہو جائے گا۔ ملاقات کا بے حد اشتیاق ہے۔

حضرت مولانا شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کا گزشتہ کل گرامی نامہ عنایت ہوا ہے۔آپ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ مولوی عبدالرحیم سے کہیں ملنا ہو تو ان سے کہہ دیں کہ تمہاری اور تمہاری اہلیہ کی خیریت کا شدت سے انتظار رہتا ہے اور اگر خط لکھیں تو خط میں یہ مضمون لکھ دیں۔آپ حضرت والا کو احقر کا سلام مسنون و دعا کی درخواست ہمیشہ لکھ دیا کریں۔آپ کا احسان ہوگا۔نہایت ادب سے دعا کی درخواست ہے۔والسلام۔

آپ کا کفایت اللہ غفرلہ

مہربان گوراما اور مولانا داؤد صاحب،

بعد سلام مسنون، جناب مولانا عبدالرحیم صاحب ورٹھی میں نہ ہوں، دہلی کی طرف گئے ہوں تو لکھ دیں کہ کب تشریف لائیں گے۔بندہ نیز ممبئی سے عبدالرزاق بھائی و مولانا نورالدین صاحب ملنے آئیں گے۔جوابی پوسٹ کارڈ موجود نہ ہونے کی بناء پر جوابی خط نہیں ڈالا ہے، معاف فرمائیں۔

کفایت اللہ غفرلہ

....

۷۸٦

بخدمت اقدس حضرت مولینا صاحب زید مجدہ

سلام مسنون، احقر بعافیت ہے۔امید کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔گاہ بگاہ اپنی اور حضرت اقدس مدظلہ کی خیریت سے مطلع فرما کر احسان فرماتے رہیں۔احقر کی طرف سے سلام مسنون اور دعا کی درخواست کر کے کرم فرمائیں۔

احقر کے ایک دوست کی لڑکی کا خاوند سے جوڑ نہیں، خاوند کا دل نہیں، خاوند کے دل میں اس کی محبت پیدا ہو جائے، اس کی دعا متوجہ ہو کر فرمائیں اور تعویذ مرحمت فرما کر ممنون

فرمائیں۔مولانا داؤد صاحب کوسلام مسنون۔

والسلام

محتاج دعا

کفایت اللہ

دسمبر/۱۲

....

۷۸٦

عزیز القدر مولوی عبدالرحیم صاحب،

سلام مسنون،

ناکارہ ہر طرح خیر وعافیت سے ہے۔آپ کی خیر وعافیت بدل نیک خواستگار ہوں۔قبل ازیں عریضہ نویسی کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔ذیل کی معروضات کا غور سے مطالعہ فرمائیں۔

(۱) حضرت شیخ دامت برکاتہم کی محبت کا علاج یہ ہے کہ آپ ادعیہ میں حضرت کی ترقی درجات کی ہمیشہ دعا کیا کریں۔حق تعالیٰ شانہ ہم تمام کو حضرت شیخ دامت برکاتہ کے فیوض سے مستفیض فرمائیں اور ہر طرح کی خیر سے نوازیں،علم ظاہری و باطنی نصیب فرمائیں۔آمین۔

(۲) اپنے ہم جنسوں سے تعلقات کم کردیں۔

(۳) کتاب درس گاہ اور اساتذہ کا احترام کیا کریں۔

(۴) حسب وعدہ اس بدکار کو ادعیہ خالصہ میں فراموش نہ کریں۔

(۵) میرے عزیز،آپ نے بدکار کو اور مولوی سعید وعبدالمنان صاحبان کو خیریت سے پہنچنے کی رسید سے مطلع فرمایا اور اپنے محسن میرے مخدوم مولوی احمد صاحب گودھروی کو نہ

معلوم کیوں فراموش کیا۔ حضرت شیخ دامت برکاتہ سے تعلق کا واسطہ اور علت تام مولوی احمد صاحب ہیں، آپ کو جس طرح ذی واسطہ سے تعلق اور محبت ہونی چاہئے، اسی طرح واسطہ سے بھی ہونی چاہئے۔ مولوی احمد صاحب نے تعلقات کی بناء پر ممکن ہے تشدد سے کام لیا ہو، اگر یہ ہی وجہ ہے تو آپ کو اس تشدد کو عین کرم جاننا چاہئے۔ بعض مرتبہ بدکار پر ناراض ہوتے ہیں، سختی کرتے ہیں، بندہ کو نفسانیت کی بناء پر غصہ آتا ہے، مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ ہمدردی میں کرتے ہیں۔

آپ مجھ جیسے بدکار کو خط سے یاد کرو اور اپنے محسن کو فراموش کرو؟

کہاں میں اور مجھ سا لا ابالی

کہاں وہ اور ان کی ذات عالی

(عبدالمنان صاحب)

والسلام

محتاج دعا

کفایت اللہ

....

مکاتیب حضرت مولانا تقی الدین صاحب ندوی مدظلہ
بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

۷۸۶

برادرِ عزیز زید لطفہ　　　　　　　　سلام مسنون!

امید کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ آج کی ڈاک نے حضرت اقدس مد فیوضہم کا گرامی نامہ شرف صدور لایا۔ اس لئے آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔ آج آپ کے یہاں آمد کی تاریخ تھی، مگر معلوم ہوا کہ کل رویت ہلال کی طرح زیارت کا امکان ہے۔ انّما أشکو بثّی و حزنی الی اللّٰہ. ؎

کبھی ہنستا ہوں گلشن میں کبھی روتا ہوں صحرا میں
جاگ اٹھتا ہے اک دیوانہ پن جب تم نہیں ہوتے

گھر پر سب کو سلام کہہ دیجئے گا۔ آج مہتمم صاحب کا ایک گرامی نامہ آیا جس میں انہوں نے بہت تسلی و اعتماد کا اظہار کیا تھا، اور یہ کہ وہ مجھ سے چند مسائل میں بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں یہاں سے ساڑھے آٹھ بجے پہنچ گیا۔ تعلیم و تربیت کے بارے میں طے ہوا کہ جملہ مدرسین کو بلا لیا جائے۔ بہر حال ۵ تجاویز میں نے رکھیں، جو منظور ہوئیں۔ اس کے بعد سب حضرات چلے گئے۔ وہ مجھ سے مختلف موضوع پر باتیں کرتے رہے، اور اپنی

پریشانی کا ذکر کرتے رہے، مگراس خط کا ذکر نہیں کیا۔ میں نے بھی اظہار نہیں کیا۔ ے از ماعجز حکایت مہر ووفا مپرس پر عمل پیرا رہا۔

آج شام کو ساڑھے پانچ بجے گلاّ جارہا ہوں، صبح واپسی ہوئے گی۔ بھائی صاحب کو سلام مسنون فرمادیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ آج کی ڈاک سے محترم مولانا معین اللہ کا خط بھی آیا۔ آپ کو سلام مسنون لکھا تھا، اور یہ کہ ملفوظات کا انتظار ہے۔ حضرت مولانا علی میاں مدظلہ ۲۰/جون کو بمبئی پہنچ رہے ہیں۔ تاریخ میں تردد تھا۔ اگر صحیح تاریخ معلوم ہوتی، تو میں بھی ایک دن کے لئے حاضر ہونے کی کوشش کرتا۔

حضرت اقدس مدفیوضہم کے گرامی نامہ میں تدریس و وعظ کے ذکر سے خوشی ہوئی۔ اسے لیتے آئیں۔ مجھے آپ سے جھگڑنے کا ایک حربہ مل گیا ہے۔

والسلام

آپ کا

تقی الدین

....

۷۸۶

برادرِ محترم! سلام مسنون!

آج شام کو حسبِ پروگرام سورت محترم حکیم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں حضرت اقدس مدفیوضہم کے دو گرامی نامے آپ کے سلسلے میں شرف صدور ہوئے ہیں، اس لئے محترم حکیم صاحب بھی آپ کی خیر و عافیت اور صحت کے منتظر ہیں۔ مجھے جو کچھ معلوم تھا عرض کردیا۔ محترم حکیم صاحب نے فرمایا کہ آپ جب بھی گھر والوں کے ساتھ تشریف لائیں، تو قیام ہوجائے گا۔ خدا کرے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں۔ خیر و عافیت اور گرامی نامہ کا مندرجہ ذیل پتہ پر انتظار رہے گا۔ موضع مظفر پور، پوسٹ قلندر پور، ضلع اعظم گڈھ۔ صبح

بمبئی روانگی ہے۔ دعا فرمائیں کہ منزل آسان ہو۔

فقط والسلام
آپ کا تقی الدین

آپ کی لامع جلد ثانی دے دی ہے۔

....

مدرسہ مظاہر علوم، ۱۰/ جون ۷۲ء ۲۸/ ربیع الثانی ۹۲ھ

الأخ الکریم مولانا عبدالرحیم صاحب زیدت الطافکم!

سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ یہ ناچیز لکھنؤ اعظم گڈھ گیا ہوا تھا۔ جمعہ کو واپسی ہوئی۔ عرصہ سے آپ کا کوئی خط و خیریت معلوم نہ ہوسکی۔ یہاں آکر عزیزی مولوی یوسف صاحب کا گرامی نامہ ملا، جس سے ان کی علالت اور ان کی اہلیہ کی علالت کا حال معلوم کر کے انتہائی قلق و رنج ہورہا ہے۔ خدا کرے کہ جلد شفایاب ہوجائیں۔

وہاں کے مدرسہ کی اپیل اطاعت رسول کے اخیر میں لکھ دی تھی اور اس کو حضرت اقدس مدظلہ نے اہتمام سے لکھوایا تھا۔ حضرت اقدس مدفیوضہم کی دعا و توجہ کی برکت سے ان شاء اللہ ہر منزل آسان ہوجائے گی۔ بہرحال آپ کی خیر و عافیت کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔

اطاعت رسول کے ۸ نسخے حضرت اقدس نے حرمین بھجوانے کے لئے حاجی یعقوب کو بھجوادیئے ہیں اور ۶۰ نسخے لندن کے لئے۔ مگر اب جب کہ عزیز مولوی یوسف صاحب کی واپسی ہونے والی ہے ایسی صورت میں اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ نسخوں کا کیا کیا جائے۔ کچھ نسخے مختلف کتب خانوں تک بھجوانے کا خیال ہورہا ہے۔ آپ یا مولوی یوسف صاحب کے خط کے بعد کوئی فیصلہ کروں گا۔ ایک کتاب پر تین روپیہ خرچ آیا ہے۔ ۳۳ فیصدی کمیشن لازمی دینا پڑے گا۔

"صحبتے با اولیاء" بحمد اللہ تیزی سے نکل رہی ہے۔ گجراتی میں بھی ترجمہ کرا رہا ہوں۔

یہاں سے افریقہ بھی بھجوادیا ہے۔ بذل کی جلد اول طبع ہوچکی ہے۔۱۲۰۰ منشی انیس کے لئے امانت ملی جو آج کل میں ان تک بھجوادوں گا۔آپ کے بھائی محمد علی نے بیمہ ارسال کیا تھا, مطمئن رہیں۔

مولوی یوسف صاحب اوران کی اہلیہ اوراپنی اہلیہ اوروالدہ محترمہ اوراحباب کوسلام مسنون۔اس سفر میں عزیز ابوسعد سلمہ کا نکاح ہوگیا۔دعافرمائیں۔فقط والسلام۔

آپ کامخلص

تقی الدین ندوی مظاہری

اطاعت رسول کے گجراتی زبان میں ترجمہ کے لئے ماسٹر بشیر صاحب کوتر کیسر لکھ رہا ہوں۔گجراتی اچھی ہے۔ان سے زبانی بات ہوچکی۔بھائی عبدالحفیظ مکی کوسلام مسنون۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از بمبئی

مخدوم ومعظم جناب عبدالرحیم صاحب و بھائی یوسف صاحب دام مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،   وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضی

امید ہے کہ آنجناب مع اہل بیت بفضلہ الٰہی بعافیت ہوں گے۔آنجناب نے ابھی تک بخیر رسی کی کوئی خبر تک نہیں لکھی ،جس کا بے حد قلق ہے۔اللہ کا فضل اور کرم ہے بندہ بھی بخیریت ہے۔

بھائی یوسف کا کیا حال ہے؟ سمعتُ بہ کے قول پر معلوم ہورہا تھا کہ دواخانہ شریک ہیں۔اس سے بہت ہی افسوس ہوا۔اللہ تبارک وتعالی ان کوجلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطافرماوے۔

حاجی دوست صاحب سے آج تفصیلی گفتگو ہوئی۔بہت دیر تک ان کے مکان پر گفتگو

رہی۔ آفر کا وہ انکار کر دئے ہیں۔ میں نے کہا کہ یہی بات پہلے کہہ دیتے۔تم نے مجھے اطمینان دلوا کر ہمیں پریشان کر دیا اور میرا امسال رمضان المبارک ضائع کیا۔اللہ ہی اس کا حافظ ہے۔بس اس کے بعد میں خاموشی سے ساتھ آ گیا ہوں۔

بھائی عبدالحفیظ صاحب کو خط لکھ رہا ہوں۔ان کے جواب آنے پر ان شاء اللہ پھر حضرت شیخ دامت برکاتہم کو خط لکھوں گا۔جیسے حضرت کا حکم ومشورہ ہو ترتیب قائم کروں گا۔

آپ سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔عید آپ کے پاس گزارنے کا خیال ہے۔اللہ تعالیٰ خیر فرمائے۔

اگر آپ حضرت اقدس دام مجدہم کو خط لکھیں تو ان کو ضرور میری طرف سے سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست عرض کر دیں۔

پتہ

جامع مسجد ۲۲۷

بمبئی ۲

....

بسم الله الرحمن الرحيم

رئاسة القضاء الشرعي

محكمة أبوظبي الشرعية

تلفون: ٤١٣٨٨، ص.ب ٧

دولة الامارات العربية المتحدة

وزارة العدل

۱۱/نومبر ۱۹۷۵ء

عزیز گرامی منزلت وقدر وحبیب معظم دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید کہ جناب مع متعلقین بجملہ وجوہ بعافیت ہوں گے۔کل کی ڈاک سے ایک مختصر کارڈ ارسال کر چکا ہوں۔

آج شب میں خواب میں آپ سے ملاقات رہی۔صبح کو جناب گورا ماما اور بھائی یعقوب کی تشریف آوری نعمت غیر مترقبہ کے طور پر ہوئی۔بے حد مسرت ہوئی۔آتشِ شوق تیز تر کر دیا،مگر مجبوری یہ ہے کہ یہ ناچیز اس وقت تک ابوظبی کے رسمی وفد میں ہے۔وفد واپس جا چکا،مگران کی اجازت سے گھر آیا ہوں۔اور ۱۷/نومبر بروز دوشنبہ کو دوپہر تک بمبئ پہنچوں گا۔وہاں سے سیٹ ریزرویشن بعد میں کرالوں گا۔یقیناً آنجناب اور محترم حکیم صاحب کی زیارت سے مسرت ہوتی اورخمیرہ بھی مل جاتا،کیوں کہ مجھے ایک شکایت عرصہ سے ہے۔ گرچہ حکیم مسعود صاحب نے سہارنپور میں دیکھ کر اطمینان دلا دیا ہے،مگر حکیم صاحب کے بغیر اطمینان کہاں۔دعا کی درخواست ہے۔

ندوہ کے جشن سے فارغ ہوکر ۳/نومبر کو دلی آیا۔وہاں رئیس الجمہوریۃ وغیرہم کی دعوت تھی۔مگراس ناچیز نے رفقاء سے اجازت لے لی،اور ۴/نومبر کو صبح سہارنپور حاضر ہوا۔ دوشب اور ڈیڑھ دن قیام رہا۔اپنی محرومی پر افسوس ہوتا رہا۔آنجناب کو تلاش کیا،مگر نہ پایا۔

جناب نے اپنے خط میں بھائی یعقوب کے لئے جو کچھ تحریر فرمایا ہے،اس کی تکمیل میرے لئے عین سعادت ہے۔ان شاء اللہ یہاں سے جاکر کوشش کروں گا، والغیب عنداللہ۔اگر یہ لکھنؤ کے جلسہ میں آگئے ہوتے،تو کوئی صورت شاید نکل آتی۔اب تو یہاں سے بغیر ڈکلیریشن فارم کے جو امارات سے آئے گا،ویزا ایک ماہ کا بھی نہیں دیتے۔ اور ٹرانزٹ پر اسے اترنے دیتے ہیں،جس کا ٹکٹ و ویزا آگے کا بھی ہو۔اس کے بغیر بمبئ سے دوبئ تک سیٹ بک نہیں کرتے۔اس لئے یہاں سے دشواری ہے۔

محترم مولانا عبدالحفیظ صاحب نے اپنے کسی دوست ملک الطاف کو جو سفارشی خط لکھا ہے،اگر وہ براہ راست ان کو ویزا کے لئے لکھ دیتے تو شاید اب تک آجاتا۔ان کے ان سے

بہت گہرے تعلقات ہیں۔ وہ آدمی فعال بھی ہیں۔ مجھ سے تو ان کی سرسری ملاقات ہے۔ بہرحال پاسپورٹ کا نمبر وغیرہ لے لیا ہے۔ البتہ ۶ عدد فوٹو یہ میرے پتہ پر بھجوادیں۔ وہاں جانے کے بعد ان شاء اللہ کوشش کروں گا۔ قانونی لحاظ سے یہ ناچیز اپنی اور اہلیہ و بچوں اور حقیقی بھائی و والدین کے سوا اور کسی کا کفیل نہیں بن سکتا۔ کسی مقامی کو تیار کرنا ہوگا۔

جناب نے جو رقم حضرت اقدس مدظلہ کو میری طرف سے پیش کی تھی، وہ جناب کے پاس گورا ماما کے ذریعہ ارسال کررہا ہوں۔ امید ہے کہ جناب سے بمبئی میں شرف ملاقات حاصل ہوگی۔ کرایہ آمد ورفت میرے ذمہ۔ آپ کے خط نے بہت ہی جوش واشتیاق لقاء پیدا کردیا۔

دعاؤں کا بے حد محتاج ہوں۔ آپ سے دوری کا احساس ہے۔ اللہ کرے کہ آپ میرے پاس آجائیں۔ اہلیہ محترمہ اور خالہ صاحبہ کو میرے گھر والوں کی طرف سے اور اس ناکارہ کی طرف سے سلام مسنون۔ عزیز عبدالحلیم وعبدالرشید سلمہما امید ہے کہ خیریت سے ہوں گے۔ دعا و پیار۔

فقط والسلام

آپ کا

طالب دعا

تقی الدین الندوی

....

بسم الله الرحمن الرحيم

دولة الامارات العربية المتحدة

وزارة العدل

رئاسة القضاء الشرعي

محكمة أبو ظبى الشرعية

۸/۵/۱۹۷۷ء

عزیز گرامی قدر جناب مولینا عبدالرحیم متالا صاحب زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آنجناب کا گرامی نامہ کل کی ۔۔لایا، پڑھ کر صحت یابی کی خبر سے مسرت ہوئی۔ خط بھی نصف ملاقات ۔۔۔۔۔۔ ذوق کسی ہمدم دیرینہ کا ملنا: بہتر ہے ملاقات مسیحا وخضر سے۔

آپ سے جو محبت و تعلق رہا ہے، اس میں کبھی کمی نہیں ہوئی، بار بار خط لکھنے کا ارادہ رہا مگر تساہلی مانع رہی۔ محترم حکیم صاحب کے والد مکرم کا حال مدینہ منورہ میں معلوم ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ ان کے سایہ کو قائم و دائم رکھے،۔۔۔ نے علالت کی تفصیلات سے مطلع فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہوگا، بلکہ میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ آپ اچھے ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے شفاء کامل نصیب فرمائی۔ اس سے بہت ہی مسرت ہوئی۔

زندگی میں نشیب و فراز آتے رہتے ہیں، مگر اصل یہ ہے کہ اپنے مالک کے سامنے عجز وانکساری کی نعمت نصیب رہے۔ بفضلہ تعالیٰ آپ کو حاصل رہی، یہ بھی بہت بڑی دولت ہے۔ اپنا بھی تجربہ ہے کہ جب بھی کوئی وقت آیا اور بڑے نازک نازک مراحل پیش آتے ہیں جن سے آنجناب بھی باخبر ہیں۔ اسباب اور تعلقات پر جب اعتماد کیا تو سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کی سعادت نصیب ہوئی تو معاملہ آسان رہا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آنجناب نے آپس کے تعلقات کا قاہرہ کے حالات کا ذکر فرمایا۔ حقیقت یہ ہے اس کا مطلق مجھ پر اب کوئی اثر نہیں ہے، بلکہ میں سمجھتا ہوں میری سیئات کی وجہ سے پیش آنا چاہئے۔۔ مگر اس میں کئی فوائد رہے۔ سب سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ بذل پوری ہوگئی۔ دوسرے یہ کہ قاہرہ کے اثرات سے اللہ نے اسی کے ذریعہ محفوظ رکھا، خدا شر سے بر انگیز۔۔ دروخبر سے یہاں۔۔ اس کا آپ بالکل خیال نہ فرمائیں۔

یہاں کی ملازمت جو محض فضل الٰہی ہے، زیادہ عرصہ تک میرا قیام کا ارادہ نہیں تھا اور نہ آئندہ ہے۔ حضرت مولانا علی میاں صاحب تشریف لائے تھے، وہ تو فوری ترک کا مشورہ

دیتے رہے اور سنتا رہا، ان کی اس بات سے اتفاق رہا کہ ماحول علمی بالکل یہاں نہیں ہے، اور نہ کوئی اچھا کتب خانہ ہوگا، اس لئے بالکل جمود ہے۔ پڑھاؤں تو پڑھنے والے نہیں، اس لئے یہاں سے منتقل ہونے کا ارادہ ہے۔ میرا سفر اسی سلسلہ کی کڑی تھی، مگر اس سلسلہ میں کافی اطمینان وغور وخوض کی ضرورت ہے۔ واخبر فیما اختاره الله.

میری کتاب الامام البخاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔طبع ہوئی ہے۔ ان شاء اللہ بھیج دوں گا۔ دعا فرمائیں کہ سہولت سے ملاقات ہو سکے۔ محترم حکیم صاحب اور بچوں کو دعا کہہ دیں۔

محترم مولانا نور گت صاحب کا گرامی نامہ ملا تھا۔ سلام مسنون فرمادیں۔ ان شاء اللہ ملاقات پر گفتگو ہو جائے گی۔

محترم قاری نور گت صاحب کے سانحۂ ارتحال سے قلق ورنج ہے۔ وہ ہمارے خاص کرم فرماؤں میں تھے۔ ان کے بچے یوسف سے میری طرف سے تعزیت کردیں۔ ان شاء اللہ ایصال ثواب کروں گا۔ برادرم مولانا یوسف متالا کو سلام مسنون لکھ دیں، ممنون ہوں گا۔

صاحب المکتبۃ الامدادیہ سے میری بھی بہت سرسری ملاقات رہی۔ خیر وعافیت سے مطلع فرمائیے گا۔ معمولات کی پابندی کی توفیق ہو جاتی ہے۔

فقط والسلام

طالب دعا

تقی الدین

....

مکاتیب حضرت ڈاکٹر اسماعیل صاحب میمن مدظلہ
بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

باسمہ سبحانہ

مانگرول ۱۳؍شوال ۸۷ھ

مخدوم ومکرم جناب مولانا صاحب زیدمجدکم

بعد سلام مسنون! گرامی نامہ بواسطہ عبد الحفیظ صاحب سہارنپور میں ملا۔ جزاکم اللہ۔ یادآوری کا بہت بہت شکریہ۔ روانگی کے وقت ملاقات نہ ہوسکنے کا قلق تو بہت ہوا۔ میں اسٹیشن تو پہنچا، لیکن ہوا یہ کہ ایک دروازہ سے میں داخل ہوا اور دوسرے سے آپ حضرات باہر نکلے اور میں اندر تلاش کرتا رہا۔ جب باہر نکلا تو رکشہ والوں نے بتلایا کہ اس اس قسم کے لوگ ابھی ابھی گئے۔ میں سمجھا کہ آپ کو رخصت کرکے وہ حضرات واپس مدرسہ چلے گئے۔ چنانچہ میں بھی مدرسہ چلا گیا۔ قصہ کا علم ان حضرات کے آنے پر ہوا۔

آئندہ کا کیا نظام ہے تحریر فرمائیں۔ میرا ارادہ ۱۷؍جنوری کو یہاں سے بمبئی اور ۱۸؍جنوری کو بمبئی سے روانگی کا ہے۔ امید تو نہیں کہ اس وقت تک آپ کا جواب مل جائے۔ لہٰذا آپ مدینہ منورہ کے پتہ پر جواب تحریر فرمائیں۔ امید ہے کہ حسب وعدہ دعاؤں میں

فراموش نہ فرمائیں گے۔

احقر ڈاکٹر اسماعیل عفی عنہ

....

الدکتور اسماعیل موسیٰ
طبیب و جراح
بکالوریوس فی الطب الباطنی والجراحۃ

۱۱؍ربیع الاول ۸۸ھ ۸؍جون ۶۸ء

محترم المقام جناب قبلہ زید مجدکم،

بعد سلام مسنون، گرامی نامہ چند روز قبل موصول ہو کر باعث شرف و مسرت ہوا۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ ''اس قدر جلد یاد فرمائی کا شکریہ''۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلا عریضہ آپ کو نہیں ملا۔ یہ تو دوسرا تھا۔ آپ نے بندہ کی طویل خلوت کے متعلق تحریر فرمایا ہے تو واضح ہو کہ اس خلوت میں صرف ذکر ہی نہیں، بلکہ مطالعہ خط و کتاب، معمولات وغیرہ تمام کام اس میں ہوتے ہیں۔ خلوت تو اس معنی میں کہہ سکتے ہیں کہ کہیں آنا جانا اور لوگوں سے اختلاط نہیں ہوتا، علاوہ اس کے جو ضروری ہو۔

صوفی اقبال صاحب سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ جناب کا پیغام انہیں پہنچا دیا تھا، جس کا اب تک کوئی جواب نہیں آیا۔ حضرت اقدس کے خطوط بھی برابر آتے رہتے ہیں۔ اس بات سے بہت شرمندگی ہوتی ہے کہ حضرت والا مجھ ناپاک اور دنیادار کا اس قدر خیال فرماتے ہیں، اور بندہ کے متعلق اتنی فکر فرماتے رہتے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت بندہ کو بھی حضرت اقدس کی صحیح قدردانی کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو حضرت والا کے فیوض و برکات سے بھی مالا مال فرمائے۔ آمین۔

بھائی حافظ عبدالستار صاحب کی شادی کی اطلاع تو آپ کو ہو ہی گئی ہوگی۔ اب یہاں ملازمت کے لئے بھی کوشش ہو رہی ہے۔ خصوصاً دعاؤں کی درخواست ہے۔ بندہ

کے لئے بھی خصوصی طور پر دعا فرماتے رہیں۔ سہارنپور روانگی ہو تو مطلع فرمائیں۔

فقط والسلام

بندہ اسماعیل عفی عنہ

....

مکاتیب حضرت مولانا احمد داگودھروی رحمۃ اللہ علیہ
بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

بخدمت مولوی عبدالرحیم نرولوی صاحب، درجۂ مشکوۃ شریف

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حامداً ومصلیاً ومسلماً

بعدہ، مجھ میں وہ مادہ کہاں ہے کہ لغزشات سے واقف کروں، اوران لوگوں سے تجاوز کرکے جن کی نظر چوبیس گھنٹہ قال اللہ اورقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو۔ گویا اس کا مصداق ہوں: **أنف فی الماء واست فی السماء۔**

خیر، پرچے دیکھے۔ جلالین کا پرچہ اچھی طرح دیکھا، جملہ امور کے لئے دعا گو ہوں۔ لیکن کچھ کمی رہ گئی۔ سراجی کا پرچہ روانہ نہ کیا۔ دل سے دعا کرتا ہوں اورآئندہ بشرط یاد کرتا رہوں گا۔ **تفصیلاً عند التلاقیْ**. فقط۔

محتاج دعا

احمد بقلم خود

دعا ہے زاد اللہ علماً وشرفاً وعملاً۔ واللہ میری حالت پررحم کھاتے ہوئے دعا کریں، نہایت ہی بدہوں۔

٧٨٦

از احمد غلام رسول گجراتی

بمعرفت حضرت شیخ دام ظلہ

سہارنپور، یوپی

عزیز القدر مولوی عبدالرحیم صاحب سلمہ اللہ،

بعد سلام مسنون، خیریت نامہ ملا۔ آپ اکثر وقت دعا کرتے۔ **فجزاہ اللہ خیر الجزاء.**

حضرت استخارہ تو کیا کریں، ہمارے شیخ شریعت کے پابند ہیں۔ سنت رسول کے عاشق متبحر عالم ہیں۔ خدا تا دیر رکھیں۔

حضرت نے مہمان کی کثرت کی وجہ سے فرمایا تھا کہ بھائی سردی زیادہ ہے، اور پرال پر سویا کرو، لحاف بچھا کر پرال جو ڈھاں کی گھاس ہے۔ میں نے ٹاٹ میں۔۔۔ تھی۔ اور اس پر تیس سال سویا یہاں تک کہ اس میں بچھو وغیرہ پیدا ہو گئے اور شیخ مدنی اس پر ہی سوتے تھے، جب آتے تھے اس وقت۔ اور حضرت کا ایک چمڑے کا تکیہ ہے جس میں کھجور کی چھال ہیں۔ وہ ۳۵ سال سے ہے۔ خدا تا دیر رکھے۔

حضرت رائپوری کے خلیفہ صاحب یہاں تشریف فرما ہیں کہ مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت کے بارے میں فرمایا کرتے تھے مولانا زکریا صاحب امام وقت ہیں اور امام فن ہیں۔ حضرت رائپوری حضرت شیخ مدظلہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس کی نظیر دنیا میں ملنا مشکل ہے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے جیسے علوم ظاہر سے وابستہ ہیں، ویسے علوم باطن سے وابستہ ہیں۔

بھائی یوسف صاحب کا خط ملا۔ خط لکھے تو سلام لکھ دیں اور دعا کی درخواست کرے۔ آپ بھی ہر وقت دعا کرتے رہے۔ غریب مولوی علی کی کوئی خبر نہیں۔ دعا کی ضرور

درخواست کریں۔

فقط والسلام

محتاج دعا

احمد غلام رسول گجراتی

سب کی جانب سے سب کو سلام۔ صبح کی مرغوب غذا پائیتی نہ آمد۔۔۔۔۔

۶ ؍ رمضان

۱۹۶۴/۱/۲۵

....

۷۸۶

عزیز القدر میرے روٹھے ہوئے جگر مولوی عبدالرحیم صاحب وفقنا اللہ لما یحب و یرضیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ،

بعد حمد و صلاۃ طالب خیر مع الخیر ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا بغیر کسی سبب کے اول خط آپ کی طرف سے ہوتا تھا۔ اور آج اپنی بد قسمتی اور ریا کاری کی وجہ سے خط لکھے، اس کے باوجود جواب نہ ملے۔ اور کیا معلوم کہ شیطان کا برتاؤ میرے ساتھ ایسا جس سے میری آنکھوں اور قلب کی ٹھنڈک کو خراب اثر پڑے، اور محض مجھے دعا میں فراموشی کا سبب بنے۔

جگرم! میں ضرور کہوں گا کہ بھگت سے روٹھا ہوا دیو صرف ایک ناریل سے من جاتا ہے اور آپ تو دائما ایسے ناریل کھاتے ہو جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ آپ خود معترف ہیں کہ میں حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ضرور کرتا ہوں، تو میں میرے پیارے اور میرے گوشئہ قلب ! میں از حد نادم ہوں، بخدا مجھے معاف کیجئے، اور میری بدکرداریوں کو ہرگز نہ دیکھئے۔ آپ اپنی تعلیم کو عملی جامہ میں لا کر مجھ بے کس و بے بس کو دعا میں فراموش نہ کریں۔

میرا تقرر ہو گیا ہے سونترامپور میں سو روپئے مع کھانے پینے اور رہنے سہنے کے۔ مکان کا

پتہ مولوی علی سے لیں۔ میں مستقل خط لکھنے والا تھا، لیکن کیا معلوم آپ میرے خط کو ہاتھ میں بھی نہ پکڑتے اور چاک کر دیتے۔ ازیں سبب بواسطۂ دیگر رسیدہ ام۔ باقی احوال بخیر ہیں۔

محتاج دعا

احمد ادا گودھروی بقلم خود

۱۳رمئی ۶۴ء

میری طرف سے مولوی سید واحد صاحب کو، غلام کا ربابو وغیرہم کو سلام عرض کریں۔

سہارنپور سے حضرت مرشد پاک کے متعلق خبر ہے کہ موصوف دام مجدہ اب تک مکہ مکرمہ میں مقیم ہیں، بعد ذی الحجہ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جائیں گے۔

....

حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب دام مجدکم،

بعد سلام مسنون، آہ، فآہ ثم آہ۔ خدا اہل گودھرا پر رحم فرمائے۔ آج ڈاک سے پتہ چلا کہ ہمارے گودھرے کی معروف و مشہور ہستی رفیق ابوالکلام، خادم بے لوث مولانا ابوالکلام صاحب نوراللہ مرقدہ، رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ، دار فانی کو چھوڑ کر دارِ بقا کی طرف چل بسے۔ مرحوم احقر کے مربی، خیر خواہ تھے۔ مرحوم جانے کے بعد گودھرا والوں کو دوبارہ بسانے والے اور مردِ مجاہد تھے۔ مجھے بہت ہی صدمہ ہوا۔ اس بدنصیب کے لئے میری فراغت کے بعد بہت ہی کچھ پروگرام طے کیا تھا۔ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ ہم بدنام شدہ بستی کے لئے اور نا اہل قوم کے لئے مرد مجاہد اور خیر خواہ پیدا کر دے۔ اب گودھرا کی لگام ہم نا اہلوں پر ہے۔ خدا ہماری مدد کرے۔ حضرت والا سے عملیات وغیرہ بہت ہی کچھ حاصل کیا۔ خدا ہم نا اہل کے لئے بہترین قائد پیدا کر دے۔ اس کے لئے دعا کریں۔

بدنصیب بدقسمت

احمد گودھروی

[نامہ گرامی حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ بنام مولانا احمد ادا صاحب گودھروی]

صدیقی و صمیمی، حبی و محبی، جناب محترم ومکرم مولوی احمد صاحب عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون ومزاج میمون، احقر بخیر و عافیت ہے۔ اور امید ہے کہ مزاج اقدس بھی بخیر ہوں گے۔ دیگر ابھی چند روز پر ہی ایک خط احقر نے آپ کے پرانے پتے پر گودھرا ارسال کیا ہے۔ معلوم نہیں کہ آپ اپنے گھر والوں سمیت مدھیہ پردیش تشریف لے گئے ہیں یا تنہا۔ امید تو ہے کہ وہ خط آپ تک پہونچ گیا ہوگا ان شاء اللہ۔ لیکن آج آپ کا یہ خط حضرت شیخ صاحب سے مانگ کر پھر لکھ رہا ہوں۔ اور وجہ یہ ہے کہ چند دنوں سے نہ معلوم کیا ہوا جناب کی یاد بار بار آتی رہتی ہے اور دل میں ملاقات کا شوق پیدا ہوتا رہتا ہے۔ خدا کرے کہ جلد ملاقات میسر ہو۔

احقر ابھی چند روز پر مکان گیا تھا۔ تو آتے وقت اور جاتے وقت بھی اہل گودھرا سے گاڑی میں آپ کی خیریت معلوم کرتا رہا اور سلام و پیام بھی پہنچایا تھا معلوم نہیں کہ پہنچایا یا نہیں۔ محترم من! بڑی مدت سے جناب نے کوئی بھی والا نامہ تحریر نہ کیا۔ ارے ایسی بھی کیا ناراضگی ہے کہ نہ کوئی خیریت نہ کوئی پتہ اور نہ کوئی خبر۔ کسی زمانہ میں تو بڑی محبت کا اظہار تھا۔ ہاں بھائی دنیا میں ایسا ہی چلتا ہے۔ لیکن میری حالت تو چند دن سے بہت کچھ ایسی ہو رہی ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ یہ کیا بات ہے؟ اس کے سوا کیا اور کیا عرض کروں کہ

طال شوقی الیٰ لقائکم ، أیھا الغائبون عن نظری

مولائے کریم اپنے لطف وکرم سے باحسن وجوہ ملاقات میسر فرماوے۔ اپنی دعوات صالحہ میں ضرور یاد فرماویں۔ کار لائقہ سے نوازیں۔ اور گودھرا چھوڑنے کی وجہ تحریر فرماویں۔
آپ کے گرامی نامے کا اشد انتظار ہے۔ برائے خدا جواب عنایت فرما کر مطمئن فرماویں۔ احمد تو بہت ہی یاد آتا ہے۔ کیا کروں؟ بہت دوری ہے ورنہ ضرور زیارت کے

لئے ایک دم حاضر ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ اس محبت کو دارین کی ترقی کا ذریعہ طرفین کے لئے بناوے۔ فقط والسلام۔

احقر الوریٰ عبدالرحیم
۵/ربیع الثانی ۸۵ھ

....

[نامہ گرامی حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ بنام مولانا احمد اداصاحب گودھروی]

مجبی ومخلصی اُدام اللہ حبک واخلاصک!

بعد سلام مسنون، بندہ بخیر ہے امید ہے کہ جناب والا بھی بخیر ہوں گے۔ عین انتظار میں جناب کا محبت نامہ صادر ہوا۔ دیکھ کر آنکھوں کو فرحت اور دل کو مسرت ہوئی۔ جناب نے بڑا ہی کرم فرمایا کہ احقر کے غریب خانہ پر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس احسان عظیم کا بہترین بدلہ عطا فرماویں۔

لیکن ایک بات ہے کہ یہ جانا بہت مبارک، بہت بڑا احسان اور کرم، لیکن اس کا اعتبار نہیں۔ اعتبار اس جانے کا ہوگا کہ جب احقر بھی وہاں موجود ہوگا۔ جناب کو یاد ہوگا کہ طالب علمی کے زمانہ میں احقر نے بہت اصرار کیا تھا، لیکن جناب اس پر رضامند نہ ہوئے تھے۔ خیر، اب تو ان شاء اللہ امید ہے کہ ضرور تشریف لاویں گے۔

ایک مرتبہ جب دلی میں ملاقات ہوئی تو بہت امید ہوئی کہ اب کچھ مدت سہارنپور میں جناب کی معیت نصیب ہوگی، لیکن وہاں سے بھی بہت جلدی تفریق ہوگئی۔ جناب کی یاد بہت آئی اور آتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بناویں۔

جناب نے احقر کے گجرات آنے کے متعلق تو لکھا، لیکن یہ نہ لکھا کہ کیوں آنا ہوگا؟ اس کے متعلق مجاہد نے کیا کہا؟ نیز چاول اور مٹھائی پہونچنے کی رسید اب تک گھر والوں نے نہ لکھی، جس سے تعجب ہوا۔ آپ کچھ تذکرہ کر دیتے تو اطمینان ہو جاتا۔ نیز مولوی علی کی

ملاقات (کا) تذکرہ فرمایا لیکن وہ کیسے ہیں؟ کس حال میں ہیں؟ اس کے متعلق کچھ نہ لکھا۔ نیز شبیر انگار سے ملاقات ہوئی تھی یا نہیں؟ اس کا بھی کوئی تذکرہ نہ کیا۔ میرے خیال میں تو یہ خط بخیر رسی کی اطلاع ہے۔ مفصل خط تو اب لکھا جائے گا، یا لکھ دیا ہوگا۔

اور کیا عرض کروں؟ جناب کی محبت بہت ہی یاد آتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ با حسن وجوہ ملاقات میسر فرماویں۔ البتہ جب کبھی آنا ہوگا ان شاء اللہ، چند روز ضرور گودھرا میں آپ سے فیض حاصل کروں گا۔ مولانا کفایت اللہ صاحب پر اگر خط لکھیں تو سلام لکھیں۔ آج کل گرمی بہت شدید ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماویں۔ فقط۔ حضرت اقدس مدظلہ بخیر ہیں۔

بندہ عبدالرحیم بن سلیمان

۲۲ / صفر ۸۶ھ

....

مکاتیب حضرت حافظ صغیر صاحب مدظلہ
بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

۲/ ذی قعدہ ۱۳۸۸ھ

مخدوم ومحترم المقام بھائی مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب زید مجدکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج شریف! خیر وعافیت! بفضلہٖ راقم بھی ہر طرح بخیریت ہے۔آپ کے پہنچنے کی سفری کیفیت وخیریت بھی بھائی یوسف صاحب کے اس خط سے معلوم ہوگئی تھی جوکہ آپ نے حضرت شیخ کی خدمت اقدس میں ارسال فرمایا تھا۔ بندہ بھی اس وقت دہلی کے سفر کے لئے بس پا بر کاب ہے ۔ اس وقت دن کے ڈھائی بجے ہیں اور ان شاء اللہ یہاں سے ساڑھے تین بجے روانگی ہے۔

امید واثق ہے کہ جناب اپنی پرخلوص دعاؤں میں اس ناچیز کو بھی یاد فرماویں گے۔ آپ حضرات کی دعا ومخلصانہ شفقت وعنایات نے اس پالیدہ انسان پر وہ اثر کیا ہے، جوتا زندگی بھولنا یا بھلانا ناممکن ہے۔

جس رشتہ سے یہ تعلق قائم ہوا ہے، یہ گناہ گار ناچیز اللہ جل شانہ سے یقین رکھتا ہے کہ اس تعلق کو مستحکم فرماویں گے اور باعث راحت وعافیت دارین فرماویں گے۔ اوراس تعلق

کے اعمال حسنہ کا ثواب ہمارے آقا و مولیٰ حضرت شیخ کو پہنچاویں گے۔آمین۔

حضرت مولانا عبدالمنان صاحب کی جانب سے اور حضرت مولانا منور حسین صاحب کی جانب سے بھی سلام مسنون عرض ہے۔محترم بھائی یوسف صاحب کے لئے بھی مضمون واحد۔خدا کرے جلد از جلد آپ سے ملاقات نصیب ہو۔ فقط والسلام۔

محتاج دعا

صغیر احمد

مدینہ سٹیشنری مارٹ-۸-۱۷۸-انارکلی

لاہور، ویسٹ پاکستان

....

بخدمت محترم مولانا عبدالرحیم صاحب گجراتی ۱۷/۸/۱۷

باسمہ

مولانا عبدالرحیم صاحب مدفیوضکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہوں گے۔الحمدللہ یہاں بھی ہر طرح خیریت ہے۔ تقریباً دو ماہ ہوگئے، ویزا کے لئے پاسپورٹ بھیجا تھا، اب تک نہیں ملا۔اور خبریں بھی ایسی سننے میں آرہی ہیں کہ ویزا نہیں ملی۔ادھر ماہ مبارک قریب تر آرہا ہے۔اس مرتبہ حضرت کا سفر حجاز متوقع ہے یا نہیں۔اگر حجاز کا سفر متوقع ہو، تب تو دل چاہ رہا ہے کہ اسی سفر کے لئے کوشش کروں اور اگر نہیں متوقع تو پھر ماہ مبارک میں حاضری کے لئے کوشش کروں۔اور ویزا کے لئے کراچی خود ہو کر آؤں یا جو بھی صورت ممکن ہو۔

اس روسیاہ کے لئے آپ کا مشورہ کیا ہے کہ سفر حجاز متوقع ہونے کی صورت میں وہاں کے لئے کوشش کی جائے یا ماہ مبارک میں حاضری کے لئے کوشش کی جائے۔اس روسیاہ کے

لائق کوئی خدمت ہو، ضرور مطلع فرمائیے گا۔

فقط والسلام

محتاج دعا

صغیر احمد

عزیزم مولوی عبد الرحیم سلمہ،

کل بھائی صغیر لاہوری کا لفافہ آیا، اس میں یہ لفافہ بند تمہارے نام تھا اور دوسرا مولوی عبد الحفیظ کا آیا۔ میں تو اس طرح نہ کھولتا، بلکہ بند ہی بھیج دیتا مگر چونکہ میرے نام بھی کارڈ ساتھ ہی پہنچا جس میں لکھا تھا کہ مجھے مولوی منور کا پتہ معلوم نہیں، اس لئے ان کے نام کی تحریر مولوی عبد الرحیم کے لفافہ میں ہے۔ اس لئے میں نے وہ تحریر نکال لی اور صرف تمہارے نام کا پرچہ اور خط ارسال ہے۔ معلوم نہیں تمہارے طویل سفر کا کیا ہوا۔ کوئی تاریخ اس کی متعین ہوئی یا نہیں؟ تمہاری روانگی سے اگلے ہی دن عزیز یوسف کا لفافہ تمہارے نام آیا تھا، اس کو میں نے اپنے لفافہ میں بند کر کے بھیج دیا تھا، امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون لکھ دیں۔

از احمد گجراتی، بعد سلام مسنون درخواست دعا۔

....

مکاتیب حضرت مولانا اسماعیل بدات صاحب مدظلہم العالی
بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

[ازحضرت بھائی جان قدس سرہ بنام مولانا اسماعیل صاحب]

بشرف ملاحظہ حضرت اقدس مولوی اسماعیل بدات صاحب سلمہ نرولوی

محسنم مولوی اسماعیل صاحب سلمہ،

بعد سلام مسنون، گرامی نامہ لفافہ مفصل آج پہونچا۔ بہت ہی خوشی ہوئی۔ اللہ جل شانہ بہت مبارک فرماوے۔ میں تو ہر ایک پر دل سے یہی لکھتا ہوں۔

روزگارم بشد بنادانی

من نکردم شما حذر بکنید

خیر، اس وقت خط کی رسید کے لئے یہ پرچہ لکھتا ہوں۔ کبھی فرصت سے میں بھی (اگر آپ کا آنا نہ ہو) خط لکھوں گا، ان شاء اللہ۔

بس دعا کی درخواست ہے۔ کاپی کا عذر معلوم ہوا، لیکن جتنی تصحیح شدہ ہے اتنا ہی کسی کے ساتھ روانہ کریں گے، تو بھی احسان عظیم ہوگا۔ روپئے پہنچ گئے تھے، اور میں نے تقاضا ایک مہینہ کے گزرنے کے بعد اور وہ بھی مولوی نصیر کے کہنے پر کیا تھا، پھر بھی گستاخی کی دل سے معافی چاہتا ہوں۔ یہ کبھی کبھی بوقت فرصت ایسا خط لکھ کر خوشی کا موقعہ عنایت کرتے رہا کریں۔

احقر بھی بالکل عدیم الفرصت ہے، لیکن آپ مخلص دوستوں کی محبت دوپہر کے قیلولہ کو چھوڑنے پر مجبور کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ اس محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ بنادے۔

امسال تو حضرت شیخ بھی خوب پڑھاتے ہیں۔ فضائل درود شریف ختم ہو گئی۔ عنقریب ان شاء اللہ چھپ جاوے گی۔ دعا فرماویں۔ آج ہی مجھ سے فرما رہے تھے کہ میرا بھی جی چاہتا ہے کہ تراجم بخاری پر کچھ قلم فرسائی کروں، لیکن لامع باقی ہے اس لئے وقت نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کرتا تھا کہ آپ تراجم پر کچھ لکھو۔ آپ کے استاذ (شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ) کی طرف سے اختتام کرو۔ تو حضرت مدنی مجھ سے کہتے تھے کہ میں تو بہت مشغول ہوں، تو لکھ، تو تو فرصت سے بیٹھا ہے۔

محسنم! حضرت شیخ احقر سے بہت کھل کر محبت سے باتیں کرتے ہیں۔ دعا فرماویں حق تعالیٰ شانہ ناپاک کو بھی نوازے۔ آج کل تو صبح ساڑھے سات سے نو تک ڈاک لکھوائی اور شام کو ایک گھنٹہ اور عصر بعد مولوی یامین صاحب کی جگہ پر تعویذات بھی میرے ذمہ ہیں۔ (وہ حج کو گئے ہیں۔) اللہ تعالیٰ کے بہت احسانات ہیں، مگر پھر بھی یہ ناپاک اپنی ناپاکیوں سے باز نہیں آتا۔ یہ تکلف سے نہیں لکھتا، صرف دعا کی غرض سے حقیقت لکھتا ہوں۔

کل کتاب الوضوء کے موقعہ پر درس میں فرمایا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے باب باندھے ہیں کہ کچھ مناسبت معلوم نہیں ہوتی۔ باب الوضوء میں کہیں جماع کا ذکر، کہیں بیت الخلاء کا ذکر وغیرہ وغیرہ۔ (آپ فہرست دیکھ لیں پتہ چل جائے گا۔) تو فرمایا کہ جملہ شراح واساتذہ موافقت بیان کرنے سے عاجز ہو گئے، لیکن میں اللہ کے فضل سے عاجز نہیں ہوا۔ سوائے میرے سب نے ہتھیار ڈال دیئے۔ بس بھائی میں تو چند سطریں لکھنے والا تھا۔ معلوم نہیں کیسے یہ خط بھر گیا۔

تیری طلب بھی کسی کے کرم کا صدقہ تھا
یہ قدم اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

اپنا قلم یہ چلتا نہیں چلایا جاتا ہے!
ٹائٹل کی آج بھی بات کی تھی، پہلے بھی کی تھی۔ جب دیں گے تو روانہ کردوں گا۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

عزیز یوسف صاحب سلمہ، بعد سلام مسنون، دونوں خط آپ کے پہنچے۔ جزاکم اللہ قصیدے کے پیسے قطعاً نہ بھیجیں، ضرورت نہیں ہے۔ البتہ عطر کا ہدیہ روانہ کریں۔ اپنی طبیعت سے آگاہ کرتے رہیں۔

....

[ازحضرت بھائی جان قدس سرہ بنام مولانا اسماعیل صاحب]

صدیق صمیم أدام اللہ اخلاصک!

بعد سلام مسنون، بعافیت ہوں اور جناب کی عافیت کا بدل خواہاں ہوں! جناب کا گرامی نامہ یعقوب پٹیل نے رات کے ساڑھے بارہ بجے پہنچایا تھا۔
بہت دل چاہتا رہا لیکن نہ کوئی صبح کو اٹھانے والا، نہ گھڑی درست تھی کہ اس کی گھنٹی سے اٹھ سکتا۔ صبح کو جب نماز کے لئے اٹھا تو بہت افسوس ہوا اور اب بھی بہت افسوس ہے۔
اور محسنم! یہ حالت تین چار سال سے ہے، مجھے پہلے سے حضرت کی زیارت کا غیر معمولی شوق ہے، لیکن اب تک پورا نہیں ہوا ہے۔ خیر الفہا الف افسوس اپنی نالائقی پر کہ میں اتنا بھی لائق نہ ہوسکا! کہ ایک خدارسیدہ سے شرف ملاقات حاصل کرسکوں۔ خیر بھائی مقدرات کا علاج کسی کے پاس نہیں! خیر!
احقر کا ارادہ جمعہ کو تھا لیکن جناب کا حکم پہنچا کہ ایک دن ہماری خدمت میں گزارنا ضروری ہے، اس لئے احقر نے جمعہ کے ارادہ کی ملتوی کر کے اتوار کی صبح کا ارادہ کیا۔

فقط والسلام

دعوات صالحات

محتاج عبدالرحیم

مولوی یعقوب صاحب سے بعد سلام مسنون درخواست دعا۔

....

عزیز محترم جناب مولوی عبدالرحیم صاحب بارک اللہ فی حبک ،

بعد سلام مسنون، احقر بخیر وعافیت رہ کر آپ کی خیر و عافیت کا خواہاں ہے۔ دیگر احوال یہ ہے کہ احقر اس وقت مع جماعت کے ذریعۂ پانی جہاز دُمّس پہونچا ہے۔ احقر کا پرچہ آپ کو ان شاء اللہ پہونچ گیا ہوگا اور امید قوی ہے کہ آپ نے جواب بھی لکھا ہوگا۔ لیکن ہمارا نظام بدل گیا اور وہاں پر جانے کے لئے خط پہونچ نہیں سکا۔ اب یہ خط لکھ کر سورت بھیج رہا ہوں۔ خدا کرے کہ پہونچ جاوے۔

احقر ان شاء اللہ ۲۵/اپریل بروز منگل علی الصبح سورت پہونچے گا۔ لہٰذا اگر آپ نے نظام بنایا ہو اور دونوں کا مشورہ ہو چکا ہو تو ضرور سورت تشریف لاویں، ورنہ صبح والی بس سے پرچہ روانہ کریں۔ میں ان شاء اللہ حاضر رہوں گا۔ کل پرسوں اور جگہ پروگرام ہے۔ دعا فرماویں خداوند قدوس اس سیاہ کار سے دین کا کام لے۔ ماشاء اللہ تقریر کا موقع اچھا ملتا ہے۔ دن میں ایک مرتبہ تو نوبت آ ہی جاتی ہے۔

اور تو کیا عرض کروں۔ دعا کا سخت محتاج ہوں۔ حتی الامکان آپ ضرور تشریف لاویں۔ جمیع احباب سے بعد سلام مسنون دعا کی درخواست کر دیں۔ احقر کے مکان پر بھی سلام مسنون اور خیریت کہہ دیں۔

فقط والسلام

احقر محمد اسماعیل عفی عنہ

۱۱/محرم

۷۸۶

مشفق محترم مولانا عبدالرحیم صاحب زیدلطفہ وعنایتہ

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ جناب کا محبت نامہ کارڈ کل شنبہ کو پہنچا تھا جس سے حالات معلوم ہوئے۔ جناب کی توجہ فرمائی کا بہت بہت شکریہ۔

اس کے بعد عرض یہ ہے کہ آج کل احقر ایک ایسے اہم کام میں مشغول ہے کہ اس کو چھوڑنے کو بالکل جی نہیں چاہتا، دن کا اکثر حصہ اسی میں گزرتا ہے۔ وہ یہ کہ حضرت اقدس کی مشکوۃ، مسلم شریف وغیرہ پر نایاب قلمی تقاریر مولانا تقی الدین صاحب کے پاس سے مل گئی۔ آج کل میں اس کو نقل کر رہا ہوں۔ گجرات میں یہ چیز محفوظ ہو جاوے۔ اگر چہ اس بے بضاعت کی فہم سے بہت بالاتر ہے، مگر وہ کسی طرح محفوظ ہو جاوے تو ان شاء اللہ کسی نہ کسی کو ضرور فائدہ پہنچے گا۔ کئی خطوط اس دوران آئے مگر کسی کو جواب اب تک نہیں لکھا۔ آج ہمت کر کے یہی کام صبح سے شروع کیا ہے اور جناب پر یہ تیسرا خط لکھ رہا ہوں، ابھی اور چار باقی ہیں۔ خدا کرے کہ آج سب ختم ہو جاوے۔

ملازمت اب تک تو شروع نہیں کی اور نہ ہی ارادہ ہے۔ قاری یوسف کو اختتام سال تک قیام کے لئے راضی کر لیا ہے۔ مشکلات سب سر آنکھوں پر، مگر شعبان کا قیام میرے لئے بہت دشوار تھا۔ اب احقر کا ارادہ اجتماعات کے ختم ہونے کے بعد وسط رجب میں حاضری کا ہے۔ اللہ جل شانہ باحسن وجوہ حضرت اقدس کے آستانۂ عالیہ پر پڑے رہنے کے لئے ہر طرح سے سہولت کے اسباب پیدا فرماوے۔

آج کل تقاریر کے نقول میں بہت دلبستگی ہوتی ہے، اس لئے یہاں پر قیام زیادہ موجب کلفت نہیں رہا۔ اہلیہ کے لئے سہارنپور کا قیام بہت مشکل ہے، اس لئے اس کو ساتھ لانے کا قطعی ارادہ نہیں۔ اس کو ان شاء اللہ کسی سہولت کے موقع پر ایک دو ہفتہ سہارنپور کی زیارت کرا دیں گے، جب بھی مقدر ہو۔ مولوی صوفی صاحب کو پیام پہنچا دیا ہے۔ وہ

فرما رہے تھے کہ اس سے پہلے چار ماہ ہوئے، مولوی یوسف پر کتابیں بھیجی تھیں، مگر انہوں نے اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا کہ پہونچیں یا نہیں۔

پرسوں شنبہ کو ترکیسر شام کو اپنے کام سے گیا تھا، کام تو ایک گھنٹہ کا تھا، مگر وہ نہ ہوسکا جس کی وجہ سے شب میں قیام کیا، پھر بھی نہ ہوا، لوگوں کی تقریریں سن کر چلا آیا اور میں نے کہہ دیا کہ اب میں اس طرح نہیں آؤں گا، کام ہوسکے تو آؤں گا۔

یہاں سب حضرات آپ کی واپسی کے متعلق دریافت کرتے رہتے ہیں۔ میں یہی کہہ دیتا ہوں کہ وہ تو بعد رمضان آنے کو فرما رہے تھے، مگر انداز یہ ہے کہ رمضان سے پہلے شاید شعبان میں چند یوم کے لئے آنا ہوگا۔ اور بھی تمہارے مخصوص احباب کی رائے یہی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مولوی احمد سے سلام مسنون اور دعاؤں کی درخواست ہے۔ مولوی تقی الدین صاحب نے سلام لکھنے کو فرمایا تھا اور کوئی خواب انہوں نے لکھا ہے، اس کی تعبیر دریافت کر کے جلد لکھنے کو فرمایا تھا۔

فقط والسلام

احقر محمد اسماعیل عفی عنہ

۲۵/اگست ۷۰ء

....

۷۸۶

محبّ محترم زید مجدہ، السلام علیکم،

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین مطلوب ہے۔

ایک گزارش یہ ہے کہ احقر نے آپ پر پیغام بھیجا تھا کہ آپ تھوڑے روز ضرور تشریف لاویں، مگر آپ کا وجود اب تک نہیں۔ خیر، اب یا تو احقر کا پیغام نہیں پہونچا یا تو

آپ محترمہ میں اس قدر مشغول ہو گئے کہ علیحدہ ہونا پسند نہ فرمایا۔

دیگر یہ کہ علم سے پیسے کمانے کی نیت کر لی تھی۔ خدا نے ناکام فرمایا۔ تنبیہ ہو گئی۔ بہت جی خوش ہوا۔ فی الحال کمال الدین جس میں نماز پڑھاتے تھے اس میں نماز پڑھاتا ہوں۔ پیسے کا کوئی تذکرہ نہیں۔ مدرسہ بھی تھا، مگر چونکہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اس لئے اس کا موافق آنا مشکل ہے۔ کھانا بہت اچھا ملتا ہے، اللہ کا شکر ہے۔ امامت کی مشق اچھی طرح ہو رہی ہے۔ گزشتہ جمعہ کو خطبہ بھی پڑھایا تھا۔ ان شاء اللہ اس جمعہ کو بھی ارادہ ہے۔ دعاء فرماویں حق تعالی شانہ کامیاب فرماویں۔ لیکن شہری ماحول ہے اور شور و شغف بہت زیادہ ہے، اس لئے دل لگتا نہیں ہے۔ لیکن چونکہ نماز پڑھانے کی عادت بن رہی ہے، اس لئے ٹھہرا ہوا ہوں۔

دیگر یہ کہ عزیز یوسف کا خط راندیر پہونچا۔ اس سے حضرت مدظلہ کی تشریف آوری کا مژدہ معلوم ہوا۔ اب آپ کا حضرت کی تشریف آوری کے موقع پر جانے کا خیال ہے یا بعد میں؟ اور مولوی غلام محمد سے بھی معلوم کر لیں۔ میرے خیال میں فوراً جانا اچھا ہے۔

اور یوسف کے جانے کے وقت بس اسٹینڈ پر جو بات ہوئی تھی نصف کے متعلق، یعنی جس طرح راندیر سے جاتے تھے اس طرح ان شاء اللہ ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ کوشش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالی کامیاب کرے۔ اگر آپ کی سمجھ میں آجاوے تو ٹھیک، ورنہ سمجھنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ میں نے اس لئے اشارۃً لکھا کہ کوئی جان نہ لیوے، اور ابھی اس کا اظہار مناسب بھی نہیں۔ اگر سمجھ میں آجاوے تو اظہار ہرگز نہ کریں۔

اور چار پانچ روز میں سورت ضرور تشریف لاویں۔ پرچہ کا جواب ضرور روانہ کریں۔ محترمہ کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد دعاء کی درخواست۔ فقط والسلام۔

اسماعیل ابراہیم بدات
بھاگا تلاؤ، اونچی مسجد
سورت

۷۸۶

از دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم   مورخہ ۲۴ر فروری سہ شنبہ

مکرمی المحترم مولوی عبدالرحیم صاحب زادلطفہ،

بعد سلام مسنون و نیازِ مقرون، امید یہ کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ جناب کا گرامی نامہ حج سے پہلے مدینہ منورہ میں پہنچ گیا تھا۔ لیکن اس وقت وہ میرے سامنے نہیں ہے۔ وہ مکہ مکرمہ سب سامان کے ساتھ رہ گیا۔ اب اس سیہ کار کے بھی آخری ایام دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں حسرت ویاس میں گزر رہے ہیں۔ اپنی بداعمالی سے یہاں کچھ نہ کرسکا۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے معاف فرماوے اور آئندہ اس سعادت سے محروم نہ فرماوے۔ تمہارے لئے ایام حج میں دعاؤں کا اہتمام رہا، اور حضرت اقدس کے جملہ متعلقین ومتوسلین کے لئے بھی۔ امید ہے کہ جناب نے اپنی دعواتِ صالحہ میں فراموش نہیں فرمایا ہوگا۔

آپ نے لکھا تھا کہ حضرت اقدس کی آمد پر سہارنپور حاضر نہ ہوسکا، اس سے بہت افسوس ہوا اور کئی روز تک سہارنپور کا خیال خوب آتا رہا۔ خدا کرے کہ حضرت اقدس کو کوئی دقت نہ پیش آئی ہو اور کوئی مناسب مل گیا ہو۔ اللہ جل شانہ عافیت کے ساتھ اس سیہ کار کے لئے سہارنپور قیام کے اسباب پیدا فرماویں۔ اس کی خاص طور سے دعا فرماویں۔

دیگر یہ کہ یوسف نے جو کپڑے کے لئے پیسے دیئے تھے اس کے کرتے بنوا کر ورتھی کے ایک حاجی کی معرفت بھیج دئے ہیں۔ لیکن شاید کپڑا تمہارے مزاج کے خلاف ہو، کیوں کہ خط کرتے تیار ہوجانے کے بعد پہنچا تھا۔ اگر وہ پسند نہ آوے تو احقر کے آنے تک کسی اور کو نہ دیں۔ ایک سوئیٹر سعید انگار نے تمہارے لئے دیا تھا، وہ بھی بھیج دیا ہے۔ وہ مع اپنی والدہ و اہلیہ کے حج پر آئے ہوئے ہیں۔ بندہ کا بھی ارادہ ہے۔ یوسف کے خسر صاحب بھی آئے ہوئے ہیں۔ آج کل مکہ مکرمہ میں ہیں۔ مطلوبہ بوٹی ان شاء اللہ ضرور لے آؤں گا۔

اور تو کیا عرض کروں۔ دعاؤں کا بہت زیادہ محتاج ہوں۔ عبدالحفیظ سے تمہارے خط کا

ذکر کیا تھا، وہ اس کو پہنچ گیا تھا۔ وہ مکہ مکرمہ میں ہیں، اور بہت زیادہ مشغول ہیں، بمشکل دوچار منٹ کو وہاں کے قیام میں اس سے ملاقات ہوجاتی تھی۔ صوفی جی اور خالہ جی بخیر ہیں۔ ان کی طرف سے سلام مسنون۔ استاذ محترم مولوی سرکار صاحب اور دیگر احباب اور اپنی خالہ واہلیہ محترمہ سے سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔ آج بھی یہاں خوب ہجوم ہے۔ مواجہہ شریف میں پہنچنا مشکل سے ہوتا ہے۔

فقط والسلام

احقر محمد اسماعیل عفی عنہ

....

محترم المقام حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب زید مجدکم،

بعد سلام مسنون، حضرت اقدس کی طرف سے تحریر فرمودہ والا نامہ پر دو دفعہ جناب کی طرف سے دو دو سطریں پہنچیں۔ جزاکم اللہ۔ جناب اس ناکارہ، ناپاک، نالائق کے لئے دعا فرماتے ہیں، یہ آپ کا انتہائی کرم اور احسان ہے۔ مزید کی درخواست ہے۔ یہ ناکارہ بھی جناب کو نہیں بھولتا۔ مکہ مکرمہ حاضری پر جناب کی طرف سے عمرہ بھی کیا تھا۔ اللہ تعالی قبول فرمائے۔ روضۂ اقدس پر آپ کی طرف سے صلاۃ وسلام بھی پیش کرتا رہتا ہوں۔ دعا کی مکرر درخواست پر عریضہ کو ختم کرتا ہوں۔

فقط والسلام

دعا کا محتاج

اسماعیل غفرلہ

۲۱/رمضان المبارک

....

۶۸۴

محترم المقام حضرت مخدوم جناب الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب متالا مد فیوضہم !
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

وفقنا الله وایاکم لمایحب ویرضی

امید ہے کہ آنجناب مع اہل وعیال کے بفضلہٖ تعالیٰ بعافیت ہوں گے۔اس سے قبل ایک عریضہ ارسال کیا تھا جواب سے محروم رہا۔اتنی اونچی پرواز اچھی نہیں ہوا کرتی ۔اگر آپ کو تکلیف ہوتی ہو تو آئندہ عریضہ لکھنے سے احتیاط کی جائے۔آپ سے ایسی امید تو تھی نہیں کہ لاپروائی برتیں گے۔خیر آنجناب کی جانب سے روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں۔اہلیہ بھی آپ کے مکان میں سلام عرض کرتی ہیں۔ بندہ کا ارادہ بھی سہارنپور رمضان شریف گزارنے کا ہو رہا ہے۔ خصوصی دعاؤں کا محتاج ہوں۔فقط
عزیز عبدالحلیم سلمہ سے سلام ودعا۔

....

۷۸۶

گرچہ میں رہا ہوں رہین ستمہائے روزگار
مگر تمہاری یاد سے غافل نہیں رہا
میری تنگہائے حیات میں یہ کشاکش غم زندگی
یہ تیری ثبات کو کیا ہوا کہ چھلک پڑی تیرے جام سے
مشفق لکھوں محترم لکھوں، کیا لکھوں
سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ آپ کو کیا لکھوں

محبّ قدیم،عزیز زمان حضرت اقدس مولانا عبدالرحیم متالا صاحب طال عمرہ،
بعد سلام مسنون،معلوم نہیں اس غریب الوطن کو کبھی آپ نے یاد فرمایا، یا نہیں۔اللہ کی ذات سے امید ہے کہ جناب نے دعوات صالحہ میں فراموش نہ فرمایا ہوگا۔

یہ روسیاہ آپ کو یاد کرتا ہے یا نہیں، اس کو تو میرا دل ہی جانتا ہے۔ اگر میں آپ کو بھولنا بھی چاہوں تو آپ کے متعلقین و متوسلین بھلانے نہیں دیں گے، کیوں کہ شاید ہی کوئی ہفتہ خالی جاتا ہوگا جس میں کوئی نہ کوئی آپ کا تعلق رکھنے والا نہ ملتا ہو اور وہ یہ نہ دریافت کرتا ہو کہ مولانا عبدالرحیم صاحب کی کیا خبر ہے؟ کوئی خط آیا یا نہیں؟ اور میں کوئی خبر ہوئی تو کہہ دیتا تھا اور اکثر لاعلمی کا اظہار کرنا پڑتا تھا۔ اور خط کے متعلق یہ جواب ہوتا تھا کہ وہ بڑے آدمی ہیں، ملاقاتیوں سے اور ریاست سے کہاں فرصت کہ وہ ہم جیسوں پر خط لکھیں۔ بہرحال آپ کی یاد کثرت سے آتی ہے، آپ تسلیم کریں یا نہ کریں، لیکن آپ کی کثرت سے یاد کے باوجود دل یہی چاہتا ہے کہ اس دار رنج و غم میں ملاقات کو دل نہیں چاہتا۔ اگر اللہ جل شانہ میری اور آپ کی مغفرت فرما دیں تو جنت میں ہی ملیں، اور اللہ جل شانہ کی غفاری اور ستاری سے امید یہی ہے کہ وہ اپنے مخلص بندوں کے ساتھ تعلق کی لاج رکھ کر معاف فرما ہی دے گا۔

بہرحال یہ روسیاہ آپ کو کسی حال میں بھول نہیں سکتا اور مدت دراز سے جناب پر عریضہ نویسی کا متمنی تھا، مگر بغیر کسی کام اور بہانے کے لکھنے کو دل نہ چاہا۔ اس وقت ایک کام آپڑا ہے، جس کی تفصیل بھائی قاسم صاحب کے نام عریضہ میں ہے۔ احقر کوئی آپ سے چندہ کرنے کی درخواست نہیں کر رہا ہے، مگر اللہ کے مخلص بندے مناسب مواقع پر خرچ کرنے کی تلاش میں رہتے ہیں۔ براہ کرم ان کی توجہ اس طرف مبذول فرماویں کہ یہ اللہ کے گھر کا کام ہے اور کسی کی ذات کے لئے نہیں ہے۔ محض اللہ کے گھر کی تعمیر کے لئے ہے۔

میں اس کی ذمہ داری ہرگز نہیں لیتا، مگر عمارت بہت ہی کمزور اور بوسیدہ ہوگئی تھی۔ دیواروں میں بڑی بڑی درازیں پڑ گئی تھیں۔ شمال جنوب دیواریں ایک طرف جھک جانے کی وجہ سے چھت سے الگ ہوگئی تھیں اور بارش کا پانی کثرت سے مسجد میں آتا تھا، اور بستی والے آپس کے اختلاف کی وجہ سے مسجد کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتے تھے۔ دو تین مرتبہ وہاں پر جانا ہوا اور ان کو کچھ کہا، جس پر وہ اس طرف متوجہ ہوئے اور اپنی بساط کے موافق ہر ایک نے امداد کا وعدہ فرمایا۔ اور مسجد خود انہوں نے شہید کی اور اس کا ملبہ بھی اب

تک خود ہی ہٹا کر صاف کر رہے ہیں۔

بہر حال محض اس خیال سے کہ ایک اللہ کا گھر اجڑ رہا ہے، آباد ہو جاوے، اس سیاہ کار نے بھی جہاں تک ہو سکے مدد کا وعدہ کر لیا ہے۔ اور اب ان شاء اللہ کوئی پیسہ ضائع اور بیکار نہیں ہوگا۔ کیوں کہ موسالی کے متولی صاحب کو درمیان میں لیا ہے کہ وہ اچھی طرح دیکھ بھال کریں گے۔ ان سے شاید آپ واقف ہوں گے۔ کسی کی غلطی پر کسی کو بخشنے والے نہیں ہیں۔ لہذا جناب اس میں جس کسی کو بھی کلمۂ خیر فرما سکتے ہوں، اس میں دریغ نہ فرماویں کہ یہ جناب کے لئے بھی ذخیرۂ آخرت ہوگا اور جناب کی برکت سے اس روسیاہ کے لئے بھی۔

بالخصوص مولانا یوسف صاحب تتلی اور ان کے والد اور بھائی صاحب کو سلام مسنون کے بعد اپنی طرف سے اور حقیر کی طرف سے بھی اس کام میں خاطر خواہ حصہ لینے کی درخواست کریں۔ فی الحال ۲۰ کے قریب جمع ہے۔ اسی پر اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے کام شروع کر دیا ہے۔ دعا فرماویں اللہ جل شانہ باحسن وجوہ تکمیل فرماوے۔

مولانا محمد صاحب اور مولانا حسن صاحب اور والدہ صاحبہ اور محترمہ سے سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست۔ یہ تو جناب کے علم میں آچکا ہوگا کہ حافظ قاسم بھورات کا انتقال ہو گیا۔ احقر سے تقریباً ایک ماہ پہلے ملاقات ہوئی تھی۔ اس وقت ان کی صحت اچھی تھی، بعد میں بیمار ہو کر ہسپتال گئے، ہر طرف سے ڈاکٹر جواب دیتے رہے۔ اخیر میں گزشتہ پنجشنبہ کو چل بسے۔ اور مجھے جمعہ کو ترکیسر علم ہوا۔ اخیر میں سنا کہ غریب نے بہت تکلیف اٹھائی، اللہ تعالیٰ مغفرت فرماوے اور کوتاہیوں سے درگزر فرماوے۔

اخیر میں اس حقیر کے لئے بھی عاجزانہ دعاء کی درخواست ہے۔ اللہ جل شانہ عافیت کے ساتھ رکھے اور حسن خاتمہ کی دولت سے نوازے۔

فقط والسلام

محتاج دعا

محمد اسماعیل بدات عفی عنہ ۱۵ / فروری، سہ شنبہ

مکتوب حضرت مولانا معین الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ
بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

باسمہ تعالیٰ

برادر محترم زید مجدکم السامی،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید کہ حضرت مدظلہ العالی اور تمام احباب ورفقاء بعافیت ہوں گے۔ بندہ نے حضرت کو اور آپ تمام احباب ورفقاء میں سے کسی کو باوجود اقتضاء طبعی کے کوئی عریضہ محض اس تصور سے کہ آپ حضرات کے سکون میں فرق آئے گا، تحریر نہیں کیا۔

حضرت نے خود ہی ہم لوگوں کی تسکین کا سامان ہر حیثیت سے بہم پہونچایا۔ قاری امیر حسن صاحب مدظلہ کے ذریعہ دو مکتوب موصول ہوئے۔ حضرت دامت برکاتہ کے بارے میں ایک عشرہ سے پہلے پہلے طبیعت بالکل جامد تھی۔ اور حضرت کی دعاؤں کے اثرات معمولات کے اہتمام اور بالخصوص ذکر کی طرف یوماً فیوماً رغبت کی صورت میں برابر کھلے طور پر محسوس تھیں اور ہیں۔ اور اب طبیعت میں حضرت کی زیارت کے لئے ایک اضطراب کی کیفیت ہے۔

ایک عشرہ سے قبل بندہ نے حج کے متعدد خواب دیکھے اور بالکل بے سروسامانی کی حالت میں صرف ایک کرتے اور پائجامہ میں اپنے کو سفر کرتا ہوا اور سفر کی دشواریوں کو حل ہوتا

ہوا دیکھا۔ اس خواب کے بعد قلب پر یہ تأثر رہا کہ ان شاء اللہ جلد از جلد حضرت کی زیارت وقدم بوسی کا شرف حاصل ہوگا۔

ایک شب کو یہ دعا کر کے سویا کہ یا اللہ! حضرت اگر سہارنپور تشریف لا رہے ہیں، تو منکشف فرما اور اگر رمضان مدینہ پاک میں گزارنے کا ارادہ فرمایا ہے تو میرے شیخ سے وصل کا سامان پیدا فرما۔ اس کے بعد دوسری شب کو خواب میں نے دیکھا کہ حضرت سہارنپور میں ٹال کے اندر تشریف فرما ہیں اور عشاق چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں اور حضرت سے مصافحہ کر رہے ہیں۔ بندہ نے اس خیال سے کہ حضرت مصافحہ کرتے کرتے تھک گئے ہیں، زحمت ہوگی، پھر مصافحہ کر لینا۔ تھوڑی دیر میں حضرت کچے گھر میں تشریف لے گئے اور خود ہی میرے آقا نے فرمایا کہ آؤ بھائی، مولوی معین، مصافحہ کرلو۔ اس مصافحہ کی حلاوت اب بھی محسوس ہو رہی ہے۔

اس خواب کا ایک جزیہ بھی ہے کہ کچے گھر میں حضرت کو اس طرح دیکھا کہ ایک پیر گھسٹ رہا ہے۔ پھر یہ محسوس ہوا کہ حضرت فرما رہے ہیں کہ کار کے حادثہ کا اثر ہے۔ (میرے آقا اگر سہارنپور کا ارادہ فرما رہے ہوں، تو حق انتہائی صحت اور عافیت کے ساتھ لائیں)۔ خواب ہی کا تاثر ہے کہ بمبئی میں جوگیشوری جاتے وقت ایسا ہوا۔ اس لئے آنجناب کی خدمت میں اور ساتھ آنے والے رفقاء کی خدمت میں عاجزانہ گزارش ہے کہ اگر حضرت اقدس مدظلہ العالی کا ارادہ واپسی کا ہو رہا ہو، تو جب بھی کار کی سواری کا موقعہ آئے حضرت کی کار کو بیچ میں رکھا جائے۔

بھائی عبدالرحیم صاحب، یہ حقیقت واقعہ ہے کہ حضرت کی بے پناہ شفقت اس پر ہے مگر اپنی نااہلی کی وجہ سے کچھ نہ کر سکا۔ کیا عجب ہے کہ حضرت کی پاک مجلسوں میں اور آپ حضرات کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہی حق تعالیٰ کے یہاں قبول ہوئے۔ **لا یشقی جلیسہ** بھی تو ہے اور اسی سے امید بھی ہے۔

اس لئے مؤدبانہ وعاجزانہ گزارش ہے کہ حضرت کی خدمت پاک میں فضائل درود شریف کی قرأت کرنے والا اس انتساب سے میرا صلوٰۃ وسلام پہنچائے۔ سدا احسان مند رہوں گا۔ کسی وقت اطمینان اور بشاشت کے وقت جب حضرت آپ کی طرف متوجہ ہوں، بندہ کی طرف سے سلام مسنون اور دعا کی درخواست فرمائیں۔ اور جناب بھائی صوفی اقبال صاحب، بھائی ابوالحسن صاحب، بھائی یحییٰ صاحب، بھائی ناخدا، بھائی عبدالحفیظ صاحب اور جملہ احباب ورفقاء کی خدمت میں سلام مسنون کے ساتھ ساتھ دعاؤں کی درخواست ہے۔ آپ اتنے بڑے بڑے حضرات حضرت قطب العالم دامت برکاتہم کی معیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں۔ امید قوی ہے کہ امت کے مسائل کو آپ حضرات نے حل کرا دیا ہوگا۔

ہمارے مدرسہ کے دو استاذ مولانا باقر حسین صاحب اور مولانا نثار احمد کافی محنت کر رہے ہیں۔ بالخصوص مولانا باقر حسین صاحب قابل رشک طور پر ذکر اور جملہ معمولات کا اہتمام فرما رہے ہیں۔

فقط والسلام

آپ کا گستاخ ساتھی،

معین الدین، مدرسہ امدادیہ عربیہ مرادآباد

۶۹/۸/۲۱ء

....

مکاتیب حضرت مولانا عبدالمنان صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

نظر پھر نہ کی اس پر دل جس کا چھینا
محبت کا ہے یہ بھی کوئی قرینہ؟

عزیز از جان مولوی عبدالرحیم سلمہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ایک خط پہلے بھی ارسال کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ مجھے ڈر ہے کہ میری روسیاہی کہیں تمہارے لئے موجب امتحان نہ بن جائے۔ اس لئے بظاہر کوئی تعلق کا اظہار نہ ہوگا، بباطن ایک چنگاری ہے جو بجھ نہیں سکتی۔ خدائے پاک طرفین کے لئے خیر فرمائے۔

عبدالمنان

....

۷۸۶

وہ کچھ اس طرح سے چلے گئے کہ ہوا بھی ان کی نہ پا سکے
ہمیں اشتیاق یہ رہ گیا کہ نظر کے ساتھ نہ جا سکے

برادران مکرمان، نور دیدۂ محرومان، مولوی عبدالرحیم و راحت جان میاں یوسف سلمہما اللہ تعالیٰ فی الدارین،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

تمہارے چلے جانے کے بعد کیا دل پر گزری اللہ ہی جانتا ہے۔ ہر چند برادرم مولوی طلحہ سلمہ نے تعزیت کی، لیکن چشم غمناک نے نہ مانی اور دو قطرے چھلک ہی پڑے۔ رو رو کے نہ رکے آنسو، دل درد سے بھر آیا۔ امید ہے کہ تم خیریت سے پہونچ گئے ہوں گے۔ بھابھی جان سے تسلیمات مسنونہ کے بعد ہدیۂ تبریکِ آمدِ محبوب پیش کریں۔ آپ کے علاوہ ان کی خدمت میں کوئی چیز پیش نہیں کرسکتا۔ ان کی حالت بھی آپ کی زیارت کے بعد غیر ہو رہی ہوگی۔

اللہ پاک سے لجاجت سے درخواست ہے کہ وہ دونوں عزیزان کی اہلیہ کی گود بھرے۔ آپ کی زیارت کا مجھے انتظار رہے گا اور ہے۔ میاں یوسف کو اب کیسے دیکھوں؟ بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کہاں میں، کہاں مسافت کوچۂ جاناں؟ خیر، جو کچھ ہوا اچھا ہوا۔ مولانا اسماعیل سلمہ سلام عرض فرماتے ہیں۔

عبدالمنان دہلوی

....

٧٨٦

میرا دل ہے کہ ڈوبا جارہا ہے
کہیں میں یاد فرمایا گیا ہوں
کہاں یوسف، کہاں لندن ، کہاں میں
مگر اک شوق دل میں پارہا ہوں
تمہاری یاد نے تڑپا دیا ہے

تری الفت میں تڑپایا گیا ہوں
ہمارا بھولنا تم کو مبارک
ستم گر یاد تیری پارہا ہوں
مری جانب نگاہ ناز کردے
کہ جینے سے میں عاجز آرہا ہوں

....

برادران مخدومان مکرمان،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ایک کارڈ دوروز پہلے نانی نرولی کے پتہ پر لکھا تھا، امید ہے کہ ملا ہوگا، جس میں اپنی کیفیت بعد از فراق تحریر کی تھی۔ امید ہے کہ جواب میں کوئی ایک دو کلمے اپنے اور عزیز از جان میاں یوسف سلمہ کے ہاتھ سے لکھوالیں تاکہ گونہ تسلی رہے۔ فراق کے ماروں کا بھی عجیب حال ہے۔ اللہ ہی رحم فرمائے۔

عبدالمنان دہلوی

۲۸رشوال ۸۸ھ

....

مکاتیب حاجی محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ — جمعہ،۱۲/ذی الحجہ
بمبئی — ۲۴/مارچ ۶۷ء

مکرم ومحترم مولوی صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ یہاں پر بھی ہر طرح خیریت ہے۔ حجاز مقدس سے تین گرامی نامے حضرت اقدس شیخ الحدیث دامت برکاتہم کے موصول ہوئے ہیں۔ ایک گرامی نامہ میں حضرت والا نے یہ پیغام تحریر فرمایا ہے، وہ اسی گرامی نامہ سے نقل کر رہا ہوں:

”ایک حاجی صاحب ٹھیکیدار عبدالرزاق نے یوں بتایا کہ گجراتی تین لڑکوں نے جو بمبئی میں تھے، خطوط دئے تھے، وہ کھو گئے، جس سے قلق ہوا۔ غالباً وہ غلام محمد وغیرہ کے ہوں گے۔ اگر ان میں سے کوئی وہاں ہوں تو فرمادیں کہ تمہارے خطوط یہاں نہیں پہنچے۔“

یہ گرامی نامہ مکہ مکرمہ سے ۷/مارچ کا لکھا ہوا تھا، جو ہمیں ۲۱/مارچ کو ملا ہے۔ الحمد للہ، حج دوشنبہ کو ہوگیا۔ مولانا محمد عمر صاحب کے خط سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اکابرین

حضرات ایک چلہ مکہ مکرمہ اور ایک چلہ مدینہ منورہ میں قیام فرمائیں گے۔ اس کے بعد ان شاءاللہ واپسی ہوگی۔ اس حساب سے اندازیہ ہے کہ واپسی ۱۵ رمئی تک ہوجائے۔

آپ سے تو ہوائی اڈہ پر ملاقات ہوئی تھی، اس کے بعد ملاقات نہیں ہوئی۔ بندہ یہاں پر حجاج کے کام میں مشغول تھا۔ کئی مرتبہ ارادہ کیا کہ آپ کی قیام گاہ پر حاضر ہوکر ملاقات کروں، لیکن نہ ہوسکا جس کا افسوس ہے۔ بھائی ابوالحسن صاحب ۹ ر مارچ کو بعافیت مکہ مکرمہ پہنچ گئے تھے۔ دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

حضرت والا کے گرامی ناموں میں خیریت لکھی ہوئی ہے۔ اگر کوئی خط حجاز پاک بھیجنا ہوتو ہمیں بھیج دیں، تو یہاں ڈاک کے ساتھ خط روانہ ہوجائے گا۔

....

۷۸۶

مکرمی ومحترمی جناب حاجی صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ہم لوگ کل الحمدللہ مغرب کے وقت بخیر وعافیت گھر واپس آگئے ہیں۔ اطلاعاً عرض ہے۔ جہاز کے متعلق کوئی پختہ خبر آئی ہوتو ضرور تحریر فرمادیں۔ احقر کا پتہ تو جناب کو معلوم ہوگا ہی۔ پھر بھی احتیاطاً لکھ رہا ہوں۔

عبدالرحیم بن سلیمان متالا
مقام وپوسٹ نانی نرولی
وایا کیم، ضلع سورت

اور کیا عرض کروں۔ اس وقت حضرت اقدس کو بھی ایک عریضہ لکھ دیا ہے۔ دعاؤں کی با ادب گزارش ہے۔ فقط والسلام۔

۶۹۵

احقر الوریٰ

بندہ عبدالرحیم سورتی

نومبر ۱۹۶۸ء

خط لکھنے کے بعد آج کی ڈاک سے جناب کا کل کا تحریر فرمایا ہوا گرامی نامہ بھی موصول ہوگیا، جس سے جہاز کا ۲۴ کو آنا معلوم ہوکر اطمینان ہوگیا۔ ہم لوگ ان شاء اللہ ۲۳ کو گجرات اکسپریس سے پانچ بجے بمبئی پہنچ جائیں گے۔ سورت کے لئے ۲۳ کی صبح کو آٹھ بجے گھر سے نکلنا ہوگا۔

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ منگل، ۸؍ صفر

بمبئی ۲۲؍ اپریل ۶۹ء

مکرم و محترم مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ آپ کا ۱۸؍ والا کارڈ کل ۲۱ کو ملا تھا۔ گزشتہ شام کو جدہ سے سعودی ہوائی جہاز سے بھائی بلال منیار صاحب سورت والے بمبئی تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ آپ کا ڈیکلیریشن بھی آ گیا ہے۔ اور آج سے کوشش شروع کردی ہے۔ ان شاء اللہ پی فارم پاس ہوجاوے گا۔

کوشش تو یہ ہی کررہے ہیں کہ ٹکٹ یہیں سے بن جائے تاکہ اس میں فائدہ ہو۔ لیکن اگر اس میں کامیابی نہ ہوئی، تو مجبوراً وہ ٹکٹ جو حجاز مقدس سے آیا ہوا ہے اسے استعمال کرنا پڑے گا۔ حضرت والا امید ہے کہ آج نظام الدین تشریف لائے ہوں گے۔

حضرت والا کا نظام ابھی تک وہ ہی ہے جو پہلے تحریر کیا تھا۔ یعنی ۲۶؍ اپریل کے روز

صبح ۱۰ بج کر ۵۵ منٹ پر بمبئی تشریف آوری، اور بمبئی سے ان شاء اللہ ۲۹ کی صبح کو ساڑھے ۱۱ بجے روانگی۔ ۲۹/اپریل والے جہاز میں آپ کی ایک سیٹ بھی نوٹ کرادی ہے۔

دعا کی درخواست ہے۔ کان کی تکلیف بدستور جاری ہے۔ دعا فرماویں۔

والسلام

جمعہ کے روز فلائنگ سے آپ کے پہنچنے کی اطلاع مل چکی ہے۔

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ — دوشنبہ، ۱۳/ذی القعدۃ

بمبئی — ۱۱/جنوری ۱۹۷۱ء

مکرم ومحترم مولانا صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ جوابی گرامی نامہ اس وقت پہنچا۔ میں تو پرسوں کے روز بھی آپ کی خدمت میں خط لکھنے والا تھا، اور اس وقت بھائی عبدالرحمٰن و بھائی عبدالرزاق میرے پاس آئے اور بتایا کہ مولانا عبدالرحیم تو سہارنپور تشریف لے گئے ہیں۔ اس وجہ سے میں نے خط نہیں ڈالا۔ آج خط آنے سے پتہ چلا کہ آپ گھر پر ہیں۔

مخدومی حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ ورفقاء حضرات دہلی سے ان شاء اللہ بروز پیر ۱۸/جنوری کو صبح کو پونے دس بجے کے جہاز سے سوار ہوکر دن کے پونے بارہ بجے بمبئی کے ہوائی اڈہ پر پہنچیں گے۔ پھر بمبئی سے ان شاء اللہ بروز بدھ ۲۰/جنوری کی شام کو ساڑھے سات بجے والے سعودی جہاز سے بیت اللہ شریف کی طرف روانگی ہوگی۔ دو رات قیام رہے گا۔ حضرت والا کا قیام عبدالکریم راج محمد صاحب کے مکان پر ہوگا، جو ماہیم میں ہے۔ ماہیم میں جو مخدوم شاہ باوا کی درگاہ ہے، اس کے سامنے تسنیم منزل میں رہے گا۔ یہ

مکان میونیسپل ٹیچر اسکول کے سامنے ہے۔

دعا کی درخواست ہے۔ آپ نے جوابی کارڈ ارسال فرمایا، حالانکہ اس کی قطعی ضرورت نہ تھی۔ خصوصاً آپ جیسے حضرات کے خط کا جواب تو ہر حال میں دیا جاتا ہے۔

والسلام

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ　　　　منگل، ۱۴؍ ذی القعدۃ

بمبئی　　　　۱۲؍ جنوری ۱۹۷۱ء

مکرم ومحترم مولانا عبد الرحیم صاحب ومولانا اسماعیل بدات صاحب مدظلہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ آپ حضرات خیریت سے ہوں گے۔ اس سے قبل آپ حضرات کی خدمت میں خطوط روانہ کر چکا ہوں، جو ملے ہوں گے۔

اب آج اخبار میں یہ اعلان شائع ہوا ہے کہ اندرون ہند کے جہازوں کے اوقات میں ۱۴؍ جنوری سے ترمیم کی جائے گی۔ اس کے مطابق دہلی سے جس جہاز میں ہم نے اکابرین حضرات کی سیٹیں ریزرو کرا رکھی ہیں، وہ جہاز دہلی سے صبح ۹ بج کر ۵۰ منٹ کے بجائے ۸ بج کر ۳۰ منٹ پر روانہ ہوگا اور ۱۰ بج کر ۲۵ منٹ پر بمبئی کے ہوائی اڈہ پر پہنچے گا، ان شاء اللہ۔ یعنی سابقہ پروگرام سے سوا گھنٹہ قبل بمبئی آمد ہوگی۔

اس وجہ سے یہ اطلاع آپ حضرات کو دے رہا ہوں تاکہ پریشانی نہ ہو۔ باقی کئی احباب کو اس سے قبل سابقہ وقت کے مطابق اطلاعیں جا چکی ہیں۔ اگر سہولت سے ہو سکے تو مولانا تقی الدین صاحب وغیرہ حضرات کو اس کی اطلاع فرما دیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب　　　　　　　　　　　　دوشنبہ،۱۴/ربیع الاول

بمبئی　　　　　　　　　　　　　　　　　　۱۰/مئی ۱۹۷۱ء

مکرم ومحترم جناب مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ یہاں پر بھی ہر طرح خیر وعافیت ہے۔ کافی عرصہ سے آپ کی طرف سے کوئی خط نہیں ملا ہے۔ مدینہ پاک سے ۲ مئی کا حضرت والا کی طرف سے ایک گرامی نامہ ملا، جس میں حضرت والا نے یہ تحریر فرمایا کہ معلوم نہیں مولانا عبدالرحیم صاحب متالا کو ان کی واپسی کی خبر ہوئی تھی یا نہیں؟ اور وہ بمبئی آئے یا نہیں؟

حضرت والا نے جو واپسی کا ذکر فرمایا ہے، یہ حضرت جی صاحب مدظلہ کی واپسی کے متعلق ہے۔ خادم نے آپ کو اس کی اطلاع کر دی تھی اور آپ نے جواب میں تحریر فرمایا تھا کہ آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے بمبئی حاضری نہ ہوسکی۔ خادم ان شاء اللہ آج کل میں حضرت والا کی خدمت میں خط لکھنے والا ہے، تو اس میں آپ کو اطلاع ہونے اور آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے حاضر نہ ہونے کا لکھ دوں گا۔

حضرت والا کا نظام اب تک تو یہ ہے۔ ۹ کو مدینہ پاک سے روانگی، ۲۰ کو مکہ مکرمہ آمد، اور جدہ سے ۲ جون کو سوار ہوکر کراچی، اور کراچی سے ۴ جون کو سوار ہوکر اسی روز قبل جمعہ دہلی تشریف آوری۔

حضرت نے لکھا ہے کہ احباب اس کے لئے اصرار کر رہے ہیں کہ مطہرہ میں کچھ قیام زیادہ ہوجائے تاکہ حضرت رائے پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری ہوسکے۔ لیکن حضرت نے اپنی بیماری کا عذر کر دیا ہے۔ یہ بات حضرت کے گرامی نامہ سے معلوم ہوئی ہے۔ باقی خیریت ہے۔ خادم اپنے لئے خاص طور سے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ　　　　　منگل، ۷؍ربیع الثانی
بمبئی　　　　　یکم جون ۱۹۷۱ء

مکرم ومحترم مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔کل شام کو عجلت سے ایک کارڈ آپ کی خدمت میں روانہ کیا تھا۔اس وقت یہ کارڈ احتیاطاً دوبارہ لکھ رہا ہوں۔ وہ یہ کہ جدہ سے داؤد بھائی کے طرف سے تار ملا تھا کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم ان شاء اللہ جدہ سے بروز بدھ،۲؍جون کو کراچی کے لئے روانہ ہوں گے،اور کراچی سے ان شاء اللہ بروز جمعہ،۴؍جون کو دوپہر کے وقت دہلی پہنچیں گے۔

یہ جہاز KLM کمپنی کا ہے۔انداز یہ ہے کہ یہ جہاز دوپہر کے ایک بجے کے قریب دہلی پہنچتا ہے۔صحیح وقت دہلی میں معلوم ہوگا۔اپنے احباب کو خط کے ذریعہ اطلاعیں کردی ہیں۔

۳؍جون کے روز یہاں سے ڈی لکس گاڑی سے صبح ۹ بجے بعض احباب دہلی کے لئے روانہ ہوں گے۔خادم تو اس وقت بعض مجبوریوں کی وجہ سے دہلی کا سفر نہیں کرسکتا ہے۔ جولائی میں دہلی سہارنپور کے سفر کا ارادہ ہے۔آپ سے دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ　　　　　جمعہ،۱۰؍ربیع الثانی
بمبئی　　　　　۴؍جون ۱۹۷۱ء

مکرم ومحترم جناب مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ میرے ۳ کارڈ امید ہے کہ مل گئے ہوں گے۔آخری کارڈ میں یہ خبر لکھی تھی کہ حضرت والا کا ۲۳؍مئی والا گرامی نامہ ملا ہے، جس میں پیر میں موچ آنے کی اطلاع تھی، لیکن آج حضرت والا کا گرامی نامہ ۳۰؍مئی والا مکہ مکرمہ سے لکھا ہوا ملا ہے، جس میں زیادہ تفصیل بھی ہے اور فکر کی بات بھی ہے۔ اللہ پاک حضرت والا کو جلد سے جلد آرام فرماویں اور رحمت کاملہ عاجلہ نصیب فرماویں۔

مضمون یہ ہے ''مجھے یاد نہیں، جہاں تک خیال پڑتا ہے مدینہ کے آخری خط میں تفصیل لکھ چکا ہوں کہ ۱۹؍مئی چہارشنبہ کی دوپہر کو مدینہ پاک میں استنجاء گیا ہوا تھا۔ ٹانگوں کی تکلیف کی وجہ سے وہاں گر گیا، اور اٹھنے کے باوجود سنبھل نہ سکا اور دوبارہ گرا۔ دوست و احباب جو پاخانہ سے باہر کھڑے تھے وہ آواز سن کر اندر گئے اور اٹھا کر لے آئے۔ اس وجہ سے بائیں پاؤں میں موچ بھی آ گئی، اور اس میں ٹخنے کے قریب ہڈی میں شگاف بھی آ گیا۔ اس کے باوجود مدینہ پاک میں تو پانچوں نمازیں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑھنے کی نوبت ملتی رہی، لیکن مکہ مکرمہ میں آ جانے کے بعد پاؤں پر ورم زیادہ ہو گیا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ بے احتیاطی اس کا سبب ہوئی۔

بہر حال، یہاں آنے کے بعد سے چارپائی پر سوار ہوں۔ اپنی دستی گاڑی پر پہلی شب میں عمرہ کا طواف اور سعی تو اللہ کی توفیق سے ادا ہو گئی۔ اس کے بعد سے جملہ نمازیں چارپائی پر ہو رہی ہیں۔ استنجاء کے لئے بھی دوستوں نے ایک صندوق کرسی نما بنا دیا۔ وہ فلس پر رکھ دیا جاتا ہے۔ اس میں بڑی دقت سے استنجاء کر رہا ہوں۔ پاؤں پر وزن بالکل نہیں پڑتا۔

یہ مضمون حضرت والا کے گرامی نامہ سے ابھی گرامی نامہ ملتے ہی آپ کی خدمت میں نقل کیا ہے۔ بہت فکر ہو رہی ہے۔ ارادہ ہے کہ شام کو بعد مغرب فون کر کے دہلی حضرت کی صحت کا اور بخیر پہنچنے کا حال معلوم کروں گا۔ والسلام۔

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ　　　　بعد فجر، شنبہ، ۱۱/ربیع الثانی

بمبئی　　　　۵/جون ۱۹۷۱ء

مکرم ومحترم مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ گزشتہ کل شام کو ایک کارڈ تحریر کیا تھا، جس میں حضرت والا کے پیروں کی تکلیف کا حال حضرت والا کے گرامی نامہ سے نقل کر کے ارسال کیا تھا۔ امید ہے کہ ملا ہوگا۔ کل شام کو ۹ بجے حافظ کرامت اللہ صاحب کے یہاں دہلی فون کیا تھا، جو نظام الدین میں مسجد کے قریب ہی رہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت والا خیر و عافیت کے ساتھ دہلی تشریف لے آئے ہیں، اور پیروں میں مدینہ پاک میں گر جانے کی وجہ سے تکلیف ہے۔ مختصر اتنا بتایا۔ آج سہارنپور تشریف لے جائیں گے، کیوں کہ کل اتوار سے سہ روزہ تبلیغی اجتماع پہلے سے طے ہو چکا ہے۔

اب تو سہارنپور سے حضرت والا کا کوئی گرامی نامہ آجائے تو اس سے تفصیل معلوم ہو جائے گی۔ صوفی انعام اللہ صاحب لکھنوی اور مولانا احمد لولات صاحب یہ دونوں حضرات ان شاء اللہ امید ہے کہ جدہ سے ۶/جون کے آس پاس جو مظفری جہاز بمبئی کے لئے روانہ ہوگا اس سے سوار ہو کر غالباً ۱۵/جون تک یہاں پر پہنچ جائیں گے۔

ایک ہفتہ ہوا، یہاں پر بارش کا سلسلہ زوروں پر ہے۔ گرمی ختم ہو چکی ہے۔ اور سب طرح سے خیریت ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

پیروں کی ہڈی میں شگاف پڑ جانے کی خبر سے بہت ہی فکر ہو رہا ہے۔ اللہ پاک جلد آرام کر دیں۔

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ　　　　　　　　شنبہ، ۵/ربیع الاول
بمبئی　　　　　　　　　　　　　　　　　۳۰/مارچ ۷۴ء

مکرم و محترم مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ اس سے قبل ایک کارڈ ورتھی کے پتہ پر ارسال کیا تھا، جس میں خبر دی تھی کہ حجاز مقدس سے آپ کے نام دو بکس کتابوں کے آئے ہیں۔ لیکن اب یہ بکس لانے والے مولانا صدیق میواتی نے بتایا کہ کتابیں نہیں ہیں، بلکہ اس میں کھجوریں ہیں۔ پہلے انہوں نے کتابیں بتائی تھیں، اس لئے خادم نے کتابیں لکھ دی تھی، خیر۔

اس وقت یہ دونوں بکس کھجوروں کے مولوی عبید اللہ بھوپالی کے ہمراہ ارسال خدمت ہیں۔ مدینہ پاک سے محترمی مولوی یوسف متالا مدظلہ ومحترمی مولوی اسمٰعیل صاحب بدات مد ظلہ کی طرف سے مشترک گرامی نامہ دستی پہنچا ہے، اس میں بھی ان دو کھجوروں کے بکس کا ذکر ہے جو اس وقت ارسال خدمت ہے۔

امید ہے کہ اب گھر میں اہلیہ محترمہ کی اور صاحب زادے کی صحت اچھی ہوگی، اور افاقہ ہونا شروع ہو گیا ہوگا۔ اللہ تعالی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماویں۔ باقی خیریت ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

قاہرہ والے بذل کے چار صندوق سات ماہ کے بعد بحری جہاز سے اب کہیں ملے ہیں، اوران شاء اللہ آج بذریعہ ریل بمبئی سے سہارنپور روانہ ہو جائیں گے۔

والسلام

خادم محمد یعقوب غفرلہ

آپ کی رقم کے بارے میں محترم جناب حکیم صاحب مدظلہ نے جو لفافہ خادم کے

۷۰۳

پاس روانہ کیا تھا، وہ اب تک نہیں پہنچا ہے۔ پتہ نہیں کون سی رقم کا ذکر تھا۔ آپ کی طرف سے تفصیل آجائے تو تسلی ہوگی۔

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ — شنبہ، ۵/ ربیع الاول
بمبئی — ۳۰/ مارچ ۱۹۷۴ء

مکرم ومحترم جناب حکیم سعد رشید صاحب اجمیری مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ آپ کی طرف سے ۲۸/ مارچ والا ایک کارڈ مجھے آج ملا، جس سے فکر ہوئی کہ جناب مولانا عبدالرحیم صاحب کی کوئی رقم کے بارے میں میرے نام اس سے قبل ایک لفافہ روانہ کر چکے ہیں۔ حالانکہ وہ لفافہ اب تک مجھے نہیں ملا ہے، ورنہ میں اس کا فوراً جواب دیتا۔ اب آپ دوبارہ تحریر فرمادیں کہ کس رقم کے بارے میں آپ نے خط تحریر فرمایا تھا تاکہ میں اس کی تحقیق کر کے جواب لکھوں۔

آپ جیسے حضرات کے لئے جوابی کارڈ کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ جواب تو فوراً دیا جاتا ہے۔ جوابی کارڈ بھیج کر مجھے شرمندہ نہ فرماویں۔

مدینہ پاک سے حضرت اقدس دامت برکاتہم کی جانب سے آپ کے لئے کھجوروں کا تحفہ آیا ہوا ہے، جو ایک پلاسٹک کی تھیلی میں آپ کی خدمت میں اس خط کے ہمراہ ارسال خدمت ہے۔ اس کے علاوہ اس خط کے ہمراہ ایک خط محترمی مولانا عبدالرحیم متالا مدظلہ کے نام ہے اور دو بکس کھجوروں کے بھی مولانا موصوف کے لئے ہیں۔

آپ کے پاس حفاظت سے رکھ لیں۔ اگر کوئی ورٹھی جانے والا مل جائے، تو ان کے ہاتھ بھیج دیں۔ یہ خط اور کھجوروں کے ڈبے وغیرہ مولانا عبیداللہ بھوپالی کے ہمراہ ارسال

خدمت ہے۔

باقی خیریت ہے۔دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

خادم محمد یعقوب غفرلہ

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ — اتوار، ۶ / ربیع الاول

بمبئی — ۳۱ / مارچ ۴۷ء

مکرم ومحترم جناب حکیم سعد رشید صاحب و جناب مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ہمراہ جو دو خط آپ حضرات کے نام تحریر کئے ہوئے ہیں، یہ خط اور اشیاء مولوی عبید اللہ صاحب کے ساتھ آج صبح روانہ کرنی تھی۔اس کے لئے کل دوپہر کو حجاز سے آئے ہوئے دو ڈبے کھجوروں کے تلاش کئے تو نہ ملے۔ بہت فکر ہوا۔مولوی صدیق میواتی کو معلوم کیا تو وہ بھی پریشان ہوئے۔ بعد میں تحقیق پر پتہ چلا کہ قاری محمد ظہیر صاحب نے یہ دو ڈبے بغیر میری اجازت واطلاع کے اور بغیر مولوی صدیق کی اجازت کے محمد بھائی بھروچ والوں کے یہاں پتھر والی مسجد چکلہ اسٹریٹ میں بھیج دئے۔

وہاں پر فوراً آدمی بھیجا تو انہوں نے بتایا کہ قاری ظہیر صاحب رکھ گئے تھے اور میں نے خراب ہوجانے کے ڈر سے آج ہی گجرات موٹر ٹرانسپورٹ کمپنی سے بلٹی سے سورت روانہ کردئے ہیں۔ اور بلٹی مولانا عبدالرحیم کے پاس نانی نرولی بھیج دی ہے۔ بہت ہی افسوس ہوا کہ قاری ظہیر نے یہ حرکت بغیر اطلاع کے کرڈالی۔اگر وہ موجود ہوتے تو میں ان کی اچھی طرح خبر لیتا،لیکن وہ جمعہ کی شام کو یہاں سے روانہ ہوچکے تھے۔

۷۰۵

قاری ظہیر حج سے مولوی صدیق صاحب سورتی کے ساتھ آئے تھے۔ اور ذمہ داری مولوی صدیق کی تھی کہ اسے یعقوب کے حوالہ کرنا ہے۔ پھر بھی قاری صاحب نے یہ غلط کام کر ڈالا۔ اب گزارش یہ ہے کہ آپ اگر کسی جاننے والے تاجر کی سفارش سے بغیر بلٹی کے سورت سے کمپنی سے یہ پارسل چھوڑ والیں تو بہتر ہے، کیوں کہ گودام میں کھجوریں خراب ہو جانے کا خطرہ ہے۔

موٹر لاری والے بغیر بلٹی کے بھی تعلقات پر مال دے دیتے ہیں۔ معمولی پارسل ہے۔ اوپر ٹاٹ چڑھا ہوا ہے۔ مولانا عبدالرحیم صاحب کے نام پارسل ہے۔ خدا کرے کہ نانی نرولی سے رسید بھی مل جائے۔ سخت تشویش ہو رہی ہے۔ پارسل مل جائے تو فوراً مطلع فرمادیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

پارسل ۳۰/ مارچ کو سورت روانہ کیا گیا ہے۔ حضرت شیخ مدظلہ والا تحفہ تو مولوی عبید اللہ صاحب کے ہمراہ روانہ کر دیا تھا۔

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ
بمبئی

شنبہ، ۸/ جمادی الثانیۃ ۹۴ھ
۲۹/ جون ۷۴ء

مکرم و محترم جناب مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہو گا۔ آپ کا گرامی نامہ کارڈ ۲۷/ جون کا آج ملا۔ حالات معلوم ہوئے۔ حضرت والا کی جانب سے ایک گرامی نامہ ۲۰/ جون کا پہنچا ہے۔ اس میں آپ کے نام بھی گرامی نامہ ہے، جو اس وقت ارسال خدمت ہے۔ کراچی

۷۰۶

میں میرے سالے رہتے ہیں۔ ان کا دستی خط آیا کہ حضرت والا ۲۲ر جون کو بعافیت کراچی تشریف لے آئے ہیں اور دو تین دن میں لاہور تشریف لے جائیں گے۔ حضرت والا نے بھی ۲۰ر جون والے گرامی نامہ میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ ۲۲ر کو کراچی پہنچنا ہوگا۔ تین دن ٹھہر کر ہوائی جہاز سے لاہور کا سفر ہوگا۔ پانچ یوم رائیونڈ میں قیام کے بعد صرف راولپنڈی اور ڈھڈھیاں کا قیام طے ہوا ہے۔ اور کئی جگہ سے مطالبے آئے ہیں، لیکن حضرت نے قبول نہیں فرمایا۔ بس تین چار مقام رکھے ہیں۔ لاہور سے ان شاء اللہ ۱۳ر جولائی کو ہوائی جہاز سے دہلی کا سفر ہوگا۔ یہ انداز ہے۔ نظام الدین کے خط سے بھی ۱۳ر جولائی کی آمد تحریر ہے۔

حضرت والا نے ایک بات یہ بھی لکھی ہے کہ جو بھی میری آمد کے بارے میں معلوم کریں، ان سے یہ کہہ دیں کہ کوئی بھی صاحب میرے سے ملنے کے لئے نہ دہلی آویں اور نہ سہارنپور آویں، بلکہ ۳۱ر اگست کو سہ روزہ سہارنپور میں جو اجتماع ہونے والا ہے اس وقت سہارنپور تشریف لاویں، تاکہ اجتماع میں شرکت بھی ہوجائے اور ہم سے ملاقات بھی ہوجائے۔ اجتماع ۳۱ر اگست یکم اور ۲ر ستمبر کو طے پایا ہے۔ سہارنپور میں جہاں اعتکاف ہوتا ہے، اس مسجد کی بالائی منزل کی تعمیر کا کام تیزی سے شروع ہو چکا ہے۔

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ — منگل، ۱۹ر شوال

بمبئی — ۵ر نومبر ۷۴ء

مکرم و محترم مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ بھائی عبدالرحمٰن صاحب کے ذریعہ آپ کا پیغام سلام مسنون کا پہنچا، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ وطن تشریف لائے ہیں۔ حبیب اللہ

۷۰۷

صاحب دہلوی مہاجر مدنی بمبئی تشریف لائے تھے۔ انہوں نے آپ کے لئے ایک چھوٹی شیشی روغن بلسان کی دے گئے ہیں۔ اگر کوئی جانے والا مل گیا تو آپ کے پاس بھیج دوں گا۔

مخدومی حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی طرف سے گرامی نامے ملتے رہتے ہیں۔ حضرت والا نے واپسی سفر کے لئے دہلی سے بمبئی کا سفر بروز منگل ۳؍دسمبر (۱۸؍ذی القعدۃ) کو طے فرمایا ہے، اور بمبئی سے جدہ بروز جمعہ ۶؍دسمبر کی شام کو طے فرمایا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔

اس وقت یہ عریضہ صرف اطلاع کے لئے اور اپنے لئے دعا کی لالچ میں تحریر کیا ہے۔ خادم اس وقت چند امور میں پریشان ہے۔ اللہ پاک ہر طرح مدد فرماویں اور جو کام میرے ذمہ ہیں، جس کے لئے مجھے فکر ہے، اللہ پاک آسانی سے اور صحیح طور پر وہ کام مکمل کرادیں، اور میرے اوپر سے بوجھ کو دور فرمادیں۔

مولوی اسماعیل بدات صاحب سے اگر ملاقات پر یاد رہے تو اتنا کہنا ہے کہ وہ اپنا پاسپورٹ اور ڈاکٹری کاپی بمبئی بھیج دیں۔ والسلام۔

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ — بدھ، ۳۰؍محرم الحرام
بمبئی — ۱۲؍فروری ۷۵ء

مکرم ومحترم مولانا صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ چار پانچ روز سے ریزرو بینک کے ملازمین کے بعض طبقہ میں ہڑتال چل رہی ہے، جس کی وجہ سے آپ کا کام رکا ہوا ہے۔ آج صبح قاسم بھائی بھی بھوپال سے آگئے ہیں۔ وہ بھی آج ایجنٹ کے پاس گئے تھے۔ آپ کی اہلیہ و

۷۰۸

بچہ کا کام تو ہوگیا ہے، یعنی ایف ٹی ایس فارم پاس ہو چکا ہے۔آپ کے پی فارم کے ملنے کا انتظار ہے۔خدا کرے کہ یہ کام بھی جلد ہو جائے۔

مولانا عاقل، مولانا سلمان صاحب کا حجاز کا سفر بھی ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ میں ہوگا۔ دہلی سے بمبئی اور بمبئی سے ظہران کا سفر ہوائی جہاز سے ہوگا۔

جناب صوفی عبدالرب صاحب کا گزشتہ ہفتہ شب جمعہ میں انتقال ہوگیا ہے۔دعا کی درخواست ہے۔باقی خیریت ہے۔

محتاج دعا

خادم محمد یعقوب غفرلہ

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ — دوشنبہ، ۵/ذی القعدۃ

بمبئی — ۱۰/نومبر ۷۵ء

مکرم ومحترم مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔دو روز قبل آپ کی طرف سے گرامی نامہ ملا تھا جس سے حالات معلوم ہوئے۔آپ کے سابقہ گرامی نامہ میں آپ کے یہاں بچہ کی خبر سے مسرت ہوئی۔اللہ پاک بچہ کو نیک صالح بناویں اور دین کا داعی بناویں۔آمین۔

بلال بھائی اب تک بمبئی نہیں پہونچے ہیں۔جب ان سے ٹکٹ مل جاوے گا تو رقم کی وصولی کے لئے کمپنی میں داخل کرادیں گے۔اس میں کافی وقت نکل جاوے گا۔اس وقت قاسم بھائی بھی جماعت میں گئے ہوئے ہیں۔۱۹/نومبر کو واپسی ہوگی۔

آپ کے افریقہ والے ٹکٹ کی تحقیق کے لئے کاغذات کی ضرورت ہے۔میرا خیال یہ

ہے کہ آپ افریقہ خط لکھ کر معلوم فرمائیں کہ انہوں نے رقم تو واپس نہیں لی ہے۔ اگر کمپنی میں جمع ہے تو اس کی پوری تفصیل اور پی ٹی نمبر دریافت کریں۔ اس سے یہاں کمپنی میں پتہ چلے گا۔

حضرت والا ۵ ر نومبر کو سہارنپور سے کاندھلہ تشریف لائے تھے، اور کاندھلہ سے ۶ ر نومبر کو سرہند تشریف لے گئے۔ سرہند شریف سے ۷ ر نومبر کو دیوبند کے لئے بذریعہ موٹر کار روانگی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ خیر عافیت کے ساتھ حضرت والا کے اس مبارک سفر کو پورا فرمائیں۔

مولانا محمد عمر صاحب کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ کراچی سے ۲۰ ر نومبر کو جدہ کے لئے روانگی ہوگی۔ مولانا خالد صاحب، مولانا حکیم اسرائیل صاحب، حافظ صدیق صاحب مع تین مستورات کے بمبئی پہنچے ہیں، اور کل منگل کو اکبر جہاز سے جدہ کے لئے روانہ ہوگئے۔

خادم کی لڑکی میمونہ کا نکاح ان شاء اللہ ۱۱ ر ذی القعدۃ کی کو طے پایا ہے۔ اس رشتہ میں ہر طرح خیر و برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ پاک عافیت و سہولت سے اس تقریب کو مکمل فرماویں۔

اور سب مع خیریت ہیں۔ کافی عرصہ قبل خادم نے اپنی رہائشی جگہ کے بارے میں دعا کی گزارش کی تھی۔ اس وقت وہ مسئلہ دب گیا تھا۔ اب پھر جگہ کے لئے ایک بھائی پریشان کرنے کی فکر میں ہیں۔ جس جگہ پر ہم سب رہتے ہیں، وہ جگہ کرایہ کی ہے۔ اب ایک بھائی دوسری جگہ رہنے گیا ہے، لیکن خود کی جگہ ہمشیرہ کو رکھنا چاہتا ہے، جس میں ہمارے لئے کئی دشواریاں ہیں۔ کئی سال سے ہمارا مطالبہ ہے کہ یہ جگہ ہمیں دے دیں، کیوں کہ ہمیں کافی دقت ہورہی ہے۔ بچی کے نکاح کے بعد یہ مسئلہ پیش آوے گا، ایسا انداز ہے۔ اس کا ابھی سے فکر لگا ہوا ہے کہ کہیں بات جھگڑے میں نہ آجائے۔ دعا کی درخواست۔ اللہ پاک آسانی سے وہ جگہ ہمیں دلوادیں۔ اس پوری جگہ کے کرایہ کی رسید خادم کے نام پر ہے۔ والسلام۔

محتاج دعا

خادم محمد یعقوب غفرلہ، بمبئی

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب، ۲۸/ذی القعدۃ
بمبئی ۳/دسمبر ۷۵ء

مکرم ومحترم مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج گرامی! ۲۲/نومبر کا ایک گرامی نامہ حضرت اقدس دامت برکاتہم کی طرف سے خادم کو ملا ہے۔ حضرت والا ۲۰/نومبر کے روز خیر وعافیت سے مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ حضرت نے تحریر فرمایا ہے کہ ہمارے قیام کے بارے میں اب تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا کہ پھر مدینہ منورہ جائیں یا حج تک مکہ مکرمہ ٹھہریں اور حج کرکے مدینہ جائیں۔ یہ طے نہیں ہوا ہے۔

حجاز پہنچنے کے بعد بخار کی شکایت ہوگئی ہے۔ اللہ تعالی شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرماویں۔ آپ کی طرف سے سلام ودعا کا پیغام خادم نے لکھ دیا تھا۔ اس کے جواب میں حضرت والا نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر عبدالرحیم متالا کو خط لکھیں، تو میرا بھی سلام مسنون، اور یہ کہ میں تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ یہ پیغام تحریر ہے۔

بلال بھائی منیار اس وقت سورت میں ہیں، اور ۱۰/دسمبر کے جہاز سے حجاز مقدس کے لئے روانہ ہوں گے۔ اگر کوئی خط بھیجنا ہو تو لے جائیں گے۔ خادم کے مکان کے بارے میں اس سے قبل جو بات لکھی تھی وہ مسئلہ حل نہیں ہوا ہے۔ اور اس کی وجہ سے بہت ہی پریشانی ہے۔ اللہ پاک عافیت اور سلامتی کے ساتھ اس کمرہ کا قبضہ دلادیں اور ان کی شرارت سے ہماری اور ہمارے ثالثوں کی حفاظت فرماویں۔

بہت ہی دعاؤں کا محتاج ہوں۔

والسلام

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ　　　　شنبہ، ۲۵ / ربیع الاول
بمبئی　　　　۱۷ / مارچ ۱۹۷۶ء

مکرم و محترم مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ خادم یہاں سے ۱۴ کو دہلی گیا تھا اور ۲۴ کی شام کو بمبئی واپسی ہوئی۔ سہارنپور بھی جانا ہوا۔ وہاں پر بھائی یوسف سلمہ کی روانہ کردہ رجسٹری مولانا نصیرالدین صاحب کو مل گئی تھی، جو حضرت شیخ مدظلہ کی طرف سے تھی۔ اس کے بعد جب خادم دہلی پہنچا تو بمبئی سے لفافہ ملا، جس میں حضرت شیخ مدظلہ کے دو گرامی نامے جو خادم کے نام تھے وہ ملے۔ اور ایک لفافہ ڈاکٹر اسماعیل میمن کی طرف سے بھی ملا۔ اس سے قبل آپ کا گرامی نامہ ملا تھا۔

آج صبح قاسم بھائی نے آپ کے گھر والے اور بچہ کے ٹکٹ کے دام مبلغ ۱۹۷۵ مجھے دیئے ہیں، اور آپ کے ٹکٹ کے دام دو تین روز میں ان شاء اللہ مل جاویں گے، جو قاہرہ سے روم تک کے ہیں۔ اندازاً انہوں نے بتایا ہے کہ دو تین سو روپے آویں گے۔ اب اس رقم کے بارے میں جس طرح آپ ارشاد فرمائیں روانہ کردوں گا۔

اور سب خیریت سے ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

خادم محمد یعقوب غفرلہ

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ　　　　اتوار، ۲۶ / ربیع الاول
بمبئی　　　　۲۸ / مارچ ۱۹۷۶ء

۷۱۲

مکرم ومحترم مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔گزشتہ کل ایک کارڈ روانہ کیا تھا۔امید ہے کہ ملا ہوگا۔اس میں حضرت شیخ مدظلہ کا ایک پیغام لکھنا بھول گیا تھا۔میں نے آخری مرتبہ آپ کی بمبئی تشریف آوری اور حجاز مقدس کے لئے ٹکٹ کی تحقیق والا قصہ حضرت کو لکھا تھا۔ اس کے جواب میں جو پیغام آیا وہ نقل کرتا ہوں۔

''مولوی عبدالرحیم کے سلسلہ میں آپ کا خط مولوی یوسف کو دکھا دیا اور ان کو یہ بھی کہا تھا کہ یہاں آنے کا ارادہ نہ کریں۔رمضان میں سہارنپور آنا ہوا تو وہاں آجائیں، ورنہ رمضان کے بعد دیکھا جائے گا۔''

اور سب طرح خیریت ہے۔یاد رہے تو بھائی مولوی یوسف سے سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست فرمادیں۔کل والے کارڈ میں ٹکٹ کی رقم کی وصولی کا ذکر لکھ دیا ہے۔

والسلام

حضرت مولانا علی میاں صاحب ۱۷؍مارچ کو بمبئی سے حجاز تشریف لے گئے ہیں۔ سنا ہے کہ وہاں سے لندن بھی تشریف لے جائیں گے۔اور سب طرح خیریت ہے۔دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

خادم محمد یعقوب غفرلہ، بمبئی

....

۷۸۶

از محمد یعقوب غفرلہ بدھ، ۱۶؍شعبان ۹۷ھ

بمبئی

مکرم ومحترم جناب مولوی عبدالرحیم صاحب مدظلہ،

۷۱۳

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔آپ کا کارڈ ابھی ملا۔حضرت والا کا جو اعلان خادم نے آپ پر روانہ کیا تھا، اس میں حضرت والا نے آپ کے نام بھیجنے کو نہیں لکھا تھا، یہ تو خادم نے خود نے آپ پر اوروں کی اطلاع کے لئے بھیجا تھا۔آپ اس میں شامل نہیں ہے۔آپ تو ضرور جواب روانہ کردیں۔

ابوالحسن صاحب مع اہلیہ کے سہارنپور سے کراچی کے لئے روانہ ہوگئے ہیں۔اہلیہ کو کراچی میں چھوڑ کر وہ ظہران کے لئے روانہ ہوں گے اور پھر مدینہ کے لئے۔حضرت والا کی رقم یہاں بھیج دیں۔دعا کی درخواست ہے۔والسلام۔

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ — شنبہ، ۲۸/ذی الحجۃ

بمبئی — ۱۰/دسمبر ۷۷ء

مکرم ومحترم مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔آپ کا گرامی نامہ پرسوں ہی مل گیا تھا۔اور پرسوں کے روز ہی حجاز مقدس سے حضرت والا کا پہلا گرامی نامہ خادم کو پہنچا، جس سے خیر و عافیت کے حالات معلوم ہوئے۔حضرت والا خیر و عافیت سے ہیں۔امسال حج کے لئے تشریف نہیں لے گئے تھے۔ویسے طبیعت اچھی ہے، صرف ضعف ہے۔

مولانا قاری امیر حسن صاحب مدظلہ ایک سال قیام فرما کر پرسوں یہاں تشریف لائے ہیں۔ان کے ذریعہ گرامی نامے آئے تھے۔بھائی ابوالحسن کا مجھے بھی قطعی علم نہ تھا، لیکن حضرت والا کے گرامی نامہ میں انہوں نے سلام مسنون اور مختصر بات لکھی تھی، تب پتہ چلا کہ

۷۱۴

وہ بھی حجاز پہنچ گئے تھے۔

ان کا سفر مع اہلیہ کے صرف کراچی کا طے ہوا تھا، لیکن وہاں پہنچ کر مشورہ ہوا کہ وہ حجاز ساتھ چلے۔ چنانچہ اہلیہ کو کراچی ٹھہرا کر حضرت کے ساتھ وہ حجاز پہنچ گئے۔ کراچی سے حج کا ویزا لیا تھا۔ اب وہ جنوری کی آخر میں حجاز مقدس سے کراچی پہنچیں گے، اور پندرہ بیس یوم کراچی میں قیام کر کے اہلیہ کو لے کر سہارنپور آویں گے۔

باقی خیریت ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

خادم محمد یعقوب غفرلہ

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ　　　　جمعرات، ۱۱؍محرم الحرام

بمبئی　　　　۲۰؍نومبر ۸۰ء

مکرم ومحترم مولانا صاحب مدظلہ،

سلام مسنون۔　　　　مزاج گرامی!

سہارنپور سے بھائی ابوالحسن کے تازہ خط سے معلوم ہوا کہ مخدومی حضرت شیخ مدظلہ ان شاء اللہ سہارنپور سے ۲۹؍نومبر کو دہلی تشریف لے جائیں گے، اور پھر ان شاء اللہ ۳؍دسمبر کو دہلی سے کراچی، اور پھر ان شاء اللہ کراچی سے ۶؍دسمبر کو جدہ کے لئے روانگی ہوگی۔ مخدوم حضرت شیخ مدظلہ کا ابھی پھر گرامی نامہ خادم کو ملا ہے، جس میں حضرت والا نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ ۲۹؍نومبر کو سہارنپور سے حجاز مقدس کے ارادہ سے روانگی ہوگی۔ اس وقت یہ کارڈ اطلاعاً ارسال خدمت ہے۔ جناب سے اپنی ذاتی مسائل کے لئے خاص طور سے دعا کی درخواست ہے۔ والسلام۔

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب　　　　　　جمعہ، ۷ ربیع الثانی

بمبئی　　　　　　۱۳ فروری ۸۱ء

مکرم ومحترم مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ

سلام مسنون۔　　　　　مزاج گرامی!

کافی عرصہ سے جناب کے طرف سے کوئی خیر خبر نہیں ملی۔ خدا کرے کہ ہر طرح عافیت ہو۔ محترم حضرت شیخ مدظلہ کی جانب سے ۸ فروری والا ایک گرامی نامہ آج پھر ملا ہے، جس میں حضرت والا نے تحریر فرمایا ہے کہ میری طبیعت خراب تو بہت دنوں سے چل رہی ہے، مگر دو تین دن سے زیادہ خراب ہے۔ اللہ تعالی رحم فرماوے۔ طبیعت میں کبھی کبھی دو تین دن کو افاقہ ہو جاتا ہے۔

یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ بہت رد وقدح کے بعد رمضان جنوب افریقہ کا طے ہو گیا۔ میری ہمت تو نہیں، مگر بہت سے مبشرات اور منامات دیکھے جارہے ہیں، اس لئے ہمت کرلی۔ ۱۰ شعبان کو افریقہ کا ارادہ ہے، اور ۱۰ شوال کو وہاں سے واپسی۔ اور پھر جو پوچھے اس کو بھی یہ لکھ دیجئے۔ یہ مضمون حضرت والا کے گرامی نامہ سے نقل کر دیا ہے۔ باقی خیریت ہے۔ دعا کی خاص طور سے درخواست ہے۔ والسلام۔

خادم محمد یعقوب غفرلہ

کل صبح کو ملک عبدالحفیظ صاحب ومولوی شاہد صاحب بمبئی تشریف لائے تھے اور کل شام کو ہوائی جہاز سے ابوظبی کے لئے روانہ ہو چکے۔ وہاں سے مدینہ منورہ جائیں گے۔ حضرت مولانا علی میاں صاحب مدظلہ اس وقت حجاز میں ہیں۔

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ　　　منگل، ۱۰؍جمادی الاولی
بمبئی　　　۱۷؍مارچ ۸۱ء

مکرم و محترم حضرت مولانا صاحب مدظلہ،

سلام مسنون۔　　　مزاج گرامی!

چند یوم قبل آپ کے وطن کے ایک بھائی نے آ کر آپ کا دعا و سلام کا پیغام پہنچایا تھا، جو دوکان کے قریب میں ہی ملازمت کرتے ہیں۔

جنوب افریقہ کے سفر کے لئے حیدرآباد سے مولانا جمیل احمد صاحب کے اور کٹیہار سے مولانا منور حسین صاحب کے خطوط آتے رہتے ہیں۔ اور ان حضرات پر مناسب جواب لکھ دیتا ہوں۔ مخدومی حضرت شیخ مدظلہ نے تو یہ تحریر فرمایا ہے کہ جنوب کے سفر کے لئے مولانا یوسف تتلا صاحب سے خط و کتابت کریں، اس لئے سب کو وہیں کا پتہ لکھ دیتا ہوں۔

سب سے بڑا مسئلہ انڈورسمنٹ کا ہے جو یہاں نہیں دیتے ہیں۔ علاوہ ہوائی جہاز کا کرایہ دوطرفہ چودہ ہزار روپئے کے قریب ہے۔ یہ بھی زیادہ ہے۔ اللہ پاک سب کے لئے آسان فرماویں۔ مولانا منور حسین صاحب نے آپ کا پتہ طلب فرمایا تھا، تو ان کو ورٹھی کا پتہ لکھ دیا ہے۔

سہارنپور سے یہ خبر ملی ہے کہ مخدومی حضرت شیخ مدظلہ کے خادم خاص اور کتب خانہ یحیوی کے منیجر مولانا نصیر الدین صاحب کا گزشتہ بدھ کے روز اچانک انتقال ہوگیا ہے۔ دل کا دورہ پڑا تھا۔ اللہ پاک مرحوم کی بال بال مغفرت فرماویں۔ آمین۔

خادم بھی آپ سے خاص طور سے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

والسلام

....

۷۸۶

از خادم محمد یعقوب غفرلہ　　　　　　　　بدھ، ۱۶؍جمادی الثانیۃ

بمبئی　　　　　　　　　　　　　　　　۲۲؍اپریل ۸۱ء

مکرم ومحترم مدظلہ،

سلام مسنون۔　　　　　　　　مزاج گرامی!

جناب کے دونوں کارڈ مل گئے۔ حالات معلوم ہوئے۔ ایک سادہ فارم ارسال خدمت ہے۔ حضرت والا کے دوتین گرامی نامے آچکے ہیں۔ خاص بات نہ تھی۔ صحت نرم گرم چلتی ہے۔

مولانا یوسف تتلا صاحب کے حجاز کے خط سے معلوم ہوا کہ حضرت والا بعد رمضان جنوب افریقہ سے لندن تشریف لے جائیں گے۔ پھر لندن سے مدینہ پاک۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حضرت کے مشورہ کے مطابق جنوب والوں سے مولانا منور حسین صاحب، مولانا عبدالحلیم صاحب، مولانا معین الدین صاحب مرادآبادی، مولانا سلمان صاحب سہارنپوری کو ماہ رمضان کے قیام کے لئے دعوت نامے گئے ہیں۔ ان حضرات کے ویزے کے کاغذات خادم کے پاس آئے ہیں، جسے ساؤتھ افریقہ روانہ کررہا ہوں۔

اور سب خیریت ہے۔ حضرت مولانا محمد انعام الحسن صاحب مدظلہ ورفقاء ان شاء اللہ گجرات کے ۹/۸/۱۰ مئی کے آنند کے اجتماع میں تشریف لائیں گے، پھر ایک رات سورت میں قیام فرمائیں گے، پھر ریل سے دہلی کے لئے روانہ ہوں گے۔

دعا کی خاص درخواست ہے۔ جلدی میں خط لکھا ہے۔ معاف فرماویں۔

والسلام

....

مکاتیب شیخ عبدالرحمٰن حسن محمود رحمۃ اللہ علیہ
بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

وصلى اللّٰه على مولانا وسيدنا محمد

أشرف الخلق وآله وصحبه وعترته ومن تبعه الى يوم الدين

أما بعد:

أخـى و عـزيـزى مولانا الشيخ الفاضل والحبيب الكامل الذى علينا القلب من كل جهة السيدى/ عبدالرحيم سليمان،

السـلام عـليكم ورحمة اللّٰه وبركاته سلاماً طيباً مباركاً محموداً الى قرة العين وعين القرة.

سـلامى لک والى السيدة زوجتک والأولاد الكرام. وسلامى الى الأخ يوسف، ولعله يكون موجوداً، فان كان فقبله بين عينيه نيابة عنى.

أخـى: وصـلنى خطابكم الكريم وفرحت وأسفت: فرحت بوصول كتـابـكـم الـىّ وأسـفت لمرضكم، عجل اللّٰه لكم الشفاء التام. وأرجو أن تلِحَّ على مولانا الشيخ محمد زكريا أن يدعو لک ولنا أيضاً معكم.

وانـی لـو أمـلـک الـطيـران لطرت اليكم لأراكم ولكن والحمد للّٰه ليـس بيـن قـلبَيـنـا حـجـاب. وأعـرفک بأن خطابک الكريم وصلنی ليلة السابع من زواجی والحمد للّٰه. فقد تزوجت من أناس طيبين. وكنت أنظر مـن خـلال كـلـماتک اللطيفة فيه شفافة الزوج والأنس واللطف الكامل، فانک واللّٰه لان كنت ذهبت بشاخصک فانک ما خلوت عن قلبی حتّٰی ولا نـظری فی لحظة من اللحظات؛ دائما أراک وأسمع صوتک فی أذنی رنـانـا: أنـت تـأخـرت سـاعة... تـفـضـل... أنت تخلف المواعيد... فأرد عـليک: يـا أخـی، الـوقـت كـذا... والـمـواصـلات... طيب... أنا بأطلع الساعة ٤ مـن الـمطبعة والآن ٦ أو ٦ ونـصـف... هـذه الـكـلـمات وأمثالها تدور فی أذنی دآئما دآئما لاتبرح.

وأخيراً، لا تقطع عن خطاباتک فانی فی انتظارک دآئما. والسلام عليكم ورحمة اللّٰه وبركاته،

أخوک

عبد الرحمن حسن محمود

....

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

بهـا قـامـت الـسـمٰوات والأرض، وبها ولج الإيمان قلوب المؤمنين فـأنـارهـا، وتـمـت الأخـوـة بيـنـنا بها، وكأنّ الصفاء الخالص، ووجد حب الأصيل الذي لا يوصف من شدته.

والـصـلاـة والسـلام عـلـی الـحبيب المحبوب، شافی العلل ومفرّج الكروب الذي أكرمنا اللّٰه به، وجعلنا من أتباعه، فأنعم علينا تفضّلاً وجودًا

وكـرمًـا ومـنّاً به، فكنا مؤمنين، صلوةً يفرّج اللّٰه به عنّا الكرب، ويشفينا من العلل إكراماً لحضرته صلى اللّٰه عليه وسلم.

أخـي الفاضل وأستاذي الكريم! حقًا أقول، إني لا أجد كلاما أعبّر به عـن مـكـنون صدري، ولا أجد جملا تحتوي معنى ما في فؤادي، إلا كلمة واحـدـةً، هي يمكن أن يشم منها الرائحة الزكية، امتثالا لقول حضرة النبي صـلـى اللّٰه عليه وسلم القائل ما معناه:"إذا أحب أحدكم أخاه فليقل له إني أحبک"، كـلـمة جـامـعة شـاملة فيها الجذب والعطف والحنان، والشوق والـرقة والإخـاء والـصفاء والحنو، وفيها، فوق كل ذلک، مظهر الامتثال لأمـر الـلّٰـه تـعـالـىٰ وأمـر رسـوله الكريم صلى اللّٰه عليه وسلم، فلهذا أقول لک: إني أحبک، وأحب كل من تحب. والحمد للّٰه رب العالمين.

سيـدي! إنـي فـرحت أشد الفرح لمولودكم الجديد، جعل اللّٰه قدمه قـدم يمن وبركة، وكما يقولون:" لكل مسمى من اسمه نصيب"، فإن شاء اللّٰه تبارک وتعالىٰ سيكون رشيدًا، خصوصًا وقد مسته يد الشيخ ، بارک اللّٰه له وفيه وجعلنا اللّٰه من خدمه ومحبّيه. آمين.

وصلني خطابک الكريم، وكم كنت مسرورًا به فرحًا، فإنه آتٍ من حبيب، وأشمّ فيه الرائحة، فتعود الذاكرة إدراجها، وإذًا يومًا يومًا معكم في كـل خـطـوـة تخطونها من وقت مجيئكم إلى سفركم، وكأنه أحلام. فلعل الـلّٰـه ييسّـر الـعسيـر، فـنـلتقي عند أحب حبيب، وأعز عزيز، فنمشي على أرضه، ونأوي إلى حماه، ونتمتع بعبير أرضه الشريفة.

سيـدي! لـقـد أثـلج خطابكم صدري، وبل فؤادي، وسكن روعاتي، ولكني انتظر على أحر من جمر الغضا، وأتلفع بأبرد من صليل البرد، فأجد

نفسي صابرًا محتسبًا حتى يقضي اللّٰه أمرًا كان مفعولاً.

مولائي! لعل أختنا السيدة حرمكم، متعها اللّٰه بالصحة وأكرمها بالعفو والعافية، في صحة جيدة خصوصاً بعد العملية. وإننا لنسأل اللّٰه أن يّديم عليها نعمة الصحة والعافية، حتي تلقاه سبحانه ما عليها ذنب أبدًا، إن شاء اللّٰه.

يا مولاي الشيخ عبد الرحيم! قبّل عنّى يد و قدم مولانا الشيخ محمد زكريا حفظه اللّٰه وأكرمه، وأطلب لنا منه الدعاء لنا ولوالدينا رحمهما اللّٰه تعالى، لعل اللّٰه يدركنا بدعائه، وينفعهما بدعائه المبارک، إنه سميع قريب مجيب.

أخي! ذهبت إلى محمود، وسلمت لک عليه، و عرضنى بأن أسلم عليک أيضًا، و عرّفنى بأنه أرسل الطرد من مدة ، فلعله وصلک. وإذا كان الشيخ عبد الحفيظ عندک، فسلّم لنا عليه جدًا وكثيرًا. وأرجو عند ما ترسل إلى الأخ الشيخ يوسف خطابًا، فسلّم لنا عليه. وأرجو إذا أنت قلبت في الكشكول الذى عندک تجد فيه اسم كتاب فى المتحف البريطانى بـ لندن، فأرسل له الرقم وعنوان الكتاب وإذا أمكن أن ينقل لنا الموضوع الخاص بنقل الرأس الشريف، رأس سيدنا الحسين بن علي، بنصه، فنكون لكما من الشاكرين، لأنه مهمة جدًا في هذه الأيام بالنسبة لي، ولأهل التصوف في مصر خاصة. وهذه خدمة للّٰه سيجزيه اللّٰه عنا بها خير الجزاء. وسبق لى أن كلمته عنها وأخذ منّى العنوان وكل ما يلزم ولكن...

ويهدوكم السلام من عندنا أيضًا الفاكهاني الذى كنت تأخذ منه الفاكهة كثيرًا. ويهدوک السلام عمّ إبراهيم، صاحب المطبعة كثيرًا

كثيرًا. و كل من عندنا بخير، و يهدو كم السلام.

أكـرر شـوقـي وتـحـيـاتي وإخلاصي لشخصكم المحبوب، والسلام عليكم ورحمة اللّٰه وبركاته.

أخوكم وخادمكم

عبد الرحمن حسن محمود

القاهرة: ٧١ بريد الفورية

شركة مكتبة ومطبعه مصطفى البابي الحلبي

قسم التصحيح

....

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

وصلى اللّٰه على سيدنا محمد و على آله وصحبه وسلم

حضرة الاخ السيد الكريم الشيخ عبد الرحيم حفظه اللّٰه،

السلام عليكم ورحمة اللّٰه وبركاته،

سـلامـنـا الى شخصكم المحبوب وسلامنا الى الابن الصالح ان شاء اللّٰه والى السيدة حرمكم ولعل اللّٰه من عليها بالشفاء التام.وبعد،

فـان الـلّٰـه سبـحانه اكرمنا بلقاء مولانا الشيخ محمد زكريا بالمدينة الـمـنـورة على ساكنها أفضل الصلوة والسلام.وكان لقاء فى غاية الجمال والـكـمـال والحمد للّٰه. وانى لأرجو منكم خاصة أن تذكره بنا ليدعو لنا ، فـانـه فـى الـرحـاب الـطـاهـر الاطهـر،فـأيـن نـحـن منه،بل وأين جوارنا من جـواره.حـقـاً لقد من اللّٰه علينا ـ أهل مصر ـ بعلية أهل البيت،فكان هذا مناً وفـضلاً مـن الـلّٰـه عـلـيـنـا،وله الحمد والفضل فى الاولى والآخرة.سبحانه

وتعالیٰ.

أخـی الـعـزیـز، أشـکـرک مـن صـمـیـم قـلـبـی،ولـو أن لی قلبـاً آخر لشـکـرتک بـه أیـضـاً ولـکـن لیس لی الا قلب واحد والحمد للّٰه،ولسان واحـد والـحـمـد لـلّٰـه. فـأشکرک بهذا القلب الواحد علی طرف اللسان الـواحـد ویشهد الواحدانک فی صمیم قلبی وبین طیاته.ولا أکون کذابا ان قلت لک انی لحبک لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، أحببتک هذا الحب الاصیل وأحببت بحبک کل من یحبک.

سـلامـی للأخ عبد الحفیظ وهو حبیبنا ایضاً لأنه حبیبک أکرمه اللّٰه وبـارک فیـه وجـعـلـه فی حمی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی الدنیا والآخرة.ولا تؤاخذنی فی التأخیر،والکریم دائماً یعفو.

وسـلامی للأخ محمد یوسف أکرمه اللّٰه واعزه وحفظه فی الدنیا من الـفتـن وفـی الآخرة من العذاب وجعله فی حمی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم دینا واخری.

وفی الختام تقبل شکری وتحیاتی .

عبد الرحمن حسن محمود

....

مکاتیب مولانا سعید انگار صاحب ومولانا شبیر انگار رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

من المدينة المنورة

۱۲ر مئی ۱۹۶۴ء

۷۸۶

حضرت محترم المقام مولانا عبدالرحیم صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

و بعد، بمنه تعالى وصلت المدينة المنورة يوم الثلثاء بخير وعافية وذلك بفضل الله تعالى وببركة دعائكم الصالح وانى لقائم لكم بالدعاء فى روضة رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى جميع الاماكن المقدسة بان الله يبلغكم المقصود ويجعلكم من القادمين الى زيارة مسجد رسول الله صلوات الله عليه وسلامه فى الاعوام القادمة. انه سميع مجيب الدعوات. مع ابلاغ تحياتنا الى كل من حضرات ورفقاء وكل الطلاب واساتذة الكرام.

ممکن ہے کہ آپ کو میرا خط مل گیا ہوگا۔ حضرت شیخ کو ہدیہ وخط پہنچا دیا تھا۔ اس کا

۷۲۵

جواب بھی روانہ کر دیا جو حضرت شیخ نے مجھے دیا اور واقع میں وہ بہت خوش ہوئے۔ الحمد للہ ان کی صحت اچھی ہے اور مکہ میں تو رات کی آخری ثلث میں ہم ساتھ طواف کرتے تھے اور عمرہ بھی کئے۔ اللہ ان کو تا دیر قائم رکھے۔ اب میں مدینہ میں ہوں۔ حضرت اور ان کے احباب بھی یہاں آگئے ہیں۔ اور ہر وقت ان سے ملاقات کا موقعہ ملتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کی امیدیں پوری فرماویں۔ اور اب بھی دعاء خیر میں یاد فرماتے رہیں۔ ان شاء اللہ کسی وقت طویل خط لکھوں گا۔ ابھی حرم شریف جانے کی اشد تیزی ہے۔

مولانا احمد صاحب، مولوی کفایت اللہ صاحب کو سلام پہنچا دیں، پوسٹ کارڈ کے ذریعہ سے اور دریافت فرمانا کہ خط کا جواب کیوں نہیں دیتے۔

فقط والسلام

سعید انگار

....

[مکتوب گرامی حضرت بھائی جان نور اللہ مرقدہ بنام حضرت مولانا احمد سعید انگار صاحب]

۷۸۶

اخی وعزیزی برادر محترم مولوی احمد سعید صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، طالب خیر مع الخیر ہے۔ برادرم! کیا لکھوں؟ آج تک معیت تھی۔ اب فرقت ہے۔ خیر، خدا جانے بعد میں ملاقات نصیب ہوتی ہے یا نہیں؟ اس لئے آپ سے عاجزانہ گزارش ہے کہ اگر کسی بھی طریقہ سے ناچیز سے آپ کی دلشکنی ہوگئی ہو، تو دلی معافی کا خواستگار ہوں۔ امید ہے کہ از راہ عفو وکرم ضرور درگزر فرمائیں گے۔

دیگر اینکہ جملہ حقوق جو یاد ہوں اور جو یاد نہ ہوں ان تمام کو برائے کرم دل سے معاف

فرمادیں۔آخرت کے مؤاخذہ سے احقر کو بچائیں۔دیگر اینکہ حاضری روضۂ اقدس کے وقت سلام مسنون عرض کریں اور فرماویں کہ یارسول اللہ! نالائق بندہ عبدالرحیم بھی زیارت پاک کا بہت مشتاق ہے۔غلاف کعبہ کے وقت بھی احقر کے لئے علم نافع وعمل صالح کی دعا کریں۔

حضرت شیخ دام ظلہ سے سلام مسنون و دعا کی گزارش ضرور کریں۔ ہو سکے تو خط اورعطر بذات خود پہونچادیں۔اور اگر کبھی یاد آجائے تو چند لکیروں سے خیریت سے آگاہ کردیں۔بس کیا لکھوں؟ غم فرقت بہت ہے،لیکن مجبوری ہے۔آپ کی ادعیہ کا بہت زیادہ محتاج عبدالرحیم متالاغفرلہ۔دعا کا سائل ہوں،اور سائل کا حق ہوتا ہے۔

یہ خط اس وجہ سے آپ کو لکھا کہ بار بار زبانی بھی آپ کو کہا خط بھی پہونچایا،لیکن آپ نے بالکل اس کی طرف توجہ ہی نہیں کی۔تو اس امید پر کہ اب کی مرتبہ کچھ توجہ فرمالیں۔باقی آپ کی مرضی!

حضرت شیخ دام ظلہ کا پتہ بھیج دیں۔

....

۲۳/۱/۱۹۶۸ء

محترم مولوی عبدالرحیم صاحب دامت برکاتہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خیریت و عافیت سے ہوں۔امید ہے کہ آپ اور آپ کی اہلیہ محترمہ نیز گھر والے وغیرہ سب خیریت سے ہوں گے۔

آپ کی محبت باقی ہے اور ان شاء اللہ اخیر تک رہے گا،لیکن جناب والا میں معلوم نہیں کہ کچھ ہے یانہیں۔ہاں بڑے لوگ کا ایسے ہی حال ہوتا ہے۔

ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ امید ہے کہ آپ ناراض نہ ہوں۔بات یہ ہے کہ میں آپ کے۔۔۔۔جو کمرہ میں تھا اس کو میں کبھی کبھی استعمال کرتا ہوں۔میں نے آپ سے

۷۸۵

پہلے ۔۔۔۔۔۔۔ نہ ملا۔۔۔اس کو استعمال کرتا ہوں۔اگر آپ کو۔۔۔اشکال ہو تو ضرور ایک خط تحریر فرمائیں۔

نرولی والے سے سامان موصول ہوا مولوی محمد نور گت کے ذریعہ۔ بہت شکریہ۔اگر میں ترکیسر میں ہوتا تو آپ میری دعوت کو قبول۔۔۔خیر۔

دیگر آپ کے روئی والے بَندی میرے پاس ہے اور میں استعمال کرتا ہوں بلا اجازت۔ اگر آپ کی اجازت نہ ہو تب بھی میرے نزدیک جائز ہے ۔۔۔۔۔ بالحقیقۃ ناراض نہ ہوں۔

اللہ کے فضل و کرم سے ہمیشہ شیخ کے پاس ہوتا ہوں۔۔۔۔ میں آتا رہتا ہوں اور گاڑی چلاتا ہوں۔آپ دعا کیجئے کہ شیخ سے قرب نصیب ہو۔آمین۔

صرف دعا کی درخواست ہے۔کوئی ضرورت ہو تو ضرور تحریر فرمائیں۔مولوی یوسف کی خدمت میں سلام ودعا کی درخواست کریں۔ ۔۔۔۔۔عرض کریں تاکہ وہ خوش ہو جائے۔

احقر شبیر انگار

....

۷۸۶

۱۹۷۶/۴/۳

محترم ومکرم مولوی عبدالرحیم صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خیریت و عافیت سے رہ کر امید ہے خداوند قدوس سے کہ آپ مع اہلیہ محترمہ و صاحبزادہ عبدالحلیم وعبدالرشید، نیز مع احباب خیریت وعافیت سے ہوں گے۔

امید ہے میرا ایک خط جماعت میں جانے سے پہلے موصول ہوا ہوگا۔ دیگر ساحل

العاج جانے سے قبل ایکسیڈنٹ ہوا اور اللہ نے مجھے بچالیا۔ اسی شام کو جماعت میں ساحل العاج ایک چلہ کے لئے گیا۔ واپسی میں قاہرہ ہوکر گزرا اور وہاں آپ کی ملاقات کا بہت متمنی تھا، لیکن ایک صاحب شاید زفر یا جعفر جو ملازمت کرتے ہیں، حیدرآباد کا یا احمدآباد کا ہے، ان سے اتفاقاً ملاقات ہوئی راستہ میں، اور انہوں نے بتایا کہ آپ اور عبدالحفیظ کو پہچانتے ہیں اور سلام کرتے ہی کہا کہ فی الحال کوئی موجود نہیں ہے۔

خیر۔ تو تین روز قاہرہ میں رکنا پڑا۔ حسینی فندق میں قیام رہا۔ اس کے بعد مدینة المنورة گیا اور وہاں بھائی مولوی یوسف ملے۔ رہنا تو تین دن تھا لیکن ان کی رائے تھی کہ اتنی مدت کافی نہیں ہے، تو پھر آٹھ روز قیام رہا۔ اچھا ہوتا اگر آپ ہوتے۔ اللہ کو یہی منظور تھا۔

سنا ہے مولوی یوسف سے کہ آپ افریقہ زامبیا جانے والے ہیں۔ اللہ کے واسطے اگر صحیح ہے تو ہمیں اطلاع فرماویں تاکہ آپ کے اس دوران میں یہاں بھی کچھ حصہ گزر جائے۔ اور آپ کی ٹکٹ کیسی ہے؟ بمبئی، موریشش، ری یونین یا زامبیا سے یا افریقہ سے ری یونین۔ جیسے آپ مشورہ دیں ان شاء اللہ کوشش کریں گے۔ آپ ضرور بالضرور یہاں کا پروگرام بھی بنانا۔ آپ کی شدید ضرورت بھی ہے چند مسئلہ پر۔ یہاں ابھی مداغسکر سے کھوجے لوگ (راوزی پورا) حضرت علی کے ماننے والے یہاں ری یونین میں کام کے لئے آئے ہیں، تو ان میں سے ایک مر گیا۔ دفن کا مسئلہ اٹھایا کہاں دفن کریں، تو یہاں کے مولوی سب جمع ہوئے اور انکار کیا تو کفار کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ اس لئے عوام نہیں سمجھتے اور اعتراض کرتے وغیرہ۔

اچھا ہوا مولانا انظر شاہ کشمیری یہاں تھے، تو اس مسئلہ پر لوگوں کو سمجھایا۔ پھر بھی ان کو تسلی کے لئے کافی نہیں ہے وغیرہ۔ اس لئے لکھ دیا کہ شاید ان کے متعلق کچھ کتابیں ہوں تو ساتھ لے آنا، کام آجائے۔ فرق شیعہ واہل سنت۔

دیگر کیا لکھوں۔ آپ کی زیارت کا بہت مشتاق ہوں، آپ ضرور آنا۔ ان شاء اللہ

آپ کے طفیل سے مجھے کچھ آرام بھی ملے۔اور اہلیہ کو بھی ساتھ لے آنا کہ ان کے رشتہ دار بھی کافی ہیں۔وہ یہاں چند ماہ رہے۔ان شاء اللہ صحت کے لئے مفید ہوگا اور ان شاء اللہ آپ کی خواب کی تعبیر بھی ہوگی کہ آپ کے آنے سے پہلے میں دیکھ لیا، اس مرتبہ مجسم دیکھ لوگے۔ اس امید کے ساتھ یہ خط لکھ رہا ہوں۔

میرے ایک ساتھی ہاشم، وہ بھی آپ کو بہت یاد کرتے ہیں جو کہ منیٰ وغیرہ میں ساتھ تھے۔دیگر میری ساس اور سالی ہندوستان آئے تھے، تو شاید یہ ایک خط آپ کے لئے رکھ دیا تھا، مل گیا ہوگا۔ وہ لوگ ترکیسر آئے اور نرولی نہ آسکے۔اور کیا لکھوں زیادہ اس سے کہ ہمارے لئے دعا فرماویں۔اہلیہ سلام لکھواتی ہیں اور دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

محتاج دعا

شبیر انگار

سینٹ ڈینس، ری یونین

آپ کے صاحبزادہ عبدالرشید کا بھی مدینۃ المنورۃ میں آکر معلوم ہوا۔ بھائی یوسف کے ذریعہ سے۔مبارک باد۔اللہ انہیں دین کے لئے قبول فرماوے۔آمین۔

....

محترم ومکرم مولوی عبدالرحیم صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خیریت سے رہ کر امید ہے بارگاہ الٰہی سے کہ حضرت والا واہلیہ محترمہ خیریت وعافیت سے ہوں گے۔آمین۔

بعد سلام مسنون، عرض یہ ہے کہ معذرت چاہتا ہوں کہ خط وکتابت نہ کرسکا۔ وجہ کاہلی ہے۔

بعد ایک اہم کام کی وجہ سے یہ خط لکھ رہا ہوں کہ میری بیوی کا بھائی، اس کے والدین ان کی شادی کرانا چاہتے ہیں اور اس نے اس لڑکی سے شادی کرنا قبول کیا تھا۔ پھر چند دن بعد انکار کرتا ہے کہ مجھے شادی نہیں کرنا۔ وجہ کہ اس کا تعلق کسی اجنبی عورت کے ساتھ ہے جو رنڈی قسم کی ہے۔ اس نے کچھ پانی پلا دیا یا سحر کر دیا کہ اب شادی کی بات بھی نہیں کرتا۔ اب اگر آپ ایک تعویذ بھیج دیں تو عین غنیمت و شکر گزار ہوں گا۔ ایک تعویذ یہ کہ سحر کا اثر اس پر نہ ہوتا کہ وہ رنڈی سے چھٹکارا مل جائے اور شادی کرنے پر راضی ہو جائے۔

دیگر ایک مرتبہ آپ نے مجھے ایک ڈائری دی تھی تعویذ نقل کرنے کے لئے، لیکن کوتاہی کہ بناء پر میں نے نقل نہ کیا۔ اب مجھے اس کی ضرورت ہے۔ تو اگر آپ کسی لڑکے سے اس کی نقل کرا دیں تو ان شاء اللہ اس کا معاوضہ دے دوں گا۔

بعد حضرت اقدس کا حجاز جانا سن لیا۔ ایک غم بھی ہوتا ہے کہ کب حضرت سے ملاقات ہو جائے اور استفادہ ہو سکے۔ آپ دعا فرماویں۔

دیگر بیوی حاملہ ہے اور ان شاء اللہ ایک مہینہ میں بچہ ہوگا۔ میں نے حضرت شیخ پر خط لکھا تھا کہ ایک لڑکے اور ایک لڑکی کا نام بھیجے اور اس نام کو میں رکھوں گا، مگر اب تک جواب نہ ملا۔ اگر برائے کرم آپ بھی یہ نام بھیج دیں، اگر حضرت شیخ کا جواب نہ ملے تو ان شاء اللہ آپ کا تجویز کیا ہوا نام رکھوں گا۔

بس اور تو کیا لکھوں۔ کل ہی آپ کا رسالہ حقیقت شکر پڑھنا شروع کیا، جس کی وجہ سے آپ کی یاد تازہ ہوگئی، لیکن پورا پڑھا نہیں۔ اللہ پاک قبول فرمائے اور اس سعی کی مبارک باد۔ کب اللہ پاک آپ سے ملاقات کرائے اور کب ہمارے یہاں تشریف لائیں گے۔ اللہ پاک جلد از جلد آپ سے ملاقات کرائے۔ آمین۔ اہلیہ سلام لکھواتی ہیں اور دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اب ختم کرتا ہوں۔ جلد از جلد جواب تحریر فرمائیں۔

۱) تعویذ جادو کا اس رنڈی کے لئے ہلاکت ہو۔ اس کا نام بی بی ہے۔

۲) بچہ کا نام۔ اور دعا فرماوے اللہ پاک ولد صالح نصیب فرمائے۔ آمین۔
۳) میرے لئے تعویذ کی کاپی۔
سب کو سلام۔

محتاج دعا
شبیر انگار

....

مکاتیب متفرقہ

بنام حضرت بھائی جان قدس سرہ

باسمہ تعالیٰ

مکرمان محترمان حضرات مولانا عبدالرحیم صاحب ،مولوی یوسف صاحب ،مولوی اسماعیل، حافظ غلام احمد صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خیریت عند اللہ نیک مطلوب۔

بعد سلام مسنون، یہ پرچہ ملتے ہی آپ سمجھ جائیں گے کہ جس مژدہ کا آپ کو انتظار تھا اس کا فیصلہ کل عید کی نماز کے بعد ہو گیا، وہ یہ کہ کل آئندہ بعض نماز جمعہ نکاح ہوگا۔ آپ حضرات ضرور تشریف لائیں اور کھانا آپ کا یہاں ہوگا۔ اللہ کے فضل وکرم سے ابھی تک بات وہ ہی ہے کہ کسی کو جمع نہ کریں گے، چند حضرات جو چچے ماموں یہی ہوں گے اور ولیمہ تیرہ ذی الحجۃ کو ہوگا۔ اس کی بھی آپ حضرات کو دعوت رہے گی۔ آپ حضرات کی تشریف آوری میری سعادت اور خوش قسمتی ہے۔

میری طرف سے آپ میزبان بن کر مولوی اسماعیل کو ضرور لیتے آویں، وہ بڑے آدمی ہیں، لہٰذا آپ ضرور میری طرف سے منت سماجت کریں۔

فقط والسلام

محتاج دعا،

غلام محمد

....

مہرباں، قدرداں، مشفق مخدومی عبدالرحیم صاحب دام ظلہم،

بعد از دعوات واضح یہ ہے کہ آپ کا خط آیا۔ سب کچھ تعریف وغیرہ حقیقت ماجرٰی معلوم ہوا۔

مہرباں، تعویذ یعنی وہ نقش جو میں نے آپ کو لکھ کر بھیجا ہے، وہ یہ ہے جو آپ نے دفع جنات و جادو، وسحر کے لئے مانگا تھا۔ سب کوشش بشری وانسانی کر کے محفوظ رکھنا۔ باقی اللہ جل جلالہ کا اختیار ہے۔ اور عملیات سے اپنی جان کو محفوظ رکھنا، کیوں کہ عمل کرنے میں جنات پھر ستاتا ہے، اور پھر مار ڈالتا ہے۔ اور مرنے سے اگر آدمی بچ جائے تو وہ تو چھوڑتا نہیں، خالی ڈراتا ہے، ستاتا ہے، پھر زندگی خراب ہو جاتی ہے۔ باقی آپ کا اختیار ہے۔ علم دین میں کوشش کرنا چاہیئے۔ یہ ابدی دولت ہے اور ماسوا ذالک کل فانی۔ بس۔

دعا گو محمد قمر عفی عنہ

۷/جمادی الآخر ۱۳۸۰ھ

....

۷۸۶

محترم و معظم جناب مولانا حافظ عبدالرحیم متالا صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، عرض اینکہ بندہ خدا تعالی کے فضل وکرم سے خیر وعافیت سے رہ کر بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتا ہے کہ اللہ پاک آپ کو بھی عافیت کے ساتھ رکھے اور روزی روزگار

میں برکت عطا فرماوے اور انجام بخیر رکھے۔آمین ثم آمین۔

دیگر عرض یہ ہے کہ مدت دراز گزر گئی، لیکن از جانب شما کوئی خط موصول نہیں ہوا۔ احقر اس کا منتظر تھا، لاچار ہو کر ابتداءً لکھنا پڑا۔امید قوی ہے کہ جواباً آپ اپنے حالات سے مطلع فرماویں۔ان شاء اللہ۔

لکھنے کو تو کیا؟ یہاں بہت آرام ہے، سردی کافی گرتی ہے۔احقر کو آٹھ رکعت تراویح پڑھانے کا موقع دیا گیا ہے۔تائی واڈ مسجد میں مولوی اسماعیل ناظم صاحب کے ساتھ بفضلہٖ تعالی و بہ دعائے شما ٹھیک گزر رہی ہے۔

دیگر یہ کہ ناچیز فی الحال راندیر کے قیام کو پسند کرتا ہے، کیوں کہ بعض مگج کھانے و پھرانے والے چلے گئے۔آپ بخوبی واقف ہیں۔خان صاحب رخصت لے کر چلے گئے۔ بس میرے لائق کام کاج ہو تو بے تکلف ضرور لکھنا، آپ کی خدمت میں بندہ حاضر ہے۔

خیر! گزارش ہے کہ بندہ کو اپنی دعا سے فرموش نہ فرماویں خاص کر شب قدر میں۔

فقط والسلام

طالب دعا

محمد احمد درگائی کا دعا سلام

مؤرخہ ۴؍فروری ۱۹۶۴ء

تاکید: یوسف و دیگر احباب کو سلام عرض کرنا

....

مورخہ ۲۸؍ذی الحجۃ، ۸۴ھ، پیر　　　　از دیوبند

از طرف گل مصطفیٰ عفا اللہ تعالی عنہ　　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

الی حبیب لبیب، رفیق شفیق وصدیق صمیم واخی الکریم، مکرمی جناب مولوی عبدالرحیم صاحب، وفقہ اللہ توفیقاً حسناً۔

۷۳۵

بعد سلام مسنون! عزیز برادر کا محبت نامہ موصول ہو۔ کوائف سے واقفیت ہوئی۔ فقیر بعافیت ہے۔ فقیر دست بدعا ہے کہ باری تعالی آپ کو اور مجھ فقیر کو اپنی محبت و چاہت کا حصہ وافر عنایت فرماوے۔

عزیز برادرم! آپ کے مکتوب نے نہایت سرور بخشا۔ پڑھ کر نہایت شادمانی ہوئی۔ بس فقیر کی دعا ہے کہ باری عزاسمہ آپ کے قلب کو نورِ معرفت سے باغ باغ بنادیں۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

امسال موقوف علیہ الدورۃ کتب زیر درس ہیں۔ طبیعت حسبِ حال ماضیہ ہے۔ ایام تعطیل میں جلال آباد، تھانہ بھون اور حضرت حاجی امداد اللہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے پیر ہدیٰ میاں جی کے عبادت خانہ کی زیارت کے لئے مہاری گیا تھا۔ حضرت میانجی رحمۃ اللہ علیہ کے کمرۂ عبادت میں بلا تکلف خوشبو محسوس کی جو کہ مشہور و معروف ہے۔ مزید برآں، کمرہ میں نہایت گریہ وزاری کا پیدا ہونا زندہ کرامت ہے۔ بیعت کسی سے نہیں ہوں گا تا وقتیکہ شیخ باصدق وصفا وزہد وتقویٰ مترشح عن الوجہ نہ مل جاوے۔ ورنہ ہادی برحق سید الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ علیہ والتسلیمات کی ہدایات کافی ہیں۔ آپ کی محبت کا خاتمہ تا قیامت نہیں ہوسکتا الا یہ کہ شعلہ زنی میں بطونت واقع ہو۔

فقیر امید کرتا ہے کہ آپ اپنے اوقات مخصوصہ میں فراموش نہیں فرمائیں گے۔ آپ کے آئیو آئیو کے لفظوں نے محبت زدہ کے قلب میں محبت کا طوفان برپا کردیا ہے۔ فقط والسلام۔

....

۷۸۶

۲ صفر ۸۵ھ، یوم جمعہ، دیوبند

منجانب گل مصطفیٰ عفا اللہ تعالی عنہ الی

برادر عزیزم و میرے رفیق دارین جناب مولوی عبد الرحیم متالا صاحب سلمہ اللہ تعالی

فی الدنیا والآخرۃ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون! فقیر بعافیت ہے۔آپ کا محبت نامہ موصول ہوا تھا۔خیریت معلوم کر کے نہایت شادمانی ہوئی۔ باری تعالی آپ کو دونوں جہان میں باعزت وعافیت رکھے۔ نیز ترقیات دارین میں ہدف اخیر تک پہنچاوے۔آمین، بحرمۃ سیدنا سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

عزیز برادرم کا خط پہلے جو موصول ہوا تھا اس کا جواب دینے کے لئے بار ہا دل میں خیال گزرتا رہا، لیکن کچھ تشویشات نیز تنگ جیبی وکاہلی وسستی کی وجہ سے جواب دینے میں رکاوٹ پیدا ہوگئی۔ میرے عزیز! مشورہ دینا بڑے عمدہ کاموں میں سے ہے۔آئندہ بھی حسبِ موقع اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہیں۔

گاہ گاہ اپنے حالات سے مطلع فرماتے رہیں۔خط وکتابت اگرچہ میری جانب سے جواب نہ ملے تاہم جاری رکھیں۔فقیر امید کرتا ہے کہ اپنے خصوصی اوقات ودعوات میں فراموش نہیں فرمائیں گے۔مولانا ماجو صاحب، وقاری محمد صاحب وحافظ بشیر احمد ہانسوٹی صاحب کو سلام عرض کردیں۔

آپ کا بھائی،
گل مصطفیٰ عفا اللہ عنہ

....

بخدمت جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

جناب عالی،

بعد آداب کے خدمت اقدس میں گزارش ہے احقر کو چند مندرجۂ ذیل مسائل کے بارے میں دریافت کرنا ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں علمائے دین و

مفتیانِ شرعِ متین؟

مسئلۂ اول: ایک مرید اپنے پیر کو سجدہ کرتا ہے کہ وہ پیر سنتیں تو در کنار فرض بھی پابندی سے نہیں پڑھتا ہے۔ اور وہ بھی بلا عذر۔ آیا وہ مرید کافر ہے یا نہیں؟ آیا ایسے فاسق مرید سے اس کے رشتہ داروں کو تعلق رکھنا، اس کے گھر کی چائے وغیرہ پینا جائز ہے یا نہیں؟

اور جب اس جاہل مرید کو سمجھایا جاتا ہے تو وہ یوں کہتا ہے کہ قرآن پاک میں جن چیزوں سے روکا گیا ہے، اس کی نہی صراحۃً آ گئی ہے۔ لیکن ایسی آیت قرآن پاک میں بتلاؤ کہ اس میں یہ ہو کہ انسان کو تعظیم نہیں کرنا چاہئے۔ اور اپنی بات پر وہ قصۂ اخوان یوسف علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام سے استدلال کرتا ہے۔

مسئلۂ دوم: اگر کوئی اولیاء اللہ کی قبور کو سجدہ کرتا ہے تو وہ کافر ہے یا نہیں؟ اور اولیاء اللہ کی قبور کو سجدہ کرنے والے بعض جہال یہ تاویل کرتے ہیں کہ ہمارا مقصد تو تعظیم صاحب قبر کا ہے، نہ کہ تعظیم قبر۔ لیکن جیسے قرآن پاک کے پٹھوں کو ہم لوگ بوسہ دیتے ہیں اور وہ مقصود نہیں، اسی طرح اولیاء اللہ کی قبروں کو بوسہ دیتے ہیں حالانکہ وہ مقصود نہیں ہے۔ یہ تاویل کہاں تک صحیح ہے؟

مسئلۂ سوم: جو لوگ تیجا چالیسا وغیرہ رسومات کی پابند ہیں، ان کے رشتہ داروں کو ان سے تعلقات رکھنا چاہئے یا نہیں؟ نیز یہ کہ پاسِ قرابت میں ان کی ان رسوم میں شرکت کرنا چاہئے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ فقط والسلام۔

العبد محمد عبد الرحیم گجراتی

۸ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ

الجواب

حامداً ومصلیاً امابعد۔

(۱و۲) غیر خدا کو سجدہ کرنا خواہ وہ قبر ہو یا شیخ و مرشد حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ یہ حکم اس

وقت ہے جب کہ سجدہ علی سبیل التعظیم ہو۔اوراگرسجدہ علی سبیل العبادۃ ہوگا تو یہ موجب کفرو شرک ہے۔قرآن وحدیث وکتب فقہ میں ان دونوں قسموں کی ممانعت موجود ہے۔قال تعالیٰ:**لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للّٰہ الّذی خلقھنّ ان کنتم ایّاہ تعبدون۔وفی تفسیر الدر المنثور فی قولہ تعالیٰ: ولا یتّخذ بعضنا بعضا أرباباً من دون اللّٰہ، قال عکرمۃ ھو سجود بعضھم لبعض۔**

اورمشکوۃ میں ہے:''قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حیرہ (جو کہ شام کے ایک شہر کا نام ہے) پہونچا۔میں نے دیکھا کہ وہاں کے رہنے والے اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں حیرہ میں پہنچا تھا۔میں نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے تھے۔لہٰذا آپ زیادہ مستحق ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔اس کے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھے بتاؤ کہ اگر تم میری قبر پر گزروگے کیا تم اسے سجدہ کروگے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسا مت کرو۔''

عن قیس بن سعد قال أتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم، فقلت لَرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أحق أن یسجد لہ، فأتیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقلت انی أتیت الحیرۃ، فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم، فأنت أحق بأن نسجد لک. فقال لی أرأیت لو مررت بقبری کنت تسجد لہ؟ فقلت لا. فقال لا تفعلوا، لو کنت آمر أحداً أن یسجد لأحد لأمرت النساء أن یسجدن لأزواجھن لما جعل اللّٰہ لھم علیھنّ من حقّ. رواہ أبو داؤد وروی احمد عن معاذ بن جبل.

ذراغوراورانصاف کا مقام ہے جب کہ حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو

اور آپ کی قبر اطہر کو سجدہ کرنے کی ممانعت موجود ہے جیسا کہ حدیث مذکور سے ثابت ہے۔ تو پھر آپ کے بعد کون بزرگ اور ولی اس بات کا مستحق ہے کہ اس کو یا اس کی قبر کو سجدہ کیا جائے؟ یہ امر واضح رہے کہ اس سجدہ سے مراد سجدۂ تعظیمی ہے، کیوں کہ صحابہ کرام سے سجدۂ تعبدی کا کسی کے لئے سوال ہی وجود میں نہیں آ سکتا، جب کہ قرآن پاک میں جگہ جگہ کفر و شرک کی مذمت اور ایسے لوگوں کے لئے وعیدیں موجود ہیں۔

وفی الحمادية التواضع لغير اللّٰه حرام. واذا سجد لغير اللّٰه معتقداً حقيقته كفر. قال الفقيه أبو جعفر: من قبّل الأرض بين يدى سلطان وأمين أو سجد له، فان كان على وجه التحية لا يكفر ولكن يصير مرتكباً بكبيرة. وأمّا اذا سجد لهؤلاء الجبابرة فهو كبيرة من الكبائر. وهل يكفر مطلقاً؟ قال بعضهم هٰذا على وجوه. ان أراد به العبادة كفر، وان أراد به التحية لم يكفر، ويحرم عليه ذٰلک. فان لم يكن له نيّة كفر عند أكثر أهل العلم. فأمّا تقبيل الأرض فهو قريب من السجود.

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اخوۃ یوسف علیہ السلام کے واقعات سے استدلال کرنا غلط ہے، اس لئے کہ شرائع من قبلنا ہم لوگوں کے لئے اس وقت حجت ہیں جب کہ وہ منسوخ نہ ہوں اور سجدۂ تحیہ جو آدم علیہ السلام کے لئے ثابت ہے وہ منسوخ ہے۔ تفسیر مدارک میں ہے: **والجمهور على أن المأمور به وضع الجبهة على الأرض، وكان السجدة تحية لآدم عليه السلام، وهو الصحيح، اذ لو كان للّٰه تعالى لما امتنع عنه ابليس. و كان سجود التحية جائزاً فيما مضى، ثم نسخ لقوله عليه السلام لسلمان حين أراد أن يسجد له: ”لا ينبغى لمخلوق أن يسجد لأحد الا للّٰه تعالى.“**

رشتہ داری کی بنا پر تعلقات رکھنے کی تو گنجائش ہے، مگر اس پر نکیر اور اس کو روکنے کی

کوشش کرتا رہے۔

(۳) تیجا چالیسواں وغیرہ رسومات شرعاً ممنوع ہیں۔ لہٰذا ان میں شرکت جائز نہیں۔
فتاوی بزازیہ میں ہے: **ویکره اتّخاذ الطعام فی الیوم الأول والثالث وبعد الأسبوع، ونقل الطعام الی القبور فی المواسم، واتّخاذ الدعوة بقراءة القرآن، وجمع الصلحاء والقرآء للختم أو لقراءة سورة الأنعام أو الاخلاص، ویکره اتّخاذ الضیافة من أهل المیّت لأنه شرع فی السرور لا فی الحزن، وهی بدعة مستقبحة کما نقله مستملی شارح منیة المصلی۔**
ایسے لوگوں سے تعلقات رشتہ داری باقی رکھنے چاہئیں، لیکن ان پر نکیر اور زجر وتوبیخ مناسب انداز سے کرتے رہیں۔ فقط۔

حرّرہ احقر عبدالعزیز عفی عنہ
دارالافتاء، مظاہر علوم، سہارنپور
۱۹/اپریل ۶۵ء

....

[از حضرت مولانا سعید احمد صاحب مدظلہم، سرگودھا]

سرگودھا۔ بلاک ۲۲۔ مکان ۱۷ ۶/ذی الحجہ، ہفتہ

۷۸۶

محترم المقام عنایت فرمائم مولانا عبدالرحیم صاحب زیدمجدکم،
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ حضرت شیخ مدظلہ کے والانامہ میں آپ کا بھی مضمون موصول ہوا۔ بعد میں حضرت شیخ کی روانگی حجاز کی معلوم ہوئی، اللہ تعالی بعافیت اس سفرِ مبارک سے واپس لائے۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ اب آپ کا قیام کہاں ہے، اس وجہ سے

تاخیر ہوتی رہی ہے۔

محترم، آپ نے تو ہم سے بالکل ہی ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ میں تو یہ ہی سمجھتا تھا کہ آپ کو پہلے کی طرح محبت ہوگی، لیکن آپ کی طرف سے عنایات میں کمی مایوسی کی موجب ہے۔ اس کے اسباب معلوم نہیں، کسی کی نظر لگ گئی یا آپ فقیروں سے گھبرا گئے۔ رمضان المبارک کے عریضہ کا بھی جواب نہ ملا۔ حضرت شیخ نے خط وکتابت شروع کی تا کہ آپ کو بھی یاددہانی ہو جائے۔

محترم، مجھے تو آپ سے محبت وتعلق ہے، آپ کی طرف سے جواب معلوم نہیں ہوتا ہے۔ بیشک ۔۔۔ کی طرح چکنی چوپڑی باتیں کرنی مجھے نہیں آتی، نہ لکھنی آتی ہیں۔ تعلق تو وہ ہی جو روز بڑھتا چلا جائے۔ اللہ تعالی آپ کو حضرت شیخ مدظلہ العالی کے تعلق سے پورا پورا فائدہ دیں اور ہمارے لئے موجب برکت وسعادت بنادیں۔

مولوی غلام محمد صاحب اور اپنی خیریت اور آئندہ کے قیام کے حالات سے مطلع فرماویں۔ نیز حضرت شیخ کی بکنگ واپسی کی ہوگئی۔ مولوی طلحہ، مولوی زبیر الحسن صاحب حضرت کے ساتھ گئے ہیں۔ احقر آپ کے لئے ہر طرح دعا گو ہے اور آپ سے دعا کی امید رکھتا ہے۔ آپ ناراض نہ ہوں، یاد رکھیں۔

والسلام

آپ کا بھائی سعید احمد

....

[از حضرت مولانا سید ابرار احمد صاحب دھلیوی رحمۃ اللہ علیہ]

عبدالرحیم السورتی عفی عنہ

مدرسہ ترغیب القرآن، نانی نرولی

۷۸۶

بشرف ملاحظہ حضرت قبلہ مولانا عبدالرحیم صاحب زیدت معالیکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

دیگر اینکہ آپ کا ہدیہ گراں قدر کی انتہائی قدر ہوئی، بسر وچشم قبول ہے۔اسی طریقہ سے اپنی دعوات صالحہ میں اس عاجز کوفراموش نہ فرمائیں۔ہدیہ کی کمیت سے قطع نظر کرتے ہوئے اس کی نسبت کو میں نے ملحوظ رکھا ہےاوروہ بلاشبہ بڑی عظیم ہے۔

فقط والسلام

محتاج دعا

ابراراحمد دھولیوی

....

[ازحضرت مولانا محمد نورالحسن راشد صاحب کاندھلوی مدظلہ]

مکرمی ومحترمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ بندہ بھی بحمد اللہ بخیر ہے۔کوئی عریضہ ارسال خدمت نہ کرسکا جس کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔شادی خانہ آبادی پر مبارک بادقبول فرمائیں۔دعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں۔

محمد نورالحسن راشد کاندھلوی

....

مکرمی محترمی، جناب من!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خدا کرے کہ آپ مع بھابھی جان کے بخیر ہوں۔ میں بھی بحمدہ تعالی بخیر ہوں۔آپ کا مرسلہ لفافہ موصول ہوکر موجب مسرت ہوا۔لیکن وائے افسوس کہ جواب میں ضرورت سے زائد تاخیر ہوئی، جس کے لئے خلوص دل سے معافی کا خواستگار ہوں۔ والعذر عند کرام الناس مقبول۔امید ہے کہ معاف فرمائیں گے۔

گجرات میں جو ادارے ہیں جو کتابیں طبع کراتے ہیں ان سب کے مفصل پتے

۷۴۳

ارسال کردئے جائیں۔ مولوی عبدالعلیم صاحب سلام مسنون کہتے ہیں۔ میرا مضمون بے ربط اور تحریر بھدی ہے، جس کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔

لفافہ کی پشت پر نام نہ لکھیں۔ صرف ایک حرف ''ک'' لگادیں۔

....

[ازحضرت مولانا عبدالعلیم فاروقی مدظلہم العالی، لکھنؤ]

باسمہ تعالی

محترم المقام کرم فرمائے بندہ زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خدا کرے مزاج اقدس پرسکون ہوں۔ بہت وقت قلیل میں یہ چند سطور قلمبند کرنے کی سعادت حاصل کرر ہا ہوں۔ اگر قبول افتدز ہے عزوشرف۔

تفصیل سے تو جناب والا بخوبی واقف ہیں، اور نہ بندہ کے قلم میں زیادہ اثر ہے۔ بہرکیف محض اپنی آواز آپ کے کانوں میں پہونچانے کے لئے پیش خدمت ہے۔ امید ہے کہ دعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں گے۔

والسلام من تراب الأقدام

محمد عبدالعلیم فاروقی

حجرہ ۶، دارالطلبۃ، مظاہر علوم سہارنپور

۲۹ جون شنبہ ۶۷ء

....

[ازحضرت مولانا محمد یوسف تتلا صاحب]

۷۸۶

از بمبئی ۱۳؍شعبان المعظم ۱۳۸۷ھ

محترمی ومکرمی جناب مولانا عبدالرحیم صاحب زید مجدکم

۷۸۵

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ بفضلہ تعالی بخیر ہے۔ امید کہ مزاج شریف بعافیت ہوں گے۔ حضرت قبلہ والد صاحب مدظلہ ۹ر نومبر کو یہاں سے جدہ کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ مکہ معظّمہ میں غیر متعینہ مدت تک قیام کرکے افریقہ جائیں گے۔ یونس اور احقر یہاں اپنے دانت کے علاج کے سلسلہ میں رکے ہوئے ہیں۔ یہاں سے اتوار کو دیوا کے لئے روانگی ہے۔ کچھ روز تبلیغ میں لگا کر بھوپال کے اجتماع میں شرکت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جناب کا کیا نظام ہے؟

اگر یہ عریضہ جمعہ کو پہنچ جائے تو شبِ براءت میں اس حقیر کو دعاؤں میں ضرور شامل رکھیں۔ تمام اعزہ کو سلام مسنون عرض کرنے کے بعد دعا کی درخواست کریں۔ کار لائقہ سے مطلع فرمائیں۔ فقط والسلام۔

محتاج دعا

یوسف تتلا غفرلہ

۱۶؍۱۱؍۶۷ھ

....

از ہری پورہ، سورت ۷؍اکتوبر ۶۹ء

۷۸۶

مکرمی ومحترمی مولانا عبدالرحیم صاحب دام فیضہ،

کئی دنوں سے آپ کی خدمت میں حاضری کا ارادہ ہوتا ہے۔ اپنے متعلق کچھ معروضات گوش گزار کرنی ہیں، لیکن میری بداعمالیاں اس سلسلہ میں بھی سدّ راہ بنی ہوئی ہیں۔ اس ہفتہ حاضری کا ارادہ تھا مگر والدہ محترمہ جو ۱۴؍اکتوبر کو بمبئی سے جنوبی افریقہ جارہی ہیں، انہیں ۱۲؍اکتوبر کو بمبئی لے کر جانا ہے۔ (بھائی حافظ اسماعیل سرکار کو بھی اس کی اطلاع کردیں۔) بمبئی سے واپسی کے بعد ان شاء اللہ ترکیسر آؤں گا، تو نرولی بھی حاضر خدمت

ہونے کا ارادہ ہے۔یا پھر ترکیسر فلاح دارین کے سالانہ جلسہ میں ان شاءاللہ ملاقات ہو۔

یہاں محترم مولوی ہاشم وریاوا جوسہارنپور حضرت اقدس مدظلہ العالی کی خدمت میں رہ چکے ہیں،مولوی صاحب موصوف سے کچھ رشتہ داری بھی ہے،اس لئے گاہ بگاہ ان سے ملاقات ہوجاتی ہے۔ان سے پتہ چلا ہے کہ حضرت اقدس مدظلہ العالی نے آپ کوتعویذ وغیرہ کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔یہ خط اسی لئے ارسال خدمت ہے کہ دو(۲)عددتعویذ درکار ہے۔تفصیل ذیل میں درج ہے،براہ کرم تعویذ ارسال فرما کرشکرگزارفرمائیں۔

(۱) بھائی مولوی موسیٰ ٹیمول (جنوبی افریقہ) کوآج کل نسیان کا عارضہ ہوگیا ہے۔نماز میں برسوں سے جوسورتیں زیرتلاوت رہی ہیں،ان میں اکثر بھول ہوجاتی ہے۔

(۲) اسی طرح میرے ایک عزیز جو پڑھتے ہیں،کافی دماغی محنت کرنے کے باوجود ان کوبھی برابر یادنہیں ہوتا۔

حضرت اقدس کے حجاز مقدس سے تشریف آوری کی اطلاع اگر جناب والا کو ملی ہوتو اس سے مطلع فرما کرمزید ممنون کرم فرمائیں۔

بھائی حافظ اسماعیل سرکار صاحب کی خدمت میں سلام عرض کریں۔والسلام۔

طالب دعا

غلام حسین ٹیمول

....

[ازالحاج محمد صدیق میواتی صاحب]

باسمہ تعالی

بخدمت اقدس شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب متالا زیدمجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعدسلام مسنون کے گزارش ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالی شانہ بندہ کو، پوری امت

٧٣٦

مسلمہ کو حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور دعوت وتبلیغ میں قبول فرمائے اور پورے انسانوں کو ہدایت فرمائے اور دونوں جہان میں عافیت فرمائے اور حرمین شریفین، حج بیت اللہ شریف کی زیارت نصیب فرمائے اور پوری قوم میوات کو دعوت وتبلیغ میں قبول فرمائے۔ خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائے اور جنت الفردوس عطا فرمائے۔

دعا فرمائیں اللہ تعالی شانہ بندہ کو پوری امت مسلمہ کو تمام خیر و بھلائی کے لئے قبول فرمائے اور تمام شر و برائی سے دور فرمائے اور پوری دنیا میں دعوت وتبلیغ اسلام کو عام فرمائے اور تمام باطل مسلک کو ختم فرمائے اور ہر عمل کی توفیق فرمائے۔ فقط والسلام۔

احقر محمد صدیق میواتی عفی عنہ

برکت کے لئے دعائیہ کلمات تحریر کر کے ارسال کر دیں۔

....

از جیتالی احقر عبدالقادر والوڈیہ　　　　مؤرخہ ۵ر رمضان المبارک

٧٨٦

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرمی محترم المقام جناب الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب ادام اللہ ظلہ وعم فیوضہ

از جیتالی احقر طالب دعا عبدالقادر والوڈیہ کے بعد سلام مسنون خیریت طرفین از بارگاہ ایزدی نیک مطلوب۔

بعد گزارش آنکہ فی الحال میں یہاں ختم تراویح پڑھا رہا ہوں۔ تراویح سے فارغ ہونے کے بعد اس ماہِ مبارک کے عشرۂ اخیرہ میں حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی خدمت اقدس میں حاضری کا ارادہ ہے اور احقر کے ہمراہ دو تین اور افراد کا ارادہ ہے۔

اس سلسلہ میں طلب اِذن کے لئے حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں ایک جوابی لفافہ ارسال کیا تھا جو رمضان المبارک سے قریباً دس روز پہلے ارسال

کیا تھا، مگر ابھی تک حضرت کی جانب سے جواب موصول نہ ہوا۔

راندیر سے مولانا اسلام الحق صاحب عم فیوضھم یہاں تشریف لائے تھے۔ انہوں نے ایسا ذکر فرمایا تھا کہ اس سال حضرت شیخ کی جانب سے باضابطہ اذنِ عام کا اعلان ہوا ہے۔ آنجناب سے احقر کی گزارش یہ ہے کہ آنجناب برائے کرم حضرت شیخ الحدیث صاحب سے احقر کے لئے اجازت طلب فرما کر جواب تحریر فرماویں کہ دو تین افراد کے لئے عشرۂ اخیرہ میں گنجائش نکل آوے تو ان شاء اللہ ہمارے حق میں بہت بہتر ہوگا۔

آنجناب بھی احقر کو ساعات مبارکہ میں ادعیہ مخصوصہ میں یاد فرماتے رہیں۔ احقر کی جانب سے مولوی جناب اسماعیل بدات صاحب اور مولوی جناب یوسف صاحب کو سلام مسنون عرض فرماویں۔ بے ادبی معاف۔

فقط والسلام

الراقم احقر عبدالقادر والوڈی عفی عنہ

....

[از حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی رحمۃ اللہ علیہ]

دفتر الفرقان لکھنؤ ۲۸/۱۱/۱۹۷۰ء

برادر مکرم محترم مولانا عبدالرحیم صاحب زید مجدکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے مولانا حسین اللہ صاحب سے کچھ کتابوں کے بھیجنے کی فرمائش کی تھی۔ وہ آپ کی مطلوبہ کتابیں ڈاکٹر محمد اشتیاق صاحب کے ذریعہ بھیج رہے ہیں۔ اُن میں غالباً میری کتاب معارف الحدیث کی جلدیں بھی ہیں۔ آپ اُن کو میری طرف سے ہدیہ کے طور پر قبول فرمائیں۔ میں مولانا حسین اللہ صاحب کو معارف کی یہ جلدیں اپنی طرف سے بھجوا دوں گا۔

یہ سطریں انتہائی عجلت میں کھڑے کھڑے لکھوا رہا ہوں۔ دعاؤں کا بہت محتاج اور طالب ہوں۔ حضرت شیخ دامت برکاتہ کی خدمت میں اس عاجز کا سلام اخلاص عرض کریں اور دعا کی درخواست!

والسلام علیک ورحمۃ اللہ
محمد منظور نعمانی

....

[از حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ]

باسمہ سبحانہ

از راندیر شوال ۹۰ھ

برادر عزیز مولانا عبدالرحیم صاحب زیدت معالیکم،

بعد سلام مسنون، عافیت طرفین مطلوب۔ بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہوں۔ امید کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔ سنا ہے کہ آپ گھر آ گئے ہیں۔ اس لئے عریضہ ارسال خدمت ہے۔ اور یہ بھی سنا ہے کہ آپ عنقریب واپس جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لہٰذا بھائی عبدالحق صاحب کا مشورہ یہ ہے کہ آپ کو اطلاع کی جائے کہ حضرت شیخ مدظلہ کی امانت آئی ہوئی ہے۔ اگر آپ واپس جا رہے ہوں تو ہمراہ لے جائیں، یا آپ فرمائیں تو ڈرافٹ بھیجوا دیا جائے۔

بھائی مولوی یوسف صاحب سلمہ اور بھائی اسماعیل بدات صاحب سلمہ کو لے کر راندیر غریب خانہ پر تشریف لائیں تو بڑی نوازش ہوگی۔ جواب کا انتظار رہے گا۔ بھائیوں کو سلام عرض ہے۔ فقط والسلام۔

دعا گو
عبدالرحیم لاجپوری

امانت ۱۱۰۰/ از عبدالحمید سفلہ معرفت مولوی انظار سلمہ
امانت ۱۲۵۰/ نام معلوم نہ ہو سکا۔

[ازحضرت مولانا احمد عمر جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ]

باسمہ تعالی

ازآچھود ۲۴/ذی قعدہ ۱۳۹۰ھ، جمعہ

بخدمت گرامی قدر محترم مولانا عبدالرحیم صاحب، محترم مولانا محمد طلحہ صاحب، بھائی ابوالحسن صاحب زید مجدکم،

بعد سلام مسنون! خیریت طرفین نیک مطلوب! ہوائی اڈا سے واپسی پر حاضر ہو نہ سکا۔ٹرین کا وقت معلوم کرنے کی وجہ سے۔درگزر فرمائیں۔

حضرت سیدی ومرشدی دامت برکاتہم سے بھی اجازت حاصل کرلی ہے محترم مولانا طلحہ صاحب و بھائی ابوالحسن صاحب کے بارے میں۔

اب عرض یہ ہے کہ آپ حضرات آمود آچھود کب تشریف لا رہے ہیں۔اطلاع دیں تاکہ وقت مقررہ پر آدمی حاضر ہوسکے، تاکہ سفر میں راحت ہو۔دوبارہ لجاجت کے ساتھ درخواست ہے کہ آپ حضرات کی تشریف آوری سے بندہ کو بہت ہی مسرت وخوشی ہونے کے ساتھ اس علاقہ کے ہدایت کا بھی ذریعہ ہونے کا یقین ہے۔امید ہے بلکہ یقین ہے کہ ضرور تکلیف برداشت کرکے بندہ کے لئے تشکر وتمنن کا موقع مرحمت فرمائیں گے۔دعوات صالحہ میں یاد فرمائیں۔فقط۔

آپ کا احمد عمر جی عفی عنہ

ازآچھود

....

[ازحضرت مولانا محمد احسان الحق صاحب مدظلہ]

باسمہ سبحانہ

بخدمت گرامی جناب مولانا عبدالرحیم صاحب دام مجدکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالی سے امید ہے کہ آپ کے مزاج عالی بخیر ہوں گے۔ کراچی جب قبلہ اقدس حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم دوروز کے لئے تشریف لائے تھے، تو معلوم ہوا تھا کہ مولانا محمد طلحہ صاحب بمبئی سے آپ کے ہمراہ گجرات کے سفر پر گئے ہیں۔ اس وقت سے دل میں آرزو تھی کہ کسی طرح اس سفر کا حال معلوم ہو۔ آخر ہمت کر کے آپ کی خدمت میں عریضہ بھیج رہا ہوں کہ اپنے عالی مشاغل میں سے وقت نکال کر اس سفر کے حالات تفصیل سے لکھ دیں، تو اس بعید ومحروم پر احسان وکرم ہوگا۔ ایسی بھی جلدی نہیں کہ چاہے کچھ ہو، خط ملتے ہی جواب ارسال فرمادیں، دو چار دن میں جب فرصت ملے۔ جواب کے لئے بیس پیسے کے ہندی ٹکٹ اسی لفافہ میں ارسال کررہا ہوں۔ دعاؤں کا محتاج ہوں۔

فقط والسلام

محمد احسان الحق

۸؍محرم ۹۱ھ، ہفتہ ۶؍مارچ ۷۱ء

....

[از مولانا غلام حسین صاحب بھاوی]

۳۱؍۵؍۱۹۷۱ء

بخدمت اقدس حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مدفیوضکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، عرض آنکہ ناچیز خیر وعافیت کے ساتھ رہ کر حضرت کی خیریت بارگاہ ایزدی سے مطلوب ہے۔ دیگر یہ کہ عملیات پر نیز ذکر بالجہر پر پابندی ہوتی رہتی ہے۔ دعاء فرماویں اللہ استقامت عطا فرماوے۔

دیگر یہ کہ سیلوڑی مجھے ورتھی کے متولی صاحب ملے تھے۔ آپ کی خیریت معلوم

ہوئی اوران کے ساتھ بات ہوئی تو فرمارہے تھے کہ مکان کی تعمیر اب ختم ہورہی ہے۔تو میرا خیال یہ ہے کہ اگر طبیعت کو اطمینان ہو، کچھ تکلیف وغیرہ نہ ہواور وقت ہوتو بھاوی تشریف لاویں، کیوں کہ بارش کا زمانہ شروع ہوگا۔ نیز تھوڑی سی تکلیف اٹھا کر ہم اہل بھاوی کو خوش کریں، کیوں کہ تمام کی بہت تمنا ہے کہ قدم مبارک ہمارے گاؤں میں پڑ جائے۔

فقط والسلام

دعاء کا محتاج

غلام حسین بھاوی والا

....

ترجمہ از گجراتی

۷۸۶

مدرسہ ترغیب القرآن،
نانی نرولی، وایا کیم
ضلع سورت

۲۸ / ۷ / ۱۹۷۱ء

السلام علیکم،

محترم جناب مولانا عبدالرحیم سلیمان متالا صاحب، مقیم سہارنپور

نانی نرولی مدرسہ ترغیب القران کے صدر جناب حاجی احمد موسی جی لمباڈا اور دیگر ممبران کمیٹی کی طرف سے سلام عرض ہے، اور یہ کہ ہمارے گاؤں کے مذکورہ بالا مدرسہ میں دین کی خدمت انجام دینے کے لئے ہم سبھی آپ سے درخواست کرتے ہیں، کہ اگر آپ ہمارے مدرسہ میں رہ کر دین کی خدمت انجام دیں تو بہت اچھا ہوگا۔ بعد رمضان مدرسہ کھلنے پر آپ ہماری درخواست قبول فرما کر ان شاءاللہ اس مدرسہ میں دین کی خدمت فرمائیں گے

۷۵۲

یہ ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے۔اس خط کے ملنے پر جواب کی درخواست ہے۔

مزید یہ کہ حضرت شیخ مولانا صاحب سے ہمارے اس مدرسہ اور سارے گاؤں کی خیریت کے لئے دعا کی درخواست کردیں۔اور آپ بھی دعا میں یاد رکھیں۔

ہماری خواہش ہے کہ مدرسہ کی تعلیم کی مکمل ذمہ داری ہم آپ کے حوالہ کردیں۔ بھائی، آپ کی ہم سب کو دین کی خدمت کے لئے سخت ضرورت ہے۔ ہماری اللہ سے امید ہے کہ آپ ہمیں اس معاملہ میں مسرور فرماویں گے۔

مخلصین

احمد موسی جی لمباڈا (صدر)　　ابراہیم کارالولات　　قاسم محمود پٹیل (خزانچی)

احمد داو جی بدات　　قاسم محمود بھورات

....

[ازمولانا داؤد پٹیل صاحب زید مجدہم]

۷۸۶

از ورتھی

محترم ومکرم ومحسن ومولائی حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون ،عرض یہ ہے کہ احقر الحمد للہ آپ کی دعا اور توجہات سے خیریت سے ہے۔اور جناب والا کی اور ہماری بہن کی خیریت کا طالب ہوں۔امید ہے کہ جناب والا کے مزاج بخیر ہوں گے۔اللہ جل شانہ صحت وعافیت کے ساتھ رکھ کر آپ کے سایہ کو ہم سیاہ کاروں کے اوپر تادیر قائم رکھیں۔ حضرت والا کے وجود بابرکت سے ہم گنہ گاروں کو مستفید فرماویں اور جناب کے سفر کو کامیاب بناوے۔اور جہاں جہاں سفر ہو وہاں کے لوگوں کو بھی آپ سے فائدہ پہنچے اور دین کی خدمت سے کماحقہ فائدہ ہو۔

دیگر عرض یہ ہے کہ بمبئی سے آنے کے بعد آپ کی خیریت کی کوئی اطلاع جلدی نہیں ملی، اس سے بہت قلق تھا۔ لیکن پھر لالبا کے اوپر آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا تو خیریت معلوم ہوئی۔ اس سے اطمینان ہوا۔ اور ہم سے جو خط لکھنے میں تاخیر ہوئی، اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے گرامی نامہ کے انتظار ہی میں تاخیر ہوئی۔ لہٰذا معاف فرمایئے۔

بعدہ عرض یہ ہے کہ میں بمبئی سے آپ کو رخصت کر کے جب آیا تو آپ کی جدائی کا جو صدمہ ہونا چاہئے تھا ہوا، اور تین دن تک یہی کیفیت رہی۔ اور جب آپ کے مکان شریف پر نظر ہوتی ہے تو وہ منظر یاد آ جاتا ہے چہل پہل کا اور بے ساختہ رونا آ جاتا ہے۔ اب ویرانہ سا معلوم ہوتا ہے۔ اور ایک دن تو آپ کی مبارک جگہ پر بیٹھ کر ذکر کرنے بیٹھا تو مجھے اس وقت بہت رونا آیا۔ آپ کی جدائی کا، اور آپ تو میرے محسن اور میرے والد صاحب مرحوم سے بھی بہت شفقت فرمانے والے ہیں، مجھے آپ کی جدائی کا ابھی تک صدمہ ہے۔ آپ سہارنپور، نرولی وغیرہ تشریف لے جاتے تھے، اس وقت اتنا بھاری نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن اس وقت تو واقعی بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ جل شانہ آپ کے سفر کو کامیابی کے ساتھ پورا فرما کر آپ کے دیدار سے ہمارے چہروں کو منور کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

بعدہ عرض یہ ہے کہ حضرت اقدس کا گرامی نامہ آپ کے نام موصول ہوا تھا، وہ حضرت کا گرامی نامہ ارسال کر رہا ہوں۔ ملنے پر اطلاع فرما دینا۔ اور سب حضرات خیریت سے ہیں۔ اور میری صحت کے لئے دعا فرماتے رہئے۔ حکیم صاحب کی دوا چل رہی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی دعا اور توجہ سے حکیم صاحب کی دوا صحت کاملہ عطا فرما دے۔ آمین۔

اور الحمد للہ ذکر کی مجلس ہوتی ہے۔ لیکن وہ کیفیات جو آپ کی موجودگی میں موجود تھیں وہ اب نہیں رہیں۔ اور نورانیت اور وہ شوق اللہ عطا فرما دے، ہم اس مبارک ذکر کی پابندی کے ساتھ ذکر کریں اور رب کریم قبول فرماویں، اور اللہ راضی ہو جاوے۔

اور کیا عرض کروں۔ اور بھائی پابندی سے ذکر کرتے ہیں۔ الحمد للہ اور صبح کی نماز کے

بعد مکان میں تلاوت بھی کرتے ہیں۔ اور گورا ماموں سلام لکھواتے ہیں۔اور ذاکرین حضرات خصوصاً سلام اور دعاؤں کی درخواست پیش کرتے ہیں۔اور یوسف دوکاندار کالڑکا جوآپ سے بیعت ہے، یونس وہ سلام عرض کرتے ہیں، اور دعا کی درخواست۔ اور ہماری والدہ کا دعا اور سلام۔اور میرے اوپر احسان کے بدلہ میں جناب والا کواللہ تعالی دارین میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔آمین۔

اور دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔اور ہماری بہن کوسلام اور حاجی محمد دایا صاحب کو سلام عرض۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ داؤد غفرلہ

ورتھی ۱۶رستمبر ۱۹۷۱ء

....

ازورتھی

مکرمی محترمی حضرت مولانا الحاج حافظ عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

سلام مسنون!

عرض یہ ہے کہ احقر الحمدللہ حضرت کی دعا سے خیر وعافیت سے رہ کر حضرت والا کی اور ہماری بہن اور صاحب زادے عبدالحلیم اور خالہ وغیرہ کی خیر وعافیت کا طالب ہوں اور حضرت کی دعا کامحتاج ہوں اور اللہ تعالی حضرت والا کے سایہ کو ہم سیہ کاروں کے سروں پر تا دیر قائم ودائم رکھیں۔آمین۔

بعدہ عرض یہ ہے کہ ابھی یعقوب نے کہا کہ حضرت والا کی طبیعت ناساز ہے۔اس سے بہت رنج اور غم ہوا کہ اللہ جل شانہ جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرماوے، ہمارے سروں پر

حضرت کے سایہ کو تا دیر قائم و دائم رکھے۔ اور حضرت نے جاتے وقت جو الفاظ کہے کہ میرے سے گستاخی ہوئی ہو تو معاف کرنا۔ اس وقت میری آنکھوں میں آنسو اور دل بھر گیا تھا کہ کچھ بولنے کی ہمت بھی نہ ہوئی۔ دن بھر بے تاب رہا۔ حضرت میرے سے، میں نالائق بھی ہوں۔ مجھ سے آپ حضرت والا کے شان کے مطابق کچھ گستاخی بے ادبی ہوئی ہو تو معاف کرنا۔ اور حضرت والا سے دعا کی درخواست اور صاحب زادہ عبدالحلیم کو میری طرف سے پیار کرتے رہنا۔ اور میں اتوار اور پیر کے دن سورت گیا تھا اور حکیم صاحب کے یہاں یوسف ملا تھا۔ سلام و دعا کی درخواست کی ہے۔ اس وجہ سے میں سورت ابھی بھی دو مرتبہ جاتا ہوں۔ پھوپھی کی طبیعت الحمد للہ حضرت والا کی دعا سے اچھی ہے۔ اس وجہ سے نرولی حاضری نہیں ہوئی۔ معاف کرنا۔

فقط والسلام

احقر الوریٰ داؤد غفرلہ ۱۲؍فروری ۷۵ء

....

[از شیخ انعام اللہ صاحب، سہارنپور]

آج تم یاد بے حساب آئے ؎ کر رہا تھا غم جہاں کا حساب

شیشہ بھی ہے ساقی بھی ہے شمع بھی پر بھی

وہ خوبیِ مجلس کہاں، وہ رونقِ محفل کہاں

مکرم و محترم جناب مولوی عبدالرحیم صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ،

امید ہے کہ جناب مع اہلیہ کے بخیر ہوں گے۔ آپ کی اہلیہ کی بیماری سے بے حد تشویش ہے۔ اس خط کا جواب اگر فرصت ہو تو بہت جلد لکھ دینا۔ ایک خط اس سے پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ روزانہ والدہ اسعد و ارشد کئی کئی مرتبہ کہتی ہے کہ خط لکھ کر بیگم عبدالرحیم کی

خیریت معلوم کرو۔اس کو بہت ان کی بیماری کا غم وفکر ہے۔کہتی ہے کہ اپنی بیگم سے سلام کہہ کراور دعا دے کر کہ اللہ تعالی شفاء کامل عطا فرمائے،صحیح صحیح حال لکھوان سے پوچھ کر۔

یہاں پر تقریباً ایک ہفتہ سے الیکشن کی گھن گرج ہورہی تھی۔ پرسوں بروز اتوار کو الیکشن ہوا۔ہم لوگ (کانگریس) تمام دن ووٹ ڈالنے اور ڈلوانے کے بعد شام کو مایوس ہوکر گھر چلے گئے،کیوں کہ محتاط اندازہ کے مطابق جن سنگھ کا پندرہ بیس ہزار سے زائد جیتنا یقینی تھا۔اگلے دن بروز پیر صبح آٹھ بجے گنتی شروع ہوگئی۔پہلے نمبر پر غیر مسلم علاقے تھے۔ وہاں سے حکیم عبدالخالق صاحب (کانگریس) کو ووٹ ملنے شروع ہوئے تو کچھ جیت کے آثار دکھائی دیئے۔تقریباً شام ساڑھے چار بجے تک حکیم صاحب کی کامیابی یقینی ہونے لگی اور گنتی پر سے جن سنگھی بھاگ گئے۔لیکن ۵ بجے شام ہی کو صرف ۱۶۵ ووٹ سے جن سنگھ کی کامیابی کا اعلان کردیا گیا۔ ؎

اک طرف دل میں غم، اک طرف ہے خوشی
یہ نیا ماجرا آج کی رات ہے

آج کل شہر میں جگہ جگہ ٹولیاں لگ رہی ہے۔کوئی کہتا ہے کہ کانگریس کا ہارنا ہی بہتر ہے،اب سنگھی راج دیکھیں گے۔کوئی کچھ کہتا ہے،کوئی کچھ۔ ؎ دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھے ہیں۔

شاید وہ خط آپ کو نہ ملا ہو،اس لئے عرض یہ ہے کہ جناب نے جوتوں چپل کے متعلق لکھا تھا،میں نے کئی سے معلوم کیا،لیکن کوئی یہاں آنے والا نہیں ملا۔آپ کے محبت نامہ سے پہلے میں مٹھائی مولوی ایوب کے ساتھ روانہ کرچکا تھا،ورنہ مزید عمدہ بھیجتا۔

اپنی محترمہ اہلیہ کو سلام کہہ کر میری طرف سے بھی مزاج پرسی کردیں اور دعائیں دیں۔
آپ اور مولوی یوسف صاحب کی خدمت میں مولوی اطہر حسین صاحب کا سلام ودعا اور پیار۔
آپ کے خط کو دیکھ کر اس میں آپ کے اور ڈاکٹر صاحب کے سوال وجواب تھے ان

کو پڑھ کر والدہ اسعد نے جو فقرے مجھ پر کسے، اگر آپ کی بیگم صاحبہ کی بیماری کی اطلاع نہ ہوتی تو میں وہ فقرے ضرور لکھتا۔ آپ اپنی خیریت اور اپنی اہلیہ کی خیریت لکھیں۔ اپنے حج کے متعلق بھی لکھیں۔ مولوی یوسف صاحب کو سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط۔

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب آج کل دہلی میں ہیں، اور ان شاء اللہ جمعرات کو آجائیں گے۔ مولوی طلحہ صاحب یہیں ہیں۔ ان کو آپ کا پرچہ ایک ہفتہ لیٹ دیا کیوں کہ وہ دہلی گئے ہوئے تھے۔

وہ دن خدا کرے کہ ملاقات ہم کریں۔

دعاؤں کا طالب

جواب کا منتظر

انعام اللہ ٹمبر مرچنٹ

نزد رام لیلا بھون، سہارنپور، یوپی

مولوی یوسف صاحب کے ہاتھ کے متعلق لکھیں کہ کیا حال ہے۔ ان سے دعا کی درخواست ہے۔

مولوی عبدالحفیظ صاحب کا کوئی خط آج تک میرے پاس نہیں آیا۔ میں نے ایک عریضہ بدست مولوی مفتی مظفر حسین صاحب ۳/فروری کو بھیجا اور ایک لفافہ ۵/فروری کو لکھا ہے۔ دیکھئے کب جواب آئے۔

عزیزم اسعد کہتا ہے کہ میرا نام میرے ان کو لکھ دو، اس سے ماں اس کی کہلوا رہی ہے۔ مولوی نصیر الدین صاحب، مولوی طلحہ صاحب، حافظ صدیق صاحب اور بھی کئی حضرات یہاں پر موجود ہیں۔ سب سلام کہتے ہیں۔ فقط والسلام۔

انعام اللہ

....

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

غرة ذو الحجة ۱۳۹۲ھ

الموافق ۲۵/۱۲/۱۹۷۲ء

أخی الفاضل وحبیبی وصدیقی وصنو الروح الشیخ عبد الرحیم متالا،

السلام علیکم ورحمة اللّٰہ وبرکاته،

من یوم سفرکم لم اتلق منکم خطابا یطمئننی علی صحتکم الغالیة واحوالکم واخبارکم و خصوصاً اخبار الاخ عبد الحلیم بن عبد الرحیم بن متالا. وکذا صحة الوالدة و من عندنا السیدة ....یهدیها الف سلام وتشکرها کثیرا جدا علی هدیتها العزیزة الیها:

أخبارنا: بلغنی من الحاج علی اسماعیل انه استطاع اخذ الموافقة علی صرف اوراق من التموین لحساب کتاب اوجز المسالک وارسل الیکم تلغرافا بذلک.

۲. استلمنا من الحاج علی اسماعیل اجزاء بذل المجهود من ۸ الی ۱۹ ولم استلمه حتی الان الجزء ۷،۲۰. وقمت بشحن الاجزاء التی استلمتها الی الهند لحسابکم وکذا الکتب الاخری وسافرت من ثلاثة ایام بالباخرة. وحینما استلم الباقی ساقوم بشحنهم ولیس هذا تقصیرا منی فقد ذهبت الی المطبعة اربع مرات ویؤجل الموعد لعدم ارسال المجلد للکتب ۷،۲۰.

طلباتنا: أرجو لو تکرمت مشکورا مع استعدادی التام لدفع الثمن والتکالیف:

أرسل هذه الاشیاء مع الحاج علی اسماعیل او ای حاج آخر تری

انه سیحضر الی جمهوریة مصر العربیة او اذا کنتم انتم ستحضرون لاتمام اوجز المسالک او شحنها بالبرید بالبحر علی عنوان الاخ اسعد سید احمد شارع الجمهوریة ممر العجاتی.

۳. دفع الی المهندس محمد العتبی:

۱ ......سوداء سادة مقاس ۴۲

۲ ......بیضاء سادة مقاس ۴۲

۳. جبة سوداء او ....بالاسود مقاس ۴۴ مفتوحة من الامام

۴. ثلاثة بطلونات حریمی ابیض واسود وبنفسجی مقاس ۴۲

۵. بندقیة رسمی لصید الطیور.

واذا اجبت ان اشتری بثمنهم کتب لک او للاخ محمد سلیمان متالا وترسل الی لندن فانا علی استعداد ولا یسعنا وانا فی هذا المقام الا ان اقدم اسمی آیات الود والحب والاخاء والسلام الی مولای محمد زکریا علی اهدائه بذل المجهود الی شخصی الضعیف ولم ارسل الیه بعد ان اظهر تعبه من القراء ة وأسالکم ان لا تنسونی من دعائکم فی هذه الایام وان یرزقنی اللّٰه الحج الی بیته الکریم والسلام الی عبد الحلیم ووالدته. والسلام

محمد العتبی

....

[ازمولانا محمد ہارون صاحب ندوی]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ومکرم جناب مولانا عبدالرحیم متالا صاحب زیدمجدکم،

برادرِ محترم زید مجدکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کا شکر ہے بخیر ہوں۔ خدا کرے آپ بھی بعافیت ہوں۔ یہاں آنے کے دو تین دن بعد اپنی رسید کی اطلاع بھائی طلحہ کو دی تھی، جس میں جناب کو بھی سلام لکھا تھا۔ نیز جناب کے سلام کو حضرت مولانا تک پہنچانے کی اطلاع تھی۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ خط کہیں ضائع ہوگیا۔ اس لئے براہِ راست جناب کو خط لکھنے کی جسارت کررہا ہوں۔

سیدی ومولائی حضرت اقدس کے پرچہ میں آپ کا سلام پہنچا۔ اس سے پہلے بھی ایک پرچہ میں سلام پہنچا تھا۔ آپ کا قیام سہارنپور میں کب تک رہے گا؟ تحریر فرمائیں۔ نیز کیا میں اگر کبھی کبھی خط لکھنے کی جرأت کروں تو جناب جواب کی زحمت گوارا فرمائیں گے؟ آپ سے ایسا تعلق ہوگیا ہے کہ مجبوراً یہ کہنا پڑرہا ہے ؎

لست وحدی یتیما فی هواه ☆☆☆ کل أهل الغرام یصبو الیه

اس مرتبہ خدا جانے کیا بات ہے کہ رمضان المبارک میں اکثر آپ کی یاد آئی اور بار بار آئی۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو میرے لئے دارین میں سعادت کا ذریعہ بنائے۔ تو یہ خیال ہوا کہ ؎ **كأنّ لیلِی نهارٌ بعد فرقته ☆ بما أقاسی به من شدة السهر**

امید ہے کہ دعا میں یاد فرمالیا کریں گے۔ میں ۲؍ یا ۶؍ شوال کو لکھنؤ پہنچ جاؤں گا۔ ان شاءاللہ، دارالعلوم ہی میں قیام رہے گا۔ اگر جواب کی زحمت فرمائیں تو پتہ یہ ہوگا۔

محمد ہارون ندوی، پوسٹ بکس نمبر ۹۳، ندوۃ العلماء لکھنؤ

والسلام

طالب دعا،

محمد ہارون

۲۶؍ رمضان

ازاحقر سید محمد عزیز غفرلہ، سہارنپور　　　مؤرخہ ۱۴/ جون ۷۵ء، بروز دوشنبہ

مکرم ومحترم زیدت مکارمکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خداوند قدوس کی ذات گرامی سے امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت مکان پہنچ گئے ہوں گے۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہاں پر جملہ متعلقین بخیر وعافیت ہیں، اور آپ کی خیریت کے متمنی ہیں۔

عرض یہ ہے کہ آج صبح سے شام تک ڈاک کا انتظار کیا۔ اس لئے کہ یقین کامل تھا کہ جناب کا مسرت نامہ ضرور ملے گا، لیکن نہیں ملا۔ اس بنا پر تشویش میں اضافہ ہوا۔ آپ اپنی خیریت سے جلد مطلع کریں، تاکہ اطمینان ہوجائے۔

یہ خط مختصراً اور جلدی میں لکھ رہا ہوں، اس لئے کہ یہاں سے ڈاک نکل چکی ہے، اسٹیشن پر ڈالنا ہے۔ بہرکیف آپ اپنے اور جملہ متعلقین واہل خانہ کی خیریت سے جلد مطلع کریں۔ اس کے بعد احقر اپنی جانب سے مفصل احوال پیش کرے گا۔ مولوی محمد یوسف صاحب کی خدمت میں احقر کی جانب سے سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست عرض کردیں۔

حضرت شیخ کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ بحال ہے۔ مولوی غلام محمد صاحب کی جانب سے سلام مسنون عرض ہے۔

والسلام

احقر محمد عزیز غفرلہ

....

[ازحضرت مولانا نجیب اللہ صاحب چمپارنی مدظلہ]

مولانا عبدالرحیم متالا

مقام پوسٹ نانی نرولی

ضلع سورت، گجرات

ازنجیب اللہ عفی عنہ مظاہری چمپارنی　　　شب ۲۸/ رمضان ۹۵ھ

محترم المقام زیدت مکارمکم،

السلام علیکم وعلی من لدیکم،

امید کہ بخیر اہلیہ و بچے بخیر ہوں گے۔آج ہی جناب کا برقیہ بنام حضرت والا ادام اللہ ظلال برکاتہم بندہ ہی کے ہاتھ میں پہنچا۔عشاء کے بعد کھانے والی مجلس موجود تھی۔مولانا عبدالحفیظ صاحب بھی اسی میں تھے۔حضرت نے تار سنتے ہی اظہار مسرت میں اچھل کود شروع کیا۔کیا کہنا،فرمایا عبدالحفیظ کو بلا۔عبدالحفیظ کو بلا،مٹھائی لا،پھر خوشخبری سنائی۔بعدہ بھائی ابوالحسن نے کہا کہ آپریشن سے ولادت ہوئی۔فرمایا انا للہ۔فرمایا زچہ بچہ کی حالت کیسی؟اس کا جواب سن کر پھر مسرور ہوئے۔مجلس پر خاص مسرت چھا گئی۔بندہ بھی مبارک باد پیش کرتا ہے، نیز دعا گو ہے۔

جناب کی کاپی رجسٹری کر چکا ہوں نانی نرولی کے پتہ سے،امید کہ مل گیا ہوگا۔اب ہمارا۔۔۔والا مرحلہ پر، نیز مولانا عبدالحفیظ صاحب والا مرحلہ آپ کو اسی خوشی میں طے کرنا ہے۔معلوم نہیں سورت سے مکان کب تشریف لے جانا ہو۔حضرت کو تار سنانے کے بعد صوفی جی کو میں نے جب دکھلایا،فرمانے لگے کارڈ ہے؟ میں نے کہا لفافہ ہے،دونوں کا کام ہو جائے گا۔خیر اول میں ان کا ہے۔

پھر درخواست کرتا ہوں،مؤدبانہ کرتا ہوں کہ قرض ہی سہی،لیکن مولانا عبدالحفیظ صاحب سے یہیں دلوادیں۔ان شاء اللہ ۴۔۵ سال کے بعد ثم ان شاء اللہ حجاز ہی میں ادا کردوں گا۔مسرت کے دنوں میں عام کبار حکام کا دستور ہے کہ ظالموں کی رہائی اور مسرت کے امور انجام دیا کرتے ہیں۔بس آپ سے اسی میرے معاملہ کی تکمیل کی درخواست ہے۔

والسلام

نجیب اللہ عفی عنہ مظاہری چمپارنی

....

[ازامیر جماعت تبلیغ گجرات جناب الحاج عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ]

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۳/ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ، بروز بدھ مطابق ۱۴/۴/۱۹۷۶ء

از عبدالوہاب قاضی، احمد آباد

مکرم محترم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دامت برکاتہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مؤرخہ ۹/۴/۱۹۷۶ء، جمعہ کے مبارک دن میں ہماری، بڑے گھر سے اہلیہ محترمہ صاحبہ کچھ عرصہ بیماری کے بعد انتقال فرما گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں، جنت الفردوس عطا فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحومہ کو حق تعالیٰ شانہ نے بہت اونچے صفات سے نوازا تھا، جن میں بطور خاص صبر، توکل، دنیا سے بے رغبتی نمایاں صفات تھیں۔ اڑتیس برس میرے نکاح میں رہے، کبھی آپس کا نزاع یاد نہیں۔ نیز خاندان میں کسی فرد کے ساتھ، پڑوسیوں میں کسی جگہ، کسی طرح کا اختلاف ہوا ہو، یاد نہیں۔ میرا، دین کے کاموں میں طویل وقت لگنے کا سبب بھی مرحومہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔

مرحومہ سے دو اولاد ہیں، ایک ابراہیم جن کی عمر تیس برس ہے، دماغ سے معذور ہے۔ دوسری فہمیدہ خانم جن کی عمر اٹھائیس برس ہے، ان کے چھ بچے ہیں۔ ان میں ایک بیٹا فرزند حذیفہ ہے۔ بچی، داماد، تمام بچے الحمدللہ نیک ہیں۔ داماد دکان پر ملازمت کرتے ہیں، وہ رشتہ میں ہمارے بھانجے ہیں۔ ہمارے گھر کے نچلی منزل پر رہتے ہیں۔ سب کے لئے آپ سے دعاؤں کی گزارش ہے۔ فقط والسلام۔

عبدالوہاب قاضی

احمد آباد

از بندہ عبدالوہاب قاضی   ۱۴؍جمادی الاول ۱۳۹۷ھ

بمقام احمد آباد   ۴؍مئی ۱۹۷۷ء

مکرم ومحترم بندہ مولانا عبدالرحیم صاحب وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضی،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خیریت طرفین مطلوب۔ جنوبی ہند کے سفر سے آج واپسی ہوئی۔ سفر میں آپ پر خط ارسال نہ کرسکا۔ دعاؤں میں آپ کی یاد آتی رہی۔ بمبئ عبدالرحمٰن بھائی سیدرانا والوں سے آپ کے حالات کا پتہ چلا۔ فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ عاجلہ، دائمہ، مستمرہ عطا فرماویں۔

پالنپور میں گجرات کا چار ماہانہ مشورہ ۷/۸ مئی کو ہونے والا ہے۔ اس لیے اس وقت اس کی مشغولی ہے۔ وہاں سے واپسی کے بعد ۲۰ مئی کے اندر اندر سورت جانے کا ارادہ ہے۔ اس موقعہ پر ان شاء اللہ نرولی پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ باقی آپ اپنے حالات سے مطلع فرمادیں۔

مولانا عبدالغنی صاحب، حکیم صاحب اور راقم الحروف بندہ محمد اسماعیل گودھروی کی طرف سے سلام ودعا کی درخواست۔

فقط والسلام

اگر ورٹھی آپ تشریف لے جائیں تو احمد پٹیل، سلیمان بھائی اور جملہ احباب کو سلام عرض کریں۔

....

[از حضرت مولانا محمد دودھات صاحب مدفیوضہم]

از تراج

باسمہ سبحانہ تعالی

منبع محاسن مشفقی المحترم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب،

واللہ لایحرمنی لطفہم ! آمین،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ کرے مزاج اقدس ہر طرح بخیر وعافیت ہوں۔ الحمدللہ تعالی یہ ناکارہ بھی بعافیت ہے۔ طویل عرصہ کے بعد آستانۂ رحیمیہ پر عریضۂ عقیدت لے کر حاضر ہو رہا ہوں۔ بہت سوچ رہا ہوں کہ یہ کوتاہی کہیں مجھے توجہ مبارکہ کے ناقدردانوں کی صف میں کھڑا نہ کردے۔ (والعیاذ باللہ)

آپ کی دعاء سے یہاں بحمد اللہ کام بڑے اطمینان سے ہو رہا ہے۔ لیکن ماہ رجب سے میری صحت ساتھ چھوڑ رہی ہے جس کی وجہ سے بمشکل کبھی اور وہ بھی کوئی ہمراہ ہو، تو سورت تک کا سفر کر سکتا ہوں۔ آب کی ناموافقت ہے، دعاء فرماویں۔

تکلیف اب تک چار مرتبہ یہ پیش آئی کہ رات کو نیند کی حالت میں اعضاء میں سخت اضطراب اور تناؤ (کھینچ) پیدا ہو جاتا ہے۔ مجھے اس کیفیت کے بعد چند دنوں تک جسم میں سخت درد رہتا ہے۔ اس ہفتہ سورت ڈاکٹری ویزیٹ کرائی۔ خون پیشاب وغیرہ جانچا اور بتایا کہ ہاضمہ کمزور ہے، کھانا ہضم نہیں ہوتا اندرونی ضعف کی وجہ سے۔ دوائی لکھ دی ہے، وہ جاری ہے۔ اللّٰہ رب الناس وھو مذھب البأس۔

کچھ مخلصوں کی یہ رائے ہوئی کہ کسی اچھے عامل کو دکھلایا جائے مگر بفضلہٖ تعالی مجھے اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ رات کو معمولات بحمد اللہ پورے کر کے سوتا ہوں جس کی آئندہ بھی توفیق کے لئے آپ سے دعاء کا خواستگار ہوں۔ تاہم اس صورت حال کے پیش نظر آپ ایک تعویذ میرے لئے ارسال فرمادیں تو ممنون ہوں گا۔

کتب خانہ رحیمیہ احسانیہ کے قیام کا حال بھی سنا تھا۔ اس وقت حاضری کا ارادہ کیا تھا، مگر ؎ اے بسا آرزو کہ خاک شد۔

اس کی کیا نوعیت ہے، کون بیٹھتے ہیں۔ کوئی فہرست کتب ہو تو براہ کرم ارسال

فرماویں تاکہ مدرسہ اور طلبۂ عزیز کی انجمن کے لئے کچھ منگوا سکیں۔ اللہ تعالی اس سلسلہ کو صلاح وخیر کا ذریعۂ تامہ بناوے۔ آمین۔

میرا رسالہ دعاء کی حقیقت نرولی جامعہ رشیدیہ کے مدرس مولوی اسماعیل کفلیتوی صاحب کے توسط سے شعبان میں آنجناب کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ اللہ کرے پہنچ گیا ہو۔

آپ کی صحت کا کیا حال ہے۔ قیام نرولی ہے یا ورٹھی ؟ عزیزان عبد الحلیم، عبد الرشید بعافیت کاملہ ہوں گے۔ دعاء اور پیار۔

فقط

احقر محمد دودھات کونڈھوی عفی عنہ

خادم مدرسۂ مفتاح العلوم، تراج، ضلع سورت

حضرت مولانا محمد احمد پرتاپ گڈھی دامت برکاتہ کے ملفوظات کا سلسلہ الفرقان دسمبر ۷۶ء میں شروع ہوا ہے۔ حضرت موصوف کے چند شعر ہیں۔

اعمال میں نشیب وفراز کے موقعہ پر:

کبھی طاعتوں کا سرور ہے کبھی اعترافِ قصور ہے
ہے ملک کو جس کی خبر نہیں وہ حضور میرا حضور ہے

قرب میں نفس کا حارج ہونا:

حجابِ رخِ یار تھے آپ ہی ہم
کھلی آنکھ تو کوئی پردہ نہ دیکھا

جاننے کی چیز یہ ہے:

ابھی واقف نہیں تو نفس وشیطاں کے مکائد سے
مگر افسوس! کرتا ہے تو دعوائے ہمہ دانی

حیات مٹنے میں ہے:

آتشِ عشق نے جلا ڈالا
زندگی ہم نے مر کے پائی ہے

فنافی الشیخ سے مراد:

جب تک فنائے رائے کی ہمت نہ پائے
کیوں آپ اہل عشق کی محفل میں آئے

نوٹ: یہ شمارہ نظر سے نہ گزرا ہوتو آپ اِس سے محظوظ ہوں، اس حرص میں نقل کردیا ہے۔

فقط

خادم طالب دعاء محمد غفرلہ

۱۴رمحرم ۹۷ھ، چہارشنبہ

....

محترم المقام حضرت مولانا عبدالرحیم سلیمان متالا صاحب دامت برکاتہم
مقام پوسٹ ورتھی
ازتراج، ضلع سورت

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

معظمی مشفقی حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دامت برکاتہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج مبارک بخیر وعافیت ہوں۔الحمد للہ تعالیٰ آپ کی دعاء سے یہ عاجز بھی مع اہل خانہ خیریت سے ہے۔نوازش نامہ موصول ہوکر کاشف الاحوال ہوا۔حق تعالیٰ عزیزہ سلمہا کی آمد کو باعث خیر وبرکت بناوے۔آمین۔آپا محترمہ کے ضعف کو قوۃ سے مبدل فرماویں اور صحت مستمرہ کے ساتھ سلامت رکھیں۔آمین۔

دیگر معروض بخدمت اینکہ 'مجاہد' ۱۵ رجون ۷۷ء میں حضرت مفتی لاجپوری صاحب طول حیاتہ کا ایک جواب شائع ہوا ہے، اس کو اردو میں لکھ رہا ہوں:

''مرشد کے پاس رمضان گزارنا''

سوال: رمضان المبارک میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب اپنے خلفاء اور خاص خاص مریدین کو سہارنپور جمع کرتے ہیں اور پوری رمضان اعتکاف اور ذکر و مراقبہ میں مشغول رکھتے ہیں، کیا یہ بدعت نہیں ہے؟ تجلی (دیوبند) میں اس بارے میں سخت تنقید ہوئی ہے، لہذا وضاحت کی ضرورت ہے۔

الجواب: مرشد اپنے مریدین کو اپنے پاس بلا کر رکھتے ہیں، اس کا مقصد صرف عبادت کرنا اور کرانا نہیں ہوتا۔ عبادت تو اپنے گھر رہ کر بھی ہو سکتی ہے، بلکہ مقصود تعلیم و تربیت اور اصلاح ہے کہ مریدین شیخ کی خدمت میں رہ کر مستفیض ہوں۔ مثلاً دل میں جلاء پیدا کریں، اپنے سرمایۂ یقین کو مضبوط بنائیں اور نفس کو پاک کریں۔ مرشد اس موقعہ پر ان کے حال کی نگرانی رکھیں اور ان پر خصوصی توجہ فرماویں۔ یہ مریدین کی تعلیم و تربیت کا ایک خاص طریقہ ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہ معمول رہا ہے۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے زمانہ میں بہت سے اولیاء اور بزرگان دین مسجد میں اعتکاف کرتے تھے۔ (ملفوظات)

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خاص لوگوں کو رمضان میں اپنے پاس بلا کر رکھتے جیسا کہ شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر شوق ہو تو رمضان میرے پاس آ کر گزارو (الامام شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۱۸۴)

الغرض حضرت شیخ زکریا صاحب دامت برکاتہم کا یہ طریقہ بدعت نہیں ہے۔ استاذ اور مرشد کے تجربہ میں تعلیم کا جو طریقہ زیادہ نفع بخش ہو، اس کو حدود شرعیہ میں رہ کر اختیار کیا جا سکتا ہے۔ (عبادات میں اصلاح و ترمیم کا کسی کو اختیار نہیں ہے۔ عبادت جس طرح ثابت

ہو،اسی طرح اس پر عمل کرنا ضروری ہے) فقط واللہ اعلم !

سنا ہے کہ حضرت اقدس دام ظلہم تشریف لے آئے ہیں۔آپ کب سہارنپور تشریف لے جائیں گے؟اپنی اور متعلقین کی صحت سے مطلع فرماویں گے۔فقط حدادب!والسلام خیر ختام۔

آپ کی دعاء کامحتاج

ناکارہ محمد دودھات،مقیم تراج

....

Dr. Abdul Hafiz Hakim (M.B.B.S.)
4th Floor, Mubarak Palace,
153 August Kranti Marg
Bombay 400 026

۱۲رفروری ۷۷ء

بخدمت شریف جناب مولانا عبدالرحیم صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کے دونوں گرامی نامے موصول ہوئے۔آپ کی صحت کی خیر جان کر بہت خوشی ہوئی۔اللہ جل شانہ آپ کو ہمیشہ خوش وخرم،دائم وقائم اور دین ودنیا کی برکتوں سے معمور رکھے۔ جواب میں تاخیر کے لئے معذور اور معذرت خواہ ہوں،جس کی وجہ ڈاکٹر شانتی لال سے ربط میں تاخیر رہا۔آپ کے سارے کاغذات اور نیا کارڈیوگرام بھجوادیا تھا۔ڈاکٹر صاحب کا مشورہ ہے کہ آپ سعودیہ جانے کی ساری کارروائیاں مکمل کرلیں اور روانگی کے قبل ایک بار پھر انہیں مل لیں۔

ویسے اب تک کی ساری جانچ میں کوئی تشویش ناک صورت حال معلوم نہیں ہوئی ہے۔اوراس وجہ سے آپ کے سارے خدشات اور اشکال بے بنیاد ہیں۔اور جسمانی طور سے چوں کہ آپ ماشاء اللہ صحت مند ہیں،اس لئے آپ کے معمولات میں کسی فرق اور تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ڈاکٹر الطاف پٹیل کا تجویز کردہ صوتی کارڈیوگرام ڈاکٹر شانتی لال کے نزدیک کوئی مزید ومفید معلومات فراہم نہیں کرے گا۔

اوراب تک کی ساری تفتیش ان کی نظر میں کافی ہے۔اوراب وہ آپ کو ہر چھ مہینے یا سال بھر میں ایک بار جانچ کے علاوہ کسی اور تفتیش کی ضرورت نہیں سمجھتے۔لہٰذا آپ اطمینان رکھئے اوراس مرض کا خیال اپنے ذہن سے بالکل باہر نکال پھینکئے۔

دعاؤں کا طالب

عبدالحفیظ

۱۴رفروری

ابھی اس خط کوسپر دڈاک نہیں کیا تھا کہ ایک اور گرامی نامہ موصول ہوا ہے۔اس مختصر سے عرصہ میں اتنے خطوط،آپ کے احباب کے متعدد ٹیلیفون،اورکسی قدرآپ کی برہمی سے آپ کے ذہن کی کیفیت اورآپ کی بے اطمینانی کی شدت کا اندازہ لگا کر کچھ دکھ ہوا۔

اگرآپ خود حالات کا جائزہ لیں تو اس نتیجہ کو پہنچنا مشکل نہ ہوگا کہ ایک معدوم اور مشکوک مرض سے زیادہ اس کی فکراور خوف آپ کوتباہ کرر ہا ہے۔ویسے موت کوصرف مرض ہی کی ضرورت نہیں ہوتی ،اوروہ تندرستوں کوبھی تونہیں چھوڑتی ،اوراس کا جووقت مقرر ہے، اس سے پہلے ہرحال میں کبھی واقع نہیں ہوسکتی۔اوراس کوڈاکٹر شانتی لال کی اورکوئی ہستی بھی اسے ٹال نہیں سکتی۔اوران باتوں کوآپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں۔اس صورت حال میں آپ کے لئے ذہنی طور پرمصروف ہوجانا ہی آپ کا علاج ہے،ورنہ آپ کی یہ ذہنی کشمکش آپ کی ساری صلاحیتوں کومحدودکر کے بےکارکردے گی۔

ویسےاوربھی کئی باتیں آپ سے کہناتھیں،جن کا ذکر میں سمجھتا ہوں آپ سےمل کر ہی ہوگا۔امید ہےاب جوملاقات ہوگی وہ آپ کی سعودیہ روانگی کےوقت ہی ہوگی۔جواب میں تاخیرکی وجہ سےآپ کوجوپریشانی ہوئی ہے،اس کے لئے معافی چاہتا ہوں۔

عبدالحفیظ عفی عنہ

....

[از شیخ الحدیث حضرت مولانا اسلام الحق صاحب نور اللہ مرقدہ]

راندیر جامعہ حسینیہ دوشنبہ ۱۴ ؍نومبر ۷۷ء؁

مکرمی ومحترمی جناب مولانا عبدالرحیم صاحب زید مجدہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

گزارش ہے کہ پرسوں شنبہ کے دن احقر ایک خط آپ کولکھ چکا ہے۔اس میں احقر نے گزارش کی تھی کہ جمعرات کے دن یا کسی دن بھی آپ تشریف لے آئیں، تاکہ جامعہ رشیدیہ کے متعلق مشورہ کیا جائے۔

گزارش ہے کہ محترم حکیم صاحب کے ذریعہ یہ معلوم ہوا کہ بھائی عبدالحفیظ صاحب شنبہ کے دن بمبئی تشریف لے گئے ہیں،اور بقرعید تک وہیں رہیں گے۔ بقرعید یہاں آکر کریں گے۔ چوں کہ اس مشورہ میں ان کی موجودگی بھی ضروری ہے،لہٰذا گزارش ہے کہ اب آپ بقر عید کے بعد متصلاً کسی دن متعین فرمادیں،اوراس کی اطلاع حکیم صاحب کواور بھائی عبدالحفیظ صاحب کواوراحقر کوفرمادیں،تاکہ اس دن احقر سورت حاضر ہوجائے۔ مدرسہ کی چھٹیاں ہوں گی۔لہٰذااب رات کی بھی کوئی قید نہیں۔جس وقت بھی آپ کوسہولت ہو،مطلع فرمادیں۔

دوسری گزارش ہے کہ محترم مولانا یوسف متالا صاحب کا ایک خط احقر کولندن سے وصول ہوا ہے،جس میں شروع شروع تو آپ کوخطاب کیا گیا ہے کہ آپ کا رجسٹری خط وصول ہوا، اور پھراس کا جواب آپ کوانہوں نے دیا ہے۔اخیر میں ایک تحریر احقر کے نام ہے۔احقر کا خیال ہے کہ آپ کو جوانہوں نے جواب دیا ہے، اس کی نقل احقر کے پاس انہوں نے بھیج دیا ہے۔اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کا جواب بھی احقر کے پتہ ہی پر روانہ کردیا ہو،تاکہ احقر خط پڑھ کرآپ کوروانہ کردے۔بہرحال وہ خط لفافے میں رکھ کرآپ کو بھیجنے کا ارادہ ہوا۔ پھرخیال ہوا کہ کہیں ضائع نہ ہوجائے۔لہٰذا وہ خط محترم حکیم صاحب کو بھجوارہاہوں۔انہی کے پاس وہ رہے گا۔

اگرآپ کومولانا یوسف صاحب کا خط نہ ملا ہو،توکسی دن بھی جب آپ کوسورت

۷۷۲

تشریف لانا ہو، تو حکیم صاحب سے خط مانگ کر ملاحظہ فرمالیں۔ حکیم صاحب اور حضرت مولانا اجمیری صاحب کو وہ خط ملاحظہ کے لئے بھیج دیا تھا، لیکن بھائی عبدالحفیظ صاحب چوں کہ بمبئ تشریف لے گئے، لہٰذا وہ ملاحظہ نہ کر سکے۔ آپ جب بھی سورت تشریف لائیں اس خط کو ملاحظہ فرمالیں۔ اس میں انہوں نے اس جھگڑے کے متعلق تجویز پیش کی ہے کہ ہم لوگوں کو کیا کرنا چاہئے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

احقر اسلام الحق کان اللہ لہ

....

بسم اللہ

مخدوم ومکرم ومحترم جناب الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب زید مجدکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے مزاج گرامی مع الخیر ہوں گے۔ بحمد اللہ بندہ بخیر ہے۔ میرے بارے میں جس دوا کے لئے آنجناب نے فرمایا تھا، اس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی معرفت بھیج دیں تو عین نوازش ہوگی۔ یاددہانی کے لئے آپ نے فرمایا تھا۔ اس لئے یہ عریضہ ارسال خدمت ہے۔

باقی الحمدللہ یہاں پر ہر طرح خیریت ہے، اگر جناب عمرہ کے لئے تشریف لے جائیں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ حاضرین مجلس کی خدمت میں سلام مسنون اور استدعاء دعوات۔

فقط والسلام

بندہ محمد خالد غفرلہ ۷/ذی الحجہ ۹۷ھ

....

لوساکا، بابو بھائی کے مکان سے

۷۸۶

بخدمت اقدس مولانا عبدالرحیم صاحب زید مجدہ

حامداً ومصلیاً۔ بعد سلام مسنون دعا ہے کہ آپ جلد از جلد مفتی صاحب کو لے کر

تشریف لے آویں۔ ویسے تشریف آوری تو زامبیا میں چل رہی ہے، باجو میں قریب میں بابو بھائی کے پیر صاحب (سسرا) صاحب بیٹھے ہیں۔ میں تو گجراتی ہی میں اپنی طرز کی بات کرتا ہوں۔ خیر۔ بابو بھائی کے بچے آج کل بیمار تھے۔ ہاں۔

حضرت شیخ مرشدی دامت برکاتہم کو لوساکا لانے کے لئے بذریعۂ فون مولانا تتلا صاحب کو دعوت دی ہے، اور اصل مسئلہ آپ پر موقوف رکھا ہے۔ امید ہے کہ آپ کے ٹیلیگرام کے مطابق ۱۰ر مئی کو تشریف لے آوٴ۔ حالات ٹھیک ہیں، صرف آپ حضرات کا انتظار ہے۔ دعا کی گزارش۔ اگر بکنگ نہ بھی ملے تو ہمت کر کے ایر پورٹ پر چلے جائیں گے، تو جگہ مل ہی جائے گی۔ آج کل بمبئ والے پیسے لینے کی وجہ سے شرارت کرتے ہیں۔ لہٰذا بکنگ کا مسئلہ اہم نہ رکھنا۔ ایرپورٹ پر جگہ مل ہی جاتی ہے، یہ یاد رکھیں۔

والسلام

ابراہیم سارودی

....

[از جناب الحاج بابو بھائی متالا، لوساکا]

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۱/۱/۱۹۸۰ء

از لوساکا

عزیز محترم بھائی مولانا عبد الرحیم صاحب، اہلیہ محترمہ، عزیزان عبد الحلیم، عبد الرشید، عائشہ، اللہ تعالی سب کو خوش وخرم رکھے۔

یہاں احقر بابو، فریدہ، شاہد، عارف، ادریس، زاہدہ، اور خالہ جان سب خیریت سے ہیں اور آپ سب کی خیریت کے طالب ہیں۔

آپ نے رشیدہ کے ساتھ خط بھیجا۔ عطر اور دوا پہنچ گئی۔ جزاکم اللہ۔

احمد بھائی نومنی، امیر صاحب، ساکڑیا، گورا موٹا، یعقوب دودھیا وغیرہ، ہم سب عشاء بعد اکٹھے ہوئے، مشورہ ہوا، یہ بتانے کے لئے کہ الحمدللہ، جگہ ہمیں مل گئی ہے۔

واجداور ساکڑیا کی رائے تھی کہ فینسنگ ضروری ہے، ورنہ عمارت میں کسی کے گھسنے کا خطرہ ہے۔ان شاءاللہ میں ابراہیم بھائی لمبات کے ساتھ دوبارہ جاؤں گا،اور فینسنگ کا کام ان شاءاللہ آگے بڑھے گا۔مکان کا آلٹریشن اور مرمت وغیرہ آپ کے مشورہ پر موقوف ہے، کہ یہ طے ہونا ضروری ہے کہ مکان والی جگہ کس استعمال میں لی جائے گی۔ گیرج، ویر ہاؤس والا مکان کس استعمال میں ہوگا۔اس کے مطابق پلان بنا کر کام کرنا ہوگا۔اس لئے یہ آپ کی موجودگی میں طے ہو،تو بہتر ہے۔

ہم ان شاءاللہ جانے کے ساتھ ہی فینسنگ کا کام شروع کرادیں گے۔ وائر یہاں سے بھیجیں گے، اورلکڑی اور کھونٹے وغیرہ وہاں سے مل جائیں گے۔ چیپاٹا میں سب بخیر ہیں،اورآپ کے خط کے منتظر ہیں۔گورا موٹا کوشکایت تھی کہ آپ کا کوئی خط نہیں ملا۔لال با خیریت سے ہیں، ان کا یہاں کے قیام کا ویزہ مل گیا ہے۔امیر صاحب، اسماعیل بھائی ساکڑیا، واجد، گوراموٹا، سب کی طرف سے سلام۔

یہاں پر جون بیگ مسجد کا کام چل رہا ہے۔ دو ہفتہ میں ان شاءاللہ ختم ہوگا۔ مڈیرو، مٹنڈیرے، جون ونگا، گاڑدنے کمپاؤنڈ کے تمام مدارس حسب معمول چل رہے ہیں۔ آج ہی ابراہیم بھائی مفتی صاحب کے ساتھ ان تمام مدارس کے معائنہ کے لئے گئے تھے۔ مولوی محمد بھی ساتھ ہو گئے تھے۔

آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ اہلیہ کی وجہ سے آپ کوسورت ٹھہرنا ہے، اور ۵/جنوری کوہسپتال میں داخل ہونا تھا، اللہ کرے ہر طرح سے آسانی ہو۔ہم سب یہاں دعا گو ہیں اور آپ کی طرف سے تفاصیل کے منتظر ہیں۔آج ۱۱/تاریخ ہے، دوتین دن میں آپ کا ٹیلیگرام ملنا چاہیئے، یہ فریدہ کی رائے ہے۔

آپ سے لجاجت کے ساتھ درخواست ہے کہ آپ مارچ میں اہلیہ اور بچوں کے ساتھ

مستقل تشریف لے آئیں، کہ جو مدرسہ کا پروگرام آپ نے شروع فرمایا ہے، اُسے پورا فرمائیں، تکمیل تک پہنچانا ہے۔ جو مجھ سے بن سکے گا، میں آپ کی اور مدرسہ کی خدمت ان شاء اللہ ہمیشہ کرتا رہوں گا۔ آپ کا آنا نہایت ضروری ہے، آپ کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکے گا، یہاں آپ کا قیام نہایت ضروری ہے۔ اس لئے آپ مارچ میں ضرور تشریف لے آئیں۔ ابّا جی آنے والے ہیں، ورنہ میں اور فریدہ آپ کو لینے کے لئے سفر کر کے پہنچ جاتے۔

ابّا جی بالکل صاف طبیعت اور خوش مزاج شخص ہیں۔ ہندوستان میں آپ سے ملاقات ہوگی۔ اور ابّا جی چار پانچ گھروں میں، جہاں انہیں مناسب معلوم ہوگا، وہاں ٹھہریں گے۔ میرا مکان لال سری دار اسماعیل وغیرہ کے مکانات حاضر ہیں۔ چھ سات ماہ تھوڑی تھوڑی مدت ہر ایک کے یہاں وہ گزاریں گے۔

ابا جی کے ساتھ عبدالحلیم کو بھیج دیجئے کہ یہاں اسکول مدرسہ ہم اسے داخل کر دیں گے۔ ابا جی ۱۱؍فروری یا اس سے پہلے شاید تشریف لائیں۔ جیسا ہی ان کا سفر کا پروگرام طے ہوگا، کہ آپ کو اطلاع کر دی جائے گی۔ زاہدہ نے ٹوٹی پھوٹی گجراتی میں عائشہ کو خط لکھا ہے۔

بیکری کے لئے نئے اوون کے خریدنے کی ضرورت ہوگی، ان شاء اللہ اس کا انتظام بھی اللہ کے فضل و کرم سے ہو جائے گا، آپ اس سلسلہ میں بالکل بےفکر رہیں۔

ابراہیم بھائی کو نئی سوسائٹی کی عمارت میں جگہ ملی ہے، جہاں پر وہ آئس کریم اور ٹیک اوے اور فوڈ شاپ کا ارادہ رکھتے ہیں۔

آپ بہرصورت یہاں منتقل ہونے کا پروگرام بنالیں، میرے لئے ممکن ہوتا تو میں آپ کو لینے کے لئے فریدہ کے ساتھ ضرور پہنچ جاتا۔ اہلیہ کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالی عافیت کے ساتھ فارغ فرمائیں۔ اور آپ کے فون کے منتظر ہیں۔

ہماری طرف سے اہلیہ، بچوں کو سلام مسنون اور دعوات۔

فقط والسلام

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۹۸۱/۳/۹

عزیز بھائی مولانا عبد الرحیم صاحب، اہلیہ، فرزندان عبد الحلیم، عبد الرشید، عبد الرؤوف، عائشہ، اللہ تعالی سب کو خوش وخرم رکھے۔

یہاں احقر، فریدہ، بچے سب خیریت سے ہیں۔ آپ کی خیریت کے طالب ہیں۔ آپ نے جی باجی کے ساتھ جو خط بھیجا تھا، وہ مل گیا۔ میں جلد جواب نہ دے سکا کہ جی باجی کی وجہ سے مصروفیت رہتی ہے۔ اور پرانی محمد والی جو دکان تھی، میں نے اس میں کام شروع کیا ہے، میں نے اس کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا ہے، اس لئے پورا دن دکان پر گزر جاتا ہے۔

ابراہیم بھائی کے ساتھ ہم چیپاٹا گئے، مشورہ ہوا، اس کے بعد پھر آپ پر خط لکھا تھا۔ گزشتہ کل ہی ہم لوگ وہاں سے واپس آئے۔ اور فینسنگ کے لئے وائر خرید لئے ہیں، اور بڑے مکان کے روف کے متعلق ابراہیم بھائی اور ضیاء الدین کی رائے ہے کہ الگ الگ حصوں میں اس کام کو تقسیم کیا جائے۔

سنیچر کی رات عشاء بعد مسجد میں احمد بھائی نعمانی، گورا موٹا، ابراہیم بھائی لمبات، ضیاء الدین، یعقوب بھائی، ہم سب ملے اور سب کی رائے یہ ہے کہ جگہ ہم نے حاصل کر لی، اب اُسے استعمال میں لے آنا چاہئے۔ سب کی رائے یہ ہے کہ آپ جلد تشریف لے آئیں۔ اور استاذ کے متعلق جو آپ نے فرمایا تھا تو ان کے کاغذات جلد ہمیں بھیج دیں، تا کہ ہم ان کے لئے پرمٹ حاصل کر لیں۔ آپ جتنا جلد تشریف لے آئیں گے، تو کام تیز ہوگا۔

آپ پر مدرسہ کا مدار ہے۔ اس لئے آپ براہ کرم جلد تشریف لے آئیں۔

اور مشورہ میں جو طے ہوا تھا، اسی کے مطابق میں آپ کو یہ تحریر کر رہا ہوں۔ امیر صاحب، گورا موٹا، ضیاء الدین، نعیم بھائی کی طرف سے آپ کو سلام۔ واجد، یونس کی طرف سے بھی سلام۔

آپ کے ٹکٹ کے متعلق فرما دیں تا کہ یہاں سے ٹکٹ بھیج دیا جائے۔

اسماعیل موٹا اور بابو خلیل الرحمٰن کا آپریشن ہوا ہے، دونوں کی طبیعت ٹھیک ہے۔ بوبات چچا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، انہیں ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ سب کی طرف سے سلام اور دعا کی درخواست۔ فریدہ، شاہد، عارف، ادریس، زاہدہ، خالہ جان، ہاجرہ، سلیم، زبیدہ، انیقہ سب بخیریت ہیں۔ سب کی طرف سے سلام اور دعاؤں کی گزارش۔

آپ کا خط ملتے ہی میں نے آپ کو خط لکھ دیا تھا، اب تک جواب نہیں جس کی وجہ سے فکر ہے۔

مشورہ میں یہ بھی طے ہوا تھا کہ فون سے آپ سے بات کر لی جائے، تو جس دن آپ سورت تشریف لانے والے ہوں، یہ معلوم ہو، تو ہم اسی دن آپ کو فون کر لیں گے۔ بصورت دیگر آپ ایک مختصر فون کر لیں، اس کے بعد ہم یہاں سے فون کر کے آپ سے تفصیلی بات کر لیں گے۔

یہاں سب بچوں کی طرف سے سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی گزارش۔ شاہد، عارف، ادریس، تینوں مدرسہ جانے لگے ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ علم دین سے مالا مال فرمائے۔ عارف نے اردو میں خط آپ کو لکھا ہے، اور شاہد نے بھی لکھا ہے۔ اخیر میں مکرر دعا کی درخواست۔ فقط والسلام۔

بابو متالا

....

[از حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن مرادآبادی]

۷۸۶

صدیق محترم ذوالمجد والکرم حضرت اقدس مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ متعنا اللہ والمسلمین بفیوضہ وکرمہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بفضلہٖ تعالیٰ، احقر محفوظ الرحمٰن بن حضرت مولانا عبدالجبار صاحب نوراللہ مرقدہ مع اہل

خانہ بخیر وعافیت رہ کر آنجناب اور جملہ اہل خانہ کی خیریت وعافیت کا طالب ہے۔ ایک مدتِ دراز کے بعد خط کے ذریعہ آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بیشک مجھ سے سستی اور غفلت کی وجہ سے خطا ہوئی ہے، مگر آپ کی شفقت کریمانہ سے امید ہے کہ معاف فرمائیں گے۔ احقر اس سے قبل بھی خط لکھ چکا ہے۔ امید ہے کہ ملا ہوگا۔ یہ دوسرا خط ہے۔

ضروری گزارش یہ ہے کہ احقر نے والد صاحب مرحوم کے انتقال کے بعد کئی مرتبہ حضرت شیخ مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو پیرو مرشد تھے ان کو اور والد صاحب مرحوم کو اور آپ کو خواب میں دیکھا ہے۔

الحمدللہ، والد صاحب مرحوم کی زندگی میں خدمت کا اچھا موقع اللہ نے دیا تھا۔ جب میں والد صاحب مرحوم کے ہمراہ حج کے لئے گیا، مدینہ طیبہ جب گئے، وہاں مدرسہ شرعیہ میں حضرت کے قریب ہی کمرہ ملا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت شیخ کے پاس والد صاحب کے ہمراہ جانا ہوا، اس وقت حضرت اور ایک مولانا اور تھے۔ تو اس وقت حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے والد صاحب نے میرے متعلق کہا کہ میرا لڑکا ہے، اس کے لئے دعا فرمادیں۔ حضرت نے کہا کہ ہاں، وہ تو مجھ سے بیعت ہوئے تھے۔ ارے! تم محنت کرتے ہو کہ نہیں؟ خوب ذکر کرو۔ اس کے بعد حضرت نے مجھ سے کہا کہ اب تم اپنے والد سے ہی اصلاحی تعلق رکھو۔ اور ابا مرحوم سے حضرت نے کہا کہ عبدالجبار، اس کی طرف زیادہ دھیان رکھو، آگے بڑھاؤ۔ بہرکیف، حضرت کے حکم کے مطابق برابر والد صاحب مرحوم سے فیض اٹھاتا رہا۔

ایک مرتبہ جب والد صاحب مرحوم علی گڈھ اسپتال میں ایکسیڈنٹ کی وجہ سے تھے، تب دو ماہ تک احقر ہی ساتھ میں رہا اور ایک بنگالی خادم تھے۔ والد صاحب نے کہا کہ محفوظ الرحمٰن، استنجاء، پیشاب، پائخانہ تم ہی کراؤ اور صفائی کرو۔ میں بدستور بلا تأمل کرتا رہا اور اس کو بہت ہی بڑی دولت سمجھتا رہا۔ ایک مرتبہ ابا مرحوم خوش ہو کر فرماتے ہیں تم سے بہت دل خوش ہے۔ ذرا اور پاس انفاس اور مراقبہ چستی سے کرتے رہو، ان شاء اللہ، تمہیں بہت بڑی

قیمتی جوہر دولت ملنے والی ہے، مگر اس کی قدر کرنا۔

انتقال سے کچھ قبل والد صاحب مرحوم نے بہت اہم اور عجیب چیزیں بتلائیں اور یوں فرمایا کہ اصلاح ایسے ہوتی ہے اور اس طرح کرنا چاہئے۔ اور یوں فرمایا کہ بہت بہترین دولت تمہیں میں دوں گا۔

احقر نے چند مریدین کے اصرار پر ایک مدرسہ وطن میں قائم کیا ہے، جس کا نام مدرسہ عربیہ رحمانیہ دارالقرآن بیادگار حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالجبار صاحب ہے۔ الحمدللہ، ۳ مدرّسوں سے افتتاح ہوا اور الحمدللہ فی الحال ۱۰۰ ر بچے زیر تعلیم ہیں۔ ظاہری باطنی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

پھر ابا مرحوم کا انتقال ہوگیا۔ میں نے بڑے بزرگوں کی خدمت میں جاکر جب تذکرہ کیا تو فرمانے لگے کہ ان کی تمنا خلافت دینے کی تھی، مگر وقت انتقال کا آگیا۔ اس کے بعد بعضے مرادآباد کے حضرات مصر ہوئے کہ ہمیں مرید بنا لیجئے، ہم بیعت ہونا چاہتے ہیں۔ میں انکار کرتا رہا، مگر والد صاحب کے خلفاء نے حکم دیا کہ نہیں، یہ لوگ بضد ہیں، تو کر لے۔ ہم اجازت دیتے ہیں۔ بہرکیف مجبور کرنے پر کچھ لوگوں کو احقر نے بیعت کرلیا۔

دریں اثناء مجھے بار بار خیال آتا رہا کیا کروں، اب تو والد صاحب مرحوم نہیں ہیں۔ بہت سے والد صاحب مرحوم کے خلفاء سے فیض اٹھانے کے لئے ارادے کئے، مگر بار بار متواتر کئی روز آپ کو خواب میں دیکھا۔ والد صاحب مرحوم نے خواب میں آپ کی طرف اشارہ فرمایا اس لئے یہ خط تحریر کررہا ہوں۔ والد صاحب کے بعضے مریدین اپنے احباب کو احقر کے پاس لاتے ہیں کہ بیعت کرلے۔ میں کیا کروں؟ ہاں اگر آپ کی طرف سے اجازت ہوجائے تو کام میں تقویت ہوجائے، اخلاص کے ساتھ کام کرنے کا موقع ہو۔

محتاج دعا

محفوظ الرحمٰن غفرلہ

અસસલામો ૧ ૭૮૬ તા.-૧૫-૨-૮૩
અલયકુમ વ.વ.

મોહતરમ મૌલાના અબદુર રહીમ ભાઈ તા.-૧૧-૨-૮૩ ને
વાર જુમ્માના ઝોહેર બાદ હું બેટના ઉપર બેસીને વજીફા
પઢતી હતી તમો તમામો કઈ ખ્યાલ હતો નતો ઝકરીયા
સાહબનો કઈ ખ્યાલ હતો અને એવો મુશાહેદો જોવામા
આવો કે હુઝુરે પાક સ.અ.વ. આવા અને મારી સામે ઉભા
રહી ગયા અને એમના પાછળ ઝકરીયા સાહબ અને ઝકરીયા
સાહબના પાછળ તમો એમ કરી ત્રણ જણા મારી સામે ઉભા
રહી ગયા ઝકરીયા સાહબ હુઝુર સ.અ.વ.ના એટલા નઝદીક
ઉભા રહયા હતા કે વચમા એક માણસનો અંતર હતો અને
તમો ઝકરીયા સાહબના એટલા નઝદીક હતા કે વચમા એક
માણસનો અંતર હતો

મૌલાના અબદુર રહીમ હુઝુર સ.અ.વ. અને ઝકરીયા સાહબના
સામે ઉભા રહયા હતા
મૌલાના અબદુર રહીમના જમણા હાથના ટહોંચા મા એક
ચેન ચાંદીના બોલ ખુબસુરત લટકાવેલા હતા તેના લંબાઈ
એક મીટર કે દોઢ મીટર જેટલી હતી
ને ચેનનો છેડો ઝકરીયા સાહબના દસ્ત મુબારક મા પકડેલો
હતો

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۱۹۸۳/۲/۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

محترم مولانا عبدالرحیم بھائی،

مؤرخہ ۸۳/۲/۱۱ اور جمعہ کا دن تھا۔ جمعہ کے بعد ظہر کے وقت میں بیڈ پر بیٹھ کر تسبیح پڑھ رہی تھی۔

نہ آپ کا کوئی خیال تھا، نہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی خیال تھا۔ میں نے یہ مشاہدہ کیا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت زکریا، اور حضرت زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے آپ، اس طرح تینوں میرے سامنے کھڑے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے نزدیک تھے کہ بیچ میں ایک آدمی کی جگہ تھی۔ اور آپ بھی حضرت شیخ محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ سے اتنے ہی نزدیک تھے کہ بیچ میں ایک شخص کی جگہ تھی۔

اور میں نے دیکھا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت شیخ الحدیث صاحب کے سامنے کھڑے ہوگئے۔ مولانا عبد الرحیم صاحب کے داہنے ہاتھ کے پہنچے پر ایک چاندی کی بہت خوبصورت چین آپ کے ہاتھ میں پہنائی گئی تھی، جس کی لمبائی ایک میٹر یا ڈیڑھ میٹر ہوگی۔ اُس کا سِرا حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک میں حضرت تھامے ہوئے تھے۔ اور اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے میری طرف نظر فرمائی۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ میرا

کتا نہیں، بلکہ میرا محبوب ہے، میرا چہیتا ہے۔اس کے بعد وہ چین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں انہوں نے پیش کی، اور اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ کی طرف نگاہ فرما کر مسکرائے اور فرمایا کہ بےفکر رہئے۔اس کے بعد تینوں حضرات تشریف لے گئے۔

بھائی! آپ بہت ہی خوش نصیب ہیں کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے جب تشریف لے گئے، اس کے بعد آپ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد فرما کر گئے ہیں۔سبحان اللہ! اللہ تبارک وتعالی آپ کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کیا جانا بہت مبارک ہو۔آمین یا رب العالمین۔

وبعدہ عبدالرحیم بھائی! میں میری طرف سے آپ کو ایک وصیت کرتی ہوں۔وہ یہ کہ آپ ہر مؤمن مسلمان کے ساتھ صفائی قلب کے ساتھ رہیں، چاہے کوئی آپ کا دل دُکھائے، لیکن آپ اس کی طرف سے اپنے دل میں کوئی بات نہ رکھیں۔بلکہ اس کے حق میں دعائے خیر آپ فرماتے رہیں۔یہ بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی گھٹڑی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

میری عمر اس وقت باسٹھ (۶۲) برس کی ہے، میں آپ کی خالہ یا آپ کی ماں کے برابر ہوں۔

دعا گو نا چیز بوڈھان والی خالہ

....

[از حضرت مولانا اسماعیل حافظ احمد صاحب راندیری رحمۃ اللہ علیہ، جامعہ حسینیہ، راندیر]

۱۵ جولائی ۱۹۸۳ء

عزیزم مولانا عبدالرحیم صاحب اور عزیزم مولانا یوسف صاحب زادمجدہما،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ کے فضل سے خیریت سے ہوں۔ امید ہے کہ آپ تمام بھی خیر و عافیت کے ساتھ ہوں گے۔ آج معلوم ہوا کہ آپ حضرات وطن تشریف لے آئے ہیں اور بہت جلد روانگی طے ہے۔ راندیر کب تشریف لائیں گے اس سے مطلع فرمائیں۔ آئندہ کل اتوار کو میں کھلوڑ جا رہا ہوں، اس کے بعد تو راندیر ہی میں ہوں۔

امید ہے کہ دعوت قبول فرما کر ضرور تشریف لائیں گے، باقی خیریت ہے۔

والسلام،

محتاج دعا

اسماعیل حافظ احمد غفرلہ

....

[از حضرت مولانا مفتی اکرام الحق صاحب، حال مقیم بلیک برن، برطانیہ]

۷رشوال المکرّم ۱۴۰۳ھ، دوشنبہ راندیر

۷۸۶

محترم المقام واجب الاحترام مولانا عبد الرحیم صاحب مدظلہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون و نیاز مندی، امید ہے کہ آپ مع اہل و عیال خیریت و عافیت سے ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ آپ نرولی تشریف لائے ہیں۔ زامبیا سے مولانا ریاض الحق صاحب کے خطوط ملتے رہے ہیں۔

آپ کی خدمت میں نیازمندانہ عرض ہے کہ ایک دن مع اہل و عیال راندیر تشریف لا کر ماحضر تناول فرمائیں۔ آپ اِس حقیر دعوت کو قبول فرمائیں گے تو آپ کا از حد کرم و احسان ہوگا۔ مولانا یوسف صاحب مدظلہ بھی ہمراہ تشریف لائیں۔ کس دن آپ تشریف لا رہے ہیں اس سے مطلع فرمادیں تو سہولت ہوگی۔ امید قوی ہے کہ جواب سے نوازیں گے۔

یہ دعوت احقر کی ہمشیرہ (اہلیہ مولانا ریاض) کی طرف سے پیشِ خدمت ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔

فقط والسلام مع الاحترام
بقلم اکرام الحق غفرلہ ولوالدیہ
بحکم ہمشیرہ صاحبہ

....

[از حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی، مہتمم جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا]

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم ۸۳/۸/۱۸ء
اکل کوا، ضلع دھولیہ
مہاراشٹر، الہند

محترم ومکرم ذوشرف والکرم حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم
السلام علیکم،

بعد آداب وتسلیم عرض اینکہ احقر حضرت والا کی دعا سے خیر وعافیت سے رہ کر حضرت والا کی خیریت کا طالب ہے۔ ضروری عرض اینکہ احقر حضرت والا کو ملنے اور اکل کوا کی دعوت کے لئے ۱۵/اگست کو آرہا تھا۔ ترکیسر حضرت مولانا ذوالفقار صاحب دامت برکاتہم سے معلوم ہوا کہ حضرت والا سفر میں ہیں۔ آج مولانا یونس صاحب سے معلوم ہوا کہ آپ ایک دوروز میں سفر سے واپس ہونے والے ہیں۔ حضرت والا سے اپنے وعدہ مطابق دعوت کے قبول کرنے کا مطالبہ کرتا ہوں۔ آپ جواب سے مطلع کریں، کس روز لینے کے لئے گاڑی لے کے آؤں۔ اور آپ کو اہل وعیال کے ساتھ آنے کی دعوت۔ آپ کی دعا سے جامعہ کا تعلیمی کام جاری ہے۔ ایک سو پچاس طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ چار درجۂ حفظ اور دو فارسی عربی اول اور دینیات۔ دس اساتذہ خدمت کرتے ہیں۔ تعمیری کام بھی الحمدللہ کافی ہوگیا۔

حضرت مولانا یونس صاحب کی ملاقات نہ ہونے کا افسوس ہے۔ آپ نے تو وعدہ ہی کیا ہے کہ میں ضرور آؤں گا۔ دعاء میں یاد فرمائیں۔

آپ اگر دو روز کا وقت نکال لیں تو اچھا ہوگا، ورنہ ایک دن تو ضرور قیام کریں۔ جامعہ کے اکثر اساتذہ حضرت مفتی محمود صاحب سے بیعت ہیں۔

آپ کا خادم

غلام محمد وستانوی

....

[از حضرت مولانا حکیم عبد القدوس صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مدینہ منورہ]

۷۸۶

مخدوم مکرم مولانا عبد الرحیم صاحب زید مجدکم،

بعد سلام مسنون، کچھ دن پہلے آپ کے وقتی پریشر بڑھ جانے کے متعلق آپ کے ساتھ عمرہ پر آنے والے ایک صاحب سے معلوم ہوا۔ ان کو حفاظتی تدابیر اور کچھ اصولی علاج بتایا تھا۔ بظاہر آپ اس طرح کی چیزوں سے زیادہ مطمئن نہیں ہوا کرتے۔

اس وقت میرے ذہن میں کوئی دوا آپ کے حال کے مطابق اپنے پاس موجود نہیں تھی۔ بعدہ یہ گولیاں تیار ہوسکیں۔ ان کا کام قلب اور حوالی قلب کی عروق کی غلیظ مادوں سے صفائی اور قلب کے دورانِ خون کو صحیح رکھنا اور قلب کو طاقت پہنچانا ہے۔ خدا کرے کہ آپ کے لئے خوب مفید ہوجائیں اور آئندہ آپ کو اس طرح کی شکایت نہ ہو۔

صرف گیارہ گولیاں ارسال کی ہیں۔ ایک ہفتہ ہر سات دن بعد ایک گولی کھانا ہے۔ دعائے خیر میں یاد رکھیں اور سابقہ ہدایات پر پوری طرح عمل کریں اور یہ بھی استعمال کر لیں۔ دعا میں یاد رکھیں۔

عبد القدوس

سفوف تقویۃ دماغ

ازحکیم عبدالقدوس صاحب

یہ نسخہ حکیم صاحب نے تقویۃ دماغ کے لئے دیا تھا۔ میں نے بنوا کر استعمال کیا تو عمر بھر سے سر درد کی تکلیف تھی، وہ کافور ہوگئی الحمدللہ۔ یوسف

۳۰ گرام سر پھوکہ، ۲۵ گرام اسطوفولاس، ۲۵ گرام کشتہ گل، ۲۰ گرام گاؤزبان، ۵۰ گرام گل نیلائی، ۲۰ گرام افنتن اولی، ۲۰ گل سرخ، ۲۰ جدوار خطائی، ۲۰ گرام عود صلیب، ۵۰ کشتند خشک، ۳۰ گرام دانہ کدو خشک، ۵ گرام مغز تربوز، ۲۰ گرام مغز کدو، ۱۰ گرام زرنباد، ۱۰ گرام تاکید، ۲۰ گرام ہلیلہ سیاہ، ۵ گرام افتیون، کوفتہ عنبہ نگہدارند۔۔۔ ماشہ صبح وشام۔

بلڈ پریشر جو پیٹ کے اثر سے ہو

کشنیر	زیرہ	پودینہ	الائچی	گل سرد
۲۵	۲۰	۳۰ گرام	۱۵	۲۰

سفوف ہاضم ازحکیم عبدالقدوس برائے طلبہ

زیرہ	خشک پودینہ	ہلیلہ سیاہ (ہڑدے سیاہ)
۳	۲ تولہ	۴ تولہ

مقدار: آدھا چمچ

تجویز کردہ حکیم صاحب برائے درد گردہ

جوارش زرعونی سادہ ۵ گرام تقریباً آدھی چمچی جا۔ صبح ناشتہ سے پہلے پاؤ۔ کھائیں۔

ھوالشافی

جدوار	جوز بوا	بسبانہ	تج قلمی	قرنفل	جند بیدستر	عنبراشہب
۵۰گرام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۶ گرام

زعفران
۶ گرام

بہت باریک پیس کر چھان کر ۲/۱ چمچی صبح اور رات کو دودھ سے کھائیں۔

لوز	۱۰۰ گرام		
حب الصنوبر	۱۰۰ گرام	سمسم ابیض	۱۰۰ گرام
عین الجمل	۱۰۰ گرام	فندق	۱۰۰ گرام
کاجو	۱۰۰ گرام	سکر	۳۵۰ گرام

بہت باریک پیس کر دو ٹیبل اسپون ایک گلاس دودھ میں ملا کر صبح اور رات کو پینا ہے۔

ہلیلہ سیاہ	مصطگی روض	روغن گاؤ سے چرب کرلیں	سبوس اسبغول
۱۰۰ گرام	۱۰ گرام	۱۰ گرام	۵ گرام

ہلیلہ کو کاٹ کر گائے کے گھی کے ساتھ ملالیں۔اور حصطگی کو ہلکے ہاتھ سے پیسیں اور سبوس اسبغول کو اپنے حال پر رکھیں، پیسنا نہیں ہے۔اس کے بعد سب چیزوں کو ملالیں،بس دوا تیار ہے۔ایک ماشہ دوا ایک پیالی گائے کا دودھ اور ایک چمچی اس میں ملا کر اس کے ساتھ سوتے وقت کھایا کریں۔

....

انجمن اصلاح الکلام

جامعہ حسینیہ

راندیر، سورت، گجرات

۱۹۸۶/۹/۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معالی القدر الشیخ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ العالی،

السلام اللہ علیکم ورحمتہ وبرکاتہ،

الحمدللّٰہ علی کل حال وبہ نستعین وبعد!

امید کہ مزاج عالی بعافیت ہوں گے۔ہمیں جب یہ اطلاع موصول ہوئی کہ آنجناب کی آمد زامبیا سے ہند ہوئی ہے۔تو ہماری مسرتوں کی انتہاء نہ رہی۔قلب وجگر کیوں نہ جھوم اٹھیں کہ ایک مدت سے جس مقدس ہستی کا اسم مبارک زبانوں پر اوراحوال کانوں پر جاری تھے،اب وہ موقع آگیا ہے کہ بنفس نفیس اس مقدس ہستی سے ملاقات کا شرف حاصل کریں اورنصائح وملفوظات گرامی سے محظوظ ہوں۔

آپ کی دینی وملّی کاوشوں اور روز وشب کی محنتوں کو ہم سلام نیاز وعقیدت پیش کرتے ہوئے آنجناب کی خدمت سامیہ میں درخواست واستدعاء پیش کرتے ہیں کہ آپ ہماری انجمن اصلاح الکلام میں قدم رنجہ فرمائیں اور ہمیں اپنی مفید وگرانقدر آراء عالیہ سے استفادہ کرنے کا موقع دے کر ہمیں اپنا ممنون ومشکور بنائیں۔

آپ سے توقع رکھتے ہیں کہ ہماری اس استدعا کو شرف قبولیت سے نوازا جائے گا۔

رفقاء اور ہم تمام اراکین انجمن کی جانب سے پرخلوص ہدیہ سلام پیش ہے۔

فقط والسلام

خلوص پیش

محمد اشفاق سورتی

بچوں کا گھر

آمود، ضلع بھروچ

گجرات

محترم المقام حضرت مولینا عبدالرحیم صاحب دامت برکاتہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ بعد التسلیم آنجناب کی حب الوطن کی طرف تشریف آوری کی اطلاع آج علی الصباح ہوئی۔ ہمارے لئے بہت بڑی خوشی کا موقع ہے، کیوں کہ ۹۲/۳/۸۸ بروز منگل کو ہمارے بچوں کے گھر آمود کا سالانہ اجلاس ہے، جس میں گجرات کے مشہور ومعروف شخصیت عارف باللہ حضرت مولینا محمد رضا صاحب اجمیری دامت برکاتہم اور لکھنؤ سے حضرت مولینا عبدالعلیم صاحب تشریف لانے والے ہیں۔

آپ محترم سے عاجزانہ التماس ہے کہ ایسے ہمارے خوشی کے موقع پر آنجناب تشریف لاویں، بڑی نوازش ہوگی۔ آپ کے رفیق محترم حضرت مولینا اسماعیل صاحب بدات مدظلہم العالی کو ہماری طرف سے دعوت پہنچائیں اور ضرور لے آویں۔ دعوات صالحہ میں یاد فرمائیں۔

فقط والسلام

احقر موسیٰ علی آچھودی غفرلہ

۹/۸/۱۴۰۸ھ

....

ترجمہ از گجراتی

مؤرخہ ۲۹/۳/۱۹۸۸ بروز منگل

مکرم محترم واجب الاحترام حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دام مجدہ

بعد سلام مسنون میں یہاں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت کا بارگاہ الٰہی سے طلبگار رہوں۔

مولانا یوسف صاحب اور آپ کی والدہ ماجدہ جس دن حرمین شریفین کے لئے روانہ ہوئے تو رات کو مجھ سے فرمایا کہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کو آپ خط لکھ دیں کہ نانی نرولی گاؤں میں پانی کی تکلیف کے سلسلہ میں آپ کا جو سفر ہوا ہے، آپ نے جو سفر کیا ہے، اللہ تعالی سفر کو با مقصد بنائے اور کامیاب بنائے۔

اور نہر کی شاخ تالاب میں لانے سے اگر تاپتی ندی میں کسی وقت سیلاب کی صورت حال ہے، تو اس سے ہمارے گاؤں کو بھی خطرہ ہوسکتا ہے۔اس لئے اگر نہر کی شاخ ٹاور کے نیچے کے علاقہ میں لائی جائے، تو شاید یہ خطرہ نہ رہے۔

یہ بھی فرمایا کہ اصل تو آپ حضرات کا فیصلہ ہے اور گاؤں والوں کا جو پروگرام ہے، یہ تو ایک رائے تھی جو میرے ذریعہ آپ کو پہنچانے کے لئے وہ فرما کر گئے۔

احقر کے لئے دعا فرماتے رہیں، اللہ تعالی مرضیات کی توفیق دے، نامرضیات سے حفاظت میں رکھے۔

فقط والسلام

ابراہیم بدات نرولوی

....

[از حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مدینہ منورہ]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بندہ ایک ماہ کے لئے ہندوستان گیا تھا۔ وہاں پر امریکہ، کناڈا، فرانس، جنوبی افریقہ اور مختلف ملکوں سے پرانے لوگوں کو مشورہ کے لئے بلایا گیا تھا۔ اس میں بندہ کی بھی شرکت ہوگئی۔ بندہ دو دن قبل واپس آیا ہے۔آج زامبیا کے کچھ نوجوان لندن سے عمرہ کے لئے

یہاں آئے ہیں۔ یہ خط ان کے ذریعہ سے آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔

الحمداللہ، پرانوں میں بہت اچھے مذاکرے اور مشورے ہوئے، اور کام کے بڑھانے کے طریقے بتائے گئے۔ سب سے زیادہ امریکہ والوں نے اس تقاضے کو اوڑھا۔ امریکہ کو پانچ حلقوں میں تقسیم کیا اور ہر مسجد سے جماعت نکالنے کا وعدہ کیا۔ اور ہر تین ماہ بعد جوڑ طے کیا۔

ملیشیا والوں نے بڑی ہمت کی اور ان کے قرب وجوار میں جزیرے اسٹریلیا تک اور شمال میں جاپان تک ہیں، ان میں کام کرنے کا وعدہ کیا۔ آج پاکستان کے اجتماع سے کچھ عرب دوست واپس آئے۔ انہوں نے بہت اچھے احوال سنائے۔ پانچ چھ لاکھ کا مجمع بتایا، اور سترہ ہزار اللہ کے راستے میں نکلے، اور ۴۶ جماعتیں ایک سال کے لئے نکلیں باہر ملکوں کے لئے۔

ہمارے سعودی عرب سے ساڑھے تین سو کے قریب عرب اجتماع میں شریک ہوئے اور اچھا جذبہ لے کر آئے۔ بعض علماء بھی گئے، اور وہ بھی بہت متأثر ہو کر آئے۔

دوستوں کو سلام

سعید احمد

....

[از قاری محمد ابراہیم جاڑا صاحب]

۷۸۶

۱۵/ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ — از محمد ابراہیم جاڑا، کفوئے

۱۹/جولائی ۱۹۸۹ء — پوسٹ بکس ۳۰۹

محترم المقام قبلہ مرشدی حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خیریت طرفین نیک مطلوب۔

سلام مسنون کے بعد حضرت والا کی خدمت میں اس خط کے ساتھ ایک ہزار کواچا بطور ہدیہ روانہ کیا ہے۔ گر قبول افتدز ہے عز وشرف۔ دعوات صالحہ میں یاد رکھیں۔

فی الحال مکان میں سکون ہے۔ دعا فرماتے رہیں کہ ہمیشہ سکون باقی رہے۔ فرزند ابراہیم کا خط بری دار العلوم سے ملا ہے۔ سلام عرض کیا ہے، قبول فرمائیں۔

ابراہیم نے مجھ سے مشورہ طلب کیا ہے کہ امسال فراغت کے بعد کینیڈا میں انگریزی تعلیم یافتہ علماء کی سخت ضرورت ہے، تو وہاں جانے کے لئے کیا رائے ہے؟ مولانا یوسف صاحب مدظلہ نے بھی وہاں کے لئے اثبات میں مشورہ دیا ہے۔ اب حضرت والا سے بھی مشورہ چاہتا ہوں۔ امید قوی ہے کہ مشورہ دے کر ممنون گردانیں۔ جواب کا انتظار کروں گا۔ حضرت والا کے مشورہ کے بعد ابراہیم کو جواب لکھوں گا، لہٰذا حضرت والا ضرور مشورہ دیں۔ والدہ صاحبہ کی خدمت میں سلام عرض ہو۔

فقط والسلام
ناچیز محتاج دعا
محمد جاڑا غفرلہ

....

[از حضرت مولانا مفتی عبدالعزیز صاحب رائے پوری]

۷۸۶

مخدومی حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب متالا مد فیوضہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج شریف!

امید کہ آپ مع اہل وعیال اور دار العلوم کے احباب کے ساتھ بہمہ وجوہ بخیر ہوں گے۔ آپ کے علم میں ہوگا کہ بندہ ایک سال سے زائد ہوئے صاحب فراش ہے۔ اٹھنا

بیٹھنا بھی بلا مدد کے مشکل ہو رہا ہے۔ آپ کے میرے اور میرے ادارہ پر احسانات ہیں۔ اگر آپ کو میری ذات سے کچھ تکلیف ہو تو معاف فرماویں، اور دعاء صحت کے لئے خود اور دار العلوم کے طلبہ اور اساتذہ سے دعاؤں کا اہتمام فرماویں۔

اللہ رب العزت خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین۔

والسلام

أملاہ احقر عبد العزیز رائے پوری

بقلم کبیر الدین فاران مظاہری

31-05-91

....

۷۸۶

گرامی قدر محترم المقام مخدومنا المکرّم مولانا صاحب زید مجدکم وعمت فیوضکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ اس سے قبل عریضہ سہارنپور کے پتہ پر ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ نیز بولٹن سے آمدہ لفافہ بھی ماہ مبارک میں یا ماہِ مبارک کے بعد تشریف آوری ہوئی ہوگی۔ اقارب واحباب سے ملاقاتیں ہوگئی ہوں گی۔ مبارک۔

الحمدللہ! بعد ماہِ مبارک کے شوال سے مدرسہ کھل گیا اور اسباق بھی ۹ شوال سے شروع ہو گئے۔ اس وقت طلبہ عزیز ۳۹ کی تعداد میں ہیں، جن میں ۷ درجۂ حفظ کے ہیں۔ اسحاق، عبداللہ، شفیع، ادریس، آدم کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ انور بھائی بہن کی شادی کے بعد ۸ اگست کو ان شاء اللہ پہونچے گا۔ لیکن صادق اور یعقوب آپ زاد مجدہم کی رفاقت میں ہوں گے۔ کوئی اطلاع ہمیں نہیں کہ وہ کہاں ہیں؟ نیا کوئی بچہ داخلہ کے لئے نہیں آیا ہے۔

۲۳/۲۴ جولائی کے جوڑ میں محترم بابو بھائی، ابراہیم بھائی اور ذکی بھائی معہد

میں تشریف لاکر بعد میں ٹاؤن پہونچے تھے۔ ذکی بھائی کو جنہوں نے بورہول کی رقم عنایت فرمائی ہے۔سب جگہ دکھائی۔ بہت خوش ہوئے۔

محترم مولانا ندیم صاحب پاکستان والے، محترم مولانا عبد اللہ صاحب کاپودروی، محترم مولانا موسیٰ صاحب وغیرہم حضرات معہد کی ملاقات کے لئے اتوار کو ۱۰ بجے تشریف لائے تھے۔ بہت متأثر ہوئے۔ **اللّٰھمّ لک الحمد کله.** محترم ابراہیم بھائی نے چائے ناشتہ کی فکر اوڑھ کر ہمیں بہت ہی راحت بخشی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ فی احسن الجزاء۔

ابھی تک تعمیری کام شروع نہیں ہوا ہے۔اور نہ آپ محترم زاد مجدکم کے مکان کا روف بدلا گیا۔ نہ تو سعید والے کمرہ کے درمیان میں پارٹشن بنا۔کوئی بعید نہیں کہ آپ کی تشریف آوری کے بعد شروع ہو۔ بندہ کے بچے ان شاء اللہ ۳ر اگست بدھ کو پہونچیں گے۔ بخیر رسی کے لئے دعا کی درخواست۔

اگر موقع ہو تو بھروچ محترم مولانا عبدالصمد صاحب زید مجدہم سے ملاقات کر کے ڈرافٹ کے متعلق معلوم کریں۔ کتنی دفعہ دارالعلوم میں تو مل گیا ہے۔خدا کرے بھروچ میں بھی مل گیا ہو۔اس کی رقم پہنچانے کی ہے۔امید ہے کہ سارہ بہن نیز عبدالحلیم، عبدالرشید، عائشہ، عبدالرؤف سلمہم اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہوں گے۔

مولانا ریاض الحق صاحب دعا و سلام کر رہے ہیں۔معاً دعا کی درخواست۔خالہ زاد حافظ اسماعیل صاحب سے سلام۔باقی بخیر۔

بندہ محتاج دعا

احمد آچھودی عفی عنہ

۱۷ر شوال جمعرات ۲۰ھ

....

[ازمولانا محمد زکریا پٹیل صاحب، ٹورنٹو]

باسمہ تعالیٰ

بلّغ سلامی روضة فيه النبیّ المحترم صلی اللّٰہ علیه وسلم

من جانب احقر محمد زکریا عفی عنہ

محترم ومکرم پیارے ابا جان دامت برکاتہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون، زینب سلمہا، محمد سلمہ، عائشہ سلمہا اور احقر سب خیریت وعافیت سے ہیں۔ دعا وامید ہے کہ آپ سب خیریت وعافیت سے ہوں گے۔

الحمد اللہ، رمضان المبارک اچھی طرح گزر رہی ہے۔ آپ کے لئے اور امی جان کے لئے ان شاء اللہ ایک قرآن کریم ایصال ثواب کروں گا۔

باقی عبد الرؤف بھائی، عبد الحلیم، امی سب کو خاص سلام ودعاؤں کی درخواست۔ یہاں بھی سب بہت یاد کر رہے ہیں اور سلام ودعاؤں کی درخواست۔ ہم سب کی طرف سے صلوۃ وسلام۔

رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

15/DEC/2000

جمعہ

دعاؤں کا سخت محتاج

احقر محمد زکریا عفی عنہ

....

[از بھائی بلال احمد منیار صاحب، سورت]

از بلال احمد، سورت　　　　　　۸ر فروری، سنیچر

محترمی جناب مولوی عبد الرحیم صاحب زید مجدکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

آپ گھر تشریف لائے تھے۔ ملاقات نہ ہوسکی جس کا مجھے قلق ہے۔ ابھی حاجی یعقوب صاحب سے بات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ مع اہلیہ صاحبہ کے کل اتوار کو گجرات ایکسپریس سے بمبئی تشریف لے جاویں گے۔ آپ کے میزبان عبدالرحمٰن بھائی بمبئی اسٹیشن پر موجود رہیں گے۔ آپ کی ٹکٹ ان شاء اللہ پیر کے دن مل جائے گی۔ ہوائی جہاز پیر کا دن گزر کے رات کو دو بجے ہے۔ ان شاء اللہ کل سورت میں ملاقات ہوگی۔

طالب دعا

بلال احمد عفی عنہ

....

[از مولانا محمد طاہر صاحب قاسمی]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

12/6/2004

محسن ملت، غمگسار امت، نمونۂ اسلاف جناب حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب دامت برکاتہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خدا کرے حضرت والا کے مزاج سامی بہ خیریت ہوں۔

باعثِ تحریر ایں کہ مدرسہ احیاء العلوم صدیقیہ پٹلوکر، ضلع سہارنپور، یوپی کی طرف سے زامبیا حاضر ہوئے تھے۔ یہاں کے کچھ اصحاب خیر حضرات کو مدعو بھی کرنا تھا۔ انہوں نے ان شاء اللہ جانے کا وعدہ کیا ہے۔

ہمارا یہ ادارہ اب سے دس سال قبل عارف باللہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر سرپرستی قائم ہوا تھا۔ حضرت کی حیات مبارکہ تک حضرت

کی سرپرستی میں اپنی ارتقائے تعلیمی وتربیتی کی منازل طے کرتا رہا۔اب بعد وفات حضرت مولانا سید مکرم حسین صاحب سہارنپوری خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی گلشن اسلام کی آبیاری کر رہا ہے۔

الحمد اللہ شعبۂ تعلیمات میں تحفیظ القرآن الکریم مع تجوید بہ طرز ہر دوئی اور عربی تا ثانویہ رابعہ اور ضروری عصری تعلیم کا بھی بندوبست ہے۔علاقہ میں چونکہ وسائل کی کمی ہے جس کی وجہ سے ضروری تعمیرات وغیرہ کی بھی انجام دہی نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے بھی آنا ہوا تھا۔خواہش تھی کہ حضرت والا سے شرف ملاقات حاصل ہواور ہم دعاؤں کی درخواست کریں۔تھوڑا سا تصنیف وتالیف کا بھی سلسلہ ہے۔سردست ہدایۃ النحو کی شرح مولانا عبدالرشید صاحب کی خدمت میں پیش کی ہے۔مقبولیت کے لئے دعاء کی درخواست ہے۔اور مدرسہ کی ہر نوع کی ترقی کے لئے بھی حضرت والا سے درخواست دعا ہے۔

والسلام

محمد طاہر قاسمی

(مہتمم مدرسہ ہذا)

....

۷ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ مولوی ہاشم، از کاوی

مطابق ۱۲؍۱۱ کتوبر ۲۰۰۵ء

محترم المقام عالی جناب عزیز القدر عزیزی ومحترم مولانا عبدالرحیم متالا صاحب دامت برکاتہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون عرض گزارش ہے کہ احقر خیریت سے رہ کر آپ حضرات کی خیریت کا طالب ہے۔خداوند عالم آپ کو دارین کی نعمتوں سے نوازیں اور آپ کو طول العمر بخشے۔آمین۔

چونکہ آپ کی یاد تو کسی نہ کسی وقت آتی ہی رہتی ہے، علاوہ ازیں جب اپنے وقت کے کوئی رفقاء بھی ملتے ہیں یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ اس وقت یہ آپ کے روبرو مولانا غلام آ رہے ہیں۔ ان سے پوچھا کہ مولانا عبدالرحیم کے پاس بھی جانا ہوگا۔ یقیناً جانا ہوگا۔ تو پھر یہ محبت نامہ لکھنے بیٹھ گیا ہوں کہ کچھ سطریں عزیزم پر لکھ دوں۔ ساتھ بطور ہدیہ کے کاوی کا مشہور حلوہ بھی ارسال ہے، قبول فرماویں۔ یہ اگرچہ معمولی ہدیہ ہے، لیکن پراز محبت دل کی طرف سے ہے۔

یہ ماہِ مبارک شروع ہوکراب ایام کٹتے جاتے ہیں۔ خاص میرے لئے دعا فرماویں کہ خدا مجھے اس کے خزانہ سے شفاء بخشے، کیوں کہ طبیعت ناساز رہتی ہے۔ بی، پی وغیرہ سے پریشان ہوں۔ علاج بھی جاری ہے۔ صرف آپ تو اس مبارک ماہ میں میرے لئے صرف دعا ہی فرمادیں کہ خدا شفاء بخشے۔ آمین۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر انڈیا جس وقت بھی آپ تشریف لاویں، ہمارے گھر پر ضرور مع اپنی فیملی کے تشریف لے آویں، اور مجھے اس وقت مطلع بھی کریں۔

بس فقط والسلام

ہاشم مولوی آدم مالجی

بمقام ڈاکخانہ کاوی، تحصیل جمبوسر، ضلع، بھروچ (گجرات)، بڑی مسجد کے قریب۔

....

[ازحضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب الہ آبادی مدظلہ]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دارالمعارف الاسلامیۃ

الہ آباد، (یوپی) الہند

۴؍جمادی الاولی ۱۴۲۸ھ

محبی المکرّم زید مجدکم وفیضکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مکرم مولانا محمد حنیف صاحب شیخ الحدیث معہد الرشید الاسلامیۃ سے آں جناب کی خیریت معلوم کر کے بے حد مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آں جناب کو بایں فیوض وبرکات تا دیر سلامت رکھے اور قبول فرمائے۔ آمین۔

یہ حقیر اپنی چند تصانیف ارسال خدمت کر رہا ہے۔ امید ہے کہ قبول فرمائیں گے، اور دعائے خیر وقبولیت سے نوازیں گے۔ متعدد مدارس ومکاتب قائم کر رکھے ہیں۔ ان کی بقا وترقی اور عند اللہ قبولیت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد قمر الزماں الٰہ آبادی

۲۲؍مئی ۲۰۰۷ھ

....

جامعہ اسلامیہ بیت العلوم

یمنا نگر، ہریانہ، انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵؍جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ ۳۰ مئی ۲۰۰۹ء

محترم المقام جناب حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب متالا حفظہ اللہ تعالیٰ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آں جناب کی والدہ محترمہ کے سانحۂ ارتحال کی خبر سن کر شدید رنج وغم ہوا۔ ان کے ابدی نیند سو جانے سے اہل خاندان کے درمیان جو خلا پیدا ہو گیا، اس کا پُر ہونا ناممکن ہے۔ ان کی وفات ہمارے لئے ایک عظیم سانحہ ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے روز اول سے ہی **کل نفس ذآئقة الموت** کا ایسا اصول بنا دیا ہے جس سے کسی کو راہِ فرار نہیں۔ موت ہم سب کا انجام ہے۔

الـمـوت كـأس كـل نـاس شـاربهـا

الـقبـر بـاب كـل نـاس داخـلهـا

موت ایسا پیالہ ہے کہ ہر انسان اس کا پینے والا ہے۔قبر ایسا دروازہ ہے کہ ہر انسان اس میں داخل ہوکر رہے گا۔نہایت ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو کہ پہلے سے اس کی تیاری رکھتے ہیں۔موصوفہ بھی انہیں میں سے ایک تھیں۔

جامعہ بیت العلوم اور اس کی شاخوں میں موصوفہ کو قرآن خوانی وکلمۂ استغفار کے ذریعہ ایصال ثواب کیا گیا۔جامعہ ام المؤمنین خدیجۃ للبنات میں عالمہ کی تعلیم پانے والی لڑکیوں کے ذریعہ سے بھی ایصال ثواب کرایا گیا۔ان شاء اللہ آئندہ بھی ایصال ثواب کا سلسلہ جاری رہے گا۔

دعا ہے کہ باری تعالیٰ موصوفہ کی قبر کو نور سے منور فرمائے، اور درجات کو بلند فرما کر کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے، اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے،اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین۔

غمگسار آپ کا مخلص

محمد

مہتمم جامعہ اسلامیہ بیت العلوم

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی ومکرمی جناب مولانا عبدالرحیم متالا صاحب دامت برکاتہم العالیۃ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد سلام مسنون،عرض ہے کہ یہ خبر سن کر ہم انتہائی محزون اور مغموم ہیں کہ آں جناب کی والدہ محترمہ اس دار فانی سے اُس دار بقاء کی طرف کوچ فرما گئیں،انا للّٰہ و انا الیه راجعون۔

رنج وغم اور دکھ درد کے اس غمگین موقع پر ہم اور ہمارا ادارہ آپ کے غم میں برابر شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں اور جنت الفردوس عطا فرمائیں۔ آمین، ثم آمین۔

موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے کہ اس سے کسی کو انکار نہیں اور نہ ہی موت سے کسی کو مفر ہے۔ اس لئے ہم اس تعزیتی پیغام کو سنت پر عمل کرتے ہوئے رشد وہدایت کے پیغام بر، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ پر ختم کر رہے ہیں، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لخت جگر حضرت ابراہیم کے انتقال پُر ملال کے موقع پر ادا فرمائے تھے۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم (عند فراقه): إن العین تدمع وإن القلب یحزن وإنا بفراقک لمحزونون یا ابراهیم ولانقول إلاما یرضی ربنا (بخاری)

آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور تمام لواحقین کو ’’صبر جمیل‘‘ اور بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

فقط

(دعا گو) یوسف بن ابراہیم

جامعہ اسلامیہ، لوساکا، زامبیا

....

حبیب الرحمن الخیرآبادی

المفتی بالجامعة الاسلامیة دار العلوم دیوبند (الهند)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

3/8/2009

مخدوم ومحترم گرامی مرتبت حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب متالا دامت برکاتہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔اہل خانہ اور متعلقین بھی بخیریت ہوں گے۔مولانا شمیم صاحب کے ذریعہ معلوم ہوا کہ سابقہ سفوف ومرہم کی آپ کو مزید ضرورت ہے۔دونوں چیزیں بھیج رہا ہوں۔سفوف ایک چمچہ رات کو سوتے وقت گرم دودھ کے ساتھ کھائیں۔سفوف دودھ میں گھول دیں اور پھر دودھ پی جائیں،اور مرہم کی گھٹنوں پر مالش کریں۔

میں بھی بحمد اللہ خیریت سے ہوں۔الحمد اللہ ''المسک الشذی بشرح جامع الترمذی'' کی تصحیح چوتھی مرتبہ مکمل ہونے والی ہے۔طباعت کا کام ان شاء اللہ شوال میں شروع کریں گے۔بھائی محمد عمر صاحب سے ملاقات ہوتو بشرط یاد وسہولت سلام مسنون فرمادیں۔

فقط والسلام

حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ

مفتی دارالعلوم،دیوبند

۱۱رشعبان ۱۴۳۰ھ

....

[ازمولانا محمد سالم صاحب قاسمی]

حضرت اقدس سیدی ومطاعی ومخدومی المحترم حفظکم اللہ ورعاکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خدمت اقدس میں عرض یہ ہے کہ یہ ناکارہ پورے اہتمام کے ساتھ حضرت والا کے بتائے ہوئے اوراد پر بلاناغہ کاربند ہے۔

۱۲رتسبیح کے ساتھ ''اللہ'' کا ذکر یومیہ ۲۲۵۰ مرتبہ کا ہے۔الحزب الاعظم کی روزانہ ایک منزل،مناجات مقبول حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک منزل،حزب البحر اور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رسالت میں عربی منظوم، اول آخر میں سات سات مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھنے کا روزانہ معمول ہے۔

حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل سوسو مرتبہ کے ساتھ ساتھ ہر فرض نماز کے بعد بھی سوسو مرتبہ اس کا ورد پابندی کے ساتھ رکھتا ہوں۔ ہر پنج گانہ نماز کے بعد ۳ر مرتبہ سورۂ فاتحہ ،۳ر مرتبہ آیۃ الکرسی ،۳ر مرتبہ سورۂ فلق ،۳ر مرتبہ سورۂ الناس کا بھی معمول ہے۔

ذکر شروع کرنے سے پہلے سلسلۂ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ کے اکابر نیز حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے لئے بطور خاص ۱۳ر مرتبہ، اول میں ۱۱ر مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد ایصال ثواب کا اہتمام ہے۔ نیز اس ترتیب سے ہر فرض نماز کے بعد بھی یہ عمل رہتا ہے۔

فجر کی نماز اور مغرب کی نماز کے بعد کی خاص دعائیں بھی پڑھنے کا معمول ہے۔ دن، رات میں اگر موقع مل جاتا ہے، تو استغفار اور درود شریف کی تسبیح بھی پڑھتا ہوں۔ بعد نماز عشاء سورۂ ملک اور بعد نماز فجر یٰسین شریف کی تلاوت کا پورا اہتمام رہتا ہے۔

حضرت والا سے درخواست ہے کہ مذکورہ بالا معمولات میں کچھ اضافہ فرمادیں۔

مرشدی ومولائی، طبیعت میں یکسوئی اور خلوت میں رہنے کا رجحان رہتا ہے۔ لوگوں سے اختلاط سے طبیعت گھبراتی ہے۔ اپنے گناہوں کے استحضار کے ساتھ اپنے خاتمہ پر بہت متفکر رہتا ہوں۔ حضرت اقدس سے حسن خاتمہ کی دعا کی گزارش ہے۔

حضرت، شیطانی وساوس سے بہت طبیعت میں اضمحلال رہتا ہے۔ بہت مرتبہ عزم مصمم اور گناہوں سے توبہ کے باوجود اس پر استقلال اور دوام باقی نہیں رہ پاتا، جس کی وجہ سے بہت زیادہ فکر رہتی ہے۔ جب کہ رزق حلال کی اپنے اور بچوں کے لئے پوری کوشش کرتا ہوں، لیکن شیطانی مکائد ووساوس بہت پریشان کرتے ہیں۔

حضرت والا سے بڑی ملتجیانہ گذارش ہے کہ اس کے لئے کوئی خاص علاج تجویز

فرمادیں۔ بڑی نوازش اور عنایت ہوگی۔ والسلام۔

آپ کا کفش بردار
محمد سالم مرادآباد
یکم جمادی الثانیہ ۱۴۳۱ھ

....

[از مولانا حکیم حفظ الرحمٰن صاحب صدیقی]

۷۸۶

17 MAY 2010

حضرت مولانا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون! الحمد اللہ یہاں پر سب خیریت سے ہیں۔
اللہ رب العزت سے امید کرتا ہوں کہ آپ سب بہ خیر ہوں گے۔
آپ کے فرمان کے مطابق یہ دوائیں بھیج رہا ہوں۔ خدا کرے خیر سے مل جائے۔
آپ نے ایک ہفتہ کے بعد فون کے لئے فرمایا تھا۔ کافی عرصہ ہوگیا فون نہیں مل سکا۔ الحمد اللہ دونوں کے پاسپورٹ آگئے ہیں۔ فقط والسلام۔

دعاؤں کا محتاج
حکیم حفظ الرحمٰن صدیقی

....

باسمہ تعالیٰ

۱۲؍رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

قدوۃ العارفین، زبدۃ الکاملین، غمخوار ملت جناب حضرت والا دامت برکاتہم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

وبعد! حضرت والا، طبیعت تو بہت چاہتی ہے کہ آنجناب کی خدمت کی بابرکت مجلس

میں کچھ وقت گزاروں جس سے تطہیر قلب حاصل ہو، اور دوائے دل بھی نصیب ہو۔ جو بھی تھوڑا سا وقت یہاں گزرتا ہے اس کی برکت سے کافی سکونِ دل محسوس ہوتا ہے۔ لیکن مدرسہ اور گھر کے متنوع مشاغل ومسائل کی وجہ سے قیام طویل کا موقع نہیں مل پاتا۔

نیز امسال ۷/اگست کو عمرہ کا سفر ہے، اور اس سے قبل دوتین یوم بمبئی میں کام ہے، جس کی وجہ سے خدمت اقدس میں زیادہ وقت نہیں گزار پارہا ہوں۔ ان شاء اللہ آئندہ سال زندگی بہ خیر رہی، ایسی ترتیب سے آنے کا عزم ہے جس سے عشرۂ اخیرہ میں کچھ وقت گزار کر اکتسابِ فیض کا موقع نصیب ہوجائے۔ اس کے لئے دعا کی بھی درخواست ہے۔

(۲) مدرسہ کا بورنگ بھی فیل ہوگیا ہے، جو تقریبا ۵۰/۰۰۰ روپے کی لاگت سے کامیاب ہوسکے گا۔ اس کے لئے بھی اپنے پاس کوئی بندوبست نہیں ہے۔ اس پر بھی حضرت والا کی نظر ہوجائے تو ہم ضعفاء وکمزوروں پر احسان عظیم ہوگا۔

ان شکستہ سطور سے شان اقدس میں کوئی گستاخی ہوئی تو پیشگی عفو کا خواستگار ہوں۔

نوٹ:۔ ایک درسگاہ مع برآمدہ پر انجینیئر کے مجوزہ کے مطابق ۲۷۰۰۰ روپے کا خرچ آئے گا۔ والسلام۔

محمد طاہر قاسمی

خادم مدرسہ احیاء العلوم صدیقیہ

پٹلوکر، سہارنپور، یوپی

....

[ازفرازقریشی]

باسمہ تعالیٰ

۱۲؍رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

بعد سلام مسنون!

جسم سے دور، دل سے قریب حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب۔

معذرت خواہ ہوں کہ کافی عرصہ کے بعد آپ کو یاد فرمایا۔ امید کرتا ہوں کہ اس رمضان المبارک کے مہینہ میں اس ناچیز کی گستاخی کو معاف فرمائیں گے۔

یہ ناچیز آپ کو بھولا نہیں۔ آپ ہمیشہ میرے دل و دماغ پر چھائے رہتے ہیں۔ آپ کی یاد کو میں لفظوں سے بیان نہیں کرسکتا۔ میں ہمیشہ آپ کے لئے دعا گو رہتا ہوں۔ میں اپنے لئے بھی امید کرتا ہوں کہ آپ بھی کبھی کبھی اس ناچیز کو اپنی دعاؤں میں شامل کرتے ہوں گے۔

شرمندہ ہوں کہ بہت دنوں سے آپ کو یاد نہیں کیا، معافی کا خواستگار ہوں۔ مجھے بہت افسوس اور غم ہے کہ اس جماعت کے ساتھ شامل نہیں ہوسکا اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل نہ ہوسکا۔ آپ سے ملنے کے لئے دل بہت بے چین ہے۔ دعا کریں کہ جلد سے جلد آپ سے ملاقات ہو۔ میری دعا اور نیت ہے کہ اللہ مجھے آپ کے ساتھ عمرہ کرنے کا شرف حاصل ہو۔ اللہ میری اس دعا کو قبول فرمائے۔ آمین۔

اللہ کے فضل وکرم سے گھر والے اور میری بیوی خیریت وعافیت سے ہیں۔ ابّو کی طبیعت کچھ دنوں سے ناساز ہے۔ بہت کمزور ہوگئے ہیں۔ کمزوری کی وجہ سے چلنے پھرنے اور عام ضرورت کے لئے مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ والدین کے لئے آپ کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ میری طرف سے سارہ خالہ اور سب گھر والوں کو سلام۔

آپ کی دعاؤں اور توجہ کا خواستگار فراز قریشی

میرے خسر، میرے مرشد، میرے ابّا جان رحمۃ اللہ علیہ

(از مولانا زکریا، ٹورنٹو، کینیڈا)

اگر ہمیں کوئی پوچھے ابا جان رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق اور زندگی کیسی تھی تو ہم کہیں گے کہ **خلقه أخلاق شيخه** .

صوفی اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ''حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور اتباع سنت'' نامی کتاب میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ خلقہ اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

امی جان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا **كان خلقه القرآن** ۔

اس انحطاط کے زمانہ میں ابا جان رحمۃ اللہ علیہ سراپا عامل بالسنۃ و کتاب اللہ تھے۔

کینیڈا کے آخری سفر میں تقریباً دو تین سال پہلے ہمارے گھر پر ابا جان رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں کالے موزے تھے جو کسی نے ہدیہ کئے تھے۔فرمانے لگے کہ میں نے کبھی کالے جوتے اور موزے نہیں پہنے، لیکن مجھے خف (موزے) پہننے کی ضرورت ہے۔احقر اپنی حماقت سے بول پڑا کہ ابّا روایت میں کالے خف کا ذکر ہے۔فوراً ابا جان نے وہ کالے چمڑے کے موزے پہن لئے۔

کھاتے وقت اگر (دائیں ہاتھ کے مشغول ہونے کی وجہ سے) بائیں ہاتھ سے کھانا نکالتے ہوئے دیکھ لیتے، تو فوراً یاد دلاتے کہ دائیں ہاتھ کو بھی ملا دو۔

ہمہ وقت باوضوء رہنے کی سنت پر عمل کا اہتمام

ابا جان رحمۃ اللہ علیہ کا وضوء علی الوضوء پر ہمیشہ عمل رہا۔ صوفی اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ التسبیح والی روایت کے اس حصہ پر عمل کہ ''ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھنا''، جب سے یہ پڑھا تھا تو میں دل میں دعا کیا کرتا تھا کہ کاش ایسے شخص کو دیکھنا مقدر ہو جائے جس کا اس پر عمل ہو، تو حضرت شیخ نور اللہ مرقدہٗ کے خدام میں سے بھی ایسے لوگ ہیں جن کا اس پر عمل ہے۔

تو الحمد للہ ابّا جان رحمۃ اللہ علیہ کا اس پر عمل تھا (دادی اماں علیہا الرحمۃ کی طرح) کہ ہر روز مغرب کے بعد صلوٰۃ التسبیح پڑھتے۔

شریعت اور فقہ کی باریک جزئیات پر بھی نظر رہتی

ایک مرتبہ ایک ہفتہ بھر کے لئے ہم سفر پر Cottage گئے، تقریباً ۳ رگھنٹہ کا فاصلہ ٹورنٹو سے تھا، تو جمعہ کی نماز کے لئے جگہ تلاش کروائی، تو جمعہ کے دن ایک دوسرے شہر تقریباً ۴۰ رمنٹ کی دوری پر ہونڈا گاڑی کے ایک ڈیلر کے ہاں ہم نے جمعہ کی نماز ادا کی۔ نماز کے بعد جب ہم نکل رہے تھے تو فرمایا مولوی زکریا! پتہ نہیں یہاں اذن عام ہے کہ نہیں، یہ بھی جمعہ کی شرائط میں سے ہے، میں نے عرض کیا بظاہر اذنِ عام ہے کہ کوئی بھی آ سکتا ہے۔

ایک مرتبہ ایک دوست نے نئی گاڑی خریدی تو چاہا کہ ابّا جان رحمۃ اللہ علیہ برکت کے لئے گاڑی میں سوار ہو جائیں۔ جب ہم گاڑی میں بیٹھ گئے تو ابّا نے پہلے پوچھا کہ یہ حلال طریقہ سے خریدی؟ جب اثبات میں جواب ملا تو دعائیں دینے لگے، پھر فرمایا کہ اگر

حرام طریقہ سے خریدی ہوتی اور میں دعا دیتا تو یہ کفر تک پہنچا دیتا! سبحان اللہ ہر وقت شریعت پر نظر رہتی تھی۔

خیر کم من تعلّم القرآن و علمہ پر اخیر تک عمل رہا

بخاری شریف کے درس کے ساتھ ایک دو طالب علم ہمیشہ ابّا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حفظ بھی کرتے تھے۔ کینیڈا کے آخری سفر (تقریباً تین سال قبل) میں اس پر افسوس کا اظہار فرمایا، تو احقر ہر روز فجر کے بعد ابّا رحمۃ اللہ علیہ کو ربع جزء، پاؤ پارہ قرآن سناتا اور اخیری پارہ کی سورتوں کی تجوید کی مشق بھی کی۔

شعائر اسلام کی انتہائی درجہ کی عظمت و ادب کا لحاظ

۱: اگر اذان کے وقت کوئی ملاقات کرتا تو ناگواری کا اثر چہرے پر ہم محسوس کرتے۔

۲: معہد الرشید کے اخیری ختم بخاری شریف کے جلسہ میں پورے درس میں جو دو گھنٹہ سے زائد تھا دوزانو بیٹھے رہے۔

ہمیشہ احتیاط والے پہلو پر عمل فرماتے۔ زندگی کے اخیری رمضان میں جب احقر تراویح پڑھا رہا تھا تو چوبیسویں پارے کے تیسرے رکوع میں **فاکون من المحسنین** کے بجائے **من الخاسرین** پڑھ دیا۔ نماز میں لقمہ کے ذریعہ درست کر دیا، نماز کے بعد سہارنپور سے تشریف لائے ہوئے شیخ الحدیث مفتی کوثر علی صاحب نے ابّا جان رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ بات کی۔ ابا جان نے فرمایا دیکھو یہ مفتی صاحب کیا فرما رہے ہیں، واپس دو رکعت نماز دہروائی۔

کینیڈا کے ایک مسجد میں بھی اسی طرح کا واقعہ فرض نماز میں ہوا کہ امام صاحب نے معنیٰ بدل جانے والی قرأت میں غلطی کی، تو ان امام صاحب کو نماز کے بعد مسئلہ پوچھا کیا واپس

نماز نہیں پڑھانا چاہئے؟ بعد میں تنہائی میں خاموشی سے ابّا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نماز دہرالی۔

بعد میں وہ نوجوان امام صاحب مجھے ملے اور مسئلہ پوچھا، تو میں نے بتایا کہ ابا جان رحمۃ اللہ علیہ ہر چیز میں اپنے شیخ کی اتباع کرتے ہیں اور حضرت شیخ نوراللہ مرقدہٗ کے مفتی حضرت فقیہ الامت مفتی محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے، تو وہاں سہارنپور میں رمضان المبارک میں تراویح میں اگر اسی طرح کے معنیٰ بدلنے کی غلطی ہوتی تو نماز دہراتے، تو فرض نماز میں اور زیادہ احتیاط کی ضرورت تھی۔

ابھی یہ لکھتے ہوئے ایک چیز یاد آگئی کہ اگر صرف رمضان بولتے تو ابّا تنبیہ فرماتے کہ رمضان المبارک۔ مدینہ اور مکہ کے بارے میں بھی اسی طرح مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ اور بخاری شریف وغیرہ فرما کر بولنے کا ادب سکھاتے۔

اگر کوئی ابّا رحمۃ اللہ علیہ کے مدینہ منورہ کے قیام میں فون کرتا یا خط لکھتا اور صلوٰۃ وسلام کی درخواست نہ کرتا، تو فوراً اس پر تنبیہ فرماتے۔

ایک اور چیز یاد آگئی، ایک مرتبہ فرمایا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے اور مولانا عبدالحفیظ صاحب دامت برکاتہم سے یہ بات خاص طور سے فرمائی کہ ''میرے انتقال کے بعد بھی میری کتابیں چھاپتے رہنا اور ہوسکے تو ایام حج مدینہ منورہ گزارنا''۔

اوپر مفتی کوثر علی صاحب دامت برکاتہم کا تذکرہ ہوا، تو رمضان المبارک کے بعد جب وہ واپس سہارنپور جارہے تھے تو دل سے روتے ہوئے فرمایا کہ ابّا جان رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے پوچھا کہ 'کیا فرض حج ہوگیا' جب جواب نفی میں ملا، تو ابّا جان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا 'اس سال حج کا ارادہ کرلو سارے اخراجات میرے ذمہ ہیں'۔

ابّا جان رحمۃ اللہ علیہ کے سخاوت کے واقعات تو لاتعد ولاتحصیٰ ہیں، عاشوراء کے دن بہت اہتمام سے سب کو عیدی ملتی۔

کینیڈا گھر کے فون پر اب تک ابّا جان رحمۃ اللہ علیہ کا عاشوراء کے دن کا میسج

Message ریکارڈ ہے۔

ابھی ظہر سے پہلے بھائی مولوی عبد الرشید میری گھڑی دیکھ رہے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ابّا جان رحمۃ اللہ علیہ کبھی اپنے ہاتھ پر گھڑی نہیں پہنتے تھے، کیوں؟ پھر میں نے کہا کہ غالبًا محبت نامہ جلد اول میں دو گھڑیوں کے گم ہو جانے کا واقعہ ہے۔ حضرت شیخ نوراللہ مرقدہٗ نے ایک خط میں لکھا ''مجھے تیرے ہاتھ پر یہ کنگن بالکل ہی پسند نہیں'' یا ایسا ہی کچھ جملہ ہے، اس لئے ابّا جان رحمۃ اللہ علیہ کبھی گھڑی ہاتھ میں نہیں پہنتے، البتہ کبھی جیب میں رکھتے تھے۔ سبحان اللہ کیا فناء فی الشیخ تھے۔

ابّا جان رحمۃ اللہ علیہ ٹیک لگا کر نہ کھانے کا اتنا خیال فرماتے کہ جب کبھی کرسی یا صوفہ پر بیٹھے ہوئے ہوتے، یا کسی کے یہاں مہمان ہوتے تو جب گلاس یا کھانے کی کوئی چیز پیش کی جاتی تو ابا جان رحمۃ اللہ علیہ سیدھے بیٹھ جاتے کہ ٹیک نہ ہو۔

مہمان کی مشایعت کی سنت کا اتباع فرماتے

کینیڈا کا موسم ٹھنڈا رہتا ہے پھر بھی بہت اہتمام فرماتے، مہمان کہتے بھی حضرت آپ تکلیف نہ فرمائیں، پھر بھی آپ کار تک تشریف لے جاتے۔

اس پر ایک واقعہ یاد آیا جو ابا جان رحمۃ اللہ علیہ سے سنا۔ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں شیخ علوی مالکی حضرت شیخ نوراللہ مرقدہٗ کو ملنے کے لئے آئے۔ جب واپس جا رہے تھے تو حضرت شیخ نوراللہ مرقدہٗ نے ہم خدام کو مشایعت کے لئے شیخ علوی مالکی کے ساتھ بھیجا۔ شیخ علوی فرمانے لگے ''مجھے تم خدام پر بڑا رشک آتا ہے کہ تم واللہ اس زمانہ کے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کر رہے ہو، یہ میرا دعویٰ ہے اور میرے پاس اس کی دلیل بھی ہے۔ دیکھو، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ میں کس قدر توافق پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو مدینہ منورہ سے عشق تھا، اسی طرح کا حضرت شیخ نوراللہ

مرقدہٗ کو مدینہ منورہ سے عشق ہے۔

دوسرے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک کا شغل اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عشق حضرت شیخ کو بھی حاصل ہے۔

تیسرے ہمارے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی موطا ساری دنیا میں بہترین ترین کتاب شمار ہوتی ہے اور اس وقت دنیا میں موطا کی سب سے بہترین شرح اور کتب حدیث کی شروح میں سب سے بہترین حضرت شیخ کی شرح اوجز المسالک الی موطا امام مالک ہے۔

اور چوتھی چیز ان شاء اللہ پوری ہو کر رہے گی کہ جیسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جنت البقیع میں مدفون ہیں، تو حضرت شیخ بھی بقیع میں مدفون ہوں گے۔

جب یہ واقعہ میں نے مفتی حسین کمانی کو سنایا تو انہوں نے پانچویں چیز بھی اپنی طرف سے بتلائی کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جس طرح اپنے شیخ واستاذ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنت البقیع میں ہیں، حضرت شیخ نور اللہ مرقدہٗ بھی اپنے شیخ واستاذ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری نور اللہ مرقدہٗ کے ساتھ جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔

....

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وفات سے تقریباً پانچ ایام پہلے بعد نماز ظہر ۲:۳۰ ڈھائی بجے حضرت کے خادمِ خاص مولانا الیاس ملاوی بندہ کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا کہ قاری محمد ضمیر، حضرت آپ کو مسجد میں بلا رہے ہیں۔ بندہ اور خادم صاحب مسجد میں حضرت والا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔

حضرت سے دعا وسلام کے بعد حضرت والا نے فرمایا قاری صاحب، ہر مہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ انجمن معہد الرشید الاسلامی کے اوقات میں آخر کے بیس منٹ پریکٹیکل نماز سکھائیں تاکہ ہمارے طلبہ صحیح نماز پڑھنے والے بن جائیں۔ ہاتھ کہاں تک اُٹھائیں، کیسے اُٹھائیں، کہاں باندھیں، کیسے باندھیں، رکوع کس طرح کریں، رکوع میں پیٹھ کس طرح

رہنی چاہئے، دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو کس طرح پکڑیں، سجدہ کی حالت میں دونوں ہاتھ کس طرح رکھیں وغیرہ، اور ساتھ میں مفسداتِ صلوٰۃ بھی بتادینا۔

اس کے بعد حضرت والا نے بندہ کے گھر والوں کی خیریت معلوم کی، اور بندہ نے یوم عاشوراء کو حضرت کے لئے کچھ ہدیہ بھیجا تھا تو حضرت والا جزاک اللہ فی الدارین کہہ کر دعائیں دے رہے تھے۔ اس کے بعد حضرت والا کو خادم صاحب مولانا الیاس صاحب ملاوی نے گھر پہنچایا۔

وفات سے تین دن قبل حضرت والا نے مشکوٰۃ شریف کا افتتاح فرمایا۔ بریک کے بعد بندہ کا جلالین ثانی کا گھنٹہ تھا، بندہ طلبہ کو درس دے رہا تھا۔ حضرت والا نے دورہ حدیث کے ایک طالب علم کو بندہ کے پاس بھیجا، اس نے کہا حضرت والا مشکوٰۃ کی جماعت کو بلا رہے ہیں، اور یہ بدھ کا دن تھا۔ مشکوٰۃ شریف کا افتتاح ہوگیا، اس گھنٹہ کے آخر میں حضرت نے فرمایا ابھی گھنٹہ متعین نہیں ہوا ہے، میں جب بلاؤں تب آنا۔ دوسرے دن طلبہ بغیر بلائے حضرت کی درس گاہ میں چلے گئے، حضرت نے ان سے فرمایا یہ میرا گھنٹہ نہیں ہے، پھر آپ نے درس دیا۔

سینچر کے دن بریک کے بعد بندہ جلالین کا درس دے رہا تھا، تقریباً بیس منٹ کے بعد حضرت والا نے دورہ کے ایک طالب علم کو بھیجا، اس نے مجھ سے کہا کہ مشکوٰۃ کے طلبہ کو حضرت والا بلا رہے ہیں۔ طلبہ گئے، حضرت والا نے درس دیا **انما العمال بالنیات** والی حدیث کا۔ آخری کلام جو حضرت نے فرمایا **فمن کانت ھجرته الی اللّٰہ ورسوله فھجرته الی اللّٰہ ورسوله۔**

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ زکریا قدس سرہٗ کے اجل خلفاء میں سے تھے۔ آپ حضرت شیخ کے کاتب الخطوط اور صاحبِ سر تھے، اور آپ عارف باللہ زندہ ولی تھے، تقویٰ طہارت کے امام تھے۔

ہمیشہ باجماعت نماز ادا کرنے والے تھے، بندہ کی ۱۴ سالہ معہد کی زندگی میں کبھی بھی

ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ حضرت کی کوئی رکعت فوت ہوئی ہو۔ ہمیشہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ نمازوں کا اہتمام کرتے تھے، تندرستی اور بیماری، ہر حالت میں نماز تکبیر اولیٰ اور جماعت سے ادا کرنے کا اہتمام فرماتے تھے۔

انتہائی شفیق اور رحیم تھے، اپنوں اور غیروں سب کا بڑا ہی خیال رکھنے والے تھے، کبھی بھی غیر ضروری باتیں کرتے نہیں دیکھا گیا، اور کبھی بھی حضرت کو کھِل کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

ہر کسی سے ضرورت کے موقع پر ہی بات کرتے یا کوئی کام مقصود ہوتا، ورنہ مہینوں گزر جاتے۔ اگر ضرورت محسوس نہیں ہوئی، بات نہیں کرتے تھے۔

ہر روز نماز فجر سے پہلے ذکر کی مجلس کا اہتمام کراتے تھے اور نماز فجر کے بعد اشراق تک تلاوتِ قرآن کریم میں مشغول رہتے، اشراق کے بعد گھر تشریف لے جاتے۔

نماز ظہر کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ روزانہ تلاوت قرآن کا معمول تھا، پھر گھر تشریف لے جاتے۔

نمازِ عصر کے بعد روزانہ آدھا گھنٹہ تلاوتِ قرآن کریم اور ختم خواجگاں کا معمول تھا۔

نمازِ مغرب کے بعد روزانہ بلا ناغہ اوابین اور صلوٰۃ التسبیح اور ذکر کا معمول تھا، تمام طلبہ اور اساتذہ کے ساتھ انتہائی مشفقانہ اور رحم دلی کا معاملہ فرماتے تھے۔

ایک خاص بات حضرت والا اپنے خاص اماموں کے علاوہ کسی اور کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے، مسجد میں اگر کوئی امام نہ ہوتا یا کسی وجہ سے تاخیر سے پہنچتا تو حضرت والا خود ہی امام بن جاتے۔

کپڑوں کی پاکی اور ناپاکی کا بہت ہی اہتمام کرتے اور دوسروں سے بھی اہتمام کراتے تھے، خاص طور پر امام حضرات کو تاکیداً اچھی طرح سے کپڑے دھلوانے کا اہتمام کرواتے تھے، حضرت والا احتیاطاً اس طرح کرتے اور کرواتے تھے۔

حضرت والا نمازوں میں سستی اور کاہلی کو بالکل برداشت نہیں کرتے تھے۔ ہر سال عمرہ کے لئے حرمین شریفین کا سفر فرماتے تھے،اور بہت سارے مدارس کے بانی ومؤسس اور سرپرست رہے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بیری کے درخت پر بیٹھا ہوا شہد بہت پسند تھا۔ایک مرتبہ بندہ حضرت والا کے لئے بیری کے درخت پر بیٹھا ہوا شہد لے آیا تو حضرت کو بہت پسند آیا، پھر حضرت والا نے دوسری مرتبہ وتیسری مرتبہ اسی شہد کو دوبارہ لانے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی۔

بندہ معہد الرشید الاسلامی میں حضرت والا کا پڑوسی رہا اور بلا مبالغہ بندہ کو دس سال حضرت والا کی ظہر اور عصر کی نماز امامت کرانے کا موقع نصیب ہوا، اپنی اولاد سے بھی زیادہ ہم سب کا خیال رکھتے تھے،طلبہ کا بھی اور اساتذہ کا بھی۔

بندہ نے دورہ حدیث کے طلبہ سے معلوم کیا تو طلبہ نے بتایا کہ بخاری شریف کا آخری باب جو حضرت والا نے پڑھایا، وہ کتاب الجنائز تھا،جس باب کی آخری دو حدیثیں رہ گئی تھیں وہ حضرت اقدس مولانا یوسف صاحب متالا مدظلہ العالی نے پڑھائیں۔

کتاب الجنائز میں آخر میں جو باب رہ گیا تھا وہ صرف دو احادیث پر مشتمل ہے اس کا نام ہے ''باب شرور الموتیٰ'' جو حضرت والا نہیں پڑھا سکے۔

میرے ناقص خیال میں حضرت والا کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہو گیا تھا کہ میں اس دار فانی سے رخصت ہونے والا ہوں، اشارہ فرما گئے مگر ہم غافل لوگ سمجھ نہ پائے۔

....

پوتے محمد کا نام بے وضو نہ لیتے

عزیزم مولوی محمد زکریا سلمہ نے حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے عادات اور اوصاف تحریر فرمائے،اسے پڑھ کر حضرت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور عجیب عادت

کا گھر کی خادمہ امامہ سے ہمیں معلوم ہوئی۔ کہتی ہیں کہ جب عبدالرؤف کے یہاں بیٹا آیا، میں حضرت کو دیکھتی تھی کہ فرماتے ’’اس کو ذرا ادھر لاؤ، دیکھو وہ کیا کر رہا ہے؟‘‘ تو وہ، وہ اور یہ۔ کہتی ہیں کہ کبھی کبھار فرماتے کہ محمد کو دیکھو ذرا۔ پھر جب وہ بولنے چلنے لگا، کہتی ہیں کہ میں بھی برابر نوٹ کرتی رہی کہ یہ بہت کم نام لیتے ہیں۔ وہ اور یہ۔ کہتے ہیں کہ وہ ادھر چلا گیا ، دیکھو اس کو۔ کہتی ہیں کہ پھر میں نے ایک دفعہ پوچھا کہ حضرت! اور بچوں کا تو سب کا آپ نام لے کر ان کو بلاتے ہیں کہ بھئی ،تو ادھر آ، اور اس کے متعلق میں ہمیشہ دیکھتی ہوں کہ وہ اور یہ، اور تو ادھر آ۔ فرمایا کہ کہنا نہیں کسی کو۔ اس وقت میرا وضو نہیں ہوتا۔

ادب کا صلہ

بارگاہ محمدی کے ادب کا یہ عمل، نہ جسمانی کوئی محنت مانگتا ہے نہ دماغی۔ اس عبادت میں کسی طرح کی جسم کو کوئی مشقت نہیں ہوتی۔ نہ دماغ تھکتا ہے نہ جسم تھکتا ہے۔ نہ روزہ رکھنا ہے نہ بھوکے رہنا ہے۔ صرف ایک تصور کو ٹھیک کرنا ہے۔ صرف ایک تصور کو ٹھیک کرنے سے اور باادب بننے سے انہیں کیا صلہ ملا، کہ ادھر جس بستر میں، جس کمرے میں ان کا جس وقت وصال ہو رہا تھا اسی وقت وہیں کے ایک طالب علم ایوب اوگرادار جو آج کل سہارنپور میں پڑھ رہے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں تھا کہ وہ بیمار ہیں۔ وہ اپنے گھر پر پڑے سو رہے ہیں تو وہ خواب میں اسی وقت دیکھ رہے ہیں۔

دیکھا کہ اسی کمرے میں اسی بستر پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بھائی جان کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ مجھے بھی دیکھا کہ میں بھی بیٹھا ہوں۔ یہ عمل کتنا مقبول ہوا۔ کتنا پسند آیا کہ وہ ہمارا نام بھی بے وضو نہیں لیتے۔ اپنے پوتے کو بھی، اوہ! اس کو لاؤ ذرا، اس کو۔ خادمہ پوچھتی ہے کہ سب کو آپ نام سے پکارتے ہیں اس کو کیوں نہیں؟ تو کہا کہ کسی کو کہنا نہیں۔ چپکے سے کہتے ہیں کہ اس وقت میرا وضو نہیں ہوتا۔ وضو ہوتا ہے تو نام لے کر محمد

کہتا ہوں۔

اتنا ادب ہو اللہ اکبر! جس طرح بھائی جان سوچتے تھے کہ اوہو! محمد نام لینے کے لئے بھی پاکی ضروری ہے ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسا احترام اور قدر دانی ہمیں بھی نصیب فرمائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں باادب رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

زیرِ تعمیر مسجد کا ادب

ادب پر مجھے یاد آیا کہ آج مجھے اسماعیل بھائی آرکیٹکٹ نے فون کیا کہ آپ کا بیان میں نے سنا، کہ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ محمد نام بغیر وضو نہیں لیتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں سوچ رہا ہوں کہ ہمارے یہاں بھی کتنے سارے اس طرح کے واقعات پیش آئے مگر ہم نے اس نظر سے ان کو دیکھا نہیں اور سوچا نہیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں بھائی جان۔

فرماتے ہیں کہ وہاں لوسا کا میں مسجد تعمیر ہو رہی تھی ۔ابھی اس کی تعمیر کی ابتداء ہے، کچھ تھوڑا سا بنیادی کام ہوا ہے اور بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ مہمانوں کو لے کر پہنچے۔ دار العلوم دیوبند کے مہتمم صاحب حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب اور حضرت مولانا ارشد مدنی صاحب دام مجدہم کو لے کر پہنچے، سینکڑوں کا قافلہ ساتھ ہے، جہاں مسجد ابھی تجویز ہے اور بننا شروع ہوئی ہے وہاں ان مہمانوں کو لے کر جاتے ہیں۔

اسماعیل بھائی کہتے ہیں کہ میں وہاں دیکھتا رہا کہ سارا مجمع یہاں ہے اور دعا بھی شروع ہوگئی اور بھائی جان نظر نہیں آرہے ہیں۔ پھر دعا کے بعد جب مجمع چھٹنے لگا تو میں نے دیکھا کہ وہ مجمع میں سے نکل رہے ہیں اور ننگے پیر ہیں، مسجد کا تعمیری کام چل رہا ہے اور ابھی بنیادی تھوڑا سا کام ہوا ہے، وہاں مسجد کا تصور کب ہوسکتا ہے کہ یہ مسجد ہے۔ مسجد تو فقہاء فرماتے ہیں کہ جب پہلی نماز پڑھی جائے گی ،اس کے بعد پھر وہ مسجد بنے گی۔ ابھی تو وہ ایک عام جگہ کی طرح ہے مسئلہ کے اعتبار سے بھی۔

فرماتے ہیں کہ میں یہ دیکھ کر حیران ہوگیا کہ پتہ نہیں کہاں جا کر کس طرح انہوں نے وضو کیا ہوگا کون سے پانی سے۔اور دور کیچڑ کی جگہ اپنے جوتے نکالے اور ننگے پیر کیچڑ میں اس جگہ چل رہے ہیں کہ یہ خدا کا گھر ہے، مسجد ہے۔تو خدا کے گھر کا جو مسئلہ کے اعتبار سے ابھی بنا نہیں، اس کا اتنا ادب کہ چپل جوتے کے ساتھ وہاں میں کیوں جاؤں۔اور محمد نام سے پوتے کو کبھی بلا وضوء پکارا نہیں۔اس کا صلہ کیا پایا میں نے عرض کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔خود تشریف لے گئے استقبال کے لئے اور فرمایا چلو۔ انہی الفاظ کے ساتھ کہ چلو۔فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک پکڑا اور فرمایا چلو، یہ آپ کی جگہ نہیں، چلو۔اس ادب کے نتیجہ میں کیا کیا پایا۔

....

بھائی جان کو لے جانے کے لئے حضرت شیخ قدس سرہ کی کار پہنچ گئی

بھائی جان کے وصال سے ایک رات قبل میں نے خواب دیکھا جسے بلا مبالغہ اب تک پچاسوں مجالس میں بیان کیا ہوگا۔ کہ حضرت شیخ قدس سرہ کا کسی جگہ کا سفر ہے اور حضرت کے ساتھ سفر میں جانے کے لئے میں تیار ہونے کے لئے اور سامان سفر کی تیاری کے لئے گیا۔ جب تیار ہو کر واپس آیا تو پتہ چلا کہ حضرت شیخ قدس سرہ کار میں تشریف لے جا چکے ہیں۔ یہ معلوم ہو کر بہت ہی حسرت اور رنج وغم اور اپنی محرومی پر افسوس ہوتا رہا، اور اسی میں میری آنکھ کھلی۔

بیدار ہو کر استنجاء سے فارغ ہو کر پھر میں سویا، تو پھر خواب میں اُسی حضرت کی کار کو میں تلاش کر رہا ہوں۔ اس دوران تلاش کرتے ہوئے میں نانی نرولی، جامع مسجد کے قریب کھڑا ہوں اور کسی سے پوچھ رہا ہوں کہ حضرت شیخ قدس سرہ کار میں کہاں تشریف لے گئے؟ اور حضرت کی کار کہاں ہوگی؟

مسجد کے سامنے دو تین مکان چھوڑ کر ایک مکان کی طرف کسی نے اشارہ کر کے بتایا کہ حضرت کی کار اس مکان کے سامنے کھڑی ہے اور حضرت اس مکان میں چائے ناشتہ فرما رہے ہیں۔

میں جب اس مکان کے قریب پہنچا، تو مکان کے سامنے کار کھڑی ہوئی تھی، اور ڈرائیور کی سیٹ اس کار کی الٹے ہاتھ پر تھی، اور پیسنجر کے بیٹھنے کی سیٹ داہنی طرف تھی، تو اس سیٹ پر حضرت پیر صاحب مولانا محمد طلحہ صاحب تشریف فرما تھے۔ اتنے میں میں دیکھتا ہوں کہ پیر صاحب نیچے اتر گئے، اور پیر صاحب کی جگہ بھائی جان سیٹ پر بیٹھ گئے، اور کار روانہ ہوگئی۔

کار کی روانگی کے ساتھ ہی پھر رنج والم کا پہاڑ مجھ پر ٹوٹ پڑا کہ میں حضرت کے ساتھ نہیں جا سکا اور کار چلی گئی۔

اب اس مرتبہ جب آنکھ کھلی پریشانی کے ساتھ، تو اس کے بعد پھر دو ڈھائی گھنٹہ تک پریشانی میں نیند نہیں آرہی تھی۔ اخیر شب میں چند منٹ کے لئے آنکھ جھپکی، تھوڑی دیر کے لئے آنکھ لگی، تو دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ قدس سرہ کے ساتھ کسی اسٹیج نما، بہت ہی بلند جگہ پر ہوں اور حضرت کو جس طرح زندگی میں حضرت کے سینہ پر کوئی چیز، تولیہ وغیرہ ڈال کر کھلاتے تھے، اس طرح میں حضرت کے منہ میں لقمہ دے رہا ہوں۔

اس خواب کے بعد، اٹھنے کے بعد تھوڑی سی تسلی ہوئی کہ حضرت کی زیارت ہوگئی۔ مگر اگلی رات کی صبح ہی بھائی جان کا وصال ہوا، تب پتہ چلا کہ حضرت شیخ قدس سرہ تو بھائی جان کو لینے کے لئے تشریف لائے تھے۔

....

مولانا عبد الرشید صاحب کا بیان ہے کہ ساڑھے تین بجے کے بعد جب میں سبق سے نکلا تو دیکھا کہ عبد الرؤوف اور ڈاکٹر ہے۔ معلوم ہوا کہ چھوٹی مسجد میں ابّا حسب معمول تلاوت میں مشغول تھے کہ مولوی ابوالحسن دفتر سے کوئی پرچہ لے کر پہنچے۔ اور پڑھ کر فرمایا وہیل چیئر لاؤ۔

ڈاکٹر کو ساری تفصیل بتانے پر ڈاکٹر نے بلڈ پریشر، ہارٹ بیٹ اور ٹیمپریچر چیک کیا، لیکن سب نارمل تھا۔

ابّا نے فرمایا کہ عصر کا وقت قریب ہے، وضو کرلو، نماز پڑھ لیتے ہیں۔ با جماعت اپنے کمرہ ہی میں نماز ادا فرمائی، بندہ، عبدالرؤوف اور یوسف ساتھ تھے۔ اور بعد نماز ابّا بستر پر لیٹ گئے۔

اس کے بعد طبیعت کے متعلق پھر پوچھا گیا تو فرمایا کہ الحمد للہ ٹھیک ہے، البتہ وسط سینہ میں ہلکا سا درد محسوس ہورہا ہے۔ ڈاکٹر کو دوبارہ بلانے کے متعلق پوچھا تو انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مغرب کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ پھر ابّا کو گرمی محسوس ہونے لگی۔ ایر کنڈیشن چلایا گیا۔ کھانے کو پوچھا گیا تو کھانے کی رغبت نہیں تھی، البتہ آدھی پیالی چائے کے ساتھ acidity کی دوا نوش فرمائی۔

چونکہ مغرب کے لئے خدام منتظر تھے تو ارشاد فرمایا کہ جاؤ، سب نماز پڑھ لو۔ فرمایا کہ بار بار وضو کی ہمت نہیں ہے۔ مغرب اخیری وقت میں اور عشاء اول وقت میں ایک ہی وضو سے پڑھ لیں گے۔ اس دوران بے چینی بڑھتی گئی اور پریشانی میں کروٹیں بدلتے رہے۔ پھر نماز مغرب کے لئے استنجاء، وضو سے فارغ ہوکر کمرہ میں تشریف لائے اور مغرب کی نماز با جماعت کرسی پر بیٹھ کر ادا فرمائی۔

مغرب کی نماز کے بعد بہت زیادہ پسینہ آنے لگا یہاں تک کہ پسینہ میں بالکل تر ہوگئے اور عشاء کی نماز کی ہمت نہ رہی۔ دوبارہ بستر پر جا کر لیٹ گئے۔

دوبارہ ڈاکٹر کو لایا گیا، دوبارہ سب چیک کیا تو پھر سب نارمل تھا۔ البتہ اس دفعہ فرمایا کہ پلس ذرا کمزور ہے۔ دوا کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ کوئی پین کلر لے لیں۔ ابّا نے فرمایا کہ سینہ میں اور پیٹ میں درد کی کیا وجہ؟ تو کہا کہ گیس کی وجہ سے بھی کبھی ایسا ہوتا ہے، آپ Gaviscon وغیرہ کوئی دوا لے لیں۔

ڈاکٹر وہیں باہر موجود رہا۔ بندہ نے ابّا سے ای سی جی کی درخواست کی۔ اولاً تو یہ کہہ کر منع فرمایا کہ خواہ مخواہ تم لوگ گھبرا جاؤ گے۔ پھر میرے اصرار پر تیار ہوئے۔ ہم نے انتظام

کیا، تقریباً ساڑھے دس بجے نرس نے ای سی جی کیا۔ رشید بھائی کے ذریعہ لوساکا کے ماہر قلب ڈاکٹر طارق کو ای سی جی کی رپورٹ ای میل کے ذریعہ گیارہ بجے بھیج دی گئی۔

پھر شہر کے ہسپتال میں لے جانے کا مشورہ ہوا، لیکن ابّا تیار نہ ہوئے۔ فرمایا کہ ابھی ٹھہر جاؤ، مجھے آرام کر لینے دو۔ بے چینی بڑھتی گئی، پسینہ بھی اس درجہ کا آرہا تھا کہ دو دفعہ بنیان بدلنی پڑی۔

ہم خدام (مولانا الیاس، عبدالرؤوف، یوسف، بندہ) ابّا کے ساتھ موجود رہے اور عشاء کی نماز ابّا کے ساتھ فجر سے تھوڑی دیر پہلے پڑھی۔

چار بجے ڈاکٹر طارق صاحب کا فون آیا کہ شاید ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ اسماعیل بھائی سے چارٹر فلائٹ کے ذریعہ لوساکا لے جانے کا مشورہ ہوا۔ یہ معاملہ چچا جان کے فیصلہ پر موقوف تھا، البتہ اسماعیل بھائی نے، لوساکا رشید بھائی نے بھی یہی مشورہ دیا۔ چچا جان سے رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے خود اسماعیل بھائی نے فرمایا کہ میں فون کر لیتا ہوں۔

ابّا کی طبیعت اسی طرح چلتی رہی۔ فجر تک کوشش اس بات کی کرتے رہے کہ ابّا شہر کے ہسپتال جانے پر تیار ہو جائیں۔ بندہ نے پوچھا کہ تکلیف ہے؟ تو فرمایا کہ کوئی خاص نہیں، تھوڑی بے چینی ہے، اور تھوڑا سا درد سینہ میں ہے۔ انجکشن کے متعلق ابّا نے پوچھا لیکن ڈاکٹر صاحب نے منع فرمایا کہ بالکل نہ دیں۔

پھر جب فجر کا وقت ہوا، بندہ مسجد گیا تاکہ طلبہ سے حضرت کی صحت کے لئے دعا کروائیں۔ ادھر ابّا کے ساتھ مولانا الیاس، یوسف اور عبدالرؤوف تھے۔ ابّا نے چائے طلب فرمائی۔ عبدالرؤوف چائے بنا کر لائے۔ ابّا نے تیمّم کر کے جلدی سے سنت کی نیت باندھ لی، اس کے بعد فجر کی نماز ادا فرمائی، پھر تھوڑی دیر لیٹ کر چائے کی طرف اشارہ فرمایا۔ مولانا الیاس نے چائے دی۔ تھوڑی سی پی کر واپس کر دی۔ مولانا کے اصرار پر آدھی بسکٹ چائے میں ڈبو کر نوش فرمائی اور اشارہ سے اس کو دوبارہ رکھوا دیا۔ پھر تھوڑی دیر لیٹ

گئے، پھر فرمایا کہ پیشاب کی حاجت ہے، البتہ ہمت نہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ہمت ہوئی، تو مولانا الیاس اور یوسف کے سہارے سے وہیل چیئر پر بیٹھ کر تشریف لے گئے۔

استنجاء سے فارغ ہو کر ابّا نے مولانا الیاس صاحب سے فرمایا کہ چلو، باہر چلتے ہیں، اس لئے کہ لوگ باہر آ گئے ہیں، حالانکہ باہر کوئی بھی نہ تھا۔ مولانا الیاس دروازہ کے پاس وہیل چیئر لائے، تو فرمایا کہ بس یہیں روک دو۔ پھر قوت سے آسمان کی طرف پوری گردن اٹھائی، اور اذان کی طرح نہایت بلند آواز سے فرمایا "السلام علیکم"۔ پھر اسی طرح گردن اور آنکھیں آسمان میں ادھر اُدھر گھوم رہی ہیں۔ قدرے فاصلہ پر مسجد ہے، وہاں سے طلبہ اساتذہ سلام سن کر دوڑے بھاگے، پہنچ کر سامنے جمع ہیں، مگر نگاہ آسمان کی طرف ہے۔

اچانک دیکھا کہ ابّا کی گردن آہستہ آہستہ جھکنے لگی۔ بندہ ابّا ابّا چلّاتے ہوئے لپکا اور اور سر اٹھانے کی کوشش کی۔ پھر میرے چلّانے پر مولانا ابوالحسن اور مولانا دیدات ابّا کو کمرہ میں اٹھا کر لے گئے اور حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ والی چارپائی پر لٹادیا۔

پھر مجھ پر غشی طاری ہوگئی۔ جب ہوش آیا تو مولانا صاحب میرے سینہ پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور کچھ پڑھ رہے تھے۔ ابّا کا سر عبدالرؤوف کی گود میں تھا اور وہ ابّا کے سر پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔ کمرہ کے اندر موجود حضرات کلمہ پڑھ رہے تھے اور عبدالرؤوف زور زور سے یٰس شریف پڑھ رہے تھے۔

ڈاکٹر نے پلس دو دفعہ چیک کیا، نبض نہیں تھی، اور ابّا اللہ کو پیارے ہو گئے۔ تقریباً پانچ بج کر بیس منٹ ہو رہے تھے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

جب مجھے ہوش آیا تب تکفین و تدفین کی تیاری شروع کی۔ نو بجے کے بعد غسل دیا گیا۔ غسل دینے والوں میں مولانا مشتاق صاحب جو مکاتب و مدارس کے ذمہ دار ہیں، اور مولانا نصیرالدین صاحب جو شہر کے مدرسہ کے مہتمم ہیں اور ابّا سے بہت تعلق رکھنے والوں میں ہیں، ہر سال اعتکاف ابّا کے ساتھ کیا کرتے تھے، حافظ نہ ہونے کے باوجود ماہ مبارک

میں روزانہ ایک ختم ان کا معمول ہے، وہ، اور مولانا الیاس، احمد بھائی متالا، عبدالرؤوف، اور بعض دورۂ حدیث کے طلبہ بھی غسل میں شریک تھے۔ مولانا نصیرالدین صاحب کے فرمانے پر بندہ نے پہلے وضو کرایا۔

غسل و تکفین کے بعد تدفین کے متعلق مشورہ ہوا۔ مدرسہ میں تدفین کی اجازت تو نہ ملتی، اس لئے چیپاٹا کے قبرستان کے پرانے حصہ میں بندہ کی درخواست پر مولانا ریاض صاحب کے برابر میں قبر کھودی گئی۔

نماز جنازہ کے متعلق مشورہ ہوا۔ بعض نے کہا کہ دو مرتبہ ہو، ایک دفعہ مدرسہ میں اور ایک بار شہر میں، لیکن پھر ایک ہی دفعہ کا فیصلہ ہوا۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب کی اقتداء میں تین بجے مدرسہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔

کچھ مسافت تک جنازہ گاڑی میں لے جایا گیا، مگر قبرستان سے کافی پہلے جنازہ کندھوں پر تھا۔ مولانا الیاس، عبدالرؤوف، حافظ انور سیدات اور بندہ نے قبر میں لٹایا۔ جنازہ میں تقریباً چھ سو سے زائد حضرات موجود تھے جو زامبیا کی مختصر آبادی کے اعتبار سے بڑا اجتماع جنازہ کا تھا۔

....

مبشرات

موزمبیق کے ایک مفتی صاحب نے جس رات وصال ہوا، اسی رات وہ موزمبیق میں خواب دیکھتے ہیں کہ معہد الرشید چیپاٹا میں اولیاء اللہ کا ایک عظیم اجتماع ہے۔ وہ سب حضرات سعودی ثوب، لمبا کرتا پہنے سر پر سفید عمامے باندھے ہوئے ہیں۔ صدارت شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ یہ سب اولیاء اللہ کسی کی آمد کے منتظر ہیں۔ تھوڑی دیر میں میرے بھائی جان اسی لباس سعودی ثوب اور سفید عمامہ میں اپنے دولت کدہ سے باہر نکلتے ہیں اور سارا مجمع اپنے جلو میں بھائی جان کو لے کر سب چلنا شروع کر دیتے ہیں۔

....

ایک خاتون نے فجر کے بعد خواب دیکھا کہ وہ ایک کمرہ کے پاس سے گذر رہی ہیں اور اس میں حضرت ابا جان رحمۃ اللہ علیہ کفن میں لیٹے ہوئے ہیں۔ پھر ابا جان نے چہرے سے کفن ہٹایا اور سر میں کھجانے لگے، اور واپس سو گئے۔

کسی نے کہا کہ حضرت کا انتقال ہو گیا، تو اس خاتون نے خواب میں ہی کہا 'وہ ولی کامل تھے وہ تو صرف اس دنیا سے پردہ کرتے ہیں مگر حقیقتاً وہ زندہ ہیں'۔ پھر کوئی چادر مانگ رہا ہے جو وہ تلاش کر رہی ہیں۔ پھر پوچھا گیا حضرت کہاں مدفون ہوں گے، تو کہا گیا کہ وہ کھڑوڑ میں مدفون ہوں گے۔ (وہ خاتون اور ان کے شوہر کھڑوڑ کے رہنے والے ہیں)

ایک حافظ صاحب نے تین دن لگاتار حضرت ابا جان رحمۃ اللہ علیہ کو انتقال کے بعد

خواب میں دیکھا۔

پہلے دن جمعرات کو خواب دیکھا کہ حضرت بہت خوبصورت سفید کپڑوں میں ملبوس ہیں اور اِن کو نماز کے لئے جگا رہے ہیں کہ 'چل اُٹھ، نماز پڑھ'۔ دوسرے دن جمعہ کو خواب دیکھا کہ حضرت نوراللہ مرقدہٗ کی قبر سے زبردست نور نکل رہا ہے۔ تیسرے دن خواب میں دیکھا کہ اِن کا طالب علمی کا زمانہ ہے اور حضرت پیار سے ان کو سمجھا رہے ہیں۔

....

لیسٹر کی ایک خاتون نے اُسی رات جس کی صبح کو حضرت ابا جان رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا، اس رات کو خواب دیکھا کہ کسی بزرگ کا جنازہ ہے اور کفن پر سبز رنگ کا جنازہ رکھا ہوا ہے اور برابر میں ایک سفید اور سیاہ رنگ کا رومال بھی رکھا ہے۔ کوئی شخص اعلان کر رہا ہے کہ یہ بزرگ جن کا وصال ہو گیا ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد روئے زمین پر سب سے افضل تھے۔ افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ان کا آج انتقال ہو گیا۔ اور یہ کمرہ نہایت نورانی تھا جہاں جنازہ رکھا ہوا تھا اور جب انہوں نے اس کمرہ کا دروازہ کھولا، تو ساری دنیا تاریک نظر آ رہی تھی اور لوگ زنا وغیرہ فواحش میں مبتلا تھے۔

....

ایک خاتون نے اسی ہفتہ جب ابا جان کا انتقال ہوا، خواب دیکھا کہ وہ روضہ اطہر کے سامنے کھڑی ہے اور جالیوں کے اندر دیکھ رہی ہے کہ پورا روضہ مبارکہ منور ہو گیا۔ اس کو محسوس ہوا کہ کوئی بہت بڑا واقعہ پیش آنے والا ہے، اس نے اپنے شوہر کو فون کیا یا بتایا، تو اس کے شوہر نے بتایا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے والد صاحب کا انتقال ہونے والا ہے۔ خواب پورا ہو گیا۔

....

ایک زامبین بزرگ ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ کی زیارت ہوئی، جو سفید لباس پہنے ہوئے ہیں اور لباس حضرت نوراللہ مرقدہٗ کی طرح ہے۔ وہ سامنے کھڑے ہو گئے

اور یہ فرمارہے ہیں کہ تم نے مولانا عبدالرحیم صاحب کو دفن کیا مگر وہ اس وقت یہاں نہیں ہیں، مدینہ منورہ ہجرت فرما گئے ہیں۔ پھر فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ ہم مریں گے تو ہماری بھی ہجرت ہوگی۔

....

ایک بڑے میاں جن کی عمر اسّی سال سے متجاوز ہے، حضرت اقدس ابا جان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد پہلی جمعہ کی رات کو انہوں نے دیکھا کہ کسی جگہ میں بہت روشنی ہے اور ہر طرف نور پھیلا ہوا ہے۔ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کا ہاتھ زور سے پکڑا اور ارشاد فرمایا کہ یہ تیری جگہ نہیں ہے اور فرمایا کہ چل! اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو ساتھ لے گئے۔

پھر وہ دیکھتے ہیں کہ راستہ میں ایک جگہ پر بڑے بڑے درخت ہیں اور ان کے پیچھے بہت اندھیرا ہے۔ درختوں پر کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے ہیں جن کی گردنوں میں زرد پٹا بندھا ہوا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ جہنم ہے۔ اور جو تیرے بارے میں برا کہے گا، ہم ان کو یہاں بھیجیں گے۔ اور فرمایا کہ تیرے گھر والوں کو کہہ دے کہ غم نہ کریں اور دعا کرتے رہیں۔

(جب یہ بشارت حضرت شیخ الحدیث مولانا یونس صاحب کو سنائی گئی، تو سننے کے بعد محدثانہ طرز پر فرمایا کہ ان کو لاؤ۔ تو ان کو دیکھا اور ان سے پھر سارا خواب ان کا خود سنا۔ انہوں نے سنایا۔

خواب بیان کر کے حضرت شیخ الحدیث مولانا یونس صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ وہ بڑے میاں افریقن کہ جس میں تصنع، بناوٹ، کوئی تکلف اور کسی قسم کا کوئی شائبہ نہیں۔ نہ ان کے حلیہ سے، نہ زبان سے۔ وہ بے چارے جنگل کے رہنے والے ان کو کیا معلوم کہ خواب بھی کبھی کوئی جھوٹ بیان بھی کرسکتا ہوگا اور اس طرح کا خواب۔ فرماتے ہیں کہ ان کی لغت

اوران کے دماغ میں یہ چیزیں ہیں ہی نہیں جو سب دنیا میں ہوتی ہیں۔حضرت شیخ الحدیث مولانا یونس صاحب نے روتے ہوئے میرے سامنے کہا کہ ان کو میں نے بلایا تو مجھے اندازہ ہوا کہ یہ تو تمام ان چیزوں سے، اشکالات سے کوسوں دور ہیں۔)

....

معہد الرشید الاسلامی کے درجۂ تجوید کے ایک استاذ نے وفات کے بعد تیسرے دن شبِ جمعرات کو دیکھا:

حضرت والا مسجد میں تشریف فرما ہیں اور دار العلوم کے تمام اساتذہ بھی موجود ہیں اور نیز حضرت اقدس مولانا یوسف صاحب متالا مدظلہ العالی بھی موجود ہیں۔ بندہ کو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پرچی عنایت فرمائی جس میں کچھ لکھا ہوا تھا جو بندہ کو یاد نہیں رہا یا بندہ نے حضرت والا کو ایک پرچی دی۔تو حضرت والا نے بندہ سے فرمایا کہ یہ پرچی حضرت اقدس مولانا یوسف متالا صاحب کو دے دیں۔

یہ بھی دیکھا کہ دوپہر کو قیلولہ کے وقت بندہ مسجد میں قرآن کریم کی تلاوت کر رہا ہے، بندہ کی زبان پر یہ آیتِ کریمہ (**قال لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللّٰہ لکم**) جاری تھی **وھو أرحم الراحمین** ۔بندہ کو کوئی کہہ رہا ہے کہ بھائی **وھو أحکم الحاکمین** ہے۔ بندہ جب بیدار ہوا تو زبان پر **وھو أرحم الراحمین** جاری تھا۔

سنیچر کو دیکھا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں اپنی مسند پر بیٹھے ہوئے ہیں، قرآن کریم سامنے موجود ہے، بندہ کو حضرت والا نے بلایا۔ بندہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، حضرت والا سے دعا وسلام کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ رو رہے ہیں اور بہت زیادہ رونے لگے۔ بندہ نے عرض کیا حضرت خیریت تو ہے، فرمایا میرا عبد الرشید بہت بیمار ہے۔

کسی نے خواب دیکھا کہ ایک بڑے میدان میں جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں دیگر اکابرین کے ساتھ حضرت والا بھی موجود ہیں۔

حضرت والا کی رحلت فرمانے کے بیس دن بعد ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ بہت سارے لوگ حضرت کی آفس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت والا رو رہے ہیں۔

....

حضرت ابا جان نور اللہ مرقدہ کے وصال کے تقریباً تین دن بعد ذاکر نے دیکھا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے کمرہ میں بستر پر لیٹے ہوئے ہیں اور بابو ماما جی متالا وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

میں اندر گیا تو حضرت سبز عمامہ پہنے ہوئے تھے۔ میں بستر پر قریب جا کر بیٹھا، حضرت کچھ فرما رہے تھے۔ پھر میں وہیں سو گیا اور جب بیدار ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ بس ،اب تم جاؤ۔ تو میں نے عرض کیا کہ نہیں، مجھے تو آپ کے پاس رہنا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ بہت سے لوگ آئے ہوئے ہیں، لہذا اوروں کو موقع دو کہ میں سب سے مل سکوں۔

وصال کے تقریباً تین ماہ کے بعد ذاکر نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو گاڑی میں کہیں لے جا رہا ہوں اور آگے مرکز نظام الدین کے حضرت مولانا زبیر صاحب مدظلہ کی گاڑی ہے۔ میں نے overtake کرنا چاہا، پھر سوچا کہ یہ بے ادبی ہوگی۔ پھر سوچا کہ میں تو حضرت کے ساتھ ہوں، تو کیسے بے ادبی؟ پھر دیکھا کہ ہم حضرت مولانا زبیر صاحب کے گھر گئے۔ وہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ملے اور بہت مسرور ہوئے۔

ایک دفعہ دیکھا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں کہ میں تو بہت ہی اونچی جگہ پر ہوں۔

....

وصال کے دو یا تین ہفتہ بعد محمد علی متالا نے دیکھا کہ نیوز میں خبر دی جا رہی ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ واپس آگئے اور اسی طرح ایک عورت بھی واپس آگئی۔ اور ٹی وی پر حضرت کی جوانی کی تصویر دکھائی گئی، کالے بال اور بہت نورانی چہرہ۔ میرے والد صاحب باہر گئے تو حضرت گاڑی میں تشریف فرما تھے۔ میرے ابا اندر آئے اور کہنے لگے کہ حضرت تو

گاڑی میں ہیں اور ڈاکٹر کے پاس جانا چاہتے ہیں۔

پھر دیکھا کہ ہم معہد میں پہنچے اور ابا سب کو راستہ درست کرنے کو کہہ رہے تھے۔ حضرت مسجد میں تشریف لے گئے، ہم بھی پیچھے پیچھے۔ مسجد میں توسیع کا کام چل رہا تھا۔ پھر حضرت اپنی نگاہ سے توجہ کرنے لگے اور عجیب کیفیت ہونے لگی۔ میں عجیب چیزیں محسوس کرنے لگا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ ہمارا کمال نہیں ہے۔ جہاں سے ہم آئے، وہاں عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ وہاں ہمیں قوت ملتی ہے۔ حضرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مراد لے رہے تھے۔

کسی نے کہا کہ میں نے بہت ساری لمبی لمبی اور بڑی بڑی عمارتیں دیکھی، پھر اچانک حضرت نظر آئے اور حضرت نے فرمایا، یہ سارے محلات ہم نے بنائے ہیں۔

گھر کی خواتین میں سے ایک نے دیکھا کہ حضرت ابا جان رحمۃ اللہ علیہ ایک مسجد میں معتکف تھے۔ وہ وہاں گئی تو عبدالرؤوف دروازہ پر کھڑا تھا۔ اس خاتون نے کہا کہ مجھے ابا سے بات کرنی ہے۔ اتنے میں حضرت ابا جان تشریف لائے۔ سلام کیا، تو ابا جان رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا اور فرمایا کوئی خاص کام؟ اس نے عرض کیا ایک خواب کی تعبیر پوچھنی ہے۔ ابا جان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابھی تو اعتکاف میں ہوں، لیکن اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو کچھ پوچھتی، تو میں تجھے ضرور بتاتا اور مجھے بتانا ہی پڑتا۔ ابا جان کی آنکھوں سے ایک تیز روشنی پھیل رہی تھی۔

....

جس رات حضرت ابا جان رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات طلبہ کے سامنے پیش کئے گئے، اس رات کو کسی نے دیکھا، وہ اور دوسری خواتین مسجد کی سیڑھیوں کے قریب جہاں وہ رات کو ابا جان کی مختصر سوانح سن رہی تھیں، وہاں ہیں اور ابا جان تشریف لائے اور فرمایا کہ خوب پڑھو اور خوب چڑھو۔

کسی نے خواب دیکھا کہ ابا جان کے پاؤں میں چپل نہیں ہیں، تو میں نے بھی اپنی چپل اتار لی۔ پھر فاطمہ آپا کو بتایا کہ کس طرح lemonade بنایا جائے۔ اور پھر ایک جگہ

پہنچے تو وہاں ایک بہت بڑا بکرا تھا۔ ابا جان فاطمہ آپا سے فرمانے لگے کہ اس گائے کو اس طرح سے ذبح کرنا اور اس طرح سے پکانا۔ تو میں نے تعجب سے عرض کیا کہ ابا! یہ تو بکرا ہے، آپ کیوں اس کو گائے بتا رہے ہیں؟ تو ابا جان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تجھ کو معلوم بھی ہے کہ یہ کہاں کا بکرا ہے؟ یہ تو جنت الفردوس کا بکرا ہے۔ پھر فرمایا کہ مجھے تم لوگوں کے رونے کی آواز آتی رہتی ہے۔ ایک دن ماں روتی ہے، تو دوسرے دن بیٹی روتی ہے۔

ایک نے دیکھا کہ ابا جان رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بہت بڑا محل ہے۔ اس میں سب گھر والے ہیں اور امی جان صفائی کروا رہی ہیں۔ اور بچے کھیل رہے ہیں۔ امی نے پھلوں کے بارے میں کچھ کہا تو ابا جان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں، جنت کی چیزوں کو جنت ہی کی رہنے دو۔ ان کو دنیا کی چیزوں کے ساتھ نہ ملاؤ۔

پھر دیکھا کہ ایک بزرگ تشریف لائے اور کسی نے بتایا کہ یہ قطب ہیں۔ تو اس پر کہا گیا کہ اچھا، تو یہ ہیں جو ابھی دنیا کے قطب ہیں۔ پھر انہوں نے ابا جان سے معانقہ کیا اور معانقہ کی حالت ہی میں بہت دیر تک دونوں زار و قطار روتے رہے۔

ایک خاتون نے بتایا کہ میں نے دیکھا کہ میں بیان کر رہی ہوں اور بیان میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور آپ کے کمالات کو بیان کر رہی ہوں۔ پھر اچانک ایک روشنی، ایک نور نظر آیا۔ ساری عورتیں کہنے لگیں کہ

Oh, thats our beloved Nabi Sallallahu Alaihi Wasallam.

پھر جب میں نے اس روشنی میں دیکھا تو دیکھا کہ وہ تو حضرت ابا جان رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کھڑے ہیں اور آپ کی چاروں طرف روشنی پھیلی ہوئی ہے۔

ایک طالبہ نے دیکھا کہ ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے کمرہ سے باہر تشریف لائے۔ میں بھی آپ کے پیچھے باہر نکلی۔ حضرت نے ایک درخت کی طرف اشارہ فرمایا کہ دیکھ وہاں۔ میں نے دیکھا کہ اس درخت پر پرندے تھے جو بہت چہچہا رہے تھے۔ مجھے یہ

منظر دیکھ کر بڑی خوشی محسوس ہوئی۔ حضرت نے فرمایا ان کی مسرت وخوشی تو محسوس کر رہی ہے۔ پھر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے حضرت شیخ کے ساتھ میں بھی اسی طرح مسرور وخوش ہوں۔ پھر کیا ضرورت ہے رونے کی؟ کوئی ضرورت ہے رونے کی؟

عبدالرشید نے دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ تمہارے ابا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جیسے تھے۔ پھر حضرت ابا جان رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سارے کمالات بتائے، لیکن یاد نہیں رہے۔

....

موزمبیق میں ایک علاقہ نم پولہ ہے۔ مولانا عاصم وہاں کے مشہور علماء میں سے ہیں۔ انہوں نے بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ سے مشورہ کیا تھا جب وہ گیٹ شہر میں تھے کہ میں کوئی تجارت کرنا چاہتا ہوں۔ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے مشورہ دیا تھا کہ یا تو نم پولہ چلے جاؤ اور وہاں شروع کرو اور دین کا کام کرو یا پھر میرے پاس معہد الرشید، چیپاٹا چلے آؤ۔

جب وہ وہاں نم پولہ گئے، تو چونکہ سوائے ایک دو آدمیوں کے کسی سے تعارف نہیں تھا، تو انہوں نے بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کو فون کیا۔ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ اس وقت کینیڈا میں تھے، انہوں نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نم پولہ ہی میں رہو۔ ان شاء اللہ، اللہ کی طرف سے ایسی غیبی نصرت ہوگی کہ جو تمہارے وہم وگمان میں بھی نہ ہوگی۔

چنانچہ اس کے بعد اللہ نے دروازے کھول دئے اور اِس وقت نم پولہ میں ۲۵/۱ ایکڑ کی زمین پر ان کا ایک عظیم دار العلوم ہے۔

اسی سلسلہ میں وہ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کو وہاں آنے کی دعوت دیتے رہے۔ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے وعدہ ہوتا رہا، مگر تشریف نہیں لے جا سکے۔ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ سے انہیں اتنا تعلق تھا کہ مولانا عاصم ہر سال رمضان چیپاٹا معہد تشریف لے جاتے اور بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اعتکاف کیا کرتے تھے۔

ایک سال انہوں نے اپنے مصلیوں کی پریشانی بتائی، فرمایا کہ امسال میں ان کے

اصرار کی بناء پر سب کی رائے ہے کہ میں ان کے ساتھ یہیں رمضان گزاروں۔اس پر بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں، ہمارے ساتھ ہی رمضان گزارو۔جب ہم نہیں ہوں گے تب ان کے ساتھ گزارتے رہنا۔مصلیوں کی طرف سے آخری رمضان میں اس قدر اصرار رہا، پھر بھی وہ پھر معہد چلے گئے،اور معہد میں اعتکاف کیا۔

بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے ایک روز قبل مولانا عمرہ کے لئے روانہ ہوگئے۔اگلے روز مکہ مکرمہ پہنچے اور بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی اطلاع ملی۔

اسی رات خواب میں بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ بہت عظیم الشان کار میں مدرسہ تشریف لائے اور مدرسہ کی عمارتوں کا معائنہ فرمایا۔معائنہ فرما کر مدرسہ کی عمارتوں کو چھوڑ کر کسی دوسری عمارت میں تشریف لے گئے اور وہاں تشریف فرما ہوئے۔

مجلس میں مولانا عاصم بار بار بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ تم مجھے کیوں گھورتے ہو؟ پھر خود ہی اس کی وجہ بتائی کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ میرا تو انتقال ہو چکا ہے اور میں اس عالَم میں نہیں ہوں، پھر کیسے تمہارے مدرسہ میں آ گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے جو زندگی میں آپ سے وعدہ کیا تھا، وہ پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔

....

ایک صاحب کا بیان ہے کہ عصر کے بعد جمعرات کے دن میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کی درود شریف کی مجلس فون پر سن رہا تھا کہ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔خواب میں میں محسوس کر رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں، گرمی محسوس ہو رہی ہے،لیکن نظر نہیں آ رہے۔

خواب میں کسی نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے ساتھ بات فرما رہے ہیں۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگریزی میں فرمایا، دنیا میں مجھے دو بھائیوں سے بہت زیادہ محبت ہے۔میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت

مولانا عبدالرحیم صاحب اور حضرت مولانا یوسف متالا صاحب۔

میں خواب میں حیران ہوگیا اور جلدی میں ، میں نے حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب کو دیکھا تو میں نے ان سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی خواب میں مجھے آپ کے بارے میں یہ فرمایا۔حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب سن کر خواب میں خوشی کے مارے رونے لگے۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب بالکل صحیح سالم ہیں، چل رہے ہیں، پیر میں کوئی تکلیف نہیں ہے۔

پھر میں نے ان سے کہا میں بھائی حضرت مولانا یوسف صاحب کو سنانے جاتا ہوں۔ جب میں نے حضرت مولانا یوسف صاحب کو سنایا، تو بہت خوش ہوگئے۔اس کے بعد میں دارالعلوم میں بخاری کلاس کی passage میں چل رہا تھا، تو دیکھا کہ ایک کلاس میں قاری یعقوب آڈیا پڑھا رہے ہیں۔کسی نے مجھے کہا کہ قاری یعقوب بہت غصہ میں ہیں، تو نہ جانا۔ میں نے سوچا کہ اگرچہ غصہ میں ہے، لیکن میں ان کو بھی یہ خواب اور حضرت اور ان کے بھائی کے بارے میں جو خوش خبری ہے، وہ سناؤں، تو وہ بھی خوش ہوجائیں گے۔جب میں نے جاکر ان کو سنایا تو وہ خوشی میں کھڑے ہوگئے اور بہت ہی تعجب کرنے لگے۔

خواب میں قاری الفان صاحب کو دیکھا کہ وہ جنت سے آئے اور مجھ سے کہنے لگے، تو میرے ساتھ چل۔ جب میں ان کے ساتھ جانے لگا تو دیکھا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب جنت سے آئے۔قاری الفان جب چل رہے تھے تو ان کا چہرہ مولانا یوسف متالا صاحب جیسا بدل گیا۔اور دیکھا کہ حضرت مولانا یوسف متالا صاحب بھی جنت سے آرہے ہیں اور ان کے ساتھ ایک حبشی سیاہ فام بھی چل رہا ہے۔

پھر دیکھا حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ وہ مجھے دفن کررہے تھے، لیکن میں تو زندہ تھا، قبر سے آگیا، لیکن صرف تجھے میں کہتا ہوں کہ میں جنت سے آیا ہوں۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں مولانا عبدالرحیم صاحب کے ساتھ گاڑی میں جارہا ہوں۔

اور اتنے میں مولانا بلال صاحب بھی جنت سے آئے۔

....

مولانا نوشاد صاحب نے تحریر فرمایا کہ شب جمعہ بندہ کو حضرت اقدس مولانا عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ونور اللہ مرقدہ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ دیکھا بہت زیادہ خوش ہیں اور ان کے دونوں ہاتھوں میں کوئی چیز ہے۔(کھانے کی پلیٹ کی طرح گول لیکن موٹی) داہنے ہاتھ میں سرخ ہے اور بائیں ہاتھ میں سیاہ ہے اور دونوں میں گویا ہیرے لگے ہوئے ہیں جو چمک رہے ہیں۔

حضرت اقدس مولانا عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے داہنے ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے لئے جنت الفردوس کا سرٹیفیکٹ ہے اور بائیں ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ میرے پورے خاندان کے لئے جنت الفردوس کا سرٹیفیکٹ ہے۔

بندہ نے پوچھا کہ پورے خاندان کے لئے جنت الفردوس کا سرٹیفیکٹ ہے؟ تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ پورا جملہ دہرایا اور فرمایا ہاں، میرے پورے خاندان کے لئے جنت الفردوس کا سرٹیفیکٹ ہے۔

پھر فوراً میرے داہنی طرف سفید ابر جیسا دیکھا، تو بندہ اس طرف متوجہ ہوا اور یہ محسوس ہوا کہ بندہ اللہ تبارک وتعالی سے بات کر رہا ہے۔ بندہ نے سوالیہ انداز میں عرض کیا کہ ان کو پورے خاندان کے لئے جنت الفردوس کا سرٹیفیکٹ ملا ہے؟ تو وہاں سے جواب آیا، ہاں صحیح ہے۔

....

مدینۃ العلوم کے ایک استاذ حدیث نے تحریر فرمایا کہ:

حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے کچھ دن بعد خواب دیکھا کہ حضرت کا جنازہ مدینۃ العلوم الاسلامیۃ، کڈرمنسٹر میں رکھا ہوا ہے اور تمام طلبہ اور

اساتذہ زیارت کررہے ہیں۔اور کیفیت یہ تھی کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کفن میں ہیں مگر سب کو دیکھ اور پہچان رہے ہیں۔

انتقال کے تقریباً ایک مہینہ بعد خواب دیکھا کہ ہمارے حضرت مولانا یوسف متالا صاحب دامت برکاتہم نسائی شریف کا درس دے رہے ہیں،لیکن کیفیت یہ ہے کہ حضرت مسند پر خاموش تشریف فرما ہیں اور عبارت پڑھنے والا عبارت پڑھ رہا ہے اور مجلس کے ایک کنارہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جگہ جگہ احادیث کی شرح فرما رہے ہیں۔

ایک دفعہ زیارت ہوئی۔حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ ''حضرت! ان شاء اللہ حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم تو جلسہ میں شریک ہوں گے نا؟'' اس پر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کرتہ کے جیب میں سے ایک کاغذ نکالا اور مجھے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا کہ ''یہ حضرت پیر صاحب کے ویزا کے ڈیکلیریشن (declaration) کا کانفرمیشن (confirmation) ہے۔'' اس کو میں نے دیکھ کر پڑھ کر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک میں واپس دے دیا۔حالانکہ اس وقت ویزے کی درخواست بھی نہیں دی گئی تھی۔

....

ہمارے خالہ زاد بھائی جمعہ کی شام کو عصر کے وقت عصر کی نماز کے بعد درود شریف پڑھ رہے تھے کہ گردن جھک گئی اور اس عالم سے اُس عالم میں وہ پہنچ گئے۔ان کے بالکل ٹھیک ڈھائی ماہ کے بعد ہمارے بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کا بھی وصال ہوگیا۔اور وہ بھی ایسے کہ ایک ہفتہ قبل بیٹی مناتی ہے کہ ابا نہ جایئے، پھر بھی ابا کہتے ہیں کہ نہیں میں تو جارہا ہوں جنت الفردوس۔یعنی فون پر بات ہورہی ہے ایک ہفتہ پہلے۔پھر میں نے سفارش کی کہ بیٹی بہت رورہی ہے بھائی جان آپ نہ جائیں۔لیکن جانے کے لئے بالکل تیار۔کوئی ادھر ادھر نہیں۔تسلی کے کلمات بھی کوئی نہیں کہ پیچھے معہد الرشید چپاٹا کا کیا ہوگا؟ بچوں کا کیا ہوگا؟

چھوٹے بھائی کا کیا حال ہوگا؟

حالانکہ اس سے پہلے کا ایک دفعہ طالبعلمی کے زمانہ میں ان کا ایک خط مجھے ملا، جس میں وہ لکھتے ہیں کہ آج خواب میں دیکھا، اپنے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ مرنے کے بالکل قریب ہوگئے کہ بالکل آخری وقت ہے، لیکن اس وقت اپنے معمولات اور نمازوں کے قضا ہونے کا فکر ہے کہ میرے معمولات تو بے ناغہ پورے نہیں ہورہے ہیں، قضا ہوجاتے ہیں۔ اسی پریشانی میں کہتے ہیں آنکھ کھل گئی۔

اس وقت تو معمولات اور نمازوں کا خیال آیا اور سوچا کہ مجھے ابھی نہیں جانا چاہئے اور اِس وقت تو منانے کے باوجود بھی جانے کو تیار ہیں۔ چھوٹا بھائی منا رہا ہے، بیٹی منا رہی ہے مگر وہ بالکل جانے کے لئے تیار، اور آخری شب پوری رات ٹھیک ٹھاک ہیں، فجر کی نماز جماعت سے پڑھی ہے، چائے پی آدھی پیالی۔ استنجے کے لئے گئے اور پھر وہاں سے نکلے۔ اُس وقت تو تیار نہیں تھے کہ ابھی مجھے نہیں جانا، میرے اذکار و معمولات قضا ہوجاتے ہیں، تو میں کیسے جاؤں اور اِس وقت اتنا اپنا سارا حساب کتاب ٹھیک کرلیا ہوگا۔ اس لئے بالکل تیار کہ اوپر والوں کو آواز دیتے ہیں کہ السلام علیکم۔ دو منٹ کے بعد گردن جھک گئی۔

یہ ڈھائی ماہ کا فاصلہ تھا ہمارے خالہ زاد بھائی میں اور ہمارے بھائی جان میں۔ پھر ان کے پورے ڈھائی ماہ بعد، ایک دن بھی ادھر ادھر نہیں، ہمارے تیسرے ایک خالہ زاد بھائی کا انتقال ہوتا ہے، کہ اچھا بھلا بیان سن رہے ہیں، بیٹے سے فرمایا بیٹے! بیٹھو میرے پاس، سنو کیسا اچھا بیان ہے۔ اور اس میں جو آخرت کی باتیں تھیں وہ اتنی پسند آگئیں کہ اس کے ساتھ ہی گردن انہوں نے بھی ڈال دی اور چلے گئے۔

....

ان جانے والوں کے قصے کہ جس شان سے ہمارے دونوں خالہ زاد بھائی تشریف لے گئے اور حضرت مولانا گورا صاحب کا جنازہ جس شان سے اٹھا اور جس شان سے اوپر

دھوم دھام ہوئی کہ بتیس ڈگری گرم تھا لیسٹر اور اس موسم میں صرف ان کے جنازے میں شریک ہونے والوں کا جو استقبال کیا گیا اور صرف قبرستان میں اولے برسنے لگے۔

مولانا گورا صاحب میرے کمرہ کے ساتھی تھے، وہ گئے۔ دوسرے ساتھی مولانا عبد الرحیم گلاب مَلِک تھے، جن کے ساتھ باری باری ہم پنکھا ایک دوسرے کو جھلتے تھے، مولانا عبدالرحیم ملک بھی انہی دنوں میں گئے۔ تیسرے ساتھی ہمارے بھائی جان، وہ تشریف لے گئے۔ اور کس طرح انہوں نے سلام پیش کیا تو مولانا حالی نے بھی اسی طرح کا سلام پیش کیا وہ لکھ کر میں لایا۔ پھر ایک اور چوتھے ساتھی ہمارے خالہ زاد بھائی حافظ غلام محمد ٹرکی وہ چلے گئے۔ تو ان چند مہینوں میں ہم کمرے کے ساتھیوں میں سے چار اوپر پہنچ گئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے ایسی زندگی گزارنے کی توفیق دے کہ انہیں منہ دکھا سکوں۔

جس طرح ہمارے بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے گھر کے دروازے پر اوپر والوں کو سلام کیا، اسی طرح حضرت مولانا حالی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی آخری وقت ہے اور آخری وقت میں وہ جو اشعار پڑھتے گئے وہ بھی سلام کے ساتھ۔ کسی زمانہ میں اردو اسکولوں میں ہمارے یہاں ان کی مسدس حالی حفظ کرائی جاتی تھی۔ اچھا خاصا حصہ اس کا مجھے بھی یاد تھا۔ یہ مسدس ہے ہی ایسی کہ آپ اس کو پڑھتے جائیں، آپ پر حال طاری ہوتا چلا جائے گا۔ زبردست تاثیر رکھی ہے اللہ عزوجل نے ان کے کلام میں۔

مولانا گورا صاحب سب سے اخیر میں اور کس شان کے ساتھ گئے۔ جنہوں نے یہ جنازہ دیکھا اور دار العلوم کے شہداء والا جنازہ دیکھا تھا وہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔

یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے کہ مولانا گورا صاحب کے لئے چند گھنٹوں میں حق تعالیٰ شانہ نے کتنے زبردست انتظامات کروادیئے اور کس شان سے وہ تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری عاقبت بھی بہتر بنائے۔

ہمارے بھائی جان نے جس طرح السلام علیکم کہہ کر آسمان والوں کو سلام کیا، اسی طرح مولانا حالی لکھتے ہیں۔ بالکل آخری وقت ہے جس طرح مرنے والوں کو کلمہ تلقین کیا جاتا ہے، اسی طرح وہ اس جہان سے جاتے وقت کہہ رہے ہیں:

اے بہارِ زندگانی الوداع　　اے شبابِ شادمانی الوداع

اے طلوع صبح پیری السلام　　اے شبِ قدرِ جوانی الوداع

السلام اے قاصدِ ملک بقا!

اللہ اکبر! انہیں بھی غازی علم الدین شہید کی طرح سے اور بھائی جان کی طرح سے جو استقبال کے لئے اوپر سے اتر رہے تھے وہ نظر آ رہے ہوں گے، تو انہوں نے کہا 'السلام اے قاصدِ ملکِ بقا!' کہ جہاں مرنا ہی نہیں، ہمیشہ کے لئے دوام ہے۔ وہاں سے جو قاصد آئے ہیں۔

السلام اے قاصدِ ملک بقا!　　الوداع اے عمر فانی الوداع۔

اب کتنے خوش ہوں گے مولانا حالی اس وقت، فرماتے ہیں:

آ لگا حالی کنارے پر جہاز　　الوداع اے زندگانی الوداع

کتنی پیاری موت!

اللہ عزوجل ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے،
ایمان کے ساتھ زندہ رکھے، ایمان پر موت دے۔
قبر وحشر، صراط ومیزان کے مراحل آسان فرما کر جام کوثر
حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس سے مقدر فرمائے۔
آمین، برحمتک یا ارحم الراحمین۔

۵؍صفر ۱۴۳۵ھ

[یہ تصویر ری یونین کے شہر سینٹ ڈینس کی جامع مسجد کی ہے۔]

یہاں حضرت شیخ قدس سرہ نے مدینہ منورہ سے سفر شروع فرمانے کے بعد پہلی منزل فرمائی تھی، اگرچہ اس سفر میں سینٹ ڈینس سے پہلے تنن ناری (حال انتانانارایوور Antananarivo) قیام تجویز تھا۔ ہوا یہ کہ جس دن حضرت قدس سرہ کو تنن ناری سے سینٹ ڈینس پہنچنا تھا، اس دن عصر کے وقت میں نے ہمارے میزبان حاجی یوسف راوت صاحب سے عرض کیا کہ ہم ایئر پورٹ چلتے ہیں۔ اس قصہ کو حضرت حاجی صاحب مرحوم بار بار مزے لے کر بیان فرماتے تھے کہ میں جب ایئر پورٹ جاتا ہوں، میں تمہیں یاد کرتا ہوں اور میرا جب سینٹ پیئر کا سفر ہوتا ہے، اس وقت بھی تم یاد آتے ہو۔

[جامع مسجد، سینٹ ڈینس کا وضوخانہ اورصحن]

ہوا یہ تھا کہ چونکہ پہلے سے تنن ناری میں حضرت قدس سرہ کا ایئر پورٹ پر جہاز سے اترنا طے تھا، اس لئے وہاں ایئر پورٹ سے باہر مجمع کے لئے اس کا انتظام کرلیا گیا تھا کہ وہ حضرت کی زیارت کرسکیں۔ لیکن جب میں نے حاجی صاحب سے عصر کے وقت عرض کیا کہ ہم ایئر پورٹ چلتے ہیں، تو حاجی صاحب کا جواب یہ تھا کہ اس وقت تو جہاز ابھی تنن ناری بھی نہیں پہنچا ہوگا۔ تنن ناری اترے گا اور گھنٹہ بھر وقفہ کے بعد پھر یہاں کیلئے روانہ ہوگا۔ ابھی تو دو گھنٹوں سے زیادہ جہاز کے پہنچنے میں رہتے ہیں۔ اس پر تم نے اصرار کیا کہ نہیں، تنن ناری جہاز کے اترنے میں اور دوبارہ اڑان میں حضرت قدس سرہ کو چکر کی تکلیف ہے، اس لئے جہاز سیدھا یہیں آئے گا۔ یہ کہہ کر تم مجھے لے گئے۔

جب ہم ایئر پورٹ کے قریب پہنچے، اس وقت موجودہ عظیم الشان عمارتوں والا ایئر پورٹ نہیں تھا، مختصر سی عمارت تھی۔ اور دور سے چند میل کے فاصلہ سے رن وے اور ایئر پورٹ اور جہاز سب کچھ نظر آتا تھا۔ حاجی صاحب بیان فرماتے تھے کہ جب ہم ایئر پورٹ کے قریب پہنچے تب دور سے میں نے دیکھ کر آپ سے کہا کہ اوہو! یہ جہاز تو اتر رہا ہے۔ چنانچہ ہمارے پہنچتے پہنچتے جہاز بھی نیچے اتر گیا اور ایئر پورٹ کے عملہ کے لئے مستقل ایک گیٹ ہوا کرتا تھا جس کا حاجی صاحب کے پاس اجازت نامہ موجود تھا، اس لئے وہاں سے حاجی صاحب ایئر پورٹ کی حدود میں داخل ہوگئے۔

بار بار حضرت قدس سرہ کی کرامتوں کا ہم مشاہدہ کرتے تھے کہ یہاں بھی حضرت کی وجہ

سے جہاز تنن ناری نہیں اتر سکا، بلکہ تنن ناری کی حدود میں داخل ہونے سے پہلے ہی پائلٹ نے اعلان کیا کہ ہم معذرت خواہ ہیں کہ ہم سیدھے تنن ناری جانے کے بجائے سینٹ ڈینس جا رہے ہیں، اس لئے کہ اس وقت وہاں کی فضا میں طوفانی ہوائیں چل رہی ہیں اور یہ کہہ کر جہاز کا رخ سینٹ ڈینس کی طرف موڑ دیا۔

[وسیع ہال جس میں حضرت شیخ قدس سرہ تشریف فرما ہوتے تھے]

دوسرے سینٹ پیئر والے قصہ کو بھی حاجی صاحب یاد فرماتے تھے کہ جب سینٹ ڈینس سے حضرت قدس سرہ کا سفر سینٹ پیئر کیلئے تجویز ہوا تو میں نے حاجی صاحب سے عرض کیا کہ کوئی ماہر ڈرائیور جو کار محفوظ طریقہ پر تیز چلا سکے اسے آپ تجویز فرما دیجئے۔ اس پر حاجی صاحب فرمانے لگے کہ جوانی میں تو میں بھی کار تیز چلا لیتا تھا۔ تو ان شاء اللہ، میں بھی کوشش کروں گا اگر حضرت مجھے موقع عنایت فرمائیں۔ چنانچہ حاجی صاحب کے متعلق جب تجویز ہو گیا تو میں نے حاجی صاحب سے عرض کیا کہ ڈرائیونگ کے دوران آپ سے ہو سکے تو دونوں ہاتھ آپ وہیل پر رکھیں اور کوئی بات اگر حضرت پوچھیں، اسی کا جواب دیجئے تا کہ حضرت کو محسوس ہو کہ آپ کی پوری توجہ ڈرائیونگ پر ہے اور جتنی آپ تیز چلا سکیں۔ چنانچہ ماشاء اللہ جوانوں سے بھی زیادہ عمدہ ڈرائیونگ حاجی صاحب نے مدتوں کے بعد فرمائی ہو گی۔

فرماتے تھے کہ میں جب سینٹ ڈینس میں واپسی میں داخل ہو رہا تھا تو جو راؤنڈ اباؤٹ

بڑے درخت کے پاس تھا، وہاں سے جب میں گذرتا ہوں تو یاد کرتا ہوں کہ کس طرح تیزی کے ساتھ میں نے یہ کارنر کاٹا ہوگا۔

[اس کمرہ کا دروازہ جس میں حضرت شیخ قدس سرہ کا قیام رہا۔ فجر کی اذان میں حضرت قدس سرہ نے اللہ اکبر سنتے ہی فرمایا 'مولوی شبیر انگار کی آواز ہے؟' حاصل، اس طرح پندرہ سال بعد بھی حضرت قدس سرہ نے اللہ اکبر سن کر پہچان لیا کہ مولوی شبیر اذان دے رہے ہیں۔]

سینٹ ڈینس کے قیام کے دوران حضرت شیخ قدس سرہ وہاں کے قبرستان بھی تشریف لے

گئے جیسا کہ انگلینڈ تشریف آوری سے پہلے حضرت نے پہلے سفر میں فرمایا تھا کہ مجھے تیرے شہداء کی قبروں پر بھی جانا ہے جو کار ایکسیڈنٹ میں دار العلوم کے علمائے کرام شہید ہو گئے تھے۔ حضرت مولانا ابراہیم ڈیسائی صاحب، حضرت مولانا یعقوب ڈیسائی صاحب، حضرت مولانا علی سمنی صاحب، حضرت مولانا عمر جی وہالوی صاحب اور بھائی رشید احمد صاحب جو ڈرائیور تھے، رحمہم اللہ۔ تو اسی طرح حضرت قدس سرہ کا معمول رہا کہ سفر میں وہاں زندوں سے جس طرح حضرت ملتے تھے تو قبرستان والوں کی بھی زیارت فرماتے تھے۔

مصنف کی دیگر مطبوعات

○

اضواء البیان في ترجمة القرآن

(A simple, yet captivating, fresh rendition of the meanings of the Noble Qur'ān - available in Urdu, Gujarati and Hindi)

الخطاب الفصیح للنبي الملیح

مصابیح الدجی

مصابیح السبیل

مصباح الظلام

جمالِ محمدی ﷺ درسِ بخاری کے آئینہ میں (۳ جلد)

جمالِ محمدی ﷺ کی جلوہ گاہیں (۲ جلد)

اطاعتِ رسول ﷺ

بزرگوں کے وصال کے احوال

کرامات وکمالاتِ اولیاء (۲ جلد)

مشائخِ احمد آباد

محبت نامے (۳ جلد)

حضرت شیخ اور ان کے خلفائے کرام (۲ جلد)

Manifestations of Prophet Muḥammad's ﷺ Beauty: The Hearts of Allāh's Saints (Volume 1)

The Beauty of Prophet Muḥammad ﷺ as Reflected in Lectures on Ṣaḥīḥ al-Bukhārī (Volumes 1 & 2)

Final Moments of the Pious

The Leader Of Both Worlds ﷺ and the Month of Ramadān (Eng/Urdu)

Light of Prophethood (Eng/Urdu)